شیخ چلپی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علامہ متقی نے حدیث کی بڑی کتب سے اصول سنت کے بارے میں جتنی احادیث کو جمع فرمایا اس سے زیادہ کسی نے نہیں کیا

احمد عبدالجواد رحمہ اللہ کہتے ہیں جس نے اس کتاب کا مطالعہ کیا گویا کہ اس نے حدیث کی ستر سے زائد کتابوں کا مطالعہ کیا

اردو ترجمہ

کنز العُمّال

فی سنن الأقوال والأفعال

مستند کتب سے رواۃ حدیث سے متعلق کلام حوالہ کے ساتھ شامل کتاب ہے

تالیف

علامہ علاء الدین علی متقی بن حسام الدین ہندی برہان پوری متوفی ۹۷۵ھ

مقدمہ، عنوانات، نظرثانی، تصحیحات

مولانا مفتی احسان اللہ شائق صاحب

استاذ ومعین مفتی جامعۃ الرشید احسن آباد کراچی

دار الاشاعت

اردو بازار ○ ایم اے جناح روڈ ○ کراچی پاکستان فون: 32631861

كنز العمال

شیخ چلپی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علامہ متقی نے حدیث کی بڑی کتب سے اصول سنت کے بارے میں جتنی احادیث کو جمع فرمایا اس سے زیادہ کسی نے نہیں کیا

احمد عبدالجواد رحمہ اللہ کہتے ہیں جس نے اس کتاب کا مطالعہ کیا گویا کہ اس نے حدیث کی شرح سے زائد کتابوں کا مطالعہ کیا

اردو ترجمہ

کنز العمّال

فی سنن الأقوال والأفعال

مستند کتب میں رواۃ حدیث سے متعلق کلام تلاش کر کے حوالہ کے ساتھ شامل کتاب ہے

جلد ۴
حصہ ہفتم ہشتم

تالیف

علامہ علاؤ الدین علی متقی بن حسام الدین ہندی برہان پوری حنفی

مقدمہ، عنوانات، نظر ثانی، تصحیحات

مولانا مفتی احسان اللہ شائق صاحب

استاذ ومعین مفتی جامعۃ الرشید احسن آباد کراچی

دار الاشاعت
اردو بازار ایم اے جناح روڈ
کراچی پاکستان 2213768

باہتمام : خلیل اشرف عثمانی

طباعت : ستمبر ۲۰۰۹ء علمی گرافکس

ضخامت : 704 صفحات

قارئین سے گزارش

اپنی حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمدللہ اس بات کی نگرانی کے لئے ادارہ میں مستقل ایک عالم موجود رہتے ہیں۔ پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو ازراہ کرم مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں درست ہو سکے۔ جزاک اللہ

……… ملنے کے پتے ………

ادارۃ المعارف جامعہ دارالعلوم کراچی
مکتبہ معارف القرآن جامعہ دارالعلوم کراچی
بیت القرآن اردو بازار کراچی
مکتبہ اسلامیہ امین پور بازار۔ فیصل آباد
مکتبۃ المعارف محلہ جنگی۔ پشاور

ادارہ اسلامیات ۱۹۰۔ انارکلی لاہور
بیت العلوم 20 نابھہ روڈ لاہور
مکتبہ رحمانیہ ۱۸۔ اردو بازار لاہور
مکتبہ اسلامیہ گامی اڈا۔ ایبٹ آباد
کتب خانہ رشیدیہ۔ مدینہ مارکیٹ راجہ بازار راولپنڈی

انگلینڈ میں ملنے کے پتے

AZHAR ACADEMY LTD.
54-68 LITTLE ILFORD LANE
MANOR PARK, LONDON E12 5QA

ISLAMIC BOOK CENTRE
119-121 HALLIWELL ROAD
BOLTON BL1-3NE

امریکہ میں ملنے کے پتے

MADRASAH ISLAMIAH BOOK STORE
6665 BINTLIFF, HOUSTON,
TX-77074, U.S.A.

DARUL-ULOOM AL-MADANIA
182 SOBIESKI STREET
BUFFALO, NY 14212, U.S.A.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرض مترجم

الحمدللہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی امام المتقین وخاتم النبیین نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم وعلی اٰلہ وصحبہ وعلی من تبعھم باحسان الی یوم الدین.

امابعد! نہایت نازک اور آزمائش کُن حالات میں، میں نے یہ معمولی سی خدمت انجام دی ہے چونکہ زلزلہ کی تباہ کاریاں اور احباب واخوان کا بھرپور صدقہ قلب زخمی پر نمک پاشی کیے ہوئے تھا اور میں عرصہ دس (۱۰) ماہ سے علمی حلقوں سے یا علمی کام سے کنارہ کش تھا حالانکہ دل میں علمی کام کا شوق موجزن تھا۔ ہمہ حالات کسی طرح بھی علمی کام میں مخل تھے جناب محترمی مولانا محمد اصغر مغل نے مجھے کنز العمال جلد آٹھ کا ترجمہ کرنے کی نوید سنائی تو میں خوشی سے مچل اٹھا۔ پھر نہ آؤ دیکھا نہ تاؤ اور نہ ہی حالات کے خلل کی طرف دل ودماغ کو جانے دیا اللہ کا نام لے کر کام شروع کیا، گوکہ اس کی تکمیل میں تاخیر ہوئی لیکن کچھ باعث تاخیر بھی تو تھا۔ ہم نے حتی المقدور والوسع ترجمہ کرنے میں بھرپور سعی کی ہے پھر بھی اگر کسی جگہ کچھ کمی رہ گئی ہو تو درگزر کر کے اصحاب اشاعت کاتبین اور مترجم کو آگاہ کر دیا جائے۔ چونکہ یہ احادیث کا مجموعہ ہے اس میں کمی یا بیشی باعث جرم ہے۔ میں محترم خلیل اشرف عثمانی رئیس مکتبہ دارالاشاعت اور مولانا محمد اصغر مغل کے لیے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ دارین میں انہیں اجر عظیم عطا فرمائے۔

آمین ثم آمین

العبد الضعیف

محمد یوسف تنولی کشیر

فہرست عنوانات......حصہ ہفتم

فہرست عنوانات......حصہ ہشتم

تمت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرف شین

اس میں تین مضامین ہیں۔

شفعہ، شہادت (گواہی) اور حضور ﷺ کی عادات مبارکہ

كتاب الشفعة من الاقوال

۱۷۶۸۵　ہر مشترک شے زمین ہو یا گھر ہو یا باغ (وغیرہ) ہو تو اس میں شفعہ ہے۔کسی حصہ دار کو جائز نہیں کہ اس کو فروخت کردے جبکہ دوسرے حصہ دار کو پیش کش نہ کرے۔پھر دوسرا لے لے یا چھوڑ دے۔لہٰذا اگر وہ (دوسرا کسی کو فروخت کرنے سے) منع کردے تو وہی اس کو خریدنے کا زیادہ حقدار ہے۔ورنہ وہ (کسی کو بھی فروخت کرنے کی) اجازت دے دے۔مسلم، ابوداؤد، نسائی عن جابر رضی اللہ عنہ

تنبیہ:......تفصیلات فقہی کتب میں ملاحظہ فرمائیں۔

۱۷۶۸۶......شفعہ اونٹ کی رسی کھولنے کی مانند ہے۔ابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

فائدہ:......مشترک شی زمین جائیداد وغیرہ کو فروختگی کے وقت پہلے حصہ دار کو پیش کرنا ضروری ہے۔اس سے حصہ دار فروخت کنندہ واجب الذمہ عہدہ سے بری الذمہ ہوجاتا ہے۔زوائد (علی ابن ماجہ) میں اس روایت پر ضعف کا حکم لگایا گیا ہے۔

۱۷۶۸۷　جب زمین تقسیم کرلی جائے اور اس کی (ملکیتی) حدود متعین ہوجائیں تو اس میں شفعہ (خلط) نہیں رہتا۔

ابوداؤد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۶۸۸　جس کے پاس کوئی (مشترک) زمین یا باغ ہو تو وہ اس کو فروخت نہ کرے تاوقتیکہ اس کو اپنے شریک پر پیش نہ کردے۔

۱۷۶۸۹　جس کے باغ میں کوئی حصہ دار ہو تو وہ اپنا حصہ فروخت نہ کرے جب تک کہ اپنے حصہ دار کو پیش نہ کردے۔

مسند احمد، ترمذی، مستدرک الحاکم عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۷۶۹۰　جس کا کوئی حصہ دار ہو اس کے گھر یا باغ میں تو اس کو فروخت کرنا جائز نہیں جب تک کہ اپنے حصہ دار کو اطلاع نہ کردے۔اگر وہ لینے پر رضامند ہو تو خریدلے ورنہ چھوڑ دے۔مسلم عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۷۶۹۱　جس کے پاس کوئی باغ یا زمین ہو وہ اس وقت تک اس کو فروخت نہ کرے جب تک اپنے حصہ دار پر اس کو پیش نہ کردے۔

ابن ماجہ عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۷۶۹۲　جس کے پاس زمین ہو اور وہ اس کو فروخت کرنا چاہے تو پہلے اپنے ہمسایہ کو پیش کش کردے۔ابن ماجہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۷۶۹۳　شریک کا شریک پر شفعہ نہیں رہتا جب وہ خریدنے میں پہل کرجائے اور نہ بچے اور غائب کا شفعہ میں کوئی حق ہے۔

ابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

کلام:...... ابن ماجہ نے کتاب الشفعہ میں ۲۵۰۱ رقم الحدیث پر اس کی تخریج فرمائی اور یہ روایت ضعیف ہے۔

۱۷۶۹۴ شفعہ (خلیط) ان جائیداد وغیرہ میں ہوتا ہے جس کی حدود متعین نہ ہوں۔ لیکن جب (ہر حصہ دار کی) حدود متعین ہو جائیں تو کوئی شفعہ نہیں رہتا۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۷۶۹۵ شفعہ غلام میں اور ہر (مشترک) شے میں ہوتا ہے۔ ابوبکر فی الغیلانیات عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۷۶۹۶ جب کوئی شخص زمین فروخت کرنا چاہے تو پہلے اپنے پڑوسی کو پیش کرے۔ مسند ابی یعلی، الکامل لابن عدی عن ابن عباسؓ

۱۷۶۹۷ گھر کا پڑوسی پڑوسی کے گھر (کو خریدنے) کا زیادہ حقدار ہے۔

النسائی، مسند ابی یعلی، ابن حبان عن انس رضی اللہ عنہ، مسند احمد، ابوداؤد، ترمذی عن سمرة رضی اللہ عنہ

۱۷۶۹۸ گھر کا ہمسایہ شفعہ کا زیادہ حق دار ہے۔ مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن سمرة رضی اللہ عنہ

۱۷۶۹۹ گھر کا ہمسایہ گھر کا زیادہ حق دار ہے دوسروں کے مقابلے میں۔ ابن سعد عن الشرید بن سوید

۱۷۷۰۰ ہمسایہ متصل ہونے کی وجہ سے (خریدنے کا) زیادہ حق دار ہے۔

بخاری، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ عن ابی رافع، نسائی، ابن ماجہ عن الشرید بن سوید

۱۷۷۰۱ ہمسایہ ہمسائے کے شفعہ کا زیادہ حقدار ہے۔ وہ (فروخت کرنے سے قبل) اس کا انتظار کرے گا خواہ وہ غائب ہو، جب کہ (دونوں شریک فی الطریق ہوں یعنی) دونوں کا راستہ ایک ہو۔ مسند احمد، الکامل لابن عدی عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۷۷۰۲ شریک (فروخت کیے جانے والے) حصہ کا زیادہ حق دار ہے، خواہ کوئی بھی ہو۔ ابن ماجہ، عن ابی رافع رضی اللہ عنہ

۱۷۷۰۳ شریک شفعہ دائر کرنے والا ہے اور شفعہ ہر (منقولہ وغیر منقولہ) شے میں ہوگا۔

ترمذی، شعب الایمان للبیہقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۷۷۰۴ بچہ اپنے شفعہ کے حق پر قائم رہے گا جب تک بالغ نہ ہو جب بلوغت کو پہنچ جائے تو اس کو اختیار ہوگا کہ (فروخت ہونے والی زمین وغیرہ کو خرید کر) لے لے یا چھوڑ دے۔ (الاوسط للطبرانی عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۷۷۰۵ شفعہ صرف گھر میں ہے یا زمین میں۔ شعب الایمان للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

الاکمال

۱۷۷۰۶ حصہ دار ہر (حصہ) شے میں شفعہ کا حق رکھتا ہے۔ مصنف عبدالرزاق عن ابن ابی ملیکہ مرسلاً

۱۷۷۰۷ غیر مقسوم (مشترک) شی میں ہر حصہ دار شفعہ کا حق رکھتا ہے۔ لیکن جب (تقسیم کے ساتھ ہر ایک حصہ دار کی) حدود متعین ہو جائیں اور راستے بھی جدا ہو جائیں تو کسی (حصہ دار) کو شفعہ کا حق نہیں۔ موطا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ الشافعی عن الزہری عن ابی سلمۃ وسعید بن المسیب مرسلاً، السنن للبیہقی، ابن حبان، ابن عساکر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، الشعبی، السنن للبیہقی عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۷۷۰۸ رسول اللہ ﷺ نے (ایسی زمینوں میں) شفعہ کا فیصلہ فرمایا جو ہنوز تقسیم نہیں ہوئیں اور ان کی حدود معلوم تھیں۔

مسند ابی داؤد الطیالسی عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۷۷۰۹ رسول اللہ ﷺ نے ہمسائیگی کی وجہ سے (شفعہ کا) فیصلہ فرمایا۔ مسند احمد عن علی رضی اللہ عنہ وابن مسعود رضی اللہ عنہ معا

۱۷۷۱۰ حضور ﷺ نے ہمسائے کے لیے شفعہ کا فیصلہ فرمایا۔ نسائی عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۷۷۱۱ جب حدود واقع ہو جائیں اور راستے جدا ہو جائیں تو پھر ان میں شفعہ کا کسی کو حق نہیں۔

ترمذی حسن صحیح، السنن للبیہقی عن جابر رضی اللہ عنہ، الکبیر للطبرانی عن زید بن ثابت رضی اللہ عنہ

۱۷۷۱۲..... جو شخص اپنی زمین یا گھر فروخت کرے تو زمین کا پڑوسی اور گھر کا پڑوسی اس کو خریدنے کا زیادہ حق دار ہے جب وہ اس کی قیمت ادا کر سکے۔
الکبیر للطبرانی عن سمرۃ رضی اللہ عنہ

شریک کو اطلاع دیئے بغیر فروخت کرنے کی ممانعت

۱۷۷۱۳..... جس کے باغ (وغیرہ) میں کوئی دوسرا حصہ دار ہو تو وہ اپنا حصہ فروخت نہ کرے جب تک حصہ دار کو پیش کش نہ کر دے۔
ترمذی منقطع، مستدرک الحاکم عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۷۷۱۴..... جس کے باغ (وغیرہ) میں کوئی شخص اس کا پڑوسی ہو یا حصہ دار ہو تو وہ اس کو فروخت کرنے سے پہلے اس پر پیش کر دے۔
الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۷۷۱۵..... پڑوسی ملی ہوئی جگہ کا زیادہ حق دار ہے جو بھی ہو۔ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۷۷۱۶..... (رسول اللہ ﷺ نے شفعہ کا فیصلہ فرمایا) ہر مشترک شئی میں جو تقسیم نہیں ہوئی، گھر ہو یا باغ۔ کسی بھی حصہ دار کو (اپنا حصہ) فروخت کرنا جائز نہیں جب تک اپنے شریک کو اطلاع نہ کر دے۔ پھر شریک لے یا چھوڑ دے۔ اگر اس نے بغیر اطلاع کے فروخت کر دیا تو شریک خریدنے والے سے خریدنے کا حق باقی رکھتا ہے۔ مسند احمد، نسائی، عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۷۷۱۷..... ہمسایہ اپنی ملی ہوئی جگہ کا زیادہ حق دار ہے جب وہ اس کا ضرورت مند ہو۔
مسند احمد، الکبیر للطبرانی، السنن لسعید بن منصور عن الشرید بن سوید

۱۷۷۱۸..... شفعہ کا حق بچہ کو ہے نہ غائب کو اور نہ ایک حصہ دار کو دوسرے حصہ دار پر شفعہ کا حق ہے جب وہ اس کو پہلے خریدنے کی اطلاع دیدے۔ اور شفعہ رسی کھولنے کے مترادف ہے۔
الکبیر لنطبرانی، شعب الایمان للبیھقی، الخطیب فی التاریخ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

کلام:..... یہ حدیث امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب السنن الکبری میں باب روایۃ الفاظ منکرۃ یذکرھا بعض الفقہاء فی مسائل الشفعۃ میں تخریج فرمائی ہے۔ جس سے اس کے درجہ ضعف کی طرف بھی اشارہ ہوتا ہے۔

۱۷۷۱۹..... نصرانی کو شفعہ کا حق نہیں۔ الکامل لابن عدی، شعب الایمان للبیھقی عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:..... امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب الشفعہ میں اس کی تخریج فرمائی ہے۔ ابو احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں احادیث مظلمۃ جدا وخاصۃ اذا روی عن الثوری. یہ انتہائی تاریک روایات ہیں (بوجہ ضعیف ومنکر ہونے کے) اور خصوصا جب کہ ثوری سے نقل کی جائیں۔ امام ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ مجمع الزوائد ۴/۱۵۹ میں فرماتے ہیں امام طبرانی نے اپنی معجم الاوسط میں اس کو روایت فرمایا ہے اور اس میں ایک راوی نائل بن نجیح ہے جس کو ابو حاتم کے علاوہ اکثر حضرات نے ضعیف قرار دیا ہے۔

کتاب الشفعہ ...... از قسم افعال

۱۷۷۲۰..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: جب حدود متعین ہو جائیں اور (حصہ دار) اپنے حقوق (حصوں) کو جان لیں تو پھر ان کے درمیان شفعہ باقی نہیں رہتا۔ مصنف عبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ، الطحاوی، السنن للبیھقی

۱۷۷۲۱..... حنفص رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے قاضی شریح رحمۃ اللہ علیہ کو فرمان شاہی لکھا کہ ہمسائیگی کے ساتھ شفعہ کا فیصلہ کرو۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۷۷۲۲..... ابن ابی ملیکہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر (مشترک) شئی میں شفعہ کا فیصلہ فرمایا۔ مصنف عبدالرزاق

۱۷۷۲۳..... ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: شفعہ پانی (کنوئیں چشمے وغیرہ) راستے اور کھجور کے شگوفے میں نہیں ہوتا۔ (جس سے کھجور کے درختوں پر پھل آتا ہے)۔ مصنف عبدالرزاق

۱۷۷۲۴..... شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پڑوس کے ساتھ (شفعہ کا) فیصلہ فرمایا۔ مصنف عبدالرزاق

۱۷۷۲۵..... حکم رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ انہوں نے ایک شخص سے سنا کہ حضرت علی اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمسائیگی کے ساتھ شفعہ کا فیصلہ فرمایا۔ مصنف عبدالرزاق، مسند احمد، الدورقی

۱۷۷۲۶..... ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے مروی ہے کہ ابان بن عثمان رضی اللہ عنہ اپنے والد حضرت عثمان ﷺ کے متعلق روایت کرتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

شفعہ کنوئیں میں ہے اور نہ کھجور کے شگوفے میں۔ اور حد فاصل ہر طرح کے شفعہ کو منقطع کر دیتی ہے۔ ابو عبید، شعب الایمان للبیہقی

۱۷۷۲۷..... حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا ارشاد مبارک ہے: جب حدود متعین ہو جائیں تو کسی چیز کے انتظار کا حکم نہیں اور کوئی شفعہ نہیں۔

الطحاوی

۱۷۷۲۸..... حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے: جب زمین میں حدود متعین ہو جائیں تو اس میں شفعہ نہیں رہتا۔ اور کنوئیں اور کھجور کے شگوفے میں شفعہ نہیں رہتا۔ مؤطا امام مالک، مصنف عبدالرزاق، شعب الایمان للبیہقی

۱۷۷۲۹..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے: جب زمین تقسیم ہو جائے اور حدود طے ہو جائیں تو اس میں شفعہ نہیں رہتا۔ مصنف عبدالرزاق

کتاب الشہادت.....گواہی

قسم الاقوال

اس میں تین فصلیں ہیں۔

فصل اول.....شہادت (گواہی) کی ترغیب وفضیلت میں

۱۷۷۳۰..... اے (لوگو!) کیا میں تم کو اچھے گواہ کی خبر نہ بتاؤں؟ وہ شخص جو اپنی شہادت خود پیش کر دے قبل اس سے کہ اس سے شہادت کا مطالبہ کیا جائے۔

مؤطا امام مالک، مسند احمد، ابو داؤد، مسلم، ترمذی، عن زید بن خالد الجھنی

۱۷۷۳۱..... بہترین شہادت وہ ہے جس کا مطالبہ کیا جانے سے قبل وہ شہادت (گواہی) پیش کر دی جائے۔

الکبیر للطبرانی عن زید بن خالد الجھنی

۱۷۷۳۲..... سب سے اچھا شاہد (گواہ) وہ شخص ہے جو اپنی شہادت خود پیش کر دے قبل اس سے کہ اس سے اس کا مطالبہ کیا جائے۔

ابن ماجہ عن زید بن خالد

۱۷۷۳۳..... گواہوں کا اکرام کرو۔ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے (اہل حقوق کے) حقوق ادا کرواتے ہیں اور ان کے طفیل ظلم کو دفع کرتے ہیں۔

البانیاسی فی جزئہ، الخطیب فی التاریخ، ابن عساکر عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

کلام:..... علامہ مناوی رحمۃ اللہ علیہ فیض القدیر میں فرماتے ہیں اس روایت میں عبداللہ بن موسیٰ متفرد ہیں۔ اور ان کو محدثین نے ضعیف قرار دیا ہے۔ (فیض القدیر ۲/۹۴)

فصل دوم......جھوٹی شہادت کی وعید کے بیان میں

۱۷۷۳۴ میں ظلم پر شاہد نہیں بن سکتا۔بخاری، مسلم، نسائی، عن النعمان رضی اللہ عنہ بن بشیر

فائدہ:......ایک صحابی حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میری بیوی کی خواہش ہے کہ میں اس کی اولاد کو باغ ہبہ کروں اور آپ اس پر گواہ بن جائیں۔آپ ﷺ نے اس سے دریافت فرمایا کیا تم اپنی دوسری اولاد کو (جو دوسری بیوی سے ہے) کو بھی اس کے برابر وصیت کرنا چاہتے ہو؟ صحابی نے عرض کیا: نہیں، یارسول اللہ! تب آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں ظلم پر گواہ نہیں بن سکتا۔

۱۷۷۳۵ میں انصاف پسند ہوں (اور) انصاف پر ہی گواہ بننا پسند کرتا ہوں۔ابن قانع عنہ عن ابیہ

الاکمال

۱۷۷۳۶ مجھے ظلم پر گواہ نہ بناؤ۔ابن حبان عن النعمان بن بشیر

۱۷۷۳۷ مجھے صرف انصاف (کی بات) پر گواہ بناؤ۔میں ظلم (کی بات) پر گواہ نہیں بن سکتا۔ ابن حبان

۱۷۷۳۸ جھوٹے گواہ کے قدم (قیامت کے روز) ہل نہ سکیں گے حتیٰ کہ اللہ پاک اس کے لئے جہنم واجب کردیں۔

حلیۃ الاولیاء، ابن عساکر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۷۷۳۹ جھوٹا شاہد ٹیکس وصول کرنے والے کے ساتھ جہنم میں جائے گا۔مسند الفردوس للدیلمی عن المغیرہ

۱۷۷۴۰ کاذب گواہ کے قدم ہل نہ سکیں گے جب تک اللہ پاک اس کے لیے جہنم واجب نہ کردیں۔ابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

کلام:......زوائد (ابن ماجہ) میں ہے کہ اس کی سند میں محمد بن الفرات ایک راوی ہے۔جس کے ضعف پر اتفاق کیا گیا ہے اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو جھوٹا قرار دیا ہے۔

۱۷۷۴۱ اے لوگو! جھوٹی گواہی شرک کے برابر ہے۔پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

فاجتنبوا الرجس من الاوثان واجتنبوا قول الزور

(مسند احمد، ترمذی غریب عن ایمن بن خریم، مسند احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ عن خریم بن فاتک)

۱۷۷۴۲ جس نے کوئی (جھوٹی) شہادت دے کر کسی مسلمان کا مال اپنے لیے حلال کیا یا کسی کا (ناجائز) خون بہایا تو یقیناً اس نے اپنے لیے جہنم واجب کرلی۔الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:......علامہ ہیثمی نے مجمع الزوائد ۴/۲۰۰ میں اس کو نقل فرمایا: اس میں ایک راوی حسین بن قیس متروک (ناقابل اعتبار) ہے۔

۱۷۷۴۳ جس نے شہادت چھپائی جب اس کو شہادت کے لیے بلایا گیا تو وہ ایسا ہے گویا اس نے جھوٹی شہادت دے دی۔

الکبیر للطبرانی عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

کلام:......امام ہیثمی نے مجمع میں ۴/۲۰۰ پر اس کو نقل فرمایا اور فرمایا اس میں ایک راوی عبداللہ بن صالح ہے جو ثقہ اور مامون ہے اور ایک جماعت نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔

فصل سوم......بعض احکام شہادت کے بیان میں

۱۷۷۴۴ کسی بدوی (دیہاتی) کی شہادت شہری پر درست نہیں۔ابوداؤد، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۷۴۵ ... شک والے کی شہادت جائز نہیں اور نہ بغض اور کینہ رکھنے والے کی۔ابن عساکر، شعب الایمان للبیھقی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۷۴۶ ... مسلمانوں کی شہادت ایک دوسرے کے لیے درست ہے لیکن علماء کی شہادت ایک دوسرے پر درست نہیں۔اس لیے کہ وہ آپس میں حسد رکھتے ہیں۔الحاکم فی التاریخ عن جبیر بن مطعم

۱۷۷۴۷ ... خیانت دار مرد کی شہادت جائز ہے اور نہ عورت کی۔اور نہ ایسے مرد کی جس پر شرعی حد (سزا) قائم ہو چکی ہو اور نہ ایسی عورت کی۔نہ کسی کینہ رکھنے والے شخص کی۔اس پر جس سے وہ کینہ رکھتا ہے، نہ جھوٹی گواہی میں آزمائے ہوئے شخص کی، نہ کسی زیر کفالت شخص کی ان کے لیے جن کے زیر کفالت وہ رہتا ہے۔اور نہ ظنین (شک کرنے والے) کی ولاء (غلامی) میں اور نہ قرابت (رشتہ داری) میں۔

ترمذی عن عائشۃ رضی اللہ عنھا

کلام: ......امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب الشہادات میں رقم ۲۲۹۸ پر اس کو نقل فرما کر اس کے متعلق غریب (ضعیف) ہونے کا حکم عائد فرمایا ہے۔

۱۷۷۴۸ ... اے ابن عباس! بہر حال شہادت صرف ایسی چیز پر دینا جو تمہارے لیے اس آفتاب کے مثل روشن ہو۔شعب الایمان للبیھقی

شہادت (گواہی)......الاکمال

۱۷۷۴۹ ... بہترین شاہد (گواہ) وہ شخص ہے جو تقاضا کیے جانے سے قبل از خود اپنی شہادت پیش کر دے۔

مصنف عبدالرزاق عن ابن میسرہ بلاغاً

۱۷۷۵۰ ......جس کے پاس کوئی شہادت ہو تو وہ یہ نہ کہے کہ میں تو حاکم کے سامنے ہی شہادت دوں گا بلکہ وہ شہادت دیدے شاید (فریق مخالف اپنی ناجائز بات سے) رجوع کر لے یا وہ نادم و پشیمان ہو جائے۔الدیلمی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۷۷۵۱ ......قوم کی شہادت (حقیقت رکھتی ہے) اور مؤمنین زمین پر اللہ کے گواہ ہیں۔ابن ماجہ، مسند ابی یعلی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۷۷۵۲ ... اے ابن عباس! گواہ صرف ایسی بات پر بننا جو تجھ پر اس آفتاب کی طرح روشن ہو۔

مستدرک الحاکم وتعقب عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۷۷۵۳ ... اللہ تعالیٰ نے حق میں دو گواہوں کے ساتھ فیصلہ (کا حکم) فرمایا۔لہٰذا اگر (دعوی دار) دو گواہوں کو پیش کر دے تو اپنا حق حاصل کر لے گا۔اور اگر صرف ایک گواہ پیش کر سکا تو اس گواہ کے ساتھ اپنی قسم بھی پیش کرے۔الدارقطنی فی الافراد عن ابن عمرو

۱۷۷۵۴ ... کسی ملت کی شہادت دوسری ملت پر جائز نہیں سوائے ملت اسلام کے، ملت اسلام کی شہادت تمام ملل پر جائز ہے۔

الشیرازی فی الالقاب، بخاری و مسلم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۷۵۵ ......خائن (خیانت کرنے والے) مرد وعورت کی شہادت جائز نہیں اور نہ کسی اپنے بھائی سے کینہ رکھنے والے بھائی کے خلاف شہادت جائز ہے۔اور نہ کسی گھر والوں کی زیر کفالت رہنے والے شخص کی شہادت اس گھر والوں کے حق میں جائز ہے۔ان کے علاوہ اوروں کے حق میں جائز ہے۔مصنف عبدالرزاق، مسند احمد عن ابن عمرو

۱۷۷۵۶ ......فریق مخالف کی شہادت (مخالف کے خلاف) جائز نہیں اور نہ شک میں مبتلا شخص کی (شک کی بناء پر) شہادت جائز ہے اور قسم مدعی علیہ (جس کے خلاف دعویٰ دائر کیا گیا اس) پر ہے۔ابو داؤد فی مراسیلہ، شعب الایمان للبیھقی عن طلحہ بن عبد اللہ بن عوف مرسلاً

۱۷۷۵۷ ... حالت اسلام میں جس پر حد طاری ہو چکی ہو اس کی شہادت جائز نہیں۔ابن جریر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۷۷۵۸ ... خائن مرد کی شہادت جائز ہے اور نہ خائنہ عورت کی۔نہ کینہ رکھنے والے کی اپنے بھائی کے خلاف اور نہ اسلام میں بدعت اختیار کرنے والے مرد وعورت کی شہادت جائز ہے۔مصنف عبدالرزاق عن عمر بن عبدالعزیز بلاغاً

جھوٹی شہادت......الاکمال

۱۷۷۶۰..... خبردار! جس شخص نے جھوٹی گواہی کے لیے اپنے آپ کو قاضی کے سامنے بنا کر پیش کیا اللہ تعالیٰ قیامت کے روز تارکول کی قمیض کے ساتھ اس کو مزین فرمائیں گے اور آگ کی لگام اس کے منہ میں ڈالیں گے۔ابن عساکر عن ابراھیم بن ھدبہ عن انس رضی اللہ عنہ

۱۷۷۶۱..... جس نے کسی مسلمان پر ایسی شہادت جس کا وہ اہل نہیں تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے۔

مسند احمد، ابن ابی الدنیا فی ذم الغیبة عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

۱۷۷۶۲..... جس نے جھوٹی شہادت دی اس پر اللہ کی لعنت ہے۔اور جو دو آدمیوں کے درمیان ثالث (فیصلہ کرنے والا) بنا اور اس نے انصاف نہیں کیا تو اس پر بھی اللہ کی لعنت ہے۔ابو سعید النقاش فی کتاب القضاۃ عن عبد اللہ بن جراد

۱۷۷۶۳..... جو شخص کسی قوم کے ساتھ چلا (اور اپنے افعال سے ان کو یہ باور کرایا) کہ وہ شاہد ہے (اور ان کے حق میں شہادت دے گا) حالانکہ وہ شاہد نہیں ہے تو پس وہ جھوٹا شاہد ہے۔جس نے کسی جھگڑے میں بغیر علم کے کسی کی اعانت کی وہ اللہ کی ناراضگی میں رہے گا حتیٰ کہ اس سے باز آجائے اور مؤمن سے قتال (لڑائی) کرنا کفر ہے اور اس کو گالی دینا فسق ہے۔السنن للبیھقی عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

۱۷۷۶۴..... جھوٹے گواہ کے قدم قیامت کے دن ہل نہ سکیں گے حتیٰ کہ آگ اس کے لیے واجب کر دی جائے۔

ابو سعید النقاش عن انس رضی اللہ عنہ، السنن للبیھقی، مستدرک الحاکم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۷۷۶۵..... جھوٹے شاہد کے قدم (قیامت کے روز اپنی جگہ سے) نہ ہٹیں گے حتیٰ کہ وہ جہنم میں اپنا ٹھکانہ بنا لے۔

ابو سعید النقاش فی القضاۃ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۷۷۶۶..... جھوٹی گواہی دینے والے کے قدم (اپنی جگہ سے) نہ ہٹیں گے جب تک اس کے لیے جہنم کا حکم نہ دیا جائے۔

النقاش، ابن عساکر عنہ

۱۷۷۶۷..... جھوٹے گواہ کے قدم نہ ہلیں گے جب تک اس کو جہنم کی خوشخبری نہ دے دی جائے۔

الکبیر للطبرانی، الشیرازی فی الالقاب عن ابن عمرو رضی اللہ عنہ

کلام:..... امام ہیثمی نے مجمع الزوائد ۴/۲۰۰ پر اس روایت کی تخریج فرمائی اور فرمایا اس روایت کو امام طبرانی نے اوسط میں روایت کیا ہے۔لیکن اس میں ایسے راوی ہیں جن کو میں نہیں جانتا۔

کتاب الشہادات......قسم الافعال

فصل......شہادت کے احکام اور آداب کے بارے میں

۱۷۷۶۸..... (مسند صدیق رضی اللہ عنہ) ابی الضحیٰ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت معدی کرب رضی اللہ عنہ سے گواہی طلب کی اور فرمایا تو پہلا شخص ہے جس سے میں نے اسلام میں سب سے پہلے گواہی طلب کی۔ابن سعد

۱۷۷۶۹..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے نکاح میں ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی کو بھی جائز قرار دیا۔الدار قطنی فی الافراد

۱۷۷۷۰..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کافر، بچے اور غلام کی شہادت جائز ہے جبکہ وہ اس حالت میں شہادت نہ دیں۔بلکہ کافر مسلمان ہونے کے بعد شہادت دے، بچہ بڑا ہونے کے بعد اور غلام آزاد ہونے کے بعد شہادت دے اور ادائیگی

شہادت کے وقت ان کا عادل ہونا بھی شرط ہے۔

ابن شہاب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ سنت (سے ثابت) ہے۔ مصنف عبدالرزاق

۱۷۷۷۱..... ابوعثمان رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ جب ابوبکرۃ رضی اللہ عنہ اوران کے دوساتھیوں نے حضرت مغیرہ بن شعبہ (گورنر) پر (زناء کی) گواہی دی تو چوتھے نمبر پر زیاد گواہی کے لیے سامنے آیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (الہامی بات) ارشاد فرمائی: ان شاء اللہ یہ آدمی صحیح گواہی دے پائے گا۔ چنانچہ اس نے کہا: میں نے تیز تیز سانپوں کی آوازسنی اور بری مجلس دیکھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا: کیا تو نے سلائی کو سرمہ دانی میں داخل ہوتا دیکھا؟ زیاد نے انکار میں جواب دیا۔ چنانچہ بقیہ (گواہ بھی جھوٹے پڑ گئے اور وہ چار شہادتوں کی تعداد پوری نہ کر سکے اس لیے) آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو (تہمت کی سزا میں کوڑے مارنے کا) حکم دیا اوران کو کوڑے مارے گئے۔

مصنف ابن ابی شیبہ، بخاری، مسلم

۱۷۷۷۲..... زہری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: اہل عراق کا خیال ہے کہ حد لگے ہوئے (سزا یافتہ) کی شہادت (گواہی) جائز نہیں ہے۔ (سنو!) میں شہادت دیتا ہوں کہ مجھے فلاں شخص یعنی سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ نے خبر دی کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکرۃ رضی اللہ عنہ کوارشاد فرمایا تھا کہ تم توبہ کرلو تمہاری توبہ قبول کی جائے گی۔

الشافعي، السنن لسعيد بن منصور، ابن جرير، بخاري، مسلم

۱۷۷۷۳..... ابن شہاب (زہری رحمۃ اللہ علیہ) سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے جب ان تین لوگوں پر حد تہمت جاری کی جنہوں نے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ پر (جھوٹی) شہادت دی تھی، اس کے بعد آپ رضی اللہ عنہ نے ان تینوں سے توبہ کرنے کو فرمایا۔ لہٰذا دوحضرات نے تو رجوع کرلیا (اور توبہ کرلی، جس کے نتیجہ میں) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کو مقبول الشہادت قرار دیا جبکہ حضرت ابوبکرۃ رضی اللہ عنہ نے انکار کردیا۔ (اس بناء پر کہ وہ اپنی شہادت کو سچا سمجھتے رہے) لہٰذا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو مردود الشہادۃ قرار دے دیا۔ الشافعي، عبدالرزاق، بخاري، مسلم

۱۷۷۷۴..... محمد بن عبید اللہ ثقفی سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے یہ فرمان (شاہی گورنروں اور قاضیوں کو) لکھا کہ جس شخص کے پاس کوئی شہادت ہو اور اس نے حادثہ کو دیکھ کر اس وقت شہادت نہیں دی یا جب اس کو حادثہ کا علم ہوا تب اس نے شہادت نہیں دی۔ پھر (اگر کبھی وہ شہادت دیتا ہے) تو درحقیقت کینہ پروری کی وجہ سے شہادت دیتا ہے۔

مصنف عبدالرزاق، السنن لسعيد بن منصور، بخاري، مسلم

۱۷۷۷۵..... ابن شہاب (زہری رحمۃ اللہ علیہ) سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے نومولود بچے کے رونے میں عورت کی شہادت کو بھی جائز فرمایا۔ رواہ عبدالرزاق

۱۷۷۷۶..... حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا:

ابوبکرہ، شبل بن معبد، نافع بن الحارث اور زیاد نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے اس بات کی گواہی دی (جوان کے زعم میں) بصرہ میں حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے سرزد ہوئی تھی (یعنی زناء کی)۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے زیاد کے علاوہ بقیہ حضرات پر حد تہمت جاری کی۔ زیاد کو اس لیے چھوڑا کیونکہ انہوں نے شہادت مکمل نہیں دی تھی۔ رواہ ابن سعد

۱۷۷۷۷..... ابن ابی ذئب سے مروی ہے کہ انہوں نے ابوجابر بیاضی سے ایک ایسے شخص کے بارے میں سوال کیا جو ایک مرتبہ ایک شہادت دے، دوبارہ اس کے خلاف شہادت دے؟ تو ایسے شخص کا کیا حکم ہے؟ ابوجابر بیاضی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: میں نے حضرت ابن المسیب رحمۃ اللہ علیہ سے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(جو شخص دو مختلف شہادتیں پیش کرے تم) اس کے پہلے قول کو تسلیم کرو۔ (صاحب کتاب مصنف عبدالرزاق) فرماتے ہیں: اس روایت کو ابن ابی ذئب سے جن لوگوں نے روایت کیا ہے اور مجھے یہ روایت بیان کی ہے ان کا آپس میں اختلاف ہے بعض حضرات کا کہنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ

نے ارشاد فرمایا: پہلے قول کو لو۔ جبکہ بعض حضرات کا خیال ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے دوسرا قول تسلیم کرنے کا حکم دیا ہے۔ مصنف عبدالرزاق

۱۷۷۷۸۔۔۔۔۔ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے بازار میں ایک شخص کو یہ منادی (اعلان) کرنے کے لیے بھیجا کہ کسی خصم کی شہادت قبول ہے اور نہ ظنین کی۔ پوچھا گیا: یارسول اللہ! خصم کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: الجار لنفسه یعنی اپنے (گناہوں کے ساتھ) اپنی جان پر ظلم کرنے والا۔ پوچھا گیا: اور ظنین کیا ہے؟ فرمایا: متهم في الدين یعنی جس کی دین داری کے بارے میں تہمت الزام ہو۔ مصنف عبدالرزاق

۱۷۷۷۹۔۔۔۔۔ابن ابی ملیکہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ابن جدعان کے آزاد کردہ غلام ابن صہیب کہتے ہیں کہ لوگوں نے دو گھروں اور ایک حجرے کے بارے میں یہ دعویٰ کیا کہ یہ رسول اللہ ﷺ نے صہیب رضی اللہ عنہ کو عطا فرمائے تھے۔ مروان (حاکم) نے پوچھا: اس بات پر تمہارے پاس کوئی گواہ ہے؟ لوگوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کا نام لیا۔ مروان نے آپ رضی اللہ عنہ کو بلایا آپ رضی اللہ عنہ نے اسی طرح شہادت دی کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ دو گھر اور ایک حجرہ صہیب رضی اللہ عنہ کو عطا کیا تھا۔ چنانچہ مروان نے آپ رضی اللہ عنہ کی شہادت پر اس کا فیصلہ کر دیا۔

مصنف عبدالرزاق

عورتوں کی گواہی کا مسئلہ

۱۷۷۸۰۔۔۔۔۔ابن عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے: صرف عورتوں کی شہادت کسی مسئلہ میں جائز نہیں سوائے ایسے مسئلہ کے جن پر صرف عورتیں ہی مطلع ہو سکتی ہیں، یعنی عورتوں کی مخفی باتوں مثلاً حمل اور حیض وغیرہ کے بارے میں۔ مصنف عبدالرزاق

۱۷۷۸۱۔۔۔۔۔ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب تمہارے پاس کسی سے متعلق کوئی شہادت ہو اور وہ تم سے اس کے بارے میں سوال کرے تو اس کو خبر دے دو۔ اور یوں نہ کہو کہ میں تو صرف امیر کے روبرو ہی شہادت پیش کروں گا بلکہ تم اس کو شہادت سنا دو شاید وہ اپنی بات سے رجوع کر لے یا محتاط ہو جائے۔ مصنف عبدالرزاق

۱۷۷۸۲۔۔۔۔۔ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے رسول اکرم ﷺ سے شہادت کے بارے میں سوال کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم سورج کو دیکھتے ہو پس اس کے مثل واضح چیز پر شہادت دو یا چھوڑ دو۔ ابو سعید النقاش في القضاة

۱۷۷۸۳۔۔۔۔۔ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک جھوٹی بات کی وجہ سے ایک آدمی کی شہادت کو مسترد فرما دیا۔

کلام:۔۔۔۔۔النقاش، اس میں نوح بن ابی مریم روایت کرتے ہیں ابراہیم الصائغ سے۔ اور یہ دونوں راوی متروک ہیں۔

۱۷۷۸۴۔۔۔۔۔حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: قسم گواہ کے ساتھ ہے۔ اگر اس (مدعی) کے پاس گواہ نہ ہو تو مدعی علیہ پر قسم ہوگی۔ جب وہ قابض ہو۔ پھر اگر مدعی علیہ قسم اٹھانے سے انکار کرے تو مدعی پر قسم ہوگی۔ رواہ بخاری، مسلم

فائدہ:۔۔۔۔۔یعنی جب کوئی شخص کسی پر کسی چیز کا دعویٰ کرے تو اس کے ذمے دو گواہ پیش کرنا واجب ہیں۔ اگر وہ صرف ایک گواہ پیش کر سکا تو وہ گواہ کے ساتھ دوسرے گواہ کی جگہ قسم اٹھائے گا۔ اور اگر دعویٰ کرنے والے کے پاس ایک گواہ بھی نہ ہو تو یعنی جس پر دعویٰ دائر کیا گیا ہے اور وہ اس دعویٰ سے انکار کرتا ہے وہ منکر قسم اٹھائے گا جبکہ وہ چیز اس کے قبضہ میں ہو۔ اگر مدعی علیہ منکر قسم اٹھانے سے انکار کرے تو پھر مدعی قسم اٹھائے گا اور اس کی قسم پر فیصلہ صادر کیا جائے گا۔ الشافعي، بخاري، مسلم

۱۷۷۸۵۔۔۔۔۔حنش رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ گواہ کے ساتھ قسم اٹھانے کو بھی ضروری قرار دیتے تھے۔

الشافعي، السنن للبيهقي

۱۷۷۸۶۔۔۔۔۔جعفر بن محمد اپنے والد سے اور وہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم اجمعین ایک گواہ کی گواہی اور مدعی کی قسم کے ساتھ فیصلہ فرما دیا کرتے تھے۔ رواہ السنن للبيهقي

۱۷۷۸۷۔۔۔۔۔محمد بن صالح سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ گواہوں کو جدا جدا کر دیا کرتے تھے۔ تاکہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ موافقت

نہ کریں۔رواہ السنن للبیہقی

۱۷۷۸۸..... علقمہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ غیر مختون کی شہادت درست قرار نہ دیتے تھے۔رواہ السنن للبیہقی

۱۷۷۸۹..... شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ (اپنے دور خلافت میں) بازار کی طرف نکلے وہاں ایک نصرانی کو دیکھا کہ آپ رضی اللہ عنہ کی زرہ فروخت کر رہا ہے۔حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی زرہ پہچان لی اور فرمایا یہ تو میری زرہ ہے۔چلو میرے اور تمہارے درمیان مسلمانوں کا قاضی (جج) فیصلہ کرے گا۔اس وقت مسلمانوں کے قاضی قاضی شریح تھے۔امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو اپنی مسند قضاء سے اٹھ گئے۔حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنی جگہ بٹھایا اور خود ان کے سامنے نصرانی کے ساتھ کھڑے ہو گئے۔حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میرا خصم (مخالف) مسلمان ہوتا تو میں اس کے ساتھ کٹہرے میں ضرور کھڑا ہو جاتا۔لیکن میں نے رسول اکرم ﷺ سے سنا ہے کہ ان لوگوں کے ساتھ نہ مصافحہ کرو، نہ سلام میں پہل کرو، نہ ان کے مریضوں کی عیادت کرو، نہ ان پر نماز جنازہ پڑھو اور ان کو تنگ راستوں میں چلنے پر مجبور کرو اور ان کو ذلیل کرو جیسے اللہ نے ان کو ذلیل کر رکھا ہے۔

اے شریح میرے اور ان کے درمیان فیصلہ کرو۔حضرت شریح رحمۃ اللہ علیہ نے۔نصرانی سے پوچھا: اے نصرانی تو کیا کہتا ہے؟ نصرانی بولا: میں امیر المؤمنین کو تو نہیں جھٹلاتا مگر زرہ میری ہی ہے۔حضرت شریح رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا: آپ کو ان سے زرہ لینے کا حق نہیں جب تک آپ گواہ پیش نہ کریں۔حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: شریح نے سچ کہا۔نصرانی بولا: میں شہادت دیتا ہوں کہ یہ احکام انبیاء ہی کی طرف سے ملتے ہیں۔دیکھو امیر المؤمنین اپنے قاضی کے پاس آتا ہے اور انہی کا قاضی انہی کے خلاف فیصلہ کرتا ہے۔اے امیر المؤمنین! اللہ کی قسم! یہ زرہ آپ کی ہے۔ایک مرتبہ کسی لشکر میں میں آپ کے پیچھے پیچھے ہو لیا تھا۔آپ کی یہ زرہ آپ کے مٹیالے اونٹ پر سے کھسک کر نیچے گر گئی تھی اور میں نے اٹھائی تھی۔اب میں (اسلام قبول کرتا ہوں اور) شہادت دیتا ہوں کہ **لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ** حضرت علی نے ارشاد فرمایا: جب تم مسلمان ہو گئے ہو تو یہ زرہ تمہاری ہوئی اور پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اس کے علاوہ ایک عمدہ گھوڑا بھی اس نو مسلم کو ہبہ فرما دیا۔رواہ البیہقی، ابن عساکر

۱۷۷۹۰..... شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ جنگ جمل میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی زرہ کھو گئی جو ایک شخص کو مل گئی اور اس نے فروخت کر ڈالی۔وہ زرہ ایک یہودی شخص کے پاس دیکھی گئی۔چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ قاضی شریح کے پاس اس کا فیصلہ لے کر گئے۔حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حق میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور آپ کے غلام قنبر نے شہادت پیش کی۔قاضی شریح رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا: مجھے حسن رضی اللہ عنہ کے بجائے کوئی اور گواہ پیش کیجئے۔حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم حسن کی شہادت کو ٹھکراتے ہو؟ قاضی شریح رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: نہیں، مگر میں نے آپ ہی سے سنا ہے کہ بیٹے کی شہادت باپ کے حق میں جائز نہیں۔ابن عساکر

۱۷۷۹۱..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: بچے کی شہادت بچے پر اور غلام کی شہادت غلام پر جائز ہے۔رواہ مسدد

۱۷۷۹۲..... اسود بن قیس اپنے بزرگوں سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے چوری کے معاملہ میں اندھے کی شہادت کو جائز قرار نہیں دیا۔مصنف عبدالرزاق

عورت کی گواہی کا معتبر ہونا

۱۷۷۹۳..... عبداللہ بن نجی سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دایہ عورت کی شہادت کو نومولود بچے کے رونے نہ رونے میں معتبر قرار دیا۔مصنف عبدالرزاق، السنن لسعید بن منصور، السنن للبیہقی

کلام:..... امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو ضعیف قرار دیا ہے۔کنز ج ۷ ص ۲۵۔

۱۷۷۹۴..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: طلاق، نکاح، حدود اور خون میں عورت کی شہادت جائز نہیں۔اور صرف عورت کی

شہادت ایک درہم کے مسئلہ میں بھی جائز نہیں جب تک عورت کے ساتھ کوئی مرد نہ ہو۔ مصنف عبدالرزاق

۱۷۷۹۵ ابراہیم بن یزید تیمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے اپنی ایک زرہ ایک یہودی کے پاس پائی جواس نے اٹھالی تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو پہچان لیا اور فرمایا: یہ تو میری زرہ ہے جو میرے خاکستری اونٹ سے گرگئی تھی۔ یہودی نے کہا: یہ میری زرہ ہے اور میرے ہاتھ میں ہے۔ اور میرے اور تمہارے درمیان مسلمانوں ہی کا قاضی اس کا فیصلہ کرے گا۔ پس یہ لوگ قاضی شریح کے پاس آئے۔ قاضی شریح رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو آتے دیکھا تو اپنی جگہ سے اٹھ گئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کی جگہ آکر بیٹھ گئے۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اگر میرا مخالف فریق مسلمان ہوتا تو میں اس کے ساتھ بیٹھتا، لیکن میں نے رسول اکرم ﷺ سے سنا ہے ارشاد فرمایا:

تم ان کے ساتھ ایک مجلس میں برابر نہ بیٹھو، ان کے مریضوں کی عیادت نہ کرو، ان کے جنازوں کی مشایعت نہ کرو، راستوں میں ان کو تنگ جگہ میں چلنے پر مجبور کرو۔ اگر وہ تم کو گالی دیں تو تم ان کو مارو، اگر وہ تم کو ماریں تو ان سے قتال کرو۔

پھر حضرت قاضی شریح رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: یا امیر المؤمنین آپ کیا چاہتے ہیں؟ حضرت علی ؓ نے ارشاد فرمایا: میری زرہ میرے اونٹ سے گرگئی تھی جو اس یہودی نے اٹھالی ہے۔ پھر قاضی شریح رحمۃ اللہ علیہ نے یہودی سے پوچھا: اے یہودی تو کیا کہتا ہے؟ یہودی نے کہا: یہ میری زرہ ہے اور میرے قبضہ میں ہے۔ پھر قاضی شریح نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کہا: اے امیر المومنین اللہ کی قسم! آپ سچ کہتے ہیں، یقیناً یہ آپ ہی کی زرہ ہے۔ مگر پھر بھی آپ کو دو گواہ پیش کرنا ضروری ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے غلام قنبر اور اپنے بیٹے حسن رضی اللہ عنہ کو بلایا۔ دونوں نے یہ گواہی دی کہ یہ آپ رضی اللہ عنہ کی زرہ ہے۔ قاضی شریح رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: (یا امیر المؤمنین) آپ کے غلام قنبر کی گواہی تو ہم درست تسلیم کرلیتے ہیں لیکن آپ کے بیٹے کی شہادت کو ہم تسلیم نہیں کرتے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قاضی شریح کو فرمایا: تیری ماں تجھے روئے، تم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ روایت سناتے ہوئے نہیں سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا: حسن اور حسین اہل جنت کے جوانوں کے سردار ہیں؟ قاضی شریح رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جی ہاں اللہ جانتا ہے۔ (یہ بات برحق ہے) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم میرے جنت کے سردار کی شہادت کو جائز قرار نہیں دیتے؟ قاضی شریح نے فیصلہ سناتے ہوئے یہودی کو فرمایا: تم زرہ لے لو۔ یہودی نے کہا: واہ: امیر المؤمنین میرے ساتھ مسلمانوں کے قاضی کے پاس آئے اور قاضی نے ان کے خلاف فیصلہ دیا اور امیر المؤمنین اس پر راضی ہیں۔ اے امیر المؤمنین! اللہ کی قسم! آپ سچ بولتے ہیں یہ زرہ آپ کی ہے۔ آپ کے اونٹ سے گرگئی تھی جو میں نے اٹھالی تھی۔ میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں۔ ''لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وہ زرہ سابق یہودی نومسلم کو ہبہ کردی اور سات سو درہم انعام عطا کیا۔ وہ نومسلم ہمیشہ آپ کے ساتھ رہا حتیٰ کہ جنگ صفین میں آپ کے ہمراہ لڑتے ہوئے شہید ہوگیا۔

الحاکم فی الکنی، حلیۃ الاولیاء، ابن الجوزی فی الواھیات

کلام: ...... یہ روایت ضعیف ہے اور اعمش بن ابراہیم کی حدیث ہے۔ حکیم اس کی روایت میں متفرد ہیں۔ قاضی شریح کی اولاد نے عن شریح عن علی کے واسطہ سے اس کے مثل روایت نقل کی ہے۔

۱۷۷۹۶ ...... سعید بن المسیب حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے ایسے غلام اور ایسے نصرانی کے متعلق نقل کرتے ہیں جن کے پاس کوئی شہادت ہو پھر غلام آزاد ہو جائے اور نصرانی مسلمان ہو جائے تو ان کی شہادت جائز ہے اور مقبول ہے جب تک اس سے پہلے مسترد نہ کی جائے۔ سمویہ

۱۷۷۹۷ ...... امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی بلاغیات میں سے ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: خصم کی شہادت جائز ہے اور نہ ظنین کی۔ (مالک) وضاحت کے لیے دیکھئے روایت ۱۷۷۷۸۔

تزکیۃ الشہود (گواہوں پر جرح)

۱۷۷۹۸..... خرشۃ بن الحر سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک شہادت پیش کی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس شخص کو فرمایا: میں تجھے نہیں جانتا اور یہ بات تیرے لیے کوئی نقصان دہ بھی نہیں ہے کہ میں تجھے نہیں جانتا۔ ایسے کسی شخص کو پیش کرو جو تم کو جانتا ہو۔ حاضرین میں سے ایک شخص نے عرض کیا: میں اس شخص کو جانتا ہوں۔ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے اس شخص سے پوچھا تم اس کے متعلق کیا بات جانتے ہو؟ آدمی نے عرض کیا: یہ صاحب عدل اور صاحب فضل انسان ہے۔ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا یہ تمہارا اس قدر قریبی پڑوسی ہے کہ تم اس کی رات اور دن کی مصروفیات اور اس کے آنے اور جانے کو جانتے ہو؟ عرض کیا: نہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا تم نے اس کے ساتھ درہم و دینار کا کوئی لین دین کیا ہے جس سے اس کا تقویٰ معلوم ہو؟ عرض کیا نہیں۔ پوچھا: کیا اس کے ساتھ کوئی سفر کیا ہے جس سے اس کے عمدہ اخلاق سامنے آئے ہوں؟ عرض کیا: نہیں تب آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر تم اس کو نہیں جانتے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے شہادت دینے والے کو فرمایا: ایسے شخص کو لاؤ جو تم کو جانتا ہو۔

(المخلص فی امالیہ، السنن للبیہقی)

جھوٹا گواہ

۱۷۷۹۹..... مکحول اور ولید بن ابی مالک سے مروی ہے، فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جھوٹے گواہ کے بارے میں اپنے عمال کو لکھا تھا کہ اس کو چالیس کوڑے مارے جائیں اس کے چہرے پر کالک مل جائے، اس کا سر گنجا کیا جائے، اس کو شہر میں پھرایا جائے اور پھر طویل مدت تک اس کو محبوس کر دیا جائے۔ مصنف عبدالرزاق مصنف ابن ابی شیبہ، السنن لسعید بن منصور، السنن للبیہقی

۱۷۸۰۰..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: کوئی شخص اسلام میں جھوٹی گواہی کی بناء پر ہرگز قید نہیں کیا جائے گا اور ہم صرف عادل شخص کی شہادت قبول کریں گے۔ مالک، عبدالرزاق، ابوعبید فی الغریب، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی

۱۷۸۰۱..... حضرت عبداللہ بن عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک جھوٹے گواہ کو پیش کیا گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو دکھانے کے لیے ایک پورا دن رات تک اس کو روکے رکھا اور یہ فرماتے رہے کہ یہ فلاں شخص ہے جو جھوٹی گواہی دیتا ہے اس کو پہچان لو۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو کوڑے مارے پھر قید کر دیا۔ مسدد، السنن للبیہقی

۱۷۸۰۲..... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے جان بوجھ کر جھوٹی گواہی دینے والے پر لعنت فرمائی۔ النقاش

۱۷۸۰۳..... ایمن بن خریم سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ رسول اکرم ﷺ خطبہ ارشاد فرمانے کے لیے کھڑے ہوئے اور تین مرتبہ یہ ارشاد فرمایا: اے لوگو! جھوٹی گواہی اللہ کے ساتھ شرک کرنے کے مترادف ہے۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

فاجتنبوا الرجس من الاوثان واجتنبوا اقول الزور. الحج : ۳۰

سو بچو بتوں کی گندگی سے اور بچو جھوٹ کی بات سے۔ مسند احمد، ترمذی، البغوی، ابن قانع، ابونعیم

کلام:..... امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ روایت ضعیف ہے اور ہم ایمن بن خریم کا رسول اکرم ﷺ سے سماع ثابت ہونا نہیں جانتے۔ کنز ج ۷ ص ۲۹۔

۱۷۸۰۴..... علی بن الحسین (امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ) سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب کسی جھوٹے گواہ کو پکڑ لیتے تو اس کو اس کے خاندان کے پاس بھیجتے اور یہ اعلان کروا دیتے یہ جھوٹا گواہ ہے اس کو پہچان لو اور دوسروں کو بھی بتا دو پھر آپ اس کا راستہ چھوڑ دیتے۔

شعب الایمان للبیہقی

کتاب الشرکۃ...... از قسم الافعال

۱۷۸۰۵..... (مسند صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ) امام زہری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ان سے ایک ایسے شخص کے بارے میں سوال کیا گیا جو اپنے بیٹے کے ساتھ کسی مال میں شریک ہو اور وہ اپنے بیٹے کو کہے:
میرے اور تمہارے درمیان جو مال مشترک ہے اس میں سے سو دینار میں تم کو دیتا ہوں۔ امام زہری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ایسے شخص کے بارے میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ فرمایا: کہ یہ جائز نہیں حتیٰ کہ وہ سارا مال جمع کر لے اور پھر (تقسیم کر کے) جدا ہو جائے۔

مصنف عبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ

الکتاب الثالث...... من حرف الشین

الشمائل

عادات مبارکہ نبی کریم ﷺ جن کو امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب جامع صغیر میں ذکر فرمایا۔

از قسم الاقوال

اس میں چار ابواب ہیں۔

باب اول...... نبی کریم ﷺ کے حلیہ (صورت مبارکہ وغیرہ) کے بیان میں

۱۷۸۰۶..... رسول اللہ ﷺ گورے، خوبصورت اور میانہ رو جسم کے مالک تھے۔ مسلم، ترمذی فی الشمائل عن ابی الطفیل

۱۷۸۰۷..... رسول اکرم ﷺ اپنی ذات میں شاندار اور لوگوں کے نزدیک بھی شاندار اور عظیم ترین انسان تھے۔ آپ کا رخ زیبا چودھویں کے چاند کی طرح چمکتا تھا۔ میانہ قد سے قدرے طویل قامت تھے اور لانبے قد والے کی طرح نہ تھے۔ سر اقدس بڑا اور مناسب تھا۔ سر کے بال گھنے اور قدرے گھنگھریالے تھے۔ اگر سر کے بالوں میں از خود بسہولت مانگ نکل آئی تو نکال لیتے ورنہ جب کنگھی میسر ہوتی تو اس وقت نکالتے۔ آپ کے سر اقدس کے بال زیادہ سے زیادہ کانوں کی لو سے متجاوز تھے۔ آپ کا رنگ نہایت چمکدار تھا۔ کشادہ پیشانی کے مالک تھے۔

آپ کی ابروئیں باریک، لمبی، بالوں سے بھری ہوئیں اور ایک دوسرے سے بنا تھیں۔ دونوں ابروؤں کے درمیان ایک رگ تھی جو غصہ کے وقت پھڑکتی تھی، آپ کی ناک بلندی مائل تھی۔ اس سے ایک نور اور (روشنی) بلند ہوتی تھی۔ (درحقیقت وہ روشنی ناک کی اپنی چمک دمک تھی) جس کی وجہ سے ناک بلند محسوس ہوتی تھی۔ آپ کی ریش مبارک گھنی تھی۔ آپ کے رخسار مبارک نرم تھے گوشت لٹکے ہوئے نہ تھے۔ آپ کا دہن مناسب کشادہ تھا۔ آپ کے سامنے کے دندان مبارک باریک آبدار اور قدرے کھلے تھے، سینے سے ناف تک بالوں کی ایک باریک لکیر تھی۔ آپ کی گردن مبارک خوبصورتی میں خالص چاندی کی جیسی گردن تھی۔ آپ کے تمام اعضاء مناسب، پر گوشت اور گٹھے ہوئے تھے۔

آپ ﷺ کا شکم مبارک سینے کے برابر تھا اور آپ کا سینہ چوڑا اور کاندھے مبارک بڑے اور فراخ تھے۔ آپ کے جوڑ پر گوشت، مضبوط، بالوں سے عاری اور خوبصورت تھے۔ لبہ (سینے پر ہار پڑنے کی جگہ) سے ناف تک بالوں کا ایک باریک خط تھا۔ اس کے علاوہ پستان اور شکم مبارک بالوں سے صاف تھا۔

بازو اور شانے مبارک پر بال تھے۔ اونچا سینا تھا۔ کلائیاں دراز تھیں۔ کشادہ ہتھیلیاں تھیں۔ دونوں ہاتھ اور پاؤں پر گوشت تھے۔ انگلیاں مناسب لمبی تھیں۔ پاؤں کے پنجوں اور ایڑیوں کے درمیان کی جگہ شگاف تھا چلتے وقت زمین پر یہ حصہ نہ پڑتا تھا۔ یعنی تلوے گہرے تھے۔

دونوں پاؤں یوں ہموار اور صاف شفاف تھے کہ پانی ان پر ٹھہرتا نہیں تھا۔ جب آپ چلتے تو قدم مبارک قوت سے اکھاڑتے تھے اور گویا جھکتے ہوئے قدم مبارک اٹھاتے تھے۔ آہستہ اور نرمی کے ساتھ چلتے تھے۔ کشادہ کشادہ قدم اٹھاتے تھے۔ جب آپ چلتے تو گویا بلندی سے پستی کی طرف اتر رہے ہیں۔ جب آپ کسی طرف متوجہ ہوتے تو کن انکھیوں سے نہیں بلکہ پورے سراپا کے ساتھ متوجہ ہوتے تھے۔ آپ کی نظریں پست رہتی تھیں۔ آسمان سے زیادہ زمین کی طرف نظریں زیادہ مرکوز رہتی تھیں۔ آپ کا زیادہ دیکھنا صرف ملاحظہ فرمانا ہوتا تھا۔ (یعنی گھور کر مسلسل نہ دیکھتے تھے) آپ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے آگے نہ چلتے تھے اور جو آپ کو ملتا آپ سلام میں پہل کرتے تھے۔

ترمذی فی الشمائل، الکبیر للطبرانی، شعب الایمان للبیهقی عن هندبن ابی هاله

۱۷۸۰۸..... حضور ﷺ گوری رنگت کے مالک تھے گویا چاندی سے ڈھالے گئے ہیں۔ اور بال مبارک آپ کے گھنگھریالے تھے۔

ترمذی فی الشمائل عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۷۸۰۹..... حضور اقدس ﷺ مائل بہ سرخی گوری رنگت والے تھے۔ آپ کی آنکھوں کی پتلی انتہائی سیاہ اور دراز پلکیں تھیں۔

البیهقی فی الدلائل عن علی رضی الله عنه

۱۷۸۱۰..... آپ ﷺ صاف شفاف گوری رنگت مائل بہ سرخی والے تھے۔ آپ کا سر اقدس بڑا اور خوبصورت تھا، چمکدار پیشانی اور ابروؤں کے درمیانی کشادگی اور دراز پلکوں کے ساتھ حسین چہرے کے مالک تھے۔ البیهقی عن علی رضی الله عنه

۱۷۸۱۱..... حضور اقدس ﷺ سب سے زیادہ حسین اور خوبصورت اور سب سے زیادہ اچھے اخلاق کے مالک تھے۔ نہ بہت زیادہ لمبے اور نہ پست قد تھے۔ (بلکہ لوگوں کے درمیان چلتے ہوئے معجزانہ طور پر سب سے زیادہ وجیہہ اور قد آور معلوم ہوتے تھے)۔ بخاری، مسلم عن البراء رضی الله عنه

۱۷۸۱۲..... حضور اقدس فداه ابی و امی ﷺ سب سے اچھے چال ڈھال والے تھے۔ ابن سعد عن عبدالله بن بریده مرسلاً

۱۷۸۱۳..... حضور اکرم ﷺ تمام انسانوں میں سب سے زیادہ عمدہ اخلاق کے مالک تھے۔ مسلم، ابوداؤد عن انس رضی الله عنه

۱۷۸۱۴..... حضور اقدس ﷺ سب سے زیادہ حسین، سب سے زیادہ سخی اور سب سے زیادہ بہادر تھے۔

بخاری، مسلم، ترمذی، ابن ماجه عن انس رضی الله عنه

رسول اللہ ﷺ سب سے بااخلاق تھے

۱۷۸۱۵..... حضور اقدس ﷺ سب سے زیادہ اچھی صفات والے اور سب سے زیادہ حسن و جمال والے تھے۔ مائل بہ درازی میانہ قد والے تھے۔ دونوں شانوں کے درمیان کشادگی والے اور نرم و خوبصورت رخساروں والے تھے۔ آپ کے بال مبارک انتہائی سیاہ اور آنکھیں سرمگیں اور دراز پلکوں والی تھیں۔ جب آپ چلتے تو پورے قدموں کے ساتھ چلتے اور جلدی کی وجہ سے آدھا پاؤں نہ ٹیکتے تھے۔ جب شانہ مبارک سے چادر اتارتے تو لگتا گویا چاندی کا مجسمہ کھل گیا ہو۔ جب آپ ہنستے تو دندان مبارک چمکتے تھے۔ البیهقی فی الدلائل عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۷۸۱۶..... حضور اقدس ﷺ فداه ابی و امی و دنیای چمکدار صاف شفاف رنگت کے مالک تھے۔ آپ کا پسینہ موتیوں کی مانند چمکتا تھا۔ جب آپ چلتے گویا قدرے جھکتے ہوئے نیچے کو اتر رہے ہیں۔ مسلم عن انس رضی الله عنه

۱۷۸۱۷..... حضور اقدس ﷺ کنواری لڑکی سے زیادہ باحیاء تھے، جس قدر وہ اپنے پردے میں شرم و حیاء کی پیکر ہوتی ہے اس سے زیادہ حیاء رکھنے والے تھے۔ مسند احمد، بخاری، مسلم، ابن ماجه عن ابی سعید رضی الله عنه

۱۷۸۱۸..... حضور اکرم ﷺ لوگوں کی تکلیف پر سب سے زیادہ صبر کرنے والے تھے۔ ابن سعد عن اسماعیل بن عباس مرسلاً

۱۷۸۱۹..... حضور ﷺ کے سامنے کے دانت قدرے کشادہ (اور آبدار) تھے۔ جب آپ کلام کے لیے لب وا فرماتے تو یوں محسوس ہوتا گویا آپ کے دانتوں کے درمیان سے نور کی کرنیں پھوٹ رہی ہیں۔ترمذی فی الشمائل، الکبیر للطبرانی، البیھقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۷۸۲۰ حضور اقدس ﷺ سب سے اچھی داڑھی اور مونچھ والے تھے۔الکبیر للطبرانی عن العداء بن خالد

۱۷۸۲۱ حضور اقدس ﷺ کی مہر نبوت آپ کی کمر مبارک میں گوشت کا ابھرا ہوا ایک حصہ تھی۔

ترمذی فی الشمائل عن ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ

۱۷۸۲۲.....حضور اقدس ﷺ کی مہر نبوت گوشت کا ابھرا ہوا ایک سرخ ٹکڑا تھا جو کبوتری کے انڈے کی مانند تھا۔

ترمذی عن جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ

۱۷۸۲۳.....حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم قوم میں درمیانہ قد وقامت کے مالک تھے، نہ بہت لمبے اور نہ بہت پست قامت تھے۔ چمکتی ہوئی صاف شفاف رنگت والے تھے، نہ بالکل چٹے سفید اور نہ گندم گوں سانولے تھے۔ آپ کے بال سخت گھنگھریالے بھی نہ تھے اور نہ بالکل سیدھے تھے۔ (بلکہ کسی قدر گھنگھریالے خمدار تھے)۔بخاری، مسلم، ترمذی، عن انس رضی اللہ عنہ

۱۷۸۲۴.....آپ ﷺ چوڑے اور دراز بازوؤں والے تھے آپ کے شانے چوڑے چکلے تھے اور آپ کی آنکھوں کی پلکیں دراز تھیں۔

البیھقی عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

۱۷۸۲۵.....آپ ﷺ باریک پنڈلیوں والے تھے۔ترمذی، مستدرک الحاکم عن جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ

۱۷۸۲۶.....آپ ﷺ کی ڈاڑھی مبارک کے بال گھنے اور گنجان تھے۔مسلم عن جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ

۱۷۸۲۷.....حضور اکرم ﷺ کا چہرہ مبارک آفتاب اور ماہتاب کی مانند چمکتا تھا، آپ ﷺ کا چہرہ اقدس گول (اور کتابی) تھا۔

مسلم عن جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ

۱۷۸۲۸.....حضور ﷺ کو پسینہ زیادہ آتا تھا۔مسلم عن انس رضی اللہ عنہ

۱۷۸۲۹.....حضور ﷺ کے بال کانوں تک لمبے تھے۔ترمذی فی الشمائل، ابن ماجہ عن عائشة رضی اللہ عنھا

۱۷۸۳۰ حضور ﷺ کا بڑھاپا تقریباً بیس بالوں تک محدود تھا۔ترمذی فی الشمائل، ابن ماجة عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۷۸۳۱.....حضور ﷺ (خوبصورتی کی حد تک) بڑے سر اور بڑے ہاتھوں اور قدموں والے تھے۔بخاری عن انس رضی اللہ عنہ

۱۷۸۳۲.....حضور ﷺ کا دہانہ اقدس مناسب حد تک بڑا تھا۔ آپ کی آنکھوں کی سفیدی انتہائی سفید اور قدرے مائل بہ سرخی تھی اور آپ کی ایڑیاں پتلی اور سبک رو تھیں۔مسلم، ترمذی عن جابر رضی اللہ عنہ بن سمرة

۱۷۸۳۳..... حضور ﷺ مناسب اور بڑے سر والے اور گنجان داڑھی والے تھے۔البیھقی عن علی رضی اللہ عنہ

دوسرا باب......عبادت سے متعلق عادات نبویہ کا بیان

اس باب میں چھ فصلیں ہیں

پہلی فصل......طہارت اور اس کے متعلقات کے بیان میں

۱۷۸۳۴..... حضور اکرم ﷺ جب وضو فرما لیتے تو ایک چلو پانی لے کر اپنی شرمگاہ پر چھڑک لیتے تھے۔

مسند احمد، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجة، مستدرک الحاکم عن الحکم بن سفیان

۱۷۸۳۵.....حضور نبی کریم ﷺ جب وضو فرماتے تو مواضع سجود (جن اعضاء پر سجدہ ہوتا ہے ان) کو پانی کے ساتھ خوب فضیلت دیتے یعنی ان پر

خوب پانی بہاتے تھے۔ (اسراف کی حد سے بچتے ہوئے۔الکبیر للطبرانی عن الحسن، مسند ابی یعلی عن الحسین رضی اللہ عنہ

۱۷۸۳۶..... جب آپ ﷺ وضوفرماتے تو اپنی انگوٹھی کو (ہاتھ دھوتے وقت) ہلا لیتے تھے۔ابن ماجۃ عن ابی رافع

۱۷۸۳۷..... جب آپ ﷺ وضوفرماتے تو اپنی کہنیوں پر پانی گھماتے تھے۔الدارقطنی عن جابر رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... یعنی چلو میں پانی لے کر چلو کو اوپر اٹھا کر پانی نیچے بازو پر گراتے تھے جس سے پانی کہنیوں پر گھوم کر گرتا تھا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

۱۷۸۳۸..... حضور اکرم ﷺ جب وضوفرماتے تو پانی کے ساتھ اپنی ڈاڑھی مبارک کا خلال کرتے تھے۔

مسند احمد، مستدرک الحاکم عن بلال رضی اللہ عنہ، ابن ماجۃ، مستدرک الحاکم عن انس رضی اللہ عنہ، الکبیر للطبرانی عن ابی امامہ وعن ابی الدرداء عن ام سلمۃ، الاوسط للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۷۸۳۹..... حضور اکرم ﷺ جب وضوفرماتے تو ایک چلو پانی لے کر نرخرے کی طرف سے داڑھی مبارک میں ڈال کر خلال کرتے اور فرماتے تھے مجھے میرے پروردگار نے ایسا ہی حکم دیا ہے۔ابو داؤد، مستدرک الحاکم، عن انس رضی اللہ عنہ

۱۷۸۴۰..... حضور اکرم ﷺ جب وضوفرماتے تھے تو اپنے رخساروں کو کسی قدرے رگڑتے اور پھر انگلیاں پھیلا کر ڈاڑھی کے نیچے سے خلال فرماتے تھے۔ابن ماجۃ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۷۸۴۱..... حضور اکرم ﷺ جب وضوفرمالیتے تو پھر (گھر ہی میں) دو رکعت نماز ادا کر کے نماز (پڑھانے) نکل جاتے تھے۔

ابن ماجۃ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۷۸۴۲..... حضور ﷺ جب وضوفرمالیتے تو (آخر میں پاؤں دھوتے وقت) چھنگلیا (الٹے ہاتھ کی سب سے چھوٹی انگلی) کو پاؤں کی انگلیوں کے درمیان رگڑتے تھے۔ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجۃ عن المستورد

۱۷۸۴۳..... حضور ﷺ وضوفرمالینے کے بعد اپنے کپڑے (رومال وغیرہ) کے پلو کے ساتھ چہرہ صاف کر لیتے تھے۔

ترمذی عن معاذ رضی اللہ عنہ

کلام:..... امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب الطہارت باب فی التمندل بعد الوضوء، رقم ۵۴ پر اس روایت کو تخریج فرمایا اور اس کے بعد فرمایا ھذا حدیث غریب واسنادہ ضعیف۔ یہ حدیث ضعیف ہے اور اس کی سند ضعیف ہے۔

۱۷۸۴۴..... حضور ﷺ کے پاس ایک کپڑے کا ٹکڑا تھا (رومال کی مانند) وضو کے بعد اس کے ساتھ اعضاء صاف کر لیتے تھے۔

ترمذی، مستدرک الحاکم عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

کلام:..... ترمذی کتاب الطہارۃ باب رقم ۴۰ ورقم الحدیث ۵۳ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ روایت ضعیف ہے اس میں سلیمان بن ارقم (ضعیف) راوی ہے۔

۱۷۸۴۵..... حضور ﷺ اپنی طہارت میں کسی پر تکیہ نہ کرتے تھے (کہ دوسرا پانی وغیرہ ڈالے اور آپ وضو کرتے جائیں) اور نہ اپنے صدقے میں کسی پر بھروسہ کرتے بلکہ از خود صدقہ کیا کرتے تھے۔ابن ماجۃ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۷۸۴۶..... حضور ﷺ آگ پر پکے ہوئے کھانے کو تناول فرماتے پھر وضو کیے بغیر (پہلے وضو کے ساتھ) نماز ادا فرمالیتے تھے۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

ہر کام کو دائیں طرف سے شروع کرنا

۱۷۸۴۷..... حضور ﷺ طہارت میں، جوتا پہننے میں، سواری سے اترنے چڑھنے میں اور غرض ہر کام میں دائیں طرف کو مقدم کرنے کو پسند کرتے تھے۔

مسند احمد، مسلم، بخاری، مسلم، ترمذی، ابن ماجۃ، نسائی، ابو داؤد عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۷۸۴۸ حضور ﷺ بلی کے لیے پانی کا برتن ٹیڑھا کر دیتے تھے۔ بلی پانی پی لیتی تو آپ بچے ہوئے پانی کے ساتھ وضو کر لیتے تھے۔

الاوسط للطبرانی، حلیة الاولیاء عن عائشة رضی الله عنها

۱۷۸۴۹ حضور اکرم ﷺ صفر (ایک پودا جس کے پتے خس کی مانند ہوتے ہیں) سے رنگے ہوئے برتن میں وضو کرنے کو پسند فرماتے تھے۔

ابن سعد عن زینب بنت جحش

۱۷۸۵۰ حضور اقدس ﷺ اپنی کسی بیوی کا بوسہ لے لیتے پھر بغیر وضو کیے نماز ادا فرما لیتے تھے۔

مسند احمد، ابو داؤد، نسائی عن عائشة رضی الله عنها

۱۷۸۵۱ حضور ﷺ وضو کے بعد اپنے کپڑے کے پلو کے ساتھ چہرہ مبارک پونچھ لیتے تھے۔ الکبیر للطبرانی عن معاذ رضی الله عنه

۱۷۸۵۲ حضور ﷺ (بغیر ٹیک بیٹھے بیٹھے) اس قدر سو جاتے کہ منہ سے (خراٹے کی مانند) پھونکنے کی آواز آتی پھر کھڑے ہو کر بغیر وضوء کیے نماز ادا فرما لیتے تھے۔ مسند احمد عن عائشة رضی الله عنها

۱۷۸۵۳ حضور ﷺ ہر نماز کے وقت (تازہ) وضو فرمایا کرتے تھے۔ مسند احمد، بخاری عن انس رضی الله عنه

۱۷۸۵۴ حضور ﷺ آگ پر پکے ہوئے کھانے کو تناول فرمانے کے بعد وضو کرتے تھے۔ الکبیر للطبرانی عن ام سلمة

فائدہ:... یعنی ہاتھ دھوتے اور کلی کرتے نہ کہ پورا وضو فرماتے تھے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ یا پہلے زمانے میں مـامست النار سے وضو کیا فرماتے تھے لیکن بعد میں یہ حکم منسوخ ہو گیا۔ اور مامست النار سے وضو نہ کرنے کا عمل آخر تک رکھا۔

۱۷۸۵۵ حضور ﷺ وضو فرماتے پھر اپنی کسی بیوی کا بوسہ بھی لے لیتے تو بغیر وضو کیے نماز پڑھ لیتے تھے۔

مسند احمد عن عائشة رضی الله عنها

۱۷۸۵۶ حضور ﷺ راستے کی گندگیوں پر پاؤں پڑنے سے وضو نہ فرماتے تھے۔ الکبیر للطبرانی عن ابی امامه

فائدہ:... کوئی گندگی کپڑوں یا جسم وغیرہ پر لگ جائے تو اس سے وضو نہیں ٹوٹتا بلکہ اس کو دھو نا صاف کرنا ضروری ہے۔

۱۷۸۵۷ حضور اکرم ﷺ ایک ایک، دو دو اور تین تین مرتبہ وضو کرتے تھے ہر ایک طریقہ اپناتے تھے۔ الکبیر للطبرانی عن معاذ رضی الله عنه

فائدہ: یعنی کبھی اعضاء وضو صرف ایک ایک مرتبہ دھوتے اور کبھی دو دو اور کبھی تین تین مرتبہ دھوتے تھے۔ اس سے زائد اسراف ہے۔

۱۷۸۵۸ حضور ﷺ جب مسواک کر لیتے تو حاضرین میں سے سن رسیدہ کو مسواک عطا فرماتے اور جب اپنا جھوٹا دودھ پانی وغیرہ کسی کو دیتے تو دائیں طرف والے کو ترجیح دیتے۔

۱۷۸۵۹ حضور ﷺ جب اپنے گھر میں داخل ہوتے تو مسواک کرنے کے ساتھ پہل فرماتے تھے۔

مسلم، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجة عن عائشة رضی الله عنها

۱۷۸۶۰ حضور ﷺ وضو سے بچے ہوئے پانی کے ساتھ مسواک فرمایا کرتے تھے۔ مسند ابی یعلی عن انس رضی الله عنه

۱۷۸۶۱ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام (دانتوں پر) عرضاً مسواک فرماتے (یعنی ایک باچھ سے دوسری باچھ کی طرف مسواک کھینچتے تھے نہ کہ اوپر سے نیچے کی طرف) اور آپ (پانی وغیرہ) چسکی چسکی پیتے تھے۔ تین مرتبہ دوران نوش سانس لیتے تھے اور فرماتے تھے: یہ زیادہ خوشگوار اور اچھا ہے۔

البغوی، ابن قانع، الکبیر للطبرانی، ابن السنی، ابو نعیم فی الطب، عن بهز، شعب الایمان للبیهقی عن ربیعه بن اکثم

گندگی کو دور کرنا

آپ ﷺ اذخر بوٹی کے ساتھ منی کو اتار دیتے تھے پھر اس کپڑے میں نماز پڑھ لیتے تھے۔ اور خشک منی کو کھرچ کر اس کپڑے میں نماز پڑھ لیتے تھے۔

مسند احمد عن عائشة رضی الله عنها

غسل

۱۷۸۶۳ حضور ﷺ ایک صاع (ساڑھے تین سیر پانی) کے ساتھ غسل فرمالیا کرتے تھے اور ایک مد (دو رطل اہل عراق کے نزدیک ایک رطل اور ایک تہائی رطل اہل حجاز کے نزدیک۔ خلاصہ کلام تقریباً ایک سیر پانی سے کچھ کم) کے ساتھ وضو فرمالیا کرتے تھے۔

بخاری، مسلم، ابود اؤد عن انس رضی الله عنه

۱۷۸۶۴..... حضور ﷺ غسل کے بعد وضو نہیں فرمایا کرتے تھے۔

(مسند احمد، ترمذی، نسائی، ابن ماجة، مستدرک الحاکم عن عائشة رضی الله عنها

ترمذی حسن صحیح ہے۔

۱۷۸۶۵ (بیوی سے مباشرت کے وقت محض) شرم گاہوں کے مل جانے سے بھی غسل فرمالیا کرتے تھے۔ الطحاوی عن عائشة رضی الله عنها

بیت الخلاء اور اس کے آداب

۱۷۸۶۶ ...حضور ﷺ جب قضاء حاجت کا ارادہ فرماتے تو دور نکل جاتے تھے۔

ابن ماجة عن بلال بن الحارث، مسند احمد، نسائی، ابن ماجة عن عبدالرحمن بن ابی قراد

۱۷۸۶۷ حضور ﷺ قضاء حاجت کا ارادہ فرماتے تو جب تک زمین کے قریب نہ ہو جاتے کپڑا نہ اٹھاتے تھے۔

ابوداؤد، ترمذی عن انس رضی الله عنه وعن ابن عمر رضی الله عنه، الاوسط للطبرانی عن جابر رضی الله عنه

کلام:...... ابوداؤد نے کتاب الطہارت باب کیف التکشف عند الحاجة رقم ۱۴ پر اس کو تخریج فرمایا اور ارشاد فرمایا یہ روایت ضعیف ہے۔ اور مرسل ہے۔

۱۷۸۶۸ ... حضور اکرم ﷺ جب پیشاب کرنے کا ارادہ فرماتے اور سخت زمین پر آجاتے تو لکڑی لے کر زمین کھود کھود کر نرم کر لیتے پھر اس میں پیشاب کرتے۔ (تاکہ چھینٹیں نہ اڑیں)۔ ابوداؤد فی مراسیله والحارث عن طلحة بن ابی قنان مرسلاً

۱۷۸۶۹ حضور ﷺ جب بیت الخلاء سے نکلتے تو فرماتے: غفرانک (اے اللہ میں تیری مغفرت کا طلبگار ہوں)۔

مسند احمد، ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجه، صحیح ابن حبان، مستدرک الحاکم عن عائشة رضی الله عنها

۱۷۸۷۰ حضور ﷺ جب (قضاء حاجت کے بعد) خلاء سے نکلتے تو یہ دعا پڑھتے:

الحمدللّٰه الذی اذهب عنی الاذی وعافانی.

تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جس نے مجھ سے گندگی دور کی اور مجھے عافیت بخشی۔

ابن ماجة عن انس رضی الله عنه، نسائی عن ابی ذر رضی الله عنه

۱۷۸۷۱..... حضور ﷺ قضاء حاجت کر کے نکلتے تو یہ دعا (بھی) پڑھتے تھے:

الحمدللّٰه الذی احسن الی فی اوله وآخره.

تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جس نے میرے ساتھ اول میں بھی اور آخر میں اچھائی اور خیر کا معاملہ کیا۔ ابن السنی عن انس رضی الله عنه

۱۷۸۷۲ حضور ﷺ جب بیت الخلاء جانے کا ارادہ فرماتے تو انگوٹھی (جس پر محمد رسول اللہ کندہ تھا) نکال کر رکھ دیتے تھے۔

ابن ماجة، ابوداؤد، نسائی، ترمذی، ابن حبان عن انس رضی الله عنه

۱۷۸۷۳ حضور ﷺ جب بیت الخلاء جانے کا ارادہ فرماتے تو یہ دعا پڑھتے:

اللھم انی اعوذبک من الخبث والخبائث.

اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں خبیث جنوں اور جنیوں سے۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، ابو داؤد، ابن ماجة، نسائی، ترمذی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۷۸۷۴۔۔۔ حضور ﷺ بیت الخلاء میں جانے کا ارادہ فرماتے تو یہ دعا پڑھتے:

بسم اللہ اللھم انی اعوذبک من الخبث والخبائث. مصنف ابن ابی شیبة

۱۷۸۷۵۔۔۔ حضور ﷺ جب بیت الخلاء جانے کا ارادہ فرماتے تو یہ دعا پڑھتے:

اللھم انی اعوذبک من الرجس النجس الخبیث المخبث الشیطان الرجیم.

اے اللہ میں گندے ناپاک مخفی خبیث شیطان مردود سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

ابو داؤد فی مراسیله عن الحسن مرسلاً، ابن السنی عنه عن انس رضی اللہ عنه، ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجة عن بریدة مرسلاً

۱۷۸۷۶ حضور اکرم ﷺ جب بیت الخلاء جاتے تو جوتے پہن لیتے اور سر مبارک ڈھانپ لیتے تھے۔

ابن سعد عن حبیب بن صالح مرسلاً

۱۷۸۷۷ جب آپ بیت الخلاء داخل ہوتے تو یہ دعا پڑھتے:

اللھم انی اعوذبک من الرجس النجس الخبیث المخبث الشیطان الرجیم

اور جب بیت الخلاء سے نکلتے تو یہ دعا پڑھتے:

الحمدللہ الذی اذاقنی لذته وابقی فی قوته واذھب عنی اذاہ

تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جس نے کھانے کی لذت چکھائی اس کی قوت مجھ میں باقی رکھی اور اس کی گندگی مجھ سے دور کر دی۔

ابن السنی عن ابن عمر رضی اللہ عنه

۱۷۸۷۸ جب آپ خلاء میں داخل ہوتے تو یہ کلمہ پڑھتے یاذالجلال. ابن السنی عن عائشة رضی اللہ عنها

۱۷۸۷۹۔۔۔ جب قضائے حاجت کا ارادہ فرماتے تو دور نکل جاتے تھے۔

ترمذی، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجة مستدرک الحاکم عن المغیرة) قال الترمذی حسن صحیح

۱۷۸۸۰ حضور ﷺ قضائے حاجت کے لیے یونہی جگہ تلاش کرتے تھے جس طرح سفر میں پڑاؤ ڈالنے کے لیے تلاش کرتے تھے۔

الاوسط للطبرانی عن ابی ھریرة رضی اللہ عنه

۱۷۸۸۱ حضور ﷺ اپنی مقعد کو تین مرتبہ دھوتے تھے۔ ابن ماجة عن عائشة رضی اللہ عنها

۱۷۸۸۲ حضور ﷺ حاجت کے لیے بلند جگہ یا کھجور کے جھنڈ کا پردہ زیادہ پسند فرماتے تھے۔

مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، ابن ماجة عن عبد اللہ بن جعفر

تیمّم

۱۷۸۸۳۔۔۔ حضور ﷺ پاک مٹی کے ساتھ تیمم فرماتے تھے اور ہاتھوں اور منہ کے مسح میں ایک مرتبہ سے زیادہ ضرب نہیں مارتے تھے۔

الکبیر للطبرانی عن معاذ رضی اللہ عنه

۱۷۸۸۴ حضور ﷺ جب اپنے اہل خانہ کے ساتھ مباشرت کر لیتے اور اٹھنے کی ہمت نہ ہوتی تو دیوار پر ہاتھ مار کر تیمم کر لیتے تھے۔

الاوسط للطبرانی عن عائشة رضی اللہ عنها

دوسری فصل

۱۷۸۸۵......حضور ﷺ سب سے ہلکی نماز پڑھنے والے تھے امامت میں۔مسلم، ترمذی، نسائی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۷۸۸۶ حضور اکرم ﷺ لوگوں کو نماز پڑھانے میں سب سے ہلکی نماز پڑھانے والے تھے اور جب تنہا نماز پڑھتے تو سب سے لمبی نماز پڑھنے والے تھے۔مسند احمد، مسند ابی یعلی عن ابی واقد

۱۷۸۸۷ حضور اکرم ﷺ جب نماز کی ابتدا فرماتے تو یہ ثناء پڑھتے تھے:

سبحانک اللهم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالی جدک ولاالہ غیرک

ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجة، مستدرک الحاکم عن عائشة رضی اللہ عنها، نسائی، ابن ماجة، مستدرک الحاکم عن ابی سعید، الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود وعن واثلة

۱۷۸۸۸ جب سردی سخت ہوتی تو آپ نماز (جمعہ) جلد پڑھا لیتے اور جب گرمی سخت ہوتی تو نماز (دن) کو ٹھنڈا کر کے پڑھاتے تھے۔

بخاری ونسائی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۷۸۸۹......جب آپ نماز سے لوٹتے (یعنی سلام پھیرتے) تو تین مرتبہ استغفار کرتے تھے پھر یہ دعا پڑھتے تھے:

اللهم انت السلام ومنک السلام تبارکت یا ذالجلال والاکرام.

اے اللہ تو سلامتی والا ہے اور تجھی سے سلامتی ہے تو بابرکت ہے اے بزرگی اور کرم والے۔

مسند احمد، مسلم، ابن ماجه، ترمذی، ابوداؤد، نسائی عن ثوبان رضی اللہ عنہ

۱۷۸۹۰۔جب آپ ﷺ نماز پڑھ لیتے تو اس جگہ سے اٹھ جاتے (اور بقیہ نماز وہاں نہیں پڑھتے تھے)۔ابوداؤد عن یزیدبن الاسود

۱۷۸۹۱ ...(جس زمانے میں حضور ﷺ مشرکین پر بددعا کرتے تھے تو) صبح کی نماز میں دوسری رکعت کے رکوع سے سر اٹھانے کے بعد قنوت (نازلہ پڑھتے تھے)۔محمد بن نصر عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۸۹۲ حضور اکرم ﷺ رکوع کرتے تو اپنی پشت مبارک کو بالکل سیدھا ہموار کر لیتے تھے کہ اگر اس پر پانی ڈالا جاتا تو وہ ٹھہر جاتا۔

ابن ماجة عن وابصة، الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ وعن ابی برزۃ وعن ابی مسعود رضی اللہ عنهما

کلام:......ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو کتاب اقامۃ الصلوۃ باب الرکوع فی الصلوۃ رقم ۸۷۲ پر اس کو تخریج فرمایا اور زوائد ابن ماجہ میں ہے کہ اس روایت کی اسناد میں طلحہ بن زید ایسا راوی ہے جس کے متعلق بخاری وغیرہ فرماتے ہیں یہ منکر الحدیث ہے اور احمد بن المدینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ شخص حدیث گھڑتا ہے۔

۱۷۸۹۳......حضور اکرم ﷺ جب رکوع کرتے تو یہ کلمات تین مرتبہ پڑھتے: سبحان ربی العظیم وبحمده اور جب سجدہ کرتے تو یہ کلمات تین مرتبہ پڑھتے: سبحان ربی الاعلی وبحمده. ابوداؤد عن عقبة بن عامر

۱۷۸۹۴ حضور اکرم ﷺ جب رکوع فرماتے تو اپنی انگلیوں کو کھول لیتے تھے۔اور جب سجدہ کرتے تو انگلیوں کو ملا لیتے تھے۔

مستدرک الحاکم. شعب الایمان للبیهقی عن وائل بن حجر

کلام:......قال الحاکم صحیح علی شرط مسلم ووافقه الذهبی.

۱۷۸۹۵ ... حضور اکرم ﷺ جب سجدہ کرتے تو پیٹ کو رانوں سے دور اوپر کر لیتے تھے اور ہاتھ علیحدہ کر لیتے تھے حتی کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی دکھائی دیتی تھی۔مسند احمد عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۷۸۹۶ ... حضور اکرم ﷺ جب سجدہ کرتے تو عمامہ مبارک کو پیشانی سے اوپر کر لیتے تھے (تاکہ سجدہ میں پیشانی زمین پر ٹکے)۔

ابن سعد عن صالح بن حران مرسلاً

۱۷۸۹۷ ... حضور اکرم ﷺ نماز سے سلام پھیرتے تو تین مرتبہ یہ آیات (دعائیہ انداز میں) پڑھتے:

سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمدللّٰہ رب العالمین

مسند ابی یعلی عن ابی سعید

۱۷۸۹۸ ... حضور اکرم ﷺ جب سلام پھیرتے تو صرف اس دعا کو پڑھنے کی بقدر تشریف فرماتے تھے:

اللھم انت السلام ومنک السلام تبارکت یا ذالجلال والاکرام

مسلم، ابن ماجہ، نسائی، ابوداؤد، ترمذی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۷۸۹۹ ... حضور اکرم ﷺ جب صبح کی نماز پڑھ لیتے تو اپنی جائے نماز پر تشریف فرما رہتے حتیٰ کہ سورج طلوع ہو۔

مسند احمد، مسلم، ترمذی، نسائی، ابوداؤد عن جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ)

۱۷۹۰۰ ... حضور اکرم ﷺ جب لوگوں کو صبح کی نماز پڑھا لیتے تو ان کی طرف چہرۂ اقدس کے ساتھ متوجہ ہوتے اور پوچھتے: کیا تم میں کوئی مریض ہے جس کی میں عیادت کروں؟ اگر جواب انکار میں ملتا تو پھر دریافت فرماتے: کیا تمہارا کوئی جنازہ ہے جس کی مشایعت کروں؟ پھر بھی جواب میں انکار ملتا تو پھر ارشاد فرماتے: کیا کسی شخص نے کوئی خواب دیکھا ہے؟ دیکھا ہے تو وہ بتائے۔ابن عساکر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۷۹۰۱ ... حضور اکرم ﷺ فجر کی دو رکعات (سنت) ادا فرما لیتے تو اپنی دائیں کروٹ پر لیٹ جاتے۔بخاری عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۷۹۰۲ ... حضور اکرم ﷺ جب نماز پڑھتے تو پوری نماز خوب اچھی طرح اور کامل نماز ادا فرماتے تھے۔مسلم عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

قراءت

۱۷۹۰۳ ... حضور اکرم ﷺ جب یہ آیت تلاوت فرماتے: **سبح اسم ربک الاعلی** (اپنے پروردگار اعلیٰ کے نام کی تسبیح کر) تو آپ یہ کلمات پڑھتے: **سبحان ربی الاعلی**۔ ابوداؤد، مستدرک الحاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۷۹۰۴ ... حضور ﷺ جب یہ تلاوت فرماتے:

غیر المغضوب علیھم ولا الضالین۔

تو اتنی آواز کے ساتھ آمین کہتے کہ پہلی صف والے اس کو سن لیتے۔ ابوداؤد عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۹۰۵ ... حضور اکرم ﷺ جب یہ آیت تلاوت فرماتے:

ألیس ذلک بقادر علی ان یحیی الموتی

کیا وہ ذات اس پر قادر نہیں کہ مردوں کو زندہ کردے!

تو آپ ﷺ ارشاد فرماتے: **بلی**۔ کیوں نہیں۔ یونہی جب آپ یہ آیت تلاوت کرتے: **ألیس اللہ باحکم الحاکمین** کیا اللہ حاکموں کا حاکم نہیں ہے؟ تب بھی آپ فرماتے: **بلی**۔ کیوں نہیں۔مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیھقی

۱۷۹۰۶ ... حضور اکرم ﷺ جب کسی آیت خوف کی تلاوت فرماتے تو اس سے اللہ کی پناہ مانگتے جب کسی آیت رحمت کی تلاوت فرماتے تو اس کا سوال کرتے اور جب ایسی کسی آیت پر گزرتے جس میں اللہ کی پاکی کا بیان ہوتا تو اللہ کی تسبیح کرتے۔

مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجۃ عن حذیفۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۹۰۷ ... حضور اکرم ﷺ (دوران نماز) جب کسی ایسی آیت پر گزرتے جس میں جہنم کا ذکر ہوتا تو یہ فرماتے:

ویل لاھل النار اعوذ باللہ من النار۔

ہلاکت ہے اہل جہنم کے لیے میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں جہنم سے۔ابن قانع عن ابن ابی لیلی

۱۷۹۰۸..... حضور اکرم ﷺ کی قراءت مد اہوتی تھی جس میں ترجیع نہ ہوتی تھی۔ الکبیر للطبرانی عن ابی بکرۃ رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... آج کل کے پیشہ ور قاریوں کی طرح ایک ہی آیت کو کبھی پست اور کبھی بلند، کبھی ایک قراءت میں تو کبھی دوسری قراءت میں نہیں پڑھتے تھے۔ بلکہ مد کے ساتھ یعنی ترتیل کے ساتھ ٹھہر ٹھہر کر روانی کے ساتھ پڑھتے جاتے تھے۔

۱۷۹۰۹..... حضور اقدس ﷺ اس سورت کو پسند فرماتے تھے: سبح اسم ربک الاعلی. مسند احمد عن علی رضی اللہ عنہ

۱۷۹۱۰..... حضور اکرم ﷺ تین دنوں سے کم میں کبھی قرآن پورا نہ فرماتے تھے۔ ابن سعد عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۷۹۱۱..... حضور ﷺ نماز میں آیات کو تیار کرتے تھے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمرو

فائدہ:..... یعنی خاص نمازوں میں خاص خاص سورتوں کو پڑھا کرتے تھے۔

۱۷۹۱۲..... کان یعقد التسبیح حضور اکرم ﷺ نماز میں تسبیح (کا شمار) باندھتے تھے۔ ترمذی، نسائی، مستدرک الحاکم عن ابن عمرو

فائدہ:..... انگلیوں پر یا کسی اور طرح شمار کرنا مراد نہیں کیونکہ یہ مکروہ ہے بلکہ یادداشت کے ساتھ تین تین یا پانچ پانچ یا سات سات وغیرہ پڑھا کرتے تھے۔

۱۷۹۱۳..... حضور ﷺ اپنی قراءت کو آیت آیت کر کے پڑھا کرتے تھے۔ الحمدللّٰہ رب العالمین. پڑھ کر سانس لیتے پھر الرحمٰن الرحیم پڑھ کر سانس لیتے اسی طرح آخر تک پڑھتے تھے۔ ترمذی، مستدرک الحاکم عن ام سلمۃ

کلام:..... امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کتاب القراءت باب فی فاتحۃ الکتاب رقم ۲۹۲۷ پر اس روایت کو تخریج فرمایا اور فرمایا غریب یہ روایت ضعیف ہے۔

۱۷۹۱۴..... حضور اکرم ﷺ قراءت میں مد کے ساتھ قرآن پڑھتے تھے۔

مسند احمد، نسائی، ابن ماجۃ، مستدرک الحاکم عن انس رضی اللہ عنہ

الصلوٰۃ ..... فرض نماز

۱۷۹۱۵..... حضور اکرم ﷺ جب (فرض) نماز پڑھ لیتے تو اپنے دائیں ہاتھ کو سر پر پھیرتے اور یہ دعا پڑھتے تھے:

بسم اللہ الذی لاالٰہ غیرہ الرحمٰن الرحیم، اللّٰھم اذھب عنی الھم والحزن.

الخطیب فی التاریخ عن انس رضی اللہ عنہ

۱۷۹۱۶..... حضور اکرم ﷺ سفر میں فجر کی نماز پڑھتے تو کچھ دیر کے لیے بغیر سواری کے پیدل چلا کرتے تھے۔

حلیۃ الاولیاء، شعب الایمان للبیھقی عن انس رضی اللہ عنہ

السنن

۱۷۹۱۷..... ظہر کی نماز میں حضور اکرم ﷺ سے قبل الظہر چار رکعات سنتیں چھوٹ جاتیں تو بعد الظہر دو سنتوں کے بعد ان کو ادا فرما لیتے تھے۔

ابن ماجۃ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۷۹۱۸..... حضور اکرم ﷺ ظہر سے قبل کی چار رکعات سنت اور فجر سے قبل کی دو رکعات سنت کبھی نہ چھوڑتے تھے۔

بخاری، ابوداؤد، نسائی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۷۹۱۹..... حضور اکرم ﷺ فجر کی دو رکعات سنت سفر میں چھوڑتے تھے اور نہ حضر میں، صحت میں اور نہ مرض میں، ہمیشہ ان پر مواظبت فرماتے تھے۔

التاریخ للخطیب عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۷۹۲۰..... حضور اکرم ﷺ ظہر سے قبل دو رکعتیں، ظہر کے بعد دو رکعتیں، مغرب کے بعد گھر میں دو رکعتیں اور عشاء کے بعد دو رکعتیں نماز سنت

پڑھا کرتے تھے۔اور جمعہ کے بعد کوئی نماز (مسجد میں) نہ پڑھا کرتے تھے حتیٰ کہ گھر میں آجاتے پھر دو رکعتیں سنت ادا فرماتے تھے۔

مؤطا امام مالک، بخاری، مسلم، ابو داؤد ، نسائی عن ابن عمرؓ رضی اللہ عنہ

۱۷۹۲۱.... زوال شمس کے بعد اور ظہر (کے فرض) سے قبل چار رکعات (سنت) ادا فرماتے تھے اور ان کے درمیان (یعنی دو رکعات کے بعد) سلام پھیر کر فصل نہیں کرتے تھے۔اور ارشاد فرماتے تھے: جب آفتاب کا زوال ہوجاتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔

ابن ماجہ عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ

۱۷۹۲۲.... حضرت بلال (حبشی) اقامت میں جب قد قامت الصلوۃ (نماز کھڑی ہوگئی) کہتے تو حضور اقدس ﷺ اٹھ کھڑے ہوتے اور تکبیر کہتے۔(سمویہ، الکبیر للطبرانی عن ابن ابی اوفیٰ

۱۷۹۲۳.... حضور اکرم ﷺ نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو ہاتھوں کو بلند کرتے (اور تکبیر تحریمہ کہتے)۔ترمذی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۹۲۴.... حضور اکرم ﷺ نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو دائیں ہتھیلی کے ساتھ بائیں کلائی کو تھام لیتے تھے۔ الکبیر للطبرانی عن وائل بن حجر

۱۷۹۲۵.... حضور اکرم ﷺ نماز کی طاق رکعت سے اٹھتے تو اس وقت تک کھڑے نہ ہوتے جب تک (سجدے سے اٹھ کر) سیدھے ہو کر بیٹھ نہ جاتے۔ابو داؤد، ترمذی حسن صحیح عن مالک ابن الحویرث

۱۷۹۲۶.... حضور اکرم ﷺ رکوع یا سجدے میں ہوتے تو یہ کلمات (بھی) پڑھتے تھے:

سبحانک وبحمدک استغفرک واتوب الیک. الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۷۹۲۷.... حضور اکرم نماز کے لیے تکبیر (تحریمہ) کہتے تو ہاتھ کی انگلیاں کھول لیتے تھے۔

ترمذی، مستدرک الحاکم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ، قال الترمذی حسن

۱۷۹۲۸.... حضور اکرم ﷺ نماز میں بسا اوقات ہاتھ اپنی ڈاڑھی پر رکھ لیتے تھے بغیر بے کار کے۔ الکامل لابن عدی، شعب الایمان للبیہقی

۱۷۹۲۹.... حضور ﷺ کے پاس ایک برچھی تھی، جس کو اپنے ساتھ رکھتے تھے جب نماز پڑھتے تو (سترہ کے طور پر) آگے گاڑ لیتے تھے۔

الکبیر للطبرانی عن عصمۃ بن مالک

۱۷۹۳۰.... حضور ﷺ نے جس جگہ فرض نماز ادا کی ہوتی پھر اس جگہ کوئی ایک رکعت نماز بھی نہ پڑھتے۔

الدارقطنی فی الافراد عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۷۹۳۱.... حضور اکرم ﷺ نمازیوں کے درمیان ہوتے تو سب سے زیادہ نماز پڑھنے والے ہوتے اور ذاکرین میں ہوتے تو سب سے زیادہ ذکر کرنے والے ہوتے تھے۔ابو نعیم فی امالیہ، الخطیب فی التاریخ، ابن عساکر عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۷۹۳۲.... حضور اکرم ﷺ کو مغرب کی نماز سے کوئی چیز کھانا وغیرہ غافل نہیں کرتی تھی۔الدار قطنی عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۷۹۳۳.... حضور اکرم ﷺ سفر میں ظہر اور عصر اسی طرح مغرب اور عشاء کو اکٹھا پڑھا کرتے تھے۔مسند احمد، بخاری عن انس رضی اللہ عنہ

۱۷۹۳۴.... حضور اکرم ﷺ کی خواہش ہوا کرتی تھی کہ فرض نماز میں آپ کے پیچھے قریب ترین مہاجرین اور انصار کھڑے ہوں تا کہ وہ آپ کے احوال کو محفوظ رکھ سکیں۔مسند احمد، نسائی، ابن ماجۃ، مستدرک الحاکم عن انس رضی اللہ عنہ

۱۷۹۳۵.... حضور ﷺ پسند کرتے تھے کہ کوئی دباغت دی ہوئی کھال ہو جس پر آپ نماز پڑھیں۔ ابن سعد عن المغیرۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۹۳۶.... حضور ﷺ باغوں میں نماز پڑھنے کو (بہت) پسند فرماتے تھے۔ترمذی عن معاذ رضی اللہ عنہ

کلام:...... امام ترمذی نے کتاب ابواب الصلوٰۃ باب ماجاء فی الصلوٰۃ فی الحیطان رقم ۳۳۴ پر اس کو تخریج فرمایا اور فرمایا یہ روایت ضعیف ہے۔ اور یوں بھی یہ روایت امام ترمذی کی منفرد روایات میں سے ہے۔

۱۷۹۳۷.... حضور اکرم ﷺ پہلی صف کے لیے تین مرتبہ استغفار فرماتے تھے اور دوسری صف کے لیے ایک مرتبہ۔

مسند احمد، مستدرک الحاکم عن العرباض

فائدہ:۔۔۔۔۔۔اس روایت سے صف اول کی اہمیت اور فضیلت معلوم ہوتی ہے اور اسی شی کو ذہن نشین کرانا نبی کریم ﷺ کو مقصود تھا۔

۱۷۹۳۸۔۔۔۔حضور ﷺ ننگی زمین پر (بغیر کسی کپڑے وغیرہ کے بچھائے) سجدہ فرماتے تھے۔الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۷۹۳۹۔۔۔حضورا کرم ﷺ نماز میں (دوران تشہد شہادت کی انگلی کے ساتھ) اشارہ فرماتے تھے۔مسند احمد، ابو داؤد عن انس رضی اللہ عنہ

۱۷۹۴۰۔۔۔حضورا کرم ﷺ جوتوں میں نماز ادا فرما لیا کرتے تھے۔مسند احمد، بخاری، مسلم، نسائی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۷۹۴۱۔۔۔حضورا کرم ﷺ کھجور کی چٹائی پر نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔بخاری، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجۃ عن میمونۃ

۱۷۹۴۲۔۔۔حضور ﷺ سواری پر (نفلی) نماز پڑھ لیتے تھے خواہ اس کا رخ کسی طرف بدلتا جائے پھر جب فرض نماز کا ارادہ فرماتے تو سواری سے اتر کر قبلہ رو ہو کر نماز ادا فرماتے۔بخاری، مسلم، ترمذی، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجۃ عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۷۹۴۳۔۔۔حضورا کرم ﷺ مغرب اور عشاء کے درمیان (نفل) نماز ادا فرماتے تھے۔الکبیر للطبرانی عن عبید مولیٰ (غلام) رسول اللہ ﷺ

۱۷۹۴۴۔۔۔۔حضور اکرم ﷺ عصر کی نماز کے بعد (نفل) نماز ادا فرماتے تھے اور (دوسروں کو) اس سے منع فرماتے تھے اور مسلسل (نماز روزہ) کرتے تھے اور دوسروں کو اس سے باز رکھتے تھے۔ابو داؤد عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

کلام:۔۔۔۔۔۔ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب الصلوٰۃ باب الصلوٰۃ بعد العصر رقم ۱۲۸۰ پر اس کو تخریج فرمایا ہے۔اس کی سند میں محمد بن اسحاق بن یسار راوی متکلم فیہ ہے۔

۱۷۹۴۵۔۔۔حضورا کرم ﷺ چٹائی اور دباغت دی ہوئی کھال پر نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔

مسند احمد، ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن المغیرۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۹۴۶۔۔۔حضورا کرم ﷺ چادر پر نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔ابن ماجۃ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۷۹۴۷۔۔۔۔حضورا کرم ﷺ نماز پڑھتے اور حسن وحسین رضی اللہ عنہما کھیل کود رہے ہوتے اور آپ کی پشت مبارک پر چڑھ کر بیٹھ جاتے تھے۔

حلیۃ الاولیاء عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۷۹۴۸۔۔۔حضور ﷺ نماز میں دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ کے اوپر رکھا کرتے تھے۔اور بعض اوقات نماز میں ڈاڑھی کو بھی چھو لیا کرتے تھے۔

شعب الایمان للبیھقی عن عمرو بن الحریث

۱۷۹۴۹۔۔۔حضورا کرم ﷺ نماز میں جمائی لینے کو مکروہ خیال کرتے تھے۔الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ

۱۷۹۵۰۔۔۔حضور اقدس ﷺ (اوائل اسلام میں) نماز میں دائیں بائیں التفات فرما لیا کرتے تھے لیکن پیچھے کبھی گردن نہ موڑتے تھے۔

نسائی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۷۹۵۱۔۔۔حضورا کرم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نماز میں پہلے مردوں کو پھر بچوں کو اور ان کے بعد عورتوں کو رکھتے تھے۔

شعب الایمان للبیھقی عن ابی مالک الاشعری

۱۷۹۵۲۔۔۔حضورا کرم نبی کریم ﷺ سفر میں قصر نماز پڑھتے اور پوری بھی پڑھتے،اور روزہ چھوڑتے بھی اور رکھتے بھی۔

الدارقطنی، شعب الایمان للبیھقی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۷۹۵۳۔۔۔حضورا کرم ﷺ نماز کا سلام پھیر کر دائیں طرف سے مڑتے تھے۔مسند ابن یعلی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۷۹۵۴۔۔۔حضورا کرم ﷺ رات کے اول، درمیان اور آخر میں بھی وتر پڑھ لیا کرتے تھے۔مسند احمد عن ابی مسعود رضی اللہ عنہ

۱۷۹۵۵۔۔۔حضورا کرم ﷺ اونٹ پر وتر پڑھ لیا کرتے تھے۔بخاری، مسلم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۷۹۵۶۔۔۔حضور ﷺ (کی زندگی) کا آخری کلام یہ تھا:

نماز! (کی حفاظت کرو) نماز! (کی حفاظت کرو) اپنے غلام باندیوں کے بارے میں اللہ سے ڈرو۔

ابو داؤد، ابن ماجۃ، عن علی رضی اللہ عنہ

اذان کا جواب مسنون عمل ہے

۱۷۹۵۷　حضور اکرم ﷺ جب مؤذن کی آواز سنتے تو جیسے وہ کہتا آپ بھی جواب میں وہی کلمات ارشاد فرماتے۔ لیکن جب مؤذن حي علی الصلوة اور حي علی الفلاح کہتا تو آپ علیہ السلام فرماتے: لا حول ولا قوة الا باللہ. مسند احمد عن ابی رافع

۱۷۹۵۸　حضور اکرم ﷺ کے دو مؤذن تھے: حضرت بلال اور حضرت ابن ام مکتوم نابینا صحابی رضی اللہ عنہما۔

مسلم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۷۹۵۹　حضور ﷺ جب مؤذن کو شہادت دیتے ہوئے سنتے تو فرماتے وانا وانا (یعنی میں بھی یہی شہادت دیتا ہوں)۔

ابو داؤد، مستدرك الحاکم عن عائشة رضی اللہ عنہا

۱۷۹۶۰　حضور اکرم ﷺ جب مؤذن کو حي علی الفلاح کہتے ہوئے سنتے تو یہ دعا پڑھتے: اللھم اجعلنا مفلحین (اے اللہ ہم کو کامیاب بنا)۔

ابن السني عن معاوية رضی اللہ عنہ

دخول المسجد

۱۷۹۶۱　حضور اکرم ﷺ جب مسجد میں داخل ہوتے تھے تو یہ دعا پڑھتے تھے:

اعوذ باللہ العظیم وبوجھہ الکریم وسلطانہ القدیم من الشیطان الرجیم.

میں اللہ کی پناہ لیتا ہوں جو عظمت والا ہے، اس کے چہرے کی پناہ لیتا ہوں جو کرم والا ہے اور اس کی بادشاہت کی پناہ لیتا ہوں جو ہمیشہ سے ہے شیطان مردود سے۔

پھر حضور ﷺ نے پوچھا کافی ہے یہ دعا؟ راوی کہتے ہیں میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بندہ جب یہ دعا پڑھتا ہے تو شیطان کہتا ہے یہ شخص آج سارا دن مجھ سے محفوظ ہوگیا۔ ابو داؤد عن ابن عمرو

۱۷۹۶۲　حضور اکرم ﷺ جب مسجد میں داخل ہوتے تھے تو یہ دعا پڑھتے تھے:

بسم اللہ والسلام علی رسول اللہ اللھم اغفرلی ذنوبی وافتح لی ابواب رحمتك.

اللہ کے نام سے (مسجد میں داخل ہوتا ہوں) اور سلام ہو اللہ کے رسول پر، اے اللہ! میرے گناہوں کی مغفرت فرما اور اپنی رحمت کے دروازے مجھ پر کھول دے۔

اسی طرح جب مسجد سے نکلتے تو یہ دعا پڑھتے تھے:

بسم اللہ والسلام علی رسول اللہ اللھم اغفرلی ذنوبی وافتح لی ابواب فضلك.

مسند احمد، ابن ماجة، الکبیر للطبرانی عن فاطمة الزھراء رضی اللہ عنہا

۱۷۹۶۳　حضور ﷺ مسجد میں داخل ہوتے تو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود وسلام پڑھتے پھر یہ دعا پڑھتے:

رب اغفرلی ذنوبی وافتح لی ابواب رحمتك.

اور جب مسجد سے نکلتے تو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود وسلام پڑھتے اور یہ دعا پڑھتے:

رب اغفرلی ذنوبی وافتح لی ابواب فضلك. ترمذی عن فاطمة

۱۷۹۶۴　حضور ﷺ جب مسجد میں داخل ہوتے تو یہ دعا پڑھتے:

بسم اللہ اللھم صل علی محمد (وازواج محمد) ابن السنی عن انس رضی اللہ عنہ

صلوٰۃ الجمعۃ

۱۷۹۶۵..... حضوراکرم ﷺ جمعہ کے بعد دو رکعت (سنت) نہ ادا کرتے تھے اور نہ مغرب کے بعد دو رکعت (سنت) ادا کرتے تھے جب تک اپنے گھر میں نہ آجاتے۔ الطیالسی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۷۹۶۶..... حضوراکرم ﷺ جمعہ سے قبل چار رکعات (اور جمعہ کے بعد چار رکعات ادا کرتے تھے) ان کے درمیان کوئی فصل نہیں فرماتے تھے۔
ابن ماجۃ، عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۷۹۶۷..... حضور ﷺ جمعہ کے دن (خطبہ کے بعد) منبر سے اترتے اور کوئی شخص کوئی سوال پوچھ بیٹھتا تو آپ اس سے بات چیت فرماتے پھر اپنے مصلی کی طرف جاتے اور نماز پڑھاتے۔ مسند احمد، ترمذی، نسائی، ابن ماجۃ، ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن انس رضی اللہ عنہ

۱۷۹۶۸..... حضوراکرم ﷺ اکثر جمعوں کو غسل فرمایا کرتے اور کبھی چھوڑ دیا کرتے تھے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۷۹۶۹..... حضوراکرم ﷺ جمعہ کے دن خطبوں کو لمبا نہ کرتے تھے۔ ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن جابر بن سمرۃ

۱۷۹۷۰..... حضور ﷺ منبر پر چڑھ کر بیٹھ جاتے تھے پھر مؤذن اذان دیتا پھر آپ کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرماتے پھر بیٹھ جاتے پھر کھڑے ہو کر (دوسرا) خطبہ ارشاد فرماتے۔ ابو داؤد عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۷۹۷۱..... حضوراکرم ﷺ کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا کرتے تھے اور دونوں خطبوں کے درمیان بیٹھ جاتے تھے۔ اور خطبوں میں قرآن کی آیات پڑھتے اور لوگوں کو وعظ ونصیحت کیا کرتے تھے۔ مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجۃ عن جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۹۷۲..... ہر جمعہ میں آپ (خطبہ کے اندر) سورۃ قاف پڑھا کرتے تھے۔ ابو داؤد عن بنت الحارثۃ بن النعمان

۱۷۹۷۳..... حضور ﷺ جمعہ کے روز، عید الفطر، عید الضحیٰ اور عرفہ کے روز (ضرور) غسل فرمایا کرتے تھے۔
مسند احمد، ابن ماجۃ، الکبیر للطبرانی عن الفاکۃ بن سعد

۱۷۹۷۴..... حضور ﷺ خطبہ ارشاد فرماتے تو آپ کی آنکھیں سرخ ہو جاتی تھیں، آواز بلند ہو جاتی تھی، آپ کا غصہ عروج پر پہنچ جاتا تھا یوں محسوس ہوتا تھا گویا کسی غارتگر لشکر سے ڈرا رہے ہوں کہ وہ صبح کو حملہ آور ہونے والا شام کو حملہ آور ہونے والا ہے۔
ابن ماجہ، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۷۹۷۵..... حضور ﷺ جنگ کے دوران خطبہ دیتے تو کمان ہاتھ میں لے کر خطبہ دیتے تھے۔ اور جب جمعہ کے دن خطبہ دیتے تو عصا کے ساتھ خطبہ دیتے تھے۔ ابن ماجۃ، مستدرک الحاکم، بخاری، مسلم عن سعد القرظ

۱۷۹۷۶..... حضور ﷺ جب خطبہ دیتے تو نیزہ یا عصاء کے ساتھ خطبہ دیتے تھے۔ الشافعی عن عطاء مرسلاً

۱۷۹۷۷..... حضور ﷺ جب منبر پر چڑھتے تو سلام کرتے تھے۔ ابن ماجہ عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۷۹۷۸..... حضور ﷺ جمعہ کے دن جب منبر کے قریب پہنچتے تو پاس بیٹھے ہوئے لوگوں کو سلام کرتے۔ پھر منبر پر چڑھ جاتے تو بیٹھنے سے قبل لوگوں کی طرف رخ انور کر کے سب کو سلام کرتے۔ (شعب الایمان للبیہقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۷۹۷۹..... حضور ﷺ منبر پر چڑھ جاتے تو لوگ اپنے چہرے آپ کی طرف کر لیتے تھے۔ ابن ماجہ عن ثابت رضی اللہ عنہ

ذکر

۱۷۹۸۰..... حضوراکرم ﷺ ہر وقت اللہ کا ذکر کرتے رہتے تھے۔ مسلم، ابو داؤد، ترمذی ابن ماجۃ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۷۹۸۱..... حضوراکرم ﷺ (فداہ ابی وامی وعشیرتی) کثرت کے ساتھ ذکر کرتے، لغو (ہنسی مذاق کی) بات کم کرتے، نماز لمبی کرتے،

خطبہ مختصر کرتے، ناک بھوں چڑھاتے اور نہ بڑائی کرتے اسی بات سے کہ محتاج، مسکین اور غلام کے ساتھ چل کر اس کی حاجت روائی کریں۔

نسائی، مستدرک الحاکم، عن ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ، مستدرک الحاکم عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

استقامت

۱۷۹۸۲...... حضور اکرم ﷺ کو سب سے اچھا عمل وہ لگتا تھا جس پر عمل کرنے والا مداومت کرے۔ بخاری، ابن ماجۃ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۷۹۸۳...... حضور اکرم ﷺ کے نزدیک سب سے اچھا عمل وہ ہوتا تھا جس پر دوام اور ہمیشگی کے ساتھ عمل کیا جائے خواہ وہ تھوڑا ہو۔

ترمذی، نسائی عن عائشۃ و ام سلمۃ رضی اللہ عنہما

صلاۃ النوافل (تہجد)

۱۷۹۸۴...... حضور اکرم ﷺ جب تہجد کی نماز پڑھتے تو ہر دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرتے تھے۔ ابن نصر عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ

۱۷۹۸۵...... حضور اکرم ﷺ جب تہجد کے لیے کھڑے ہوتے تو دانتوں کو مسواک ملتے تھے۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجۃ عن حذیفۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۹۸۶ حضور کریم ﷺ رات کو تہجد کی نماز کے لیے اٹھتے تو پہلے ہلکی سی دو رکعت نماز پڑھتے تھے۔ مسلم عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۷۹۸۷...... حضور اکرم ﷺ جب تہجد کی نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو کبھی بلند آواز میں تلاوت کرتے اور کبھی پست آواز میں۔

ابن نصر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۹۸۸...... جس رات حضور ﷺ مرض یا کسی وجہ سے سوتے رہ جاتے تو دن میں بارہ رکعات نوافل ادا فرماتے تھے۔

مسلم، ابو داؤد عن عائشۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۹۸۹...... حضور اکرم ﷺ رات کو تیرہ رکعات نماز پڑھتے تھے (تین رکعت) ان میں وتر اور دو رکعت فجر کی سنتیں ہوا کرتی تھیں۔

بخاری، مسلم، ابو داؤد عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۷۹۹۰...... حضور نبی کریم ﷺ کبھی بھی رات کی (تہجد) کی نماز نہیں چھوڑا کرتے تھے۔ کبھی مریض یا کسل مند ہو جاتے تو بیٹھ کر ادا فرما لیتے تھے۔

ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۷۹۹۱...... حضور نبی کریم ﷺ رات کو دو دو رکعت نماز پڑھتے تھے پھر لوٹتے تو مسواک کرتے تھے۔

مسند احمد، نسائی، ابن ماجۃ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ)

۱۷۹۹۲...... حضور اکرم ﷺ رات کو تہجد کی نماز پڑھنا بہت پسند کرتے تھے۔ الکبیر للطبرانی عن جندب رضی اللہ عنہ

۱۷۹۹۳...... حضور اکرم ﷺ مرغ کی آواز سنتے تو اٹھ کھڑے ہوتے تھے۔ مسند احمد، بخاری، مسلم، ابو داؤد، نسائی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۷۹۹۴...... حضور اکرم ﷺ رات کو اس قدر طویل قیام فرمایا کرتے تھے کہ آپ کے قدم مبارک ورما (کر پھٹنے کو ہو) جاتے۔

بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجۃ عن المغیرۃ رضی اللہ عنہ

چاشت کی نماز

۱۷۹۹۵...... حضور اکرم ﷺ ضحیٰ (چاشت) کی نماز چار رکعات ادا فرماتے تھے اور جب اللہ چاہتا اس سے زائد بھی کر دیتے تھے۔

مسند احمد، مسلم عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۷۹۹۶..... حضوراکرم ﷺ چاشت کی چھ رکعات نماز پڑھا کرتے تھے۔ ترمذی فی الشمائل عن انس رضی اللہ عنہ

صلوٰۃ الکسوف ...... سورج گرہن کی نماز

۱۷۹۹۷... جب سورج یا چاند گرہن ہوجاتا تو آپ ﷺ نماز شروع کردیتے حتیٰ کہ سورج یا چاند کھل جاتا (تب آپ نماز پوری کرتے)۔
الکبیر للطبرانی عن النعمان بن بشیر

۱۷۹۹۸... سورج گرہن کی نماز کے وقت حضوراکرم ﷺ غلام آزاد کرنے کا حکم دیتے تھے۔ ابوداؤد، مستدرک الحاکم عن اسماء

تیسری فصل ...... دعا کے بیان میں

۱۷۹۹۹..... جب حضور ﷺ کو کوئی اہم مسئلہ پیش آجاتا تو آسمان کی طرف سر اٹھاتے اور کہتے: سبحان اللہ العظیم. اور جب دعا میں انتہائی آہ وزاری کرتے تو یہ فرماتے: یا حي یاقیوم. ترمذی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۸۰۰۰..... جب آپ ﷺ کو کوئی پریشان کن امر پیش آجاتا تو یہ کلمات پڑھتے:

لاالہ الااللہ الحلیم الکریم سبحان اللہ رب العرش العظیم الحمدللہ رب العالمین.

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بردبار کریم ذات ہے، پاک ہے وہ اللہ جو عرش عظیم کا پروردگار ہے۔ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ مسند احمد عن عبداللہ بن جعفر

۱۸۰۰۱... جب حضوراکرم ﷺ کو پریشان کن بات پیش آتی تو نماز پڑھتے تھے۔ مسند احمد، ابوداؤد عن حذیفہ رضی اللہ عنہ

۱۸۰۰۲..... حضوراکرم ﷺ کو جب کسی قوم سے کوئی خطرہ درپیش ہوتا تو یہ دعا پڑھتے:

اللھم انا نجعلک فی نحورھم ونعوذبک من شرورھم

اے اللہ ہم تیری ذات کو ان کے مقابلے میں کرتے ہیں اور ان کے شروفساد سے تیری پناہ مانگتے ہیں۔

مسند احمد، ابوداؤد، مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیھقی عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

۱۸۰۰۳..... جب حضور ﷺ کو کوئی مصیبت اور تکلیف پیش آتی تو یہ کلمات وردزبان ہوجاتے:

یاحي یا قیوم برحمتک استغیث.

اے زندہ! اے تھامنے والے تیری رحمت کے ساتھ میں فریاد کرتا ہوں۔ (مستدرک الحاکم عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۰۰۴..... حضور ﷺ پر جب کوئی رنج یا غم نازل ہوتا تو یہ کلمات پڑھتے:

یاحي یاقیوم برحمتک استغیث. مستدرک الحاکم عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۸۰۰۵..... حضوراقدس ﷺ مصیبت کے وقت یہ کلمات پڑھا کرتے تھے:

لاالہ الااللہ العظیم الحلیم لاالہ الااللہ رب العرش العظیم لاالہ الااللہ رب السمٰوات السبع ورب الارض ورب العرش الکریم.

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو عظیم (اور) بردبار ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو عرش عظیم کا پروردگار ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو ساتوں آسمانوں کا رب، زمین کا رب اور عرش کریم کا رب ہے۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، ترمذی، ابن ماجۃ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ)

الکبیر للطبرانی میں یہ اضافہ ہے:

اصرف عنی شر فلان

(اے پروردگار!) مجھ سے فلاں شخص کے شر کو دفع کر۔

۱۸۰۰۶..... حضوراکرم ﷺ کو جب کوئی اہم مسئلہ درپیش ہوتا تو (ازخود) داڑھی مبارک پر ہاتھ جاتا۔

ابن السنی وابونعیم فی الطب عن عائشة رضی الله عنها، ابونعیم عن ابی هريرة رضی الله عنه

۱۸۰۰۷..... حضوراکرم ﷺ کو جب کوئی رنج وغم پیش آتا تو داڑھی کو اپنے ہاتھ سے پکڑ کر اس کو دیکھتے رہتے۔

الشيرازی عن ابی هريرة رضی الله عنه

۱۸۰۰۸..... جب آپ ﷺ کو کوئی سختی پیش آتی تو دعا کے لیے اس قدر بلند ہاتھ اٹھاتے کہ بغلوں کی سفیدی دکھائی دیتی۔

مسند ابی یعلی عن البراء رضی الله عنه

مصیبت کے وقت کی دعا

۱۸۰۰۹..... حضوراقدس ﷺ کو جب کوئی غم یا مصیبت لاحق ہوتی تو یہ فرماتے:

حسبی الرب من العباد، حسبی الخالق من المخلوقين، حسبی الرازق من المرزوقين، حسبی الله الذی هو حسبی، حسبی الله ونعم الوكيل حسبی الله لااله الا هو عليه توكلت وهو رب العرش العظيم.

پروردگار مجھے بندوں کی طرف سے کافی ہے، خالق مجھے مخلوق کی طرف سے کافی ہے، رازق مجھے رزق کے محتاجوں کی طرف سے کافی ہے، مجھے اللہ کافی ہے وہی مجھے کفایت کرتا ہے، مجھے اللہ کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے، مجھے اللہ کافی ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں اسی پر میں بھروسہ کرتا ہوں اور وہی عرش عظیم کا پروردگا ہے۔

ابن ابی الدنيا فی الفرج من طريق الخليل بن مره عن فقيه اهل الاردن بلاغا

۱۸۰۱۰..... صبح وشام حضوراکرم ﷺ یہ کلمات پڑھتے تھے:

اللهم انی اسألك من فجأة الخير واعوذبك من فجأة الشر فان العبد لايدری مايفجأه اذا اصبح واذا امسى.

اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اچانک خیر کا اور تیری پناہ مانگتا ہوں اچانک شر سے۔ بے شک بندہ نہیں جانتا کہ صبح وشام کیا اچانک پیش آجاتا ہے۔ مسند ابی یعلی وابن السنی عن انس رضی الله عنه

۱۸۰۱۱..... صبح اور شام کے وقت حضور نبی کریم ﷺ یہ دعا پڑھتے تھے:

اصبحنا علی فطرة الاسلام وكلمة الاخلاص ودين نبينا محمد وملة ابينا ابراهيم حنيفا مسلماً وماكان من المشركين

ہم نے صبح (اور شام) کی فطرت اسلام، کلمۂ اخلاص، اپنے پیغمبر محمد (ﷺ) کے دین اور اپنے باپ ابراہیم (علیہ السلام) کی ملت پر اور آپ مشرکین میں سے نہیں تھے۔ مسند احمد، الكبير للطبرانی عن عبدالرحمن بن ابزی

۱۸۰۱۲..... حضوراکرم ﷺ جب کسی شے کے لیے نیک دعا کرتے تو اس کا اچھا اس شخص کو، اس کی اولاد کو اور اس کی اولاد کی اولاد کو بھی پہنچتا تھا۔

مسند احمد، عن حذيفة رضی الله عنه

۱۸۰۱۳..... حضوراکرم ﷺ جب کسی کے لیے دعا کرتے تو اپنی ذات سے ابتداء کرتے تھے۔ الكبير للطبرانی عن ابی ايوب رضی الله عنه

۱۸۰۱۴..... حضوراکرم ﷺ جب دعا کرتے تو ہاتھ اٹھا لیتے اور دعا کے بعد دونوں ہاتھ چہرے پر پھیر لیتے۔ ابوداؤد عن يزيد

۱۸۰۱۵... حضور اکرم ﷺ جب دعا کرتے تو ہاتھوں کا اندرونی حصہ اپنے چہرے کی طرف کر لیتے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۸۰۱۶..... حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس جب کسی کا ذکر ہوتا اور آپ اس کے لیے دعا کرتے تو پہلے اپنے آپ کے لیے دعا کرتے تھے۔

ترمذی، نسائی، ابوداؤد، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن ابی بن کعب

۱۸۰۱۷ حضور اکرم ﷺ دعا میں ہاتھ اٹھاتے تو انکو اس وقت تک نہیں گراتے تھے جب تک ان کو اپنے چہرے پر نہیں پھیر لیتے تھے۔

ترمذی، مستدرک الحاکم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۸۰۱۸..... حضور ﷺ جب (اللہ سے) سوال کرتے تو ہتھیلیوں کا اندرونی حصہ اپنے چہرے کی طرف کر لیتے اور جب پناہ مانگتے تو ہاتھوں کی پشت اپنے چہرے کی طرف کر لیتے۔ مسند احمد عن السائب بن خلاد

۱۸۰۱۹ ... حضور اکرم ﷺ اکثر یہ دعا فرمایا کرتے تھے:

یا مقلب القلوب ثبت قلبی علی دینک.

اے دلوں کو پلٹنے والے میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدم فرما۔

حضور ﷺ سے جب اس کی وجہ دریافت کی گئی تو ارشاد فرمایا:

کوئی آدمی ایسا نہیں جس کا دل اللہ کی دو انگلیوں کے درمیان نہ ہو، جس کے دل کو وہ چاہتا ہے سیدھا کر دیتا ہے اور جس کے دل کو چاہتا ہے کج کر دیتا ہے۔ ترمذی عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۰۲۰... حضور اکرم ﷺ اکثر یہ دعا مانگا کرتے تھے:

ربنا اتنا فی الدنیا حسنة وفی الاخرة حسنة وقنا عذاب النار

اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا کر اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، ابوداؤد عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۰۲۱ .. حضور اقدس ﷺ جامع (کلمات والی) دعائیں پسند فرماتے تھے اور غیر جامع دعاؤں کو چھوڑ دیتے تھے۔

ابوداؤد، مستدرک الحاکم عن عائشة رضی اللہ عنہا

۱۸۰۲۲..... حضور نبی کریم ﷺ اپنی دعا اس کلمے کے ساتھ شروع فرماتے تھے۔

سبحان ربی العلی الاعلیٰ الوهاب. مسند احمد، مستدرک الحاکم عن سلمة بن الاکوع

۱۸۰۲۳..... حضور اکرم ﷺ مسلمان فقیروں کے طفیل مدد مانگتے تھے۔ مصنف ابن ابی شیبه، الکبیر للطبرانی عن امیة بن خالد بن عبداللہ

۱۸۰۲۴..... آپ ﷺ جس شخص کو اپنے ساتھیوں کی خدمت کرنے والا سمجھتے اس کے لئے دعائے خیر کرتے تھے۔

هناد عن علی بن ابی رباح مرسلاً

الاستسقاء...... بارش کی دعا

۱۸۰۲۵ ... حضور ﷺ جب بارش کی دعا مانگتے تو یہ دعا کرتے:

اللهم اسق عبادك وبهائمك وانشر رحمتك واحی بلدك الميت

اے اللہ! اپنے بندوں کو اور جانوروں کو پانی کے ساتھ سیراب کر، اپنی رحمت عام کر اور اپنے مردہ شہروں کو زندگی بخش۔

ابوداؤد عن عمرو بن شعیب

۱۸۰۲۶... حضور ﷺ جب بارش کی دعا مانگتے تو یہ دعا پڑھتے۔

اللھم انزل فی ارضنا برکتھا وزینتھا وسکنھا وارزقنا وانت خیر الرازقین.

اے اللہ! ہماری سرزمین میں برکت اور زینت اور سکونت نازل فرما اور ہمیں رزق عطا فرما۔

بے شک آپ بہترین رزق عطا فرمانے والے ہیں۔ابو عوانہ، الکبیر للطبرانی عن سمرة رضی اللہ عنہ

۱۸۰۲۷.....پہلی بارش میں حضور اکرم ﷺ کھلے میں آکر نہاتے تھے اور ازار کے سوا اپنے تمام کپڑے نکال دیتے تھے۔

حلیة الاولیاء عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۰۲۸.....حضور اکرم ﷺ بارش کو دیکھتے تو یہ دعا کرتے اللھم صیباً نافعًا. اے اللہ! نفع دہ بارش عطا فرما۔

بخاری عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۸۰۲۹.....جب کسی جگہ بارش سے وادی بہہ پڑتی تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے چلو اس وادی کی طرف جس کو اللہ نے پاکیزہ کر دیا ہے ہم بھی اس کے ساتھ سے پاک ہوں اور اس پر اللہ کی حمد کریں۔الشافعی شعب الایمان للبیھقی عن یزید ابن الھاد مرسلاً

۱۸۰۳۰.....حضور اکرم ﷺ ان گھاٹیوں کی طرف نکل آیا کرتے تھے۔ (جہاں سے پانی اکٹھا ہو کر نیچے وادیوں میں جاتا تھا)۔

ابوداؤد، ابن حبان عن عائشہ رضی اللہ عنہا

ہوا اور آندھی

۱۸۰۳۱.....جب بادشمال چل پڑتی تو آپ ﷺ فرماتے۔

اللھم انی اعوذبک من شرما ارسلت فیھا.

اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس شر سے جو اس ہوا میں بھیجا گیا ہے۔ابن السنی الکبیر للطبرانی عن عثمان بن ابی العاص

کلام:.......اس روایت کو علامہ ہیثمی نے مجمع الزوائد ۱۰/۱۳۵ میں نقل فرمایا اور فرمایا: اس کو بزار نے روایت کیا ہے اور اس میں ایک راوی ابوشیبہ عبدالرحمن بن اسحٰق ضعیف ہے۔

۱۸۰۳۲.....جب ہوا تیز اور سخت چل پڑتی تو حضور اکرم ﷺ یہ دعا پڑھتے:

اللھم انی اسألک خیرھا وخیرمافیھا وخیرما ارسلت بہ، واعوذبک من شرھا وشرمافیھا وشرما ارسلت بہ.

اے اللہ میں تجھ سے اس ہوا کی خیر جو کچھ اس میں ہے اس کی خیر اور جس چیز کے ساتھ اس کو بھیجا گیا ہے اس کی خیر کا سوال کرتا ہوں۔ اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس ہوا کے شر سے، جو کچھ اس میں ہے اس کے شر سے اور جس چیز کے ساتھ اسکو بھیجا گیا ہے اس کے شر سے۔مسند احمد، مسلم، ترمذی عن عائشة رضی اللہ عنہا

۱۸۰۳۷.....جب آندھی شدت اختیار کر جاتی تو حضور اکرم ﷺ آندھی کی طرف رخ فرما کر گھٹنوں کے بل بیٹھ جاتے اور ہاتھ دراز کر کے یہ دعا کرتے:

اللھم انی اسألک من خیر ھذہ الریح وخیرما ارسلت بہ واعوذبک من شرھا وشرما ارسلت بہ اللھم اجعلھا رحمة ولا تجعلھا عذابا اللھم اجعلھا ریاحا ولا تجعلھا ریحاً.

اے اللہ! میں تجھ سے اس ہوا کی خیر اور جو چیز دے کر یہ ہوا بھیجی گئی ہے اس کی خیر کا سوال کرتا ہوں اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس ہوا کے شر اور جو چیز دے کر یہ ہوا بھیجی گئی ہے اس کے شر سے۔ اے اللہ! اس ہوا کو رحمت بنا دے اور اس کو عذاب نہ بنا۔ اے اللہ اس کو خیر کی ہوائیں بنا دے اور اسکو ہلاکت والی آندھی مت بنا۔الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:...... علامہ ہیثمی نے مجمع الزوائد میں ۱۰۔۱۳۵ پر اس کو نقل فرمایا اور فرمایا: اس میں ایک راوی حسن بن قیس متروک ہے جبکہ بقیہ روائی ثقہ ہیں۔

۱۸۰۳۴...... جب ہوا آندھی کی صورت میں شدت اختیار کر جاتی تو یہ دعا فرماتے۔

اللهم لقحا و لا عقيما.

اے اللہ! اس ہوا کو بارآور بنا اور اس کو بانجھ اور بیکار نہ بنا۔ ابن حبان مستدرك الحاكم عن سلمة بن الاكوع

الرعد (گرج اور چمک)

۱۸۰۳۵ حضور اکرم ﷺ جب گرج اور کڑکڑاہٹ کی آواز سنتے تو یہ دعا کرتے:

اللهم لاتقتلنا بغضبك و لا تهلكنا بعذابك وعافناقبل ذلك

اے اللہ! ہمیں اپنے غضب کے ساتھ ہلاک نہ فرما، نہ اپنے عذاب کے ساتھ تباہ کر دینا بلکہ اس سے پہلے ہی اپنی عافیت کی پناہ میں لے لے۔

مسند احمد، ترمذی، مستدرك الحاكم عن ابن عمر رضی الله عنه

التعوذ

۱۸۰۳۶ ...... حضور اقدس ﷺ مصیبت کی شدت، بدبختی کے آنے، بری تقدیر اور دشمنوں کے خوش ہونے سے اللہ کی پناہ مانگتے تھے۔

بخاری، مسلم، نسائی عن ابی هريرة رضی الله عنه

۱۸۰۳۷ ...... حضور اقدس ﷺ پانچ چیزوں سے اللہ کی پناہ مانگتے تھے بزدلی سے، کنجوسی سے، بری عمر سے، سینے کے فتنے سے اور قبر کے عذاب سے۔

ابو داؤد نسائی، ابن ماجة عن عمر رضی الله عنه

۱۸۰۳۸...... حضور اقدس ﷺ جنوں سے اور انسان کی بری نظر سے اللہ کی پناہ مانگتے تھے حتیٰ کہ معوذ تین سورتیں نازل ہو گئیں، پھر آپ ان کے ساتھ تعوذ فرمانے لگے اور دوسری چیزوں کے ساتھ تعوذ کرنا چھوڑ دیا۔ ترمذی، نسائی، ابن ماجه، الضياء عن ابی سعید

۱۸۰۳۹...... حضور اکرم ﷺ اچانک موت سے خدا کی پناہ مانگتے تھے اور آپ کو یہ بات بہت پسند تھی کہ انسان موت سے قبل مرض الموت میں مبتلا ہو جائے۔ الكبير للطبرانی عن ابی امامة رضی الله عنه

رؤیت ہلال (چاند دیکھنے کا بیان)

۱۸۰۴۰ ...... حضور اکرم ﷺ جب نیا چاند دیکھتے تو تین بار فرماتے هلال خير و رشد آمنت بالذى خلقك. خیر اور بھلائی کا چاند ہے، میں ایمان لایا اس ذات پر جس نے تجھے خلقت بخشی، پھر یہ دعا پڑھتے:۔

الحمد لله الذى ذهب بشهر كذاوجاء بشهر كذا.

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو فلاں مہینے کو لے گیا اور فلاں مہینے کو لے آیا۔ ابو داؤد عن قتاده بلاغاً، ابن السنى عن ابى سعيد

۱۸۰۴۱...... حضور اکرم ﷺ نئے ماہ کا چاند دیکھتے تو فرماتے: هلال خيرو رشد۔ یہ بھلائی اور کامیابی کا چاند ہے پھر تین مرتبہ یہ دعا پڑھتے:

اللهم انی اسألك من خير هذا.

اے اللہ میں تجھ سے اس (ماہ) کی خیر کا سوال کرتا ہوں۔

اور تین بار یہ دعا پڑھتے۔

اللھم انی اسألک من خیر ھذا الشھر و خیر القدر. واعوذبک من شرہ.

اے اللہ! میں تجھ سے اس ماہ کی خیر کا اور تقدیر کی خیر کا سوال کرتا ہوں اور اس کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

الکبیر للطبرانی عن رافع بن خدیج

۱۸۰۴۲۔ حضور اکرم ﷺ نئے ماہ کا چاند دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے:

اللھم اھله علینا بالیمن والایمان والسلامة والاسلام ربی وربک الله.

اے اللہ اس چاند کو ہم پر برکت اور ایمان کے ساتھ سلامتی اور اسلام کے ساتھ طلوع کر اور اے چاند میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔

مسند احمد، ترمذی، مستدرک الحاکم عن طلحة

۱۸۰۴۳۔ حضور اکرم ﷺ جب نیا چاند دیکھتے تو فرماتے۔

الله اکبر الله اکبر الحمدلله لاحول ولاقوة الا بالله اللھم انی اسألک من خیر ھذاالشھر واعوذبک من شر القدر ومن شریوم المحشر

اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے، تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں۔ کسی برائی سے بچنے کی ہمت اور کسی نیکی اور بھلائی کی قوت صرف اللہ کی مدد کے ساتھ ممکن ہے۔ اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس ماہ کی خیر کا اور تیری پناہ مانگتا ہوں تقدیر کے شر اور قیامت کے دن کے شر سے۔ مسند احمد. الکبیر للطبرانی عن عبادة بن الصامت

۱۸۰۴۴۔ حضور اقدس ﷺ جب چاند دیکھتے تو فرماتے۔

اللھم اھله علینا بالامن والایمان والسلامة والاسلام والتوفیق لماتحب وترضی ربنا وربک الله.

اے اللہ! اس چاند کو ہم پر امن اور ایمان، سلامتی اور اسلام کے طلوع کر اور اس چیز کی توفیق کے ساتھ جس کو تو چاہے اور جس سے تو راضی ہو (اے چاند) ہم سب کا اور تیرا رب اللہ ہے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی الله عنه

کلام:...... امام ہیثمی نے مجمع الزوائد ۱۰۔۱۳۹ پر اسکو روایت کیا اور فرمایا اس میں ایک راوی عثمان بن ابراہیم حاطبی ضعیف ہے۔ جبکہ بقیہ رواۃ ثقہ ہیں۔

چاند دیکھنے کے وقت یہ پڑھے

۱۸۰۴۵۔ حضور علیہ الصلوۃ والسلام جب چاند دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے۔

اللھم ادخله علینا بالامن والایمان والسلامة والاسلام والسکینة والعافیة والرزق الحسن.

اے اللہ! اس ماہ کو ہم پر امن، ایمان، سلامتی، اسلام، سکینہ، عافیت اور اچھے رزق کے ساتھ طلوع کر۔ ابن سنی عن جدیر السلمی

۱۸۰۴۶ حضور ﷺ چاند دیکھ لیتے تو اپنا چہرہ اس سے پھیر لیتے۔ ابوداؤد عن قتادة مرسلاً

۱۸۰۴۷ حضور اکرم ﷺ نیا چاند دیکھتے یہ دعا فرماتے۔

ھلال خیر ورشد، الحمدلله الذی ذھب بشھر کذا وجاء بشھر کذا. اسألک من خیر ھذا الشھر ونورہ وبرکته وھداہ وطھورہ ومعافاته.

خیر اور بھلائی کا چاند ہے، تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے فلاں ماہ کو پورا کر دیا اور فلاں ماہ کو طلوع کر رہا ہے۔ اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس ماہ کی خیر کا، اس کے نور کا، اس کی برکت کا اس کی ہدایت کا، اس کی پاکی کا اور اس کی عافیت کا۔

ابن السنی عن عبدالله بن مطرف

۱۸۰۴۸ حضور اقدس ﷺ جب چاند دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے۔

اللھم اجعله ھلال یمن ورشد اٰمنت باللہ الذی خلقک فعدلک فتبارک اللہ احسن الخالقین.

اے اللہ! اس چاند کو برکت اور بھلائی کا سرچشمہ کر، میں ایمان لایا اس ذات پر جس نے تجھے پیدا کیا اور تجھے خوبصورت اور درست بنایا پس بابرکت ہے اللہ جو سب سے اچھا پیدا کرنے والا ہے۔ ابن السنی عن انس رضی اللہ عنہ

متفرق دعائیں

۱۸۰۴۹ ... جب رجب کا مہینہ داخل ہوتا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ دعا پڑھتے۔

اللھم بارک لنا فی رجب وشعبان وبلغنا رمضان.

اے اللہ! ہم کو رجب اور شعبان میں برکت عطا فرما، اور ہم کو رمضان کا مہینہ نصیب کر۔ اور جب جمعہ کی رات ہوتی تو فرماتے یہ روشن رات ہے اور روشن دن ہے۔ شعب الایمان للبیھقی، ابن عساکر عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۰۵۰ حضور اکرم ﷺ کو یہ بات بہت پسند تھی کہ تین مرتبہ دعا کرتے اور تین مرتبہ استغفار کرتے۔

مسند احمد، ابو داؤد عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۸۰۵۱ جب کوئی قوم اپنے صدقات (زکوٰۃ وغیرہ) لے کر آتی تو حضور ﷺ کو یہ دعا دیتے، **اللھم صل علی آل فلان**۔ اے اللہ! فلاں قوم پر رحمت نازل فرما۔ مسند احمد، بخاری، مسلم، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجۃ عن ابن ابی اوفیٰ

۱۸۰۵۲ ... حضور اکرم ﷺ جب کسی قوم پر بددعا کرتے یا کسی کے لئے دعا کرتے تو رکوع کے بعد قنوت (نازلہ) پڑھتے۔

بخاری عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۸۰۵۳ ... حضور اکرم ﷺ جب کسی کام کا ارادہ کرتے، **اللھم خرلی واخترلی** اے اللہ میرے لئے خیر فرما اور صحیح بات پسند فرما۔

ترمذی عن ابی بکر رضی اللہ عنہ

کلام: ...... امام ترمذی رحمہ اللہ نے کتاب الدعوات میں اسکو تخریج کرکے اس پر غریب ضعیف کا حکم فرمایا ہے۔

۱۸۰۵۴ ... حضور اکرم ﷺ آسمان کی طرف نگاہ اٹھاتے تو یہ دعا کرتے:

یامصرف القلوب ثبت قلبی علی طاعتک.

اے دلوں کو پلٹنے والے: میرے دل کو اپنی اطاعت پر ثابت قدم فرما۔ ابن السنی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

چوتھی فصل ...... روزے کے بیان میں

۱۸۰۵۵ حضور اکرم ﷺ جب روزہ افطار کرتے تو یہ فرماتے۔

ذھب الظمأ، وابتلت العروق، وثبت الاجر ان شاء اللہ.

تشنگی رفع ہوئی، آنتیں تر ہوگئیں اور اجر انشاء اللہ ثابت ہوگیا۔ ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۸۰۵۶ ... حضور ﷺ جب روزہ افطار کرتے تو فرماتے:

اللھم لک صمت وعلی رزقک افطرت

اے اللہ! میں نے تیرے لئے روزہ رکھا اور تیرے رزق پر روزہ کھولا۔ ابو داؤد، عن معاذ بن زھرۃ مرسلاً

۱۸۰۵۷ حضور اکرم ﷺ جب روزہ افطار کرتے تو یہ دعا کرتے۔

اللھم لک صمت وعلی رزقک افطرت فتقبل منی انک انت السمیع العلیم

اے اللہ! میں نے تیرے لئے روزہ رکھا، تیرے رزق کے ساتھ افطار کیا، پس مجھ سے اس کو قبول فرما۔ بے شک تو سننے والا (اور) جاننے والا ہے۔ الکبیر للطبرانی، ابن انس عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۸۰۵۸۔۔۔ حضور علیہ السلام افطار کے وقت یہ دعا کرتے تھے:

الحمدللہ الذی اعاننی فصمت ورزقنی فافطرت

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے میری مدد کی تو میں روزہ رکھ سکا اور جس نے مجھے رزق دیا تو میں روزہ کھول سکا۔

ابن السنی، شعب الایمان للبیھقی عن معاذ رضی اللہ عنہ

۱۸۰۵۹۔۔۔ حضور علیہ السلام (صبح کو) گھر تشریف لاتے اور پوچھتے کیا کچھ کھانا ہے؟ اگر جواب انکار میں ملتا تو فرماتے میں روزہ دار ہوں۔

ابو داؤد عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۰۶۰۔۔۔ جب رمضان کا مہینہ آجاتا تو حضور ﷺ ہر اسیر (قیدی) کو آزاد کر دیتے اور ہر سائل کو خیرات دیتے۔

شعب الایمان للبیھقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ، ابن سعد عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۰۶۱۔۔۔ جب رمضان کا ماہ داخل ہوجاتا تو حضور اقدس ﷺ اپنی ازار باندھ لیتے پھر اس وقت تک اپنے بستر پر تشریف نہ لاتے جب تک رمضان نہ رخصت ہوجاتا۔ شعب الایمان للبیھقی

۱۸۰۶۲۔۔۔ جب رمضان کا ماہ شروع ہوتا تو حضور اقدس ﷺ کا رنگ متغیر ہوجاتا، نماز میں کثرت ہوجاتی، دعاؤں میں آہ وزاری بڑھ جاتی اور آپ کا رنگ پھیکا پڑجاتا تھا۔ شعب الایمان للبیھقی

۱۸۰۶۳۔۔۔ اگر تازہ کھجوریں میسر ہوتیں تو حضور اقدس ﷺ انہی کے ساتھ روزہ افطار کرتے اور اگر تر کھجوریں نہ ہوتیں تو خشک (پرانی) کھجوروں کے ساتھ روزہ افطار کرتے۔ عبد بن حمید عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۸۰۶۴۔۔۔ جب حضور اقدس ﷺ روزہ دار ہوتے تو (غروب شمس کے وقت) کسی شخص کو حکم دیتے اور وہ بلند ٹیلہ پر کھڑا ہوجاتا جب وہ کہتا کہ سورج غروب ہوگیا ہے تو آپ روزہ افطار کرلیتے۔ مستدرک الحاکم عن سھل بن سعد، الکبیر للطبرانی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۱۸۰۶۵۔۔۔ (رمضان کے علاوہ) حضور اکرم ﷺ پیر اور جمعرات کا روزہ کثرت کے ساتھ رکھتے تھے۔ آپ ﷺ سے اس کی بابت پوچھا گیا تو ارشاد فرمایا: ہر پیر اور جمعرات کو اعمال پیش کئے جاتے ہیں تب اللہ پاک ہر مسلمان کو بخش دیتے ہیں سوائے دو ان شخصوں کے جو آپس میں بول چال بند کئے ہوئے ہوں ان کے متعلق اللہ جل شانہ فرماتے ہیں انکو چھوڑے رکھو۔ مسند احمد عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۸۰۶۶۔۔۔ حضور اکرم ﷺ کے اکثر روزے ہفتہ اور اتوار کو ہوا کرتے تھے اور آپ فرماتے تھے یہ دو مشرکین کی عید کے دن ہیں میں چاہتا ہوں کہ (روزہ رکھ کر) ان کی مخالفت کروں۔ مسند احمد، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم، السنن للبیھقی عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۰۶۷۔۔۔ افطار کے لئے سورج غروب ہونے پر دو آدمیوں کی شہادت قبول فرماتے تھے۔

الضعفاء للعقیلی عن ابن عباس و ابن عمر رضی اللہ عنھم

۱۸۰۶۸۔۔۔ حضور اکرم ﷺ ایام بیض (چاند کی تیرھویں، چودھویں اور پندرھویں) کے روزے سفر میں چھوڑتے تھے اور نہ حضر میں۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۸۰۶۹۔۔۔ حضور اکرم ﷺ مغرب کی نماز ادا نہ فرماتے تھے جب تک افطار نہ کرلیتے خواہ ایک گھونٹ پانی سے کیوں نہ ہوں۔

مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیھقی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۰۷۰۔۔۔ حضور اکرم ﷺ افطار میں پینے کے ساتھ ابتداء کرتے تھے اور بغیر سانس لئے مسلسل نہ پیتے تھے بلکہ دو یا تین سانسوں میں پیتے تھے۔

الکبیر للطبرانی عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۰۷۱ ...... حضور اکرم ﷺ افطار کے وقت پر کھجور کے ساتھ ابتداء فرماتے تھے۔ نسائی عن انس رضی اللہ عنہ

فائدہ: ...... کھجور کی موجودگی میں کھجوروں کے ساتھ افطار فرماتے تھے لیکن کھجور نہ ہونے کی صورت میں پانی کو ترجیح دیتے تھے۔

۱۸۰۷۲ ... حضور اکرم ﷺ پیر اور جمعرات کے روزے رکھنے کی جستجو میں رہتے تھے۔ ترمذی، نسائی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۰۷۳ ... حضور اکرم ﷺ پیر اور جمعرات کا روزہ رکھتے تھے۔ ابن ماجۃ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۸۰۷۴ ... حضور اکرم ﷺ تین کھجوروں یا ایسی چیز کے ساتھ افطار کرنے کو پسند کرتے تھے جس کو آگ پر نہ پکایا گیا ہو (پھل فروٹ وغیرہ)۔

مسند ابی یعلی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۰۷۵ ... بعض اوقات حضور ﷺ کو فجر کا وقت ہوجاتا اور آپ اپنے اہل کے ساتھ جنبی حالت میں ہوتے پھر آپ غسل کرتے اور روزہ دار ہوجاتے۔

مؤطا امام مالک، بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابو داؤد عن عائشۃ رضی اللہ عنہا و ام سلمۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۰۷۶ ...... حضور اکرم ﷺ (یہ بھی) پسند فرماتے تھے کہ دودھ کے ساتھ روزہ کشائی فرمائیں۔ الدارقطنی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۰۷۷ ... حضور اکرم ﷺ عاشورا (دس محرم) کا روزہ رکھتے تھے اور اس کا حکم بھی فرماتے تھے۔ مسند احمد عن علی رضی اللہ عنہ

۱۸۰۷۸ ... حضور اکرم ﷺ ہر مہینے کے ابتدائی تین دنوں کے روزے (بھی) رکھتے تھے اور ایسا تو بہت کم ہوتا تھا کہ جمعہ کے دن روزہ نہ رکھیں۔

ترمذی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

روزے کے بارے میں معمولات

۱۸۰۷۹ حضور اقدس ﷺ نو ذی الحجہ، عاشوراء، ہر مہینے کے تین دن یعنی پہلے پیر اور دوسرے ہفتہ کے پیر اور جمعرات کے روزے رکھتے تھے۔

مسند احمد، ابو داؤد، نسائی عن حفصۃ

۱۸۰۸۰ حضور اکرم ﷺ ایک ماہ کے ہفتہ، اتوار اور پیر کے روزے رکھتے اور دوسرے ماہ کے منگل، بدھ اور جمعرات کے روزے رکھتے تھے۔

ترمذی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۰۸۱ ... حضور اکرم ﷺ کو یہ بات پسند تھی کہ تازہ کھجوروں کی موجودگی میں انہی کے ساتھ روزہ کھولیں اور ان کی عدم موجودگی میں خشک (پرانی) کھجوروں کے ساتھ روزہ افطار کریں اور انہی کے ساتھ افطار ختم کریں اور آپ ﷺ طاق عدد میں کھجوریں کھاتے تھے یعنی تین یا پانچ یا سات۔

ابن عساکر عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۸۰۸۲ ... حضور اکرم ﷺ مغرب ادا کرنے سے قبل تر کھجوروں کے ساتھ روزہ افطار فرماتے تھے اگر تر و تازہ کھجوریں میسر نہ ہوتیں تو پرانی خشک کھجوروں کے ساتھ روزہ افطار کر لیتے تھے۔ اگر وہ بھی نہ ہوتیں تو پانی کے چند چسکیاں لے لیتے۔

مسند احمد، ابو داؤد، ترمذی، عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۰۸۳ حضور اقدس ﷺ روزہ کی حالت میں بوسہ لے لیتے تھے۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجۃ، ابو داؤد عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۰۸۴ حضور اقدس ﷺ روزہ کی حالت میں سرمہ آنکھوں میں لگاتے تھے۔

الکبیر للطبرانی، السنن للبیہقی عن ابی رافع رضی اللہ عنہ

۱۸۰۸۵ ... حضور اقدس ﷺ کو (رمضان کے بعد) روزہ رکھنے کے لئے پسندیدہ مہینہ شعبان تھا۔ ابو داؤد عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۰۸۶ ...... حضور اکرم ﷺ جب کسی قوم کے پاس روزہ افطار فرماتے تو انکو (دعائیہ انداز میں فرماتے تمہارے پاس روزہ داروں نے افطار کیا، تمہارا کھانا متقیوں نے کھایا اور ملائکہ نے تمہارے ہاں نزول کیا۔ مسند احمد، السنن للبیہقی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۰۸۷..... حضور اکرم ﷺ کسی کے پاس روزہ کھولتے تو انکو یہ فرماتے روزہ داروں نے تمہارے ہاں روزہ افطار کیا اور ملائکہ نے تم پر رحمت بھیجی۔
الکبیر للطبرانی عن ابن الزبیر

اعتکاف

حضور اکرم ﷺ اعتکاف کا ارادہ فرماتے تو پہلے فجر کی نماز پڑھاتے پھر اپنے (معتکف (اعتکاف کی جگہ) میں داخل ہو جاتے۔
ابو داؤد، ترمذی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۰۸۹ حضور اکرم ﷺ اعتکاف کی حالت میں مریض کی عیادت فرمالیتے تھے۔ابو داؤد ، عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۰۹۰..... جب عشرۂ اخیرہ داخل ہوتا تو حضور ﷺ اپنی ازار سخت باندھ لیتے (رمضان کا) راتوں کو جاگتے اور اپنے گھر والوں کو بھی جگاتے۔
بخاری، مسلم، ابو داؤد ، نسائی، ابن ماجۃ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۰۹۱ حضور اکرم ﷺ جب مقیم ہوتے تو رمضان کے آخری دس دنوں کا اعتکاف فرماتے اور اگر حالت سفر میں ہوتے تو آئندہ سال کے بیس دنوں کا اعتکاف فرماتے تھے۔مسند احمد عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۰۹۲ حضور اکرم ﷺ آخری عشرہ میں اس قدر محنت و ریاضت کرتے تھے جو اور دنوں میں نہ کرتے تھے۔
مسند احمد، مسلم، ترمذی، ابن ماجۃ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

یوم العید

۱۸۰۹۳ حضور ﷺ عید کے دن (عید کے لئے) گھر سے نہ نکلتے تھے جب تک کچھ کھا پی نہ لیتے اور عید الاضحیٰ کے دن کچھ نہ کچھ کھاتے تھے جب تک اپنی قربانی ذبح نہ کریں۔مسند احمد، ترمذی، مستدرک الحاکم، ابو داؤد عن بریدۃ رضی اللہ عنہ، قال الترمذی غریب

۱۸۰۹۴ حضور علیہ السلام عید سے قبل کوئی (نفلی) نماز نہ پڑھتے تھے پھر جب گھر واپس آجاتے تو دو رکعت گھر میں پڑھا کرتے۔
ابن ماجۃ عن ابی سعید

۱۸۰۹۵ حضور ﷺ یوم الفطر کو (عید کے لئے) نہ نکلتے تھے حتیٰ کہ سات کھجوریں کھا لیتے۔الکبیر للطبرانی، عن جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ

۱۸۰۹۶ عید کے روز حضور ﷺ اپنے کسی گھر کے فرد کو نہ چھوڑتے تھے بلکہ سب کو (عید کے لئے) نکال لاتے تھے۔
ابن عساکر عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۸۰۹۷ حضور اکرم ﷺ عید کے دن نماز عید کے لئے نکلنے سے قبل زکوٰۃ (صدقۃ الفطر) کی ادائیگی کا حکم دیا کرتے تھے۔
ترمذی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۸۰۹۸ حضور اکرم ﷺ اپنی بیٹیوں اور بیویوں کو عیدین میں نکلنے کا حکم دیتے تھے۔مسند احمد عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۸۰۹۹ حضور اکرم ﷺ عید کے روز پیدل نکلتے تھے اور پیدل واپس تشریف لاتے تھے۔ابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

کلام:..... زوائد ابن ماجہ میں ہے کہ اس روایت کی سند میں عبدالرحمٰن بن عبداللہ عمری ضعیف راوی ہے۔

۱۸۱۰۰ حضور اکرم ﷺ عیدین میں پیدل نکل جاتے تھے اور بغیر اذان اور بغیر اقامت کے نماز عید ادا فرماتے پھر دوسرے راستے سے واپس تشریف لاتے۔ابن ماجۃ عن ابی رافع

۱۸۱۰۱ عیدین میں حضور ﷺ تہلیل اور تکبیر بلند آواز میں پڑھتے ہوئے نکلتے تھے۔شعب الایمان للبیھقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

فائدہ:.....اللہ اکبر اللہ اکبر لاالٰہ الا اللہ و اللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد.

یہ کلمات تکبیر تشریق ہیں ان میں تہلیل وتکبیر کا مجموعہ ہے۔ جن کو پڑھتے ہوئے عیدین میں نکلنا چاہیے۔

۱۸۱۰۲ ... عید الفطر کے روز حضور علیہ السلام کے لئے دف بجایا جاتا تھا۔ مسند احمد، ابن ماجة عن قیس بن سعد

کلام:...... فائدہ زوائد ابن ماجہ میں ہے کہ قیس کی حدیث صحیح ہے اور اس کے رجال سب ثقہ ہیں۔

۱۸۱۰۳ ... عیدین کے خطبہ کے دوران حضور ﷺ کثرت کے ساتھ تکبیر کہتے تھے۔ ابن ماجة، مستدرک الحاکم عن سعد القرظ

۱۸۱۰۵ ... عید الفطر کے روز حضور اکرم ﷺ جس راستے سے نکلتے واپس دوسرے راستے سے تشریف لاتے تھے۔

ترمذی، مستدرک الحاکم عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

۱۸۱۰۶ ... جب عید کا دن ہوتا تو حضور ﷺ مخالف راستہ استعمال فرماتے تھے۔ بخاری عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۸۱۰۷ ... عیدین کے لئے کوئی اذان نہ دی جاتی تھی۔ مسلم، ابو داؤد، ترمذی عن جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ

چوتھی فصل...... حج کے بیان میں

۱۸۱۰۸ حضور اکرم ﷺ رمی جمار (شیطانوں کو کنکری مارنے) کے لئے پیدل آتے جاتے تھے۔ ترمذی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۸۱۰۹ ... حضور اقدس ﷺ جمرہ عقبہ کی رمی فرماتے ہوئے ٹھہرتے نہ تھے بلکہ گزرتے چلے جاتے تھے۔ ابن ماجة عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۸۱۱۰ ... حضور اقدس ﷺ تلبیہ سے فارغ ہو کر اللہ سے اس کی رضا اور مغفرت کا سوال کرتے تھے۔ اور اللہ کی رحمت کے طفیل جہنم سے پناہ مانگتے تھے۔

۱۸۱۱۱ یوم الترویہ سے ایک دن پہلے (یعنی سات ذی الحجہ کو) حضور اکرم ﷺ لوگوں کو خطبہ دیتے اور حج کے احکام سے روشناس کراتے تھے۔

مستدرک الحاکم، السنن للبیھقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۸۱۱۲ ...... حضور اکرم ﷺ بیت اللہ کی طرف نظر ڈالتے تو یہ دعا فرماتے۔

اللھم زد بیتک ھذا تشریفًا وتعظیما وتکریما وبرًا ومھابة.

اے اللہ اپنے اس گھر کو زیادہ سے زیادہ، شرف، عظمت، کرامت بزرگی اور دبدبہ عطا فرما۔ الکبیر للطبرانی عن حذیفه بن اسید

۱۸۱۱۳ عرفہ کے روز آپ ﷺ کی اکثر دعا یہ ہوتی تھی:

لا الٰہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہٗ لہ الملک ولہ الحمد بیدہ الخیر وھو علی کل شیءٍ قدیر. عن ابن عمرو

۱۸۱۱۴ ...... حضور ﷺ استلام (بوسہ) صرف حجر اسود اور رکن یمانی کا فرماتے تھے۔ نسائی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۸۱۱۵ حضور اکرم ﷺ اپنی قربانی اپنے ہاتھ سے ذبح فرمایا کرتے تھے۔ مسند احمد عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۱۱۶ ... حضور اکرم ﷺ دو سینگوں والے خوبصورت مینڈھوں کی قربانی دیا کرتے تھے اور ذبح کے وقت ان پر اللہ کا نام لیتے اور تکبیر کہتے۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، نسائی، ابن ماجه عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۱۱۷ ...... حضور اکرم ﷺ ایک بکری اپنے تمام اہل خانہ کی طرف سے ذبح کر دیا کرتے تھے۔ مستدرک الحاکم عن عبد اللہ بن ھشام

۱۸۱۱۸ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام محرم ہونے کی حالت میں اپنی بیوی کا بوسہ لے لیتے تھے۔

الخطیب فی التاریخ عن عائشة رضی اللہ عنھا

۱۸۱۱۹ حضور اکرم ﷺ احرام باندھنے کا ارادہ فرماتے تو اپنے پاس موجود سب سے اچھی خوشبو لگا لیتے تھے۔ مسلم عن عائشة رضی اللہ عنھا

۱۸۱۲۰ ... حضور اکرم ﷺ رکن کا استلام کرتے تو اس کو چومتے تھے اور اپنا دایاں رخسار اس پر رکھ دیتے تھے۔

السنن للبیھقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۸۱۲۱..... حضور ﷺ عرفہ کے روز فجر کی نماز سے ایام تشریق کے آخری دن کی نماز عصر تک تکبیر تشریق پڑھا کرتے تھے۔
السنن للبیهقی عن جابر رضی اللہ عنه

۱۸۱۲۲..... حضور اقدس ﷺ ملتزم کے ساتھ اپنے چہرے اور سینے کو چمٹالیا کرتے تھے۔ السنن للبیهقی عن ابن عمرو

۱۸۱۲۳..... حضور اکرم ﷺ اپنی قربانی عیدگاہ میں ذبح کیا کرتے تھے۔ بخاری، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجة عن ابن عمر رضی اللہ عنه

۱۸۱۲۴..... حضور اکرم ﷺ جب بیت اللہ کا طواف فرماتے تو ہر چکر میں حجر اسود اور رکن یمانی کا استلام کرتے (یعنی بوسہ لیتے)۔
مستدرک الحاکم عن ابن عمر رضی اللہ عنه

پانچویں فصل ...... جہاد اور اس کے متعلقات کے بیان میں

۱۸۱۲۵..... حضور اکرم ﷺ جب کسی سریہ یا جیش کو روانہ فرماتے تو دن کے شروع میں روانہ فرماتے۔ ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجة عن صخر

۱۸۱۲۶..... حضور ﷺ جب کسی کو امیر بنا کر بھیجتے تو اس کو ارشاد فرماتے خطبہ مختصر رکھنا اور سحر انگیز کلام تھوڑا کرنا۔
الکبیر للطبرانی عن ابی امامة رضی اللہ عنه

۱۸۱۲۷..... حضور اکرم ﷺ جب اپنے اصحاب میں سے کسی کو اپنے کسی حکومتی معاملات میں روانہ فرماتے تو اس کو حکم دیتے: لوگوں کو خوشخبری دو اور ان کو نفرت نہ دلاؤ اور آسانی وسہولت پیش کرو اور لوگوں کو تنگی میں نہ ڈالو۔ ابوداؤد عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنه

۱۸۱۲۸..... حضور اکرم ﷺ جب کسی غزوہ میں ہوتے تو ارشاد فرماتے:

اللهم انت عضدی وانت نصیری (بک احول وبک اصول) وبک اقاتل

اے اللہ! تو میرا بھروسہ ہے اور تو میرا مددگار ہے۔ (تیری مدد کے ساتھ میں درست حالت میں ہوں اور تیری مدد کے ساتھ ہی میں حملہ کرتا ہوں) اور تیری مدد کے ساتھ میں قتال کرتا ہوں۔

مسند احمد، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجه، ابن حبان، الضیاء عن انس رضی اللہ عنه

۱۸۱۲۹..... میں نے رسول اللہ ﷺ کو (حالت جنگ میں) دیکھا کہ سیاہ کپڑوں میں ملبوس ہیں اور آپ کا جھنڈا سفید ہے۔
ابوداؤد عن ابن عباس رضی اللہ عنه

۱۸۱۳۰..... حضور ﷺ کسی کو والی (شہر یا کسی لشکر کا امیر) نہ بناتے تھے جب تک اس کو عمامہ نہ باندھ دیتے اور دائیں جانب کی طرف اس کا شملہ لٹکا دیتے۔
الکبیر للطبرانی عن ابی امامة رضی اللہ عنه

۱۸۱۳۱..... حضور اکرم ﷺ کو یہ بات پسند تھی کہ زوال شمس کے وقت دشمن سے مڈبھیڑ ہو۔ الکبیر للطبرانی عن ابن ابی اوفیٰ

۱۸۱۳۲..... حضور ﷺ قتال کے وقت شور وغوغا کو ناپسند کرتے تھے۔ (الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم عن ابی موسیٰ

۱۸۱۳۳..... حضور اکرم ﷺ کے پاس جب مال غنیمت آتا تو اسی دن تقسیم فرمادیا کرتے تھے بال بچوں والے کو دو حصے دیتے اور تنہا ذات کو ایک حصہ دیا کرتے تھے۔ ابوداؤد، مستدرک الحاکم عن عوف بن مالک

۱۸۱۳۴..... حضور اکرم ﷺ کے پاس جب قیدی لائے جاتے تو ایک گھر کے قیدیوں کو ایک ہی جگہ عطا فرماتے تھے تاکہ ان کو جدا نہ کردیں۔
مسند احمد، ابن ماجه عن ابن مسعود رضی اللہ عنه

۱۸۱۳۵..... جب آپ کسی کو بیعت فرماتے تو اس کو تلقین فرماتے کہ حتی الامکان تم ان باتوں پر عمل کرو گے۔ مسند احمد عن انس رضی اللہ عنه

۱۸۱۳۶..... جب آپ کسی لشکر کو رخصت فرماتے تو یہ فرماتے:

استودع اللہ دینکم وامانتکم وخواتیم اعمالکم.

میں تمہارے دین تمہاری امانت اور تمہارے آخری اعمال کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن عبد اللہ بن یزید الخطمی

۱۸۱۳۷۔ حضور اکرم ﷺ کا جب کسی غزوہ کا ارادہ ہوتا تو آپ (اصل جگہ کے علاوہ) کہیں اور کا خیال گمان کرواتے۔ (تاکہ دشمن کو پتہ نہ چل جائے اور جاسوس جا کر اطلاع نہ پہنچا دیں)۔ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن کعب بن مالک

حضور ﷺ کا جنگی ساز وسامان

۱۸۱۳۸۔ حضور ﷺ کے پاس ایک تلوار تھی جس کا دستہ چاندی کے کام سے آراستہ تھا۔تلوار کی میان کا نچلا حصہ چاندی کا تھا اور تلوار میں ایک حلقہ بھی چاندی کا تھا اس تلوار کا نام ذوالفقار تھا۔حضور ﷺ کی ایک کمان تھی جس کا نام ذوالسد اد تھا (یعنی سیدھا نشانہ مارنے والی) حضور ﷺ کا ایک ترکش تھا جس کا نام ذوالجمع تھا (یعنی تیروں کو جمع کرنے والا) حضور ﷺ کی ایک زرہ تھی جو پیتل سے رنگی ہوئی تھی اور اس کا نام ذات الفضول تھا۔ حضور ﷺ کی ایک برچھی تھی جس کا نام المنبغاء تھا۔(یعنی سیراب کرنے کا چشمہ) حضور ﷺ کی ایک ڈھال تھی جس کا نام الذقن (بمعنی ٹھوڑی) تھا۔ حضور ﷺ کا ایک سرخ زرد رنگ کا گھوڑا تھا جس کا نام مرتجز تھا۔ (بمعنی مسلسل ہنہنا کر حملہ کرنے والا) اسی طرح ایک سیاہ رنگ کا گھوڑا تھا جس کا نام سکب تھا (بمعنی پانی کی طرح چلنے والا) حضور ﷺ کی ایک زین تھی جس کا نام راح تھا۔ (بمعنی راحت۔) حضور ﷺ کی ایک مادہ خچر تھی شیرنی کی مانند جس کا نام دلدل تھا (بمعنی بڑی اہم سواری) حضور اکرم ﷺ کی ایک اونٹنی تھی جس کا نام قصوی تھا (بمعنی آخری حد تک جانے والی) حضور ﷺ کا ایک گدھا تھا جس کا نام یعفور تھا۔ (بمعنی خاکستری رنگ والا) حضور ﷺ کی ایک چٹائی تھی جس کا نام الکز تھا (بمعنی خشک) حضور ﷺ کا ایک نیزہ تھا جس کا نام نمر تھا (بمعنی غضبناک) حضور ﷺ کا ایک ڈونگہ (برتن) تھا جس کا نام صادر تھا (بمعنی اترنے والا یعنی ہر وقت دستیاب) حضور ﷺ کا ایک آئینہ تھا جس کا نام مدلہ تھا۔ (بمعنی راستہ دکھانے والا) حضور ﷺ کی ایک قینچی تھی جس کا نام جامع تھا اور حضور ﷺ کی کمان والی لکڑی کی ایک چھڑی تھی۔جس کا نام مشوق تھا (بمعنی پتلی لمبی شاخ)۔الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۸۱۳۹۔ حضور ﷺ کا ایک گھوڑا تھا جس کا نام مرتجز تھا۔ایک اونٹنی تھی قصویٰ نامی۔ایک مادہ خچر تھی دلدل نامی، ایک گدھا تھا عفیر نامی، ایک زرہ تھی ذات الفضول نامی، اور ایک تلوار تھی ذوالفقار نامی۔مستدرک الحاکم، السنن للبیهقی عن علی رضی اللہ عنہ

۱۸۱۴۰۔ حضور اکرم ﷺ کا ایک گدھا تھا جس کا اسم گرامی عفیر تھا۔

مسند احمد، عن علی رضی اللہ عنہ، الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۸۱۴۱۔ حضور اکرم ﷺ کا ایک گھوڑا الحیف نامی (چونکہ اس کی دم لمبی تھی جو زمین کو ڈھانپ لیتی تھی اس لیے اس کو لحیف کہتے تھے)۔

بخاری عن سهل بن سعد

۱۸۱۴۲۔ حضور اکرم ﷺ کا ایک گھوڑا اظرب نامی تھا (بمعنی ابھرنے والا) اور دوسرا گھوڑا الزاز تھا (بمعنی سخت لڑائی ولا)۔

السنن للبیهقی عن سهل بن سعد

۱۸۱۴۳۔ حضور ﷺ کی ایک اونٹنی عضباء نامی تھی۔ (بمعنی جس کا خدا مددگار ہو) ایک مادہ خچر تھی شہباء نامی ایک خاکستری گدھا تھا جس کا نام یعفور تھا اور ایک باندی حضرۃ تھی۔السنن للبیهقی عن جعفر بن محمد عن ابیه مرسلاً

۱۸۱۴۴۔ حضور اکرم ﷺ گدھے پر بغیر کسی پالان وغیرہ کے سوار ہو جاتے تھے۔ابن سعد عن حمزۃ بن عبد اللہ بن عتبۃ مرسلاً

۱۸۱۴۵۔ حضور اکرم ﷺ اپنے پیچھے کسی کو بٹھا لیتے تھے۔اپنا کھانا زمین پر رکھ لیتے تھے اور غلام وغیرہ کی دعوت قبول کر لیا کرتے تھے اور گدھے پر سواری فرما لیا کرتے تھے۔مستدرک الحاکم عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۱۴۶۔ حضور اکرم ﷺ گدھے پر سواری فرمایا کرتے تھے، اپنے جوتے سی لیا کرتے تھے۔اپنی قمیص کو پیوند لگا لیا کرتے تھے۔اون پہن لیتے تھے اور یہ ارشاد فرمایا کرتے تھے:

جس شخص نے میری سنت سے اعراض کیا اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔ ابن عساکر عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ

۱۸۱۴۷...... حضور ﷺ مادہ گھوڑی کو فرس کہا کرتے تھے۔ ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۸۱۴۸...... حضور ﷺ گھوڑے کی تضمیر فرمایا کرتے تھے۔ مسند احمد، عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

فائدہ: ...... گھوڑے کو پہلے خوب چارہ کھلا کر موٹا تازہ کیا جاتا ہے پھر اس کو بقدر کفایت چارہ دے کر سدھایا جاتا ہے۔

۱۸۱۴۹...... حضور ﷺ شکال گھوڑے کو ناپسند فرماتے تھے۔ مسند احمد، مسلم، ترمذی، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

فائدہ: ...... شکال وہ گھوڑا جس کی تین ٹانگیں ایک رنگ کی ہوں اور چوتھی کسی اور رنگ کی۔

آداب سفر کا بیان

۱۸۱۵۰...... حضور ﷺ سفر کا ارادہ فرماتے تو یہ دعا کرتے:

اللهم بك اصول وبك احول وبك أسير.

اے اللہ! میں تیری مدد کے ساتھ حملہ کرتا ہوں اور تیری مدد کے ساتھ اچھی حالت میں ہوتا ہوں اور تیری قوت کے ساتھ قید کرتا ہوں۔ مسند احمد عن علی رضی اللہ عنہ

۱۸۱۵۱...... حضور ﷺ کو سفر میں آخر رات پڑتی تو دائیں کروٹ سو جاتے اور اگر صبح سے تھوڑی دیر قبل آرام کا ارادہ کرتے تو دائیں ہتھیلی پر سر رکھ لیتے اور کلائی کو کھڑا کر لیتے۔ مسند احمد ابن حبان، مستدرک الحاکم عن ابی قتادۃ رضی اللہ عنہ

۱۸۱۵۲...... حضور ﷺ جب سفر سے واپس تشریف لاتے تو پہلے مسجد میں اترتے اور وہاں دو رکعت نماز ادا فرماتے پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے حالات کی خبر لیتے اس کے بعد اپنی بیویوں کے پاس تشریف لاتے۔ الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم عن ابی ثعلبۃ

۱۸۱۵۳...... حضور اقدس ﷺ سفر سے واپس رنجہ قدمی فرماتے تو پہلے گھر کے بچوں کے ساتھ محبت فرماتے۔

مسند احمد، مسلم، ابو داؤد عن عبد اللہ بن جعفر

۱۸۱۵۴...... حضور ﷺ جب کسی غزوہ، حج یا عمرہ سے واپس تشریف لاتے تو ہر بلند جگہ پر تین تکبیریں کہتے پھر فرماتے:

لاالہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر آئبون تائبون عابدون ساجدون، لربنا حامدون، صدق اللہ وحدہ ونصر عبدہ وھزم الاحزاب وحدہ،

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے ساری بادشاہی ہے اور اسی کے لئے تمام تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، ہم لوٹنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں، عبادت کرنے والے ہیں، سجدہ کرنے والے ہیں، اپنے رب کی حمد و بڑائی بیان کرنے والے ہیں بے شک اللہ نے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا اور اپنے بندے کی مدد کی اور تمام لشکروں کو تنہا شکست دی۔

مؤطا امام مالک، مسند احمد، بخاری، مسلم، ابو داؤد، نسائی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۸۱۵۵...... حضور ﷺ جب کسی جگہ پڑاؤ ڈالتے تو وہاں سے کوچ نہ فرماتے جب تک وہاں ظہر کی نماز ادا نہ فرما لیتے۔

مسند احمد، ابو داؤد، نسائی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۱۵۶...... حضور اکرم ﷺ جب سفر میں کسی جگہ فروکش ہوتے یا اپنے گھر میں واپس تشریف لاتے تو اس وقت تک تشریف نہ فرماتے تھے جب تک دو رکعت نماز ادا نہ کر لیتے تھے۔ الکبیر للطبرانی عن فضالۃ بن عبید

۱۸۱۵۷...... حضور اکرم ﷺ جب کسی جگہ پڑاؤ ڈالتے تو جب تک وہاں دو رکعت نماز نہ پڑھ لیتے اس وقت تک وہاں سے کوچ نہ فرماتے تھے۔

السنن للبیہقی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۱۵۸ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جب کسی جگہ عارضی پڑاؤ ڈالتے تو اس کو دو رکعت نماز کے ساتھ الوداع کہتے تھے۔

مستدرک الحاکم عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۱۵۹ ..... حضور ﷺ جب کسی شخص کو الوداع کہتے تو اس کا ہاتھ تھام لیتے تھے، پھر اس وقت تک از خود نہ چھوڑتے تھے جب تک وہ خود آپ کا ہاتھ نہ چھوڑ دیتا اور آپ اس کو رخصت کرتے ہوئے یہ فرماتے:

استودع اللہ دینک وامانتک خواتیم عملک۔

میں اللہ کو سپرد کرتا ہوں تیرا دین، تیری امانت اور تیرے آخری اعمال۔

ترمذی، مسند احمد، نسائی، ابن ماجه. مستدرک الحاکم عن ابی عمر رضی اللہ عنہ

۱۸۱۶۰ ... حضور ﷺ رات کو اپنے گھر واپس نہ آتے تھے۔ مسند احمد، بخاری، مسلم، نسائی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۱۶۱ ... پانچ چیزیں سفر میں اور نہ حضر میں حضور ﷺ سے جدا نہ ہوتی تھیں، آئینہ، سرمہ دانی، کنگھی، مسواک، کھلانے کی چھوٹی چھڑی۔

السنن للبیهقی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۱۶۲ ..... حضور ﷺ سفر میں پیچھے رہتے تھے اور کمزور کو آگے بلاتے تھے اور پیچھے رہ جانے والے کو ساتھ بٹھا لیتے تھے۔ اور ان کے لئے دعائے خیر کرتے تھے۔ ابو داؤد ، مستدرک الحاکم عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۸۱۶۳ ..... جب آپ ﷺ غزوہ کے لئے نکلتے تو جمعرات کا دن نکلنے کے لئے پسند فرماتے تھے۔ مسند احمد، بخاری عن کعب بن مالک

۱۸۱۶۴ ..... حضور ﷺ جمعرات کے دن سفر کرنے کو پسند فرماتے تھے۔ الکبیر للطبرانی عن ام سلمة رضی اللہ عنها

تیسرا باب ...... ذاتی زندگی سے متعلق حضور ﷺ کی عادات اور معیشت کا بیان

طعام

۱۸۱۶۵ ..... حضور ﷺ کو بکری کے گوشت میں اس کا اگلا حصہ (دستی وغیرہ) زیادہ پسند تھا۔

ابن السنی و ابو نعیم فی الطب، السنن للبیهقی عن مجاهد مرسلاً

۱۸۱۶۶ ..... حضور اکرم ﷺ کو محبوب سالن سرکہ تھا۔ ابو نعیم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۸۱۶۷ ... حضور ﷺ کو پسندیدہ ترین کھانوں میں سے روٹی کا ثرید اور حیس کا ثرید تھا۔ ابو داؤد ، مستدرک الحاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام: ...... امام ابوداؤد نے کتاب الاطعمة باب فی اکل الثرید میں اسکو تخریج فرمایا اور اس پر ضعیف ہونے کا حکم عائد کیا ہے۔ امام منذری رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس کی سند میں ایک مجہول شخص ہے عون المعبود ۱۰۔ ۲۵۶۔

فائدہ: ...... حیس وہ کھانا ہے جو کھجور، پنیر، گھی، آٹا یا موٹی پسی ہوئی گندم کے ساتھ تیار کیا جاتا ہے۔

۱۸۱۶۸ ..... حضور اکرم ﷺ کو سب سے زیادہ گوشت والی ہڈی بکری کی دستی پسند تھی۔

مسند احمد، ابو داؤد ، ابن السنی، ابو نعیم عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۸۱۶۹ ..... حضور اکرم ﷺ کو بکری کے بازو (دستی) کا گوشت بہت پسند تھا۔ ابو داؤد عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۸۱۷۱ ..... حضور اکرم ﷺ کو دونوں دستی اور شانے کا گوشت بہت پسند تھا۔ ابن السنی و ابو نعیم فی الطب عن ابی هریرة رضی اللہ عنہ

۱۸۱۷۲۔ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں کوئی کھانا پیش کیا جاتا تو آپ پوچھتے، یہ ہدیہ ہے یا صدقہ؟ پس اگر کہا جاتا صدقہ ہے، تو آپ اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم کو فرماتے: کھاؤ اور خود تناول نہ فرماتے۔

اوراگرکہاجاتا: یہ ہدیہ ہےتو آپ بھی ہاتھ آگے بڑھادیتے اوراپنے اصحاب کے ساتھ مل کرکھاتے۔

بخاری، مسلم، نسائی عن ابی هريرة رضی الله عنه

۱۸۱۷۳ حضوراکرمﷺ کے پاس طعام لایاجاتاتواپنے قریب سے تناول فرماتے اوراگرپھل وغیرہ پیش کیاجاتاتوآپ کاہاتھ گھومتارہتا۔

التاريخ للخطيب عن عائشة رضی الله عنها

۱۸۱۷۴... حضورﷺ کھانے سے فراغت کے بعداپنی تین انگلیوں کوچاٹ لیتے تھے۔

مسند احمد، مسلم، ترمذی، ابوداؤد، نسائی عن انس رضی الله عنه

۱۸۱۷۵..... حضوراکرمﷺ جب کھاناتناول فرماتےتوآپ کی انگلیاں سامنے کے کھانے سے تجاوزنہیں کرتی تھیں۔ البخاری فی التاريخ عن جعفر بن ابی الحکم مرسلاً، ابو نعيم فی المعرفة عنه عن الحکم بن رافع بن يسار الکبير للطبرانی عن الحکم بن عمرو الغفاری

۱۸۱۷۶..... حضوراکرمﷺ جب کھاناتناول فرماتے یاپانی نوش فرماتےتویہ دعاکرتے:

الحمدلله الذی اطعم وسقى وسوغه وجعل له مخرجًا

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے کھلایااورپلایااورانکونرم کیااوران کے نکلنے کاراستہ بنایا۔

ابوداؤد، نسائی، صحيح ابن حبان عن ابی ايوب رضی الله عنه

۱۸۱۷۷ حضوراکرمﷺ دن کوکھاناکھالیتےتوشام کونہ کھاتے تھےاورجب شام کوکھالیتےتوصبح کونہ کھاتے تھے۔حلية الاولياء عن ابی سعيد

۱۸۱۷۸... حضوراکرمﷺ کےسامنے سے جب دسترخوان اٹھایاجاتاتوآپ یہ دعاپڑھتے:

الحمدلله حمدًا كثيرًا طيبًا مباركًافيه الحمدلله الذی كفانا وأروانا غير مكفی ولا مكفور ولا مودع ولا مستغنى عنه ربنا

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جوکثرت کے ساتھ ہوں، پاکیزہ وبابرکت ہوں۔تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے ہم کو (کھلاکر)) کفایت بخشی اورہمیں سیرکردیاجبکہ اس ذات کوکوئی کفایت کرنے والانہیں،اورہم اس کاشکراداکرتے ہیں اس کی نعمتوں کےامیدوارہیں اوران کےمحتاج ہیں اے ہمارے پروردگار۔

مسند احمد، بخاری، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجة عن ابی امامة رضی الله عنه

۱۸۱۷۹... حضورسرکاردوعالمﷺ جب کھانے سے فراغت فرمالیتےتویہ دعاپڑھتے:۔

الحمدلله الذی اطعمنا وسقانا وجعلنامن المسلمين.

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے ہم کوکھلایاپلایااورہم کومسلمانوں میں سے بنایا۔

مسند احمد، ترمذی، نسائی، ابوداؤد، ابن ماجة الضياء عن ابی سعيد

۱۸۱۸۰..... حضوراکرمﷺ کھانے سےفراغت کے بعدیہ دعافرمایاکرتے تھے:۔

اللهم لک الحمد اطعمت وسقيت واشبعت وأرويت فلک الحمد غير مكفور ولامودع ولامستغنى عنک.

اے اللہ!تمام تعریفیں تیرے لئے ہیں تونے کھلایاپلایااورسیرطعام کیااورسیرآب کیاپس تمام تعریفیں تیرے لئے ہیں آپ کی نعمتوں کاانکارنہیں اورنہ آپ کی نعمتوں کورخصت ہے اورنہ آپ سے بےنیازی ہے۔مسند احمد، عن رجل من بنی سليم

۱۸۱۸۱..... جب حضوراکرمﷺ کوکھاناقریب کیاجاتاتوآپ بسم اللہ کہتےاورجب کھانے سے فارغ ہوجاتےتویہ دعاپڑھتے:۔

اللهم انک اطعمت وأسقيت وغنيت وأقنيت وهديت واحييت اللهم فلک الحمد على ماأعطيت

اے اللہ! تو نے کھلایا، پلایا، بے نیاز کیا، مالدار کیا، ہدایت بخشی، اور زندگی بخشی، اے اللہ تیرے لئے ہی سب تعریفیں ہیں ان چیزوں پر جو تو نے عطا فرمائیں۔ (مسند احمد عن رجل خادم النبی ﷺ)

۱۸۱۸۲... حضور ﷺ کا ایک بڑا پیالہ تھا جس کے چار تھامنے والے حلقے (کنڈے) تھے۔ الکبیر للطبرانی عن عبداللہ بن بسر

۱۸۱۸۳... حضور ﷺ کا ایک بڑا پیالہ تھا جس کو غراء کہا جاتا تھا اور چار اشخاص اس کو اٹھاتے تھے۔ ابوداؤد عن عبد اللہ بن بسر

۱۸۱۸۴... حضور اقدس ﷺ لہسن، پیاز اور کراث (ایک بودار سبزی) نہ کھاتے تھے، کیوں کہ آپ کے پاس ملائکہ آتے تھے اور جبریل امین آپ سے بات چیت فرمایا کرتے تھے۔ حلیۃ الاولیاء، الخطیب فی التاریخ عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۱۸۵... حضور اکرم ﷺ ٹڈی، گردے اور گوہ نہ کھایا کرتے تھے اور نہ ان کو حرام قرار دیتے تھے۔

ابن صصری فی امالیہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۸۱۸۶... حضور ﷺ ٹیک لگا کر نہ کھاتے اور نہ آپ کے پیچھے دو آدمی چلتے تھے۔ مسند احمد عن ابن عمرو

۱۸۱۸۷... حضور اقدس ﷺ ہدیہ اس وقت تک نہ کھاتے تھے جب تک صاحب ہدیہ کھانے کو نہ کہتا اس (زہر آلود) بکری کی وجہ سے جو آپ کو (خیبر کی (فتح) کے موقع پر ہدیہ کی گئی تھی۔ الکبیر للطبرانی عن عمار بن یاسر

۱۸۱۸۸... حضور ﷺ کھانے اور پینے کی چیز میں (ٹھنڈا وغیرہ کرنے کی غرض سے) پھونک نہیں مارتے تھے اور نہ برتن میں سانس لیتے تھے۔

ابن ماجۃ عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۱۸۹... حضور ﷺ کے پاس کیڑا لگی کھجور لائی جاتی تو آپ ﷺ اسے صاف کرتے اور اس میں سے کیڑے نکال دیتے۔

ابوداؤد عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۱۹۰... حضور اکرم ﷺ دائیں ہاتھ میں تازہ کھجور لے لیتے اور بائیں ہاتھ میں خربوزہ پھر کھجور اور خربوزہ ملا کر کھاتے اور یہ حضور ﷺ کا پسندیدہ ترین پھل تھا۔ الاوسط للطبرانی، مستدرک الحاکم، ابو نعیم فی الطب عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۱۹۱... حضور اقدس ﷺ خربوزہ کو تازہ کھجور کے ساتھ تناول فرمایا کرتے تھے۔

ابن ماجہ عن سہل رضی اللہ عنہ بن سعدی، ترمذی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا، الکبیر للطبرانی عن عبد اللہ بن جعفر

۱۸۱۹۲... حضور اقدس ﷺ تازہ کھجوریں تناول فرماتے اور گٹھلیاں طاق میں ڈال دیتے تھے۔ مستدرک الحاکم عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۱۹۳... انگوروں کو گچھے گچھے کی صورت میں تناول فرماتے تھے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۸۱۹۴... حضور اقدس ﷺ خربوزے کو تازہ کھجور کے ساتھ تناول فرماتے تھے اور ارشاد فرماتے یہ دونوں عمدہ چیزیں ہیں۔

الطیالسی عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۸۱۹۵... حضور ﷺ ہدیہ تناول فرماتے تھے لیکن صدقہ نہ تناول فرمایا کرتے تھے۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن سلمان بن سعد عن عائشۃ رضی اللہ عنہا وعن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۸۱۹۶... حضور اقدس ﷺ ککڑی کھیرہ کو تازہ کھجور کے ساتھ تناول فرمایا کرتے تھے۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، ترمذی، ابن ماجۃ، ابوداؤد، نسائی عن عبد اللہ بن جعفر

۱۸۱۹۷... حضور ﷺ تین انگلیوں کے ساتھ تناول فرمایا کرتے تھے۔ اور ہاتھوں کو پونچھنے (یا دھونے) سے قبل چاٹ لیا کرتے تھے۔

مسند احمد، مسلم، ابوداؤد عن کعب بن مالک

۱۸۱۹۸... حضور اقدس ﷺ خربوزہ کو تازہ کھجور کے ساتھ تناول فرماتے تھے اور ارشاد فرماتے تھے۔ اس کی گرمی اس کی ٹھنڈک کے ساتھ ختم کی جائے اور اس کی ٹھنڈک کو اس کی گرمی کے ساتھ ختم کیا جائے۔ ابوداؤد، السنن للبیہقی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۱۹۹......حضور اکرم ﷺ کو خربوزہ تازہ کھجور کے ساتھ تناول فرمانا، بہت مرغوب تھا۔ابن عساکر عن عائشۃ رضی اللہ عنھا

۱۸۲۰۰......حضور اقدس ﷺ تین انگلیوں کے ساتھ تناول فرمایا کرتے تھے اور چوتھی انگلی کے ساتھ بھی مدد لے لیا کرتے تھے۔

الکبیر للطبرانی عن عامر بن ربیعۃ

۱۸۲۰۱......حضور اقدس ﷺ اپنے دائیں ہاتھ کو کھانے، پینے، وضو کرنے، لباس پہننے اور لینے دینے کے لئے استعمال کرتے تھے اور بائیں ہاتھ کو ان کے علاوہ اور کاموں کے لئے استعمال کرتے تھے۔مسند احمد، عن حفصۃ رضی اللہ عنھا

۱۸۲۰۲......حضور اقدس ﷺ خربوزے اور تر کھجور کو ایک ساتھ تناول فرماتے تھے۔مسند احمد، ترمذی فی الشمائل عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۲۰۳......حضور اکرم ﷺ کدو کو پسند فرماتے تھے۔مسند احمد، ترمذی فی الشمائل، نسائی، ابن ماجۃ عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۲۰۴......پھلوں میں سے حضور ﷺ کو انگور اور خربوزہ پسند تھا۔ابو نعیم فی الطب عن معاویۃ بن یزید عبسی

۱۸۲۰۵......حضور اکرم ﷺ میٹھی شے اور شہد کو پسند فرمایا کرتے تھے۔بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجۃ، ابو داؤد عن عائشۃ رضی اللہ عنھا

۱۸۲۰۶......حضور اکرم ﷺ ککڑی کو پسند فرماتے تھے۔الکبیر للطبرانی عن الربیع بنت معوذ

۱۸۲۰۷......حضور ﷺ مکھن کھجور کو پسند فرماتے تھے۔ابو داؤد، ابن ماجۃ عن ابی بسر

۱۸۲۰۸......حضور ﷺ کو جو کی روٹی اور باس تیل یا گھی کے کھانے پر بھی بلا لیا جاتا تھا۔ترمذی فی الشمائل عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۲۰۹......حضور اقدس ﷺ کھجور اور دودھ کو اطیبین (دو سب سے عمدہ چیزیں) فرمایا کرتے تھے۔مستدرک الحاکم عن عائشۃ رضی اللہ عنھا

۱۸۲۱۰......حضور اقدس ﷺ بچا کھچا کھانا بھی رغبت سے کھایا کرتے تھے۔

مسند احمد، ترمذی، فی الشمائل، مستدرک الحاکم عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۲۱۱......حضور اقدس ﷺ کدو کو رغبت کے ساتھ کھاتے تھے۔مسند احمد، ابن حبان عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۲۱۲...... حضور اقدس ﷺ اس بات کو ناپسند فرماتے تھے کہ کھانے کے درمیانی بالائی حصہ سے کھایا جائے۔الکبیر للطبرانی عن سلمٰی

۱۸۲۱۳......حضور اقدس ﷺ کھانے کو گرم حالت میں کھانا ناپسند کرتے تھے جب تک اس کی بھاپ نہ اڑ جائے۔الکبیر للطبرانی عن جویریۃ

۱۸۲۱۴......حضور اقدس ﷺ گوہ کا کھانا ناپسند کرتے تھے۔التاریخ للخطیب عن عائشۃ رضی اللہ عنھا

۱۸۲۱۵......حضور اکرم ﷺ بکرے کی سات (۷) چیزیں کھانا مکروہ خیال کرتے تھے۔

پتا، مثانہ، آنت (اوجڑی) ذکر (شرم گاہ)، خصیتین، غدہ (کھال اور گوشت کے درمیان کسی بیماری سے پیدا ہونے والے غدود) اور خون۔

بکری کا سامنے کا حصہ (بازو) حضور اکرم ﷺ کو زیادہ پسند تھا۔

الاوسط للطبرانی، عن ابن عمر، السنن للبیھقی عن مجاھد مرسلاً، الکامل لابن عدی، السنن للبیھقی عن مجاھد عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۸۲۱۶......حضور اقدس ﷺ گردوں کا کھانا بھی مکروہ سمجھتے تھے کیوں کہ ان کا مقام پیشاب کے مقام کے قریب ہوتا ہے۔

ابن السنی فی الطب عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۸۲۱۷......حضور اکرم ﷺ کو کھجوروں میں عجوہ سب سے زیادہ پسندیدہ کھجور تھی۔ابو نعیم عن ابن عباس

۱۸۲۱۸.. ...پھلوں میں پسندیدہ پھل تازہ کھجور اور خربوزہ تھا۔

الکامل ابن عدی عن عائشۃ رضی اللہ عنھا، العوقانی فی کتاب البطیخ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ)

۱۸۲۱۹......جب حضور اکرم ﷺ کے پاس موسم کا پہلا پھل آتا تو اس کو اپنی آنکھوں سے لگاتے پھر ہونٹوں سے اس کے بعد یہ دعا پڑھتے:

اللھم کما اریتنا اولہ فارنا آخرہ.

اے اللہ جیسے تو نے اس پھل کا شروع دکھایا اس کا آخر بھی دکھا۔

پھر اس کے بعد قریب موجود کسی بھی بچے کو وہ پھل عنایت فرمادیتے۔

ابن السنی عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ، الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ، الحکیم عن انس رضی اللہ عنہ

پینا

۱۸۲۲۱..... حضور اقدس ﷺ کو پسندیدہ ترین پانی ٹھنڈا میٹھا پانی تھا۔(مسند احمد، ترمذی، مستدرک الحاکم عن عائشة رضی اللہ عنہا

۱۸۲۲۲..... حضور علیہ السلام کو محبوب مشروب میٹھا اور ٹھنڈا تھا۔ابن عساکر عن عائشة رضی اللہ عنہا

۱۸۲۲۳..... تمام پینے کی چیزوں میں حضور کے نزدیک محبوب ترین شی دودھ تھا۔ابونعیم فی الطب عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۸۲۲۴..... حضور اقدس ﷺ کو جب دودھ پیش کیا جاتا تو فرماتے یہ برکت ہے(یا برکتیں ہیں)۔ ابن ماجہ عن عائشة رضی اللہ عنہا

۱۸۲۲۵..... پینے کی چیزوں میں شہد بھی آپ ﷺ کو بہت مرغوب تھا۔ابن السنی وابو نعیم فی الطب عن عائشة رضی اللہ عنہا

۱۸۲۲۶..... حضور ﷺ پانی نوش فرما کر یہ دعا کرتے:۔

الحمدللہ الذی سقانا عذبا فراتا برحمتہ ولم یجعلہ ملحا اجاجا بذنوبنا.

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے ہم کو میٹھا و ملائم پانی اپنی رحمت کے ساتھ پلایا اور اس کو ہمارے گناہوں کی وجہ سے کھارا اور نمکین نہیں بنایا۔حلیة الاولیاء عن ابی جعفر مرسلاً

۱۸۲۲۷..... حضور ﷺ پانی پیتے تو دورانِ نوش تین مرتبہ سانس لیتے،اور فرماتے یہ طریقہ زیادہ خوشگوار سہل اور سیر کرنے والا ہے۔

مسند احمد، بخاری، مسلم عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۲۲۸..... حضور ﷺ پانی پیتے تو دو مرتبہ سانس لیتے تھے۔ترمذی، ابن ماجہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:..... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ روایت ضعیف ہے۔

۱۸۲۲۹..... حضور ﷺ جب پانی پیتے تو تین مرتبہ سانس لیتے اور ہر سانس میں بسم اللہ کہتے اور آخر میں اللہ کا شکر ادا کرتے۔

ابن السنی، الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۸۲۳۰..... حضور ﷺ کے پاس ایک شیشے کا پیالہ تھا جس میں آپ پانی پیتے تھے۔ابن ماجہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:..... زوائد ابن ماجہ میں ہے کہ اس کی سند میں مندل بن علی اور محمد بن اسحٰق دونوں ضعیف راوی ہیں۔

۱۸۲۳۱..... حضور ﷺ چشموں کی طرف سے پانی منگواتے تھے اور پیتے تھے اور اس میں مسلمانوں کے ہاتھوں کی برکت کی امید کرتے تھے۔ (کیوں کہ چشمے پر تمام لوگ آتے جاتے ہیں اور پانی استعمال کرتے ہیں)۔الاوسط للطبرانی، حلیة الاولیاء عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۸۲۳۲..... حضور ﷺ کے لئے بئر سقیان سے میٹھا پانی لایا جاتا تھا۔مسند احمد، ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن عائشة رضی اللہ عنہا

۱۸۲۳۳..... حضور ﷺ تین سانسوں میں پانی پیتے تھے پہلے بسم اللہ پڑھتے اور آخر میں الحمدللہ کہتے۔ابن السنی عن نوفل بن معاویة

نیند (استراحت)

۱۸۲۳۴..... حضور اقدس ﷺ جب بستر پر جاتے تو اپنے دائیں ہاتھ کو دائیں رخسار کے نیچے رکھتے تھے۔الکبیر للطبرانی عن حفصة رضی اللہ عنہا

۱۸۲۳۵..... رات کے وقت جب حضور ﷺ بستر پر لیٹتے تو اپنا ہاتھ اپنے رخسار کے نیچے رکھتے پھر کہتے:

باسمک اللہم احی وباسمک اموت

اے اللہ! میں تیرے نام کے ساتھ مرتا ہوں (سوتا ہوں) اور تیرے نام کے ساتھ جیتا ہوں (جاگتا ہوں)۔

اور جب جاگتے تو کہتے:

الحمدللّٰہ الذی احیانا بعد ما اماتنا والیہ النشور.

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے ہم کو موت دینے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف اٹھ کر جانا ہے۔ مسند احمد، مسلم، نسائی، عن البراء، مسند احمد، بخاری، ترمذی، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجۃ عن حذیفۃ، مسند احمد، بخاری، مسلم عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۸۲۳۶ حضور اکرم ﷺ رات کو جب بستر پر لیٹتے تو یہ دعا پڑھتے:

بسم اللہ وضعت جنبی، اللّٰھم اغفرلی ذنبی واخسأ شیطانی، وفک رھانی وثقل میزانی واجعلنی فی الندی الاعلیٰ

اللہ کے نام کے ساتھ میں نے پہلو ڈالا۔ اے اللہ! میرے گناہوں کی مغفرت فرما، میرے شیطان کو خائب وخاسر کر، میری گردن کو آزاد کر، میرے میزان عمل کو وزن دار کر اور مجھے ملاء اعلیٰ میں شامل کردے۔ ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن ابی الازھر

۱۸۲۳۷۔۔۔۔۔ حضور ﷺ جب بستر پر جاتے تو سورۂ کافرون پڑھتے۔ الکبیر للطبرانی، عن عباد بن اخضر

۱۸۲۳۸۔۔۔۔۔ حضور ﷺ جنبی حالت میں سونے کا ارادہ کرتے تو اپنی شرم گاہ کو دھو لیتے اور نماز کی طرح کا وضو کر لیتے۔

بخاری، مسلم، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجۃ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

حالت جنابت میں سونے کے لئے وضو

۱۸۲۳۹۔۔۔۔۔ حضور ﷺ جب جنبی حالت میں سونے کا ارادہ کرتے تو نماز کا وضو کرتے اور اگر اس حالت میں کھانے پینے کا ارادہ ہوتا تو اپنے ہاتھوں کو دھو کر کھا پی لیتے۔ ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۲۴۰۔۔۔۔۔ حضور اقدس ﷺ جب سونے کا ارادہ کرتے تو اپنے دائیں ہاتھ کو اپنے رخسار کے نیچے رکھ کر یہ دعا تین مرتبہ پڑھتے:

اللّٰھم قنی عذابک یوم تبعث عبادک.

اے اللہ! مجھے اپنے عذاب سے بچائیے گا جس دن تو اپنے بندوں کو جمع کرے گا۔ ابو داؤد عن حفصۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۲۴۱۔۔۔۔۔ حضور اکرم ﷺ اپنے بستر پر جاتے تو یہ دعا پڑھتے:

الحمدللّٰہ الذی اطعمنا وسقانا وکفانا واوانا فکم ممن لا کافی لہ ولا مؤوی لہ.

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے ہم کو کھلایا اور پلایا اور ہم کو (ہر بات میں) کفایت بخشی اور ہم کو ٹھکانا دیا۔ پس کتنے لوگ ہیں جن کی کفایت کرنے والا کوئی نہیں اور نہ ان کو کوئی ٹھکانہ دینے والا۔ مسند احمد، مسلم، ترمذی، ابو داؤد، نسائی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۲۴۲۔۔۔۔۔ حضور ﷺ فداہ ابی وامی کو جب رات کے پہر بھوک کی وجہ سے تکلیف اور پریشانی لاحق ہوتی تو یہ کلمات پڑھتے:

لاالٰہ الااللّٰہ الواحد القھار رب السموات والارض ومابینھما العزیز الغفار.

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے زبردست ہے آسمانوں اور زمین اور ان دونوں کے درمیان کا پروردگار ہے، غالب ہے، بخشنے والا ہے۔

نسائی، مستدرک الحاکم عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۲۴۳۔۔۔۔۔ حضور اکرم ﷺ کی جب رات کو آنکھ کھلتی تو یہ دعا پڑھتے:

رب اغفر وارحم واھد للسبیل الاقوم

اے پروردگار مغفرت فرما، رحم فرما اور درست راہ کی ہدایت بخش۔ محمد بن نصر فی الصلوٰۃ عن ام سلمۃ

۱۸۲۴۴۔۔۔۔۔ حضور ﷺ جب سوتے تھے تو منہ سے پھونکنے کی آواز آتی رہتی تھی۔ مسند احمد، بخاری، مسلم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۸۲۴۵.....حضور اقدس ﷺ جب سوتے تو اپنے دائیں ہاتھ کو اپنے رخسار کے نیچے رکھ لیتے اور یہ دعا پڑھتے:
اللهم قنی عذابك یوم تبعث عبادك. مسند احمد، ترمذی، نسائی عن البراء، مسند احمد، ترمذی عن حذیفه رضی الله عنه، مسند احمد، ابن ماجة عن ابن مسعود رضی الله عنه

۱۸۲۴۶.....حضور اقدس ﷺ جب کسی شخص کو چہرے کے بل سویا ہوا پاتے اور دیکھتے کہ اس کی سرین سے کپڑا کھسک گیا ہے تو اس کو لات مار کر اٹھاتے اور فرماتے سونے کی یہ ہیئت اللہ کو سب سے زیادہ ناپسند ہے۔مسند احمد، عن الشرید بن سوید

۱۸۲۴۷.....حضور ﷺ کی رات کو جب بھی آنکھ کھلتی تو مسواک ضرور فرماتے۔ابن نصر عن ابن عمر رضی الله عنه

۱۸۲۴۸.....حضور اقدس ﷺ رات یا دن کو جب بھی نیند فرماتے اور آنکھ کھلتی تو مسواک ضرور فرماتے تھے۔
مصنف ابن ابی شیبه، ابو داؤد عن عائشة رضی الله عنها

۱۸۲۴۹.....حضور اقدس ﷺ سونے سے پہلے مسواک ضرور کیا کرتے تھے۔ابن عساکر عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۸۲۵۰.....حضور اقدس ﷺ سوتے وقت اپنے سرہانے مسواک ضرور رکھتے تھے۔پھر جب اٹھتے تو مسواک سے شروعات کرتے۔
مسند احمد، مستدرك الحاكم محمد بن نصر عن ابن عمر رضی الله عنه

۱۸۲۵۱.....حضور اقدس ﷺ جب تک سورۂ بنی اسرائیل اور سورۂ زمر نہ تلاوت فرما لیتے تھے سوتے نہ تھے۔
مسند احمد، ترمذی، مستدرك الحاكم عن عائشة رضی الله عنها

۱۸۲۵۲.....حضور اقدس ﷺ سورۂ الم سجدہ اور سورۂ تبارک الذی پڑھے بغیر سوتے نہ تھے۔
مسند احمد، ترمذی، نسائی، مستدرك الحاكم عن جابر رضی الله عنه

۱۸۲۵۳.....حضور اقدس ﷺ کا بستر ایسا ہوتا تھا جیسا کسی انسان کے لیے قبر میں بچھایا جاتا ہے اور جائے نماز آپ کے سرہانے ہوتی تھی۔
ترمذی فی الشمائل عن حفصه رضی الله عنها

۱۸۲۵۴.....حضور ﷺ کا بستر کھردے اُون کا ہوتا تھا۔ ترمذی فی الشمائل عن حفصه رضی الله عنها

۱۸۲۵۵.....حضور اقدس ﷺ کا ایک لکڑی کا بڑا برتن ہوتا تھا جو آپ کی چارپائی کے نیچے رکھا رہتا تھا آپ رات کے وقت اس میں پیشاب کرتے تھے۔
ابو داؤد، نسائی، مستدرك الحاكم عن امیه بنت رقیقة

۱۸۲۵۶.....حضور اقدس ﷺ کا تکیہ جس کو رات کے وقت سر کے نیچے رکھتے تھے چمڑے کا ہوتا تھا اور اس میں کھجور کی چھال بھری ہوتی تھی۔
مسند احمد، ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجة عن عائشة رضی الله عنها

سونے سے پہلے کا عمل

۱۸۲۵۷.....حضور اقدس ﷺ کی کوئی بھی بیوی سونے کا ارادہ کرتی تو آپ ﷺ اس کو حکم فرماتے کہ تینتیس مرتبہ الحمد للہ کہے، تینتیس مرتبہ سبحان اللہ اور تینتیس مرتبہ اللہ اکبر کہے۔ابن منده عن حلبس

۱۸۲۵۸.....حضور اقدس ﷺ ناموں کے حساب سے تعبیر دیا کرتے تھے۔البزار عن انس رضی الله عنه

۱۸۲۵۹.....حضور اقدس ﷺ کو اچھے خواب پسند تھے۔(مسند احمد، نسائی عن انس رضی الله عنه

۱۸۲۶۰.....حضور اقدس ﷺ جنبی حالت میں بھی سو جاتے اور پانی کو چھوتے تک نہ تھے۔
مسند احمد، ترمذی، نسائی، ابن ماجة عن عائشة رضی الله عنها

۱۸۲۶۱.....حضور اقدس ﷺ سردیوں میں جمعہ کی رات گھر میں بسر کرتے تھے اور گرمیوں میں جمعہ کی رات گھر سے نکل جاتے تھے۔اور جب نیا

لباس زیب تن کرتے تو اللہ کی حمد کرتے اور دو رکعت نماز پڑھتے اور پرانے کپڑے بھی پہنتے تھے۔

الخطیب فی التاریخ، ابن عساکر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۸۲۶۲۔۔۔۔گرمیوں میں باہر ہوتے تو جمعہ کی رات کو باہر رہنا چاہتے تھے اور سردیوں میں گھر میں جانا چاہتے تو جمعہ کی رات کو داخل ہونا پسند کرتے تھے۔

ابن السنی و ابونعیم فی الطب عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

لباس

۱۸۲۶۳ حضور اکرم ﷺ کا پسندیدہ رنگ سبز تھا۔ الاوسط للطبرانی، ابن السنی، ابونعیم فی الطب عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۲۶۴۔۔۔حضور اقدس ﷺ کو کپڑوں میں پسند قمیص تھی۔ ابوداؤد، ترمذی، مستدرک الحاکم عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۲۶۵۔۔۔۔حضور اکرم ﷺ کو کپڑوں میں محبوب یمنی چادر تھی۔ بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۲۶۶۔۔۔رنگائی میں حضور ﷺ کو زرد رنگ پسند تھا۔ الکبیر للطبرانی عن ابن ابی اوفیٰ

۱۸۲۶۷۔۔۔۔حضور اقدس ﷺ جب نیا کپڑا پہنتے تو اس کا نام لیتے یعنی قمیص ہے یا عمامہ یا چادر پھر یہ دعا پڑھتے:

اللھم لک الحمد انت کسوتنیہ اسألک من خیرہ و خیر ما صنع لہ و اعوذبک من شرہ و شر ما صنع لہ.

اے اللہ! تیرے لیے تمام تعریفیں ہیں تو نے مجھے اس لباس کے ساتھ زینت بخشی۔ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس لباس کی خیر کا اور جس کے لیے اس کو بنایا گیا ہے اس کی خیر کا اور تیری پناہ مانگتا ہوں اس کے شر سے اور اس کے لیے اس کو بنایا گیا ہے اس کے شر سے۔

مسند احمد، ابوداؤد، ترمذی، مستدرک الحاکم عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۸۲۶۸۔۔۔حضور اقدس ﷺ جب نیا کپڑا پہنتے تو جمعہ کے دن پہنا کرتے تھے۔ الخطیب فی التاریخ عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۲۶۹۔۔۔۔حضور اقدس ﷺ جب عمامہ پہنتے تو دونوں شانوں کے درمیان شملہ لٹکا دیتے تھے۔ ترمذی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۸۲۷۰۔۔۔حضور اقدس ﷺ عمامہ کو سر پر گھماتے اور سر کے پچھلے حصے کی طرف دبا دیتے تھے اور شانوں کے درمیان اس کی چوٹی چھوڑ دیتے تھے۔

الکبیر للطبرانی، شعب الایمان للبیہقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

لباس کو دائیں طرف سے پہننا

۱۸۲۷۱۔۔۔حضور اقدس ﷺ قمیص پہنتے تو دائیں طرف سے شروع کرتے تھے۔ (مثلاً پہلے دایاں بازو پہنتے) ترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۸۲۷۲۔۔۔حضور ﷺ کی قمیص (جبہ کی مانند) ٹخنوں سے اوپر تک ہوتی تھی۔ اور آستینیں انگلیوں کے برابر ہوتی تھیں۔

مستدرک الحاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۸۲۷۳۔۔۔۔حضور ﷺ کی قمیص کی آستینیں پہنچوں تک ہوتی تھیں۔ ابوداؤد، ترمذی عن اسماء بنت یزید

۱۸۲۷۴۔۔۔حضور اقدس ﷺ کی ایک چادر تھی جس کو آپ عیدین اور جمعہ میں پہنتے تھے۔ السنن للبیہقی عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۸۲۷۵۔۔۔حضور ﷺ کی ایک چادر تھی جو ورس (ایک گھاس ہے تیل کی مانند جس سے رنگائی کی جاتی ہے) اور زعفران کے ساتھ رنگی ہوئی تھی آپ ﷺ اس کو زیب تن فرما کر اپنی عورتوں کے پاس جاتے تھے۔ جب ایک کی باری ہوتی تو اس پر پانی کے چھینٹے مار لیتے۔ جب دوسری بیوی کی باری ہوتی پھر پانی کے چھینٹے مار لیتے اور جب تیسری کی باری ہوتی تو پھر پانی کے چھینٹے اس پر مار لیتے تھے۔ (اسی طرح سب کے ساتھ کرتے)۔

الخطیب فی التاریخ عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۲۷۶۔۔۔حضور ﷺ لباس میں حریر کی جو آمیزش ہوتی تھی اس کو چن چن کر نکال دیتے تھے۔ مسند احمد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۸۲۷۷..... حضوراقدس ﷺ ازار کو سامنے کی طرف سے قدرے جھکا لیتے تھے اور پیچھے کی طرف سے قدرے اٹھا لیتے تھے۔

ابن سعد عن یزید بن حبیب مرسلاً

۱۸۲۷۸..... حضور ﷺ سر پر اکثر وبیشتر (عمامہ اور ٹوپی کے نیچے) کوئی کپڑا ضرور رکھتے تھے (جو سر کے میل کو جذب کرتا رہتا تھا)۔

ترمذی فی الشمائل، شعب الایمان للبیهقی عن انس رضی الله عنه

۱۸۲۷۹..... حضوراکرم ﷺ اکثر سر پر کپڑے کا ٹکڑا رکھتے تھے اور تیل کثرت کے ساتھ استعمال کرتے تھے اور ڈاڑھی مبارک کو کنگھی کرتے تھے۔

شعب الایمان للبیهقی عن سهل بن سعد

۱۸۲۸۰..... حضوراکرم ﷺ اپنی بیٹیوں کو ریشم اور دیباج کی اوڑھنیاں سر پر ڈالتے تھے۔ ابن النجار عن ابن عمر رضی الله عنه

۱۸۲۸۱..... حضوراقدس ﷺ اپنی سرخ چادر کو عیدین اور جمعہ میں زیب تن فرمایا کرتے تھے۔ السنن للبیهقی عن جابر رضی الله عنه

۱۸۲۸۲..... حضوراقدس ﷺ چھوٹی آستینوں اور چھوٹے دامن کی قمیص بھی پہنا کرتے تھے۔ ابن ماجة عن ابن عباس رضی الله عنه

کلام:..... زوائد ابن ماجہ میں ہے کہ اس روایت کی سند میں مسلم بن کیسان کوفی ایک راوی ہے جس کے ضعیف ہونے پر سب کا اتفاق ہے۔ اس وجہ سے یہ روایت ضعیف ہے۔

۱۸۲۸۳..... حضور ﷺ ٹخنوں سے اوپر دامن کی اور انگلیوں کے پوروں تک آستینوں والی قمیص زیب تن فرمایا کرتے تھے۔

ابن عساکر عن ابن عباس رضی الله عنه

۱۸۲۸۴..... حضوراقدس ﷺ سفید ٹوپی پہنا کرتے تھے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی الله عنه

۱۸۲۸۵..... حضوراقدس ﷺ سر پر چپک جانے والی سفید ٹوپی پہنا کرتے تھے۔ ابن عساکر عن عائشة رضی الله عنها

۱۸۲۸۶..... حضوراکرم ﷺ ٹوپی عمامہ کے ساتھ اور بغیر عمامہ کے بھی پہنا کرتے تھے اور عمامہ بھی بغیر ٹوپی کے باندھ لیا کرتے تھے۔ نیز یمنی ٹوپی بھی پہنا کرتے تھے جو سفید اور موٹی سلی ہوتی تھیں۔ جبکہ جنگوں میں کانوں تک ڈھانپنے والی (دھات کی) ٹوپی پہنتے تھے۔ بسا اوقات یوں بھی کرتے کہ ٹوپی سر سے اتار کر بطور سترہ کے سامنے رکھ لیتے اور پھر نماز پڑھ لیتے۔ حضوراکرم ﷺ کی عادات شریفہ میں سے یہ بات بہت اہم تھی کہ آپ اپنے اسلحہ جات، جانور مویشی اور ساز وسامان کا نام رکھ دیتے تھے۔ الرویانی، ابن عساکر عن ابن عباس رضی الله عنه

۱۸۲۸۷..... حضوراقدس ﷺ کی خدمت میں کوئی وفد آتا تو آپ خود بھی اچھے کپڑے زیب تن فرماتے اور اپنے اصحاب کو بھی اس کی ہدایت فرماتے تھے۔

البغوی عن جندب بن مکیث

خوشبویات

۱۸۲۸۸..... حضوراقدس ﷺ کو فاغیہ خوشبو بہت پسند تھی۔ الاوسط للطبرانی عن شعب الایمان للبیهقی عن انس رضی الله عنه

فائدہ:..... فاغیہ حناء کی کلی کو کہتے ہیں۔ نیز وہ پھول جو حناء کی شاخ کو الٹا گاڑنے سے نکلتا ہے اور وہ حناء سے زیادہ اچھا ہوتا ہے۔ اور یوں بھی فاغیہ ہر خوشبودار کلی کو کہتے ہیں۔

۱۸۲۸۹..... حضوراقدس ﷺ کے پاس جب خوشبودار تیل لایا جاتا تو پہلے اس سے چاٹتے پھر اس کو لگا لیتے تھے۔

ابن عساکر عن سالم بن عبد الله بن عمر . والقاسم مرسلاً

۱۸۲۹۰..... حضوراقدس ﷺ کی ایک خوشبو تھی جس سے آپ خوشبو لگایا کرتے تھے۔ ابو داؤد عن انس رضی الله عنه

۱۸۲۹۱..... حضوراکرم ﷺ خوشبو کو رد نہیں کرتے تھے۔ مسند احمد، بخاری، ترمذی، نسائی، ابن ماجة عن انس رضی الله عنه

۱۸۲۹۲..... حضوراقدس ﷺ مشک لیتے اور اپنے سر اور ڈاڑھی پر مل لیتے تھے۔ مسند ابی یعلی عن سلمة بن الاکوع

۱۸۲۹۳۔۔۔حضور اقدس ﷺ اپنی عورتوں کے گھروں سے خوشبو کی تلاش میں رہتے تھے۔الطیالسی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۲۹۴۔۔۔حضور اکرم ﷺ خالص اگر (لکڑی) کے دھوئیں کے ساتھ خوشبو لیتے تھے اور کبھی کافور کے ساتھ ملا کر اس کی دھونی کی خوشبو لیتے تھے۔
مسلم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۸۲۹۵۔۔۔حضور اکرم ﷺ کو فاغیہ خوشبو بہت پسند تھی۔مسند احمد عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۲۹۶۔۔۔عمدہ خوشبو حضور ﷺ کو نہایت مرغوب تھی۔ ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۲۹۷۔۔۔حضور علیہ الصلوۃ والسلام کو حناء کی بو نا پسند تھی۔مسند احمد، ابو داؤد، نسائی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

فائدہ:۔۔۔۔۔فاغیہ خوشبو آپ کو پسند تھی وہ حناء کی کلی یا اور پھولوں کی کلی کی خوشبو کہلاتی ہے جبکہ حناء (مہندی) پسی ہوئی جو ہاتھوں پر لگاتے ہیں اس کی بو آپ کو پسند نہ تھی۔

۱۸۲۹۸۔۔۔حضور اقدس ﷺ جہاں کہیں جاتے تھے آپ کے جسم کی عمدہ خوشبو پہلے ہی وہاں آپ کی آمد کی خبر پہنچا دیتی تھی۔
ابن سعد عن ابراھیم مرسلاً

۱۸۲۹۹۔۔۔حضور اقدس ﷺ جب تیل لگاتے تھے تو پہلے اپنی بائیں ہتھیلی پر تیل ڈال لیتے تھے پھر (دائیں ہاتھ کی انگلیوں کے ساتھ) پہلے ابروؤں پر پھر آنکھوں پر اور پھر سر پر لگاتے تھے۔الشیرازی فی الالقاب عن انس رضی اللہ عنہ

زیب وزینت

۱۸۳۰۰۔۔۔حضور اقدس ﷺ آئینہ میں اپنا چہرہ دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے:

الحمدللّٰہ الذی سوی خلقی فعدلہ وکرم صورۃ وجھی فحسنھا وجعلنی من المسلمین.

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے اچھی حالت پر پیدا کیا، ٹھیک ٹھیک بنایا میرے چہرے کو عزت بخشی اور اس کو حسین بنایا اور مجھے مسلمانوں میں سے بنایا۔ابن السنی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۳۰۱۔۔۔حضور اقدس ﷺ آئینہ دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے:

الحمدللّٰہ الذی حسن خلقی وخلقی وزان منی ماشان من غیری.

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے میری تخلیق اچھی کی اور میرے اخلاق اچھے بنائے اور اوروں کی جو چیزیں عیب دار بنائیں وہ میرے لیے زینت دار حسین وجمیل بنائیں۔

حضور اکرم ﷺ جب سرمہ لگاتے تو دو دو سلائیاں دونوں آنکھوں میں لگاتے اور ایک سلائی دونوں آنکھوں میں لگاتے۔حضور ﷺ جب جوتا پہنتے تھے تو پہلے دائیں پاؤں میں پہنتے تھے۔اور جب جوتے نکالتے تو پہلے بایاں جوتا نکالتے۔جب مسجد میں داخل ہوتے تو پہلے اپنا دایاں پاؤں مسجد میں داخل کرتے اور ہر چیز کے دینے لینے میں (دایاں ہاتھ اور) دائیں طرف کو پسند کرتے تھے۔مسند ابی یعلی، الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۸۳۰۲۔۔۔یہ بات حضور اقدس ﷺ کو نہایت شاق اور ناگوار گزرتی تھی کہ آپ کے بدن سے کسی طرح کی بدبو آئے۔
ابو داؤد عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

طاق عدد میں سرمہ لگانا

۱۸۳۰۳۔۔۔حضور ﷺ یہودیوں کی مخالفت میں بالوں کو رنگنے کا حکم دیتے تھے۔(مثلاً سفید بالوں کو مہندی کے خضاب کا حکم دیتے تھے)۔
الکبیر للطبرانی عن عتبۃ بن عبد

۱۸۳۰۴..... حضوراقدس ﷺ سرمہ لگاتے تو طاق عدد میں لگاتے تھے اور جب دھونی کی خوشبو لیتے وہ بھی طاق مرتبہ لیتے۔

مسند احمد عن عقبة بن عامر

۱۸۳۰۵..... حضوراقدس ﷺ کی ایک سرمہ دانی تھی ہر رات اس سے تین سلائیاں دائیں آنکھ میں اور تین سلائیاں بائیں آنکھ میں لگاتے تھے۔

(ترمذی، ابن ماجۃ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۸۳۰۶..... حضوراقدس ﷺ کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور چاندی کا نگینہ حبشی (سیاہ) تھا۔ مسلم عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۳۰۷..... حضوراقدس ﷺ کی انگوٹھی چاندی کی اور اس کا نگینہ بھی چاندی کا تھا۔ بخاری عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۳۰۸..... حضور ﷺ کو یہ بات ناگوار تھی کہ انگوٹھی کی نمائش کی جائے۔ الکبیر للطبرانی عن عبادة بن عمرو

۱۸۳۰۹..... حضوراقدس ﷺ انگوٹھی دائیں ہاتھ میں پہنتے تھے (تاکہ دائیں کو فضیلت ملے)۔

بخاری، ترمذی عن ابن عمر، مسلم، نسائی عن انس رضی اللہ عنہ، مسند احمد، ترمذی، ابن ماجۃ عن عبد اللہ بن جعفر

۱۸۳۱۰..... حضوراقدس ﷺ (کبھی) بائیں ہاتھ میں (بھی) انگوٹھی پہن لیتے تھے۔ مسلم عن انس، ابوداؤد عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۸۳۱۱..... حضوراقدس ﷺ دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے پھر اس کو بائیں ہاتھ میں بدل لیتے تھے۔

الکامل لابن عدی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ، ابن عساکر عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۳۱۲..... حضوراقدس ﷺ چاندی کی انگوٹھی پہنا کرتے تھے۔ فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وسلم

الکبیر للطبرانی عن عبد اللہ بن جعفر

۱۸۳۱۳..... انگوٹھی کا نگینہ حضوراقدس ﷺ ہتھیلی کے اندرونی حصے کی طرف رکھتے تھے۔ ابن ماجہ عن انس رضی اللہ عنہ و عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۸۳۱۴..... حضوراقدس ﷺ جب بال صاف کرتے تھے تو نورہ (چونے کے پاؤڈر) کے ساتھ بال صاف کرتے اور پہلے اپنی شرمگاہ کے بال خود صاف کرتے پھر باقی جسم کے اضافی بال آپ کے اہل خانہ صاف کرتے۔ ابن ماجہ عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۳۱۵..... حضور ﷺ چونے کے ساتھ بال صاف کرتے اور زیر ناف اور شرمگاہ کے بال اپنے ہاتھ سے صاف کرتے۔

ابن سعد عن ابراهیم و عن حبیب بن ابی ثابت مرسلاً

۱۸۳۱۶..... حضور ﷺ ہر ماہ چونا استعمال فرماتے اور ہر پندرہ دن میں اپنے ناخن کاٹ لیتے تھے۔ ابن عساکر عن ابن عمرؓ

۱۸۳۱۷..... حضوراقدس ﷺ حمام میں داخل ہوتے اور چونا استعمال کرتے تھے۔ ابن عساکر عن واثلہ

۱۸۳۱۸..... حضوراقدس ﷺ اپنی ریش مبارک کے عرض و طول سے (زائد بال کاٹ) لیتے تھے۔ ترمذی عن ابن عمرو

۱۸۳۱۹..... حضوراکرم ﷺ بال اور ناخن دفن کرنے کا حکم دیتے تھے۔ الکبیر للطبرانی عن وائل بن حجر

۱۸۳۲۰..... حضوراقدس ﷺ انسان کی سات چیزیں دفن کرنے کا حکم دیتے تھے: بال، ناخن، خون، حیض کے کپڑے کے ٹکڑے وغیرہ، دانت، خون کے لوتھڑے اور پیدائش کے وقت کی بچے کی جھلی۔ الحکیم عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۳۲۱..... حضور ﷺ مونچھوں کو تراش (کر ہلکا کر) لیتے تھے۔ الکبیر للطبرانی عن ام عیاش، حضور ﷺ کی آزاد کردہ باندی

۱۸۳۲۲..... حضوراقدس ﷺ اپنے ناخن کاٹ لیتے تھے، اپنی مونچھیں ہلکی کر لیتے تھے اور یہ دونوں کام جمعے کے دن نماز جمعہ کے لیے جانے سے قبل کرتے تھے۔ شعب الایمان للبیہقی عن ابی هریرة رضی اللہ عنہ

۱۸۳۲۳..... جو شخص اسلام لے آتا تھا آپ ﷺ اس کو ختنہ کرانے کا حکم دیتے تھے خواہ وہ شخص اسی سال کی عمر کو پہنچ چکا ہو۔ الکبیر للطبرانی عن قتادة الرهاوی

نکاح

۱۸۳۲۴..... حضوراقدس ﷺ جب کسی خاتون کی شادی کرنا چاہتے تو پردے کے پیچھے سے اس سے بات کرتے اور پوچھتے: اے بیٹی! فلاں شخص

تجھے پیغام نکاح دیتا ہے اگر تو اس کو ناپسند کرتی ہے تو ناں کردے کیونکہ کوئی شخص ناں کرنے سے شرم نہیں کرتا اور اگر تو اس کو پسند کرتی ہے تو تیرا خاموش رہنا ہی اقرار ہے۔الکبیر للطبرانی عن عمر رضی اللہ عنہ

۱۸۳۲۵..... حضور اقدس ﷺ جب کسی عورت کو پیغام نکاح دیتے تو فرماتے فلاں عورت کو سعد بن عبادہ کے پیالے کا ذکر کردو۔

ابن سعد عن ابی بکر بن محمد بن محمد بن عمرو بن حزم وعن عاصم بن عمر بن قتادۃ مرسلاً

فائدہ:..... یہ پیالہ ثرید سے بھرا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ ہر روز حضور ﷺ کو بھیجتے تھے۔اور کسی عورت کو نکاح کے پیغام دینے کا انتہائی مہذب طریقہ حضور ﷺ اختیار کرتے تھے کہ اگر وہ اس پیالے میں ہمارے ساتھ اکل وشرب کرنا چاہے تو بتادے۔

۱۸۳۲۵..... حضور اکرم ﷺ جب کسی عورت کو پیغام نکاح دیتے اور انکار ہو جاتا تو دوبارہ اصرار نہیں کرتے تھے۔ چنانچہ ایک مرتبہ کسی خاتون کو پیغام بھجوایا لیکن اس نے انکار کر دیا بعد میں اس نے ہاں کہلوا بھیجی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہم نے تو تیرے علاوہ دوسرا بستر لے لیا ہے۔

ابن سعد عن مجاھد مرسلاً

۱۸۳۲۷..... حضور اکرم ﷺ اپنی عورتوں کے ساتھ خلوت فرماتے تو تمام انسانوں میں سب سے زیادہ نرم اور سب سے زیادہ ہنسنے بولنے اور مسکرانے والے ہوتے تھے۔ابن سعد وابن عساکر عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۳۲۸..... جب کوئی شخص شادی کرتا اور آپ ﷺ اس کو مبارک باد دیتے تو فرماتے اللہ تجھے برکت دے اور اس میں تیرے لیے برکت رکھے اور تم دونوں کو خیر وبھلائی کے ساتھ اکٹھا رکھے۔

مسند احمد، ترمذی، نسائی، ابو داؤد، ابن ماجۃ، مستدرک الحاکم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۸۳۲۹..... حضور ﷺ کسی کی شادی کراتے یا خود شادی فرماتے تو خشک کھجوریں تقسیم کرتے تھے۔السنن للبیھقی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۳۳۰..... حضور اکرم ﷺ شادی کا حکم دیتے تھے اور تنہائی کی زندگی سے انتہائی سختی کے ساتھ ممانعت فرماتے تھے۔

مسند احمد عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۳۳۱..... حضور ﷺ عورتوں کو نکاح کا پیغام دیتے اور فرماتے تم کو یہ ملے گا یہ ملے گا اور سعد کا پیالہ تم کو میری طرف سے ملتا رہے گا۔

الکبیر للطبرانی عن سھل بن سعد

۱۸۳۳۲..... حضور ﷺ مخفی نکاح کو ناپسند کرتے تھے جب تک کہ دف نہ بجالیا جاتا۔مسند عبد اللہ بن احمد عن ابی حسن المازنی

۱۸۳۳۳..... حضور ﷺ کو یہ بات ناپسند تھی کہ عورت کو خالی ہاتھ دیکھیں کہ اس میں مہندی اور خضاب کا رنگ نہ ہو۔

السنن للبیھقی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۳۳۴..... حضور اکرم ﷺ اہل وعیال پر بہت مہربان تھے۔الطیالسی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۳۳۵..... حضور اقدس ﷺ اپنی لخت جگر فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی خوشبو بہت زیادہ سونگھتے تھے (اس طرح کہ ان کے ماتھے پر بوسہ دیتے تھے)۔

ابن عساکر عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

القسم (بیویوں کے ساتھ انصاف کا برتاؤ)

۱۸۳۳۶..... حضور ﷺ کے پاس کوئی چیز (ہدیہ) لائی جاتی تو آپ تمام گھر والیوں کو تقسیم کرتے تھے تاکہ ان کے درمیان امتیاز اور فرق نہ ہو۔

مسند احمد عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۸۳۳۷..... حضور ﷺ جب سفر کا ارادہ کرتے تو اپنی عورتوں کے درمیان قرعہ ڈالتے اور جس کا نام نکلتا اس کو اپنے ساتھ سفر پر لے جاتے۔

بخاری، مسلم، ابو داؤد، ابن ماجۃ عن عائشۃ رضی اللہ عنہ

۱۸۳۳۸۔۔۔۔حضور ﷺ اپنی عورتوں کے درمیان (ہر چیز کی) تقسیم فرمادیا کرتے تھے اور عدل کے ساتھ کام لیتے تھے اور بارگاہ رب العزت میں عرض کرتے تھے:

اے اللہ! جس چیز کا میں مالک ہوں اس میں میری یہ تقسیم ہے، سو جس چیز (محبت قلبی) کا میں مالک نہیں بلکہ تو مالک ہے اس میں مجھے ملامت نہ فرما۔مسند احمد، ابوداؤد، نسائی، ترمذی، ابن ماجۃ، مستدرک الحاکم عن عائشۃ رضی اللہ عنھا

۱۸۳۳۹۔۔۔۔حضور اقدس ﷺ جب بکری ذبح فرماتے تو ارشاد فرماتے یہ (کچھ) خدیجہ کی سہیلیوں کو دے آؤ۔مسلم عن عائشۃ رضی اللہ عنھا

مباشرت اور اس کے متعلق آداب

۱۸۳۴۰۔۔۔۔حضور اکرم ﷺ اپنی کسی بیوی کے ساتھ مباشرت (آرام) فرمانا چاہتے اور وہ حائضہ ہوتی تو اس کو ازار باندھنے کا حکم دیدیتے۔ پھر اس کے ساتھ ہم بستر ہوجاتے۔ بخاری، ابوداؤد عن میمونۃ رضی اللہ عنھا

۱۸۳۴۱۔۔۔۔حضور اقدس ﷺ جب کسی حائضہ بیوی کے ساتھ کچھ مباشرت کا ارادہ فرماتے تو اس کی شرمگاہ پر کپڑا ڈال دیتے تھے۔

ابوداؤد عن بعض امھات المؤمنین

۱۸۳۴۲ جب کسی بیوی کو آشوب چشم کا عارضہ لاحق ہوجاتا تو اس وقت تک اس کے پاس نہ جاتے جب تک وہ صحیح نہ ہوجاتی۔

ابونعیم فی الطب عن ام سلمۃ رضی اللہ عنھا

۱۸۳۴۳۔۔۔۔حضور ﷺ اپنی بیویوں کے ساتھ ازار کے اوپر مباشرت فرمالیتے تھے جب کہ وہ حائضہ ہوتی تھیں۔

مسلم، ابوداؤد عن میمونۃ رضی اللہ عنھا

۱۸۳۴۴۔۔۔۔حضور ﷺ ایک ہی گھڑی میں رات اور دن میں اپنی بیویوں کے پاس چکر لگالیتے تھے۔بخاری، نسائی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۳۴۵۔۔۔۔حضور ﷺ ایک رات میں ایک غسل کے ساتھ تمام عورتوں کے پاس ہوآتے تھے۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجۃ عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۳۴۶۔۔۔۔حضور اقدس ﷺ تین مرتبہ کے خون کو ناپسند کرتے تھے تین مرتبہ کے بعد مباشرت فرمالیتے تھے۔

الکبیر للطبرانی عن ام سلمۃ رضی اللہ عنھا

۱۸۳۴۷۔۔۔۔حضور ﷺ جب عورتوں کے پاس جاتے تو چارزانوں بیٹھتے اور بیوی کو بوسہ دیتے۔ابن سعد عن ابی اسید الساعدی

۱۸۳۴۸۔۔۔۔حضور اقدس ﷺ (بیوی کی) زبان کو چوسا کرتے تھے۔الترفقی فی جزئہ عن عائشۃ رضی اللہ عنھا

طب اور جھاڑ پھونک

۱۸۳۴۹۔۔۔۔حضور اکرم ﷺ جب بیمار ہوجاتے تو ایک مٹھی کلونجی لے کر پھانک لیتے اور پھر پانی میں شہد ملا کر نوش کرلیتے۔

الخطیب فی التاریخ عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۳۵۰۔۔۔۔جب کسی شخص کو سر میں درد ہوتا تو آپ ﷺ اس کو حکم فرماتے کہ جاؤ پچھنے (سینگی) لگوالو۔اور جب کسی کے پاؤں میں تکلیف ہوتی تو فرماتے جا اور پاؤں میں مہندی لگالے۔الکبیر للطبرانی عن سلمی امرأۃ ابی رافع

۱۸۳۵۱۔۔۔۔حضور ﷺ کو بخار ہوجاتا تو پانی کا ایک مشکیزہ منگواتے اور اس کو اپنے سر پر ڈالتے اور غسل کرلیتے۔

الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم عن سمرۃ رضی اللہ عنہ

۱۸۳۵۲۔۔۔۔بسا اوقات آپ کو آدھا سر درد ہوجاتا تو آپ ایک دودن باہر نہ نکلتے۔ابن السنی وابونعیم فی الطب عن بریدۃ رضی اللہ عنہ

فائدہ:...... باہر نہ نکلنے سے مراد گھر اور مسجد کے علاوہ اور جگہ کے لئے نہ نکلنا ہے۔

۱۸۳۵۳...... حضور ﷺ کو جب بھی کوئی زخم یا کانٹا لگتا تو اس پر مہندی لگا لیتے تھے۔ابن ماجۃ عن سلمیٰ ام رافع مولاۃ، آزاد کردہ باندی

۱۸۳۵۴...... حضور ﷺ سر میں پچھنے لگواتے اور اس کو ام مغیث کہتے۔التاریخ للخطیب عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۸۳۵۵...... حضور ﷺ اخدعین (گردن کی دونوں جانبوں میں مخفی رگ) میں اور کاھل (گردن کی پشت پر پشت کے بالائی حصہ) میں پچھنے لگواتے تھے۔اور چاند کی سترہ، انیس اور اکیس تاریخوں میں پچھنے لگواتے تھے۔ترمذی، مستدرک الحاکم عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۳۵۶...... حضور اقدس ﷺ پچھنے لگواتے تھے۔بخاری، مسلم عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۳۵۷...... حضور ﷺ سر میں اور شانوں کے درمیان پچھنے لگواتے اور ارشاد فرماتے: جوان (جگہوں کے) خونوں کو نکلوا دے تو اس کو کوئی نقصان نہ ہوگا خواہ وہ کسی چیز کے لیے کوئی علاج نہ کرے۔ابو داؤد، ابن ماجۃ عن ابی کبشۃ

۱۸۳۵۸...... حضور اقدس ﷺ نرمی کے ساتھ چڑھتے تھے اور بیری کے پتوں کے ساتھ سر دھولیا کرتے تھے۔ابن سعد عن ابی جعفر مرسلاً

۱۸۳۵۹...... حضور ﷺ داغ لگوانے کو ناپسند کرتے تھے اور گرم کھانے کو بھی ناپسند فرماتے تھے اور ارشاد فرماتے تھے: ٹھنڈا کھانا کھاؤ اس میں برکت ہے اور گرم کھانے میں برکت نہیں ہے۔حلیۃ الاولیاء عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۳۶۰...... حضور ﷺ ہر رات سرمہ لگاتے تھے، ہر مہینہ پچھنے لگواتے تھے اور ہر سال دوا پیتے تھے۔

الکامل لابن عدی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۳۶۱...... جب آپ ﷺ کے گھر والوں کو بخار آجاتا تو حساء بنانے کا حکم دیتے (آٹے کے ساتھ کچھ بھی ملا کر بنایا جانے والا کھانا) اور پھر اس کو چسکی چسکی پینے کا حکم دیتے اور ارشاد فرماتے یہ رنجیدہ کے دل کو جوڑتا ہے اور بیمار کے دل سے بیماری کو یوں کھینچ لیتا ہے جس طرح تمہارے چہرے سے میل کو پانی دھو دیتا ہے۔ترمذی، ابن ماجۃ، مستدرک الحاکم عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۳۶۲...... حضور اکرم ﷺ بیمار ہو جاتے تو معوذتین پڑھ کر اپنے آپ پر دم کر لیتے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب مرض شدت کی صورت اختیار کر جاتا تو میں یہ سورتیں پڑھ کر آپ کے ہاتھوں پر دم کر کے آپ کے ہاتھوں کو آپ کے جسم پر پھیرتی تھی آپ کے ہاتھوں کی برکت کی وجہ سے۔بخاری، مسلم، ابو داؤد، ابن ماجۃ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۳۶۳...... حضور اقدس ﷺ صبح کی نماز پڑھ لیتے تو اہل مدینہ اپنے اپنے برتنوں میں پانی بھر کر لاتے اور آپ ہر برتن میں ہاتھ ڈبوتے جاتے۔ (پھر وہ اپنے ساتھ یہ برکت والا پانی لے جاتے)۔مسند احمد، مسلم عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۳۶۴...... حضور ﷺ بیمار پڑ جاتے تو جبرئیل علیہ السلام آپ پر ان کلمات کے ساتھ دم کرتے تھے:

بسم اللہ یبریک ومن کل داء یشفیک ومن شر حاسد اذا حسد وشر کل ذی عین.

اللہ کا نام لیتا ہوں جو آپ کو اس مرض سے بری کرے گا اور آپ کو ہر بیماری سے شفاء دے گا اور ہر حاسد کے شر سے جب وہ حسد کرے اور ہر بدنظر کے شر سے آپ کو شفاء دے گا۔مسلم عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۳۶۵...... جب حضور ﷺ کو آشوب چشم کا مرض ہو جاتا یا آپ کے کسی صحابی کو تو آپ ﷺ یہ کلمات پڑھتے:

اللھم متعنی ببصر واجعلہ الوارث منی وأرنی فی العدو ثاری وانصرنی علی من ظلمنی.

اے اللہ! میری آنکھوں کے ساتھ فائدہ دے اور اس بینائی کو میرے آخر دم تک سلامت رکھ! اور دشمن میں مجھے اپنا انتقام دکھا اور میرے ظالم دشمن پر میری مدد فرما۔ابن السنی مستدرک الحاکم عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۳۶۶...... جب حضور اقدس ﷺ کو آنکھوں میں کسی تکلیف کا احساس ہوتا تو یہ دعا کرتے:

اللھم بارک لی فیہ ولا تضرہ.

اے اللہ! مجھے اس میں برکت دے اور اس کو نقصان نہ پہنچنے دے۔ابن السنی عن حکیم بن حزام

۱۸۳۶۷.....حضورﷺکو جب کسی شی کا خوف ہوتا تو یہ کلمات پڑھتے:

الله الله ربی لاشریک له.

اللہ! اللہ! میرا رب ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔نسائی عن ثوبان رضی الله عنه

۱۸۳۶۸.....حضور اقدسﷺکے اہل خانہ میں سے کوئی بیمار ہو جاتا تو معوذ تین کی سورتیں پڑھ کر دم کر دیتے۔مسلم عن عائشة رضی الله عنها

۱۸۳۶۹.....حضورﷺحضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو حکم دیتے کہ بدنظری سے جھاڑ پھونک کریں۔مسلم عن عائشة رضی الله عنها

۱۸۳۷۰.....حضورﷺاپنے اصحاب کو بخار اور ہر طرح کے درد میں یہ کلمات پڑھنا سکھاتے تھے:

بسم الله الكبير اعوذ بالله العظيم من شر كل عرق نعار ومن شر حر النار.

اللہ کے نام سے جو بڑا ہے، میں اللہ عظمت والے کی پناہ لیتا ہوں ہر پھڑ کنے والی رگ سے اور جہنم کی گرمی (بخار) سے۔

مسند احمد، ترمذی، مستدرک الحاکم عن ابن عباس رضی الله عنه

کلام:.....امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ روایت ضعیف ہے کیونکہ اس کی سند میں ابراہیم بن اسماعیل بن ابی حبیبہ ضعیف ہے۔

۱۸۳۷۱.....حضورﷺجھاڑ پھونک کے کلمات پڑھنے کے بعد پھونک دیا کرتے تھے۔ابن ماجة عن عائشة رضی الله عنها

۱۸۳۷۲.....جب حضورﷺکسی مریض کے پاس آتے یا کوئی مریض آپ کے پاس لایا جاتا تو یہ کلمات پڑھتے:

اذهب البأس رب الناس واشف انت الشافی لا شفاء الا شفاءک شفاء لایغادر سقما.

اے اللہ! بیماری کو دفع فرما، اے لوگوں کے رب! اور شفاء بخش بے شک تو شفاء دینے والا ہے، کوئی شفاء نہیں تیری شفاء کے سوا ایسی شفاء جو بیماری قطعاً نہ چھوڑے۔ترمذی، ابن ماجة عن عائشة رضی الله عنها

نیک فالی

۱۸۳۷۳.....حضور اکرمﷺنیک فالی لیتے تھے لیکن بدفالی نہ لیتے تھے اور اچھے نام کو پسند فرماتے تھے۔

مسند احمد عن ابن عباس رضی الله عنه

۱۸۳۷۴.....حضورﷺجب کسی کام کے لیے نکلتے تو آپ کو یہ بات پسند تھی کہ کوئی آپ کو **یا راشد یا نجیح** (اے بھلائی والے، اے فلاح وکامیابی پانے والے) کہہ کر پکارے۔ترمذی، مستدرک الحاکم عن انس رضی الله عنه

۱۸۳۷۵.....حضورﷺناموں پر تعبیر دے دیا کرتے تھے۔مسند البزار عن انس رضی الله عنه

۱۸۳۷۶.....حضور اقدسﷺکو نیک فال پسند تھا اور بدشگونی انتہائی ناپسند تھی۔

ابن ماجة عن ابی هریرة رضی الله عنه، مستدرک الحاکم عن عائشة رضی الله عنها

۱۸۳۷۷.....حضورﷺبدفالی نہ لیتے تھے جبکہ نیک فالی لیا کرتے تھے۔الحکیم والبغوی عن بریدة رضی الله عنه

چوتھا باب.....اخلاق، افعال اور اقوال کے بارے میں

۱۸۳۷۸.....حضورﷺکا اخلاق قرآن تھا۔مسند احمد، مسلم، ابوداؤد عن عائشة رضی الله عنها

۱۸۳۷۹.....حضورﷺکو جھوٹ سے انتہائی نفرت تھی۔شعب الایمان للبیهقی عن عائشة رضی الله عنها

۱۸۳۸۰.....حضورﷺجب کوئی عمل کرتے تو بہت اچھی طرح پابندی کے ساتھ اس کو برقرار رکھتے۔مسلم، ابوداؤد عن عائشة رضی الله عنها

۱۸۳۸۱ حضورﷺکو جب علم ہوتا کہ آپ کے گھر والوں میں سے کسی نے جھوٹ بولنے کا ارتکاب کیا ہے تو آپ اس سے مسلسل کنارہ کشی

فرماتے رہتے جب تک کہ وہ اس جھوٹ سے توبہ ظاہر نہ کرے۔مسند احمد، مستدرك الحاكم عن عائشة رضی اللہ عنہا

۱۸۳۸۲ ..... حضور ﷺ کی خدمت میں کوئی شخص آتا اور آپ اس کو مسرور اور خوش دیکھتے تو اس کا ہاتھ تھام لیتے۔ابن سعد عن عکرمہ مرسلاً

۱۸۳۸۳ ..... جب حضور ﷺ کو کسی شخص کی طرف سے کوئی ناگوار بات پہنچتی تو یوں نہ کہتے کہ فلاں شخص کو کیا ہو گیا کہ ایسا کہتا ہے۔ بلکہ یوں ارشاد فرماتے: لوگوں کا کیا حال ہو گیا ہے کہ ایسے ایسے کہتے ہیں۔ابوداؤد عن عائشة رضی اللہ عنہا

۱۸۳۸۴ ..... جب حضور اقدس ﷺ کسی بات سے راضی ہوتے تو سکوت (فرمانے کے ساتھ اس کا اظہار) کرتے تھے۔

ابن مندة عن سهل بن سعد الساعدی اخی سهل

۱۸۳۸۵ ..... آپ ﷺ خادم سے (دل لگی کی باتوں میں) یہ بھی فرماتے تھے: کیا تم کو کسی چیز کی کوئی ضرورت ہے۔مسند احمد عن رجل

۱۸۳۸۶ ..... جب حضور ﷺ کو کوئی بات ناگوار گزرتی تو چہرے میں اس کا اثر دکھائی دیتا تھا۔الاوسط للطبرانی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۳۸۷ ..... حضور ﷺ تہمت کی وجہ سے کسی سے باز پرس نہ فرماتے تھے۔اور نہ کسی کا الزام کسی پر قبول فرماتے تھے۔

حلية الاولياء عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۳۸۸ ..... حضور ﷺ اپنے پاس سے لوگوں کو دفع نہ فرماتے تھے اور نہ لوگ آپ کے پاس سے دوسروں کو ہٹاتے تھے۔

الکبیر للطبرانی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۳۸۹ ..... حضور ﷺ کسی شخص سے ایسی صورت میں ملاقات نہ فرماتے تھے جس کو وہ ناپسند کرتا ہو۔

مسنداحمد، الادب المفرد للبخاری، ابوداؤد، نسائی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۳۹۰ ..... حضور ﷺ زمزم کا پانی منگواتے تھے۔ترمذی، مستدرك الحاكم عن عائشة رضی اللہ عنہا

شکر

۱۸۳۹۱ ..... جب حضور اقدس ﷺ کو کوئی خوش کن معاملہ پیش آتا تو یہ دعا پڑھتے:

الحمدلله الذی بنعمته تتم الصالحات.

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس کی نعمت کی بدولت خوشیاں پوری ہوتی ہیں۔

اور جب کوئی ناگوار بات پیش آجاتی تو فرماتے:

الحمدلله علی کل حال

ہر حال میں اللہ کی تعریف ہے۔ ابن السنی فی عمل یوم ولیلة، مستدرك الحاكم عن عائشة رضی اللہ عنہا

۱۸۳۹۲ ..... جب رسول اکرم ﷺ کو کوئی خوشی پہنچتی تو آپ کا چہرہ چمک اٹھتا گویا چاند کا ٹکڑا ہے۔بخاری، مسلم عن کعب بن مالك

۱۸۳۹۳ ..... جب رسول اللہ ﷺ کو کوئی خوشگوار بات پیش آتی تو اللہ کے شکر میں سجدہ ریز ہو جاتے۔

ابوداؤد، ابن ماجة، مستدرك الحاكم عن ابی بكرة رضی اللہ عنہ

۱۸۳۹۴ ..... جب حضور اقدس ﷺ کو پسندیدہ بات پیش آتی تو یہ دعا پڑھتے:

الحمدلله الذی بنعمته تتم الصالحات

اور جب کوئی ناگوار بات پیش آتی تو فرماتے:

الحمدلله علی کل حال (رب اعوذبك من حال اهل النار)

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں (اے رب میں اہل جہنم کے حال سے تیری پناہ مانگتا ہوں)۔ ابن ماجة عن عائشة رضی اللہ عنہا

کلام: ......روایت کا آخری ٹکڑا الگ حدیث ہے جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے اور اس کی سند میں موسیٰ بن عبیدہ ضعیف راوی ہے۔

ہنسی مذاق

۱۸۳۹۵ ..... جب حضور اقدس ﷺ کو ہنسی آتی تو منہ پر ہاتھ رکھ لیتے تھے۔ البغوی عن والد مرة

۱۸۳۹۶ ......حضور اقدس ﷺ ہنسی کی آواز کو بلند نہیں ہونے دیتے تھے۔ الکبیر للطبرانی عن جابر بن سمرة رضی اللہ عنه

۱۸۳۹۷ ..... حضور ﷺ طویل سکوت اور قلیل ہنسی والے تھے۔ مسند احمد عن جابر بن سمرة رضی اللہ عنه

۱۸۳۹۸ ......حضور ﷺ میں ہنسی مذاق بہت کم تھا۔ التاریخ للخطیب، ابن عساکر عن ابن عباس رضی اللہ عنه

۱۸۳۹۹ ......حضور اکرم ﷺ لوگوں میں سب سے زیادہ ہنس مکھ انسان تھے اور سب سے زیادہ اچھے دل کے مالک تھے۔

الکبیر للطبرانی عن ابی امامة

۱۸۴۰۰ ..... حضور اقدس ﷺ سب سے زیادہ خوش طبع انسان تھے۔ ابن عساکر عن انس رضی اللہ عنه

۱۸۴۰۱ ..... حضور اکرم ﷺ جب بھی کوئی بات کرتے تو مسکراتے تھے۔ مسند احمد عن ابی الدرداء رضی اللہ عنه

۱۸۴۰۲ ......حضور اکرم ﷺ مسکراہٹ کی حد تک ہنستے تھے۔ مسند احمد، ترمذی، مستدرک الحاکم عن جابر بن سمرة رضی اللہ عنه

۱۸۴۰۳ ......حضور اقدس ﷺ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی بچی زینب کے ساتھ کھیلتے اور اس کو محبت کے ساتھ یا زوینب یا زوینب بار بار فرماتے تھے۔

الضیاء عن انس رضی اللہ عنه

غضب

۱۸۴۰۴ ..... حضور اکرم ﷺ کو جب استادہ (کھڑے ہونے کی) حالت میں غصہ آجاتا تو بیٹھ جاتے۔ اور اگر بیٹھنے کی صورت میں غصہ آجاتا تو کروٹ کے بل لیٹ جاتے اور اس طرح غصہ فرو ہوجاتا۔ ابن ابی الدنیا فی ذم الغضب عن ابی ہریرة رضی اللہ عنه

۱۸۴۰۵ ..... حضور اکرم ﷺ غصہ ہوتے تو کوئی آپ پر جرأت نہ کرسکتا تھا سوائے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے۔

حلیة الاولیاء، مستدرک الحاکم عن ام سلمة رضی اللہ عنها

۱۸۴۰۶ ..... حضور اکرم ﷺ غصہ ہوتے تو آپ کے رخسار سرخ ہوجاتے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنه عن ام سلمة رضی اللہ عنها

۱۸۴۰۷ ..... حضور اکرم ﷺ کسی کو سرزنش کے وقت کہتے تھے: کیا ہوگیا اس کو، اس کا سر خاک آلود ہو۔

مسند احمد، بخاری عن انس رضی اللہ عنه

۱۸۴۰۸ ......حضور اکرم ﷺ سخت پکڑ والے انسان تھے۔ ابن سعد عن محمد بن علی مرسلاً

۱۸۴۰۹ ......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جب غصہ ہوجاتیں تو حضور اقدس ﷺ ان کو ٹھنڈا فرماتے اور ارشاد فرماتے: اے عویش (پیار کی وجہ سے عائشہ نام کی تصغیر) یوں کہہ:

اللهم رب محمد اغفرلی ذنبی واذهب غیظ قلبی واجرنی من مضلات الفتن

اے اللہ! اے محمد کے پروردگار! میرے گناہ بخش دے اور میرے دل کا غصہ فرو کردے اور مجھے گمراہ کن فتنوں سے پناہ دیدے۔

ابن السنی عن عائشة رضی اللہ عنها

سخاوت

۱۸۴۱۰ حضور اقدس ﷺ نہایت مہربان تھے اور جب بھی آپ کے پاس کوئی (حاجت مند) آتا تو ضرور اس کو (کچھ عنایت فرماتے، نہ ہوتا تو اس کو) وعدہ دیتے اور اس کو پورا کرتے جب آپ کے پاس کچھ ہوتا۔ الادب المفرد للبخاری عن انس رضی اللہ عنه

۱۸۴۱۱ حضور اقدس ﷺ سے جب بھی کسی چیز کا سوال کیا جاتا تو اس کو انکار نہ فرماتے تھے۔ مسند احمد عن ابی اسید الساعدی

۱۸۴۱۲ حضور ﷺ آئندہ کل کے لیے کوئی چیز اٹھا نہ رکھتے تھے۔ ترمذی عن انس رضی اللہ عنه

کلام:...... امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو کتاب الزہد باب ماجاء فی معیشۃ النبی ﷺ رقم ۲۳۶۲ پر تخریج فرمایا اور اس کو غریب (ضعیف) ہونے کا حکم لگادیا۔

۱۸۴۱۳ ...حضور اقدس ﷺ سے جب کسی چیز کا سوال کیا جاتا تو اس کو ضرور عطا کرتے یا خاموش ہو جاتے۔

مستدرك الحاكم عن انس رضی اللہ عنه

فقر و فاقہ

۱۸۴۱۴ حضور اکرم ﷺ کو بسا اوقات اس قدر ردی کھجوریں بھی میسر نہ ہوتی تھیں جو شکم پری کر دیں۔ الکبیر للطبرانی عن النعمان بن بشیر

۱۸۴۱۵ حضور اکرم ﷺ کو بھوک کی شدت کی وجہ سے پیٹ پر پتھر باندھنے کی نوبت آجاتی تھی۔ ابن سعد عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنه

۱۸۴۱۶ ...حضور اقدس ﷺ مسلسل کئی کئی راتیں پیٹ لپیٹ کر (بھوک میں) کاٹتے تھے۔ اور آپ کے اہل خانہ رات کو کچھ بھی کھانے کے لیے نہ پاتے تھے اور ان حضرات کی روٹی زیادہ تر جو کی ہوتی تھی (اور وہ بھی اکثر میسر نہ ہوتی تھی)۔

مسند احمد، ترمذی، ابن ماجة عن ابن عباس رضی اللہ عنه

گھر سے نکلتے وقت کی عادات شریفہ

۱۸۴۱۷ حضور اکرم ﷺ گھر سے نکلتے تو یہ دعا پڑھتے:

بسم الله لاحول ولاقوة الا بالله التكلان على الله.

اللہ کے نام سے، بدی سے بچنے کی، نیکی کرنے کی قوت صرف اللہ کی مدد کے ساتھ ہے اور اللہ ہی پر بھروسہ ہے۔

ابن ماجة، مستدرك الحاكم، ابن السنی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنه

کلام:...... زوائد ابن ماجہ میں ہے کہ اس روایت میں عبداللہ بن حسین ایک راوی ہے جس کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے ضعیف قرار دیا ہے۔

۱۸۴۱۸...... حضور اکرم ﷺ جب گھر سے نکلتے تھے تو یہ دعا پڑھتے تھے:

بسم الله توكلت على الله، اللهم انا نعوذبك من ان نزل أو نضل أو نظلم اؤنظلم أو نجهل أو يجهل علينا

اللہ کے نام سے، میں نے اللہ پر بھروسہ کیا۔ اے اللہ ہم تیری پناہ مانگتے ہیں اس بات سے کہ (سیدھی راہ سے) پھسل جائیں یا گمراہ ہوجائیں یا کسی پر ظلم کریں یا ہم خود ظلم کرنے والے بن جائیں یا ہم جہالت کا ارتکاب کریں یا ہمارے ساتھ کوئی جہالت کا برتاؤ کرے۔ ترمذی، ابن السنی عن ام سلمة رضی اللہ عنها

۱۸۴۱۹...... حضور اقدس ﷺ جب اپنے گھر سے نکلتے تھے تو یہ دعا پڑھتے تھے:

بسم الله، رب اعوذبک من ان أزل أو اضل أو أظلم، او اظلم، او اجهل او يجهل علی

مسند احمد، نسائی، ابن ماجة، مستدرک الحاکم عن ام سلمة رضی الله عنها

ابن عساکر نے یہ اضافہ کیا ہے:

أو ان ابغی أو أن يبغی علی.

یا میں کسی پر زیادتی کروں یا مجھ پر زیادتی کی جائے۔

۱۸۴۲۰..... حضور اقدس ﷺ جب اپنے گھر سے نکلتے تو یہ دعا پڑھتے:

بسم الله توکلت علی الله لا حول ولا قوة الا بالله، اللهم انی اعوذبک ان اضل او اضل او ازل او ازل او اظلم او اظلم او اجهل او يجهل علی او ابغی او يبغی علی. الکبير للطبرانی عن بريدة رضی الله عنه

۱۸۴۲۱..... حضور اقدس ﷺ جب راہ چلتے تو ادھر ادھر متوجہ نہ ہوتے تھے۔مستدرک الحاکم عن جابر رضی الله عنه

۱۸۴۲۲..... جب حضور اقدس ﷺ چلتے تو آپ کے اصحاب آپ سے آگے چلتے تھے۔اور آپ کے پیچھے چلنے کیلئے فرشتوں کا راستہ چھوڑ دیتے تھے۔

(ابن ماجه، مستدرک الحاکم عن جابر رضی الله عنه

۱۸۴۲۳..... حضور اقدس ﷺ جب چلتے تو تیزی کے ساتھ چلتے تھے حتیٰ کہ آپ کے پیچھے سے کوئی شخص دوڑنے کی سی ہیئت میں چل کر بھی آپ کو نہ پا سکتا تھا۔ابن سعد عن بريدة بن مرثد مرسلاً

۱۸۴۲۴..... حضور اقدس ﷺ جب چلتے تو قدم کو قوت سے اکھاڑتے تھے۔الکبير للطبرانی عن ابی عتبة

۱۸۴۲۵..... حضور اقدس ﷺ جب چلتے تھے تو یوں محسوس ہوتا تھا گویا اوپر سے نیچے اتر رہے ہیں۔

ابوداؤد، مستدرک الحاکم عن انس رضی الله عنه

۱۸۴۲۶..... حضور اقدس ﷺ چلتے ہوئے اپنے پیچھے متوجہ نہ ہوتے تھے اور نہ دیکھتے تھے۔بعض اوقات ایسا بھی ہوتا تھا کہ آپ کی چادر کسی درخت میں اٹک جاتی پھر بھی آپ اس طرف نہ دیکھتے تھے بلکہ آپ کے اصحاب چادر درخت سے چھڑاتے تھے۔

ابن سعد، الحکيم، ابن عساکر عن جابر رضی الله عنه

۱۸۴۲۷..... حضور اکرم ﷺ ایسی چال کے ساتھ چلتے تھے کہ معلوم ہوتا تھا آپ نہ عاجز ہیں اور نہ سست رو۔ابن عساکر عن ابن عباس رضی الله عنه

۱۸۴۲۸..... حضور اکرم ﷺ کو یہ بات ناپسند تھی کہ کوئی آپ کے پیچھے چلے بلکہ دائیں یا بائیں (کسی کا چلنا گوارا) فرما لیتے تھے۔

مستدرک الحاکم عن ابن عمر رضی الله عنه

۱۸۴۲۹..... حضور اقدس ﷺ دباغت شدہ اور رنگی ہوئی بغیر بالوں والی کھال کے جوتے پہن لیتے تھے اور اپنی ریش مبارک کو ورس (تل کی مانند گھاس جس سے رنگائی کی جاتی ہے) کے اور زعفران کے ساتھ زرد رنگ لیتے تھے۔بخاری، مسلم، ابوداؤد عن ابن عمر رضی الله عنه

۱۸۴۳۰..... حضور اکرم ﷺ کو یہ بات ناپسند تھی کہ جوتوں میں سے کہیں سے بھی پاؤں کا کچھ حصہ نظر آئے۔

الزهد للامام احمد عن زياد بن سعد مرسلاً

۱۸۴۳۱..... حضور اقدس ﷺ کے جوتوں کے اوپر دو پٹے ہوتے تھے (جو ایک دوسرے کو کراس کرتے تھے)۔ترمذی عن انس رضی الله عنه

کلام (گفتگو)

۱۸۴۳۲..... حضور اقدس ﷺ کی گفتگو ٹھہر ٹھہر کر اور نرمی کے ساتھ ہوتی تھی۔ابوداؤد عن جابر رضی الله عنه

۱۸۴۳۳..... حضور اقدس ﷺ کا کلام ایسا صاف ستھرا ہوتا تھا کہ ہر سننے والا سمجھ لیتا تھا۔ابوداؤد عن عائشة رضی الله عنها

۱۸۴۳۴.....حضوراقدس ﷺ جب کوئی بات ارشادفرماتے تو تین مرتبہ اس کو دہراتے تھے حتیٰ کہ اس کو اچھی طرح سمجھ لیا جاتا۔اور جب حضور ﷺ کسی قوم کے پاس آتے تو تین مرتبہ ان کو سلام کرتے تھے۔مسنداحمد، بخاری، ترمذی عن انس رضي الله عنه

۱۸۴۳۵.....حضوراقدس ﷺ جب کسی بات کو تین مرتبہ ارشادفرمالیتے تو کسی کو دوبارہ پوچھنے کی ضرورت نہ رہتی تھی۔الشیرازی عن ابی حدرد

۱۸۴۳۶.....حضوراقدس ﷺ بات کو تین مرتبہ دہراتے تھے تاکہ اس کو اچھی طرح سمجھ لیا جائے۔ترمذی، مستدرک الحاکم عن انس رضی الله عنه

۱۸۴۳۷.....حضوراقدس ﷺ تین بار کلام کو دہرالیتے تو پھر اس کو کوئی نہ پوچھتا تھا۔ابن قانع عن زیادبن سعد

۱۸۴۳۸.....حضوراقدس ﷺ اس طرح بات چیت فرماتے کہ اگر کوئی شمار کرنے والا شمار کرنا چاہتا تو شمار کر لیتا تھا۔

بخاری، مسلم، ابوداؤدعن عائشة رضی الله عنها

۱۸۴۳۹.....حضوراقدس ﷺ سے جب بھی کسی شی کے بارے میں سوال کیا جاتا آپ اس کو ضرور انجام دیتے تھے۔

الکبیر للطبرانی عن طلحة رضی الله عنه

۱۸۴۴۰.....ایسا نہ ہوتا تھا کہ حضوراقدس ﷺ کسی کام کے متعلق اس کو ممتاز فرمادیں۔چنانچہ جب آپ سے کسی چیز کے متعلق سوال کیا جاتا اور آپ کا ارادہ کرنے (اور دینے) کا ہوتا تو ہاں (نعم) فرمادیتے۔اور اگر ارادہ نہ ہوتا تو خاموش ہوجاتے۔ابن سعد عن محمد بن الحنفية مرسلاً

۱۸۴۴۱.....حضوراقدس ﷺ زیادہ سوالات کو ناپسند کرتے تھے اور ان کو معیوب بتاتے تھے۔لیکن جب ابورزین سوال کرہی بیٹھتا تو اس کو اچھی طرح قبول کرتے۔الکبیر للطبرانی عن ابی رزین

۱۸۴۴۲.....حضوراقدس ﷺ اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ کسی شخص کو تیز آواز میں بولتا سنتے بلکہ حضوراقدس ﷺ کو یہ بات پسند تھی کہ پست آواز میں بات کی جائے۔الکبیر للطبرانی عن ابی امامة

۱۸۴۴۳.....حضور ﷺ کی آخری گفتگوؤں میں سے یہ بات بھی تھی:

اللہ لعنت کرے یہود ونصاریٰ پر جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مساجد بنالیا۔سرزمین عرب میں دو دین کبھی باقی نہ رہیں گے۔

السنن للبیهقی عن ابی عبیدة ابن الجراح

۱۸۴۴۴.....حضوراکرم ﷺ کا آخری کلام یہ تھا:

نماز!نماز!اوراللہ سے اپنے غلام باندیوں کے بارے میں ڈرو۔ابوداؤد، ابن ماجة عن علی رضی الله عنه

۱۸۴۴۵.....حضوراکرم ﷺ کے آخری کلاموں میں سے یہ بھی تھا:

میرا پروردگار بزرگی والا بلندرتبہ والا ہے میں نے پیغام رسالت پہنچادیا۔

اس کے بعد رسول اکرم ﷺ وفات کر گئے۔مستدرک الحاکم عن انس رضی الله عنه

الحلف (قسم)

۱۸۴۴۶.....حضوراکرم ﷺ قسم میں انتہائی تاکید فرماتے تو یوں فرماتے: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں ابوالقاسم کی جان ہے۔

مسند احمد عن ابی سعید

۱۸۴۴۷.....حضوراقدس ﷺ جب قسم اٹھالیتے تھے تو اس کو توڑتے نہ تھے حتیٰ کہ کفارۂ قسم نازل ہوگیا۔(پھر قسم توڑتے تو اس کا کفارہ ادا فرمادیتے)۔

مستدرک الحاکم عن عائشة رضی الله عنها

۱۸۴۴۸.....حضوراقدس ﷺ (تاکیداً) قسم اٹھاتے تو یوں فرماتے: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے۔

ابن ماجه عن رفاعة الجهنی

کلام:...... زوائد ابن ماجہ میں ہے کہ اس روایت کی سند ضعیف ہے۔

۱۸۴۴۹..... حضور اقدس ﷺ کی اکثر قسموں میں سے یہ قسم ہوتی تھی:

لا ومصرف القلوب.

ہرگز نہیں، قسم ہے دلوں کو پھیرنے والے کی! ابن ماجۃ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

اشعار کے ساتھ تمثیل

۱۸۴۵۰..... جب حضور اقدس ﷺ کو کسی خبر کا انتظار ہوتا اور وہ دیر ہو جاتی تو طرفہ شاعر کا یہ بیت پڑھتے:

ویأتیک بالاخبار من لم تزود.

اور تیرے پاس ایسا شخص خبریں لے کر آئے گا جو توشہ کا محتاج نہیں۔ مسند احمد عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۴۵۱..... حضور اقدس ﷺ اس شعر کے ساتھ مثال دیتے تھے:

ویأتیک بالاخبار من لم تزود. الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ، ترمذی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۴۵۲..... حضور اکرم ﷺ اس شعر کے ساتھ بھی تشبیہ دیتے تھے:

کفی بالاسلام والشیب للمرء ناهیاً.

آدمی کو منکرات سے باز رکھنے کے لیے اسلام اور بڑھاپا بہت ہے۔ ابن سعد عن الحسن مرسلاً

متفرق اخلاق کے بیان میں

۱۸۴۵۳..... حضور اقدس ﷺ جب کسی شخص کو (خوش کرنے کے لیے) کوئی تحفہ پیش کرنا چاہتے تو اس کو زمزم کا پانی پلاتے تھے۔

حلیۃ الاولیاء عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۸۴۵۴..... حضور اقدس ﷺ کو کوئی ضرورت پیش آتی اور اس کو بھولنے کا ڈر ہوتا تو اپنی چھنگلیاں میں یا اپنی انگوٹھی میں کوئی دھاگہ باندھ لیتے تھے۔

ابن سعد، الحکیم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۸۴۵۵..... حضور اقدس ﷺ جب کسی کا نسب بیان کرتے تو اس کی نسبت میں معد بن عدنان بن ادد سے تجاوز نہ کرتے تھے اور فرماتے تھے:
سب بیان کرنے والوں نے جھوٹ باندھے ہیں، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وقرونا بین ذلک کثیرا.

اور اس کے درمیان بہت سے زمانے (والے) گزرے ہیں۔ ابن سعد عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۸۴۵۶..... حضور اقدس ﷺ جب بازار میں داخل ہوتے تو یہ دعا پڑھتے تھے:

اللھم انی اسألک من خیر هذه السوق وخیرما فیها واعوذبک من شرها وشرمافیها. اللھم انی اعوذبک أن أصیب فیها یمینا فاجرة أو صفقة خاسرة.

اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس بازار کی خیر کا اور جو کچھ اس بازار میں ہے سب کی خیر کا اور تیری پناہ مانگتا ہوں اس کے شر سے اور جو کچھ اس میں ہے سب کے شر سے اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ بازار میں کسی جھوٹی قسم یا گھاٹے کے سودے کا ارتکاب کر بیٹھوں۔ الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم عن بریدۃ رضی اللہ عنہ

کلام:...... امام حاکم نے مستدرک میں ۱/۵۳۹ پر اس کو تخریج فرمایا اور امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر یہ تعلیق فرمائی ہے کہ اس روایت میں

مسروق بن المرزبان ہے جو حجت نہیں ہے۔

۱۸۴۵۷..... حضور اقدس ﷺ جب سہیل کو دیکھتے تو فرماتے: اللہ پاک سہیل پر لعنت کرے وہ عشر وصول کرنے والا تھا جس کی وجہ سے مسخ ہو گیا۔
ابن السنی عن علی رضی اللہ عنہ

۱۸۴۵۸..... حضور اقدس ﷺ جب کھڑے ہوتے تو اپنے ایک ہاتھ کے سہارے کھڑے ہوتے تھے۔ الکبیر للطبرانی عن وائل بن حجر

۱۸۴۵۹..... حضور اقدس ﷺ شراب پینے کی سزا میں جوتے اور چھڑی کے ساتھ مارتے تھے۔ ابن ماجة عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۴۶۰..... حضور ﷺ کو اترج پھل کو دیکھنا اچھا لگتا تھا اور سرخ کبوتر کو دیکھنا بھی اچھا لگتا تھا۔ ابوداؤد، الکبیر للطبرانی، ابن السنی، ابونعیم فی الطب عن ابی کبشه، ابن السنی وابونعیم عن علی رضی اللہ عنہ، ابونعیم عن عائشة رضی اللہ عنہا

۱۸۴۶۱..... حضور اقدس ﷺ کو سبزہ اور جاری پانی کی طرف دیکھنا پسند تھا۔ ابن السنی وابونعیم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۸۴۶۲..... حضور ﷺ کو کھجور کی خشک ٹہنی کا ہاتھ میں لینا پسند تھا۔ مستدرك الحاکم عن ابی سعید

۱۸۴۶۳..... حضور اقدس ﷺ کو کھجور کی شاخ پسند تھی اور اس کا کچھ ٹکڑا آپ کے ہاتھ میں رہتا تھا۔ مسند احمد، ابوداؤد عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

نزول وحی

۱۸۴۶۴..... جب حضور اقدس ﷺ پر وحی نازل ہوتی تھی تو اپنا سر مبارک جھکا لیتے اور آپ کے اصحاب بھی سر جھکا لیتے تھے۔ جب وحی ختم ہو جاتی تو سر اٹھا لیتے تھے۔ مسلم عن عبادة الصامت

۱۸۴۶۵..... جب حضور اقدس ﷺ پر وحی نازل ہوتی تھی تو اس کی شدت کے آثار آپ کے چہرے پر نظر آتے اور چہرے کا رنگ بدل جاتا تھا۔
مسند احمد، مسلم عن عبادة بن الصامت

۱۸۴۶۶..... حضور اقدس ﷺ پر جب وحی نازل ہوتی تھی تو آپ کے چہرے کے پاس شہد کی مکھیوں کی بھنبھناہٹ سنائی دیتی تھی۔
مسند احمد، ترمذی، مستدرك الحاکم عن عمر رضی اللہ عنہ

۱۸۴۶۷..... جب حضور اقدس ﷺ پر وحی نازل ہوتی تھی تو ایک گھڑی تک آپ مدہوش رہتے تھے نشہ آور کی طرح۔ ابن سعد عن عکرمة مرسلاً

۱۸۴۶۸..... حضرت جبرئیل علیہ السلام حضور اقدس ﷺ کے پاس تشریف لاتے اور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھتے تو حضور اقدس ﷺ کو معلوم ہو جاتا کہ نازل ہونے والی چیز کوئی سورت ہے۔ مستدرك الحاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۸۴۶۹..... حضور اقدس ﷺ پر جب وحی نازل ہوتی تھی تو آپ گراں بار ہو جاتے اور آپ کی پیشانی سے یوں پسینہ پھوٹتا تھا گویا موتی گر رہے ہیں خواہ سردی کا زمانہ ہو۔ الکبیر للطبرانی عن زید بن ثابت رضی اللہ عنہ

۱۸۴۷۰..... حضور اقدس ﷺ پر جب وحی نازل ہوتی تو آپ کے سر میں درد ہو جاتا تھا پھر آپ ﷺ سر پر مہندی کا لیپ کرتے تھے۔
ابن السنی وابونعیم فی الطب عن ابی هریرة رضی اللہ عنہ

۱۸۴۷۱..... حضور اقدس ﷺ سورت کا ختم اس وقت تک نہیں کرتے تھے جب تک بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نازل نہ ہو جاتی۔
ابوداؤد عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۸۴۷۲..... حضور اقدس ﷺ حضرت جبرئیل علیہ السلام سے پانچ پانچ (آیات) قرآن کی سیکھتے تھے۔ شعب الایمان عن عمر رضی اللہ عنہ

نشست و برخاست

۱۸۴۷۳..... حضور اقدس ﷺ بیٹھتے تو ہاتھوں کا حبوہ بنا لیتے تھے۔ ابوداؤد، السنن للبیهقی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

فائدہ:......اکڑوں بیٹھ کر دونوں ہاتھ ٹانگوں کے گرد ڈال کر ہاتھوں سے سہارے بیٹھنا حبوہ کہلاتا ہے۔ نبی کریم ﷺ یہ کام کبھی ہاتھوں کے بجائے کپڑے رومال وغیرہ سے بھی لے لیتے تھے۔

۱۸۴۷۴ حضور ﷺ جب بھی بیٹھ کر بات کرتے اکثر آسمان کی طرف نگاہ اٹھا کر دیکھتے تھے۔ابو داؤد عن عبداللہ بن سلام مرسلاً

۱۸۴۷۵ حضور اقدس ﷺ جب بھی بیٹھ کر ارشاد فرماتے تو جوتے نکال دیتے۔شعب الایمان للبیھقی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۴۷۶ حضور ﷺ جب بھی نشست فرماتے تو آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حلقہ بنا کر آپ کے پاس بیٹھ جاتے تھے۔

البزار عن قرۃ بن ایاس

۱۸۴۷۷ حضور اکرم ﷺ جب مجلس فرماتے اور پھر اٹھنا چاہتے تو دس پندرہ بار اللہ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتے۔(یعنی استغفار کرتے)اور پھر اٹھ جاتے۔ابن السنی عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۱۸۴۷۸......حضور اقدس ﷺ جب مجلس سے کھڑے ہوتے تو بیس مرتبہ استغفار کرتے اور قدرے بلند آواز سے کرتے۔

ابن السنی عن عبداللہ بن حضرمی

۱۸۴۷۹......حضور اقدس ﷺ جب بھی مجلس سے کھڑے ہوتے تو یہ کلمات پڑھتے:

سبحانک اللھم ربی و بحمدک لاالہ الا انت استغفرک و اتوب الیک.

پاک ہے تیری ذات اے اللہ! میرے پروردگار! اور تیرے لیے ہی سب تعریفیں ہیں، تیرے سوا کوئی معبود نہیں میں تجھ سے اپنے گناہوں کی مغفرت طلب کرتا ہوں اور ان سے توبہ کرتا ہوں اور فرماتے جو شخص بھی مجلس سے اٹھتے ہوئے یہ کلمات کہے تو اس کی مجلس کی تمام خطائیں اور فضول باتیں معاف کر دی جائیں گی۔مستدرک الحاکم عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۴۸۰......حضور اقدس ﷺ کسی تاریک گھر میں تشریف نہ فرماتے تھے جب تک چراغ نہ جلا دیا جائے۔ابن سعد عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۴۸۱ حضور اقدس ﷺ اکڑوں بیٹھ کر ٹانگوں کے گرد ہاتھوں کو باندھ لیا کرتے تھے۔الکبیر للطبرانی عن ایاس بن معاویۃ

۱۸۴۸۲ حضور اقدس ﷺ زمین پر بیٹھ جایا کرتے تھے اور زمین پر کھانا کھا لیتے تھے، بکری کا دودھ دوہ لیتے تھے اور جو کی روٹی پر دعوت دینے والے غلام کی دعوت بھی قبول فرما لیتے تھے۔الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

صحبت (مجالست) سے متعلق اخلاق و عادات

۱۸۴۸۳......حضور اقدس ﷺ اپنے (مسلمان) بھائیوں میں سے کسی کو تین ایام تک مفقود (غیر حاضر) پاتے تو اس کے متعلق سوال کرتے تھے پھر اگر غائب ہوتا تو اس کے لیے دعا کرتے اور کہیں حاضر ہوتا تو جا کر اس کی زیارت فرماتے اور اگر مریض ہوتا تو اس کی عیادت فرماتے تھے۔

مسند ابی یعلی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۴۸۴......حضور اقدس ﷺ جب کسی مریض کے پاس عیادت کے لیے تشریف لے جاتے تو اس کو فرماتے:

لا بأس طھور ان شاء اللہ

کوئی ڈر کی بات نہیں، ان شاء اللہ پاکی (وشفاء) نصیب ہوگی۔بخاری عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۸۴۸۵ حضور اقدس ﷺ کسی مریض کی عیادت تین دن کے بعد ہی فرماتے تھے۔ابن ماجۃ عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۴۸۶......حضور اقدس ﷺ سے جب کوئی صحابی ملاقات کے لیے حاضر ہوتا اور پھر (ملاقات کے بعد) اٹھ کھڑا ہوتا تو آپ بھی اس کے ساتھ اٹھ کھڑے ہوتے اور اس وقت اس کا ساتھ نہ چھوڑتے جب تک وہ آدمی خود ہی نہ چلا جاتا۔اور جب کوئی صحابی ملاقات کرتا اور آپ ﷺ کا ہاتھ تھامنا چاہتا تو آپ اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں دے دیتے اور اس وقت تک نہ چھڑاتے تھے جب تک وہ خود ہی نہ چھوڑ دیتا تھا۔اور اگر کوئی آدمی

ملاقات کے وقت آپ کا کان اپنی طرف کرلیتا تو آپ کان اس کی طرف کردیتے اور خود نہ چھڑاتے تھے جب تک وہ خود ہی نہ چھوڑ دیتا تھا۔(اس طرح وہ راز و نیاز کی برکت حاصل کرتا تھا)۔ابن سعد عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۴۸۷ جب کوئی شخص حضور ﷺ سے ملاقات کرتا تو آپ شفقت کے ساتھ اس پر ہاتھ پھیرتے اور اس کو دعائے خیر کردیتے۔ نسائی عن حذیفۃ رضی اللہ عنہ

۱۸۴۸۸ حضور ﷺ انصار کی زیارت کو جاتے اور ان کے بچوں کو سلام کرتے اور ان کے سروں پر دست شفقت پھیرتے تھے۔ نسائی، ابن ماجۃ عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۴۸۹ حضور اقدس ﷺ کے پاس بچوں کو لایا جاتا تو آپ ان کو اپنے پاس بٹھاتے اور ان کو کھانے کی کوئی موجود چیز کھجور وغیرہ چبا کر دیتے اور ان کے لیے دعائے خیر فرماتے تھے۔بخاری، مسلم، ابو داؤد عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۴۹۰ حضور اقدس ﷺ بچوں پر اور گھر والوں پر سب سے زیادہ رحم فرمانے والے تھے۔ابن عساکر عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۴۹۱ حضور ﷺ بے سہارا کمزور مسلمانوں کے پاس تشریف لے جاتے تھے ان کی زیارت کرتے ان کے مریضوں کی عیادت کرتے اور ان کے جنازوں میں حاضر ہوتے تھے۔مسند ابی یعلی، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم عن سھل بن حنیف

۱۸۴۹۲ حضور اقدس ﷺ (اپنے چچا) حضرت عباس ؓ کی یوں تعظیم فرمایا کرتے تھے جس طرح بیٹا باپ کی تعظیم کرتا ہے۔ مستدرک الحاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:......صحیح وافقہ الذھبی۔۳/۳۲۵۔

۱۸۴۹۳ حضور اقدس ﷺ حضرت عباس ؓ کو یوں دیکھتے تھے جس طرح بیٹا باپ کو دیکھتا ہے۔آپ ؓ کی تعظیم وتوقیر کرتے اور آپ کی قسموں کو پورا کرتے تھے۔مستدرک الحاکم عن عمر رضی اللہ عنہ

کلام:......المستدرک ۳/۳۳۴۔امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت جزء البانیاس میں غلو کے ساتھ ہے جبکہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث سے اس کے مثل صحیح روایت منقول ہے اور داؤد راوی اس میں متروک ہے۔

۱۸۴۹۴ حضور اقدس ﷺ لوگوں کے درمیان صلہ رحمی کے لیے ہدیہ کا حکم دیتے تھے۔ابن عساکر عن انس رضی اللہ عنہ

سلام، مصافحہ اور اجازت

۱۸۴۹۵ حضور اقدس ﷺ جب کسی کے گھر کے دروازے پر تشریف لاتے تو دروازے کے روبرو نہ کھڑے ہوتے تھے بلکہ چوکھٹ کے دائیں یا بائیں جانب رک جاتے اور (نکلنے والے کو) السلام علیکم السلام علیکم کہتے۔مسند احمد، ابو داؤد عن عبد اللہ بن بسر

کلام:......ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو کتاب الادب باب کم مرۃ یسلم الرجل فی الاستئذان ۵۱۸۶ پر تخریج فرمایا اور امام منذری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس کی سند میں بقیہ بن الولید ایک راوی ہے جس کے بارے میں کلام کیا گیا ہے۔عون ۱۴/۹۰

۱۸۴۹۶ حضور اقدس ﷺ دروازے پر دستک ناخنوں کے ساتھ دیا کرتے تھے۔الحاکم فی الکنی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۴۹۷ حضور اقدس ﷺ بچوں کے پاس سے گزرتے تو ان کو سلام کرتے تھے۔بخاری عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۴۹۸ حضور اقدس ﷺ عورتوں کے پاس سے گزرتے تو ان کو بھی سلام کرتے تھے۔مسند احمد عن جریر رضی اللہ عنہ

فائدہ:......چونکہ وہ مسلمان عورتیں حضور اقدس ﷺ کو جانتی تھیں اور آپ سے پردہ بھی کرتی تھیں اس لیے آپ ﷺ ان پر سلامتی بھیجتے تھے۔

۱۸۴۹۹ حضور ﷺ اپنے اصحاب کے ساتھ ملاقات کرتے تو ان کے ساتھ مصافحہ اس وقت تک نہ کرتے تھے جب تک ان کو سلام نہ کرلیں۔ الکبیر للطبرانی عن جندب

۱۸۵۰۰......حضور ﷺ بیعت کرنے میں عورتوں کے ساتھ مصافحہ نہ کرتے تھے۔مسند احمد عن ابن عمرو

۱۸۵۰۱......حضور اقدس ﷺ کپڑے کے ساتھ عورتوں سے مصافحہ کرتے تھے۔الاوسط عن معقل بن یسار

فائدہ:......فداہ ابی وامی حضور اقدس ﷺ نے کبھی کسی نامحرم عورت کو نہیں چھوا۔اوراس روایت کا مطلب ہے کہ آپ ﷺ پردہ کی آڑ میں ایک کپڑے کا سرا عورتیں پکڑ لیتی تھی اور دوسرا سرا حضور ﷺ تھام لیتے تھے یوں آپ عورتوں سے بیعت کرتے اوران سے قول وقرار لیتے تھے۔

العطاس (چھینک)

۱۸۵۰۲......حضور اکرم ﷺ کو چھینک آتی تو آپ اللہ کی حمد کرتے (اور الحمدللہ کہتے) آپ کو یرحمک اللہ کہا جاتا تو آپ یھدیکم اللہ ویصلح بالکم فرماتے۔الکبیر للطبرانی عن عبد اللہ بن جعفر

۱۸۵۰۳......حضور اقدس ﷺ کو چھینک آتی تو ہاتھ یا کپڑا منہ پر رکھ لیتے تھے۔اور آواز کو پست رکھتے تھے۔

ابو داؤد، ترمذی حسن صحیح، مستدرک الحاکم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۸۵۰۴......حضور اقدس ﷺ مسجد میں تیز آواز کے ساتھ چھینکنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔ السنن للبیھقی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

نام اور کنیت

۱۸۵۰۵......حضور اقدس ﷺ کے پاس جب کوئی ایسا شخص حاضر ہوتا جس کا نام آپ کو پسند نہ ہوتا تھا تو اس کا نام بدل دیتے تھے۔

ابن مندہ عن عتبۃ بن عبد

۱۸۵۰۶......حضور اقدس ﷺ جب کوئی برا نام سنتے تو اس کو اچھے نام سے بدل دیتے تھے۔ابن سعد عن عروۃ مرسلاً

۱۸۵۰۷......حضور ﷺ کو یہ بات پسند تھی کہ آدمی کو اچھے نام اور اچھی کنیت کے ساتھ پکارا جائے۔

مسند ابی یعلی، الکبیر للطبرانی، ابن قانع، الباوردی عن حنظلۃ بن حذیم

۱۸۵۰۸......حضور اکرم ﷺ برے نام کو بدل دیا کرتے تھے۔ترمذی عن عائشۃ رضی اللہ عنھا

۱۸۵۰۹......حضور اکرم ﷺ کو جب کسی کا نام یاد نہ رہتا تو اس کو یا ابن عبداللہ (اے بندۂ خدا کے بیٹے!) کہہ کر پکارتے۔

ابن السنی عن حارثۃ الانصاری

میت کی تدفین

۱۸۵۱۰......حضور اکرم ﷺ جب کسی میت کو لحد میں اتارتے تو یہ دعا پڑھتے:

بسم اللہ وباللہ وفی سبیل اللہ وعلی ملۃ رسول اللہ.

ہم اللہ کے نام سے، اللہ کی مدد کے ساتھ، اللہ کی راہ میں اور رسول اللہ کی ملت پر اس کو قبر میں اتارتے ہیں۔

ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجہ، السنن للبیھقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۸۵۱۱......حضور اقدس ﷺ جب کسی جنازے میں حاضر ہوتے تو اکثر خاموش رہتے اور دل ہی دل میں کچھ پڑھتے رہتے۔

ابن المبارک، ابن سعد عن عبدالعزیز بن ابی رواد مرسلا

۱۸۵۱۲... حضوراقدس ﷺ جب کسی جنازے میں حاضر ہوتے تو آپ پرغم کی کیفیت طاری ہوتی اوراکثر پست آواز میں کچھ پڑھتے رہتے۔
الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۸۵۱۳... حضوراقدس ﷺ کسی جنازے کی مشایعت فرماتے تو آپ کا رنج وغم بڑھ جاتا کلام کم ہوجاتا اور دل ہی دل میں کثرت کے ساتھ (دعائیں) پڑھتے۔ الحاکم فی الکنی عن عمران بن حصین

۱۸۵۱۴... حضوراکرم ﷺ میت کی تدفین سے فارغ ہوتے تو اس پر کھڑے ہوجاتے اورارشادفرماتے: اپنے بھائی کے لیے استغفار کرواوراللہ سے اس کے لیے ثابت قدمی کی دعا کروکیونکہ ابھی اس سے سوال جواب ہوں گے۔ ابوداؤد عن عثمان رضی اللہ عنہ

نماز جنازہ (اوراصحاب بدروشجر کی فضیلت)

۱۸۵۱۵... حضوراقدس ﷺ کے پاس جب ایسے شخص کا جنازہ لایا جاتا جس نے جنگ بدراور(شجرہ) صلح حدیبیہ میں شرکت کی ہوتی تو اس پرنماز جنازہ پڑھتے ہوئے نوتکبیریں کہتے، اوراگرایسا جنازہ لایا جاتا جس نے جنگ بدر میں یا صلح حدیبیہ میں کسی بھی ایک معرکہ میں شرکت کی ہوتی تو اس پرنماز جنازہ پڑھتے ہوئے سات تکبیریں کہتے اوراگرایسا کسی کا کوئی جنازہ لایا جاتا جس نے جنگ بدریا صلح حدیبیہ میں بھی شرکت نہ کی ہوتی تو اس پر چار تکبیریں کہتے۔(ابن عساکر عن جابر رضی اللہ عنہ

قبروں کی زیارت

۱۸۵۱۶... حضوراقدس ﷺ کا جب قبرستان پر سے گزرہوتا تواہل قبرستان کومخاطب ہوکر یہ دعا پڑھتے:

السلام علیکم اهل الدیار من المؤمنین والمؤمنات والمسلمین والمسلمات والصالحین والصالحات وانا ان شاء الله بکم لاحقون.

اے(بوسیدہ) گھروں والو! مؤمن مردواور مؤمن عورتو! مسلمان مردواور مسلمان عورتو! تم سب پرسلام ہو۔ انشاءاللہ ہم بھی تم لوگوں کے ساتھ ملنے والے ہیں۔ابن السنی عن ابی هريرة رضی الله عنه

۱۸۵۱۷... حضوراقدس ﷺ جب قبرستان میں داخل ہوتے تو یہ دعا پڑھتے:

السلام علیکم ایتها الارواح الفانیة والابدان البالیة والعظام النخرة التی خرجت من الدنیا وهی بالله مؤمنة اللهم ادخل علیهم روحاً منک وسلاماً منا.

اے فناء ہونے والی روحو! بوسیدہ جسمو! ریزہ ریزہ ہوجانے والی ہڈیو! جودنیا سے ایمان کی حالت میں نکلے ہوتم سب پرسلام ہو۔
اے اللہ! ان پر اپنی طرف سے رحمت اورہماری طرف سے سلام نازل فرما۔ابن السنی عن ابن مسعود

متفرقات

۱۸۵۱۸... حضوراقدس ﷺ اپنے کپڑے سی لیا کرتے تھے، اپنے جوتے گانٹھ لیتے تھے اوروہ تمام کام کرلیا کرتے تھے جومرداپنے گھروں میں کرتے ہیں۔مسند احمد عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۸۵۱۹... حضوراقدس ﷺ رات کی تاریکی میں اسی طرح دیکھتے تھے جس طرح دن کے اجالے میں دیکھتے تھے۔
البیهقی فی الدلائل عن ابن عباس رضی الله عنه، الکامل لابن عدی عن عائشة رضی الله عنها

۱۸۵۲۰..... حضوراکرم ﷺ گھر کے کام کرلیتے تھے اور اکثر سینے پرونے کا کام کرتے تھے۔ ابن سعد عن عائشۃ رضی اللہ عنھا

۱۸۵۲۱..... حضوراکرم ﷺ اپنے کپڑے دھولیتے تھے، اپنی بکری کا دودھ دوہ لیتے تھے اور اپنے کام خود انجام دے لیتے تھے۔

حلیۃ الاولیاء عن عائشۃ رضی اللہ عنھا

۱۸۵۲۲ حضوراکرم ﷺ بری اور شریر قوم کے ساتھ بھی ہنس مکھ اور خوش کلام ہوکر ملتے تھے تاکہ ان کے دل اسلام کی طرف مائل ہوں۔

الکبیر للطبرانی عن عمرو بن العاص

۱۸۵۲۳ .....حضوراقدس ﷺ (اپنی بیوی کی) زبان کو چوستے تھے۔ الترفقی فی جزءہ عن عائشۃ رضی اللہ عنھا

کتاب الشمائل......ازقسم الافعال

جس کو شیخ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ''جمع الجوامع'' میں ذکر فرمایا۔

باب فی حلیۃ ﷺ......آپ ﷺ کے حلیہ مبارکہ کا بیان

۱۸۵۲۴ (مسند صدیق رضی اللہ عنہ) ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک راہب کچھ بیٹھے ہوئے لوگوں کے پاس آیا اور اس نے حضرت ابوبکر صدیق ﷺ کے گھر کا ٹھکانہ پوچھا۔ اس کو گھر کی رہنمائی کردی گئی۔ راہب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوکر بولا: مجھے نبیؐ (کریم ﷺ کا حلیہ مبارک) بیان کرو۔ حضرت ابوبکر صدیق ﷺ نے ارشاد فرمایا:

حضور نبی کریم ﷺ نہ بہت لمبے تھے اور نہ کوتاہ قامت، آپ کی رنگت سرخی مائل گوری تھی۔ آپ کے بال قدرے گھنگھریالے تھے۔ ناک لمبی اور ستواں تھی۔ پیشانی کشادہ وفراخ تھی۔ رخسار ہموار اور خوبصورت تھے۔ ابروئیں باریک اور لمبی تھیں۔ آنکھوں کی سفیدی سفید اور سیاہی انتہائی سیاہ تھی۔ سامنے کے دانت قدرے کشادہ تھے۔ آپ کی گردن مبارک گویا چاندی کی صراحی تھی۔ دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت تھی۔

حضوراقدس ﷺ کا یہ حلیہ مبارک سن کر راہب (نے اسلام قبول کرلیا اور) بولا:

اشھد ان لا الٰہ الا اللہ و اشھد ان محمدًا رسول اللہ

پھر وہ سابق راہب بہت اچھا مسلمان ثابت ہوا۔ الزوزنی، عبدالرزاق

۱۸۵۲۵..... حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا کہ رسول اکرم ﷺ ہموار رخساروں والے (کتابی چہرے کے مالک) تھے۔ ابن عساکر

۱۸۵۲۶ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: رسول اللہ ﷺ کا چہرۂ اقدس کامل چمکتے چاند کی ٹکیہ تھا۔

ابونعیم فی الدلائل

۱۸۵۲۷..... ام ہانی رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ (فتح مکہ کے موقع پر) مکہ تشریف لائے تو آپ کے بالوں کی چار مینڈھیاں بنی ہوئی تھیں۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۸۵۲۸ قتادہ عن مطرف عن عائشہ رضی اللہ عنہا کی سند کے ساتھ مروی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

حضوراقدس ﷺ کو سیاہ عمامہ مبارک ہدیہ میں آیا۔ آپ ﷺ نے وہ عمامہ پہنا اور پوچھا: اے عائشہ تم کو یہ مجھ پر کیسا لگ رہا ہے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ کے چہرے پر اس کا حسن کس قدر بڑھ گیا ہے۔ اس کی سیاہی آپ کے چہرۂ انور کی سفیدی پر اور آپ کے چہرۂ انور کی سفیدی اس کی سیاہی پر خوب خوب کھل رہی ہے۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ اس میں مزین ہوکر لوگوں کے درمیان پہنچ گئے۔ ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ

۱۸۵۲۹ حضرت عائشہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے ارشاد فرماتی ہیں: حضور اقدس ﷺ کا چہرۂ اقدس بالکل (لٹھے کی طرح) سفید نہ تھا بلکہ آپ کا چہرہ خوبصورت چمکدار رنگت والا تھا۔ ابن جریر

۱۸۵۳۰ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں آپ خوبصورت بالوں والے تھے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۸۵۳۱ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: حضور اقدس ﷺ خوبصورت چوڑی اور دراز کلائیوں والے، لمبی پلکوں والے اور چوڑے کاندھے والے تھے۔ پورے سراپا کے ساتھ متوجہ ہوتے تھے اور پورے سراپا کے ساتھ مڑ جاتے تھے۔ لغو اور بے کار باتوں سے کوسوں دور رہنے والے اور بازاروں میں شور وشغب سے اجتناب فرمانے والے تھے۔ ابو داؤد الطیالسی، مسند احمد، البیھقی فی الدلائل

۱۸۵۳۲ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر گوشت ہتھیلیوں اور پر گوشت قدموں والے حسین وجمیل چہرے کے مالک تھے۔ آپ کے بعد میں نے کوئی ایسا حسین وجمیل انسان نہیں دیکھا۔ حضور ﷺ (میانہ قد وقامت کے باوجود) جب بھی کسی کے ساتھ چلتے تو اس سے لمبے معلوم ہوتے تھے۔ ابن عساکر

۱۸۵۳۳ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضور اقدس ﷺ اپنے اصحاب کے درمیان تکیہ لگائے ہوئے رونق افروز تھے کہ ایک دیہاتی شخص آپ کی مجلس میں حاضر ہوا اور پوچھنے لگا: تم میں سے عبدالمطلب کی اولاد کون ہے؟ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: یہ سفید وسرخ رنگت والے جو ٹیک لگائے بیٹھے ہیں۔ اور واقعی رسول اللہ ﷺ خالص سفید مائل بہ سرخی رنگت والے تھے۔ ابن عساکر

۱۸۵۳۴ ابو قرصافہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ حسین جسم والے تھے اور آپ کے جسم میں زائد (اور فالتو) گوشت پوست نہ تھا۔ بال قدرے گھنگھریالے اور قدم مبارک بچھے ہوئے اور ہموار تھے۔ ابن عساکر

آپ علیہ السلام کے جامع صفات

۱۸۵۳۵ ہند رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی ذات میں شاندار اور لوگوں کے نزدیک بھی بڑے رتبے والے انسان تھے۔ آپ کے رخ اقدس سے چودھویں کے چاند کی طرح کرنیں پھوٹتی تھیں۔ میانہ قد سے قدرے طویل قامت تھے اور بالکل لمبے قد والے نہ تھے، سر مبارک بڑا تھا۔ سر کے بال قدرے گھنگھریالے تھے۔ بالوں میں از خود مانگ نکل آتی تو نکال لیتے ورنہ جب کنگھی میسر ہوتی تو اس وقت نکال لیتے۔ آپ کے بال کانوں کی لو سے لمبے تھے۔ آپ کا رنگ نہایت چمکدار تھا اور آپ کی پیشانی فراخ اور کشادہ تھی۔ آپ کی ابروئیں باریک، لمبی، گھنی اور ایک دوسرے سے جدا تھیں۔ دونوں ابروؤں کے درمیان ایک رگ تھی جو غصہ کے وقت پھڑک اٹھتی تھی۔ آپ کی ناک لمبی تھی اور اس سے خوبصورتی کی وجہ سے کرنیں پھوٹتی محسوس ہوتی تھیں۔ جس کی وجہ سے غور سے نہ دیکھنے والے کو ناک لمبی معلوم ہوتی تھی۔ آپ کی ریش مبارک گھنی تھی۔ آپ کے رخسار نرم وہموار تھے لٹکے ہوئے گوشت والے نہ تھے۔ آپ کا دہن مناسب حد تک کشادہ تھا آپ کے دندان سامنے والے قدرے کشادہ کشادہ تھے۔ سینے سے ناف تک بالوں کی پتلی اور لمبی لکیر تھی۔ آپ کی گردن مبارک خوبصورتی میں خالص چاندی کی مورتی جیسی گردن تھی۔ آپ کے تمام اعضاء مناسب، پر گوشت اور گٹھے ہوئے تھے آپ ﷺ کا سینہ اور پیٹ دونوں برابر تھے۔ آپ کا سینہ چوڑا اور کشادہ تھا۔ دونوں کاندھوں کے درمیان مناسب فاصلہ تھا۔ آپ کے جوڑ جوڑ پر گوشت، مضبوط، بالوں سے عاری اور خوبصورت تھے۔ لبہ (حلق) سے ناف تک بالوں کی ایک باریک لکیر تھی۔ اس کے علاوہ پستان اور شکم مبارک بالوں سے صاف تھا۔ بازوؤں اور شانوں پر کچھ کچھ بال تھے۔ اور آپ کا سینہ ابھرا ہوا تھا۔ دراز کلائیاں اور کشادہ ہتھیلیوں والے تھے۔ ہتھیلیاں اور قدم مبارک گوشت سے بھرے ہوئے تھے۔ (مخروط اور) لمبی انگلیاں تھیں۔ پاؤں کے پنجوں اور ایڑیوں کے درمیان تلوے اوپر کو اٹھے ہوئے تھے جو چلتے وقت زمین پر نہ پڑتے تھے۔ دونوں پاؤں یوں ہموار اور چکنے تھے کہ پانی ان پر ٹھہرتا نہیں تھا۔ جب آپ چلتے تھے تو قدم مبارک قوت سے اکھاڑتے تھے۔ اور نرمی کے ساتھ چلتے تھے، کشادہ کشادہ قدم اٹھاتے تھے۔ جب چلتے تو یوں محسوس ہوتا گویا اوپر سے نیچے

اتر رہے ہیں۔ جب آپ کسی طرف متوجہ ہوتے تو پورے سراپا کے ساتھ متوجہ ہوتے تھے۔آپ کی نگاہیں پست رہتی تھیں۔آسمان کی نسبت زمین پر نظریں زیادہ مرکوز رہتی تھیں۔آپ کا زیادہ سے زیادہ دیکھنا ایک لحہ کو ملاحظہ فرمانا ہوتا تھا(کسی کو گھور کر مسلسل نہیں دیکھتے تھے) اپنے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے پیچھے چلتے تھے۔جو ملتا اس کو پہلے خود سلام کرتے تھے۔حضور ﷺ مسلسل رنجیدہ اور دائمی فکر میں غرق رہتے تھے، آپ کو(کسی پل)راحت وآرام نہ تھا۔آپ ﷺ بغیر حاجت کے بات چیت نہ فرماتے تھے۔اکثر اوقات خاموشی کے ساتھ رہتے تھے۔خوش مزاجی کے ساتھ بات شروع کرتے اور ختم کرتے تھے۔جامع کلام کیا کرتے تھے۔ایسا واضح اور صاف ستھرا کلام فرماتے تھے کہ اس میں کوئی فالتو بات ہوتی تھی اور نہ وہ اتنی مختصر ہوتی تھی کہ بات سمجھ میں نہ آئے۔نرم اخلاق والے تھے،سخت خو تھے اور نہ کسی کی اہانت کرنے والے تھے۔نعمت کی قدر کیا کرتے تھے خواہ وہ معمولی سی کیوں نہ ہو۔کسی نعمت میں کوئی عیب نہ نکالتے تھے کھانے پینے کی چیزوں میں نہ زیادہ تعریف کرتے تھے اور نہ مذمت تو بالکل نہ کرتے تھے۔دنیا آپ کو غصہ میں نہ لا سکتی تھی اور نہ آپ کو دنیا سے کوئی سروکار تھا۔جب حق کے ساتھ کوئی ظلم ہوتا تو پھر کوئی آپ کو پہچان نہ سکتا تھا اور نہ اس وقت آپ کے غصہ کے آگے کوئی چیز ٹھہر سکتی تھی۔جب تک آپ حق کی خاطر بدلہ نہ لے لیتے حق کا دفاع نہ فرما لیتے آپ کے غضب کا یہی حال رہتا۔لیکن حضور اقدس ﷺ اپنی ذات کے لیے کبھی کسی پر غصہ ہوتے تھے اور نہ اس کے لیے انتقام لیتے تھے۔حضور اقدس ﷺ جب اشارہ فرماتے تو پوری ہتھیلی کے ساتھ اشارہ فرماتے تھے۔جب کسی چیز میں عجب مبتلا ہوتے تو اس کو بدل ڈالتے اور جب بات کرتے تو(دلائل کے ساتھ)اس کو مؤکد اور منسوب کرتے۔بات فرماتے وقت بائیں انگوٹھے کو دائیں ہتھیلی پر مارتے(اور اس سے بات کی پختگی مقصود ہوتی تھی)جب غصہ ہوتے تو اعراض برتتے۔جب خوش اور مسرور ہوتے تو نگاہیں جھک جاتی تھیں۔ہنسنے کی زیادہ سے زیادہ حد مسکراہٹ ہوتی تھی۔(سخاوت میں)بادلوں کی طرح برستے تھے۔جب گھر تشریف لے جاتے تو اپنے اوقات کو تین حصوں میں منقسم فرما لیتے تھے۔ایک حصہ اللہ کے لیے،ایک حصہ گھر والوں کے لیے اور ایک حصہ اپنی راحت وآرام کے لیے وقف کر لیتے تھے۔پھر اپنے حصہ میں سے بھی کچھ وقت لوگوں کے لیے نکال لیتے تھے۔اور یہ خاص وقت عام لوگوں کی بھلائی کے لیے خرچ کرتے۔حضور اکرم ﷺ عام لوگوں سے بچا کر کچھ ذخیرہ اندوزی نہ کرتے تھے۔امت کے لیے آپ ﷺ کی سیرت مبارکہ کا یہ پہلو بہت خاص تھا کہ آپ نے اپنے مال اور جان کو ان کے لیے وقف فرما دیا تھا۔اور جو شخص دین میں جس قدر فضیلت کا حامل ہوتا تھا وہ اسی قدر زیادہ آپ کی عنایات کا مرکز ہوتا تھا۔ان میں سے کوئی ایک آدھ حاجت والا ہوتا،کوئی دگنی حاجت وضروریات کا محتاج ہوتا اور کچھ لوگوں کی حاجتیں اور ضرورتیں بہت زیادہ ہوتی تھیں۔چنانچہ آپ ﷺ ان سب کی حاجات کو روا فرماتے اور ان کو پورا کرنے کا بندوبست فرماتے تھے۔

لوگوں سے پوچھ پوچھ کر ان کے مسائل حل فرماتے اور ان کو یہ بھی فرماتے کہ تم میں سے جو حاضر باش ہیں وہ غائب اور غیر موجودوں کو خبر پہنچائیں اور جو ان میں سے حاجت مند ہیں ان کی حاجتیں میرے سامنے لائیں ارشاد فرماتے کہ جس شخص نے کسی حاجت مند کی حاجت کو بادشاہ تک پہنچایا جس کو وہ خود نہ پہنچا سکتا تھا تو اللہ پاک اس حاجت پہنچانے والے کو قیامت کے دن ثابت قدم رکھیں گے۔بشرطیکہ وہ بادشاہ کے سامنے صرف حاجت مند کی حاجت ہی کو ذکر کرے۔اور اس کی حاجت کے سوا کچھ اور قبول نہ کرے۔ایسے لوگ اپنے پیچھے والوں کے لیے گویا چارے پانی وغیرہ کی تلاش میں نکلنے والے ہیں اور ان میں طبیعتوں کے سوا کچھ فرق نہیں ہے۔وہ لوگ درحقیقت اپنے لوگوں کے لیے رہنما ہیں۔

حضور اقدس ﷺ اپنی زبان کے موتیوں کو خزانہ کرتے تھے ہاں مگر جہاں کسی کی مدد مقصود ہوتی تھی وہاں ان موتیوں کو نچھاور کرتے تھے۔

آپ ﷺ لوگوں کے دلوں کو محبت کے رشتے میں جوڑتے تھے۔ان کو تفرقہ میں پڑنے سے بچاتے تھے۔

حضور ﷺ قوم کے سردار کی عزت وتکریم فرماتے تھے اور اسی کو ان پر دوبارہ سردار مقرر فرما دیتے تھے۔لوگوں کو تکلیف اور اذیت سے بچاتے اور ان کی حفاظت وچوکیداری فرماتے تھے اور کسی کے ساتھ بدخلقی یا سختی سے پیش نہ آتے تھے۔اپنے اصحاب کی خبر گیری کرتے تھے۔

لوگوں سے ان کے مشاغل ومصروفیات کو پوچھتے رہتے تھے۔اچھے اور بھلے مانس کی تحسین اور اچھائی کرتے اس کو تقویت پہنچاتے۔

بد کو برائی سے ڈانٹتے اس کو برائی میں پڑنے سے کمزور کرتے۔اعتدال کو سامنے رکھتے،اختلاف سے اجتناب برتتے تھے۔کبھی غافل

وبے پروانہ ہوتے تھے اس ڈر سے کہ کہیں لوگ غفلت کا شکار نہ ہو جائیں برائی کی طرف مائل نہ ہو جائیں۔ بہر حال آپ کے ہاں انجام کو پہنچتا تھا۔ حق سے کوتاہی برتتے اور نہ اس سے تجاوز کرتے تھے۔ لوگوں میں شریف اور عمدہ لوگ آپ کے قریب ترین رہتے تھے۔ آپ کے ہاں سب سے زیادہ فضیلت والا وہ ہوتا تھا جو سب کے لیے زیادہ خیر خواہ اور نفع رساں ہوتا۔ اور آپ کے نزدیک عظیم ترین شخص وہ ہوتا تھا جو لوگوں کے ساتھ غمخواری برتنے والا اور ان کے دکھ سکھ بانٹنے والا ہوتا تھا۔ آپ ﷺ اپنی نشست و برخاست صرف خدا کو یاد کرنے والوں کے پاس رکھتے تھے۔ ادھر ادھر خود بیٹھتے تھے اور نہ اپنے اصحاب کو بیٹھنے دیتے تھے۔ جب کسی منعقد مجلس میں پہنچتے تو جہاں بیٹھنے کی جگہ ملتی بیٹھ جاتے تھے اور دوسروں کو بھی اسی کا حکم دیتے تھے۔ حضور اقدس ﷺ اپنی مجلس کے سارے شرکاء کو ان کی عزت و مرتبہ دیتے تھے چنانچہ کوئی شخص یہ گمان نہ کر سکتا تھا کہ فلاں شخص حضور ﷺ کے نزدیک مجھ سے زیادہ عزت و مرتبہ والا ہے۔ جو کوئی شخص آپ کے پاس آکر بیٹھتا یا کسی ضرورت کے تحت آپ کے پاس آتا تو آپ اپنے آپ کو اس کے ساتھ روکے رکھتے حتیٰ کہ وہ خود ہی خوشدلی کے ساتھ لوٹ جاتا۔ جو کوئی شخص کسی حاجت کا آپ سے سوال کرتا اس کو رد نہ فرماتے اور اس کی حاجت پوری نہ فرما سکتے تو نرمی و محبت کے میٹھے بول کے ساتھ اس کو جواب دیتے۔ سب لوگ آپ کے ہاں سے فراخی و کشادگی اور اچھے اخلاق کا برتاؤ پاتے تھے۔ جس کے نتیجے میں آپ ان کے شفیق باپ اور وہ آپ کے بیٹے بن گئے تھے۔ حقیقت میں تمام لوگ آپ کے ہاں برابر رتبہ والے تھے۔ حضور اقدس ﷺ کی مجلس بردباری، شرم وحیاء، صبر اور امانت داری کی مجلس ہوا کرتی تھی۔ آپ کی مجلس میں آواز بلند ہوتی تھی اور نہ کسی کی عزت پر آنچ آتی تھی اور نہ کسی کی لغزش پر نوک جھونک ہوا کرتی تھی، سب لوگ تقویٰ و تواضع کے ساتھ باہم برابری، ہمدردی و غمخواری کا برتاؤ کرتے تھے۔ سب لوگ بڑے کی تعظیم کرتے تھے اور چھوٹے پر شفقت کرتے تھے۔ حضور اکرم ﷺ ہمیشہ کشادہ روئی اور نرم اخلاق کے ساتھ ملتے جلتے تھے۔ نرم گوشہ اور نرم رویہ رہتے تھے۔ آپ ﷺ بدخلق نہ تھے، نہ سخت خو تھے، نہ شور و شغب کرنے والے، نہ فحش بات کرنے والے تھے، نہ عیب لگانے والے تھے اور نہ خوش آمد و مدح کرنے والے تھے۔ حضور اکرم ﷺ ناپسند چیزوں سے غفلت برتتے تھے۔ کوئی امید و آسرا رکھنے والا آپ سے ناامید نہ ہوتا تھا۔ اور نہ ناکام ہو کر واپس لوٹتا تھا۔ لوگوں کو تین باتوں میں آزاد چھوڑ دیا تھا۔ یعنی کسی کی مذمت کرتے تھے اور نہ اس کو عار دلاتے تھے نہ کسی کی بری بات کی ٹوہ میں رہتے تھے اور ہمیشہ اسی موضوع میں گفتگو فرماتے تھے جس میں کسی ثواب کی امید ہوتی تھی۔ حضور اقدس ﷺ کلام ارشاد فرماتے تو حاضرین مجلس اپنے سروں کو جھکا لیتے تھے گویا ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں۔ جب حضور اقدس ﷺ بات کرتے تو سب خاموش ہو جاتے اور جب آپ خاموش ہوتے۔ تب ہی لوگ اپنی بات کرتے۔ حاضرین مجلس آپ کی موجودگی میں کسی بات پر تنازع نہ کرتے تھے۔ جو کوئی آپ کی خدمت میں کوئی بات کرتا تو سب خاموش ہو جاتے جب تک وہ فارغ نہ ہو۔ سب کی بات آپ کے ہاں بڑے کی بات ہوتی تھی۔ حضور اقدس ﷺ اس بات پر ہنستے تھے جس پر دوسرے ہنستے تھے۔ اور اس پر تعجب فرماتے تھے جس پر دوسرے تعجب فرماتے تھے۔ حضور اکرم ﷺ غریب کی بات پر صبر کرتے خواہ وہ بولنے میں ظلم کرتا اور آپ کے اصحاب اس کو آپ کے پاس سے کھینچتے، آپ ان کو فرماتے جب کوئی حاجت والا اپنی حاجت کا سوال کرے تو (اس کو زجر و تنبیہ کے بجائے) صحیح بات کی طرف رہنمائی کرو۔ حضور اقدس ﷺ کسی سے تعریف کو قبول نہ فرماتے تھے ہاں مگر اس شخص سے جو کسی احسان کا بدلہ اتارنا چاہتا۔ آپ ﷺ کسی کی بات کو کاٹتے نہ تھے حتیٰ کہ وہ (خود ہی بات پوری کر لیتا) یا ناجائز بات کرتا تب آپ اس کو منع فرما دیتے یا اٹھ کھڑے ہوتے۔

حضور ﷺ چار چیزوں پر سکوت فرماتے تھے: علم، حذر (احتیاط)، تدبر اور فکر (ان چار چیزوں کی سوچ میں خاموش رہتے تھے) تدبر تو لوگوں کو دیکھنے اور سننے میں فرماتے تھے، فکر دنیا کی فانی چیزوں اور آخرت کی باقی چیزوں میں فرماتے تھے۔ اور بردباری اور صبر کا آپ کو خزانہ نصیب ہوا تھا پس کوئی شی آپ کو کمزور کر سکتی تھی اور نہ آپ کو اکتاہٹ اور جھنجھلاہٹ صبر چھوڑنے پر مجبور کر سکتی تھی۔ احتیاط آپ کو چار چیزوں میں ملی تھی۔ اچھی چیز کو لینے میں تاکہ اس کی اقتداء و پیروی کی جائے، برائی کو چھوڑنے میں تاکہ اس سے روکا جائے، امت کی اصلاح میں اپنی رائے میں احتیاط کرنا اور امت کے لیے دنیا و آخرت کی بھلائی جمع کرنا۔

ترمذی فی الشمائل، الرزیانی، الکبیر للطبرانی، البیهقی فی الدلائل، شعب الایمان للبیهقی، ابن عساکر

۱۸۵۳۶......حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ کسی قدر گھنگھریالے بالوں والے تھے۔ آپ کے بال نہ تو بہت ہی سخت گھنے تھے اور نہ بالکل لمبے سیدھے۔ ترمذی فی الشمائل

۱۸۵۳۷......جبیر بن مطعم سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاؤں پر بال تھے۔ البیھقی فی الدلائل

۱۸۵۳۸......جہضم بن ضحاک سے مروی ہے کہ میں نے عداء رضی اللہ عنہ بن خالد سے پوچھا: کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا تو میں نے عرض کیا حضور ﷺ کے اوصاف بیان کرو۔ انہوں نے فرمایا: حضور ﷺ خوبصورت مونچھ (اور ڈاڑھی) والے تھے۔
الکبیر للطبرانی، ابن عساکر

۱۸۵۳۹......ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کا چہرہ دیکھا تو میں نے کہا یہ تو ہرقل کا دینار ہے۔
عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۸۵۴۰......حسن رحمۃ اللہ علیہ حضرت سمرہ بن جندب ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو چاندنی رات میں دیکھا آپ پر یمنی چادر پڑی ہوئی تھی میں آپ کو اور چاند کو دیکھنے لگا آخر آپ ﷺ میری آنکھوں میں چاند سے زیادہ مزین نظر آئے۔
(ابن عساکر) ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ روایت جابر بن سمرہ سے محفوظ ہے۔

۱۸۵۴۱......جابر بن عبداللہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سرخ جوڑے میں دیکھا اس کے بعد میں نے آپ سے زیادہ کسی کو حسین نہیں دیکھا۔ ابن شاھین فی الافراد، ابن عساکر

۱۸۵۴۲......حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بھری ہوئی پنڈلیوں والے اور بھرے ہوئے قدموں والے تھے میں نے آپ سے زیادہ کوئی حسین شخص نہیں دیکھا۔ الرؤیانی، ابن عساکر

۱۸۵۴۳......جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک کھلی ہوئی چاندنی رات میں دیکھا آپ کے جسم پر سرخ جوڑا میں کبھی آپ کو دیکھتا اور کبھی چاند کو آخر آپ ﷺ میری آنکھوں میں چاند سے زیادہ حسین جچ گئے۔ رواہ ابونعیم

۱۸۵۴۴......جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے اپنے سر کے (اگلے حصے) اور ڈاڑھی کے بال الجھا رکھے تھے پھر آپ نے بالوں میں تیل لگایا اور کنگھی کی تو آپ کے بالوں کی کیفیت واضح نہیں ہوئی۔ پھر جب بال پراگندہ اور چکٹ گئے تو بال واضح ہو گئے اور کھل گئے تب میں نے جانا کہ حضور اکرم ﷺ کے داڑھی اور سر میں بہت زیادہ بال ہیں۔ اور میں نے آپ کے شانۂ اقدس کے اوپری حصہ میں کبوتر کے انڈے کے برابر مہر نبوت دیکھی جو آپ کے جسم سے مشابہت رکھتی تھی۔ رواہ ابن عساکر

۱۸۵۴۵......حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ گویا میں رسول اللہ ﷺ کے بالوں کی طرف دیکھ رہا ہوں آپ کے بال یہاں تک آرہے ہیں۔ پستانوں پر ہاتھ کا اشارہ کرتے ہوئے۔ الکبیر للطبرانی

۱۸۵۴۶......حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سرخ جوڑے میں بالوں کو سنوارا ہوا دیکھا پس میں نے پھر آپ سے زیادہ کوئی حسین نہیں دیکھا۔ رواہ ابن عساکر

۱۸۵۴۷...... حضرت براء ﷺ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ (سرخی مائل) بہت سفید رنگت والے، گھنے بالوں والے تھے آپ کے بال آپ کے شانوں کو چھوتے تھے۔ ابن عساکر

۱۸۵۴۸......ابوالاسحاق سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ کا چہرہ تلوار کی طرح لوہے جیسا تھا؟ تو انہوں نے فرمایا: نہیں بلکہ رسول اللہ ﷺ کا چہرہ چاند جیسا تھا۔ رواہ ابن عساکر

۱۸۵۴۹......حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اکرم سے زیادہ حسین بالوں والا اور زیادہ خوبصورت دو سرخ جوڑوں میں کوئی اور نہیں دیکھا۔ رواہ ابن عساکر

آپ علیہ السلام کا قد مبارک

۱۸۵۵۰... حضرت انس رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: رسول اکرم ﷺ حسین ومعتدل جسم کے مالک تھے۔ نہ بالکل لمبے تھے اور نہ کوتاہ قد بلکہ میانہ قد والے (اور ہمیشہ عام لوگوں سے زیادہ قد آور معلوم ہوتے تھے) (سفید رنگت میں) گندم گوں (سرخی مائل) رنگت والے تھے۔ آپ کے بال مبارک قدرے گھنگھریالے تھے جب آپ چلتے تو آگے کو کسی قدر جھکے ہوئے چلتے تھے۔ رواہ ابن جریر

۱۸۵۵۱... حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے کبھی کوئی چیز حضور ﷺ کی ہتھیلی سے زیادہ نرم نہیں چھوئی خواہ وہ ریشم ہو یا دیباج اور نہ میں نے کبھی کوئی خوشبو رسول اللہ ﷺ کی خوشبو سے زیادہ اچھی سونگھی مشک ہو یا عنبر۔ رواہ ابن جریر

۱۸۵۵۲... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ (سفید رنگت والے مائل بہ) گندم گوں رنگت تھے۔

مسند ابی یعلی و ابن جریر

۱۸۵۵۳... حضرت انس رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: حضور اکرم ﷺ (چمکدار) سفید رنگت والے تھے گویا چاندی سے ڈھالے گئے ہیں۔

رواہ ابن عساکر

۱۸۵۵۴... حضرت انس رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ میانہ قد وقامت والے تھے، نہ لمبے اور نہ کوتاہ قد تھے۔ حضور ﷺ کے بال کانوں تک تھے، نہ بالکل سخت چھلے دار تھے۔ اور نہ بالکل سیدھے تھے۔ (سفید رنگت والے) گندم گوں تھے۔ جب چلتے تھے تو گویا آگے کو جھکتے ہوئے چلتے تھے۔ مسند ابی یعلی، ابن عساکر

۱۸۵۵۵... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں میں سب سے زیادہ خوبصورت ڈھانچے والے تھے، سب سے زیادہ خوبصورت چہرے والے تھے، سب سے زیادہ اچھے رنگ والے تھے۔ سب سے زیادہ اچھی خوشبو والے تھے اور سب سے زیادہ اچھی ہتھیلی والے تھے۔ آپ کے (جمہ) بال کانوں کی لو تک تھے۔ پھر حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اپنے رخساروں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے فرمایا آپ کی ڈاڑھی یہاں سے یہاں تک بھری ہوئی تھی۔ جب چلتے تھے آگے کو کسی قدر جھک کر چلتے تھے۔ درمیانے قد وقامت کے مالک تھے، نہ بالکل لمبے تھے اور نہ بالکل کوتاہ قد، آپ کی سفید رنگت مائل بہ گندمی تھی۔ رواہ ابن عساکر

۱۸۵۵۶... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے بال کانوں کی آدھی لو تک چھوڑ رکھے تھے اور جب آپ چلتے تھے تو گویا ٹیک لگا کر آگے کو جھکتے ہوئے چلتے تھے۔ رواہ ابن عساکر

۱۸۵۵۷... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا رنگ سفید، داڑھی گھنی، سر بڑا، ناک کی طرف والے گوشہ چشم سرخ، پلکیں گھنی، ہاتھ پاؤں اور پنڈلیاں بھری ہوئیں، سینے سے ناف تک بالوں کی لمبی لکیر، قد میانہ، طویل نہ کوتاہ اور قدرے لمبے تھے۔ آپ کو پسینہ بہت آتا تھا۔ جب چلتے تھے تو قدم قوت سے اٹھاتے تھے گویا کسی بلندی پر چڑھ رہے ہیں۔ میں نے آپ سے پہلے اور نہ آپ کے بعد آپ جیسا کوئی حسین دیکھا۔ رواہ ابن عساکر

دست مبارک کا نرم ہونا

۱۸۵۵۸... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھوں سے زیادہ نرم کسی چیز کو نہیں چھوا۔ اور نہ رسول اللہ ﷺ سے زیادہ کوئی اچھی خوشبو سونگھی میں رسول اللہ ﷺ کی صحبت میں دس سال رہا۔ آپ نے مجھے کبھی نہیں فرمایا کہ یہ کیوں کیا اور یہ کیوں نہیں کیا وغیرہ وغیرہ۔ رواہ ابن عساکر

۱۸۵۵۹... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آپ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے تھے:

اللہ پاک نے ہر نبی کو سفید اور خوبصورت چہرے والا بنا کر بھیجا نیز عالی حسب ونسب اور عمدہ آواز والا بنا کر بھیجا۔ تمہارے نبی ﷺ بھی سفید اور خوبصورت چہرے والے، اعلیٰ حسب ونسب والے اور عمدہ آواز والے تھے۔ آپ ﷺ قراءت کھینچ کر ترتیل کے ساتھ فرماتے تھے اور ترجیع (ایک ہی وقت میں ایک ہی آیت کو مختلف آوازوں اور قرآءتوں) میں نہیں پڑھتے تھے۔

ابن مردویہ، ابوسعید الاعرابی فی معجمہ، الخرائطی فی اعتلال القلوب

۱۸۵۶۰..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں:

حضور ﷺ پیر کے روز بارہ ربیع الاول کو رحلت فرما گئے۔ جمعرات کی صبح کو اچانک ایک بوڑھا راہب عالم ہمارے پاس آیا اور بولا میں بیت المقدس کے علماء سے تعلق رکھتا ہوں۔ پھر اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مخاطب کرکے فرمایا:

اے علی! مجھے رسول اللہ ﷺ کی صفات یوں بیان کرو گویا میں آپ ﷺ کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

آپ ﷺ نہ بالکل لمبے اور نہ کوتاہ قد تھے بلکہ عام لوگوں سے زیادہ قد آور تھے۔ سرخی مائل سفید رنگت والے تھے۔ گھنگھریالے بالوں والے تھے، آپ کے بال کانوں کی لوتک جارہے تھے، ہموار پیشانی والے اور ہموار رخساروں والے، ملی ہوئی جنووں والے۔ آپ کی آنکھیں بڑی اور سیاہ تھیں۔ (سیدھی انگلیوں اور سیدھے ناخنوں والے تھے) ناک کا بانسہ بلند تھا۔ سینے سے ناف تک بالوں کی ایک لمبی لکیر تھی۔ سامنے کے دانتوں میں کشادگی تھی۔ داڑھی گھنی تھی۔ آپ کی گردن چاندی کی صراحی جیسی تھی۔ آپ کی ہنسلیوں میں گویا سونا چلتا تھا۔ آپ ﷺ کے چہرۂ انور پر پسینہ موتیوں کی طرح چمکتا تھا۔ ہاتھ اور پاؤں بھرے بھرے تھے سینے پر جو بالوں کی لمبی لکیر تھی اس کے علاوہ کمر اور پیٹ پر بال نہ تھے آپ کے منہ سے مشک کی خوشبو پھوٹتی تھی۔ آپ ﷺ جب کھڑے ہوتے تو فضیلت وشرافت میں سب پر حاوی ہوجاتے تھے۔ جب چلتے تھے تو گویا کسی چٹان سے پاؤں اکھاڑ رہے ہیں (یعنی قوت سے قدم اٹھاتے تھے سستی وکاہلی سے قدم کھینچتے نہ تھے) جب کسی طرف متوجہ ہوتے تو پورے سراپا کے ساتھ متوجہ ہوتے جب نیچے اترتے تو محسوس ہوتا گویا کسی نشیبی وادی میں اتر رہے ہیں تمام انسانوں میں سب سے زیادہ پاکیزہ اخلاق والے تھے۔ آپ کا ہاتھ تمام لوگوں میں سب سے زیادہ سخی تھا۔ آپ سے پہلے آپ جیسا کوئی نہیں گذرا اور نہ آپ کے بعد آپ جیسا کوئی بھی آسکتا ہے۔

یہ اوصاف سن کر اسرائیلی عالم بولا: اے علی! میں نے تورات میں بھی آخری نبی کی یہی نشانیاں پڑھی ہیں۔ پس میں یقین کے ساتھ کلمۂ اسلام پڑھتا ہوں۔

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ رواہ ابن عساکر

۱۸۵۶۱..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے یمن کی طرف بھیجا۔ ایک دن میں یمن میں لوگوں کو خطبہ دے رہا تھا۔ یہود کا ایک عالم کھڑا ہوا، اس کے ہاتھ میں کچھ دستاویزات تھیں اور وہ ان کو دیکھ رہا تھا: پھر وہ بولا: (اے علی!) ہم کو ابوالقاسم (ﷺ) کے اوصاف بیان کرو۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے کہنا شروع کیا:

حضور اقدس ﷺ نہ کوتاہ قد تھے اور نہ بہت لمبے۔ آپ کے بال مبارک نہ سخت چھلے دار تھے اور نہ بالکل سیدھے۔ بلکہ آپ قدرے گھنگھریالے اور سیاہ بالوں والے تھے۔ آپ ﷺ کا سر اقدس بڑا تھا۔ سفید رنگت سرخی کے ساتھ ملی ہوئی تھی۔ چوڑے اور دراز بازوؤں والے تھے۔ ہاتھ پاؤں گوشت سے بھرپور تھے۔ حلق کے نیچے ہڈی سے لے کر ناف تک بالوں کی لمبی اور باریک سی لکیر تھی۔ آپ کی پلکیں لمبی (اور گھنی) تھیں بھنوئیں ملی ہوئی تھیں۔ پیشانی سیدھی اور ہموار تھی۔ دونوں شانوں (کندھوں) کے درمیان فاصلہ تھا۔ چلتے تو گویا (جھکے ہوئے) نیچے کو اتر رہے ہیں۔ میں نے آپ سے پہلے آپ جیسا کوئی دیکھا اور نہ آپ کے بعد آپ جیسا کوئی دیکھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ پھر خاموش ہوئے تو یہودی عالم نے کہا: اور کچھ بھی بیان کرو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: فی الحال میرے ذہن میں یہی تھا

یہودی عالم نے کہا: آپ کی آنکھوں میں کچھ کچھ سرخی تھی۔ آپ کی ڈاڑھی خوبصورت (اور بھری ہوئی) تھی۔ حسین دہانہ تھا، کان مکمل (اور حسین تھے) پورے متوجہ ہوتے اور پورے مڑتے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قسم اللہ کی! یہ بھی آپ کی صفات تھیں۔ عالم بولا: اور کچھ؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا اور کیا:؟ عالم بولا: آپ حیادار تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ تو میں نے کہا تھا کہ آپ قدرے جھکے ہوئے چلتے تھے گویا نیچے کو اتر رہے ہیں۔ یہودی عالم بولا: یہ صفات میں نے اپنے آباء واجداد کی دستاویزات میں آخری نبی کی پائی ہیں نیز ہم نے یہ بھی لکھا دیکھا ہے کہ وہ نبی اللہ کے حرم، اللہ کے امن کی جگہ اور اس کے گھر کے پاس نبی بنا کر بھیجے جائیں گے پھر وہ دوسرے حرم کی طرف ہجرت کریں گے جس کو وہ خود حرم قرار دیں گے اور اس کی حرمت بھی اللہ کے حرم کے برابر ہوگی۔ نیز ہم نے یہ بھی لکھا پایا ہے کہ آپ ایسی قوم کی طرف ہجرت کریں گے جو آپ کے مددگار وانصار ہوں گے اور عمرو بن عامر کی اولاد ہوں گے۔ وہ کھجوروں کے باغات والے ہوں گے اور ایسی سرزمین میں فروکش ہوں گے جہاں ان سے پہلے یہود بھی آباد ہوں گے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہاں ہاں یہی ہمارے اللہ کے رسول ہیں۔ یہودی عالم بولا: پس میں بھی شہادت دیتا ہوں کہ وہ نبی ہیں، اللہ کے رسول ہیں اور وہ تمام انسانوں کی طرف بھیجے گئے ہیں۔ پس میں اسی (دین اسلام) پر زندگی گزاروں گا اور اسی پر مروں گا اور ان شاء اللہ اسی (دین) پر اٹھایا جاؤں گا۔

ابن سعد، ابن عساکر

۱۸۵۶۲..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ صاف شفاف رنگت اور گھنی ڈاڑھی والے تھے۔ البیہقی فی الدلائل

۱۸۵۶۳..... نافع بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ہم کو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ کے اوصاف (حلیہ) بیان فرمائے۔ ارشاد فرمایا:

آپ ﷺ نہ بہت لمبے تھے اور نہ کوتاہ قد۔ آپ سفید رنگت مائل بہ سرخی والے تھے۔ بڑا سر اور گھنی ڈاڑھی تھی۔ آپ کثیر اور گھنے دار بالوں والے تھے۔ ہاتھ پاؤں پر گوشت تھے۔ بازو اور کلائیاں چوڑی، دراز اور پر گوشت تھیں۔ سینے پر بالوں کی لمبی لکیر تھی جب چلتے تو قوت سے قدم اٹھاتے اور تھوڑا جھک کر چلتے تھے گویا کسی نشیب میں اتر رہے ہوں۔ میں نے آپ سے پہلے اور نہ آپ کے بعد آپ جیسا کوئی (حسین وجمیل) شخص دیکھا۔ ابن جریر، البیہقی فی الدلائل، مسند ابی یعلی، ابن عساکر

۱۸۵۶۴..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا سرخی سے ملا ہوا سفید رنگ تھا۔ آپ کی آنکھوں کی پتلیاں نہایت سیاہ تھیں۔ پلکیں دراز تھیں۔ آپ کا قد بہت لمبا نہ تھا بلکہ عام لوگوں سے قدرے لمبے تھے۔ جو شخص آپ کو دیکھتا حیران ہو جاتا تھا۔ آپ کے بال کسی قدر گولائی لیے ہوئے تھے۔ آپ چوڑے چکلے کاندھے والے تھے۔ آپ کے سینے میں بالوں کی لمبی لکیر تھی۔ ہاتھ پاؤں کا گوشت بھرا ہوا تھا۔ آپ کا پسینہ موتیوں کے دانے محسوس ہوتے تھے۔ جب چلتے تو کچھ جھک کر چلتے تھے گویا اوپر سے نیچے کو اتر رہے ہیں۔ میں نے آپ جیسا کوئی حسین نہیں دیکھا نہ پہلے نہ بعد میں۔ ابن جریر، البیہقی فی الدلائل، ابن عساکر

شمائل نبوی کا بیان

۱۸۵۶۵ یوسف بن مازن راسبی سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: ہمیں رسول اللہ ﷺ کے اوصاف بیان کیجئے:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: رسول اللہ ﷺ سرخی مائل گوری رنگت والے تھے۔ آپ بڑے سر، روشن پیشانی، سامنے کے کشادہ دانت اور دراز پلکوں کے مالک تھے۔ بہت لمبے نہ تھے اور نہ کوتاہ قد، بلکہ قدرے دراز قد تھے۔ جب قوم کے ساتھ تشریف لاتے تو سب سے وجیہہ اور قد آور معلوم ہوتے تھے۔ ہاتھ پاؤں گوشت سے بھرے ہوئے تھے۔ چلتے وقت قوت سے قدم اٹھاتے تھے۔ اور نشیب میں اترتے ہوئے محسوس ہوتے تھے اور پسینہ آپ کے چہرے پر چمکتے ہوئے موتیوں جیسا لگتا تھا۔ البیہقی فی الدلائل، ابن عساکر

۱۸۵۶۶.....حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حضور اکرم ﷺ کی صفت کے بارے میں سوال کیا گیا: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: حضور اقدس ﷺ سفید رنگت والے قدرے سرخی مائل تھے۔ آپ کی آنکھیں بڑی بڑی اور نہایت سیاہ تھیں۔ آپ کے بال سیدھے (اور قدرے خمدار) تھے جو کانوں کی لو کو چھوتے تھے۔ سینے پر ناف تک بالوں کا باریک خط تھا۔ آپ کے رخسار نرم و نازک تھے۔ ریش مبارک گنجان اور گھنی تھی۔ آپ کی گردن چاندی کی صراحی کی مانند تھی۔ آپ کے سینے پر بالوں کے خط کے سوا سینے اور پشت پر مزید بال نہ تھے۔ ہاتھ پاؤں پُر گوشت تھے۔ جب چلتے تھے گویا پشت کی طرف اتر رہے ہیں اور پاؤں گویا چٹان سے اٹھا رہے ہیں۔ (یعنی اٹھا اٹھا کر رکھ رہے ہیں نہ کہ ہموار زمین پر گھسیٹ رہے ہیں) آپ ﷺ جب کسی طرف متوجہ ہوتے تھے تو پورے وجود کے ساتھ متوجہ ہوتے تھے۔ آپ کے چہرے پر پسینہ چمکتے موتی محسوس ہوتے تھے۔ آپ کے سینے کی خوشبو مشک سے زیادہ اچھی محسوس ہوتی تھی۔ آپ ﷺ نہ بہت لمبے تھے اور نہ کوتاہ قامت، نہ عاجز و کمزور اور نہ گھٹیا انسان تھے بلکہ میں نے آپ جیسا عظیم انسان پہلے دیکھا اور نہ بعد میں کبھی دیکھا۔

البیهقی فی الدلائل، ابن عساکر

۱۸۵۶۷.....یوسف بن مازن سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا: کہ نبی کریم ﷺ کا حلیہ (کیسا تھا؟) ہمیں بیان فرمادیجئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: آپ ﷺ نہ بہت لمبے تھے (اور نہ کوتاہ قد) بلکہ میانہ قد سے قدرے اونچے تھے۔ جب آپ کھڑے ہوتے تو تمام لوگوں (سے وجیہہ اور قد آور محسوس ہوتے تھے اور سب پر چھا جاتے تھے۔ انتہائی صاف ستھری گوری رنگت والے تھے۔ سر بڑا، روشن پیشانی، دانت باریک، آبدار، سفید اور سامنے والے دانت کچھ کھلے کھلے تھے۔ پاؤں اور ٹخنے گٹھے ہوئے تھے۔ جب چلتے تھے تو مضبوطی کے ساتھ چلتے تھے گویا نیچے کو اتر رہے ہیں۔ پسینے کے قطرے آپ کے چہرے پر موتیوں کی طرح چمکتے تھے۔ میں نے آپ ﷺ جیسا حسین و جمیل پہلے اور نہ کبھی بعد میں دیکھا۔ الدورقی

۱۸۵۶۸.....آل علی بن ابی طالب کے ایک فرزند ابراہیم بن محمد سے مروی ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب ﷺ جب نبی کریم ﷺ کے اوصاف بیان فرماتے تھے تو یہ ارشاد فرماتے تھے:

حضور اقدس ﷺ نہ بہت اونچے لمبے تھے اور نہ بالکل پست قد تھے۔ بلکہ لوگوں میں سب سے قد آور معلوم ہوتے تھے۔ آپ کے بال نہ بالکل سخت چھلے دار تھے اور نہ بالکل سیدھے لمبے بلکہ کسی قدر گولائی لیے ہوئے سیدھے بال تھے۔ نہ آپ موٹے تھے اور نہ آپ کے چہرے پر گوشت لٹکا ہوا تھا، آپ کا چہرہ گول (اور کتابی) تھا۔ آپ ﷺ سرخی مائل سفید رنگت والے تھے۔ آنکھوں کی پتلیاں نہایت سیاہ تھیں اور آنکھیں بڑی بڑی تھیں۔ پلکیں دراز تھیں۔ مضبوط اور گٹھے ہوئے اعصاب کے مالک تھے۔ سینے پر بالوں کے باریک خط کے سوا سینے اور کمر پر اور بال نہ تھے۔ ہاتھ اور پاؤں گوشت سے بھرے ہوئے تھے۔ جب چلتے تھے تو قدم اکھاڑ کر رکھتے تھے۔ اور قدرے جھک کر چلتے تھے۔ کسی طرف دیکھتے تو پورے وجود کے ساتھ متوجہ ہو جاتے تھے۔ دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت تھی۔ آپ ﷺ خاتم النبیین تھے۔ سب سے زیادہ سخی دست تھے۔ سب سے زیادہ کشادہ سینے والے تھے۔ سب سے زیادہ سچ بولنے والے تھے۔ سب سے زیادہ وفادار دوست تھے۔ سب سے زیادہ ہنس مکھ اور نرم مزاج انسان تھے۔ سب سے زیادہ عزت والے خاندان والے تھے۔ جو آپ کو اچانک دیکھتا مرعوب ہو جاتا تھا۔ جو آپ کے ساتھ کچھ دیر کے لیے ساتھ رہ لیتا وہ آپ سے محبت کرنے لگ جاتا تھا۔ آپ کی صفت بیان کرنے والا ہر ایک شخص کہتا تھا کہ میں نے آپ جیسا کوئی عظیم و خوبصورت انسان نہیں دیکھا۔ پہلے اور نہ بعد میں۔

ترمذی و اسناده متصل، هشام بن عمار فی البعث، الكجی، الدلائل للبیهقی

یارب صل وسلم دائما ابداً ابداً
علی حبیبک خیر الخلق کلهم

۱۸۵۶۹.....حضرت علی ﷺ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نہ کوتاہ قد تھے اور نہ بالکل لمبے۔ گنجان ڈاڑھی اور بڑے سر کے مالک تھے۔ ہاتھ پاؤں پُر گوشت تھے۔ چہرہ میں سرخی کی طرف میلان تھا۔ سینے پر ناف تک بالوں کا طویل اور باریک خط تھا۔ چوڑی اور دراز کلائیوں اور بازوؤں والے

تھے۔ جب چلتے تھے تو قوت کے ساتھ چلتے تھے اور پستی میں اترتے معلوم ہوتے تھے۔ میں نے آپ سے پہلے اور آپ کے بعد آپ جیسا کوئی شخص نہیں دیکھا۔ ابو داؤد الطیالسی، مسند احمد، العدنی، ابن منیع، ترمذی حسن صحیح، ابن ابی عاصم، ابن جریر، ابن حبان، مستدرک الحاکم، البیھقی فی الدلائل، السنن لسعید بن منصور

جزی اللہ عنا محمدًا ماھوا ھلہ صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ سلم تسلیما کثیرًا

۱۸۵۷۰...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ زہیر بن ابی سلمی کا شعر (نبی کریم ﷺ کی شان میں) پڑھتے تھے جو زہیر نے ہرم بن سنان کے لیے پڑھا تھا:

لو کنت فی شئ سوی بشر
کنت المضی لیلة البدر

اگر آپ انسان کے سوا کچھ اور ہوتے تو چودھویں رات کو روشن کرنے والے ہوتے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور آپ کے ہم نشین کہتے: درحقیقت یہ صفت رسول اللہ ﷺ کی تھی کوئی اور ایسا نہیں تھا۔ ابو بکر ابن الانباری فی اعالیہ

۱۸۵۷۱...... حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے حضور ﷺ کی صفت پوچھی گئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

حضور اقدس ﷺ سرخی مائل سفید رنگت والے تھے۔ آنکھیں بڑی اور سیاہ تھیں۔ ریش مبارک گھنی اور گنجان تھی۔ کانوں تک بال تھے۔ سینے پر ناف تک بالوں کا باریک خط تھا۔ آپ کی گردن گویا چاندی کی صراحی تھی۔ سینے پر ناف تک بالوں کی باریک لکیر کے سوا جسم پر زائد بال نہ تھے۔ انگلیاں، پاؤں اور ہتھیلیاں گوشت سے بھرے ہوئے تھے۔ جب کسی طرف متوجہ ہوتے تو مکمل وجود کے ساتھ متوجہ ہو جاتے تھے۔ جب چلتے تھے تو ایسا محسوس ہوتا تھا گویا چٹان پر سے قدم اٹھا رہے ہیں اور نشیب میں اتر رہے ہیں۔ جب کسی قوم کے پاس آتے تو فضیلت وشرافت کے ساتھ سب سے وجیہہ اور قد آور معلوم ہوتے تھے۔ آپ کا پسینہ مشک سے زیادہ خوشبودار ہوتا تھا۔ میرے ماں باپ کی قسم میں نے آپ جیسا کوئی نہیں دیکھا، پہلے اور نہ بعد میں۔ رواہ ابن عساکر

۱۸۵۷۲...... حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان سے کسی شخص نے کہا: میرے بال بہت زیادہ (لمبے) ہیں۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ تم سے زیادہ (لمبے) اور اچھے بالوں والے تھے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۸۵۷۳...... حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو (اس وقت) دیکھا جب آپ کے ساتھ صرف پانچ غلام، دو عورتیں اور صرف حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ (اسلام لائے) تھے۔ رواہ ابن عساکر

باب...... نبی کریم ﷺ کی عادات شریفہ کے بیان میں

عبادات میں حضور ﷺ کی عادات کا بیان

۱۸۵۷۴... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ (ساری ساری رات عبادت میں) کھڑے رہتے تھے حتیٰ کہ قرآن نازل ہو گیا۔

فائدہ:...... سورۂ مزمل نازل ہوئی تو اس میں آپ کو رات کو عبادت میں کھڑے ہونے کا حکم دیا گیا تھا سوائے کچھ حصہ آرام کرنے کے۔ پھر آپ اس قدر نفل نماز میں کھڑے رہتے کہ آپ کے پاؤں مبارک ورما جاتے تھے۔ پھر سورۂ طٰہٰ نازل ہوئی جس میں آپ کو کہا گیا کہ قرآن اس لیے نازل نہیں ہوا کہ آپ مشقت میں پڑ جائیں۔ پھر آپ نے رات کی عبادت میں کچھ تخفیف فرمائی۔ رواہ النسائی

۱۸۵۷۵... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ (عبادات میں) کھڑے رہتے تھے حتیٰ کہ آپ کی ٹانگیں (ورما کر) پھٹنے

وہوجاتی تھیں۔رواہ ابن النجار

۱۸۵۷۶۔۔۔ اسامہ بن ابی عطاء سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کے پاس تھا۔اتنے میں سوید بن غفلہ ﷺ تشریف لے آئے۔نعمان بن بشیر ﷺ نے ان سے پوچھا: مجھے خبر پہنچی ہے کہ آپ نے ایک بار رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز ادا فرمائی ہے؟ حضرت سوید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں بلکہ کئی بار پڑھی ہے۔ جب نبی کریم ﷺ کو اذان کی آواز کانوں میں پڑتی تھی تو اس وقت (آپ ہر شی سے) ایسے (غافل) ہوجاتے تھے گویا کسی کو جانتے ہی نہیں ہیں۔ رواہ ابن عساکر

۱۸۵۷۷۔۔۔ صفوان بن معطل سلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں ایک سفر میں رسول اکرم ﷺ کے ساتھ تھا۔ایک رات میں نے آپ کی نماز کی ٹوہ لی۔آپ نے عشاء کی نماز ادا کی پھر سو گئے۔جب آدھی رات بیت گئی تو اٹھ گئے اور سورۂ آل عمران کی آخری دس آیات تلاوت فرمائیں اور سو گئے۔پھر تھوڑی دیر بعد اٹھے ،مسواک کی ،وضو کیا اور پھر دو رکعت نماز ادا فرمائی۔ مجھے نہیں معلوم کہ قیام، رکوع، سجدوں میں کون سی چیز زیادہ لمبی تھی (کیونکہ ہر ایک میں بہت دیر تک مشغول رہے) پھر آپ ﷺ اٹھ گئے اور سو گئے۔ پھر دوبارہ بیدار ہوئے اور دوبارہ سورۂ آل عمران کی وہی آخری دس آیات تلاوت فرمائیں اور اٹھ کھڑے ہوئے،مسواک کی پھر کھڑے ہوئے اور وضو کیا اور دو رکعت نماز ادا فرمائی معلوم نہیں کہ ان میں قیام، رکوع یا سجدے کون سی چیز زیادہ لمبی تھی۔ پھر اٹھ کر سو گئے۔ پھر بیدار ہوئے اور پہلے کی طرح عمل کیا اور مسلسل اسی طرح آپ کرتے رہے حتیٰ کہ آپ نے گیارہ رکعات نماز ادا فرمائیں۔ رواہ ابن عساکر

فائدہ:۔۔۔۔۔۔اس میں آٹھ رکعت تہجد کی نماز ہوئی اور تین رکعت وتر کی نماز ہوئی۔

۱۸۵۷۸۔۔۔ ربیعہ بن کعب اسلمی سے مروی ہے کہ میں حضور اکرم ﷺ کے حجرے کے دروازے کے پاس رات گذارتا تھا۔ جب رسول اللہ ﷺ رات کے وقت کھڑے ہوتے میں آپ کو ہمیشہ یہ فرماتے ہوئے سنا کرتا تھا:

سبحان اللہ رب العالمین سبحان ربی العظیم وبحمدہ

پاک ہے جہانوں کا پروردگار پاک ہے میرا رب عظمت والا ،اسی کے لیے تمام تعریفیں ہیں۔

مصنف عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ، مستدرک الحاکم

۱۸۵۷۹۔۔۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ہم جب بھی چاہتے کہ رسول اللہ ﷺ کو نماز پڑھتا ہوا دیکھیں تو اس طرح دیکھ لیتے تھے اور جب بھی ہمیں خواہش ہوتی کہ آپ کو فارغ دیکھیں تو فارغ دیکھ لیتے تھے۔رواہ ابن النجار

۱۸۵۸۰۔۔۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس قدر عبادت فرمائی کہ پرانے مشکیزے کی طرح (سوکھ کر کمزور) ہوگئے تھے۔لوگوں نے آپ سے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ کو اس قدر مشقت کی کیا ضرورت ہے؟ کیا اللہ نے آپ کے اگلے اور پچھلے سب گناہ معاف نہیں کر دیئے؟ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو پھر کیا مجھے اپنے پروردگار کا شکر گزار بندہ نہیں بننا چاہیے؟ رواہ ابن النجار

۱۸۵۸۱۔۔۔۔۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اس قدر نماز میں کھڑے رہتے تھے کہ آپ کے قدم مبارک اور پنڈلیوں پر ورم آجاتا تھا۔ آپ کو کہا گیا: کیا اللہ نے آپ کے اگلے اور پچھلے سب گناہ معاف نہیں کر دیئے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو کیا میں اپنے پروردگار کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔رواہ ابوداؤد

۱۸۵۸۲۔۔۔۔۔ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ کبھی اس قدر روزے رکھتے کہ کہا جانے لگتا کہ آپ کسی دن بھی روزہ نہیں چھوڑیں گے۔پھر کبھی روزہ رکھنے کو اس قدر طویل مدت تک چھوڑ دیتے کہ کہا جانے لگتا کہ آپ تو روزہ رکھیں گے ہی نہیں۔

نسائی، مسند ابی یعلی، السنن لسعید بن منصور

۱۸۵۸۳۔۔۔۔۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہر قدم پر اللہ کا ذکر کرتے تھے۔ابن شاھین فی الترغیب فی الذکر

کلام:۔۔۔۔۔۔ اس روایت میں بشر بن الحسین عن الزبیر بن عدی کا طریق منقول ہے علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں بشر بن الحسین اصبہانی عن الزبیر بن عدی کا طریق نسخۂ باطل ہے۔کنز ج ۷ صفحہ ۱۸۰

۱۸۵۸۴۔۔۔۔عبداللہ بن قیس بن مخرمہ بن المطلب بن عبد مناف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی (رات کی) نماز دیکھی۔آپ نے دو دو رکعات نماز پڑھی۔حتیٰ کہ تیرہ رکعات پڑھ لیں۔آخر میں ایک رکعت کے ساتھ وتر کر لیا تھا۔ ہر دو رکعت پہلے والی دو رکعات سے مختصر ہوا کرتی تھی۔اسی طرح نماز پڑھتے پڑھتے آپ فارغ ہو گئے اور پھر دائیں کروٹ پر استراحت فرمانے کے لیے لیٹ گئے۔

ابن سعد، البغوی

ایک رکعت میں سات لمبی سورتیں

۱۸۵۸۵ ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ مجھے عبدالکریم نے ایک شخص کے متعلق خبر دی کہ وہ شخص کہتا ہے کہ مجھے نبی کریم ﷺ کے کسی اہل خانہ کے فرد نے خبر دی کہ اس نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ رات گذاری۔

چنانچہ نبی کریم ﷺ رات کو کھڑے ہوئے اور قضائے حاجت سے فارغ ہوئے۔ پھر مشکیزے کے پاس آئے اور اس سے پانی بہا کر تین بار ہاتھ دھوئے۔ پھر وضو کیا پھر ایک ہی رکعت میں سات لمبی سورتیں قراءت فرمائیں۔مصنف عبدالرزاق

۱۸۵۸۶۔۔۔۔اسود بن یزید سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حضور ﷺ کی (رات کی) نماز کے بارے میں پوچھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: حضور اقدس ﷺ رات کے اول پہر سو جاتے تھے اور آخری پہر اٹھ کھڑے ہوتے تھے، جس قدر مقدر میں لکھا ہوتا نماز ادا فرماتے پھر نماز سے فارغ ہو کر اپنے بستر پر چلے جاتے۔ پھر سو جاتے بغیر پانی کو چھوئے۔ پھر جب اذان کی پہلی آواز سنتے تو اٹھ کھڑے ہوتے اور جنبی ہوتے تو غسل فرماتے اگر جنبی نہ ہوتے تو نماز کے لیے وضو فرماتے پھر دو رکعت نماز (سنت محمد) ادا فرماتے۔ پھر نکل کر فجر کی نماز پڑھاتے۔السنن لسعید بن منصور

۱۸۵۸۷۔۔۔۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ قعدہ (التحیات) کی حالت میں قراءت فرماتے پھر جب رکوع فرمانا چاہتے تو (قیام فرماتے اور) کھڑے ہو جاتے جس قدر کہ کوئی چالیس آیات پڑھ لے۔رواہ ابن النجار

۱۸۵۸۸۔۔۔۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ (نفل نماز کے) قیام کی حالت میں جب قراءت کرتے کرتے تھک جاتے تو رکوع کر لیتے پھر دو سجدے کر کے قعدہ میں بیٹھ جاتے اور جس قدر ممکن ہوتا اسی حالت میں قرآن پڑھتے پھر جب رکوع کا ارادہ ہوتا تو اٹھ کھڑے ہوتے (یعنی قیام فرماتے) اور کچھ تھوڑی بہت تلاوت فرماتے پھر رکوع اور سجدے کر کے نماز پوری فرماتے۔

ابن شاهین فی الافراد

۱۸۵۸۹۔۔۔۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ عشاء کی نماز کے بعد سے فجر ہونے تک گیارہ رکعات نماز پڑھ لیتے تھے۔ ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرتے اور آخر میں ایک رکعت (ملا کر) وتر بنا لیتے تھے۔آپ اپنے سجدوں میں سر اٹھانے سے قبل پچاس آیات کے بقدر توقف فرماتے تھے۔ ابن جریر

۱۸۵۹۰۔۔۔۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ رات کو چھ رکعات نماز ادا فرماتے تھے۔ ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرتے تھے اور بیٹھ کر تسبیح و تکبیر (کے ساتھ ذکر اللہ) میں مشغول رہتے۔پھر کھڑے ہو کر دو رکعات نماز پڑھتے۔ ابن جریر

۱۸۵۹۱۔۔۔۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ رات میں تیرہ رکعات نماز پڑھتے تھے۔پانچ رکعات کے ساتھ وتر ادا فرماتے تھے اور صرف آخری رکعات میں بیٹھتے تھے۔ پھر سلام پھیر دیتے تھے۔ ابن جریر

فائدہ:۔۔۔۔۔آٹھ رکعات تو تہجد کی ہوتی تھیں پھر تین رکعات وتر کی اس کے بعد دو رکعت فجر کی سنتیں ہوا کرتی تھیں۔تین رکعت وتر کی ادائیگی میں طویل قعدہ آخری رکعت میں کرتے تھے جس سے اس رکعت کا پہلی دو رکعات کے ساتھ اتصال ہوتا تھا۔

مختلف امور میں نبی ﷺ کی عادات شریفہ کا بیان

طعام

۱۸۵۹۲ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے لیے بکری کا دودھ دوہا آپ ﷺ نے دودھ نوش فرمایا پھر پانی کا چلو لے کر کلی کی اور فرمایا: دودھ میں کچھ چکناہٹ ہے۔ رواہ ابن جریر

۱۸۵۹۳ ...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کو بکری کے گوشت میں دستیوں کا گوشت سب سے مرغوب تھا۔ رواہ ابن عساکر

۱۸۵۹۴ ...... یحیٰی بن ابی کثیر سے مروی ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ (جو انصار کے سردار تھے) کی طرف سے ہر روز نبی کریم ﷺ کے پاس جہاں کہیں کسی بھی بیوی کے پاس ہوتے ثرید کا ایک (بڑا) پیالہ آتا تھا۔ رواہ ابن عساکر

لباس

۱۸۵۹۵ ...... حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے مروی ہے کہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس تھا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے ابوالقاسم (ﷺ) کو دیکھا۔ آپ کے جسم اطہر پر ایک شامی جبہ تھا جس کی آستینیں بھی تنگ تھیں۔ ابن سعد، سندہ صحیح

۱۸۵۹۶ ...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے آپ کے جسم پر ایک زرد قمیص، ایک زرد چادر اور زرد ہی عمامہ تھا۔ ابن عساکر، ابن النجار

کلام: ...... اس روایت کی سند میں سلیمان بن ارقم ایک راوی ہے جو متروک (اور ناقابل اعتبار) ہے۔

باب ...... اخلاقیات کے متعلق

آپ ﷺ کے زہد کا بیان

۱۸۵۹۷ ...... (مسند صدیق رضی اللہ عنہ) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا۔ اچانک میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ اپنے پاس سے کسی چیز کو دفع کر رہے ہیں اور مجھے ایسی کوئی شی نظر نہیں آرہی۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کس شی کو اپنے پاس سے دفع کر رہے ہیں حالانکہ مجھے تو کچھ دکھائی نہیں دے رہا۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: دنیا میرے سامنے بن سنور کر آئی تھی۔ میں نے کہا: مجھ سے پرے ہٹ، تو مجھے نہیں پا سکتی۔ البزار وضعف

روایت ضعیف ہے۔

رسول اللہ ﷺ کی دنیا سے بے رغبتی

۱۸۵۹۸ ...... حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پانی منگوایا۔ آپ کے پاس ایک برتن لایا گیا جس میں پانی اور شہد (ملا ہوا) تھا۔ وہ برتن آپ کے ہاتھ پر رکھا گیا تو آپ رو پڑے اور گریہ وزاری کرنے لگے۔ اس قدر روئے کہ آس پاس کے لوگ بھی رونے لگے۔ آخر لوگوں نے آپ سے پوچھا کہ آپ کو کس چیز نے اس قدر رلایا ہے؟ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا آپ اپنے سے کسی چیز کو پرے ہٹاتے ہوئے پرے ہٹ پرے ہٹ فرمانے لگے۔ جبکہ میں نے آپ کے پاس

کچھ نہیں دیکھا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ آپ کس چیز کو ہٹا رہے ہیں جبکہ مجھے کوئی چیز نظر نہیں آرہی؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ دنیا اپنی تمام تر رنگینیوں کے ساتھ مزین ہو کر میرے پاس آئی ہے میں نے اس کو دور رہنے کا کہا تو وہ ہٹ گئی اور لوٹ کر جاتے ہوئے کہنے لگی: اللہ کی قسم! آپ تو مجھ سے بچ گئے ہیں لیکن آپ کے بعد آنے والے مجھ سے نہیں بچ سکیں گے۔ پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرمانے لگے پس مجھے یہی ڈر ہوا کہ یہ دنیا مجھے چمٹ گئی ہے۔ اس بات نے مجھے رلا دیا۔ مستدرک الحاکم، حلیۃ الاولیاء، شعب الایمان للبیہقی

۱۸۵۹۹..... حضرت عمر ؓ سے مروی ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا آپ ﷺ کھجور کی ٹوکری پر لیٹے ہوئے تھے بقیہ جسم کا حصہ زمین پر تھا، چمڑے کا تکیہ سر کے نیچے تھا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔ آپ کے سر کے اوپر چھت میں دباغت کے لیے ایک کھال لٹکی ہوئی تھی۔ کمرے کے ایک کونے میں قرظ (جس بوٹی سے دباغت دی جاتی ہے اس) کے پتے تھے۔ (آپ کی کل کائنات یہی تھی)۔ ھناد

۱۸۶۰۰..... حضرت اسود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ حضور اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے۔ آپ ﷺ کی بیماری میں مبتلا تھے۔ ایک قطوانی عباء پر لیٹے ہوئے تھے اون کا تکیہ جس میں اذخر (پودے کے پتے بھرے ہوئے تھے) سر کے نیچے تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں یا رسول اللہ! کسریٰ وقیصر دیباج پر لیٹتے ہیں اور آپ اس حال میں ہیں۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عمر! کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ ان کے لئے دنیا ہو اور ہمارے لئے آخرت۔ عمر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو چھو کر دیکھا تو آپ بخار میں تپ رہے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: آپ اس قدر تیز بخار میں مبتلا ہیں حالانکہ آپ اللہ کے رسول ہیں؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس امت میں سب سے زیادہ مصیبت وآزمائش میں نبی ہوتا ہے۔ پھر اس کے بعد بہترین لوگ پھر ان کے بعد کے بہترین لوگ۔ اسی طرح پہلے انبیاء اور ان کی امتوں کا حال تھا۔ ابن خسرو

۱۸۶۰۱..... عمرو بن دینار اور عبید اللہ بن ابی یزید رضی اللہ عنہما سے مروی ہے دونوں حضرات ارشاد فرماتے ہیں:

عہد نبوی میں حضور ﷺ کے گھر کی کوئی دیوار نہ ہوتی تھی۔ پھر بعد میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (اپنے دور خلافت میں) حضور کے گھر کی چار دیواری بنائی۔ عبید اللہ بن ابی یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ دیواریں بھی چھوٹی چھوٹی تھیں۔ پھر اس کے بعد حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے (اپنے دور خلافت میں) دیواریں بنائیں اور ان میں اضافہ کیا۔ رواہ ابن سعد

۱۸۶۰۲..... حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حضور اکرم ﷺ کے پاس داخل ہوئے۔ آپ ﷺ کو چٹائی یا تخت پر لیٹا دیکھا جس کے اثرات آپ کے جسم پر نمایاں نظر آرہے تھے۔ کمرے میں جانور کی کھال دباغت میں پڑی ہوئی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ رو پڑے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: اے عمر! کیوں رو رہے ہو؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: آپ اللہ کے نبی ہیں۔ جبکہ قیصر وکسریٰ (شاہان روم وفارس) سونے کے تختوں پر آرام کرتے ہیں۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عمر! کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ ان کے لیے دنیا ہو اور ہمارے لیے آخرت۔ رواہ ابن سعد

۱۸۶۰۳..... حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حضور اکرم ﷺ کے پاس داخل ہوئے آپ ﷺ چمڑے کے بچھونے پر استراحت فرما رہے تھے۔ جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔ کمرے میں کچھ کھالیں دباغت میں پڑی ہوئی تھیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ رونے لگے۔ حضور ﷺ نے فرمایا اے عمر! تم کو کس چیز نے رلایا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں اس بات پر رو رہا ہوں کہ کسریٰ (شاہ ایران) ریشم، دیباج اور حریر پر سوتے ہیں۔ اسی طرح قیصر بھی۔ اور آپ اللہ کے محبوب ہیں اس کے سب سے بہترین بندے ہیں اور اس حال میں جیسے کہ میں دیکھ رہا ہوں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: اے عمر! نہ رو۔ لیکن اگر اللہ کے نزدیک دنیا کی حیثیت مکھی کے پر جتنی بھی ہوتی تو کسی کافر کو دنیا میں سے کچھ نہ ملتا۔ رواہ ابن سعد

۱۸۶۰۴..... حضرت عروہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے دروازے پر ایک پردہ پڑا ہوا تھا جس میں کچھ تصویریں تھیں۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! اس کو ہٹاؤ کیونکہ میں جب بھی اس کو دیکھتا ہوں مجھے دنیا یاد آتی ہے۔ رواہ ابن عساکر

۱۸۶۰۵..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب بھی مدینہ تشریف لائے کبھی مسلسل تین دن گندم کی روٹی سے پیٹ نہیں

بھرا حتیٰ کہ آپ اس دنیا سے رخصت ہو کر آخرت کے راستے پر چلے گئے۔ ابن جریر

۱۸۶۰۶..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں: آل محمد (ﷺ) نے کبھی مسلسل دو دن جو کی روٹی سے پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ وفات پاگئے۔ ابن جریر

۱۸۶۰۷..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ وفات پاگئے حتیٰ کہ کبھی کھجور اور پانی سے بھی پیٹ نہیں بھرا۔ ابن جریر

۱۸۶۰۸..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ وفات فرما گئے اور کبھی دن میں دو مرتبہ روٹی اور زیتون کے تیل سے بھی پیٹ نہیں بھرا۔ ابن جریر

ابن النجار نے یہ الفاظ روایت کیے ہیں۔ اور روٹی اور گوشت سے۔

حضور ﷺ کے گھر والوں کا فاقہ

۱۸۶۰۹..... حضرت عروہ رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کے گھر میں چالیس چالیس دن تک اس حال میں رہتے تھے کہ چولہا نہیں جلتا تھا۔ اور نہ ہی چراغ جلتا تھا۔ میں نے عرض کیا: پھر کس چیز پر آپ لوگ زندگی بسر کرتے تھے؟ فرمایا: اسودین پر یعنی پانی اور کھجور پر۔ وہ بھی جب میسر ہوتیں۔ ابن جریر

۱۸۶۱۰..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ہم ایک چاند دیکھتے، پھر دوسرا چاند دیکھتے پھر تیسرا چاند بھی دیکھ لیتے اور دو دو مہینے بسر ہو جاتے اور رسول اللہ ﷺ کے گھر میں آگ نہ جلتی تھی۔ حضرت عروہ نے عرض کیا: خالہ! پھر آپ کس چیز پر زندہ رہتی تھیں؟ فرمایا: ہمارے پڑوسی تھے، انصار! اور وہ بہترین پڑوسی تھے۔ ان کے پاس دودھ والی بکریاں ہوتی تھیں وہ ان کا دودھ حضور ﷺ کو بھیج دیا کرتے تھے۔ ابن جریر

۱۸۶۱۱..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ بکری کی ٹانگ ہدیہ میں بھیجی۔ میں اور رسول اللہ ﷺ اس کو کاٹ رہے تھے کسی نے پوچھا: آپ لوگوں نے چراغ کیوں نہیں جلا لیا تھا۔ فرمانے لگیں اگر ہمارے پاس جلانے کا تیل ہوتا تھا تو ہم اس کو (روٹی کے ساتھ) کھا لیتے تھے۔ ابن جریر

۱۸۶۱۲..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک انصاری عورت میرے پاس آئی اس نے رسول اللہ ﷺ کا بستر دیکھا کہ ایک عباء کو دوہرا کر کے بچھا رکھا ہے۔ پھر اس نے ایک بستر بھیج دیا جس میں اون بھری ہوئی تھی۔ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو پوچھا یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا فلاں عورت نے بھیجا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: اس کو واپس کر دو۔ اللہ کی قسم! اگر میں چاہتا تو میرے ساتھ سونے چاندی کے پہاڑ چلتے۔ پھر میں اس کو نہ لوٹاتا۔ اب مجھے اس کا گھر میں ہونا اچھا نہیں لگتا۔ یہ بات آپ ﷺ نے تین بار ارشاد فرمائی۔ الدیلمی

۱۸۶۱۳ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اللہ سے جا ملے مگر گندم کی روٹی (پیٹ بھر کر) نہیں کھائی۔

المتفق للخطیب

۱۸۶۱۴ ابی اسمٰعیل سے مروی ہے کہ مجھے میرے والد نے خبر دی کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ اوس بن حوشب انصاری کے گھر میں تشریف فرما تھے۔ آپ کی خدمت میں ایک لٹیا نما برتن لا کر آپ کے ہاتھ پر رکھ دیا گیا۔ آپ نے پوچھا یہ کیا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ دودھ اور شہد ہے۔ حضور ﷺ نے اس کو اپنے ہاتھ میں روک کر فرمایا: یہ دونوں مشروب ہم ان کو پی سکتے ہیں اور نہ اس کو حرام کہہ سکتے ہیں۔ جس نے اللہ کے لیے تواضع برتی اللہ پاک اسے بلند کریں گے اور جس نے سرکشی کی اللہ پاک اسے توڑ دیں گے۔ اور جس نے اپنی گذر بسر کی اچھی تدبیر کی اللہ اسے رزق پہنچائیں گے۔ رواہ ابن النجار

۱۸۶۱۵..... عبداللہ ہوزنی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے مؤذن حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے ملا۔ میں نے عرض کیا: اے بلال! مجھے بتاؤ کہ رسول اللہ ﷺ کے کھانے کا کیا حال تھا؟ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: آپ کے پاس کوئی شی نہ ہوتی تھی۔ جب

سے اللہ نے آپ کو مبعوث کیا تھا وفات تک میں ہی آپ ﷺ کے کھانے پینے کا بندوبست کرتا تھا۔ جب نبی کریم ﷺ کے پاس کوئی ننگا بھوکا مسلمان آتا تو آپ مجھے حکم کر دیتے میں قرض لے کر اس کو پہناتا اور کھلاتا پلاتا تھا۔ حتیٰ کہ ایک مشرک مجھے ملا اور بولا اے بلال! کسی اور سے قرض مت لیا کر۔ میرے پاس مال کی فراوانی ہے۔ جو ضرورت پڑے مجھ سے قرض لے لیا کرو۔ پس میں اس سے قرض لینے لگا۔ ایک دن میں وضو کر کے نماز کے لیے اذان دینے کو کھڑا ہوا۔ اتنے میں وہی مشرک تاجروں کی ایک جماعت کے ساتھ آیا اور مجھے دیکھ کر بولا: اے حبشی! میں نے کہا: لبیک۔ پھر وہ مجھ پر چڑھ دوڑا اور مجھے بہت برا بھلا کہا۔ بولا: تو جانتا ہے مقررہ مہینہ ہونے میں کتنا وقت رہ گیا ہے؟ میں نے کہا: قریب ہے۔ بولا صرف چار دن رہ گئے ہیں اگر تم نے وعدۂ ادائیگی پورا نہ کیا تو میں اپنے حق کے بدلے تم کو پکڑ لوں گا۔ میں نے تم کو قرض اس لیے نہیں دیا کہ تم میرے نزدیک کوئی عزت دار شخص ہو اور نہ ہی تمہارے ساتھی کی میرے ہاں کوئی وقعت ہے میں نے تم کو قرض اس لیے دیا ہے کہ تم کو اپنا غلام بنا سکوں اور پھر تم سے اپنی بکریاں چرواؤں جو کام تم پہلے کرتے تھے۔

حضرت بلال رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پس میرے دل میں بھی دوسرے لوگوں کی طرح خطرات پیدا ہونے لگے۔ پھر میں چلا اور اذان دی۔ حتیٰ کہ جب میں نے عشاء کی نماز پڑھ لی تو رسول اللہ ﷺ بھی اپنے گھر والوں کے پاس چلے گئے۔ میں اجازت لے کر حاضر خدمت ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے جس مشرک سے قرض لیا تھا وہ مجھے فلاں فلاں دھمکیاں دے گیا ہے۔ اور آپ کے پاس بھی کوئی بندوبست نہیں ہے کہ میرے قرض کا دفعیہ فرما سکیں اور نہ میرے پاس کوئی صورت ادائیگی ہے۔ اور وہ مجھے رسوا کرنے پر تلا ہوا ہے آپ مجھے اجازت دیں میں ان قبیلوں کے پاس جاتا ہوں جو اسلام لا چکے ہیں شاید اللہ پاک آپ کو ادائیگی کی صورت پیدا فرما دیں۔

حضرت بلال رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: چنانچہ میں اجازت لے کر پہلے اپنے گھر آیا۔ اپنی تلوار، اپنا تھیلا، اپنی ڈھال اور جوتے اٹھا کر اپنے سرہانے کی طرف رکھ لیے اپنا چہرہ آسمان کی طرف کر کے آرام کے لیے لیٹ گیا۔ ہر تھوڑی دیر بعد جاگتا اور رات سر پر باقی ہوتی تو پھر سو جاتا حتیٰ کہ صبح کی پہلی پو پھٹی۔ میں نے نکلنے کا ارادہ کیا۔ لیکن ایک آدمی آوازیں دیتا ہوا آیا: اے بلال! حضور ﷺ کے دربار میں حاضری دو۔ میں آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ دیکھا کہ باہر چار اونٹنیاں سامان سے لدی بیٹھی ہیں۔ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچا اور حاضری کی اجازت لی۔ آپ ﷺ نے (مجھے اندر بلا کر ارشاد) فرمایا: خوشخبری ہو، اللہ نے تمہارا کام کر دیا ہے۔ میں نے اللہ عزوجل کا شکر ادا کیا۔ آپ نے فرمایا: کیا تم چار سامان سے لدی سواریوں کے پاس سے نہیں آئے؟ میں نے عرض کیا بالکل ضرور یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ سواریاں بھی اور ان پر بار کیا ہوا کپڑا اور اناج بھی تم کو آیا۔ یہ مال مجھے فدک کے سردار نے ہدیہ بھیجا ہے۔ تم ان کو اپنے قبضے میں لے لو اور ان سے اپنا قرض اتار دو۔ چنانچہ میں نے تعمیل ارشاد کی۔ سواریوں سے ان کا بار اتارا۔ ان کو چارا ڈالا۔ پھر صبح کی نماز کے لیے اذان دینے کھڑا ہوا۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ نے صبح کی نماز پڑھائی تو میں بقیع گیا اور کانوں میں انگلیاں دے کر بلند آواز سے پکارا: جس کا رسول اللہ ﷺ کے ذمہ کوئی قرض ہو وہ آ جائے۔ پس لوگ (آتے رہے اور) میں خرید و فروخت کرتا رہا اور لوگوں کے قرض چکاتا رہا۔ حتیٰ کہ روئے زمین پر رسول اللہ ﷺ سے قرض کا مطالبہ کرنے والا کوئی باقی نہ رہا۔ اور پھر بھی میرے ہاتھ میں ڈیڑھ دو اوقیہ (چاندی) بچ گئی۔ پھر میں مسجد آیا جبکہ دن کا اکثر حصہ نکل گیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ مسجد میں تنہا تشریف فرما تھے۔ میں نے سلام کیا آپ نے مجھے جواب سے نوازا اور پوچھا تمہارے اس سامان نے کیا کام دیا؟ میں نے عرض کیا: اللہ نے رسول اللہ ﷺ کا سارا قرض اتار دیا ہے۔ آپ نے پوچھا کیا کچھ بچا ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: دیکھ! مجھے اس سے بھی راحت دے دے۔ کیونکہ میں گھر واپس نہ جاؤں گا جب تک اس میں سے کچھ بھی باقی ہے؟ چنانچہ شام ہو گئی مگر ہمارے پاس کوئی حاجت مند نہیں آیا پھر عشاء کی نماز پڑھ کر رسول اللہ ﷺ نے مجھے بلایا اور پوچھا: کیا کچھ باقی ہے؟ میں نے عرض کیا سارا بقیہ مال اسی طرح جوں کا توں موجود ہے، کوئی آیا ہی نہیں ہے۔ آخر حضور ﷺ نے وہ رات مسجد ہی میں گذاری اور پھر صبح ہوئی اور اگلا دن بھی آخر ہونے کو پہنچ گیا۔ پھر دو مسافر سوار آئے میں نے ان کو لے کر جا کر کھلایا پلایا اور لباس بھی دیا۔ پھر عشاء کے بعد آپ نے مجھے بلایا اور پوچھا: کیا ہوا؟ عرض کیا: اللہ نے آپ کو اس مال سے نجات اور راحت دے دی ہے۔ آپ نے (خوشی سے) اللہ اکبر کہا اور اللہ کی حمد و ثنا کی کہ کہیں موت آ جاتی اور مال آپ کے پاس موجود رہتا۔ پھر میں آپ کے پیچھے ہو لیا اور آپ اپنے اہل خانہ کے پاس تشریف لے گئے اور ایک ایک بیوی کو جا کر سلام کیا حتیٰ کہ پھر اس بیوی کے پاس چلے گئے

جہاں رات گذارنے کی باری تھی۔پس یہ ہے تمہارے سوال کا جواب۔الکبیر للطبرانی

18616.... حضرت حسن رضی اللہ عنہ حضرت علی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے پاس ایک فرشتہ آیا اور بولا: اے محمد! اللہ آپ کو سلام فرماتا ہے اور فرماتا ہے: اگر تم چاہو تو میں وادی بطحاء کو تمہارے لیے سونے کا بنا دوں۔حضور ﷺ نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور عرض کیا: اے پروردگار! میں ایک دن سیر ہو کر کھاؤں اور تیرا شکر کروں اور ایک دن بھوکا رہوں اور آپ سے سوال کروں (یہ مجھے زیادہ پسند ہے)۔ رواہ العسکری

18617.... ابوالبختری حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو ارشاد فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے کہ اس مال (بیت المال) میں سے ہمارا کیا حق ہے؟ لوگوں نے کہا: یا امیر المؤمنین! ہم نے آپ کو آپ کے گھر والوں کے کام کاج سے، آپ کی گذر بسر اور تجارت وغیرہ سے مشغول کر دیا ہے۔پس آپ جو چاہیں لے لیں۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا: آپ کیا کہتے ہیں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگ آپ کو مشورہ دے چکے ہیں۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے تاکیداً فرمایا: نہیں تم بتاؤ۔میں نے کہا کہ آپ اپنے یقین کو گمان نہ بنائیں (جس قدر خرچ کا آپ کو یقین ہے وہ لے لیں اور ظن وگمان کی بناء پر زائد نہ لیں) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر آپ خود میرے لیے حصہ نکال دیں۔حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے کہا: ہاں میں ضرور نکال دوں گا۔کیا آپ کو وہ واقعہ یاد ہے کہ آپ کو نبی کریم ﷺ نے صدقات کی وصولی کے لیے بھیجا تھا۔پھر آپ حضرت عباس بن عبدالمطلب کے پاس آئے انہوں نے آپ کو صدقہ (زکوٰۃ) دینے سے انکار کر دیا۔پھر آپ دونوں کے درمیان کچھ تکرار ہوئی۔آپ نے مجھے کہا: میرے ساتھ نبی ﷺ کے پاس چلو۔تاکہ ہم دونوں عباس کے متعلق حضور کو خبر دیں۔چنانچہ ہم دونوں حضور اقدس ﷺ کے پاس حاضر خدمت ہوئے۔اس دن آپ کی طبیعت ناساز تھی (اس طبیعت کی ناسازی ہی پورے واقعہ کا خلاصہ ہے) چنانچہ ہم (بغیر بات چیت کیے) واپس ہو گئے۔اگلے روز آپ کے پاس گئے تو آپ کو ہشاش بشاش پایا۔تب میں نے آپ ﷺ کو حضرت عباس کے متعلق ساری خبر سنائی۔حضور ﷺ نے آپ کو فرمایا: کہ (اے عمر) تم کو معلوم ہونا چاہیے کہ کسی کا چچا اس کے باپ کے قائم مقام ہوتا ہے (لہٰذا تم کو ان سے زیادہ بحث ومباحثہ کرنے کی بجائے مجھے خبر دینی چاہیے تھی) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پھر ہم نے آپ سے پچھلے دن آپ کی طبیعت کی ناسازی کی اور آج کے دن طبیعت کی خوشگواری کی وجہ پوچھی۔

حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم جب پچھلے دن میرے پاس آئے تھے اس دن صدقہ کے مال میں سے دو دینار میرے پاس بچ گئے تھے جن کی وجہ سے میری طبیعت پر ان کا بار تھا۔اور آج جب تم آئے ہو اور مجھے ہشاش بشاش اور خوش دیکھ رہے ہو اس کی وجہ بھی وہی دینار ہیں کیونکہ وہ (راہ خدا میں) خرچ ہو چکے ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ (بات سمجھ گئے اور) مجھے ارشاد فرمایا: میں دنیا وآخرت میں تمہارا شکر گزار ہوں۔

مسند احمد، مسند ابی یعلی، الدورقی. السنن للبیہقی. مسند البزار

امام بزار فرماتے ہیں اس روایت کی سند میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ابوالبختری کے درمیان کوئی (ارسال ہے اور) کوئی راوی متروک ہے۔

حضور ﷺ کے فقر وفاقہ کا بیان

18618.... (مسند صدیق رضی اللہ عنہ) یحییٰ بن عبید اللہ عن ابیہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ کی سند سے مروی ہے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ واقعہ سنایا کہ ایک رات مجھ سے عشاء کا کھانا رہ گیا میں گھر والوں کے پاس آیا ان سے کچھ کھانے کو پوچھا انہوں نے کہا ایسی کوئی چیز گھر میں نہیں جو آپ کو پیش کر سکیں۔پھر میں اپنے بستر پر کروٹ لے کر لیٹ گیا۔لیکن بھوک نے نیند کو نہیں آنے دیا۔آخر میں نے کہا: چلو مسجد میں چلتا ہوں نماز پڑھتا ہوں اور ذکر وغیرہ میں مشغول ہو کر اس تکلیف کو دفع کرتا ہوں۔سو میں مسجد میں

گیا نماز پڑھی پھر مسجد کے گوشہ میں ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔ میں اسی حال میں تھا کہ عمر بن خطاب بھی آ گئے۔ انہوں نے پوچھا: کون؟ میں نے کہا: ابوبکر۔ انہوں نے پوچھا آپ کو اس وقت کس چیز نے یہاں بھیجا ہے؟ میں نے ان کو سارا واقعہ سنایا۔ انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! مجھے بھی اسی چیز نے نکالا ہے جس نے آپ کو نکال کر یہاں بھیجا ہے۔ چنانچہ وہ بھی میرے پہلو میں بیٹھ گئے، ہم اسی حال میں بیٹھے تھے کہ نبی اکرم ﷺ بھی ادھر آ نکلے۔ اور ہمیں نہ پہچان کر پوچھا: کون لوگ ہیں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دینے میں مجھ پر سبقت لی اور عرض کیا ابوبکر اور عمر ہیں۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: تم کو کیا چیز اس وقت یہاں لائی ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نکل کر مسجد میں آیا تو میں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کا سایہ دیکھا پوچھنے پر انہوں نے فرمایا: ہاں میں ابوبکر ہوں۔ میں نے ان سے اس وقت یہاں آنے کی وجہ دریافت کی تو انہوں نے اصل حقیقت بتائی تب میں نے ان کو کہا کہ اللہ کی قسم مجھے بھی یہی چیز لانے والی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم مجھے بھی اسی چیز نے یہاں آنے پر مجبور کیا ہے جس نے تم کو مجبور کیا ہے۔ چلو ہم چلتے ہیں میرے واقف کار ابی الہیثم بن التیہان کے پاس۔ شاید وہاں ہم کو کوئی چیز کھانے کو مل جائے چنانچہ ہم نکل کر چاند کی روشنی میں چل پڑے اور ابوالہیثم کے باغ میں پہنچ کر ان کے گھر کا دروازہ بجایا۔ ایک عورت بولی: کون؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آواز دی یہ رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر و عمر آئے ہیں۔ عورت نے دروازہ کھول دیا۔ ہم اندر داخل ہو گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: تمہارا شوہر کہاں ہے؟ عورت بولی: بنی حارثہ کے باغ سے میٹھا پانی لینے گئے ہیں۔ ابھی آتے ہی ہوں گے۔ اور واقعی وہ آ گئے انہوں نے ایک مشکیزہ اٹھایا ہوا تھا۔ باغ میں داخل ہو کر انہوں نے مشکیزہ ایک کھونٹی پر لٹکا دیا۔ پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: مرحبا خوش آمدید بہت اچھا کیا ایسے مہمان کسی کے ہاں نہ آئے ہوں گے جو میرے ہاں تشریف لائے ہیں۔ پھر کھجور کا ایک خوشہ توڑ کر ہمارے سامنے پیش کر دیا۔ ہم چاند کی روشنی میں خوشے سے کھجور چن چن کر کھانے لگے۔ ابوالہیثم نے چھری تھامی اور بکریوں کے درمیان پھرنے لگے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: دودھ والی بکری کو ذبح نہ کرنا۔ پھر انہوں نے ایک بکری ذبح کی اور اس کی کھال اتاری اور بیوی کو فرمایا: کھڑی ہو۔ چنانچہ انہوں نے گوشت پکایا روٹی بنائی اور دیگچی میں گوشت کو گھمانے لگی۔ نیچے آگ دھونکتی رہی حتیٰ کہ روٹی اور گوشت تیار ہو گیا۔ پھر انہوں نے ثرید تیار کیا اور اس پر مزید گوشت اور سالن ڈالا اور ہمارے سامنے پیش کر دیا۔ ہم نے کھایا اور (خوب) سیر ہو گئے۔ پھر ابوالہیثم نے مشکیزہ اتارا جس کا پانی اب تک ٹھنڈا ہو گیا تھا۔ انہوں نے برتن میں پانی ڈال کر حضور ﷺ کو تھمایا۔

حضور ﷺ نے پانی نوش فرمایا پھر وہ مجھے یعنی (ابوبکر) کو دیا۔ میں نے بھی پی کر عمر رضی اللہ عنہ کو دیدیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نوش فرمایا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں ہم گھروں سے نکلے اور ہمیں گھروں سے نکالنے والی شی صرف بھوک تھی۔ پھر ہم یہاں لوٹے اور یہ کھانا پایا۔ بے شک قیامت کے دن تم سے ان نعمتوں کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ پھر حضور ﷺ نے واقفی کو فرمایا: کیا بات ہے تمہارے پاس کوئی خادم نہیں ہے جو تمہارا پانی وغیرہ بھر دیا کرے۔ انہوں نے عرض کیا: نہیں یا رسول اللہ! اللہ کی قسم! حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہمارے پاس غلام آئیں تو تم چلے آنا ہم تمہارے لیے کوئی غلام مہیا کر دیں گے، پھر کچھ ہی عرصہ گزرا ہو گا کہ حضور ﷺ کے پاس کچھ غلام آ گئے۔ چنانچہ واقفی بھی آپ کے پاس پہنچے۔ آپ نے وجہ آمد دریافت کی۔ انہوں نے عرض کیا وہی وعدہ جو آپ نے مجھ سے فرمایا تھا: حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ غلام ہیں کھڑے ہو کر ان میں سے جو پسند کر لو۔ واقفی نے عرض کیا: آپ ہی میرے لیے پسند فرما دیں۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ غلام لے لو۔ لیکن اس کے ساتھ اچھا سلوک کرنا۔ واقفی اس غلام کو بیوی کے پاس لے گئے۔ بیوی نے غلام کے متعلق پوچھا تو واقفی نے سارا ماجرا کہہ سنایا۔ عورت نے پوچھا: تم نے آپ ﷺ کو کیا کہا؟ واقفی نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہہ دیا تھا کہ آپ ہی میرے لیے غلام پسند کر دیں۔ بیوی نے کہا: یہ تم نے بہت اچھا کیا۔ پس جب حضور نے تم کو اس کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیا ہے تو اس کے ساتھ اچھا سلوک ہی روا رکھنا۔ واقفی نے بیوی سے پوچھا: اس کے ساتھ اچھا سلوک کیا ہونا چاہیے؟ بیوی نے کہا: اس کو آزاد کر دیں۔ واقفی نے کہا: یہ اللہ کے لیے آزاد ہے۔

(مسند ابی یعلی، ابن مردویہ)

کلام: ...... روایت کی سند میں یحییٰ اور اس کا والد دونوں ضعیف ہیں۔ مجمع الزوائد ۳۱۹/۱۰

۱۸۶۱۹...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو اور حضرت عمر رضی

اللہ عنہ کوارشاد فرمایا: چلو ہمارے ساتھ واقفی کے گھر چلو۔ چنانچہ ہم چاند کی روشنی میں واقفی کے گھر کے لیے چل پڑے حتیٰ کہ اس کے باغ میں گھر پر پہنچ گئے۔ واقفی نے ہم کوخوش آمدید اور مبارک باد دی۔ پھر چھری لے کر بکریوں میں چکر لگانے لگے رسول اللہ ﷺ نے ان کو فرمایا: دودھ والے جانور کو ذبح نہ کرنا۔ابن ماجه عن طارق بن شهاب

کلام:......زوائد ابن ماجہ میں ہے کہ اس کی سند میں یحییٰ بن عبداللہ ایک راوی ہے جس کی روایت کا کوئی اعتبار نہیں وہ واھی الحدیث ہے۔

۱۸۶۲۰ ....(مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو دیکھا کہ بھوک کی وجہ سے بے چینی میں ادھر ادھر کروٹ لے رہے ہیں۔ آپ کو اس قدر ردی کھجوریں بھی میسر نہ تھیں کہ جو شکم کو کفایت کر سکیں۔مسند ابو داؤد، الطيالسی، ابن سعد، مسند احمد، مسلم، ابن ماجه، ابوعوانه، مسند ابی يعلی، صحيح ابن حبان، ابن جرير، البيهقی فی الدلائل

تین دوستوں کا فاقہ

۱۸۶۲۱ ...ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: کہ ایک دن حضور اقدس ﷺ دوپہر کے وقت باہر نکلے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کو مسجد میں پایا حضور اکرم ﷺ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اس وقت تم کو یہاں کس چیز نے آنے پر مجبور کیا؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: یارسول اللہ! مجھے بھی اسی چیز نے یہاں آنے پر مجبور کیا ہے جس نے آپ کو یہاں آنے پر مجبور کیا ہے۔ اسی اثناء میں عمر بن خطاب بھی وہاں آگئے۔ حضور ﷺ نے ان سے بھی وہاں آنے کی وجہ دریافت کی۔ انہوں نے عرض کیا: مجھے بھی وہی چیز یہاں لائی ہے۔ جو آپ دونوں کو لائی ہے۔ پھر عمر بھی بیٹھ گیا۔ رسول اللہ ﷺ دونوں کو کچھ باتیں ارشاد فرماتے رہے۔ پھر آپ ﷺ نے دونوں حضرات سے دریافت فرمایا: کیا تم دونوں فلاں باغ تک چلنے کی سکت رکھتے ہو؟ وہاں کھانا پانی اور سایہ ملے گا۔ دونوں حضرات نے اثبات میں جواب دیا۔لہٰذا آپ نے فرمایا: پھر چلو ہمارے ساتھ ابوالہیثم بن التیہان انصاری کے گھر۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: چنانچہ حضور ﷺ چل دیئے اور ہم بھی ان کے پیچھے ہو لیے۔ حضور ﷺ نے سلام کیا اور تین بار اجازت لی، ام الہیثم دروازے کے پیچھے کھڑی ہوئی حضور ﷺ کی آواز سن رہی تھی ان کی منشاء تھی کہ رسول اللہ ﷺ کے مبارک بول اور زیادہ سنیں۔ جب آخر حضور ﷺ لوٹنے لگے تو ام الہیثم جھٹ نکلیں اور دروازے کی اوٹ سے بولیں کہ یارسول اللہ! اللہ کی قسم! میں نے آپ کا سلام سنا تھا۔ بس میرے دل میں خواہش ہوئی کہ آپ کی مزید دعائیں ہم کو ملیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: خیر ہے، پھر پوچھا: ابوالہیثم کہاں ہے مجھے نظر نہیں آرہے؟ ام الہیثم نے عرض کیا: قریب ہی ہیں، گھر کے لیے میٹھا پانی بھرنے گئے ہیں۔ آپ اندر تشریف لے آیئے، وہ بھی آتے ہی ہوں گے ان شاء اللہ۔ پھر انہوں نے ہمارے لیے چٹائی بچھا دی۔ چنانچہ ابوالہیثم آئے تو ہم کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور ان کی آنکھیں بھی ہم سے ٹھنڈی ہو گئیں۔ وہ آکر فوراً ایک درخت پر چڑھے اور کھجور کا ایک خوشہ توڑ لائے۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: کافی ہے ابوالہیثم نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ اور آپ کے ساتھی اس سے نرم اور سخت من پسند کھجوریں کھائیں۔ پھر وہ پانی لے کر آئے۔ ہم نے کھجوروں کے ساتھ پانی بھی پیا۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ وہ نعمتیں ہیں، جن کے بارے میں تم سے سوال کیا جائے گا۔ پھر ابوالہیثم کھڑے ہو کر بکری ذبح کرنے اٹھے۔ آپ ﷺ نے دودھ والی بکری ذبح کرنے سے اجتناب کا حکم دیا۔ ام الہیثم آٹا گوندھنے اور روٹی پکانے میں مصروف ہو گئیں۔ حضور ﷺ، ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے سر قیلولہ (دوپہر میں آرام) کے لیے رکھ دیئے۔

جب کچھ دیر بعد وہ اٹھے تو کھانا تیار ہو چکا تھا۔ ان کے سامنے کھانا رکھا گیا۔ سب نے کھایا انہوں نے کھانا کھایا اور سیر ہو گئے اور اللہ کی حمد وثناء اور شکر ادا کیا۔ پھر ام الہیثم نے بچا ہوا کھجوروں کا خوشہ سامنے رکھ دیا۔ انہوں نے کچی پکی کھجوریں کھائیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ان کو سلام کیا اور ان کے لیے خیر کی دعا کی پھر ابوالہیثم کو فرمایا: جب تم کو خبر ملے کہ ہمارے پاس قیدی آئے ہیں تو آجانا۔ ام الہیثم نے آپ ﷺ سے عرض کیا: اگر آپ ہمارے لیے دعا کر دیں تو اچھا ہو۔ حضور ﷺ نے فرمایا:

افطر عندکم الصائمون واکل طعامکم الابرار وصلت علیکم الملائکۃ۔
روزے دار تمہارے پاس افطار کریں، تمہارا کھانا متقی لوگ کھائیں اور ملائکہ تم پر رحمتیں بھیجیں۔
ابوالہیثم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب مجھے خبر ملی کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس غلام آئے ہیں تو میں حاضر خدمت ہوا۔ آپ ﷺ نے مجھے ایک غلام عطا کیا۔ میں نے اس غلام کے ساتھ چالیس ہزار درہم پر مکاتبت کا سودا کرلیا میں نے اس سے زیادہ برکت والا غلام کوئی نہیں دیکھا۔
البزار، مسند ابی یعلی، الضعفاء للعقیلی، ابن مردویہ، البیہقی فی الدلائل، السنن لسعید بن منصور
۱۸۶۲۲۔۔۔۔۔ام ہانی رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے جب بھی رسول اللہ ﷺ کا شکم اطہر دیکھا تو مجھے کاغذوں کے پلندے یاد آ گئے جو ایک دوسرے پر لپیٹے جاتے ہیں۔ الرؤیانی، الشاشی، ابن عساکر
۱۸۶۲۳۔۔۔۔۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں دسویں روز کے بعد پائے کھاتے تھے۔
الخطیب فی المتفق

حضور ﷺ کے لباس کی حالت

۱۸۶۲۴۔۔۔۔۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس دو موٹی کسی قدر سرخ چادریں تھیں جب حضور ﷺ دونوں میں ملبوس ہو کر بیٹھتے تو چادروں کا بوجھ محسوس کرتے تھے۔ ایک مرتبہ فلاں یہودی شام سے بز (ریشم) کا کپڑا لے کر آیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ سے عرض کیا: آپ کسی کو بھیج کر اس سے دو کپڑے خرید لیں اس شرط پر کہ جب سہولت ہوگی قیمت ادا کردیں گے۔ حضور ﷺ نے کسی کو اس کام کے لیے بھیج دیا۔ یہودی بولا: مجھے معلوم ہے تم کیا چاہتے ہو؟ تم یہ کپڑے یا کہا میرا مال لے کر بھاگنا چاہتے ہو۔ حضور ﷺ نے (یہ سن کر) فرمایا: وہ جھوٹ بولتا ہے، وہ بخوبی جانتا ہے کہ میں ان میں سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہوں اور سب سے زیادہ امانت ادا کرنے والا ہوں۔
نسائی، ابن عساکر
۱۸۶۲۵۔۔۔۔۔ابوسلمہ بن عبدالرحمن حضرت شفاء بنت عبداللہ سے روایت کرتے کہ فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے۔ میں آپ سے آپ کا حال پوچھنے لگی۔ اور شکوہ وشکایت بھی کیا (کہ مجھے کچھ دیتے نہیں) آپ بھی مجھ سے معذرت فرمانے لگے۔ پھر نماز کا وقت آ گیا۔ میں اپنی بیٹی کے گھر میں داخل ہوئی جو شرحبیل بن حسنہ کے عقد میں تھیں۔ میں نے بیٹی کے شوہر شرحبیل کو گھر میں موجود پایا تو اس کو ملامت وسرزنش کی کہ نماز کا وقت ہوگیا ہے (حضور ﷺ نماز کو چلے گئے ہیں) اور تم یہاں بیٹھے ہو۔ انہوں نے کہا: اے پھوپھی جان! مجھے برا بھلا نہ کہو۔ میرے پاس دو ہی کپڑے تھے۔ ایک کپڑا حضور ﷺ مانگنے سے (عاریتاً) لے گئے ہیں۔ شفاء فرماتی ہیں: تب مجھے اپنے دل میں شرمندگی کا احساس ہوا اور کہنے لگی آپ ﷺ کا یہ حال ہے اور پھر کس کو زیب دیتا ہے کہ آپ کو ملامت کرے۔ رواہ ابن عساکر
۱۸۶۲۶۔۔۔۔۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ بیٹھ کر نماز پڑھ رہے تھے۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں آپ کو بیٹھ کر نماز پڑھتا دیکھ رہا ہوں، آپ کو کیا تکلیف لاحق ہوئی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بھوک نے یہ حال کردیا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں رو پڑا۔ حضور ﷺ نے فرمایا: رونہ، بے شک قیامت کے دن کی سختی اور شدت بھوکے کو نہ پہنچے گی اگر وہ ثواب کی نیت سے صبر کرے۔ رواہ ابن النجار
۱۸۶۲۷۔۔۔۔۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنے گھر والوں کو کبھی تین دن مسلسل گندم کی روٹی کے ساتھ پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھلایا حتیٰ کہ دنیا سے جدا ہوگئے۔ ابن جریر
۱۸۶۲۸۔۔۔۔۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوا۔ آپ بیٹھ کر نماز ادا فرما رہے تھے۔ میں نے پوچھا: یارسول اللہ! میں آپ کو بیٹھ کر نماز پڑھتا دیکھ رہا ہوں، آپ کو کیا تکلیف پیش آئی ہے؟ فرمایا: ابوہریرہ! یہ بھوک ہے۔ میں رو پڑا۔ آپ ﷺ

نے فرمایا: ابوہریرہ! اروصت بے شک حساب کتاب کی سختی قیامت کے روز بھوکے کو نہیں ہوگی جب وہ دنیا میں اس کے عوض ثواب کی امید (میں صبر) کرے۔ حلیۃ الاولیاء، الخطیب فی التاریخ، ابن عساکر

۱۸۶۲۹۔۔۔ ابن مندہ فرماتے ہیں: ہمیں خیثمہ بن سلیمان، محمد بن عوف بن سفیان طائی حمصی، ابو عوف، شقیر مولیٰ عباس عن الہدار صحابی رضی اللہ عنہ۔ ہدار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: انہوں نے عباس کو سفید آٹے وغیرہ نفیس چیزوں میں اسراف کرتے دیکھا تو فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوگئی مگر کبھی آپ نے گندم کی روٹی سے پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا۔ رواہ ابن عساکر

کلام:۔۔۔۔۔۔ عباس بن الولید بن عبدالملک بن مروان (جن کا اوپر ذکر ہوا ان) کے غلام شقیر کہتے ہیں: ہدار سے روایت کرنے والے کا گمان ہے کہ ان کو حضور ﷺ کی صحبت میسر ہوئی ہے۔

ابن مندہ کہتے ہیں یہ روایت غریب ہے۔ (ضعیف ہے)۔ کہا جاتا ہے کہ امام احمد بن حنبل نے اس روایت کو محمد بن عوف سے سنا ہے۔

عبدالغنی بن سعید کہتے ہیں شقیر نے ہدار عن النبی ﷺ صرف ایک حدیث روایت کی ہے معلوم نہیں کہ اس کو محمد بن عوف طائی کے سوا کسی اور نے بھی روایت کیا ہے یا نہیں۔

۱۸۶۳۰ سماک بن حرب سے مروی ہے کہ میں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا اپنے رب کی حمد (اور اس کا شکر) کرو۔ میں نے اکثر رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے کہ بھوک کی وجہ سے بل کھاتے تھے۔ آپ کو ردی کھجوریں بھی میسر نہ ہوتی تھیں جن سے آپ شکم سیری فرمالیتے اور اب تم طرح طرح کی کھجوروں اور مکھن کے بغیر خوش نہیں ہوتے ہو۔ رواہ الترمذی

۱۸۶۳۱ طلحہ بن عمرو نضری سے مروی ہے کہ ہم میں سے جب کوئی شخص مدینہ آتا تھا تو اگر مدینہ میں کوئی اس کا واقف کار ہوتا تو وہ اس کے پاس ٹھہر جاتا۔ ورنہ وہ صفہ میں آ کر ٹھہرتا تھا۔ پس رسول اللہ ﷺ (صفہ کے) دو دو آدمیوں کو ساتھی بنادیتے تھے۔ اور ہر روز ان ہر دو آدمیوں کو ایک مد کھجور دیتے تھے۔ طلحہ بن عمرو فرماتے ہیں: چنانچہ میں مدینہ آیا تو صفہ میں ایک شخص کے ساتھ ٹھہر گیا۔ ہم دونوں کو ہر روز ایک مد (دو رطل) کھجوریں ملتی تھیں۔ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے کوئی نماز پڑھائی۔ جب آپ لوٹنے لگے تو اہل صفہ میں سے ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! کھجوروں نے ہمارے پیٹ جلادیئے ہیں اور ہمارے جسموں پر ردی کپڑے بھی پھٹ کر جھول گئے ہیں۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ خطبہ ارشاد فرمانے کے لیے منبر پر چڑھ گئے۔ اللہ کی حمد و ثناء کی۔ پھر اپنے اور قوم کے مصائب کا ذکر کیا۔ حتیٰ کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں اور میرا ساتھی اٹھارہ دن رات تک اس حال میں رہے کہ ہمارا کھانا پیلو درخت کے (بے مزہ) پھل کے سوا کچھ کھانا نہیں تھا۔ حتیٰ کہ ہم مدینہ آگئے۔ ہمارے انصاری بھائیوں نے ہمارے ساتھ کھانے میں ہمدردی و غم خواری کا برتاؤ کیا۔ ان کا زیادہ تر کھانا یہی کھجوریں ہیں۔ اللہ کی قسم! اگر میں گوشت اور روٹی پاتا تو ضرور تم کو کھلاتا۔ لیکن عنقریب تم ایسا زمانہ پاؤ گے جب تم کعبہ کے پردوں جیسا (ملائم) کپڑا پہنو گے۔ بڑے بڑے پیالوں میں تمہارے پاس صبح وشام کھانے آئیں گے۔ آج تم اس آنے والے دن سے بہتر ہو۔ کیونکہ آج تم بھائی بھائی ہو اور اس دن تم ایک دوسرے کی گردن اڑاؤ گے۔

رواہ ابن جریر

۱۸۶۳۲ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ وفات پاگئے اور کبھی آپ اور آپ کے گھر والوں نے جو کی روٹی سے پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا۔ پس ہمارا خیال ہے کہ ہمارے لیے بہترین چیزوں کو مؤخر کردیا گیا ہے۔ رواہ ابن جریر

۱۸۶۳۳۔۔۔ عتبہ بن غزوان سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہم کو بصرہ کے منبر پر خطبہ ارشاد فرمایا:

میں نبی ﷺ کے ساتھ ساتواں یا آٹھواں اسلام قبول کرنے والا شخص تھا۔ ہمارا کھانا صرف درخت کے پتے ہوتے تھے۔ حتیٰ کہ ہماری باچھیں چھل گئی تھیں۔ ابوالفتح بن البطی فی فوائدہ

ابوالفتح فرماتے ہیں یہ حدیث وہم ہے۔ بلکہ یہ عتبہ کی اپنی حدیث ہے اور خطبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہے۔

۱۸۶۳۴ ابوقتادہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ سے مدینے کے راستے میں دوپہر کے وقت ملا۔ میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، اس وقت (کڑی دوپہر میں) کس چیز نے آپ کو باہر

نکالا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشادفرمایا: اے علی! مجھے بھوک نے تنگ کیا ہے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، کیا آپ انتظار کر سکتے ہیں جب تک کہ میں واپس آؤں۔ چنانچہ حضور ﷺ ایک دیوار کے سائے میں بیٹھ گئے۔ میں مدینے میں ایک شخص کے پاس آیا جس نے کھجور کے چھوٹے چھوٹے پودے لگائے تھے۔ میں نے اس سے بات کی کہ میں ان پودوں میں ایک ایک مٹکا پانی دیتا ہوں تم مجھے ہر مٹکے کے عوض ایک کھجور دو لیکن وہ کھجور نہ خشک سوکھی ہوئی ہو یا بغیر گٹھلی کے ہو اور نہ گندی اور ردی ہو۔ جب بھی میں ایک مٹکا پانی ڈالتا وہ ایک کھجور نکال کر رکھ دیتا۔ حتیٰ کہ ایک مٹھی کھجوروں کی جمع ہوگئی۔ پھر میں نے اس سے پوچھا: کیا تم مجھے گندنے (ترکاری) کی ایک مٹھی دو گے؟ اس نے مجھے دے دی۔ پھر میں نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوا۔

آپ ﷺ (اسی جگہ) تشریف فرما تھے۔ آپ نے اپنے کپڑے کا ایک حصہ بچھا دیا میں نے وہ کھجوریں اس پر رکھ دیں۔ آپ ﷺ نے وہ کھجوریں تناول فرمائیں پھر فرمایا: تم نے میری بھوک مٹائی اللہ تمہاری بھوک مٹائے۔ الحافظ ابو الفتح ابن ابی الفوارس فی الافراد

۱۸۶۳۵ ..... ام سلیم سے مروی ہے کہ ان کو رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: صبر کرو۔ اللہ کی قسم! سات دنوں سے آل محمد کے گھروں میں کچھ نہیں ہے اور تین دن سے ان کے گھروں میں ہانڈی کے نیچے آگ نہیں جلائی گئی۔ اللہ کی قسم! اگر میں اللہ سے سوال کرتا کہ وہ تہامہ کے سب پہاڑوں کو سونا بنادے تو اللہ پاک ضرور ایسا کر دیتے۔ الکبیر للطبرانی

حضور ﷺ کی مسکراہٹ

۱۸۶۳۶ ..... حصین بن یزید کلبی سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو مسکرانے کے علاوہ کبھی ہنستے نہیں دیکھا۔ اور اکثر اوقات نبی کریم ﷺ بھوک کی شدت کی وجہ سے اپنے پیٹ پر پتھر باندھ لیتے تھے۔ ابن مندہ، ابو نعیم، ابن عساکر

نبی کریم ﷺ کی سخاوت

۱۸۶۳۷ ..... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا۔ اور کچھ سوال کیا۔ حضور ﷺ نے فرمایا: فی الحال میرے پاس کچھ نہیں ہے تم ایسا کرو کسی سے قرض لے لو جیسے ہی ہمارے پاس کچھ آئے گا ہم تم کو عطا کر دیں گے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے جو کچھ آپ کے پاس ہے عطا کر دیا۔ جو ہمارے پاس نہیں ہے اللہ نے ہمیں اسے دینے کا مکلف نہیں کیا۔ یہ بات حضور ﷺ کو ناگوار لگی۔ جس کا اثر آپ کے چہرے میں بھی محسوس ہوا۔ ایک انصاری شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! خرچ کیجئے اور عرش والے سے کمی کا ڈر نہ کیجئے۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ مسکرا دیئے حتیٰ کہ اس انصاری کے قول کا خوش گوار اثر آپ کے چہرے میں بھی دیکھا گیا۔ پھر آپ نے ارشادفرمایا: مجھے اسی کا حکم ملا ہے۔ ترمذی، فی الشمائل، البزار، ابن جریر، الخرائطی فی مکارم الاخلاق، الضیاء للمقدسی

۱۸۶۳۸ ..... سہل بن سعد سے مروی ہے کہ ایک عورت ایک چادر لے کر حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس چادر کے حاشیے بنے ہوئے ہیں (اور یہ عمدہ چادر ہے) عورت بولی: یا رسول اللہ! میں اس لیے حاضر ہوئی ہوں کہ آپ کو یہ چادر پہننے کے لیے دوں۔ حضور ﷺ نے وہ چادر لے لی اور آپ اس کے محتاج بھی تھے۔ لہٰذا آپ نے وہ چادر لے کر زیب تن فرمالی۔ اصحاب میں سے ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیسی عمدہ چادر ہے یہ آپ مجھے عنایت کر دیں تو! حضور ﷺ نے فرمایا: ہاں بالکل۔ (اور آپ نے وہ چادر اس صحابی کو عنایت فرمادی) جب آپ کھڑے ہو کر چلے گئے تو دوسرے اصحاب نے اس صحابی کو ملامت کی کہ تم نے اچھا نہیں کیا تم نے دیکھا تھا کہ رسول اللہ ﷺ اس چادر کے محتاج ہیں پھر تم نے وہ مانگ لی جبکہ تم کو معلوم ہے کہ حضور ﷺ سے جس چیز کا سوال کیا جاتا ہے آپ اس سے منع نہیں فرماتے۔ اس صحابی نے کہا: اللہ کی قسم! مجھے اس کام پر اس برکت کی امید نے مجبور کیا کہ حضور کے پہناوے کو میں لے لوں پھر اس میں مجھے کفن دیا جائے۔ ابن جریر

۱۸۶۳۹۔۔۔۔۔سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ کے لیے ایک سیاہ اونی حلہ (جوڑا) بنایا گیا۔ جس کے کنارے سفید رکھے گئے۔ حضور ﷺ وہ پہن کر اپنے اصحاب کی طرف نکلے۔ آپ نے اپنی ران پر ہاتھ مارا اور فرمایا: دیکھتے نہیں کس قدر حسین حلہ ہے یہ؟ ایک اعرابی (دیہاتی) بولا: آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں یا رسول اللہ! یہ حلہ مجھے ہدیہ فرمادیں۔ اور رسول اللہ ﷺ سے جب بھی کسی چیز کا سوال کیا جاتا تھا کبھی لا (نہیں) نہیں کرتے تھے۔ لہٰذا آپ نے فرمایا: ہاں ٹھیک ہے۔ پھر آپ نے اس کو وہ حلہ عنایت فرمادیا۔ پھر (اپنے) دو پرانے کپڑے منگوائے اور پہن لیے پھر اس حلہ کے مثل دوسرا بننے کا حکم دیا۔ چنانچہ وہ بنا جانے لگا اسی دوران آپ وفات پا گئے۔ (اور وہ بنائی کے مرحلے ہی میں رہا)۔ رواہ ابن جریر

۱۸۶۴۰۔۔۔۔حضرت ثابت حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک سائل نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا آپ نے اس کے لیے ایک کھجور کا حکم دیا۔ سائل نے وہ کھجور لے کر پھینک دی۔ پھر دوسرا سائل آیا آپ نے اس کے لیے بھی ایک کھجور کا حکم دیا۔ اس نے کہا: سبحان اللہ! رسول اللہ ﷺ سے ملی ہوئی کھجور ہے۔ آپ ﷺ نے ایک باندی کو حکم دیا: ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس جاؤ اور اس کو کہو کہ جو تمہارے پاس چالیس درہم ہیں وہ اس سائل کو دے دے۔ شعب الایمان للبیہقی

۱۸۶۴۱۔۔۔۔حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک سائل نبی اکرم ﷺ کے پاس حاضر خدمت ہوا۔ آپ نے اس کو ایک کھجور عنایت فرمائی۔ آدمی بولا: سبحان اللہ! انبیاء میں سے ایک نبی ایک کھجور کا صدقہ کرتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہیں معلوم نہیں کہ اس میں بہت سے باریک باریک مثقال ہیں؟ پھر ایک دوسرا سائل آیا آپ نے اس کو بھی ایک کھجور عنایت فرمادی۔ اس نے کہا: انبیاء میں سے ایک نبی نے مجھے یہ کھجور عطا کی ہے۔ لہٰذا یہ کھجور جب تک میں زندہ ہوں مجھ سے جدا نہ ہوگی میں ہمیشہ اس کی برکت حاصل کرتا رہوں گا۔ پھر نبی ﷺ نے اس کے لیے بھلائی کا حکم دیا۔ پھر وہ شخص ہمیشہ مالدار ہوتا گیا۔ شعب الایمان للبیہقی

۱۸۶۴۲۔۔۔۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے کسی چیز کے بارے میں سوال نہیں کیا گیا پھر آپ نے (نہیں) فرمایا ہو۔ رواہ ابن عساکر

۱۸۶۴۳۔۔۔۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جب بھی رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا آپ نے کبھی لا (نہیں) نہیں فرمایا۔ رواہ ابن جریر

حضور ﷺ کا خوف خداوندی

۱۸۶۴۴۔۔۔۔ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ایک قاری کو یہ پڑھتے ہوئے سنا:

ان لدینا انکالا و جحیماً

ہمارے پاس (مختلف) عذاب اور دوزخ ہے۔

یہ سننا تھا کہ آپ بے ہوش ہوگئے۔ رواہ ابن النجار

حضور ﷺ کے اخلاق ۔۔۔۔۔صحبت اور ہنسی مذاق میں

۱۸۶۴۵۔۔۔۔ابوالہیثم روایت کرتے ہیں اس شخص سے جس نے حضرت ابوسفیان بن حرب رضی اللہ عنہ سے سنا۔

حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ اپنی بیٹی (ام المؤمنین) ام حبیبہ کے گھر بیٹھے تھے اور رسول اللہ ﷺ سے مذاق فرمانے لگے۔ بولے: واللہ! میں نے آپ کو چھوڑ دیا تھا جس کی وجہ سے سارے عرب نے آپ کو چھوڑ دیا اور میں نے آپ کو اس قدر سینگ مارے کہ لوگ کہنے لگے یہ کیا اس سر پر تو بال ہیں اور نہ سینگ۔

ابوسفیان کہتے رہے، رسول اللہ ﷺ ہنستے رہے اور فرماتے رہے: اے ابوحنظلہ! یہ تم کہہ رہے ہو۔ الزبیر بن بکار فی ابن عساکر

۱۸۶۴۶ ...ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے ان سے سوال کیا کہ کیا حضور ﷺ مزاح فرماتے تھے؟ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں۔ اس شخص نے پوچھا: آپ کا مزاح کیسا ہوتا تھا؟ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ نے اپنی کسی بیوی کو ایک بڑا کپڑا پہنایا اور فرمایا: اس کو پہن لے اور اس پر اللہ کا شکر کر اور اس کپڑے کو دلہن کی طرح کھینچتی پھر۔ رواہ ابن عساکر

کلام: ...... یہ روایت ضعیف ہے۔

۱۸۶۴۷ ...سہل بن حنیف سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ کمزور اور غریب مسلمانوں کے پاس تشریف لاتے تھے، انکی زیارت کرتے، ان کے مریضوں کی عیادت کرتے اور ان کے جنازوں میں حاضری دیتے تھے۔ شعب الایمان للبیھقی

۱۸۶۴۸ ...حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ گذر رہے تھے میں بچوں کے ساتھ (کھیل کود میں) مصروف تھا۔ آپ نے میرا ہاتھ تھام لیا اور مجھے کوئی پیغام دے کر بھیجا۔ مجھے میری ماں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے راز کی کسی کو خبر نہ دینا۔ رواہ ابن عساکر

۱۸۶۴۹ ...حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے کسی کام سے بھیجا میں بچوں کے پاس سے گذرا تو ان کے پاس بیٹھ گیا (اس وقت آپ کی عمر کم تھی) جب مجھے دیر ہوگئی تو رسول اللہ ﷺ (میری تلاش میں) نکلے اور بچوں کے پاس سے گذرے تو ان کو سلام کیا۔

مستدرک الحاکم

۱۸۶۵۰ ...حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ دنیا میں کوئی ذات زیارت کے لیے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو حضور ﷺ سے زیادہ پسند نہیں تھی۔ اس کے باوجود جب بھی آپ کو دیکھتے تو آپ کے استقبال میں کھڑے نہیں ہوتے تھے۔ کیونکہ کھڑے میں وہ حضور کی ناگواری کو جانتے تھے۔

رواہ ابن جریر

آپ علیہ السلام کا تحمل و بردباری

۱۸۶۵۱ ...حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ ایک دن مسجد میں داخل ہوئے آپ کے جسم اقدس پر (ایک موٹی) نجرانی چادر پڑی تھی۔ ایک دیہاتی آپ کے پیچھے سے آیا اس نے آپ کی چادر کا کونا پکڑ کر کھینچا جس کی وجہ سے چادر آپ کی گردن میں کھنچ گئی۔ پھر دیہاتی بولا: اے محمد! ہمیں وہ مال دیں جو اللہ نے آپ کو دیا ہے۔ (اس کے باوجود) رسول اللہ ﷺ مسکراتے ہوئے اس کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اس کو مال وغیرہ کا حکم کرو۔ ابن جریر

۱۸۶۵۲ ...حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں بچوں کے ساتھ تھا کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس سے گذرے تو آپ نے فرمایا: السلام علیکم اے بچو! الدیلمی

۱۸۶۵۳ ...حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی دس سال تک خدمت کی لیکن اللہ کی قسم! حضور نے کبھی مجھے گالی دی (اور نہ برا بھلا کہا بلکہ) کبھی اف تک نہ کہا۔ نہ کبھی کسی ہوئے کام پر فرمایا: کہ کیوں کیا اور نہ کبھی چھوٹے ہوئے کام پر فرمایا کہ یہ کام کیوں نہیں کیا۔

مصنف عبدالرزاق

۱۸۶۵۴ ...حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی دس سال خدمت کی۔ اللہ کی قسم آپ نے مجھے کبھی کسی کیے ہوئے کام پر نہیں فرمایا کہ کیوں کیا اور ایسے کسی کام پر جو میں نے نہ کیا ہو کہ کیوں نہیں کیا؟

نہ کبھی آپ نے مجھے ملامت کی اور اگر کبھی آپ کے کسی گھر والے نے ملامت کی بھی تو پس آپ نے یہ کہا آپ اس کو چھوڑ دیں۔ یا یہ کہا جو لکھا گیا ہے وہ ہو کر رہے گا اور جس کا فیصلہ ہو گیا وہ بھی انجام کو پہنچے گا۔

۱۸۶۵۵ ...اسید بن حضیر سے مروی ہے کہ ہم ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر خدمت تھے۔ اسید بن حضیر فرماتے ہیں میں لوگوں سے ہنسی مزاح کر رہا تھا۔ نبی ﷺ نے مجھے کولہے پر کچوکا لگایا پھر فرمایا: لو مجھ سے بھی بدلہ لے لو۔ اسید میں نے عرض کیا: بدلہ لوں؟ حالانکہ مجھ پر قمیص نہیں تھی

جبکہ آپ پر قمیص ہے۔ آپ ﷺ نے اپنی قمیص اٹھادی۔ میں آپ کو چمٹ گیا اور آپ کے پہلو کو بوسے دینے لگا اور عرض کیا: یارسول اللہ! میرا یہی ارادہ تھا۔ الکبیر للطبرانی

۱۸۶۵۶ ... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے ساتھ اٹھتے بیٹھتے تھے۔ میرا ایک بھائی تھا آپ اس کو فرماتے: اے ابوعمیر تمہاری فاختہ کا کیا ہوا اسی طرح آپ ہمارے لیے چادر بچھادیا کرتے تھے اور اسی پر آپ نماز پڑھ لیتے تھے۔ مصنف ابن ابی شیبه

فائدہ: ... یہ ابوعمیر چھوٹے بچے تھے انہوں نے ایک مرتبہ فاختہ پکڑی تھی جو اڑ گئی تھی اس پر آپ ان کو چھیڑتے تھے۔

۱۸۶۵۷ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ گالی گلوچ کرنے والے نہ تھے، نہ لعنت کرنے والے تھے اور نہ فحش اور لغو بات فرماتے تھے۔ (زیادہ سے زیادہ) کسی کو یہ کہتے تھے: کیا ہو گیا اس کی پیشانی مٹی میں ملے۔ بخاری، مسند احمد، العسکری فی الامثال

۱۸۶۵۸ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں دس سال حضور ﷺ کی خدمت میں رہا۔ میں نے ہر طرح کی خوشبو سونگھی لیکن رسول اللہ ﷺ کے انفاس معطر سے زیادہ اچھی کوئی خوشبو نہیں سونگھی۔ جب رسول اللہ ﷺ سے کوئی شخص ملاقات کرتا پھر اٹھنے لگتا تو آپ بھی اس کے ساتھ اٹھ کھڑے ہوتے۔ اور جب تک وہ خود نہ چلا جاتا اس کا ساتھ نہ چھوڑتے تھے۔ جب کوئی آپ کا ہاتھ تھامنا چاہتا تو آپ اس کو اپنا ہاتھ تھموا دیتے اور پھر اس وقت تک نہ چھڑاتے جب تک وہ خود نہ چھوڑ دیتا تھا۔ ابن سعد، ابن عساکر

۱۸۶۵۹ ... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے کسی شخص کو نہیں دیکھا کہ اس نے کان آپ کی طرف کیا ہو (تاکہ کوئی راز کی بات کرے) پھر آپ نے خود سر پھیر لیا ہو۔ بلکہ وہی شخص آخر آپ سے اپنا سر ہٹالیتا تھا۔ اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو نہیں دیکھا کہ آپ نے کسی کا ہاتھ تھاما ہو پھر آپ نے اپنا ہاتھ چھڑالیا ہو۔ حتیٰ کہ وہ شخص خود ہی اپنا ہاتھ چھڑالیتا اور آپ چھوڑ دیتے تھے۔ ابو داؤد، ابن عساکر

۱۸۶۶۰ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی سے مصافحہ کرتے تو اپنا ہاتھ اس وقت تک نہ چھڑاتے تھے جب تک وہ نہ چھوڑ دیتا تھا۔ نہ اپنا چہرہ اس سے پھیرتے تھے۔ اور حضور ﷺ کبھی اپنے سامنے بیٹھنے والے کے آگے گھٹنے نہیں کرتے تھے۔

(الرؤیانی، ابن عساکر، وھو حسن.

۱۸۶۶۱ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ بچوں کے پاس سے گذرے میں بھی اس وقت بچہ تھا۔ پھر آپ نے ہم کو سلام کیا۔
ابوبکر فی الغیلانیات، ابن عساکر

۱۸۶۶۲ ... عباد بن زاہر سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا فرمایا: واللہ! ہم سفر میں اور حضر میں حضور ﷺ کے ساتھ رہے ہیں۔

آپ ہمارے مریضوں کی عیادت فرماتے تھے، ہمارے جنازوں کے پیچھے چلتے تھے۔ ہمارے ساتھ مل کر جنگ میں حصہ لیتے تھے، مال تھوڑا ہو یا زیادہ، اس کے ساتھ ہمارے ساتھ ہمدردی وغم خواری برتتے تھے۔ اور اب کچھ لوگ مجھے آپ کی باتیں بتاتے ہیں ممکن ہے کہ ان میں سے کسی نے کبھی حضور کو دیکھا ہی نہ ہو۔ مسند احمد، البزار، المروزی فی للجنائز، الشاشی، مسند ابی یعلی، الضیاء للمقدسی

۱۸۶۶۳ ... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ کی کسی زوجۂ مطہرہ نے آپ کو ہدیہ میں ایک ثرید کا پیالہ بھیجا۔ آپ اس وقت کسی اور زوجہ مطہرہ کے گھر میں مقیم تھے۔ اس بیوی نے اسی پیالہ پر ہاتھ مار کر اس کو گرادیا جس سے پیالہ ٹوٹ گیا۔ حضور ﷺ ثرید ہاتھ سے اٹھا اٹھا کر پیالے میں ڈالنے لگے اور ساتھ میں فرماتے رہے تمہاری ماں مرے کھاؤ۔ پھر آپ نے کچھ توقف فرمایا حتیٰ کہ وہی بیوی دوسرا سالم پیالہ لے آئی۔ آپ نے وہ پیالہ لے کر اس بیوی کو بھیج دیا جس کا پیالہ ٹوٹا تھا۔ مصنف ابن ابی شیبہ

فائدہ: ... یہ حضور کی محبت کی وجہ سے بیویوں کے آپس میں غیرت کا معاملہ تھا۔ اس بیوی سے یہ برداشت نہ ہوا کہ حضور میرے پاس ہوتے ہوئے کسی اور بیوی کے کھانے کو بھی تناول فرمائیں۔ رضی اللہ عنھن۔

۱۸۶۶۴ ... خوات بن جبیر سے مروی ہے کہ ہم نے (سفر میں) رسول اللہ ﷺ کے ساتھ وادی مرالظہر ان میں پڑاؤ ڈالا۔ میں وہاں اپنے خیمے سے باہر نکلا۔ دیکھا کہ چند عورتیں آپس میں بات چیت میں مصروف ہیں۔ مجھے ان کا حسن وجمال اچھا لگا۔ میں دوبارہ اپنے خیمے میں داخل

ہوا۔ اپنا تھیلا نکالا، پھر اس میں سے اپنا جوڑا نکالا اور زیب تن کر کے باہر نکلا اور ان عورتوں کے پاس جا بیٹھا۔ اتنے میں رسول اللہ ﷺ اپنے قبہ سے باہر نکلے۔ آپ نے مجھ سے پوچھا: اے ابوعبداللہ! کس وجہ سے ان کے ساتھ بیٹھے ہو؟ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تو مرعوب اور پریشان ہو گیا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرا اونٹ بدک گیا ہے۔ میں اس کے لیے رسی کی تلاش میں ان کے پاس آگیا تھا۔ آپ ﷺ اپنے راستے ہو لیے۔ میں بھی آپ کے پیچھے چل پڑا۔ آپ ﷺ نے اپنی چادر اتاری اور پیلو کے جھنڈ میں داخل ہو گئے گویا میں اب بھی پیلو کے درختوں کے سبزے میں آپ کی پشت مبارک کی سفیدی کو چمکتا دیکھ رہا ہوں۔ آپ نے اپنی حاجت پوری کی۔ اور وضو کیا اور واپس ہو لیے۔ پانی آپ کی ریش مبارک سے سینۂ اقدس پر گرر ہا تھا۔ آپ نے مجھے دیکھ کر فرمایا: تمہارے اونٹ بدکنے کا کیا ہوا؟ پھر ہم اس جگہ سے کوچ کر گئے۔ دوران سفر جب بھی آپ ﷺ مجھے ملتے یہی بات ارشاد فرماتے: السلام علیک، اے ابوعبداللہ! تمہارے اونٹ بدکنے کا کیا ہوا۔ جب میں نے یہ صورت حال دیکھی تو میں جلد ہی مدینہ آگیا۔ مسجد اور نبی ﷺ کی مجالس سے دور رہنے لگا۔ جب کافی عرصہ اس طرح بیت گیا تو میں ایک مرتبہ خالی مسجد میں تھوڑی دیر کے لیے گیا۔ وہاں جا کر نماز کے لیے کھڑا ہو گیا۔ اسی دوران نبی ﷺ بھی اپنے حجرے سے نکل کر مسجد میں آگئے۔ آپ نے ہلکی سی دو رکعت نماز ادا فرمائی۔ جبکہ میں نے اپنی نماز طویل کر دی تاکہ آپ جائیں اور مجھے اکیلا چھوڑ دیں۔ (یہ دیکھ کر) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابوعبداللہ! جس قدر ہو سکے نماز لمبی کر لے۔ میں بھی جانے والا نہیں ہوں جب تک تم نماز پوری نہیں کر لیتے۔ تب میں نے اپنے جی میں کہا: اللہ کی قسم! میں رسول اللہ ﷺ سے اپنے فعل پر معذرت کرتا ہوں اور آپ کے سینے کو صاف کرتا ہوں۔ چنانچہ میں نے نماز پوری کی، آپ نے فرمایا السلام علیک اے ابوعبداللہ تمہارے اونٹ بدکنے کا کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا: قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے میں جب سے اسلام لایا ہوں۔ میرا اونٹ کبھی نہیں بدکا پھر آپ ﷺ نے تین بار ارشاد فرمایا: یرحمك الله اللہ تم پر رحم کرے، اس کے بعد کسی چیز پر آپ ﷺ نے مجھے نہیں ٹوکا۔ الکبیر للطبرانی

۱۸۶۶۵ ... ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ (ننگی) زمین پر بیٹھ کر کھانا کھا لیتے تھے۔ بکری کا دودھ دوہ لیتے تھے۔ اور جو کی روٹی پر بھی (ادنیٰ) غلام کی دعوت قبول فرما لیتے تھے۔ رواہ ابن النجار

۱۸۶۶۶ ...... قیس بن وہب سے مروی ہے کہ وہ بنی سراۃ کے ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت فرمایا: حضور ﷺ کے اخلاق کیسے تھے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کیا تم قرآن نہیں پڑھتے ہو:

وانك لعلى خلق عظيم.

اور بے شک آپ عظیم اخلاق پر (قائم) تھے۔

پھر فرمایا ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ اپنے اصحاب کے ساتھ تھے۔ میں نے آپ کے لیے کھانا تیار کیا۔ حفصہ رضی اللہ عنہا نے بھی آپ کے لیے کھانا تیار کیا۔ لیکن حفصہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے پہلے تیار کر لیا۔ میں نے باندی کو کہا تو جا اور حفصہ رضی اللہ عنہا کے کھانے کا پیالہ گرادے۔ پس حفصہ رضی اللہ عنہا آپ کے سامنے کھانا رکھ رہی تھی کہ باندی نے ہاتھ مار کر کھانا گرادیا۔ پیالہ بھی ٹوٹ گیا اور کھانا بکھر گیا۔ نبی ﷺ نے ٹوٹے پیالہ کو اٹھایا اور جو کچھ اس میں کھانا تھا وہ بھی زمین سے اٹھا اٹھا کر اس میں ڈالا۔ پھر آپ نے اپنے اصحاب کے ساتھ مل کر وہی کھانا تناول فرما لیا۔ پھر میں نے اپنا پیالہ آپ کے پاس بھیج دیا۔ نبی اکرم ﷺ نے وہ پیالہ کھانے سے بھرا ہوا حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو بھیج دیا اور کہلوایا پیالہ پیالے کے بدلے ہے اور جو کچھ اس میں ہے وہ تم کھالو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے آپ کے چہرے پر اس فعل کی وجہ سے کوئی (ناگوار) اثرات نہیں دیکھے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

متفرق عادات نبوی ﷺ

۱۸۶۶۷ ...... (مسند صدیق رضی اللہ عنہ) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک جگہ اترے اور پڑاؤ ڈالا۔ وہاں

کی ایک عورت نے اپنے بیٹے کے ساتھ اپنی بکری دودھ دوہنے کے لیے بھیجی۔ آپ ﷺ نے دودھ دوہا۔ پھر لڑکے کو وہ دودھ دے کر فرمایا: اس کو اپنی ماں کے پاس لے جاؤ۔ چنانچہ اس کی ماں نے وہ دودھ پیا اور سیراب ہوگئی پھر وہ لڑکا دوسری بکری آپ ﷺ کے پاس لایا۔ آپ ﷺ نے اس کا دودھ بھی نکالا اور پھر اس کو نوش فرمایا پھر ابوبکر کو پلایا۔ لڑکا پھر ایک اور بکری لے آیا۔ آپ ﷺ نے اس کا دودھ نکالا اور نوش فرمایا۔

مسند ابی یعلی

۱۸۶۶۸..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس داخل ہوا۔ آپ کے پاس آپ کا ایک چھوٹا حبشی غلام بیٹھا تھا جو آپ کی کمر دبا رہا تھا۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا آپ بیمار ہیں؟ حضور ﷺ نے فرمایا: اونٹنی نے گذشتہ رات مجھے گرادیا تھا۔

البزار۔ الکبیر للطبرانی۔ ابن السنی و ابونعیم معاً فی الطب، الضیاء للمقدسی

۱۸۶۶۹..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کو تین بار آواز دی آپ نے ہر بار فرمایا: یالبیک، یا لبیک۔ یالبیک

مسند ابی یعلی، حلیۃ الاولیاء، الخطیب فی تلخیص المتشابہ

کلام:...... اس روایت میں ایک راوی جبارہ بن المغلس ضعیف ہے۔

۱۸۶۷۰..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھ کر رات کو باتیں کرتے تھے۔ اسی طرح مسلمانوں کے معاملات میں بات چیت کرتے تھے اور میں آپ کے ساتھ ہوتا تھا۔ رواہ مسدد

کلام:...... حدیث صحیح ہے۔

۱۸۶۷۱..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ گدھے پر سوار ہوتے تھے جس کا نام عفیر تھا۔

مسند احمد، السنن لسعید بن منصور

۱۸۶۷۲..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا ایک گھوڑا تھا جس کا نام مرتجز تھا۔ ایک گدھا تھا جس کا نام عفیر تھا۔ ایک خچر تھا جس کا نام دلدل تھا۔ ایک اونٹنی تھی جس کا نام قصویٰ تھا۔ آپ کی تلوار ذوالفقار اور زرہ ذات الفضول تھی۔

الجرجانی فی الجرجانیات، الدلائل للبیہقی

۱۸۶۷۳..... حضرت عسکری اپنی کتاب امثال میں فرماتے ہیں: یحییٰ بن عبدالعزیز جلودی، محمد بن سہل۔ البلوی، عمارۃ بن زید، زیاد بن خیثمہ، سدی، ابی عمارۃ کی سند سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ بنی نہد بن زید حضور ﷺ کی خدمت میں آئے۔ کہنے لگے: ہم آپ کے پاس تہامہ کے نشیبی علاقے سے آئے ہیں۔

اس کے بعد حضرت علی نے ان کے خطبے اور نبی ﷺ کے ان کو جواب کا ذکر فرمایا: پھر انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی ہم ایک باپ کی اولاد ہیں۔ ایک ہی شہر میں پلے بڑھے ہیں۔ آپ عرب سے ایسی زبان میں بات چیت فرما رہے ہیں۔ جس کا اکثر حصہ ہم سمجھ نہیں پاتے۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اللہ عزوجل نے مجھے ادب دیا ہے اور بہت اچھا ادب دیا ہے اور میں بنی سعد بن بکر میں پلا بڑھا ہوں۔

ابن الجوزی فی الواھیات، وقال لایصح.

کلام:...... بقول امام ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ یہ روایت صحیح نہیں ہے۔ اور اس کو انہوں نے کتاب الواہیات میں ذکر فرمایا ہے۔

۱۸۶۷۴..... حضرت علی ؓ سے مروی ہے کہ میں نے عرب کا کوئی کلمہ نہیں سنا جو میں پہلے حضور ﷺ سے نہ سن چکا ہوں۔ اسی طرح یہ کلمہ مات حتف انفہ (وہ اپنی موت آپ مرا) میں نے آپ سے پہلے کسی سے نہیں سنا۔ رواہ العسکری

۱۸۶۷۵..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ عزوجل نے اپنے نبی کو مکہ میں (بعثت کے بعد) تیرہ سال تک رکھا۔

مستدرک الحاکم

۱۸۶۷۶..... حضرت علی ؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے قریب سے صدقے کے اونٹ گذرے۔ آپ ﷺ نے ایک اونٹ کی

کمر سے کچھ بال لے لیے پھر فرمایا: میں ان بالوں کا ایک عام مسلمان سے زیادہ حق دار نہیں ہوں۔

مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد، ابن منیع، الحارث، مسند ابی یعلی، السنن لسعید بن منصور

۱۸۶۷۷ ...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ سب سے زیادہ جرأت منددل کے مالک تھے۔ ابن جریر

۱۸۶۷۸ ...... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے جھنڈے کا رنگ سیاہ تھا۔ الکبیر للطبرانی

۱۸۶۷۹ ...... عنبسہ بن الازہر، ابوالاسود نہدی سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ غار حراء میں گئے تو آپ کی پاؤں والی کسی انگلی میں کوئی چوٹ آئی۔ آپ نے انگلی کو مخاطب ہو کر فرمایا:

هل أنت الا اصبع دميت　　وفي سبيل الله مالقيت

تو ایک انگلی ہی تو ہے جو خون آلود ہوگئی اور اللہ کے راستے میں تجھے یہ تکلیف پیش آئی ہے۔ البغوی، ابن منده، ابونعیم

ابونعیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں صحیح سند وہ ہے جو ثوری، شعبہ، ابن عیینہ وغیرہ نے عن الاسود بن قیس عن جندب البجلی کے ساتھ روایت کی۔

۱۸۶۸۰ ...... اسود بن سریع سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا:

أما بعد! ...... (تمام)

۱۸۶۸۱ ...... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز سے رک گئے۔ آپ کی ازواج کے سامنے کوئی چیز تھی اور وہ ایک دوسرے سے الجھ رہی تھیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے پاس حاضر خدمت ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! ان کے مونہوں میں مٹی ڈالیے اور آپ نماز کے لیے آجائیے۔ رواہ ابن النجار

۱۸۶۸۲ ...... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ آئندہ کل کے لیے کوئی چیز ذخیرہ نہیں فرماتے تھے۔ رواہ الترمذی)

۱۸۶۸۳ ...... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کے اصحاب نے آپ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس کی کیا وجہ ہے کہ آپ ہم میں سب سے اچھی اور صاف زبان والے اور عمدہ بیان کرنے والے ہیں؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: عربیت ناپید ہوگئی تھی۔ پھر جبرئیل علیہ السلام اس کو تروتازہ صورت میں میرے پاس لے کر آئے ہیں جیسے کہ وہ اسماعیل علیہ السلام کی زبان پر جاری تھی۔ رواہ ابن عساکر

کلام: ...... اس کی سند (واہ) بے کار ہے۔

۱۸۶۸۴ ...... حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ حضور ﷺ کی قراءت کیسی تھی؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: حضور ﷺ اپنی آواز کو مد کے ساتھ (کھینچ کر) پڑھتے تھے۔ رواہ ابن عساکر

۱۸۶۸۵ ...... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک غسل کے ساتھ تمام عورتوں کے پاس ایک رات میں ہو آتے تھے۔

السنن لسعید بن منصور، مسند احمد، السنن للبیھقی، ترمذی، ابو داؤد، ابن ماجہ، نسائی

۱۸۶۸۶ ...... (عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابن جریج نے ہمیں خبر دی کہ مجھے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی طرف سے خبر ملی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے کفیت عطا کی گئی ہے۔ آپ سے پوچھا گیا: کفیت کیا ہے؟ فرمایا: مباشرت میں تیس آدمیوں کی طاقت۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آپ کی نو بیویاں تھیں اور آپ ایک ہی رات میں سب بیویوں کے پاس چلے جاتے تھے۔

مصنف عبدالرزاق

آپ علیہ السلام کے پسینے کی خوشبو

۱۸۶۸۷ ...... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ام سلیم نے مجھے صرف ان چند چیزوں کا وارث بنایا تھا: رسول اللہ ﷺ کی چادر، آپ کا پینے کا پیالہ، آپ ﷺ کی خیمے کی لکڑی، سل (جس پر مسالے وغیرہ پیسے جاتے ہیں) اس سل پر ام سلیم رضی اللہ عنہا رامک (خوشبو) رسول اللہ ﷺ کے

پسینے کے ساتھ ملا کر پیستی تھیں۔رسول اللہ ﷺ ام سلیم کے گھر میں ان کے بستر پر ہوتے تھے پھر آپ پر وحی اترتی تھی تو آپ ﷺ اس قدر پسینہ پسینہ ہوجاتے تھے، جس طرح بخارزدہ ہوجاتا ہے۔ پھر ام سلیم اس پسینے اور رامک خوشبو کو ساتھ ملا کر پیس لیتی تھیں۔رواہ ابن عساکر

۱۸۶۸۸..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سب سے اچھے اخلاق والے انسان تھے۔رواہ ابن عساکر

۱۸۶۸۹..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ دعا کر رہے تھے، لگام آپ کی دوانگلیوں کے بیچ میں دبی ہوئی تھی۔ لگام چھوٹ کر گر گئی۔ آپ لگام اٹھانے کے لیے آگے کو جھکے اور انگوٹھے اور اس کے ساتھ والی انگلی کے ساتھ اٹھالی۔ (اور دعا کرتے ہی رہے)۔(مصنف عبدالرزاق۔اس میں ایک راوی ابان ہے)

۱۸۶۹۰..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک چاشت کے وقت میں اپنی نو بیویوں کے پاس چکر لگا لیتے تھے۔رواہ ابونعیم

۱۸۶۹۱..... جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ اٹھتا بیٹھتا تھا۔ آپ طویل سکوت اور قلیل ہنسی والے تھے۔
رواہ ابن النجار

۱۸۶۹۲..... حبشی بن جنادہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سب سے زیادہ خوش اخلاق اور ہنس مکھ انسان تھے۔رواہ ابن عساکر

کلام:..... اس روایت میں حصن بن مخارق راوی (واہ) لغو اور ناقابل اعتبار ہے۔

۱۸۶۹۳..... ابولیلیٰ کندی سے مروی ہے میں نے اس گھر کے مالک کو کہتے ہوئے سنا کہ میں منیٰ میں جب حضور ﷺ خطبہ دے رہے تھے، آپ سے ملا۔ میں نے آپ کی سواری کے کجاوے پر ہاتھ رکھا تو کجاوے کے گدے سے مشک کی خوشبو آرہی تھی۔ رواہ ابونعیم

۱۸۶۹۴..... حسین بن علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جس قدر بھی مخلوق پیدا فرمائی حضور ﷺ سب میں سے اچھی خلقت (اور اچھے اخلاق) والے تھے۔الکامل لابن عدی، ابن عساکر

۱۸۶۹۵..... حصین بن یزید کلبی سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو ہنسنے میں صرف مسکراہٹ کی حد تک دیکھا اور اکثر اوقات نبی اکرم ﷺ بھوک کی وجہ سے اپنے پیٹ پر پتھر بھی باندھ لیتے تھے۔ابن مندہ، ابونعیم، ابن عساکر

۱۸۶۹۶..... قرۃ بن ایاس بن ہلال بن رباب مزنی سے مروی ہے کہ میں بچپن میں اپنے والد کے ہمراہ تھا کہ ہم حضور ﷺ کے پاس آئے۔ میں نے آپ کو کھلی ہوئی ازار میں دیکھا۔الکبیر للطبرانی

۱۸۶۹۷..... عبدالرحمٰن اپنے والد کعب سے وہ اپنے والد سعد قرظ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ جنگ کے موقع پر اپنی کمان کے ساتھ ٹیک لگا کر خطبہ ارشاد فرماتے تھے۔رواہ ابن عساکر

آپ ﷺ کی عجز وانکساری

۱۸۶۹۸..... حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز پڑھ لیتے تھے تو منہ ہی منہ میں کچھ پڑھتے تھے۔ بس کی ہم کو خبر نہ دیتے تھے ایک مرتبہ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ جب بھی نماز پڑھ لیتے ہیں تو پست آواز میں کچھ پڑھتے ہیں جو ہم کو سمجھ میں نہیں آتا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نے مجھ سے سننے کی کوشش کی؟ صہیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے انبیاء میں سے کسی نبی کو یاد کیا۔ اللہ نے اس کو اسی کی قوم میں سے ایک لشکر عطا کیا تھا۔ اس نبی نے ایک مرتبہ ان کو دیکھ کر فرمایا تھا: کون ان کا مقابلہ کرسکتا ہے؟ تب اللہ پاک نے (بطور عتاب) اس پیغمبر کو فرمایا: اب اپنی قوم کے لیے تین باتوں میں سے کوئی ایک پسند کرلو۔ یا تو ہم ان پر کسی اور قوم میں سے دشمن مسلط کردیں، یا عام موت یا عام بھوک سب کو آجائے۔ پیغمبر نے اپنی قوم سے اس کا تذکرہ کیا اور ان سے مشورہ لیا۔ قوم نے کہا: آپ اللہ کے نبی ہیں، آپ ہی کوئی چیز اختیار فرمالیں۔ چنانچہ پیغمبر نماز کے لیے کھڑے ہوئے۔ یہ لوگ جب بھی کسی مصیبت کا شکار ہوتے تھے تو نماز میں مشغول ہوجاتے تھے۔ پیغمبر نے قوم کو نماز پڑھائی پھر دعا کی: اے اللہ اگر تو ان پر

ان کے کسی مخالف دشمن کو مسلط کرے یہ تو ہم کو منظور نہیں، بھوک بھی ہم کو قبول نہیں، ہاں موت کو ان پر مسلط فرمادے۔لہٰذا اللہ پاک نے ان پر موت کی ہوا چلا دی۔ پس تین دنوں میں ستر ہزار افراد لقمۂ اجل بن گئے۔ پس تب سے میں اندر ہی اندر یہ دعا کرتا ہوں:

اللهم بك أحاول وبك اصاول و لاقوة الا بك.

اے اللہ میں تیری مدد کے ساتھ ہی کسی چیز کا ارادہ کرتا ہوں، تیری مدد کے ساتھ کسی پر حملہ کرتا ہوں اور ہر طرح کی طاقت وقوت تیری مدد کے ساتھ ممکن ہے۔السنن لسعید بن منصور

۱۸۶۹۹..... حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جنگ حنین میں فجر کی نماز کے بعد ہونٹوں کو حرکت دیتے تھے۔ آپ کو کہا گیا: یا رسول اللہ! آپ ابھی ہونٹوں کو حرکت دینے لگے ہیں۔ پہلے آپ ایسا نہیں کرتے تھے۔ آپ کیا پڑھتے ہیں؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں یہ پڑھتا ہوں:

اللهم بك أحول وبك اصول وبك اقاتل.

دوسری روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں:

اللهم بك احاول وبك اصاول وبك اقاتل.   ابن جریر

۱۸۷۰۰..... عداء بن خالد سے مروی ہے کہ میں اپنے والد کے ساتھ نکلا اور نبی اکرم ﷺ کو خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے دیکھا۔ رواہ ابونعیم

۱۸۷۰۱..... ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی مانگ میں مشک دیکھی اور ہم رات کو حضور ﷺ کو آپ کی داڑھی میں لگی ہوئی خوشبو سے پہچانتے تھے۔الخفاف فی معجمہ، ابن النجار

۱۸۷۰۲..... ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ کے جوتے میں دو پٹی تھیں۔ الکامل لابن عدی

۱۸۴۳۱ پر یہ روایت گذر چکی ہے۔

۱۸۷۰۳..... ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: کیا بات ہے آپ ہم سے اچھی اور فصیح زبان کے مالک ہیں؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے پاس جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے تھے انہوں نے آکر مجھے اسماعیل علیہ السلام کی زبان سکھا دی۔الدیلمی

۱۸۷۰۴..... عبدالرحمن بن کیسان اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو بالائی کنوئیں کے پاس نماز پڑھتے دیکھا ہے۔ التاریخ للبخاری، ابن عساکر

۱۸۷۰۵..... معاویہ بن حیدہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے میری قوم کے چند افراد کو قید کر لیا۔ میری قوم میں سے ایک شخص نبی اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوا۔ آپ اس وقت خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ اس نے کہا: اے محمد! میری قوم کے لوگوں کو آپ نے کس وجہ سے قید کر رکھا ہے؟ نبی اکرم ﷺ خاموش ہوگئے۔ آدمی بولا: لوگ تو کہتے ہیں کہ آپ شر وفساد کو روکتے ہیں، ادھر تو آپ خود اکیلے اس میں مبتلا ہیں۔ معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور ﷺ نے اس کو فرمایا: تم کیا کہتے ہو؟ تو میں بیچ میں آکر دونوں کے درمیان نرم روے اور افہام تفہیم کی کوشش کرنے لگا تا کہ آپ ﷺ اس شخص کی سخت بات سن کر کہیں میری قوم کو بددعا نہ دے دیں جس کے خمیازے میں ان کے لیے ہمیشہ کے واسطے فوز وفلاح کے دروازے بند ہوجائیں۔ چنانچہ حضور نبی کریم ﷺ مسلسل بات سننے سمجھنے لگے حتیٰ کہ آپ کو بات سمجھ آگئی اور آپ نے ارشاد فرمایا: کیا ان لوگوں نے (اس کلمۂ اسلام) کو کہہ لیا ہے؟ یا ان میں سے کچھ ہی لوگوں نے کہہ لیا ہے؟ واللہ اگر ایسا ہے اور میں نے ان کو قید کیا تب تو ان کا وبال مجھ پر ہوگا اور ان پر کوئی (قید و بند اور) سزا نہیں ہے۔ لہٰذا اس شخص کے ساتھیوں کو چھوڑ دو۔مصنف عبدالرزاق

۱۸۷۰۶..... ابوالطفیل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ چند لوگوں کے ہمراہ جن میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بھی تھے گھر تشریف لائے۔ (جس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا آپ کے گھر آنا جانا تھا)۔التاریخ للبخاری، ابن عساکر

۱۸۷۰۷..... ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی قوم پر فتح یاب ہوتے تو تین دن تک وہاں ٹھہرتے۔ابن النجار

۱۸۷۰۸..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ بدخلق تھے اور نہ بدزبان۔ اور نہ بازاروں میں شور وشغب کرنے

والے تھے۔ رواہ ابن عساکر

آپ ﷺ کا حکم

۱۸۷۰۹..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگ صبح کے وقت رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مسجد میں بیٹھے رہتے تھے۔ جب رسول اللہ ﷺ اٹھ کر کھڑے ہوجاتے تو ہم بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہوجاتے اور جب تک رسول اللہ ﷺ اپنے گھر میں داخل نہ ہوجاتے ہم کھڑے ہی رہتے۔ یونہی ایک دن آپ ﷺ اٹھے تو ابھی مسجد کے درمیان تک ہی پہنچے تھے کہ ایک اعرابی آپ کو آملا۔ بولا: اے محمد! مجھے دو اونٹ دیجئے، کیونکہ یہ آپ اپنے مال سے دیتے ہو اور نہ اپنے باپ کے مال سے۔ ساتھ میں وہ اعرابی آپ کو چادر سے پکڑ کر (بدتمیزی کے ساتھ) کھینچنے لگا۔ حتیٰ کہ (چادر آپ کے گلے میں بل کھا گئی اور) آپ کی گردن سرخ ہوگئی۔ رسول اللہ ﷺ نے تین بار ارشاد فرمایا: نہیں، میں اللہ سے مغفرت مانگتا ہوں اور میں تمہاری یہ خواہش پوری نہیں کروں گا جب تک تم مجھے بدلہ نہیں دوگے۔ (یعنی تم جس قدر بدتمیزی زیادہ کرلو میں پھر بھی تم کو ڈانٹ ڈپٹ نہیں کروں گا بلکہ تمہاری بات پوری کروں گا) پھر آپ ﷺ نے ایک آدمی کو بلایا اور اس کو فرمایا: اس آدمی کو دو اونٹ دے دو۔ ایک جو سے لدا ہوا ہو اور ایک کھجور سے۔ ابن جریر

۱۸۷۱۰..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے ساتھ مجالس میں اٹھتے بیٹھتے تھے اور ہم سے بات چیت کرتے تھے۔ آپ جب کھڑے ہوتے تو ہم بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہوجاتے تھے۔ حتیٰ کہ ہم آپ کو اپنی کسی بیوی کے گھر میں داخل ہوتا ہوا دیکھ لیتے۔

رواہ ابن النجار

۱۸۷۱۱..... حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا دایاں ہاتھ کھانے، پینے، پاکیزگی حاصل کرنے، کپڑے پہننے اور نماز کے (کاموں) کے لیے تھا اور بایاں ہاتھ دوسرے کاموں کے لیے تھا۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۸۷۱۲..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا دایاں ہاتھ کھانے پینے اور نماز کے لیے تھا۔ اور بایاں ہاتھ اور کاموں کے لیے تھا۔ مصنف ابن ابی شیبہ

آپ ﷺ کا امت کا خیال فرمانا

۱۸۷۱۳..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور ﷺ کو جب بھی دو کاموں کے درمیان اختیار دیا گیا، آپ ﷺ نے ہمیشہ آسان کام کو پسند کیا جب کہ وہ گناہ نہ ہو۔ اگر اس میں گناہ ہوتا تو سب سے زیادہ آپ اس سے دور بھاگنے والے تھے۔ اور حضور ﷺ نے اپنی ذات کے لیے کبھی کسی سے انتقام نہیں لیا مگر یہ کہ اللہ کی حرمت پامال کی جارہی ہو تو تب آپ ضرور اس کے لیے انتقام لیتے تھے۔

مؤطا امام مالک، بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی

۱۸۷۱۴..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کبھی کسی خادم کو مارا اور نہ کبھی کسی بیوی کو مارا۔ رواہ ابوداؤد

۱۸۷۱۵..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے کبھی کسی خادم کو یا کسی بیوی کو یا کسی کو بھی نہیں مارا الا یہ کہ جہاد فی سبیل اللہ کرتے ہوں (تو ضرور کافروں کو مارا ہے) نہ کبھی آپ نے اپنی ذات کے لیے کوئی انتقام لیا۔ خواہ انتقام کے لیے سامنے پیش کردیا جائے ہاں مگر جب کبھی اللہ کی حرمتوں کو پامال کیا گیا تو آپ نے ضرور اللہ کے لیے انتقام لیا ہے۔ (مثلاً کسی اور فاطمہ نے چوری کی اور آپ نے اس کا ہاتھ کٹوایا) اور حضور ﷺ کو جب بھی دو چیزوں کے درمیان اختیار دیا گیا آپ نے ہمیشہ آسان شی کو قبول کیا الا یہ گناہ کی صورت ہو، اگر گناہ کی صورت ہوتی تو آپ سب سے زیادہ اس سے کوسوں دور بھاگنے والے تھے۔

مصنف عبدالرزاق، مسند احمد، عبد بن حمید، ابن عساکر

۱۸۷۱۶ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور ﷺ پر جب بھی کوئی ظلم ڈھایا گیا آپ نے کبھی کسی سے کوئی بدلہ نہیں لیا، لیکن جب اللہ کی حرمتوں میں سے کسی شی کو پامال کیا گیا تو آپ سب سے زیادہ اس کا بدلہ لینے والے تھے۔ اور جب بھی آپ کو دو چیزوں کے درمیان اختیار دیا گیا آپ نے ہمیشہ آسان شی کو قبول کیا۔ مسند ابی یعلی، ابن عساکر

۱۸۷۱۷ ابوعبداللہ جدلی سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: حضور ﷺ کا اپنے گھر والوں کے ساتھ کیسا اخلاق تھا؟ انہوں نے فرمایا: آپ تمام انسانوں میں سب سے بہترین اخلاق کے حامل تھے۔ آپ نہ بدخلق تھے اور نہ فحش گو طعن تشنیع کرنے والے۔ نہ آپ بازاروں میں شوروشغب کرتے تھے اور نہ برائی کا بدلہ برائی سے لیتے تھے، بلکہ عفو ودرگذر سے کام لیتے تھے۔

ابو داؤد الطیالسی، مسند احمد، ابن عساکر

۱۸۷۱۸ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ان سے حضور ﷺ کے اخلاق کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے یہ کہا: حضور ﷺ کا اخلاق قرآن تھا۔ قرآن (کے حکم) کی وجہ سے خوش ہوتے تھے اور اسی کی وجہ سے ناراض ہوتے تھے۔ ابن عساکر

۱۸۷۱۹ حضرت عمرۃ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا کہ جب آپ ﷺ اپنی بیویوں کے ساتھ خلوت میں ہوتے تھے تو کیا (اخلاق) برتتے تھے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: آپ ﷺ تمہارے مردوں کی طرح رہتے تھے، ہاں مگر وہ سب سے زیادہ کریم النفس اور سب سے زیادہ ہنسنے مسکرانے والے تھے۔ الخرائطی، ابن عساکر

۱۸۷۲۰ عن شقیق عن جابر عن ام محمد سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں آپ ﷺ تاریک جگہ میں نہ بیٹھتے تھے جب تک وہاں چراغ نہ جلادیا جاتا تھا۔ رواہ ابن النجار

۱۸۷۲۱ عمر بن عبدالعزیز، یوسف بن عبداللہ بن سلام سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جب بیٹھ کر بات چیت فرماتے تو اکثر آسمان کی طرف نگاہ اٹھاتے رہتے تھے۔ مستدرک الحاکم

۱۸۷۲۲ (مسند عبادۃ بن صامت) حضور ﷺ جب چاند دیکھتے تو یہ فرماتے:

الله اکبر الله اکبر لا حول ولا قوۃ الا بالله اللهم انی اسألك خیر هذا الشهر واعوذبك من شر القدر واعوذبك من شر یوم المحشر.

اللہ اکبر اللہ اکبر، اللہ کی مدد کے بغیر برائی سے اجتناب ممکن نہیں اور اللہ کی مدد کے بغیر نیکی پر قوت نہیں۔ اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس ماہ کی خیر وبرکت کا۔ اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں تقدیر کے شر سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں حشر کے دن کے شر سے۔ مصنف ابن ابی شیبه

۱۸۷۲۳ (مسند ابن مسعود رضی اللہ عنہ) حضور ﷺ کے پاس خمس (مال غنیمت کے پانچویں حصے) سے قیدی لائے جاتے تو آپ ایک گھر والے قیدیوں کو الگ الگ نہیں کرتے تھے۔ بلکہ آپ ناپسند کرتے تھے کہ ان کے درمیان جدائی ڈالیں۔

ابن ماجة، ترمذی، نسائی، ابو داؤد

۱۸۷۲۴ حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ دومۃ الجندل کے بڑے سردار اکیدر نے حضور ﷺ کو ایک منکا ہدیہ بھیجا جس میں من تھا۔ اور اس دن اللہ کے نبی ﷺ اور آپ کے اہل خانہ کو اس کی سخت حاجت بھی تھی۔ لیکن آپ نے نماز پڑھ کر لوگوں کو بلانے کا حکم دیا۔ پھر وہ منکا سب کے سامنے ایک ایک کرکے پیش کیا گیا۔ ہر آدمی اپنا ہاتھ ڈال کر اس سے نکالتا اور کھاتا۔ جب حضرت خالد بن ولید کی باری آئی تو انہوں نے بھی ہاتھ ڈالا اور کھایا انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! سب نے ایک ایک بار کھایا اور میں نے دو مرتبہ نکالا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: خود بھی کھاؤ اور اپنے گھر والوں کو بھی کھلاؤ۔ رواہ ابن جریر

۱۸۷۲۵ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کسی عورت کو پیغام نکاح دیتے، اس کے لیے مہر بتاتے اور اس کو حضرت سعد کے پیالے کی امید دیتے کہ میں جب بھی ان کی باری میں ان کے پاس آؤں گا میرے ساتھ سعد رضی اللہ عنہ کا ثرید کا پیالہ بھی آئے گا۔ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے پاس ہر رات جہاں بھی ہوں ثرید کا بھرا پیالہ بھیجتے تھے۔ الرؤیانی، ابن عساکر

شمائل......عادات نبوی ﷺ

حضور ﷺ کی عمر مبارک

۱۸۷۲۶ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ کو چالیس سال کی مدت میں نبوت عطا ہوئی۔ پھر آپ دس سال مکہ میں رہے اور دس سال مدینے میں مقیم رہے اور ساٹھ سال کی عمر میں آپ کی وفات ہوئی۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۱۸۷۲۷ ...حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ تریسٹھ سال کی عمر میں فوت ہوئے۔ رواہ ابونعیم

۱۸۷۲۸ ...حضرت عکرمہ (تلمیذ ابن عباس رضی اللہ عنہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ پر چالیس سال کی عمر میں وحی کا نزول شروع ہوا۔ پھر آپ تیرہ سال مکہ میں مقیم رہے۔ مدینہ میں دس سال رہے اور تریسٹھ سال کی عمر میں آپ نے وفات پائی۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۱۸۷۲۹ ......بنی ہاشم کے غلام حضرت عمار رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ چالیس سال کی عمر میں مبعوث ہوئے۔ مکہ میں پندرہ سال اور مدینہ میں دس سال رہے۔ اور پینسٹھ سال کی عمر میں انتقال فرمایا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۱۸۷۳۰ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ پر چالیس سال کی عمر میں وحی نازل ہونا شروع ہوئی۔ تیرہ سال مکہ میں رہے پھر آپ کو ہجرت کا حکم ملا تو آپ نے مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی اور وہاں دس سال رہ کر وفات پائی۔ رواہ ابن النجار

۱۸۷۳۱ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی وفات ہوئی جب آپ تریسٹھ سال کی عمر میں تھے۔

ابونعیم فی المعرفة

۱۸۷۳۲ ... حضرت سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ تریسٹھ سال کی عمر میں آپ ﷺ کا انتقال ہوا۔ ابونعیم فی المعرفة

۱۸۷۳۳ قباث بن اشیم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ان سے پوچھا گیا کہ کیا آپ بڑے ہیں یا رسول اللہ ﷺ؟ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ مجھ سے بڑے ہیں اور میں آپ سے بیس سال پہلے پیدا ہوا تھا۔ رسول اللہ ﷺ عام الفیل میں پیدا ہوئے تھے۔ ان ہاتھیوں کے گوبر پر میری ماں مجھے لے کر کھڑی ہوئی تھی اور مجھے اس واقعے کی پوری سمجھ تھی۔ حضور ﷺ کو اس واقع کی اطلاع چالیسویں سال دی گئی تھی۔

رواہ ابن عساکر

فائدہ:......سورۂ فیل میں اس واقعے کا ذکر ہے، عام الفیل یعنی ہاتھیوں والے سال۔ اس سال ابرہہ کافر بادشاہ نے ہاتھیوں کے لشکر کے ساتھ کعبۃ اللہ پر حملہ کیا تھا جس میں اس کو دردناک شکست کا سامنا ہوا۔ اسی سال حضور ﷺ پیدا ہوئے۔ جبکہ قباث بن اشیم اس سال بیس سال کی عمر میں تھے۔ ابرہہ کی شکست کے بعد عرب کعبہ کے گرد اکٹھا ہوئے تو ان میں یہ بھی اپنی والدہ کے ساتھ وہاں کھڑے تھے۔

حضور ﷺ کی وفات اور میراث کا ذکر

۱۸۷۳۴ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوگئی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فرمایا: چلو ام ایمن کی زیارت کریں، جیسے نبی اکرم ﷺ ان کی زیارت کو جاتے تھے۔ (انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی پرورش فرمائی تھی یہ باندی آپ کو اپنے والد کی طرف سے ورثہ میں ملی تھی جس کو آپ نے بڑے ہو کر آزاد فرما دیا تھا۔) یہ حضرات ام ایمن کے پاس پہنچے تو وہ رو پڑیں۔ دونوں حضرات نے ان سے عرض کیا، اے ام ایمن! اللہ کے ہاں حضور کے لیے زیادہ خیر ہے۔ ام ایمن بولی: میں جانتی ہوں کہ اللہ کے ہاں آپ ﷺ کے لیے زیادہ خیر ہے۔ لیکن میں اس بات پر رو رہی ہوں کہ آسمان کی خبریں ہم پر آنا بند ہوگئی ہیں۔ اس بات نے دونوں حضرات کو بھی برانگیختہ

کر دیا (اور بھڑکا دیا) پھر دونوں حضرات بھی ام ایمن کے ساتھ خوب روئے۔مصنف ابن ابی شیبہ، مسلم، مسند ابی یعلی، ابوعوانہ

۱۸۷۳۵......ابن جریج سے مروی ہے کہ میرے والد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ کے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو یہ بات ذہن میں نہ آرہی تھی کہ حضور ﷺ کو کہاں دفن کریں؟ حتیٰ کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے نبی کی قبر وہیں بنتی ہے جہاں وہ مرتا ہے۔ چنانچہ پھر آپ ﷺ کا بستر (جس پر آپ وفات کے بعد آرام فرماتے تھے) وہاں سے ہٹایا گیا اور اسی بستر کی جگہ قبر کھودی گئی۔

عبدالرزاق، مسند احمد

کلام:......امام ابن حجر اور امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت منقطع ہے۔

۱۸۷۳۶......ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضور ﷺ کی وفات ہوگئی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ باہر نکلے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کو تقریر کر رہے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فرمایا: اے عمر! بیٹھ جاؤ۔ چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حمد وثناء کے بعد فرمایا:

امابعد! جان لو! جو شخص محمد ﷺ کی عبادت کرتا تھا تو وہ سمجھ لے کہ محمد ﷺ وفات پاگئے ہیں۔ اور جو شخص اللہ کی عبادت کرتا تھا تو اللہ پاک زندہ ہیں کبھی مریں گے نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وما محمد الا رسول قدخلت من قبله الرسل أفان مات اوقتل انقلبتم على اعقابكم......الخ

اور محمد صرف رسول ہی تو ہیں۔ آپ سے پہلے بہت سے رسول گذر چکے ہیں کیا پس اگر وہ وفات پاجائیں یا قتل ہوجائیں تو کیا تم اپنی ایڑیوں کے بل الٹے مڑ جاؤ گے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ کی قسم! ایسا محسوس ہورہا تھا کہ گویا پہلے لوگوں کو علم نہ تھا کہ اللہ پاک نے یہ آیت بھی نازل فرمائی ہے۔ حتیٰ کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کی تلاوت فرمائی۔ تب لوگوں کو اس کا پتہ چلا۔ تب ہر طرف، ہر کوئی دوسرے کو اسی کی تلاوت کرتا سننے لگا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! جب میں نے یہ آیت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے سنی تو بالکل میرے پاؤں کٹ گئے۔ میری ٹانگوں نے میرا جھوٹ اٹھانے سے انکار کر دیا۔ اور میں زمین بوس ہوگیا۔ کہ نبی اکرم ﷺ واقعتاً وفات پاگئے ہیں۔

مصنف عبدالرزاق، ابن سعد، مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد، العدنی، بخاری، ابن حبان، حلیۃ الاولیاء، السنن للبیہقی

۱۸۷۳۷......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مقام سنح میں اپنی رہائش گاہ سے اپنے گھوڑے پر سوار ہوکر مسجد آئے۔ اور کسی سے بات چیت کیے بغیر (حجرہ میں) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس پہنچے اور حضور ﷺ کی طرف بڑھے۔ آپ ﷺ یمنی چادر اوڑھے ہوئے (موت کی نیند سو رہے) تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کے چہرے سے کپڑا ہٹایا، آپ پر جھکے، آپ کو بوسہ دیا اور رونے لگے پھر فرمایا: میرا باپ آپ پر فدا ہو، اللہ کی قسم! اللہ پاک آپ پر دو موتیں کبھی جمع نہیں کرے گا اور ایک موت جو اللہ نے آپ کے لیے لکھ دی تھی وہ آپ نے پالی ہے۔ بخاری، ابن سعد، السنن للبیہقی

۱۸۷۳۸......حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوگئی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ لوگوں کے تاثرات کا جائزہ لینے لگے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے غلام کو حکم دیا کہ جاؤ دیکھو لوگ کیا باتیں کر رہے ہیں، آ کر خبر دو۔ غلام نے واپس آ کر کہا: ہر طرف یہی چرچہ ہے کہ محمد (ﷺ) وفات پاگئے ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو انتہائی صدمہ پہنچا اور آپ کی زبان پر یہ بات جاری ہوگئی اور میری کمر ٹوٹ گئی۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ مسجد میں بھی پہنچے تھے مگر لوگ گمان کرنے لگے آپ رضی اللہ عنہ نہیں پہنچے۔ ابن خسرو

۱۸۷۳۹......حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب ہم رسول اللہ ﷺ کی تکفین وغیرہ کی تیاری میں مصروف ہوئے تو ہم نے تمام لوگوں پر دروازہ بند کر دیا۔ تب انصار نے آواز دی ہم آپ ﷺ کے ننھیال والے ہیں اور ہمارا اسلام میں بھی اچھا مرتبہ ہے۔ (لہٰذا ہم کو اندر آنے کی اجازت دی جائے) قریش کہنے لگے: ہم آپ کے قبیلے والے ہیں۔ (ہمیں اندر آنے دیا جائے) تب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بولے ہم تم سب کو اللہ کا واسطہ دیتے ہیں۔ اگر تم اندر آ گئے تو حضور کی تکفین تدفین میں بہت تاخیر ہوجائے گی۔ اس لیے اللہ کی قسم! صرف وہی شخص داخل

ہو جس کو بلایا جائے۔ابن سعد

تکفین وتدفین

۱۸۷۴۰ علی بن الحسین سے مروی ہے کہ اس موقع پر انصار نے کہا: ہمارا حق ہے اور حضور ﷺ ہماری بہن کے بیٹے تھے (حضرت آمنہ انصار کے قبیلے بنی نجار سے تعلق رکھتی تھیں) اور اس کے علاوہ اسلام میں ہمارا ایک مقام ہے۔ چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کو بلا کر ارشاد فرمایا: آپ کی قوم آپ کی زیادہ حق دار ہے تم علی رضی اللہ عنہ اور عباس رضی اللہ عنہ سے بات کرو۔ آپ کے پاس وہی جا سکے گا جس کو یہ حضرات بلائیں گے۔ابن سعد

۱۸۷۴۱ ...موسیٰ بن محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی سے مروی ہے فرماتے ہیں: میں نے اپنے والد کا لکھا ہوا ایک مکتوب گرامی پایا جس میں لکھا تھا: جب حضور ﷺ کو کفن دیا گیا اور آپ کو چارپائی پر رکھ دیا گیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اندر داخل ہوئے اور بولے: السلام علیك ایها النبی ورحمة الله وبرکاته ان دونوں حضرات کے ساتھ اور بھی لوگ داخل ہوئے جس قدر اس کمرے میں سما سکتے تھے۔ جو مہاجرین اور انصار دونوں گروہوں سے تعلق رکھتے تھے۔ انہوں نے بھی حضرات ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کی طرح سلام کیا۔ پھر سب نے صفیں بنالیں۔ حضرات ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہ حضور کے سامنے پہلی صف میں تھے۔ دونوں نے کہنا شروع کیا:

اللهم انا نشهد ان قد بلغ ما انزل اليه ونصح لامته وجاهد فی سبیل الله حتی اعز الله دینه وتمت کلماته فآمن به وحده لاشریك له، فاجعلنا یا الهنا ممن یتبع القول الذی معه واجمع بیننا وبینه حتی یعرفنا ونعرفه فانه کان بالمؤمنین رؤفا رحیماً، لانبتغی بالایمان بدلاً، ولانشتری به ثمنا ابداً۔

اے اللہ! ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے حق رسالت ادا کر دیا، امت کے لیے پوری خیر خواہی برتی اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا حتیٰ کہ اللہ نے ان کے دین کو غالب کر دیا ان کے دین کے احکام مکمل ہوئے۔ آپ اللہ پر ایمان لے آئے جو وحدہ لاشریک ہے۔ اے اللہ! ہم کو ان لوگوں میں سے بنا جو اس کلام پر عمل کرتے ہیں جو ان کے ساتھ نازل ہوا۔ ہم کو اور انکو آپس میں جمع کر دے تاکہ یہ ہم کو پہچانیں اور ہم ان کو پہچانیں بے شک آپ علیہ السلام مؤمنین پر مہربان اور رحم کرنے والے ہیں۔ ہم ایمان کا کوئی بدل نہیں چاہتے، اور نہ اس کے عوض کوئی مال چاہتے کبھی بھی۔

بقیہ حضرات سب آمین آمین کہتے رہے۔ پھر یہ نکل جاتے اور دوسرے لوگ داخل ہو جاتے حتیٰ کہ یوں پہلے مردوں نے پھر عورتوں نے پھر بچوں نے آپ پر درود و سلام بھیجا۔ جب نماز سے فارغ ہو گئے تو پھر آپ کی قبر کی جگہ کی بحث چھڑ گئی۔ابن سعد

۱۸۷۴۲ ... حضرت عروہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوگئی تو آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپس میں مشورہ کرنے لگے کہ آپ کو کہاں دفن کریں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ کو اسی جگہ دفن کردو جہاں اللہ نے ان کی روح قبض فرمائی ہے۔ پس آپ کو بستر سمیت اس جگہ سے ہٹایا گیا اور اس کے نیچے قبر کھود کر آپ کو دفن کیا گیا۔ابن سعد

۱۸۷۴۳ ... ابوسلمہ بن عبدالرحمن اور یحییٰ بن عبدالرحمن بن حاطب دونوں حضرات فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضور کو کہاں دفن کیا جائے؟ ایک کہنے والے نے کہا: منبر کے پاس دفن کیا جائے۔ کسی نے کہا: اس جگہ دفن کیا جائے جہاں کھڑے ہو کر آپ لوگوں کو نماز پڑھاتے تھے۔ تب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جہاں اللہ پاک نے آپ کی روح قبض فرمائی ہے وہیں آپ کو دفن کیا جائے۔ پس وہاں سے بستر ہٹایا گیا اور اس جگہ گڑھا کھودا گیا۔ابن سعد

۱۸۷۴۴ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب نبی کریم ﷺ کی وفات ہوئی تو لوگوں میں یہ سوال اٹھا کہ آپ کو کہاں دفن کیا جائے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسی جگہ جہاں آپ نے وفات پائی ہے۔ابن سعد

کلام:......سند صحیح ہے۔

۱۸۷۴۵......ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب منگل کے روز رسول اللہ ﷺ کی تکفین وغیرہ سے فارغ ہوئے اور آپ کو آپ کے کمرے میں آپ کی چارپائی پر لٹادیا گیا تو پھر مسلمانوں میں اختلاف ہوا کہ آپ کو کہاں دفن کیا جائے۔ کسی نے کہا: آپ کو مسجد میں دفن کردیا جائے۔ کسی نے کہا: آپ کو اپنے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان (جنت البقیع) میں دفن کیا جائے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے۔ جب بھی کوئی نبی فوت ہوا ہے اس کو اسی جگہ دفن کیا گیا ہے جہاں اس کی روح قبض ہوئی ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ کا بستر جس پر آپ نے وفات پائی تھی۔ وہاں سے ہٹایا گیا۔ پھر اس کے نیچے قبر کھودی گئی۔ رواہ ابن سعد

کلام:......اس کی سند متصل اور رواۃ ثقہ ہیں مگر اس میں واقدی بھی ہے۔ لیکن شواہد اس کی روایت کے نقصان کو پورا کر رہے ہیں۔

۱۸۷۴۶......عمر بن ذر سے مروی ہے کہ میں نے ابوبکر بن عمرو بن حفص کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے اپنے دوست محمد ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ کبھی کوئی نبی نہیں مرا مگر وہ اسی جگہ مدفون ہوا ہے جہاں اس کی وفات ہوئی ہے۔

رواہ ابن سعد

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو خواب میں تین چاند نظر آئے

۱۸۷۴۷......قاسم بن عبدالرحمٰن سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے خواب میں اپنے کمرے میں تین چاند دیکھے۔ میں (اپنے والد) ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور ان سے اس خواب کی تعبیر پوچھی تو آپ نے مجھ سے پوچھا تم نے اس کی کیا تعبیر لی ہے۔ میں نے عرض کیا کہ اس سے مراد اولاد رسول اللہ ﷺ ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ خاموش ہوگئے حتی کہ جب نبی ﷺ وفات پا کر وہاں دفن ہوگئے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئیں تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ تیرے تین چاندوں میں سے سب سے اچھا چاند تھا جو رخصت ہوگیا۔ پھر ابوبکر پھر عمر سب کے سب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے کمرے میں ہی مدفون ہوئے۔

رواہ ابن سعد

۱۸۷۴۸......یحییٰ بن سعید حضرت سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: میں نے نیند میں تین چاند دیکھے جو میرے کمرے میں آکر گرے ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خیر ہے۔ حضرت یحییٰ فرماتے ہیں: میں نے لوگوں کو بات کرتے سنا ہے کہ حضور ﷺ وفات کر گئے تو عائشہ رضی اللہ عنہا کے کمرے میں دفن ہوئے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو فرمایا: یہ تیرے چاندوں میں سے ایک تھا جو سب سے اچھا چاند تھا۔ ابن سعد، مسدد

۱۸۷۴۹ عبدالرحمٰن بن سعید بن یربوع سے مروی ہے کہ ایک دن حضرت علی رضی اللہ عنہ چادر اوڑھے ہوئے رنجیدہ و غمزدہ حالت میں تشریف لائے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کو فرمایا: کیا بات ہے میں آپ کو رنجیدہ دیکھ رہا ہوں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے وہ تکلیف پیش آئی ہے جو آپ کو نہیں آئی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دیکھو سنو ان کی بات! میں تم لوگوں کو خدا کا واسطہ دیتا ہوں بتاؤ کیا تم نے کسی کو حضور ﷺ کی وفات پر مجھ سے زیادہ رنجیدہ دیکھا ہے؟ رواہ ابن سعد

۱۸۷۵۰...... البہی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ جب نبی ﷺ کی روح قبض ہوئی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے اور بوسہ دے کر فرمایا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، آپ کی زندگی بھی کس قدر اچھی تھی اور آپ کی موت بھی کس قدر عمدہ ہے۔

ابن سعد، المروزی فی الجنائز

۱۸۷۵۱......بہی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ عین وفات کے وقت حضور کے پاس نہ تھے۔ بلکہ آپ کی وفات کے بعد آپ کے پاس آئے۔ آپ کے چہرے سے کپڑا ہٹایا آپ کی پیشانی کو چوما۔ پھر فرمایا: آپ کی زندگی اور موت کس قدر اعلیٰ تھی۔ آپ اللہ کے ہاں

اس سے زیادہ باعزت ہیں کہ اللہ پاک آپ کو دو مرتبہ موت کا مزہ دے۔ ابن سعد، المروزی

۱۸۷۵۲..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوگئی تو ابوبکر رضی اللہ عنہ آپکے پاس تشریف لائے میں نے (کمرے کا) پردہ اٹھادیا آپ نے آکر آپ ﷺ کے چہرے سے کپڑا ہٹایا، ان للہ پڑھی اور فرمایا: اللہ کی قسم! اللہ کے رسول ﷺ وفات پاگئے پھر سر کی طرف آئے اور بولے: ہائے نبیا! پھر اپنا منہ نیچے کر کے آپ کی پیشانی کو چوما۔ پھر سر اٹھا کر فرمایا: ہائے دوست! پھر منہ نیچے لے جا کر دوبارہ آپ کی پیشانی چومی اور پھر سر اٹھا کر فرمایا: ہائے صفیا! (مخلص دوست) پھر سہ بارہ منہ نیچے لے جا کر آپ کی پیشانی کو بوسہ دیا پھر کپڑے کے ساتھ چہرہ ڈھانپ کر باہر نکل گئے۔ رواہ ابن سعد

۱۸۷۵۳..... ابن ابی ملیکہ سے مروی ہے حضور ﷺ کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر ﷺ نے اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ لوگوں نے کہا: آج ان کے پاس آنے کے لیے کسی اجازت کی ضرورت نہیں رہی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم سچ کہتے ہو پھر آپ اندر گئے اور چہرے سے کپڑا ہٹا کر چہرہ کو بوسہ دیا۔ رواہ بن سعد

۱۸۷۵۴..... حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے پاس پہنچے تو آپ پر کپڑا ڈھکا ہوا تھا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی، جس کے ہاتھ میں میری (بھی) جان ہے رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوچکی ہے۔ آپ پر اللہ کی رحمتیں ہوں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ آپ ﷺ پر جھکے اور آپ کو بوسہ دیا اور فرمایا: آپ نے زندگی بھی اچھی گزاری اور موت بھی عمدہ پائی۔

رواہ ابن سعد

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا غم

۱۸۷۵۵..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب حضور ﷺ کی وفات ہوگئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے اندر آنے کی اجازت مانگی پھر دونوں اندر آئے اور آپ کے چہرے سے کپڑا ہٹایا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہائے مدہوشی! رسول اللہ ﷺ کی غشی (مدہوشی) کس قدر سخت تھی! پھر دونوں اٹھ کر جانے لگے جب دروازے تک پہنچے تو حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے عمر! واللہ! رسول اللہ وفات پاگئے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو جھوٹ کہتا ہے، رسول اللہ مرے نہیں ہیں بلکہ تم کو فتنے (آزمائش) نے دبوچ لیا ہے۔ اور رسول اللہ ﷺ اس وقت تک نہیں مریں گے جب تک منافقوں کو ختم نہ کردیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کو اسی طرح کی باتیں کررہے تھے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کو حکم فرمایا: خاموش رہو۔ (خاموش رہو) چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ خاموش ہوگئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ منبر پر چڑھے۔ اللہ کی حمد وثنا کی۔ پھر یہ آیت تلاوت کی:

انك ميت وانهم ميتون

بے شک آپ مرنے والے ہیں اور وہ بھی مرنے والے ہیں۔

پھر یہ آیت تلاوت فرمائی:

وما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل أفان مات أو قتل انقلبتم على اعقابكم.

اور محمد (ﷺ) نرے رسول ہی تو ہیں۔ آپ سے پہلے بھی رسول گذر چکے ہیں، کیا پس اگر وہ مرجائیں یا شہید کردیئے جائیں تو تم اپنی ایڑیوں کے بل الٹے مڑ جاؤ گے۔

پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

جو شخص محمد کی عبادت کرتا تھا وہ جان لے کہ محمد وفات پاگئے ہیں (صلی اللہ علیہ وسلم) اور جو شخص اللہ کی عبادت کرتا تھا وہ جان لے کہ اللہ زندہ ہے اس کو کبھی موت نہیں آئے گی۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا یہ کتاب اللہ میں ہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں۔ تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو مخاطب ہوکر فرمایا: اے لوگو! یہ ابوبکر ہیں مسلمانوں کے سردار، ان کی بیعت کرلو۔ پس لوگوں نے آپ کی بیعت کرلی۔ رواہ ابن سعد

۱۸۷۵۶ ..... حضرت سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ مسجد میں تشریف لائے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کو خطاب فرما رہے تھے: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ گذرتے چلے گئے حتیٰ کہ نبی اکرم ﷺ کے کمرے میں داخل ہوگئے۔ جہاں آپ کی وفات ہوئی تھی اور یہی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا کمرہ تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کے چہرے سے یمنی چادر ہٹائی جس سے آپ کے جسم کو ڈھانپا گیا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے چہرے کی زیارت کی پھر اس پر جھک گئے۔ اور آپ کو بوسہ دیا پھر فرمایا: آپ پر میرے ماں باپ فدا ہوں۔ اللہ آپ پر دو موتیں جمع نہیں فرمائے گا۔ وہ موت تو آپ پا چکے ہیں جس کے بعد کبھی موت نہیں آئے گی۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ مسجد میں لوگوں کے پاس گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کو خطاب کررہے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کو بیٹھنے کا حکم دیا۔ لیکن اولاً حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیٹھنے سے انکار کردیا پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دو تین مرتبہ آپ کو بیٹھنے کے لیے فرمایا مگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نہ بیٹھے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوگئے اور اللہ رسول کی شہادت دی سو لوگ آپ کی طرف آگئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو چھوڑ دیا۔ سو جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے تشہد مکمل کرلیا تو پھر فرمایا:

امابعد! اے لوگو! تم میں سے جو شخص محمد کی عبادت کرتا تھا تو محمد مرگئے ہیں۔ اور جو اللہ کی عبادت کرتا تھا وہ جان لے کہ اللہ زندہ ہے کبھی نہیں مرے گا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں:

وما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل (سے) الی الشاکرین. (تک)

جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کی تلاوت کرلی تو تب لوگوں کو یقین آگیا کہ نبی ﷺ کی وفات ہوچکی ہے۔ اور لوگوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے منہ سے اس آیت کو یاد کرلیا حتیٰ کہ کچھ لوگ کہنے لگے کہ لوگوں کو علم ہی نہیں تھا کہ یہ آیت بھی نازل ہوئی جب تک کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کو تلاوت نہ فرمالیا۔

حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ کا گمان ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا: اللہ کی قسم مجھے اس آیت کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے تلاوت کرنے سے پتہ چلا پھر میں زمین پر گر گیا اور مجھے یقین ہوچلا کہ حضور ﷺ وفات پاچکے ہیں۔ رواہ ابن سعد

۱۸۷۵۷ ..... حضرت حسن سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوگئی تو آپ کے اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین کے درمیان یہ بات طے پائی کہ کچھ انتظار کرو شاید آپ کو اوپر اٹھالیا جائے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

جو شخص محمد کی عبادت کرتا تھا تو محمد وفات پاگئے ہیں اور جو اللہ کی عبادت کرتا تھا تو اللہ زندہ ہے کبھی نہیں مرے گا۔ رواہ ابن سعد

۱۸۷۵۸ ..... ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوگئی ابوبکر رضی اللہ عنہ مسجد کے گوشے میں تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے پاس آئے۔ آپ چادر میں لپٹے ہوئے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کی پیشانی پر منہ رکھا اور بوسہ دیتے ہوئے روتے رہے اور یہ فرماتے رہے: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ کی زندگی بھی اچھی رہی اور موت بھی۔ پھر نکل کر جانے لگے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کو فرما رہے تھے:

رسول اللہ ﷺ مرے ہیں اور نہ مریں گے جب تک منافقوں کو قتل نہ کردیں اور اللہ پاک منافقوں کو ذلیل ورسوا نہ کردے۔

ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: منافقین رسول اللہ ﷺ کی وفات پر خوش ہوئے تھے لہٰذا انہوں نے اس موقع پر سر اٹھالیے۔

پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے تو فرمایا: اے آدمی! اپنے آپ پر قابو رکھ! بے شک رسول اللہ ﷺ وفات پاگئے ہیں۔ کیا تو نے اللہ کا یہ فرمان نہیں سنا:

انک میت وانھم میتون.

بے شک آپ مرنے والے ہیں اور وہ بھی مرنے والے ہیں۔

نیز فرمان الٰہی ہے:

وما جعلنا لبشر من قبلک الخلد أفان مت فهم الخالدون

اور آپ سے قبل ہم نے کسی بشر کے لیے دوام نہیں رکھا۔ تو کیا اگر آپ مر جائیں گے تو وہ ہمیشہ رہ لیں گے۔

پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ منبر پر تشریف لائے اور اللہ کی حمد وثناء بیان کی اور فرمایا:

اے لوگو! اگر محمد تمہارے معبود تھے جس کی تم پرستش کرتے تھے تو تب معبود محمد وفات پاچکے ہیں۔ اور اگر تمہارا معبود وہ ہے جو آسمانوں میں ہے تو تمہارا معبود نہیں مرا۔ پھر آپ نے یہ مکمل آیت تلاوت کی:

وما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل أفان مات أو قتل انقلبتم على اعقابكم. الى آخر الآية.

مسلمان لوگ یہ سن کر خوش ہوگئے ان کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں رہا (کہ ہمارا دین لازوال اور ہمارا معبود لازوال ہے) لیکن منافقوں کو تکلیف نے دبوچ لیا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے گویا کہ ہمارے چہروں پر ایک پردہ پڑا ہوا تھا جو اس تقریر سے چھٹ گیا۔ ابن ابی شیبہ، مسند البزار

۱۸۷۵۹..... ابن جریج اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو حضور ﷺ کی قبر کی جگہ کے بارے میں تردد ہوا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اکرم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ نبی اپنی جگہ سے نہیں ہٹایا جاتا بلکہ جہاں اس کی موت آتی ہے وہیں اس کو دفن کیا جاتا ہے۔

چنانچہ آپ کے بستر کو ہٹا کر وہاں قبر کھودی گئی۔ مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد

کلام:..... امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ روایت اس طریق سے منقطع الاسناد ہے کیونکہ ابن جریج کے والد جریج میں ضعف ہے اور انہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا ہے۔

۱۸۷۶۰..... محمد بن اسحاق اپنے والد کے توسط سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ کی وفات کے وقت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا تھا:

آج ہم سے وحی کا سلسلہ ختم ہوگیا اور اللہ عزوجل سے کلام کا ذریعہ چھوٹ گیا۔ ابو اسماعیل الهروی فی دلائل التوحید

۱۸۷۶۱..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب نبی ﷺ کی روح قبض ہوگئی تو مسلمانوں کا آپ ﷺ کے دفن کرنے میں اختلاف ہوا۔ تب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا ہے جس کو میں بھولا نہیں ہوں کہ اللہ نے کسی نبی کی روح قبض نہیں فرمائی۔ مگر اسی جگہ میں جہاں اس نبی کو مدفون ہونا پسند تھا۔ (پس آپ ﷺ کو بھی آپ کے بستر کی جگہ دفنادو)۔ رواہ الترمذی

کلام:..... امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ روایت غریب (ضعیف) ہے۔ اس میں ایک راوی ملیکی ہے جس کو حدیث کے باب میں یادداشت کے حوالہ سے ضعیف قرار دیا جاتا ہے۔ جبکہ اسی روایت کو دوسرے طریق سے ابی یعلی سے روایت کیا ہے اس کے الفاظ یہ ہیں:

کسی نبی کی روح اللہ اسی جگہ قبض فرماتے ہیں جو اس کو دوسری جگہوں سے زیادہ محبوب ہوتی ہے۔ پس آپ کو وہاں دفن کردو جہاں ان کی روح قبض ہوئی ہے۔

۱۸۷۶۲..... عمرہ بنت عبدالرحمان، حضور ﷺ کی بیویوں سے روایت کرتی ہیں کہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم حضور ﷺ کی وفات کے موقع پر کہنے لگے: حضور ﷺ کی قبر کیسے بنائیں؟ کیا اس کو مسجد بنادیں؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا:

اللہ پاک یہود ونصاریٰ پر لعنت کرے انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجدیں بنالیا۔

صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا تب آپ ﷺ کی قبر کیسی بنائیں؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک شخص مدینہ کا لحدی (بغلی) قبر

بناتا ہے اور ایک شخص مکہ کا شق (سیدھی) قبر بناتا ہے۔ پس اے اللہ تیرے نزدیک جو محبوب قبر ہو اس کے بنانے والے کو مطلع کردے وہ تیرے نبی کی قبر بنادے۔ پس ابوطلحہ جولحدی قبر بناتے تھے ان کو اطلاع ہوگئی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کو حکم دیا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے لیے قبر بنائیں۔ چنانچہ پھر آپ کو (لحدی قبر میں) دفن کیا گیا اور اس پر (پکی) اینٹیں پاٹ دی گئیں۔

ابوبکر محمد بن حاتم بن زنجویہ البخاری فی کتاب فضائل الصدیق

۱۸۷۶۳ ...... محمد بن اسحاق عن حسین عن عکرمہ عن ابن عباس کی سند کے ساتھ روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ ﷺ کے لیے قبر کھودنے کا ارادہ فرمایا۔ حضرت ابوعبیدۃ بن الجراح اہل مکہ کے لیے (شق) قبریں کھودتے تھے اور حضرت ابوطلحہ زید بن سہل اہل مدینہ کے لیے (لحدی) قبریں کھودتے تھے۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے دو آدمیوں کو بلایا اور ایک کو فرمایا: تم ابوعبیدۃ کے پاس جاؤ اور دوسرے کو فرمایا: تم ابوطلحہ کے پاس جاؤ۔ پھر حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے دعا کی: اے اللہ! اپنے رسول کے لیے تو ہی جو چاہے پسند فرمالے۔ چنانچہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو بلانے والا پہلے ابوطلحہ کے پاس پہنچ گیا اور ان کو ساتھ لے آیا۔ پس لحدی قبر تجویز ہوگئی اور انہوں نے حضور ﷺ کے لیے لحدی قبر تیار کی۔

منگل کے روز جب حضور ﷺ کو تیار کر کے فارغ ہوگئے اور آپ کو چارپائی پر رکھ دیا گیا تو مسلمانوں میں دفن کرنے کے مقام میں اختلاف رائے پیدا ہوگیا۔ کسی نے مسجد میں تدفین کی رائے دی۔ کسی نے جنت البقیع میں دوسرے اصحاب کے پاس دفن کرنے کی تجویز دی۔ تب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: کسی نبی کی روح قبض نہیں ہوتی مگر وہ اسی جگہ دفن ہوتا ہے جہاں اس کی روح قبض ہوئی ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ کا بستر جس پر آپ نے وفات پائی تھی وہاں سے اٹھایا گیا اور اس کے نیچے آپ کو دفن کیا گیا۔ پھر لوگوں کو بلایا گیا لوگ ہاتھ چھوڑ کر آپ پر نماز (درود وسلام) پڑھ رہے تھے۔ پہلے آدمی آئے۔ پھر عورتیں آئیں اور پھر داخل ہوئے۔

لیکن رسول اللہ ﷺ پر نماز پڑھانے میں کسی نے امامت نہیں کی نبی ﷺ بدھ کی نصف رات کو دفن ہوئے۔ آپ کی قبر میں حضرات علی، فضل، قثم اور شقران داخل ہوئے تھے۔

اوس بن خولی نے کہا: میں آپ کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں ہمارا بھی رسول اللہ ﷺ میں حصہ ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اتر آؤ۔ شقران نے چادر پکڑ رکھی تھی جو آپ پہنا کرتے تھے۔ اس کو بھی قبر میں دفن کردیا اور فرمایا: اللہ کی قسم! آپ ﷺ کے بعد اس کو کوئی اور نہیں پہنے گا۔

ابن المدینی. مسند ابی یعلی

کلام: ...... ابن المدینی فرماتے ہیں اس کی سند میں کچھ ضعف ہے اور حسین بن عبداللہ بن عباس منکر الحدیث ہے۔

رسول اللہ ﷺ کی تدفین

۱۸۷۶۴ ...... عفرۃ کے غلام عمر سے مروی ہے کہ جب حضور ﷺ کی تدفین کے بارے میں صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کا اختلاف ہوا تو کسی نے کہا: ہم آپ کو اس جگہ دفنا دیتے ہیں جہاں کھڑے ہو کر آپ نماز پڑھاتے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: معاذ اللہ، اللہ کی پناہ مانگو کہ ہم آپ کو معبود بنالیں۔ دوسروں نے کہا: جہاں آپ کے مہاجرین بھائی مدفون ہیں وہاں البقیع میں دفن کردیتے ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہم کو یہ بات ناپسند ہے کہ قبرستان میں حضور ﷺ کی قبر ہو اور وہاں کوئی دعا مانگنے والا آپ سے دعا مانگنے لگ جائے حالانکہ یہ حق اللہ کا ہے اور اللہ کا حق رسول کے حق پر مقدم ہے۔ اگر ہم ایسا ہونے دیں گے تو اللہ کا حق ضائع ہوگا۔ اور اگر پھر بعد میں وہاں حضور ﷺ کی قبر کو کھودیں گے تو یہ کھلی بے ادبی ہوگی۔ لوگوں نے کہا: پھر آپ کا کیا خیال ہے اے ابوبکر؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ نے جس نبی کی روح قبض فرمائی اس کو وہیں دفن کیا گیا جہاں اس کی روح قبض ہوئی تھی۔ لوگوں نے کہا: پس اللہ کی قسم! آپ کی بات بالکل درست ہے اس پر سب کی رضامندی ہے۔ پھر لوگوں نے آپ کے بستر کے گرد خط کھینچا۔ پھر آپ کو علی، عباس، فضل اور آپ کے

گھر والوں نے اٹھایا اور دوسرے لوگ اس جگہ قبر کھودنے لگے جہاں بستر تھا۔ محمد بن حاتم فی فضائل الصدیق

کلام:...... امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ روایت اس طریق کے ساتھ منقطع ہے۔ کیونکہ عنزۃ کے غلام عمر ضعیف ہونے کے ساتھ ایام خلافت صدیق میں نہیں تھے۔

۱۸۷۶۵... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کی وفات کے بعد آپ کے جسم اطہر کے پاس آئے اور آپ کی آنکھوں کے درمیان اپنا منہ رکھ کر بوسہ دیا اور آپ کی کلائیوں پر اپنا ہاتھ رکھا اور فرمایا:

ہائے نبیا! ہائے صفیا! ہائے خلیلا۔ مسند ابی یعلی

۱۸۷۶۶... ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اے لوگو! اگر محمد تمہارے وہ معبود تھے جس کی تم عبادت کرتے تھے تب تو تمہارے معبود وفات پا گئے اور اگر تمہارا معبود وہ ہے جو آسمانوں میں ہے تو جان لو کہ تمہارا معبود (زندہ ہے) کبھی نہیں مرے گا۔

پھر آپ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

ومامحمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل. الى آخر الآية.

(التاريخ للبخاري، الردعلى الجهميه لعثمان بن سعيد الدارقي، الاصبهاني في الحجة. رجاله ثقات

۱۸۷۶۷... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو منبر کے پاس رکھ دیا گیا تھا۔ لوگ فوج در فوج آپ پر نماز (یعنی درود وسلام) پڑھ رہے تھے۔ ابن راهويه

حضور ﷺ کے ترکہ (میراث) کا بیان

۱۸۷۶۸... مالک بن اوس بن الحدثان سے مروی ہے کہ مجھے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بلایا میں دن میں آپ کے پاس حاضر ہوا۔ میں نے آپ کو اپنے گھر میں چارپائی پر لیٹے دیکھا۔ وہ چارپائی کھجور کی چھال سے بنی ہوئی تھی اور ایک چمڑے کے تکیے پر آپ نے ٹیک لگا رکھی تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے دیکھ کر فرمایا: اے مال (مالک کا مخفف) تیری قوم والے میرے پاس دیر کر دیتے ہیں آنے میں۔ میں نے ان کے لیے اس تھوڑے سے مال کا حکم دیا تھا تم یہ مال مجھ سے وصول کر لو اور اپنی قوم والوں کے درمیان تقسیم کر دینا۔ میں نے عرض کیا: اگر آپ مجھے کوئی اور حکم دیتے۔ لیکن آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لے لو۔

مالک رضی اللہ عنہ (پھر اصل واقعہ جو مقصود بیان ہے) بیان فرماتے ہیں پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا غلام یرفا آیا اور عرض کیا یا امیر المؤمنین عثمان، عبدالرحمٰن بن عوف، زبیر اور سعد رضی اللہ عنہم آنا چاہتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں ان کو (اجازت دو) غلام نے ان کو اندر آنے کی اجازت دی۔ یہ سب حضرات اندر تشریف لائے۔ غلام دوبارہ حاضر ہوا اور عرض کیا: حضرات علی اور عباس رضی اللہ عنہما اندر آنا چاہتے ہیں۔ فرمایا ہاں۔ چنانچہ غلام نے ان کو بھی بلا لیا۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا امیر المؤمنین! میرے اور اس کے درمیان فیصلہ فرما دیں۔ پہلے آنے والے لوگوں میں سے کسی نے کہا: ہاں امیر المؤمنین! ان کے درمیان فیصلہ کر کے ان کو راحت دے دیں۔ راوی مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میرا خیال ہوا کہ انہوں نے ان حضرات کو پہلے اس کام کے لیے اندر بھیجا تھا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: صبر! صبر!۔ میں تم کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں جس کی اجازت اور مشیت کے ساتھ آسمان وزمین اپنی اپنی جگہ پر قائم ہیں! کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: ہمارا کوئی وارث نہیں بنتا۔ ہم (انبیاء) جو چھوڑ جاتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔ لوگوں نے کہا: ہاں (ایسا ہی فرمایا تھا) پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور ان کو بھی یونہی واسطہ دیا کہ میں تم کو واسطہ دیتا ہوں اللہ کا جس کی مشیت کے ساتھ آسمان وزمین اپنی اپنی جگہ قائم ہیں کیا تم دونوں نے نبی کریم ﷺ سے سنا تھا کہ

ہم کسی کو وارث نہیں بناتے، ہم جو چھوڑ جاتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔ دونوں نے کہا: ہاں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ پاک نے اپنے رسول کو ایسی خصوصیات کے ساتھ خاص فرمایا تھا جو کسی اور کو مرحمت نہیں ہوئی تھیں۔ فرمان خداوندی ہے:

ماافاء اللہ علی رسولہ من اھل القریٰ فللّٰہ وللرسول ولذی القربیٰ

اللہ پاک اپنے رسول پر جو بستی والوں کی غنیمتیں اتارے وہ اللہ اور رسول اور قرابت داروں کے لیے ہیں۔

مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

مجھے معلوم نہیں آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے پہلے والی آیت بھی تلاوت فرمائی تھی یا نہیں۔ خیر تو پھر ارشاد فرمایا:

پس رسول اللہ ﷺ نے بنی نضیر کے اموال تمہارے درمیان تقسیم فرمائے۔ اللہ کی قسم! تم پر کسی کو ترجیح نہیں دی اور نہ تم سے چھپا کر کچھ لیا۔ حتیٰ کہ یہ مال باقی بچ گیا۔ (یہ مال ایک باغ تھا) پھر رسول اللہ ﷺ اس سے سال بہ سال خرچہ لیتے تھے اور بقیہ بچ جانے والا مال اصل مال میں شامل کر دیتے تھے۔ (جس سے اس کی باغبانی ونگہداشت انجام پذیر ہوتی)۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں تم لوگوں کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں جس کے حکم سے آسمان وزمین قائم ہیں کیا تم اس بات کو جانتے ہو؟ لوگوں نے کہا: ہاں۔ پھر آپ نے علی رضی اللہ عنہ کو عباس رضی اللہ عنہ کو بھی اسی طرح اللہ کا واسطہ دے کر پوچھا انہوں نے بھی اثبات میں جواب دیا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوگئی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کے کام کا والی بنتا ہوں۔ (یعنی جس مال سے رسول اللہ ﷺ سال سال کا نفقہ لے کر گھر کا خرچ چلاتے تھے اب ابوبکر رضی اللہ عنہ اس مال سے آپ کی بیویوں کا خرچ چلاتے تھے)۔

پھر تم دونوں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے۔ تم (اے عباس) اپنے بھتیجے کی میراث لینے آئے تھے اور تم (اے علی) اپنی بیوی کے باپ کی میراث لینے آئے تھے۔ لیکن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم کسی کو وارث نہیں بناتے، جو ہم چھوڑ جاتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔ لیکن تم نے ان کو جھوٹا، گناہ گار، عذر کرنے والا اور خائن سمجھا۔ اور اللہ جانتا ہے وہ سچے، نیکوکار، سیدھی راہ چلنے والے اور حق کی اتباع کرنے والے تھے۔ پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی وفات پا گئے۔ تو میں نے (اس مال کے متعلق) کہا میں رسول اللہ اور ابوبکر کے کاموں کا والی بنتا ہوں۔ پھر تم نے مجھے بھی جھوٹا، گناہ گار، عذر کرنے والا اور خائن سمجھا۔ حالانکہ اللہ جانتا ہے میں سچا، نیکوکار، سیدھی راہ پر قائم اور حق کی اتباع کرنے والا ہوں۔

پھر میں اس مال کا والی بنا پھر تم دونوں میرے پاس بھی آئے اور اس وقت تم دونوں میں اتفاق تھا تم دونوں کی ایک بات تھی۔ تم نے کہا وہ مال ہمیں دے دو۔ میں نے کہا: اگر تم چاہو تو میں تم کو دے دیتا ہوں اس شرط پر کہ تم اللہ کو عہدہ میثاق دو کہ تم اس مال میں وہی تصرف اور کام کرو گے جو رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کرتے رہے۔ پھر تم نے اس مال کو لے لیا۔ کیا ایسا ہی ہوا تھا؟ دونوں نے کہا ہاں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اب تم دوبارہ میرے پاس آئے ہو کہ اب میں دونوں کے درمیان یہ مال تقسیم کر دوں۔ نہیں، اللہ کی قسم! ہرگز نہیں قیامت قائم ہونے تک میں اس کو تقسیم نہیں کروں گا۔ اگر تم اس کی دیکھ بھال نہیں کر سکتے تو مجھے واپس کر دو۔ عبدالرزاق، مسند احمد، ابوعبید فی الاموال، عبد بن حمید، بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابوعوانۃ، ابن حبان، ابن مردویۃ، السنن للبیھقی

۱۸۷۶۹..... عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے حضور ﷺ کی وفات کے بعد سوال کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے جو غنیمت کے مال میں سے ترکہ چھوڑا ہے وہ ہمارے درمیان تقسیم فرما دیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کو فرمایا: رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

انبیاء کا ترکہ صدقہ ہوتا ہے

ہم کسی کو وارث نہیں بناتے، ہم جو چھوڑ جاتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔ اس بات پر فاطمہ رضی اللہ عنہا غصہ ہو گئیں اور حضرت ابوبکر رضی اللہ

عنہ سے بات چیت چھوڑ دی۔ اور اسی ترک تعلقات کی حالت میں وہ اللہ کو پیاری ہوگئیں۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حضور ﷺ کے بعد چھ ماہ زندہ رہی تھیں۔ فاطمہ رضی اللہ عنہا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے اپنے حصہ کا سوال کررہی تھیں جو رسول اللہ ﷺ نے خیبر، فدک اور مدینہ کے صدقات میں سے پیچھے چھوڑا تھا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس سے انکار فرمادیا تھا اور فرمایا تھا: میں کوئی کام جو رسول اللہ ﷺ کرتے تھے نہیں چھوڑوں گا بلکہ میں اس پر عمل کروں گا۔ کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ اگر میں نے آپ کا کوئی کام چھوڑ دیا تو میں راستے سے بھٹک جاؤں گا۔

پھر مدینہ والا صدقہ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے علی وعباس رضی اللہ عنہما کو دے دیا تھا۔ لیکن علی رضی اللہ عنہ عباس رضی اللہ عنہ پر غالب آگئے۔ جبکہ خیبر اور فدک کو عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے پاس روک لیا اور فرمایا یہ رسول اللہ ﷺ کا وہ صدقہ ہے جو اسلام میں پیش آمدہ مصائب اور درپیش مسائل پر خرچ ہوتا تھا اور ان دونوں صدقات کا محافظ وہ ہوگا جو مسلمانوں کا امیر ہوگا۔ پس وہ دونوں مال اسی حالت پر ہیں۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، السنن للبیهقی

متفرق احادیث

جو آپ ﷺ کی وفات، غسل، تکفین، تدفین کے بعد نماز جنازہ اور تدفین کے اوقات سے متعلق ہیں۔

۱۸۷۷۰..... جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ پر بغیر امام کے نماز پڑھی گئی۔ مسلمان آپ پر جماعت جماعت داخل ہوتے تھے اور نماز پڑھتے تھے۔ جب نماز سے فارغ ہوگئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اب جنازہ کو اس کے اہل کے پاس تنہا چھوڑ دو۔

رواہ ابن سعد

۱۸۷۷۱..... حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس حاضر تھے۔ ہمارے اور عورتوں کے درمیان حجاب حائل تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے (موت کے بعد) سات مشکیزوں سے غسل کرانا۔ اور میرے پاس صحیفہ (کاغذ) اور دوات لے کر آؤ۔ میں تمہارے لیے ایک کتاب (وثیقہ) لکھ دیتا ہوں، تم اس کے بعد کبھی گمراہ نہ ہوگے۔ عورتوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کی حاجت پوری کردو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے کہا: (اے عورتو!) تم خاموش رہو کیونکہ تم آپ ﷺ کی ساتھی (بیوی) ہو، جب آپ مریض ہوں گے تو تم آنکھیں نچوڑو گی اور جب تندرست ہوں گے تو تم آپ کی گردن پکڑلو گی۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ عورتیں تم (مردوں) سے زیادہ بہتر ہیں۔

رواہ ابن سعد

۱۸۷۷۲..... انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوگئی تو لوگ رونے لگے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کو خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوگئے فرمایا: میں کسی کو یہ بات نہ کہتا ہوا سنوں کہ محمد وفات پاگئے ہیں۔ محمد (ﷺ) کی وفات نہیں ہوئی بلکہ ان کے رب نے ان کو پیغام بھیج کر بلوایا ہے جس طرح موسیٰ بن عمران چالیس دن تک اپنی قوم سے دور رہے تھے۔ اللہ کی قسم! میرا خیال ہے میں ایسے لوگوں کے ہاتھ پاؤں کاٹ دوں جو یہ سمجھتے ہیں کہ آپ کی وفات ہوگئی ہے۔ **ابن سعد، ابن عساکر**

۱۸۷۷۳..... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوگئی تو لوگ کہنے لگے: آپ ﷺ کی روح اوپر (آسمانوں پر) چلی گئی ہے جس طرح موسیٰ کی روح گئی تھی۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ خطبہ دینے کھڑے ہوئے اور منافقوں کو ڈرانے لگے اور فرمایا: رسول اللہ ﷺ کی وفات نہیں ہوئی بلکہ آپ کی روح اوپر چلی گئی ہے جس طرح موسیٰ علیہ السلام کی روح گئی تھی۔ حضور ﷺ اس وقت تک نہیں مرسکتے جب (منافق قوم کے) لوگوں کے ہاتھ پاؤں نہ کاٹ ڈالیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسی طرح بات چیت فرماتے رہے حتیٰ کہ شدت کی وجہ سے ان کی باچھیں چھینٹے مارنے لگیں۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کی نعش مبارک کی حالت بھی متغیر ہوسکتی ہے عام انسانوں کی طرح، چونکہ رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوچکی ہے۔ لہٰذا تم اپنے صاحب کی تدفین (کرنے میں تاخیر نہ) کرو۔ کیا تم میں سے ہر شخص ایک موت مرتا ہے اور حضور دو موتیں مریں گے؟ حضور اللہ کے ہاں اس سے زیادہ مرتبہ والے ہیں۔ اگر ایسا ہے جیسا تم کہہ رہے ہو کہ

(آپ کی موت نہیں ہوئی) تو اللہ کے لیے مشکل نہیں ہے کہ آپ کے (زندہ ہونے کی صورت میں) آپ کی قبر کو اکھاڑ کر آپ کو نکال دے۔ان شاء اللہ رسول تب ہی مرے ہیں جب آپ نے ہمارے لیے بالکل واضح اور سچا راستہ چھوڑ دیا ہے۔حلال کو حلال قرار دیا ہے اور حرام کو حرام متعارف کرا دیا ہے۔آپ نے نکاح کیے، طلاق دی، جنگ اور مصالحت کی۔اور بکریوں کا چرواہا اپنے بکریوں کے پیچھے چلتا ہے اور ان کی نگہبانی کرتا ہے حتیٰ کہ پہاڑ کی چوٹی تک ان کے پیچھے جاتا ہے ان کی راہ میں آنے والی جھاڑ جھنکار صاف کرتا ہے اور ان کے حوض کو اپنے ہاتھ سے گچ (لیپ) کرتا ہے۔اسی طرح رسول اللہ ﷺ تم میں سب سے زیادہ ادب سکھانے والے تھے۔ابن سعد، بخاری، البیھقی فی الدلائل

۱۸۷۷۴..... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو آئندہ روز تقریر کرتے سنا، جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی مسجد میں بیعت کی گئی اور ابوبکر منبر پر چڑھے،اس سے پہلے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حمد وثناء اور خدا اور رسول کی شہادت دی۔پھر امابعد کے بعد فرمایا:

میں نے کل گذشتہ روز تم سے بات کی تھی جو حقیقت نہ تھی۔اللہ کی قسم! میں نے اس کو کتاب اللہ میں پایا اور نہ اس عہد میں جو رسول اللہ ﷺ مجھ سے کر گئے تھے۔لیکن مجھے امید تھی کہ آپ ﷺ اور جئیں گے۔پس آپ نے ایسی بات کہی اور ارشاد فرمائی جس سے (شاید) آپ کی مراد ہماری آخر تھی۔خیر اللہ نے اپنے رسول کے لیے وہ شئی پسند کرلی جو اس کے پاس ہے بہ نسبت اس کے جو ہمارے پاس ہے۔اب یہ کتاب ہے جس کے ساتھ اللہ نے تمہارے نبی کو ہدایت دی پس تم بھی اس کو تھام لو اور تم کو بھی وہی ہدایت ملے گی جو رسول اللہ ﷺ کو ملی تھی۔

بخاری، البیھقی فی الدلائل

۱۸۷۷۵..... حضرت عروہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو حضرت عمر بن خطاب ﷺ لوگوں کو خطبہ دینے لگے اور ان لوگوں کو قتل اور ہاتھ پاؤں کے کاٹنے کے ڈراوے دھمکاوے دینے لگے جو حضور ﷺ کے متعلق کہیں گے کہ آپ مر گئے ہیں۔

نیز فرمایا: رسول اللہ ﷺ بیہوشی میں ہیں، جب کھڑے ہوں گے تو ان لوگوں کو قتل کریں گے اور ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ ڈالیں گے جو آپ کی موت کی بات کرتے تھے۔

جبکہ حضرت عمرو بن ام مکتوم مسجد کے آخری سرے پر کھڑے ہو کر یہ آیت تلاوت کر رہے تھے:

وما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل (سے) وسیجزی الله الشاکرین. (تک)

لیکن لوگ مسجد میں ٹھاٹھیں مار رہے تھے، گریہ وزاری میں لگے ہوئے تھے، عمرو بن ام مکتوم کی بات کوئی نہ سن رہا تھا۔آخر عباس بن عبدالمطلب لوگوں کے بیچ سے نکلے اور (بلند آواز میں) فرمایا:

اے لوگو! کیا تم میں سے کسی کے پاس کوئی عہد ہے (نہ مرنے کا) جو اس سے رسول اللہ ﷺ نے اپنی زندگی میں کیا ہو، وہ آئے اور ہم کو بتائے؟ لوگوں نے کہا: نہیں۔پھر آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اے عمر! کیا تمہارے پاس کوئی علم ہے؟ انہوں نے عرض کیا: نہیں۔تب حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اے لوگو! میں شہادت دیتا ہوں کہ کوئی شخص ایسا نہیں ہے جو نبی ﷺ پر کسی عہد و پیمان کی شہادت دے سکے جو آپ نے اس سے اپنی زندگی موت کے متعلق کیا ہو۔اور اللہ ہی سب کا ایک معبود ہے جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔بے شک رسول اللہ ﷺ موت کا مزہ چکھ چکے ہیں۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ثابت قدمی

پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سنح مقام سے اپنی سواری پر سوار ہو کر تشریف لائے اور مسجد کے دروازے پر اترے۔پھر بڑے رنج وغم کی حالت میں اندر آئے اور اپنی بیٹی ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں داخل ہونے کی اجازت مانگی۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

نے آپ رضی اللہ عنہ کو اجازت مرحمت فرمائی آپ رضی اللہ عنہ اندر داخل ہوئے۔ حضور ﷺ بستر پر موت کی نیند سوئے ہوئے تھے۔ عورتیں آپ کے گرد و پیش بیٹھی ہوئی تھیں، آپ رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر گھونگھٹ نکال بیٹھیں۔ سوائے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کے چہرے سے کپڑا ہٹایا اور ان کو چومنے لگے اور فرماتے رہے: ابن خطاب جیسے کہہ رہا ہے۔ ایسا نہیں ہے۔ قسم! میری جان کے مالک کی! آپ کی روح پرواز کر چکی ہے۔ اور آپ وفات پا چکے ہیں۔ یا رسول اللہ! آپ پر اللہ کی رحمت ہو۔ آپ نے کس قدر اچھی زندگی بسر کی اور آپ کی موت بھی کیا عمدہ ہے! پھر آپ رضی اللہ عنہ نے آپ کے چہرے پر کپڑا ڈھک دیا۔ پھر سرعت کے ساتھ لوگوں کی گردنیں پھاندتے ہوئے مسجد کی طرف نکلے حتیٰ کہ منبر پر آگئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اپنی طرف آتا ہوا دیکھا تو بیٹھ گئے۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ منبر کے برابر میں کھڑے ہوئے اور لوگوں کو نداء دی۔ لوگ بیٹھ گئے اور شور و غوغا بند ہو گیا۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے شہادت دی (اشهد ان لا اله الا الله و اشهد ان محمدا رسول الله پڑھا) اور فرمایا: اللہ نے اپنے نبی کو اپنے پاس بلالیا ہے۔ اور اللہ زندہ ہے تمہارے بیچ موجود ہے اللہ نے تمہارے نفسوں کو بھی بلاوا دے دیا ہے لہٰذا کوئی زندہ نہ رہے گا سوائے اللہ کے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

وما محمد الا رسول (سے) وسیجزی الله الشاکرین۔ (تک)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یہ آیت قرآن میں ہے؟ اللہ کی قسم! مجھے تو نہیں معلوم کہ یہ آیت آج سے پہلے کبھی نازل ہوئی ہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو یہ بھی فرمایا ہے:

انک میت وانهم میتون

نیز اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

کل شئ هالک الا وجهه له الحکم والیه ترجعون۔

ہر شے ہلاک ہونے والی ہے سوائے اللہ کی ذات کے اور اسی کے لیے حکم ہے اور اسی کی طرف تم کو لوٹ کر جانا ہے۔

نیز اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

کل من علیها فان ویبقی وجه ربک ذوالجلال والاکرام۔

ہر نفس موت کا مزہ چکھنے والا ہے اور تم قیامت کے دن پورا بدلہ دیئے جاؤ گے۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو زندگی دی اور ان کو اس وقت تک باقی رکھا جب تک انہوں نے اللہ کے دین کو قائم کیا اللہ کے دین کو غالب کر دیا۔ اللہ کا پیغام پہنچا دیا اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا حتیٰ کہ اللہ نے پھر اسی پر ان کو موت دے دی۔ اور تم کو ایک واضح سیدھے راستے پر چھوڑ دیا ہے۔ پس اب جو ہلاک ہوگا وہ واضح دلیل اور شفاء کی بات نہ ماننے کے بعد ہلاک ہوگا۔ جس شخص کا رب اللہ ہے تو وہ اللہ زندہ ہے، کبھی نہیں مرے گا۔ اور جو محمد کی عبادت کرتا تھا اور انہی کو معبود سمجھتا تھا پس اس کا معبود ہلاک ہو گیا ہے۔ اے لوگو! اللہ سے ڈرو! اپنے دین کو مضبوطی سے پکڑ لو اور اپنے رب پر بھروسہ کرو۔ بے شک اللہ کا دین قائم ہے، اللہ کا کلمہ تام ہو گیا ہے۔ اللہ پاک اس کی مدد کرے گا جو اس کی مدد کرے گا اور اس کے دین کو عزت دے گا۔ اللہ کی کتاب ہمارے درمیان ہے۔ وہ (کھلا) نور اور شفاء ہے۔ اس کے ساتھ اللہ نے محمد کو ہدایت بخشی۔ اس میں اللہ کی حلال کردہ اور حرام کردہ چیزوں کا بیان ہے۔ اللہ کی قسم! ہم کو کوئی پرواہ نہیں جو ہم پر غالب آنے کی کوشش کرے۔ اللہ کی تلوار لٹک رہی ہے ہم آئندہ اس کو کبھی نیچے نہیں رکھیں گے۔ اور ہم ہر اس شخص سے جہاد کریں گے جو ہماری مخالفت کرے گا۔ جس طرح ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مل کر جہاد کیا۔ پس کوئی باقی نہ رہے۔ مگر اپنی جان کی حفاظت کرلے۔ البیهقی فی الدلائل

۱۸۷۷۶..... ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ ان کو رسول اللہ ﷺ کی وفات کے موقع پر وہ بات کہنے پر کس چیز نے مجبور کیا تھا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں آیت کی تفسیر کرتا تھا:

وکذلک جعلنا کم امة وسطا لتکونوا شهداء علی الناس۔

اور اسی طرح ہم نے تم کو معتدل امت بنایا تا کہ تم لوگوں پر گواہ بنو۔

اللہ کی قسم میں خیال کرتا تھا کہ حضور ﷺ اپنی امت میں باقی رہیں گے تا کہ ان کے آخری اعمال پر گواہی دے سکیں اور اسی بات نے مجھے یہ بات کہنے پر مجبور کیا تھا۔ البیہقی فی الدلائل

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے غسل دیا

۱۸۷۷۷ ... حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جب نبی ﷺ کو غسل دیا تو وہ کچھ تلاش کیا جو میت سے کیا جاتا ہے۔ مگر ایسی کوئی چیز نہ پائی تو تب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، زندگی بھی پاکیزہ بسر کی اور موت بھی پاکیزہ پائی۔ مصنف ابن ابی شیبہ، ابن منیع، ابو داؤد فی مراسیلہ، ابن ماجۃ، المروزی فی الجنائز، مستدرک الحاکم، السنن لسعید بن منصور المستدرک ۳/ ۵۹ صحیح ووافقہ المذھبی۔

۱۸۷۷۸ ... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ کی وفات ہوئی تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کہہ رہی تھیں: ہائے باوا آپ پروردگار کے کس قدر قریب ہو چلے گئے! ہائے باوا! جنت الخلد کیا آپ کا ٹھکانہ ہے! ہائے باوا پروردگار آپ کا کس قدر اکرام کرے گا جب آپ اس کے قریب جائیں گے پروردگار بھی اور رسول بھی آپ پر سلام کرتے رہے حتیٰ کہ آپ اپنے رب سے جا ملے۔ مستدرک الحاکم

۱۸۷۷۹ ... ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہمیں ابو سعید ابن الطیوری عن الحسن بن محمد بن اسماعیل، اسحاق بن عیسیٰ بن علی بن ابی طالب عن ابیہ عن جدہ علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے پاس دو وفد آتے ہیں ایک دن میں، ایک سندھ سے اور دوسرا افریقہ سے اور وہ مکمل سمع وطاعت بجالاتے ہیں۔

اور یہ ان کی وفات کی علامت ہے۔ ابوبکر صولی کہتے ہیں ہم نہیں جانتے کہ اس روایت کے علاوہ بھی ابو العباس سفاح سے کوئی اور سند روایت منقول ہے۔ اور وفات سے مراد ابو العباس کی وفات ہے نہ کہ حضور ﷺ کی۔

ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جاہل نے یہ روایت سفاح سے دوسری سند کے ساتھ طویل قصے کے ذیل میں نقل فرمائی ہے۔

۱۸۷۸۰ ... عن علی بن الحسین عن ابیہ عن جدہ کے طریق سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو وصیت فرمائی کہ وہ ان کو غسل دیں گے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے ڈر ہے کہ میں اس کی طاقت نہ رکھ سکوں گا۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

تمہاری اس پر مدد کی جائے گی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

اللہ کی قسم! غسل کے وقت میں حضور ﷺ کے کسی عضو کو حرکت دینا چاہتا تو وہ خود آرام سے بدل جاتا۔ رواہ ابن عساکر

۱۸۷۸۱ ... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے وصیت فرمائی کہ جب میں مر جاؤں تو مجھے میرے کنوئیں بئر غرس کے سات مشکیزے پانی کے ساتھ غسل دینا۔ ابو الشیخ فی الوصایا، ابن النجار

۱۸۷۸۲ ... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو میرے قرض کو ادا کرے گا اور میرے وعدے کو پورا کرے گا میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ اس کو قیامت میں میرا ساتھ نصیب کرے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور علیہ السلام نے یہ یا اس کے مثل بات ارشاد فرمائی۔ ابن ابی شیبہ، رجالہ ثقات

۱۸۷۸۳ ... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو غسل دیا میں دیکھنے لگا جو میت سے دیکھتے ہیں (صفائی کرتے ہیں) مگر مجھے کچھ نظر نہ آیا۔ آپ زندگی اور موت دونوں اچھی بسر فرما گئے۔

آپ کو دفن کرنے، قبر میں اتارنے اور پردہ لٹکانے کا کام چار اشخاص نے انجام دیا: علی، عباس، فضل بن عباس اور حضور ﷺ کے غلام صالح رضوان اللہ علیہم اجمعین نے حضور ﷺ کو لحد میں لٹایا گیا اور لحد کو کچی اینٹوں سے بند کر دیا گیا۔

مسدد، المروزی فی الجنائز، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی

غسل کے بارے میں وصیت فرمانا

۱۸۷۸۴ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے نبی اکرم ﷺ نے وصیت فرمائی تھی کہ میرے علاوہ کوئی اور آپ کو غسل نہ دے۔ کیونکہ جو شخص میرا ستر دیکھے گا اس کی آنکھیں مٹ جائیں گی۔ ابن سعد، البزار، العقیلی وابن الجوزی فی الواھیات

ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ نے یہ اضافہ نقل فرمایا ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: فضل اور اسامہ پردے کے پیچھے سے مجھے پانی لا لا کر دے رہے تھے اور ان کی آنکھیں بندھی ہوئی تھیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں جس عضو کو بھی ہاتھ لگاتا محسوس ہوتا کہ اس عضو کو میرے ساتھ تیس (مخفی) دوسرے آدمی ہیں جو آپ کے اعضاء کو حرکت دے رہے ہیں حتیٰ کہ میں بسہولت غسل سے فارغ ہو گیا۔

کلام: ...... علامہ ابن جوزی اور علامہ عقیلی نے اس روایت کو موضوعات میں شمار کیا ہے۔

۱۸۷۸۵ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ کی وفات سے تین یوم قبل اللہ پاک نے جبرئیل علیہ السلام کو آپ کے پاس بھیجا۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا: اے احمد! اللہ عزوجل نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے آپ کے اکرام آپ کی فضیلت اور آپ کی خصوصیت کی وجہ سے کہ پروردگار آپ سے زیادہ آپ کو جانتا ہے پھر بھی پوچھتا ہے کہ آپ اپنے آپ کو کیسا محسوس کر رہے ہیں؟ حضور ﷺ نے فرمایا: اے جبرئیل علیہ السلام! میں اپنے آپ کو تکلیف زدہ محسوس کر رہا ہوں۔ پھر جبرئیل علیہ السلام دوسرے روز تشریف لائے اور فرمایا: اے احمد اللہ نے مجھے آپ کے پاس آپ کے اکرام، آپ کی فضیلت اور آپ کی خصوصیت کی وجہ سے بھیجا ہے پروردگار آپ سے پوچھتا ہے کہ آپ اپنے کو کیسا محسوس کر رہے ہیں؟ حالانکہ پروردگار آپ سے زیادہ جانتا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: اے جبرئیل! میں تکلیف محسوس کر رہا ہوں۔ پھر جبرئیل علیہ السلام تیسرے روز تشریف لائے اور فرمایا: اے احمد! اللہ نے مجھے آپ کے اکرام اور آپ کو فضیلت دینے کے لیے اور آپ کو خصوصیت بخشنے کے لیے بھیجا ہے پروردگار آپ سے زیادہ جانتا ہے پھر بھی پوچھتا ہے کہ اب آپ اپنے کو کیسا محسوس کر رہے ہیں؟ حضور ﷺ نے فرمایا: میں اپنے آپ کو تکلیف زدہ پاتا ہوں۔ اور اے جبرئیل! میں اپنے آپ کو رنجیدہ وغمزدہ محسوس کر رہا ہوں۔ جبرئیل علیہ السلام کے ساتھ ہوا میں ایک اور فرشتہ بھی اترا جس کو اسماعیل کہا جاتا تھا وہ ستر ہزار فرشتوں کا سردار تھا۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا: اے احمد! یہ ملک الموت ہے جو آپ سے اندر آنے کی اجازت مانگ رہا ہے۔ اس نے آپ سے پہلے کسی سے یہ اجازت نہیں مانگی اور نہ آپ کے بعد کسی سے مانگے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان کو اجازت دے دو۔ چنانچہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے ان کو اندر آنے کی اجازت دے دی اور وہ بھی تشریف لے آئے۔ انہوں نے کہا: اے احمد! اللہ نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے اور مجھے آپ کی اطاعت کرنے کا حکم دیا ہے۔ اگر آپ مجھے اپنی جان قبض کرنے کا فرمائیں گے تو میں قبض کر لوں گا اور اگر آپ اس کو ناپسند کرتے ہیں تو میں آپ کو چھوڑ دوں گا۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا: اے احمد! اللہ پاک آپ کی ملاقات کے مشتاق ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: اے ملک الموت! کر گزر جس کا تجھے حکم ملا ہے۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا: اے احمد! تجھ پر (اس زندگی کا آخری) سلام ہو۔ یہ میرا اس زمین پر آخری چکر ہے۔ دنیا میں میں صرف آپ کی وجہ سے آتا تھا۔

جب رسول اللہ ﷺ کی روح قبض ہوگئی اور تعزیت ہر طرف سے رونے کی آوازیں شروع ہوئیں تو ایک آنے والا آیا جس کی آہٹ لوگ محسوس کر رہے تھے مگر اس کا وجود نہیں دیکھ پا رہے تھے۔ اس نے کہا: اے اہل بیت! السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ اللہ سے ہر مصیبت و تکلیف پر ثواب کی امید رکھو۔ ہر ہلاک ہونے والے کے اچھے جانشین کا آسرا کرو۔ ہر فوت شدہ شی کو اللہ سے پاؤ۔ اللہ پر بھروسہ کرو۔ اسی سے امید رکھو محروم تو وہ ہے جو ثواب سے محروم ہے۔ مصیبت زدہ وہ ہے جو ثواب سے محروم ہو گیا۔ پس تم پر سلام ہو۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا: جانتے ہو یہ کون تھے؟ لوگوں نے کہا: نہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ خضر (علیہ السلام) تھے۔

العدنی، ابن سعد، البیھقی فی الدلائل

۱۸۷۸۶۔۔۔۔۔ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما آپ ﷺ کے پاس سے آپ کے مرض کی حالت میں نکلے۔ آپ حضرات کو کچھ لوگ ملے۔ انہوں نے پوچھا: اے ابوالحسن! (حضرت علی رضی اللہ عنہ کی کنیت) رسول اللہ ﷺ کیسے ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی تعریف کے ساتھ آپ بہتر ہیں۔ العدنی، بخاری، البیھقی فی الدلائل

۱۸۷۸۷۔۔۔۔۔عبداللہ بن حارث بن نوفل سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کو غسل دیا۔ آپ ﷺ پر قمیص تھی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر کپڑا لپٹا ہوا تھا۔ جس کو قمیص کے نیچے لے جا کر غسل دے رہے تھے۔ رواہ السنن للبیھقی

مرض الموت میں جبرئیل علیہ السلام کی تیمارداری

۱۸۷۸۸۔۔۔۔۔حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس داخل ہوا آپ اس وقت مریض تھے۔ آپ کا سر ایک ایسے آدمی کی گود میں رکھا ہوا تھا کہ اس سے زیادہ میں نے کوئی حسین نہیں دیکھا۔ نبی ﷺ سو رہے تھے۔ میں داخل ہوا تو میں نے پوچھا: کیا میں قریب آجاؤں؟ اس آدمی نے کہا: قریب ہو جاؤ اپنے چچا کے بیٹے کے تم مجھ سے زیادہ حقدار ہو۔ پس میں دونوں کے قریب ہوا، وہ آدمی اٹھ کھڑا ہوا اور میں اس کی جگہ بیٹھ گیا۔ میں نے بھی نبی کریم ﷺ کا سر اپنی گود میں رکھ لیا جس طرح پہلے آدمی کی گود میں تھا۔ تھوڑی دیر گذری تھی کہ آپ بیدار ہو گئے۔ آپ نے پوچھا وہ شخص کہاں ہے جس کی گود میں میرا سر رکھا تھا؟ میں نے عرض کیا کہ جب میں اندر داخل ہوا تو اس نے مجھے بلا لیا اور کہا کہ اپنے چچازاد کے قریب آجاؤ تم اس کے مجھ سے زیادہ حقدار ہو۔ لہٰذا وہ اٹھے اور میں بیٹھ گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جانتے ہو وہ آدمی کون تھا؟ میں نے عرض کیا: نہیں۔ آپ پر میرے ماں باپ فدا ہوں۔ فرمایا: وہ جبرئیل علیہ السلام تھے۔ وہ مجھ سے بات چیت کر رہے تھے جس کی وجہ سے درد میں تخفیف ہوئی۔ اور میں سو گیا اور میرا سر اس کی گود میں رکھا رہ گیا۔ ابو عمر الزاھد فی فوائدہ

کلام:۔۔۔۔۔اس روایت میں محمد بن عبیداللہ بن ابی رافع ضعیف راوی ہے۔

۱۸۷۸۹۔۔۔۔۔جابر بن عبداللہ سے مروی ہے کہ حضرت کعب احبار رحمۃ اللہ علیہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں (مدینہ) تشریف لائے۔ ہم لوگ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس ہی بیٹھے تھے۔ کعب رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا: یا امیر المؤمنین! نبی اکرم ﷺ نے آخری کلام کیا کیا تھا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: علی سے سوال کرو۔ پوچھا: علی کہاں ہیں؟ فرمایا: وہ ادھر رہے ان سے سوال کرو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے آپ ﷺ کو اپنے سینے کے ساتھ ٹیک لگایا آپ نے اپنا سر میرے کندھے پر رکھ دیا اور فرمایا: الصلوٰۃ! الصلوٰۃ! (نماز کی پابندی کرو، نماز کی پابندی کرو) حضرت کعب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہی انبیاء کا عہد رہا ہے، اسی کا ان کو حکم دیا گیا ہے اور اسی پر ان کو اٹھایا جائے گا۔ حضرت کعب احبار رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا: آپ ﷺ کو غسل کس نے دیا ہے؟ یا امیر المؤمنین! فرمایا: علی سے سوال کرو۔ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں آپ ﷺ کو غسل دے رہا تھا۔ عباس رضی اللہ عنہ بیٹھے تھے۔ اسامہ اور شقران میرے پاس پانی لے کر آ جا رہے تھے۔ رواہ ابن سعد

کلام:۔۔۔۔۔اس روایت کی سند ضعیف ہے۔

۱۸۷۹۰۔۔۔۔۔حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے مرض میں ارشاد فرمایا: میرے بھائی کو میرے پاس بلاؤ۔ (حضرت علی رضی اللہ عنہ) کو بلایا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: قریب ہو جاؤ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں قریب ہو گیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے میرے سینے کے ساتھ ٹیک لگائی اور مجھ سے بات کرتے رہے حتیٰ کہ نبی ﷺ کا لعاب مبارک مجھ پر گر رہا تھا۔ پھر رسول اللہ ﷺ پر نزول شروع ہو گیا۔ آپ ﷺ میری گود میں انتہائی ثقیل بوجھل ہو گئے حتیٰ کہ میں چیخ پڑا: یا عباس! آؤ۔ میں مر رہا ہوں۔ پس عباس رضی اللہ عنہ آئے۔ دونوں نے انتہائی محنت کر کے آپ کو لٹا دیا۔ رواہ ابن سعد

کلام:۔۔۔۔۔اس روایت کی سند ضعیف ہے۔

وفات کی کیفیت

۱۸۷۹۱ ... ابوغطفان سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ آپ نے رسول اللہ ﷺ کو وفات کے وقت دیکھا کہ کس کی گود میں آپ کا سر تھا؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضور ﷺ کی وفات ہوئی تو آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سینے کے ساتھ ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ میں نے کہا کہ عروۃ رحمۃ اللہ علیہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ کی وفات میرے سینے اور حلق کے درمیان (ٹیک لگائے ہوئے) ہوئی تھی۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم عقل رکھتے ہو۔ اللہ کی قسم! حضور ﷺ کی وفات ہوئی تو آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سینے کے ساتھ ٹیک لگا رکھی تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ اور میرے بھائی فضل بن عباس نے آپ ﷺ کو غسل دیا تھا۔ میرے والد نے (غسل کی جگہ آنے سے) انکار کر دیا تھا اور فرمایا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو حکم دیا تھا کہ ہم پردہ رکھیں۔ لہٰذا وہ پردے کے اس طرف بیٹھے تھے۔ رواہ ابن سعد

کلام: ...... اس روایت کی سند ضعیف ہے۔

۱۸۷۹۲ ... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ بدھ کے دن رات کے وقت سن گیارہ ہجری ماہ صفر کی آخری رات کو بیمار ہوئے اور بارہ ربیع الاول پیر کے روز وفات پائی اور منگل کے روز مدفون ہوئے۔ رواہ بن سعد

۱۸۷۹۳ ... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو تین سحولی کپڑے کی چادروں میں کفن دیا گیا جن میں قمیص تھی اور نہ عمامہ۔ رواہ ابن سعد

۱۸۷۹۴ ... عبداللہ بن محمد بن عبداللہ بن عمر بن علی بن ابی طالب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے اور وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضور ﷺ کو چارپائی پر لٹایا گیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

یہ تمہارے امام ہیں زندگی میں بھی اور مرنے کے بعد بھی (لہٰذا کوئی آپ کی نماز پڑھانے کی جرأت نہیں کرے گا) پس پھر لوگ گروہ گروہ آتے تھے اور صف بہ صف کھڑے ہو کر نماز پڑھتے تھے۔ ان کا کوئی امام نہ تھا۔ خود ہی تکبیریں کہتے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے روبرو کھڑے تھے اور کہہ رہے تھے:

السلام علیک ایها النبی ورحمة الله وبرکاته، اللهم انا نشهد ان قد بلغ ما انزل الیه، ونصح لامته، وجاهد فی سبیل الله حتی اعز الله دینه، وتمت کلمته، اللهم فاجعلنا ممن یتبع ما انزل الیه وثبتنا بعده واجمع بیننا وبینه.

اے نبی! آپ پر سلامتی ہو، اللہ کی رحمت ہو اور اس کی برکتیں ہوں۔ اے اللہ! ہم شہادت دیتے ہیں کہ بے شک آپ ﷺ نے حق تبلیغ ادا کر دیا، امت کے لیے پوری خیر خواہی برت لی۔ اللہ کی راہ میں اس قدر جہاد کیا کہ اللہ نے اپنے دین کو غالب کر دیا، اللہ کا کلمہ مکمل ہو گیا۔ اے اللہ! ہمیں ان لوگوں میں سے کر دے جو آپ پر نازل شدہ کی پیروی کرنے والے ہیں اور ہمیں آپ کے بعد ثابت قدمی نصیب فرما۔ ہمیں آپ کے ساتھ جمع فرما۔

اس طرح حضرت علی رضی اللہ عنہ دعا فرما رہے تھے اور لوگ آمین آمین کہہ رہے تھے۔ حتیٰ کہ پہلے لوگوں نے نماز پڑھی، پھر عورتوں نے اور پھر بچوں نے۔ رواہ ابن سعد

۱۸۷۹۵ ... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ کو انہوں نے، عباس، عقیل بن ابی طالب، اوس بن خولی اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہم کے ساتھ مل کر غسل دیا تھا۔ رواہ ابن سعد

۱۸۷۹۶ ... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بوجھل ہو گئے تو فرمایا: اے علی! میرے پاس کوئی تختہ لاؤ جس میں میں

کچھ لکھ دوں تا کہ میری امت میرے بعد گمراہ نہ ہو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے ڈر ہوا کہ کہیں مجھ سے پہلے آپ کی جان نہ نکل جائے۔ اس لیے میں نے عرض کیا: میں بازو پر لکھتا جاتا ہوں۔ اور آپ ﷺ کا سر میرے بازو اور کہنی کے درمیان تھا۔ پس آپ ﷺ وصیت کرتے جاتے تھے آپ نے نماز، زکوۃ اور غلاموں کے ساتھ خیر خواہی کی وصیت کی پھر آپ کی سانسیں اٹکنے لگیں اور آپ نے **اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وان محمدًا عبدہ ورسولہ** پڑھا پھر سانس اٹکی اور آپ نے فرمایا جس نے اس کلمے کی شہادت دی اس پر جہنم کی آگ حرام کردی گئی۔

رواہ ابن سعد

۱۸۷۹۷..... عبداللہ بن الحارث سے مروی ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ کی وفات ہوگئی تو (قریب بیٹھے) حضرت علی رضی اللہ عنہ اٹھ کھڑے ہوئے اور دروازہ پر تیز دستک ہوئی اور عباس بنو عبدالمطلب کے ساتھ تشریف لائے اور دروازے کے پاس کھڑے ہوگئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمارہے تھے: میرے (ماں) باپ آپ پر فدا ہوں، آپ نے کس قدر اچھی زندگی بسر کی اور کس قدر اچھی موت پائی۔ راوی کہتے ہیں: اس وقت بہت اچھی ہوا چلی پہلے کسی نے ایسی ہوا نہ محسوس کی ہوگی۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا: چھوڑ و عورتوں کو رونے دو تم حضور کی تیاری کرو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: فضل کو میرے پاس بھیج دو۔ انصار کہنے لگے: تم کو اللہ کا واسطہ! رسول اللہ ﷺ کے بارے میں ہمارے بھی کچھ حصہ کا خیال کرو۔ چنانچہ انہوں نے بھی اپنا ایک آدمی جس کو اوس بن خولی کہا جاتا تھا جو (بھرا ہوا) مٹکا ایک ہاتھ میں اٹھالیتا تھا، کو اندر بھیج دیا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو غسل دیا۔ قمیص کے نیچے سے ہاتھ ڈال کر غسل دیتے رہے۔ فضل آپ پر کپڑا تانے کھڑے رہے اور انصاری پانی ڈھوتا رہا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر کپڑا بھی لپٹا ہوا تھا۔ اس کپڑے کے ساتھ آپ ﷺ کے قمیص کے نیچے ہاتھ ڈالتے تھے۔ (اس طرح غسل دیا گیا)۔ رواہ ابن سعد

۱۸۷۹۸..... عبدالواحد بن ابی عون سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا جس مرض میں انتقال ہوا اسی مرض کی حالت میں آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرمایا: اے علی! جب میں مرجاؤں تو مجھے تم خود غسل دینا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے تو کبھی کسی میت کو غسل دیا ہی نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہاری مدد کی جائے گی۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر میں نے آپ کو غسل دیا۔ میں جس عضو کو بھی پکڑتا وہ گویا میرا حکم مانتا تھا۔ جبکہ فضل نے آپ کی کمر پکڑی ہوئی تھی اور وہ کہہ رہے تھے۔ اے علی! جلدی! جلدی! جلدی! میری کمر ٹوٹی جارہی ہے۔ رواہ ابن سعد

نبی ﷺ کو کفنانے کا بیان

۱۸۷۹۹..... (مسند علی رضی اللہ عنہ) عفان بن مسلم، حماد بن سلمہ، عبداللہ بن محمد بن عقیل، محمد بن علی بن الحنفیۃ عن ابیہ کی سند کے ساتھ مروی ہے علی بن الحنفیہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کو سات کپڑوں میں کفن دیا گیا۔ رواہ ابن سعد

کلام:...... یہ سند صحیح ہے۔

۱۸۸۰۰..... حضرت عروہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: نبی ﷺ کی وفات ہوئی تو آپ کو تین یمنی کپڑوں میں کفن دیا گیا۔ دوسرے الفاظ یہ منقول ہیں: سفید سوت سے بنی ہوئی چادر میں کفن دیا گیا، جس میں قمیص تھی اور نہ عمامہ۔ حضرت عروہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: آپ ﷺ کا ایک جوڑا تھا جو نبی ﷺ کے کفن کے لیے ہی خریدا گیا تھا۔ لیکن پھر اس کو چھوڑ دیا گیا۔ بلکہ دوسرے تین سفید سوتی کپڑوں میں کفن دیا گیا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: پھر عبداللہ بن ابی بکر نے وہ جوڑا لے لیا اور کہا کہ میں اس کو اپنے پاس رکھتا ہوں تا کہ مجھے اس میں کفن دیا جائے۔ لیکن پھر خود ہی ان کو خیال آیا اور کہنے لگے کہ اگر اس کپڑے میں کوئی خیر ہوتی تو اللہ پاک اپنے نبی کو اس میں ضرور کفناتے۔ لہٰذا انہوں نے وہ بیچ دیا اور اس کی قیمت راہ خدا میں صدقہ کردی۔ رواہ ابن سعد

۱۸۸۰۱ ... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو تین سفید یمنی کپڑوں (چادروں) میں کفن دیا گیا۔ رواہ ابن سعد

۱۸۸۰۲ ابو اسحاق سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں بنی عبدالمطلب کی مجلس میں گیا۔ میں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کو کس چیز میں کفن دیا گیا تھا؟ انہوں نے کہا: تین کپڑوں میں کفن دیا گیا تھا جن میں قبا تھی اور نہ قمیص اور نہ عمامہ۔ رواہ بن سعد

۱۸۸۰۳ ... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو ایک سرخ چادر اور دو سفید کپڑوں میں کفن دیا گیا تھا۔ رواہ بن سعد

۱۸۸۰۴ ... ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو تین کپڑوں میں کفن دیا گیا تھا جن میں ایک یمنی چادر بھی تھی۔ رواہ ابن سعد

۱۸۸۰۵ ..... شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو تین موٹے یمنی کپڑوں میں کفن دیا گیا ازار، رداء اور لفافہ۔ رواہ ابن سعد

۱۸۸۰۶ ... ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو ایک سرخ نجرانی حلے (جوڑے) اور قمیص میں کفن دیا گیا۔ رواہ ابن سعد

۱۸۸۰۷ ... حضرت حسن سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو ایک یمنی جوڑے اور ایک قمیص میں کفن دیا گیا۔ رواہ ابن سعد

۱۸۸۰۸ ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو ایک یمنی جوڑے اور ایک قمیص میں کفن دیا گیا تھا۔ رواہ بن سعد

۱۸۸۰۹ ایوب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ابو قلابہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: کیا تم کو اس بات پر تعجب نہیں ہوتا کہ رسول اللہ ﷺ کے کفن میں لوگوں کا کس قدر اختلاف ہے۔ رواہ بن اسعد

قبر مبارک میں اتارنے والے

۱۸۸۱۰ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ، عباس، عقیل ابن ابی طالب، اسامہ بن زید اور اوس بن خولی نبی کریم ﷺ کی قبر میں اترے تھے اور انہی حضرات نے آپ ﷺ کے کفن کا کام سنبھالا تھا۔ رواہ ابن سعد

۱۸۸۱۱ ... عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے مروی ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کی قبر میں اپنی انگوٹھی گرادی تھی۔ جب قبر میں آپ ﷺ کو اتارنے والے حضرات پہلے نکل چکے تھے۔ حضرت مغیرہ نے یہ کام اس لیے کیا تھا تا کہ ان کو قبر میں اترنے کا موقع مل جائے۔ لہٰذا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کو فرمایا: تم نے انگوٹھی قبر میں اس لیے گرائی ہے تا کہ تم بھی اترو اور کہا جائے کہ مغیرہ بھی حضور ﷺ کی قبر میں اترا ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم ہرگز قبر میں نہیں اترو گے۔ اور ان کو روک دیا۔ رواہ ابن سعد

۱۸۸۱۲ عبداللہ بن محمد بن علی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے (مغیرہ رضی اللہ عنہ کو) فرمایا: نہ تو لوگ یہ بیان کریں گے کہ تم قبر میں اترے ہو اور نہ ہی یہ بیان کریں گے کہ تمہاری انگوٹھی نبی کی قبر میں ہے۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ خود اترے اور آپ انگوٹھی گرنے کی جگہ دیکھ چکے تھے لہٰذا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وہ انگوٹھی اٹھائی اور مغیرہ رضی اللہ عنہ کو دے دی۔ رواہ ابن سعد

۱۸۸۱۳ عن جعفر بن محمد عن ابیہ عن جدہ کی سند سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ کو غسل دیا۔ عباس رضی اللہ عنہ پانی ڈالتے جاتے تھے۔ اسامہ اور شقران رضی اللہ عنہما دروازے کی حفاظت پر مامور تھے۔ جب غسل دینے سے فارغ ہوئے تو حضرت عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: رنج کا مقام ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کو مٹی میں ڈالیں۔ لہٰذا میں آپ کے لیے ایک صندوق تیار کراتا ہوں اور اس (میں آپ کو لٹا کر) صندوق کو اپنے گھر کے کونے میں رکھ لوں گا۔ پس جب مجھے رنج وغم ہوگا تو میں آپ کو دیکھ لیا کروں گا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہما کو فرمایا: اے چچا جان! کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو اپنی اولاد کو دفن کرتے نہیں دیکھا؟ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

منها خلقنا کم وفیها نعید کم ومنها نخرجکم تارة اخری.

اسی (زمین) سے ہم نے تم کو پیدا کیا ہے اور اسی میں ہم تم کو لوٹائیں گے اور اسی سے ہم تم کو دوبارہ نکالیں گے۔

پھر یہ آیت تلاوت فرمائی:

الم نجعل الارض کفاتا احیاء و امواتا.

کیا ہم نے زمین کو زندوں اور مردوں (سب) کے لیے کفایت کرنے والی نہیں کردیا۔

ابھی لوگ اسی طرح کی باتوں میں مصروف تھے کہ گھر کے کونے سے ایک غیبی آواز آئی:

السلام علیکم اے گھر والو! کل نفس ذائقۃ الموت و انما یوفون اجرھم بغیر حساب.

ہر جی کو موت کا مزہ چکھنا ہے اور لوگوں کو ان کا اجر بغیر حساب کے پورا پورا دیا جائے گا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو فرمایا: اے رسول اللہ کے چچا! آپ کیا خیال کرتے ہیں کہ اللہ نے اپنے نبی کے ساتھ ان کی زبان پر کیا کیا وعدے کیے ہیں؟ پھر حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے علی! میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: انبیاء کی قبریں انہی کے (مرنے کے) بستروں کی جگہ ہوتی ہیں۔

پھر لوگوں نے آپ کو دو قمیصوں میں کفن دیا ایک قمیص دوسری سے کچھ باریک تھی۔ اور آپ پر حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے ایک صف میں کھڑے ہو کر نماز پڑھی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے آپ پر پانچ تکبیریں ادا فرمائیں۔ اور آپ کو دفن کیا۔

ابن معروف وفیہ عبدالصمد

۱۸۸۱۴..... عبداللہ بن حارث سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ پر کپڑا لپیٹ رکھا تھا اور اس کو حضور ﷺ کی قمیص اور جسم کے درمیان پھیرتے تھے۔ المروزی فی الجنائز

۱۸۸۱۵..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہجرت کے موقع مکہ سے مدینہ تک کے سفر میں حضور ﷺ ایک سواری پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو پیچھے بٹھائے ہوئے تھے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ملک شام آنا جانا تھا اس لیے وہ پہچانے جاتے تھے جبکہ نبی ﷺ کا تعارف نہ تھا۔ اس لیے لوگ راستے میں ملتے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے پوچھتے تھے کہ تمہارے آگے بیٹھا ہوا یہ غلام کون ہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہ میرے رہنما ہیں جو مجھے سیدھا راستہ بتاتے ہیں۔ جب یہ دونوں حضرات مدینہ کے قریب پہنچ گئے تو حرہ مقام پر اتر گئے اور انصار کو پیغام بھیج دیا۔ انصار مدینہ آ گئے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس دن میں بھی آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوا تھا۔ اس دن سے اچھا اور روشن چمکدار دن میں نے کوئی نہیں دیکھا جس دن ہمارے پاس تشریف لائے تھے۔ اور میں اس دن بھی آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوا جس دن آپ کا انتقال ہوا، اس دن سے زیادہ برا اور تاریک دن میں نے کوئی نہیں دیکھا جس دن آپ کی وفات ہوئی تھی۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۸۸۱۶..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مدینہ میں دو آدمی قبریں بنانے والے تھے۔ ایک لحدی قبر بناتا تھا اور دوسرا سیدھی قبر بناتا تھا۔ پس رسول اللہ ﷺ کے لیے لحدی (بغلی) قبر بنوائی گئی۔ ابن جریر

۱۸۸۱۷..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو سات کپڑوں میں کفن دیا گیا تھا۔

ابن ابی شیبہ، مسند احمد، ابن سعد، ابن الجوزی فی الواهیات، الـ ن لسعید بن منصور

کلام:..... ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو موضوع میں شمار فرمایا ہے۔

۱۸۸۱۸..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے جب موت کی تکلیف پائی تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ہائے باپ کا غم اور تکلیف، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آج کے بعد تمہارے باپ پر کوئی تکلیف نہ ہوگی۔ تمہارے باپ کو جو تکلیف پیش آئی ہے اس سے اللہ پاک کسی کو چھٹکارا نہیں دیں گے۔ دوسرے الفاظ یہ ہیں:

اس تکلیف سے کوئی نجات نہیں پا سکتا لیکن قیامت کے دن اس کا بدلہ دے دیا جائے گا۔ مسند ابی یعلی، ابن خزیمة، ابن عساکر

۱۸۸۱۹..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ مریض ہوئے اور کافی بوجھل ہو گئے تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کو اپنے سینے سے لگایا اور فرمایا: ہائے باپ کے غم کا غم! ہائے بابا جان اپنے رب کے کس قدر قریب ہو گئے ہیں۔ ہائے بابا جان جبرئیل علیہ السلام سے ملنے والے ہیں! ہائے بابا جان جنات الفردوس میں ٹھکانہ بنانے والے ہیں! ہائے بابا جان کو ان کے رب نے بلایا اور

انہوں نے رب کی پکار پر لبیک کہا۔ پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے انس رضی اللہ عنہ کو فرمایا: اے انس! تمہارے دل کیسے گوارا کریں گے کہ تم اپنے نبی ﷺ پر مٹی ڈالو گے۔ مسند ابی یعلی، ابن عساکر

۱۸۸۲۰ ..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب رسول اکرم ﷺ کافی بیمار ہو گئے تو تکلیف کی شدت سے کبھی ایک ٹانگ اکٹھی کر لیتے اور دوسری کھول دیتے اور کبھی ایک کھولتے اور دوسری اکٹھی کر لیتے (اس طرح آپ کی تکلیف کی شدت کا احساس ہوتا تھا) اسی طرح کبھی ایک مٹھی کھولتے دوسری بند کرتے اور کبھی دوسری کھولتے اور پہلی بند کر لیتے۔ تب فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ہائے بابا کی تکلیف! رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے بیٹی آج کے بعد تمہارے باپ پر کوئی تکلیف نہ ہوگی۔ پھر جب آپ کی روح پرواز کر گئی تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بولیں ہائے بابا کو رب نے بلا لیا اور بابا نے لبیک کہا۔ ہائے بابا جبرئیل کے پاس چلے گئے۔ ہائے بابا اپنے رب کے کس قدر قریب پہنچ گئے۔ ہائے بابا! جنت الفردوس آپ کا ٹھکانہ بن گیا۔

رسول اللہ ﷺ کا آخری دیدار

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب ہم نے آپ کو دفن کر لیا تو فاطمہ رضی اللہ عنہا مجھے بولیں: اے انس! تمہارے دلوں نے کیسے گوارا کر لیا کہ تم اپنے ہاتھوں سے رسول اللہ ﷺ پر مٹی ڈالو۔ مسند ابی یعلی، ابن عساکر

۱۸۸۲۱ ..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے آخری نظر جو رسول اللہ ﷺ پر ڈالی وہ بروز پیر کو تھی جب لوگ ابوبکر کے پیچھے (نماز پڑھ رہے) تھے۔ اور حضور ﷺ نے پردہ اٹھایا تھا۔ تب میں نے آپ کو دیکھا تو گویا آپ کا چہرہ کتاب کا ورق ہے لوگوں نے حرکت میں آنے کا ارادہ کیا تو آپ ﷺ نے اشارہ کیا کہ اپنی جگہ جمے رہو۔ پھر آپ نے پردہ گرا دیا۔ اسی دن کے آخر میں آپ ﷺ نے وفات پائی۔ مسند احمد، مسلم

۱۸۸۲۲ ..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ اپنے مرض الوفات میں مبتلا ہوئے تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے آکر آپ کو نماز کی اطلاع دی۔ حضور ﷺ نے فرمایا: اے بلال! تم نے پیغام دے دیا۔ جو چاہے نماز پڑھ لے اور جو چاہے چھوڑ دے۔ (یعنی تم مجھے چلنے پر مجبور نہ کرو) حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! پھر لوگوں کو نماز کون پڑھائے گا؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابوبکر کو کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا دیں۔ جب ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز کے لیے آگے بڑھے تو رسول اللہ ﷺ کے آگے سے پردہ اٹھا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم نے آپ کے چہرے کی طرف دیکھا تو گویا وہ ایک سفید ورق تھا آپ پر سیاہ قمیص پڑی ہوئی تھی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سمجھے شاید آپ نکلنا چاہتے ہیں لہٰذا وہ پیچھے ہٹنے لگے تو رسول اللہ ﷺ نے اشارہ فرمایا کہ اپنی جگہ رہ کر نماز پڑھاؤ۔ پس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی۔ پھر ہم نے رسول اللہ ﷺ کو دوبارہ نہیں دیکھا حتیٰ کہ آپ کا انتقال ہو گیا۔ مسند ابی یعلی، ابن عساکر

۱۸۸۲۳ ..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ تین دن تک ہماری طرف نکل کر تشریف نہ لائے۔ نماز قائم ہوتی رہی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ لوگوں کو نماز پڑھاتے رہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے پردہ اٹھایا تو اس وقت ہم نے اس سے اچھا کوئی نظارہ نہیں دیکھا جب رسول اللہ ﷺ کا چہرہ ہم پر کھلا۔ پھر نبی کریم ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اشارہ فرمایا کہ کھڑے رہیں خود پردہ گرا دیا۔ اس کے بعد آپ ﷺ کی زیارت نصیب نہ ہوئی حتیٰ کہ آپ وفات پا گئے۔ مسند ابی یعلی، ابن خزیمة

۱۸۸۲۴ ..... حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں یمن میں دو آدمیوں سے ملا ایک ذی الکلاع تھا دوسرا ذی عمرو تھا۔ میں ان دونوں کو رسول اللہ ﷺ کی خبر دینے لگا۔ دونوں نے کہا: اگر تم سچ بیانی سے کام لے رہے ہو تو پھر تمہارا یہ صاحب (یعنی رسول اللہ ﷺ) گذر چکا ہے۔ اور اس کو تین دن ہو گئے ہیں۔ حضرت جریر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں اور یہ دونوں حضرات چل پڑے اور مدینے کے راستے پر ہو لیے۔ پھر ہمیں مدینہ سے ایک قافلہ آتا دکھائی دیا۔ ہم نے ان سے خبر چار لی۔ انہوں نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات ہو چکی ہے، ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنا دیئے گئے ہیں۔ لوگ آپ پر رضامند ہیں۔ تب ان دونوں نے مجھے کہا: اپنے صاحب (یعنی ابوبکر رضی اللہ عنہ) کو خبر دینا کہ ہم آئے تھے اور شاید ہم دوبارہ

بھی آ ئیں ان شاء اللہ۔ پھر وہ دونوں یمن لوٹ گئے۔

حضرت جریر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ان دونوں (عجیب لوگوں) کے بارے میں خبر دی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر تم دونوں کو لے کر کیوں نہیں آئے؟ حضرت جریر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پھر بعد میں ذی عمر ملا اس نے مجھے کہا: اے جریر! تمہاری میرے دل میں عزت ہے۔ میں تم کو ایک بات بتاتا ہوں وہ یہ کہ تم عرب کے لوگ ہمیشہ بھلائی اور عافیت میں رہو گے جب تک ایک امیر کے جانے کے بعد دوسرے امیر کو بناتے رہو گے۔ لیکن جب تلوار کے ساتھ امارت لی جانے لگے گی تو یہ لوگ امیر کی بجائے بادشاہ بن بیٹھیں گے بادشاہوں کی طرح غضب ناک ہوں گے اور انہی کی طرح راضی ہوں گے (اور یہ برا زمانہ ہوگا)۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۸۸۲۵.....المطلب بن عبداللہ بن حنطب سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات سے تین یوم قبل حضرت جبرئیل علیہ السلام آپ کے پاس تشریف لائے۔ اور فرمایا: اے محمد! اللہ عزوجل نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے تا کہ آپ کی عزت ظاہر ہو، آپ کی فضیلت پتہ چلے اور آپ کی خصوصیت معلوم ہو، اللہ پاک آپ سے زیادہ جاننے کے باوجود آپ سے پوچھتا ہے کہ آپ کی طبیعت کیسی ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا: اے جبرئیل میں مغموم ہوں۔ اے جبرئیل! میں تکلیف میں ہوں۔ جب تیسرا دن ہوا تو حضرت جبرئیل علیہ السلام، ملک الموت اور ایک تیسرا فرشتہ بھی ہوا میں اترا جس کا نام اسماعیل تھا وہ ستر ہزار فرشتوں پر نگران تھا اور ان ستر ہزار فرشتوں میں سے ہر فرشتہ دوسرے ستر ہزار فرشتوں پر سردار تھا۔ یہ سب فرشتے حضور ﷺ کے استقبال کے لیے حاضر ہوئے تھے۔ (اور سب ہوا میں موجود تھے۔ اندر صرف جبرئیل علیہ السلام داخل ہوئے تھے) حضرت جبرئیل علیہ السلام ان سب پر نگران تھے۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا: اے محمد! اللہ نے مجھے آپ کے پاس آپ کی عزت، فضیلت اور خصوصیت کے لیے بھیجا ہے، اللہ پاک آپ سے زیادہ جاننے کے باوجود آپ سے پوچھتا ہے کہ آپ اپنے آپ کو کیسا محسوس فرما رہے ہیں (آپ کی طبیعت کیسی ہے؟) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے جبرئیل! میں اپنے آپ کو مغموم پاتا ہوں، اے جبرئیل! میں اپنے آپ کو تکلیف میں پاتا ہوں۔ پھر ملک الموت نے دروازے پر آ کر اجازت مانگی۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا: اے محمد! یہ ملک الموت ہیں آپ سے اندر آنے کی اجازت چاہتے ہیں۔ انہوں نے پہلے کسی آدمی سے اجازت مانگی اور نہ آئندہ مانگیں گے۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان کو اجازت دے دو۔

حضرت جبرئیل علیہ السلام نے ان کو اندر آنے کی اجازت دی۔ حضرت ملک الموت اندر تشریف لائے اور حضور ﷺ کے سامنے بیٹھ گئے اور عرض کیا: اے محمد! اللہ نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے اگر آپ مجھے اپنی روح قبض کرنے کا حکم فرمائیں گے تو میں قبض کرلوں گا اور اگر آپ اس کو ناپسند کریں تو میں چھوڑ دوں گا۔ حضور ﷺ نے فرمایا: اے ملک الموت کیا تم (میرے حکم پر) عمل کرو گے؟ انہوں نے عرض کیا: ضرور اور مجھے اسی کا حکم ملا ہے کہ آپ جو بھی مجھے حکم فرمائیں میں اس پر عمل کروں پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آپ ﷺ کو فرمایا: اللہ پاک آپ کی ملاقات کے خواہش مند ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے ملک الموت کو فرمایا: تم کو جو حکم ملا ہے کر گزرو۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا: یہ میرا زمین پر آخری مرتبہ آنا ہے۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ کی روح پرواز کر گئی اور (چیخ و پکار کی شکل میں) تعزیت آنا شروع ہوئی تو ایک غیبی شخص آیا جس کی آہٹ محسوس ہو رہی تھی لیکن اس کا وجود معلوم نہیں ہو رہا تھا۔ اس نے کہا: **السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ** ہر جی کو موت کا مزہ چکھنا ہے۔ اللہ پاک ہر مصیبت پر صبر دینے والا ہے، وہ ہر ہلاک ہونے والے کا جانشین دینے والا ہے۔ ہر فوت شدہ کا تدارک کرنے والا ہے۔ اللہ ہی پر بھروسہ رکھو، اسی سے امید رکھو۔ مصیبت زدہ وہ ہے جو ثواب سے محروم ہو۔ پس تم پر سلام ہو اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں۔ الکبیر للطبرانی عن علی بن الحسین

کلام:......اس روایت کی سند میں عبداللہ بن میمون القداح ایک راوی ہے جس کو ابوحاتم وغیرہ نے متروک (ناقابل اعتبار) قرار دیا ہے۔ مجمع الزوائد ۹/۳۵

۱۸۸۲۶......ابواسحاق سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے بڑے بڑے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے جن میں ابن نوفل بھی تھے پوچھا: کہ رسول اللہ ﷺ کو کس چیز میں کفن دیا گیا تھا؟ انہوں نے بتایا: ایک سرخ جوڑے میں، جس میں قمیص نہیں تھی۔ اور آپ کی قبر میں لوگوں نے ایک

چادر کا ٹکڑا بچھا دیا تھا۔ الکبیر للطبرانی

آخری وقت میں لب مبارک پر دعا

۱۸۸۲۷۔۔۔۔۔عباس بن عبدالمطلب سے مروی ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کی وفات کے وقت آپ کے پاس موجود تھا۔ سکرۃ الموت (موت کی کیفیت) آپ پر طویل ہوتی جارہی تھی پھر میں نے آپ ﷺ کو پست آواز میں پڑھتے ہوئے سنا:

مع الذین انعم اللہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین وحسن اولئک رفیقاً۔

(اے اللہ! مجھے وفات دے کر شامل کردے) ان لوگوں کے ساتھ جن پر اللہ نے انعام فرمایا ہے: انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین میں سے اور یہ لوگ بہت اچھے رفیق ہیں۔

پھر آپ پر بے ہوشی طاری ہوجاتی پھر افاقہ ہوتا تو یہی پڑھتے پھر (ایک مرتبہ) آپ نے فرمایا:

میں تم کو نماز کی وصیت کرتا ہوں، میں تم کو وصیت کرتا ہوں اپنے مملوکوں کے ساتھ خیر خواہی کی۔

اس کے بعد آپ کی روح قبض ہوگئی۔ رواہ ابن عساکر

۱۸۸۲۸۔۔۔۔۔ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ کی قبر میں اترنے والے لوگ فضل، قثم، شقران غلام رسول اللہ ﷺ اور اوس بن خولی رضی اللہ عنہم تھے۔ رواہ ابونعیم

۱۸۸۲۹۔۔۔۔۔ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس نکل کر تشریف لائے۔ ہم لوگ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے۔ حضور ﷺ نے اپنے سر پر پٹی باندھی ہوئی تھی اسی مرض کی وجہ سے جس میں آپ کی وفات ہوئی۔ پھر آپ منبر پر تشریف لائے۔ ہم آپ کے قریب اکٹھے ہوگئے۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ قیامت کے دن میں حوض پر کھڑا ہوا ملوں گا۔ پھر فرمایا: ایک بندے پر دنیا اور اس کی زیب وزینت پیش کی گئی تھی لیکن اس نے آخرت کو پسند کرلیا ہے۔ اس بات کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سوا کوئی نہ سمجھ سکا، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی آنکھیں ڈبڈبا گئیں اور وہ رو پڑے، انہوں نے عرض کیا: آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں آپ کے بدلے ہمارے ماں باپ، ہماری جانیں اور ہمارے اموال حاضر ہیں۔

پھر حضور ﷺ نیچے اتر کر تشریف لے گئے اس کے بعد اس منبر پر قیامت تک نہیں کھڑے ہوئے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۸۸۳۰۔۔۔۔۔ابی ذویب ہذلی سے مروی ہے میں مدینہ آیا تو اہل مدینہ میں چیخ وپکار کی آوازیں آرہی تھیں جیسے تمام حاجی مل کر احرام باندھ کر تسبیح پڑھ رہے ہوں میں نے کہا: کیا ہوا؟ لوگ کہنے لگے رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوگئی ہے۔ ابن مندۃ، ابن عساکر

۱۸۸۳۱۔۔۔۔۔ابوذویب ہذلی سے مروی ہے کہ ہمیں یہ خبر مل گئی تھی کہ رسول اللہ ﷺ بیمار ہیں۔ ابن عبدالبر فی الاستیعاب

۱۸۸۳۲۔۔۔۔۔حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے اپنے مرض الموت میں پیغام بھیج کر بلوایا۔ میں پہنچا تو آپ سوئے ہوئے تھے۔ میں آپ پر جھک گیا آپ نے اپنا ہاتھ اوپر اٹھا کر مجھے اپنے سے چمٹا لیا۔ مسند ابی یعلی

۱۸۸۳۳۔۔۔۔۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں مدینہ میں دو قبریں کھودنے والے تھے پس دونوں میں سے کسی ایک کا انتظار کیا گیا تو وہ شخص آگیا جو لحدی قبر کھودتا تھا۔ پس رسول اللہ ﷺ کے لیے لحدی قبر کھودی گئی۔ رواہ ابن جریر

۱۸۸۳۴۔۔۔۔۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جس رات حضور ﷺ فوت ہوئے ایسی کوئی رات مجھ پر کبھی نہیں گذری۔ حضور ﷺ (بار بار) پوچھ رہے تھے۔ اے عائشہ! کیا فجر طلوع ہوگئی ہے۔ میں کہتی رہی نہیں یا رسول اللہ حتیٰ کہ بلال نے صبح کی اذان دی اور پھر آئے اور عرض کیا: السلام علیک یارسول اللہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ' نماز کا وقت ہوگیا ہے اللہ آپ پر رحم کرے۔ پھر نبی کریم ﷺ نے پوچھا یہ کون

ہے؟ میں نے کہا بلال ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے والد (ابوبکر رضی اللہ عنہ) کو کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھادیں۔ ابو الشیخ فی الاذان

۱۸۸۳۵...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ان کلمات کے ساتھ (بیماری وغیرہ سے) تعوذ فرمایا کرتے تھے:

اذهب البأس رب الناس، واشف انت الشافي لاشفاء الا شفاء ك شفاء لا يغادر سقما.

اے لوگوں کے رب تکلیف کو ختم فرما، تو ہی شفا دینے والا ہے تیرے سوا کسی کی شفا نہیں، پس ایسی شفاء دے جو بیماری کو بالکل نہ چھوڑے۔

چنانچہ میں آپ ﷺ کا ہاتھ پکڑ کر یہ کلمات پڑھنے لگی تو آپ نے اپنا ہاتھ مجھ سے چھڑا لیا اور فرمایا:

اللهم الحقني بالرفيق الاعلى.

اے اللہ مجھے رفیق اعلیٰ (اچھے دوست) کے ساتھ ملادے (یعنی اپنا وصل عطا کر)۔

پس یہ آخری بات تھی جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی۔ ابن ابی شیبه، ابن جریر

۱۸۸۳۶...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ جانکنی کے عالم میں تھے۔ آپ کے پاس پیالہ رکھا تھا جس میں پانی تھا۔ آپ اس میں (بار بار) ہاتھ ڈبو کر اپنے چہرے پر مل رہے تھے اور یہ دعا کر رہے تھے:

اللهم اعني على سكرات الموت.

اے اللہ میری مدد فرما موت کی سختیوں پر۔ رواه ابن ابی شیبه

۱۸۸۳۷...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ بیمار ہو گئے تو یہ دعا فرمانے لگے:

اللهم اغفرلي والحقني بالرفيق الاعلى.

اے اللہ! میری مغفرت فرما اور مجھے اعلیٰ دوست کے ساتھ ملادے۔

یہ آخری بات تھی جو میں نے رسول اللہ ﷺ کے منہ سے سنی۔ رواه ابن ابی شیبه

۱۸۸۳۸...... عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے مروی ہے کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا۔ میں نے عرض کیا: مجھے رسول اللہ ﷺ کے مرض کے بارے میں بتایئے۔ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ہاں۔ رسول اللہ ﷺ مریض ہوئے، پھر بوجھل ہو گئے اور آپ پر بے ہوشی طاری ہو گئی پھر ہوش میں آئے تو فرمایا: لگن (ٹب) میں میرے لیے پانی بھر دو۔ ہم نے آپ کے حکم کی تعمیل ارشاد کی۔ آپ ﷺ نے غسل کیا پھر بڑی مشقت کے ساتھ اٹھنے لگے تو پھر بے ہوش ہو گئے۔ پھر ہوش میں آئے اور فرمایا: میرے لیے پانی بھر دو۔ ہم نے بھر دیا پھر آپ نے غسل فرمایا۔ پھر بڑی مشکل اور تکلیف کے ساتھ اٹھنے کی کوشش فرمائی اور پھر بے ہوش ہو گئے۔ پھر ہوش میں آ کر فرمایا: میرے لیے پانی بھر دو۔ ہم نے بھر دیا۔ آپ نے غسل فرمایا اور پھر اٹھنے کی کوشش میں بے ہوش ہو گئے۔ پھر ہوش میں آئے تو پوچھا: کیا میرے پیچھے سے لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے؟ ہم نے عرض کیا: نہیں یا رسول اللہ! وہ آپ ہی کا انتظار فرما رہے ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: لوگ سر ڈالے رسول اللہ ﷺ کی انتظار میں تھے کہ آپ آ کر ان کو عشاء کی نماز پڑھائیں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے ایک قاصد ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا کہ وہ نماز پڑھادیں۔ قاصد نے ان کو خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ آپ کو حکم دے رہے ہیں کہ آپ لوگوں کو نماز پڑھادیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فرمایا: اے عمر تم نماز پڑھادو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ زیادہ حقدار ہیں۔ کیونکہ پیغام آپ کو ملا ہے رسول اللہ ﷺ کی طرف سے۔ چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو عشاء کی نماز پڑھائی۔ پھر (اگلے روز) رسول اللہ ﷺ نے اپنے مرض میں کچھ تخفیف محسوس کی تو ظہر کی نماز پڑھانے کے لیے حضرت عباس اور ایک دوسرے آدمی کے درمیان ان کے سہارے کے ساتھ نکلے۔ ان دونوں کو آپ نے فرمایا: مجھے ابوبکر کی دائیں طرف بٹھادو۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کی آواز سنی تو (نماز ہی میں) پیچھے کو ہٹنے لگے۔ آپ ﷺ نے ان کو حکم دیا کہ اپنی جگہ ٹھہرے رہیں۔ چنانچہ دونوں حضرات نے آپ کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دائیں طرف بٹھادیا۔ پس ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی اقتداء کر رہے تھے اور آپ بیٹھے ہوئے ان کو نماز پڑھا رہے تھے جبکہ پیچھے لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اقتداء کر رہے تھے۔

راوی عبید اللہ کہتے ہیں یہ سن کر میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور عرض کیا:

مجھے جو عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا ہے میں آپ کو سناؤں؟ آپ نے سنانے کا حکم دیا تو میں نے ساری روایت ان کو سنائی آپ نے کسی بات پر انکار نہیں فرمایا سوائے اس کے کہ یہ پوچھا: عائشہ نے تم کو دوسرے شخص کے بارے میں بتایا وہ کون تھا؟ میں نے کہا نہیں۔ فرمایا وہ علی رضی اللہ عنہ تھے۔

رواه ابن ابی شیبة

۱۸۸۳۹ ... ابراہیم بن علی رافعی اپنے والد سے وہ اپنی دادی زینب بنت ابی رافع سے روایت کرتے ہیں: زینب فرماتی ہیں میں نے فاطمہ بنت رسول اللہ کو دیکھا آپ رضی اللہ عنہا اپنے دونوں فرزندوں حسن و حسین رضی اللہ عنہما کے ساتھ نبی کریم ﷺ کے پاس آپ کے مرض الموت میں تشریف لائیں۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ آپ کے دو بیٹے ہیں، آپ ان کو اپنا وارث مقرر کر دیجئے۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

حسن کے لیے تو میری ہیبت اور سرداری ہے اور حسین کے لیے میری جرأت اور بہادری اور سخاوت ہے۔ ابن مندة، ابن عساکر

کلام: ...... امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ابراہیم میں کلام ہے۔

۱۸۸۴۰ ... اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے مروی ہے پہلی مرتبہ آپ ﷺ میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں بیمار ہوئے۔ آپ کے مرض کی شدت ہوگئی اور آپ بے ہوش ہوگئے۔ آپ کی بیویوں نے آپ کے بارے میں مشورہ کیا اور آپ کو منہ میں دوا ٹپکا دی پھر آپ ہوش میں آ گئے۔ آپ نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ کیا ان عورتوں کا کام جو وہاں سے آئی ہیں (حبشہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے۔ ان میں اسماء بنت عمیس بھی تھیں) قریب موجود لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! ہم سمجھے تھے کہ آپ کو ذات الجنب (غونیہ) ہے۔ (اس لیے ہم نے دوا آپ کے منہ میں ٹپکا دی) حضور ﷺ نے فرمایا: یہ منہ میں ٹپکانے والی دوا، اللہ پاک مجھے اس کے ساتھ عذاب دینے والا نہیں ہے۔ لہٰذا (اس کی سزا میں) یہاں موجود سب لوگوں کو یہ دوا منہ میں ٹپکا کر پلائی جائے سوائے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے چچا عباس کے۔ پس سب کو وہ دوا پلائی گئی حتیٰ کہ میمونہ جو اس دن روزہ دار تھیں انہوں نے بھی پی رسول اللہ ﷺ کی عزیمت (وخوشی) میں۔ رواه ابن عساکر

جیش اسامہ رضی اللہ عنہ

۱۸۸۴۱ ... رسول اللہ ﷺ کے غلام ابو مویہبہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ حجۃ التمام (حجۃ الوداع) کے بعد مدینہ کی طرف واپس آئے۔ راستے میں آپ حلال ہوگئے۔ آپ ﷺ نے لوگوں کا ایک لشکر ترتیب دیا جن پر حضرت اسامہ بن زید کو امیر بنایا۔ اور ان کو حکم دیا کہ اردن شام کی چوٹیوں کی طرف آبل الزیت مقام پر پہنچیں۔ منافقوں نے اسامہ کے متعلق اعتراضات شروع کیے۔ نبی ﷺ نے ان کے اعتراضات مسترد کر دیئے اور فرمایا اسامہ اس منصب کے لیے بالکل موضوع ہے۔ اگر تم ان کے بارے میں اعتراض کرتے ہو تو پہلے ان کے والد کے بارے میں بھی کر چکے ہو اور وہ بھی اس منصب کے اہل تھے۔ پھر ہر طرف نبی ﷺ کے واپسی سفر اور آپ کی بیماری کی خبریں پھیل گئیں۔ پھر بنی اسد کے قبائل میں طلیحہ نے نبوت کا دعویٰ کر دیا اس وقت تک نبی ﷺ کو بیماری سے افاقہ ہو گیا تھا۔ پھر اس کے بعد حضور ﷺ محرم میں اس مرض میں مبتلا ہو گئے جس میں آخرکار آپ کی وفات ہوئی۔ سیف، ابن عساکر

۱۸۸۴۲ ... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے مرض الموت میں ارشاد فرمایا: مجھ پر سات مشکیزوں سے پانی ڈالو، جن کے منہ نہ کھلے ہوں (یعنی سالم بھرے ہوئے ہوں) شاید مجھے کچھ سکون آ جائے پھر میں لوگوں سے مل سکوں۔ چنانچہ میں نے آپ کو حفصہ رضی اللہ عنہا کے ایک پیتل کے لگن (ٹب) میں بٹھا دیا۔ اور آپ پر ان مشکیزوں سے پانی ڈالا۔ حتیٰ کہ آپ اشارہ کرنے لگے کہ بس تم نے کام کر دیا۔ پھر آپ ٹب سے نکل آئے۔ رواه عبدالرزاق

۱۸۸۴۳ ... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو مرض الموت میں دیکھا کہ آپ دو آدمیوں کے درمیان سہارا لیے چل رہے ہیں حتیٰ کہ آپ صف میں داخل ہوگئے۔ رواه ابن ابی شیبة

۱۸۸۴۴... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے مروی ہے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا جبکہ آپ میرے سینے کے ساتھ ٹیک لگائے ہوئے تھے، فرمایا:

اللهم اغفرلی وارحمنی والحقنی بالرفیق الاعلی.

اے اللہ! میری مغفرت فرما، مجھ پر رحم فرما اور مجھے رفیق اعلیٰ کے ساتھ ملا دے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۱۸۸۴۵...... طارق بن شہاب سے مروی ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ کی روح قبض ہوئی تو ام ایمن رونے لگیں ان کو کہا گیا: اے ام ایمن! تم کیوں روتی ہو؟ فرمایا: روتی ہوں اس بات پر کہ آسمان کی خبر ہم سے منقطع ہوگئی ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۱۸۸۴۶ حضرت سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو دفنانے اور پردہ کرنے میں تمام لوگوں میں صرف چار لوگوں نے کام انجام دیا: علی، عباس، فضل اور حضور ﷺ کے غلام صالح۔ پس ان لوگوں نے آپ کے لیے لحد تیار کی اور آپ کے اوپر لحد کو پکی اینٹوں سے پاٹ دیا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

جنازہ پڑھنے کی کیفیت

۱۸۸۴۷ حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوگئی تو آپ کو چار پائی پر لٹایا گیا۔ لوگ جماعت جماعت آپ کے پاس داخل ہو رہے تھے نماز پڑھتے اور نکل جاتے۔ امامت کا منصب کوئی نہ اٹھا رہا تھا۔ آپ پیر کے روز وفات فرما گئے اور منگل کے روز مدفون ہوئے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۱۸۸۴۸ شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی قبر میں داخل ہونے والے اور آپ کو غسل دینے والے حضرات علی، فضل اور اسامہ تھے۔

شعبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: مجھے مرحب نے یا ابن ابی مرحب نے بتایا کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف بھی ان کے ساتھ قبر میں داخل ہوئے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۱۸۸۴۹...... حضرت عروہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے خیبر کو حضور ﷺ کے ہاتھوں پر فتح فرما دیا اور ان میں بہت سوں کو قتل کر دیا تو زینب بنت الحارث یہودیہ نے جو مرحب یہودی کی بھتیجی تھی، نبی ﷺ کو ایک بھنی ہوئی بکری ہدیہ کی۔ اور اس میں زہر ملا دیا۔ اور جب اس کو خبر ملی کہ حضور ﷺ شانے اور دستیوں کا گوشت زیادہ پسند فرماتے ہیں تو اس نے ان اعضاء میں زہر خوب اچھی طرح ملا دیا۔ جب رسول اللہ ﷺ اور بنی سلمہ کے بشر بن البراء بن معرور دونوں تشریف لائے تو اس عورت نے وہ بکری ہدیہ میں پیش کی۔ حضور ﷺ نے شانے اور دستیوں کو نوچ کر کھایا۔ جبکہ بشر نے دوسری ہڈی سے گوشت نوچ کر کھایا۔ جب رسول اللہ ﷺ نے منہ میں موجود گوشت نگل لیا تو بشر نے بھی نگل لیا آپ ﷺ نے فرمایا بکری سے ہاتھ اٹھالو۔ بکری کا شانہ مجھے بتا رہا ہے کہ مجھے اس میں دھوکہ دیا گیا ہے۔ بشر نے عرض کیا: یا رسول اللہ! قسم اس ذات کی جس نے آپ کو عزت دی! میں نے وہ زہر اپنے لقمے میں محسوس کر لیا تھا لیکن مجھے تھوکنے سے یہ بات مانع ہوئی کہ آپ کے کھانے کو منغص (کرکرا) کردوں۔ جب آپ نے کھالی تو مجھے بھی آپ کی جان کے بعد اپنی جان کے ساتھ کوئی رغبت نہیں رہی۔ میری خواہش تھی کہ آپ اس کو نہ نگلتے۔ پھر بشر اپنی جگہ سے بھی نہ اٹھے تھے کہ ان کا رنگ سبز چادر کی طرح ہوگیا اور تکلیف نے ان کو دہرا کر دیا۔ اور ان کو جس طرح کیا جاتا ہو جاتے تھے۔ جبکہ رسول اللہ ﷺ ان کے بعد تین سال زندہ رہے اور پھر اس زہر کی تکلیف میں آپ کو مرض الموت لاحق ہوا جس میں آپ کی وفات ہوئی۔ الکبیر للطبرانی، ابن ابی شیبۃ

۱۸۸۵۰...... ابن جریج حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم کو خبر ملی ہے کہ جب نبی ﷺ کی وفات ہوگئی تو لوگ داخل ہوتے اور نماز پڑھ کر نکل جاتے تھے پھر یونہی دوسرے لوگ داخل ہوتے۔ ابن جریج فرماتے ہیں میں نے عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا: کیا لوگ نماز پڑھتے اور دعا کرتے تھے؟ فرمایا: نماز پڑھتے اور استغفار کرتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۱۸۸۵۱۔۔۔عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کی قبر میں ایک سفید بعلبک کی بنی ہوئی چادر بچھائی گئی۔رواہ ابن عساکر

۱۸۸۵۲۔۔۔(مراسیل عبدالرحمن بن القاسم) عبدالرحمن بن القاسم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں: جس روز نبی ﷺ کی وفات ہوئی اس روز صبح کی نماز حضور ﷺ نے مسجد میں ادا فرمائی تھی۔بعض لوگ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز پڑھ رہے تھے اور آپ ابوبکر کے پاؤں کے پاس بیٹھ گئے۔بعض لوگ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ آگے تھے۔لیکن اکثر لوگوں کا خیال کہتا ہے کہ ابوبکر آگے تھے۔پھر جب رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھ لی تو فرمایا: اے صفیہ بنت عبدالمطلب! اے رسول اللہ کی پھوپھی! اور اے فاطمہ بنت محمد! عمل کرتی رہنا، میں اللہ سے تم کو کوئی چھٹکارا نہیں دلا سکتا۔حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! آج میں آپ کو افاقہ مند (صحت مند) دیکھ رہا ہوں۔اور خارجہ کی بیٹی کا دن ہے۔(حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اہلیہ) چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کے پاس جانے کے لیے اجازت مانگی آپ نے اجازت دے دی۔یہ سخ میں رہتی تھی جو مدینہ سے ایک یا دو میل کے فاصلہ پر تھا۔رسول اللہ ﷺ بوجھل ہوگئے اور اس دن وفات پا گئے۔رواہ ابن جریر

۱۸۸۵۳۔۔۔عن معمر عن قتادہ کی سند سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کی جانب سے آپ کی وفات کے بعد چند چیزیں ادا فرمائی تھیں جو معمولی معمولی تھیں ایک اہم قرض پانچ سو درہم تھا۔

صاحب کتاب عبدالرزاق سے پوچھا گیا کہ کیا نبی ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو وصیت فرمائی تھی؟ عبدالرزاق نے فرمایا: ہاں اور اگر یہ وصیت نہ بھی فرمائی ہوتی تو تب بھی صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم فوراً یہ قرض ادا فرما دیتے۔عبدالرزاق فی الجامع

۱۸۸۵۴۔۔۔جعفر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب غسل دینے والوں نے غسل دینے کا ارادہ فرمایا تو آپ کے جسم پر قمیص تھی۔انہوں نے نکالنے کا ارادہ کیا تو گھر سے ایک (غیبی) آواز آئی کہ قمیص نہ نکالو۔مصنف ابن ابی شیبة

۱۸۸۵۵۔۔۔جعفر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ پر کسی نے امامت نہیں کرائی۔لوگ جماعت جماعت اندر جاتے، نماز پڑھ کر واپس لوٹ جاتے تھے۔مصنف ابن ابی شیبہ

غسل کی کیفیت

۱۸۸۵۶۔۔۔محمد بن علی سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کو قمیص میں غسل دیا گیا۔حضرت علی رضی اللہ عنہ نچلی جانب سے غسل دے رہے تھے، فضل آپ کی کمر تھامے ہوئے تھے۔حضرت عباس رضی اللہ عنہ پانی ڈال رہے تھے۔فضل رضی اللہ عنہ کہہ رہے تھے مجھے بچاؤ میری شہ رگ ٹوٹی جا رہی ہے۔مجھے اپنے اوپر کوئی شئی اترتی محسوس ہو رہی ہے۔فرمایا: حضور ﷺ کو سعد بن خیثمہ کے کنوئیں جو قباء میں تھا کے پانی سے غسل دیا گیا۔اسی کنوئیں کو بئر اریس کہا جاتا ہے۔مصنف ابن ابی شیبة

۱۸۸۵۷۔۔۔جعفر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ بوجھل ہوگئے تو پوچھنے لگے میں کل کو کہاں ہوں گا؟ لوگوں نے جواب دیا فلاں بیوی کے پاس۔پھر پوچھا پرسوں کہاں ہوں گا؟ لوگوں نے جواب دیا: فلاں بیوی کے پاس۔تب آپ ﷺ کی بیویوں نے جانا کہ آپ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی باری کے انتظار میں ہیں لہٰذا سب بیویوں نے عرض کیا: ہم سب نے اپنے دن اپنی بہن عائشہ رضی اللہ عنہا کو ہبہ کر دیئے۔مصنف ابن ابی شیبة

۱۸۸۵۸۔۔۔عباس بن عبدالمطلب سے مروی ہے کہ میں حضور ﷺ کے پاس داخل ہوا تو آپ کے پاس آپ کی بیویاں بیٹھی ہوئی تھیں۔ان کے ساتھ اسماء رضی اللہ عنہا بھی تھیں۔وہ ناک کی دوا کوٹ رہی تھیں (چھینک لانے والی دوا کے مثل) حضور ﷺ نے فرمایا: گھر میں کوئی نہ رہے جس نے بھی مجھے دیکھا ہے کہ مجھے یہ دوا دی جا رہی تھی۔(بے ہوشی کی حالت میں اور اس نے منع نہیں کیا) یہ دوا دی جائے سوائے عباس رضی اللہ عنہ کے۔میں نے قسم کھائی تھی کہ عباس کے سوا سب کو میری قسم پوری کرنی ہے۔رواہ ابن عساکر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرف صؔ (الصاد)

اس میں دو کتابیں ہیں۔

نماز......روزہ

کتاب الصلوٰۃ......از قسم الاقوال

اس میں نو ابواب ہیں۔

باب اول......نماز کی فضیلت اوراس کے وجوب کے بیان میں

اس میں دو فصلیں ہیں۔

پہلی فصل......نماز کے وجوب کے بیان میں

۱۸۸۵۹...... پہلی چیز جو اللہ تعالیٰ نے میری امت پرفرض فرمائی وہ پانچ نمازیں ہیں۔سب سے پہلی چیز جو ان کے اعمال میں سے اٹھائی جائے گی وہ پانچ نمازیں ہیں۔اورسب سے پہلی چیز جس کے بارے میں لوگوں سے باز پرس ہوگی وہ پانچ نمازیں ہیں۔جس شخص نے ان نمازوں میں کچھ نمازیں ضائع کی ہوں گی پروردگار فرمائیں گے!دیکھو میرے بندے کے پاس کچھ نفل نمازیں ہیں ان کے ساتھ اس کے فرضوں کو پورا کردو۔اور دیکھو میرے بندے کے رمضان کے روزوں کو،اگر ان میں سے کچھ روزے ضائع کیے ہیں تو دیکھو اس کے پاس نفلی روزے ہیں ان کے ساتھ تم اس کے فرض روزوں کا نقصان پورا کردو۔اور دیکھو میرے بندے کی زکوٰۃ کو،اگر اس میں سے کچھ ضائع کیا ہے تو دیکھو میرے بندے کے پاس نفلی صدقات ہیں ان کے ساتھ تم اس کے فرض صدقہ (زکوٰۃ) کی کمی کو پورا کردو۔پس یوں نفلی عبادات کے ساتھ اللہ کے فرائض کی کمی کو پورا کیا جائے گا۔یہ محض اللہ کی رحمت اوراس کے عدل کے طفیل ہوگا۔پھر اگر زائد کوئی عبادت بچ جائے گی تو اس زائد عبادت کو بندے کے میزان میں رکھ دیا جائے گا اوراس کو کہا جائے گا کہ خوشی خوشی جنت میں داخل ہوجا۔اگر (فرض میں کمی کے ساتھ) نفلی عبادات بھی نہیں ہیں تو زبانیہ (جہنم کے فرشتوں) کو حکم دیا جائے گا وہ اس کو ہاتھوں اورپیروں سے پکڑ کر جہنم میں پھینک دیں گے۔الحاکم فی الکنی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۸۸۶۰...... پانچ نمازیں اللہ عزوجل نے فرض فرمائی ہیں،جو اچھی طرح وضو کرے،ان نمازوں کو ان کے پورے وقت پر پڑھے، رکوع (وسجدے) کو خشوع خضوع سے پورا پورا ادا کرے اس کے لیے اللہ کا وعدہ ہے کہ اس کی مغفرت فرمائے گا۔اور جو ایسا نہیں کرے گا اس کے لیے اللہ کا کوئی وعدہ نہیں،اگر چاہے گا تو مغفرت فرمادے گا اوراگر چاہے گا تو عذاب دے گا۔ابوداؤد، السنن للبیھقی عن عبادۃ بن الصامت

۱۸۸۶۱...... پانچ نمازیں اللہ پاک نے بندوں پر فرض فرمادی ہیں۔جو ان کو لے کر آئے گا اوران کو ہلکا سمجھ کر ان میں سے کچھ کو نہ چھوڑا ہوگا تو اللہ کے

ہاں اس کے لیے جنت کا وعدہ ہے۔ اور جوان کو اس طرح نہیں لائے گا پس اللہ کے ہاں اس کے لیے کوئی وعدہ نہیں، اگر چاہے گا تو عذاب دے گا اور اگر چاہے گا تو جنت میں داخل کردے گا۔ مالك، مسند احمد، ابو داؤد، نسائی، ابن حبان، مستدرك الحاكم عن عبادة بن الصامت

۱۸۸۶۲...... یہ پانچ نمازیں ہیں، جس نے ان کی محافظت کی یہ اس کے لیے قیامت کے دن نور، برہان اور نجات کا سبب ہوں گی۔ جس نے ان کی محافظت نہیں کی اس کے لیے قیامت کے دن نور ہوگا اور نہ برہان ہوگی اور نہ نجات ہوگی اور قیامت کے دن وہ فرعون، قارون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔ ابن نصر عن ابن عمرو

۱۸۸۶۳...... نماز کی حفاظت کرو، اپنے مملوکوں کا خیال کرو، نماز کی حفاظت کرو اور اپنے مملوکوں کا خیال کرو۔ مسند احمد، نسائی، ابن ماجة، ابن حبان عن انس رضی اللہ عنه، مسند احمد، ابن ماجة عن ام سلمة رضی اللہ عنها، الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنه

فائدہ:...... یہ الفاظ حضور نبی کریم ﷺ نے اپنی جانکنی کے وقت ارشاد فرمائے تھے۔

۱۸۸۶۴ نماز کے بارے میں اللہ سے ڈرو، نماز کے بارے میں اللہ سے ڈرو، نماز کے بارے میں اللہ سے ڈرو، اپنے غلام باندیوں کے بارے میں اللہ سے ڈرو۔ دو کمزور (اور بے سہارا) کے بارے میں اللہ سے ڈرو، تنہا عورت اور یتیم بچہ۔

۱۸۸۶۵...... قیامت کے روز سب سے پہلے بندے سے جس چیز کا حساب لیا جائے گا وہ نماز ہے۔ اگر وہ درست نکلی تو تمام اعمال درست ہوں گے اور اگر وہ خراب نکلی تو تمام اعمال خراب جائیں گے۔ الاوسط للطبرانی، الضیاء عن انس رضی اللہ عنه

۱۸۸۶۶...... قیامت کے دن سب سے پہلی چیز جس کا بندے سے حساب کتاب لیا جائے گا وہ نماز ہے۔ اور سب سے پہلے لوگوں کے درمیان جس چیز کا فیصلہ کیا جائے گا وہ خون ہے۔ نسائی عن ابن مسعود رضی اللہ عنه

۱۸۸۶۷...... سب سے پہلی چیز جس کا قیامت کے دن بندے سے حساب لیا جائے گا وہ نماز ہے۔ اگر وہ کامل نکلی تو اس کے لیے نماز کامل لکھ دی جائے گی اور اگر وہ کامل نہ نکلی تو اللہ عزوجل اپنے ملائکہ سے فرمائیں گے: دیکھو میرے بندے کے پاس کچھ نفل (نمازیں) ہیں ان کے ساتھ اس کمی کو پورا کردو۔ پھر اسی طرح زکوۃ کا حساب ہوگا پھر دوسرے اعمال کا بھی اسی طرح حساب ہوگا۔

مسند احمد، نسائی، ابو داؤد، ابن ماجة، مستدرك الحاكم عن تمیم الداری

آدمی اور کفر کے درمیان فرق

۱۸۸۶۸...... آدمی اور اس کے کفر وشرک کے درمیان نماز چھوڑنے کا فرق ہے۔ مسلم، ترمذی، ابو داؤد، ابن ماجة عن جابر رضی اللہ عنه

۱۸۸۶۹...... ایمان اور کفر کے درمیان نماز چھوڑنے کا فرق ہے۔ ترمذی عن جابر رضی اللہ عنه

کلام:...... یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۸۷۰...... اسلام کا جھنڈا نماز ہے۔ جس نے اس کے لیے اپنے دل کو فارغ کرلیا اور اس کی حدود، وقت اور سنتوں کی رعایت کرتے ہوئے اس کی حفاظت کی وہ مؤمن ہے۔ التاریخ للخطیب، ابن النجار عن ابی سعید

۱۸۸۷۱...... وہ عہد جو ہمارے اور ان (کافروں) کے بیچ ہے وہ نماز ہے۔ جس نے اس کو چھوڑ دیا اس نے کفر کا ارتکاب کرلیا۔

مسند احمد، ترمذی، نسائی، ابن ماجة، ابن حبان، مستدرك الحاكم عن بریدة رضی اللہ عنه

۱۸۸۷۲...... اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: (اے محمد!) میں نے تیری امت پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں اور میں نے اپنے پاس یہ عہد کرلیا ہے کہ جو ان نمازوں کو ان کے وقت پر پڑھنے کی حفاظت کرے گا میں اس کو جنت میں داخل کردوں گا اور جس نے ان کی حفاظت نہیں کی اس کے لیے میرے پاس کوئی عہد نہیں ہے۔ ابن ماجة عن ابی قتادة رضی اللہ عنه

کلام:...... زوائد ابن ماجہ میں ہے کہ اس روایت کی سند میں ضبارہ اور دوید بن نافع کی وجہ سے نظر ہے۔

۱۸۸۷۳۔۔۔۔بندے اور شرک کے درمیان سوائے نماز چھوڑنے کے کوئی فرق نہیں، اگر بندے نے نماز چھوڑ دی تو ان نے شرک کرلیا۔
ابن ماجة عن انس رضی اللہ عنه

۱۸۸۷۴۔۔۔۔جس نے جان لیا کہ نماز حق اور واجب ہے (اور اس پر عمل بھی کیا) اس نے جنت واجب کرلی۔
مسند احمد، مستدرك الحاكم عن عثمان رضی اللہ عنه

۱۸۸۷۵۔۔۔۔جس نے نماز ترک کردی وہ اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اللہ اس پر غضب ناک ہوگا۔
الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنه

۱۸۸۷۶۔۔۔۔جس نے جان بوجھ کر نماز چھوڑ دی اس نے کھلا کفر کرلیا۔ الاوسط للطبرانی عن انس رضی اللہ عنه

۱۸۸۷۷۔۔۔۔بندے کے اعمال میں سے سب سے پہلی چیز، جس کا اس سے حساب کتاب لیا جائے گا وہ نماز ہے اگر وہ درست نکلی تو وہ کامیاب اور کامران ہوگا۔ اور اگر وہ خراب نکلی تو وہ ناکام ونامراد ہوگا۔ اگر اس کی فرض نمازوں میں کچھ کمی نکلی تو پروردگار سبحانہ وتعالیٰ فرمائیں گے: دیکھو! میرے بندے کے پاس کچھ نفل نمازیں بھی ہیں۔ پس ان کے ساتھ اس کے فرضوں کو پورا کیا جائے گا پھر تمام اعمال کا اسی طرح حساب کتاب ہوگا۔
ترمذی، نسائی، ابن ماجة عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

قیامت کے روز سب سے پہلے نماز کا سوال ہوگا

۱۸۸۷۸۔۔۔۔قیامت کے دن بندوں کے اعمال میں سب سے پہلی چیز جس کا ان سے حساب کتاب لیا جائے گا وہ نماز ہے۔ ہمارے پروردگار عزوجل اپنے ملائکہ سے فرمائیں گے حالانکہ وہ سب سے زیادہ جاننے والے ہیں: دیکھو! میرے بندے نے نماز پوری کی ہے یا نہیں؟ اگر پوری کی ہے تو اس کو پورا لکھ دو اور اگر اس میں کچھ کمی ہے تو دیکھو میرے بندے کے پاس نوافل ہیں؟ اگر اس کے پاس نفل نمازیں ہوں تو اس کے فرضوں کو نفلوں سے پورا کردو۔ پھر دوسرے اعمال بھی اسی طرح دیکھو۔
مسند احمد، ابوداؤد، نسائی، مستدرك الحاكم عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۱۸۸۷۹۔۔۔۔(نبی کریم ﷺ نے اسلام لانے والے افراد کو فرمایا:) اب اپنے گھر والوں (اور اپنی قوم) کے پاس جاؤ، ان میں رہو، ان کو بھی یہ احکام سکھاؤ، ان کا حکم دو اور نماز پڑھو جس طرح تم نے مجھے پڑھتے دیکھا ہے۔ جب نماز کا وقت آجائے تو تم میں سے ایک شخص اذان دے اور تم میں سے سب سے بڑا تمہاری امامت کرے۔ مسند احمد، بخاری، مسلم، مستدرك الحاكم عن مالك بن الحویرث

۱۸۸۸۰۔۔۔۔میرے پاس اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے جبریل (علیہ السلام) تشریف لائے اور فرمایا: اے محمد! اللہ عزوجل فرماتا ہے: میں نے آپ کی امت پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں، جس نے ان کو ان کے وضوء ان کے وقت، ان کے رکوع اور ان کے سجود کے ساتھ (اچھی طرح) پورا کیا تو ان نمازوں کا اس کے ساتھ عہد ہوگا کہ وہ اس کو جنت میں داخل کرائیں۔
اور جو شخص مجھ سے اس حال میں ملا کہ اس نے ان میں کمی کوتاہی کی اس کے لیے میرے پاس کوئی عہد نہ ہوگا، اگر میں چاہوں گا تو اس کو عذاب دوں گا اور اگر چاہوں گا تو رحم کردوں گا۔
الطیالسی، محمد بن نصر فی کتاب الصلاة، الکبیر للطبرانی، المختارة للضیاء عن عبادة بن الصامت

۱۸۸۸۱۔۔۔۔اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہر نماز کے وقت نداء دیتا ہے: اے بنی آدم! کھڑے ہوکر اس آگ کو نماز کے ساتھ بجھاؤ جس کو تم نے اپنی جانوں پر جلا رکھا ہے۔ الکبیر للطبرانی، الضیاء عن انس رضی اللہ عنه

۱۸۸۸۲۔۔۔۔اللہ تعالیٰ نے ہر دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض فرمائی ہیں۔ الاوسط للطبرانی عن عائشة رضی اللہ عنها

الاکمال

۱۸۸۸۳..... سب سے پہلی چیز جس کا بندے سے حساب لیا جائے گا وہ نماز ہے، اس کے بعد تمام اعمال کا حساب لیا جائے گا۔
الکبیر للطبرانی عن تمیم الداری

۱۸۸۸۴..... سب سے پہلے آدمی سے اس کی نماز کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ مصنف ابن ابی شیبة عن عبدالجلیل بن عطیة مرسلاً

۱۸۸۸۵..... قیامت کے دن بندے سے سب سے پہلے نماز کا حساب کتاب لیا جائے گا۔ اگر وہ پوری نکلی تو کامل نماز لکھ دی جائے گی۔ اگر پوری نہ نکلی تو اللہ عزوجل اپنے ملائکہ کو فرمائیں گے: دیکھو کیا میرے بندے کے پاس نفل نمازیں ہیں؟ ان کے ساتھ اس کے فرض کی کمی کو پورا کردو۔ پھر اسی طرح زکوٰۃ اور پھر تمام اعمال کا بھی اسی طرح حساب کتاب ہوگا۔
مسند احمد، ابوداؤد، ابن ماجه، الدارمی، ابن قانع، بخاری، مسلم، مستدرک الحاکم، السنن لسعید بن منصور عن تمیم الدارمی، مصنف ابن ابی شیبة، مسند احمد عن رجل عن الصحابة

۱۸۸۸۶..... سب سے پہلے بندے سے نماز کے بارے میں باز پرس ہوگی اس کی نماز دیکھی جائے گی اگر وہ درست نکلی تو وہ کامیاب ہوجائے گا اور اگر خراب نکلی تو وہ ناکام و نامراد ہوگا۔ الاوسط للطبرانی عن انس رضی اللہ عنه

۱۸۸۸۷..... قیامت کے دن سب سے پہلے بندے سے نماز کا حساب ہوگا اگر اس کی نماز پوری نکلی تو وہ کامیاب و کامران ہوگا اور اگر نماز خراب نکلی تو وہ ناکام و نامراد ہوگا۔ الاوسط للطبرانی عن انس رضی اللہ عنه

۱۸۸۸۸..... سب سے پہلے بندے سے اس کی نماز کی باز پرس ہوگی اگر وہ درست نکلی تو اس کے تمام اعمال درست ہوں گے اگر نماز خراب نکلی تو تمام اعمال خراب ہوں گے۔ پھر پروردگار فرمائے گا: دیکھو: میرے بندے کے پاس نوافل ہیں؟ اگر اس کے پاس نوافل ہیں تو ان کے ساتھ اس کے فرضوں کو پورا کردو۔ پھر دوسرے فرائض بھی اسی طرح اللہ کی رحمت اور مہربانی سے (پورے) کیے جائیں گے۔
ابن عساکر عن ابی هریرة رضی اللہ عنه وهو حسن

دوسری فصل..... نماز کی فضیلت کے بیان میں

۱۸۸۸۹..... نماز دین کا ستون ہے۔ شعب الایمان للبیهقی عن عمر رضی اللہ عنه

۱۸۸۹۰..... نماز دین (کے خیمہ) کی لکڑی ہے۔ ابونعیم الفضل بن دکین فی الصلوٰة عن عمر رضی اللہ عنه

۱۸۸۹۱..... نماز دین کا ستون ہے، جہاد عمل کی کوہان (بلندی) ہے اور زکوٰۃ اس (دین) کو ثابت رکھتا ہے۔ الفردوس عن علی رضی اللہ عنه

۱۸۸۹۲..... نماز میزان (ترازو) ہے۔ جس نے اس کو پورا کیا اس کی میزان بھر گئی۔ شعب الایمان للبیهقی عن ابن عباس رضی اللہ عنه

۱۸۸۹۳..... نماز شیطان کا منہ کالا کرتی ہے۔ صدقہ شیطان کی کمر توڑ دیتا ہے۔ اللہ کے لیے محبت رکھنا اور نیک عمل میں (ایک دوسرے سے) دوستی رکھنا شیطان کی جڑ اکھیڑ دیتا ہے، جب تم یہ اعمال کرلو گے تو شیطان تم سے اس قدر دور ہوجائے گا جس قدر مشرک مغرب سے دور ہے۔
مسند الفردوس الدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنه

۱۸۸۹۴..... پانچ فرض نمازیں جمعہ سے جمعہ تک اور رمضان سے رمضان تک درمیان کے گناہوں کے لیے کفارہ ہیں۔ جب کہ کبائر سے اجتناب کیا جائے۔ مسند احمد، مسلم، ترمذی عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۱۸۸۹۵..... پانچ فرض نمازیں درمیانی اوقات میں گناہوں کے لیے کفارہ ہیں جب تک کبائر سے اجتناب برتا جائے اور جمعہ سے جمعہ تک اور مزید تین ایام۔ حلیة الاولیاء عن انس رضی اللہ عنه

فائدہ:...... جمعہ پڑھنے کے بعد آئندہ جمعہ پڑھنا درمیان ایام کے گناہوں کے لیے کفارہ ہے اور مہینے میں تین روزے رکھنا پورے ماہ کے گناہوں کا کفارہ ہے۔

۱۸۸۹۶..... اللہ سے ڈرو، پنج وقتہ نمازیں پڑھو، مہینے بھر کے روزے رکھو، اپنے اموال کی زکوٰۃ ادا کرو اور اپنے حکام کی اطاعت کرو اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔ترمذی، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن ابی امامۃ

ترمذی حسن صحیح۔

۱۸۸۹۷..... تمام اعمال میں اللہ کو محبوب ترین عمل اپنے وقت پر نماز پڑھنا ہے۔ پھر والدین کے ساتھ نیکی کرنا پھر اللہ کی راہ میں جہاد کرنا ہے۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۸۸۹۸..... جب اللہ پاک کسی قوم کے ساتھ عذاب کا ارادہ کرتے ہیں تو اہل مساجد کی طرف دیکھ کر عذاب ہٹا دیتے ہیں۔

الکامل لابن عدی، الفردوس للدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۸۹۹..... جان لے! جب بھی تو اللہ کے لیے ایک سجدہ کرتا ہے تو اللہ پاک اس کے عوض تیرا ایک درجہ بلند فرما دیتے ہیں۔ اور ایک خطاء تجھ سے مٹا دیتے ہیں۔مسند احمد، ابویعلی، ابن حبان، الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۱۸۹۰۰..... سب سے افضل عمل نماز کو پہلے وقت میں پڑھنا ہے۔ابوداؤد، ترمذی، مستدرک الحاکم عن ام فروۃ

۱۸۹۰۱..... اعمال میں سب سے افضل اپنے وقت پر نماز پڑھنا ہے، والدین کے ساتھ نیکی برتنا اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنا ہے۔

التاریخ للخطیب عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۹۰۲..... افضل ترین عمل نماز اور مجالس ذکر کو لازم پکڑنا ہے۔ کوئی بندہ نماز پڑھ کر اپنی جگہ بیٹھا نہیں رہتا مگر ملائکہ اس پر رحمتیں بھیجتے رہتے ہیں حتیٰ کہ وہ بات چیت کرے یا اٹھ کھڑا ہو۔الطیالسی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۸۹۰۳..... سجدوں کی کثرت کرو۔ بے شک کوئی مسلمان ایک بھی سجدہ کرتا ہے تو اللہ پاک اس کے لیے جنت میں ایک درجہ بلند فرما دیتا ہے اور اس کی ایک خطا معاف فرما دیتا ہے۔ابن سعد، مسند احمد عن ابی فاطمۃ

۱۸۹۰۴ ..... اللہ تعالیٰ جب آسمان سے زمین والوں پر کوئی عذاب نازل کرتا ہے تو وہ عذاب مساجد آباد کرنے والوں سے پھیر دیتا ہے۔

ابن عساکر عن انس رضی اللہ عنہ

نماز کے وقت اللہ کی توجہ

۱۸۹۰۵..... بندہ جب کھڑا ہو کر نماز پڑھتا ہے تو اللہ پاک اس کی طرف خاص طور پر متوجہ ہوتے ہیں (اور اس وقت تک توجہ عنایت فرماتے ہیں) جب تک وہ نماز پوری نہ کرے یا نماز میں کوئی بری حرکت نہ کرے۔ابن ماجۃ عن حذیفۃ رضی اللہ عنہ

۱۸۹۰۶ ..... نماز، روزہ اور ذکر (اللہ) راہ خدا میں خرچ کرنے سے سات سو گنا زیادہ ثواب رکھتا ہے۔

ابوداؤد عن معاذ رضی اللہ عنہ بن انس رضی اللہ عنہ

کلام:..... اس روایت کی سند میں زبان بن فائد (محل کلام) ہے۔عون المعبود ۱۷۵/۷۔

۱۸۹۰۷ ..... نماز مؤمن کی قربانی ہے۔الکامل لابن عدی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۹۰۸ ..... بندہ جب نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو اس کے تمام گناہ اس کے سر اور کاندھے پر لا دیئے جاتے ہیں جب وہ رکوع یا سجدہ کرتا ہے تو وہ اس سے گر جاتے ہیں۔الکبیر للطبرانی، حلیۃ الاولیاء، السنن للبیہقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۸۹۰۹..... نماز پسندیدہ مشغلہ ہے۔بخاری، مسلم، ابوداؤد، ابن ماجۃ عن ابن مسعود

۱۸۹۱۰..... ہرنماز اپنے سے قبل کے گناہ ختم کردیتی ہے۔مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ

۱۸۹۱۱..... آگ ابن آدم کے ہر عضو کو کھا سکتی ہے سوائے سجدہ کے نشان کے۔اللہ نے آگ پر حرام کردیا ہے کہ وہ سجدے کے نشان کو کھائے۔

ابو داؤد، ابن ماجۃ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۸۹۱۲..... میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی ہے۔الکبیر للطبرانی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۹۱۳..... مجھے تمہاری دنیا میں سے (اپنی) عورتیں اور خوشبو محبوب ہیں اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔

مسند احمد، مستدرک الحاکم، نسائی، السنن للبیھقی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۹۱۴..... نماز کے بعد اس طرح دوسری نماز ادا کرنا کہ دونوں کے درمیان کوئی لغو عمل نہ کیا جائے علیین میں لکھا جاتا ہے۔

ابو داؤد عن ابی امامۃ

۱۸۹۱۵..... نماز مؤمن کا نور ہے۔القضاعی، ابن عساکر عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۹۱۶..... نماز بہترین موضوع ہے جو اس میں کثرت کرسکتا ہو وہ کرے۔الاوسط للطبرانی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۸۹۱۷..... نماز ہر متقی کی قربانی ہے۔القضاعی عن علی رضی اللہ عنہ

۱۸۹۱۸..... نماز زمین پر اللہ کی خدمت ہے۔جس نے نماز پڑھی اور ہاتھ بلند نہ کیے تو یہ نماز لولی لنگڑی ہے مجھے حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس طرح فرمایا ہے کہ ہر اشارہ کے بدلے ایک درجہ اور ایک نیکی ہے۔

الخطیب فی التاریخ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۸۹۱۹..... تو نماز کو لازم پکڑ لے، یہ جہاد سے افضل ہے اور معاصی چھوڑ دے یہ ہجرت سے افضل ہے۔

المحاملی فی امالیہ عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۹۲۰..... اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: میں نے نماز کو اپنے اور بندے کے درمیان آدھا آدھا تقسیم کرلیا ہے۔اور بندہ جو سوال کرتا ہے میں اس کو عطا کرتا ہوں۔جب بندہ کہتا ہے الحمدللّٰہ رب العالمین تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: بندے نے میری بڑائی بیان کی، بندہ جب کہتا ہے: الرحمن الرحیم بندے نے میری تعریف کی، بندہ جب کہتا ہے: مالک یوم الدین، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: بندے نے میری بزرگی بیان کی۔جب بندہ کہتا ہے: ایاک نعبد و ایاک نستعین تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: یہ میرے اور بندے کے درمیان (مشترک) ہے اور (آگے) بندہ جو سوال کرے گا وہ اس کے لیے ہے۔

مسند احمد، مسلم، نسائی، الکامل لابن عدی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۸۹۲۱..... مجھے جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا: آپ کو نماز محبوب کی گئی ہے پس جس قدر ہوسکے پڑھیں۔مسند احمد عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۸۹۲۲..... ہر قدم جو نمازی نماز کی طرف اٹھاتا ہے اس کے عوض ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور ایک برائی مٹائی جاتی ہے۔

مسند احمد عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۸۹۲۳..... نمازی کے لیے تین فضیلتیں ہیں۔نیکی آسمان کی لگام سے اس کے سر کی مانگ پر گرتی ہے۔ملائکہ اس کو قدموں سے لے کر آسمان تک ڈھانپ لیتے ہیں۔اور ایک منادی اس کو نداء دیتا ہے کہ اگر نمازی کو معلوم ہوجائے کہ کون میرے ساتھ سرگوشی کررہا ہے تو نماز سے نہ نکلے۔

محمد بن نصر فی الصلوۃ عن الحسن مرسلا

۱۸۹۲۴..... جب بندہ نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو نیکی اس کے سر پر نچھاور ہوتی ہے حتیٰ کہ وہ رکوع کرے جب رکوع کرتا ہے تو اللہ کی رحمت اس پر بلند ہوجاتی ہے حتیٰ کہ وہ سجدہ کرے۔جب وہ سجدہ کرتا ہے تو اللہ کے قدموں پر سجدہ کرتا ہے پس وہ سوال کرے اور (قبولیت کی) امید رکھے۔

السنن لسعید بن منصور عن عمار مرسلا

فجر اور عصر کی اہمیت

۱۸۹۲۵ ..... وہ شخص ہرگز آگ میں نہ داخل ہوگا جو طلوع شمس سے قبل اور غروب شمس سے قبل نماز پڑھے۔ (یعنی فجر اور عصر کی نماز)۔

(مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، نسائی عن ابن عمارۃ بن رؤیبۃ عن ابیہ

۱۸۹۲۶ ..... کوئی مسلمان ایسا نہیں ہے کہ اس کو فرض نماز کا وقت ہو جائے اور وہ اچھی طرح وضو کرے اور خشوع کے ساتھ کرے تو وہ اس کے لیے پچھلے گناہوں سے معافی کا سبب بن جاتا ہے جب تک کوئی کبیرہ گناہ نہ کرے اور یہ زندگی بھر کا سبب بنتا رہتا ہے۔ مسلم عن عثمان

۱۸۹۲۷ ..... جب بھی دو محافظ فرشتے کسی بندے کی دو نمازیں لے کر اللہ تعالیٰ کی طرف بلند ہوئے ہوتے ہیں اللہ پاک ان کو فرماتا ہے: میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے بندے کی دونوں نمازوں کے درمیان اس سے ہونے والے گناہ معاف کر دیئے ہیں۔

شعب الایمان للبیهقی عن انس رضی اللہ عنه

۱۸۹۲۸ ..... کوئی حالت بندے کی اللہ تعالیٰ کو اس سے زیادہ محبوب نہیں ہے کہ اللہ اپنے بندے کو سجدے میں دیکھے اور اس کا چہرہ مٹی میں آلود ہو رہا ہو۔ الاوسط للطبرانی عن حذیفة رضی اللہ عنه

۱۸۹۲۹ ..... ہر صبح و شام زمین کے حصے ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں: اے پڑوسن! کیا تیرے اوپر کسی نیک بندے کا گذر ہوا ہے جس نے تجھ پر نماز پڑھی ہو یا تجھ پر اللہ کا ذکر کیا ہو۔ اگر وہ ہاں کہتی ہے تو پوچھنے والی پڑوسن زمین اس کے لیے اپنے اوپر فضیلت و برتری محسوس کرتی ہے۔

الاوسط للطبرانی، حلیة الاولیاء عن انس رضی اللہ عنه

۱۸۹۳۰ ..... جو بندہ اللہ کے لیے سجدہ کرتا ہے اللہ پاک اس کے لیے ایک درجہ بلند فرما دیتا ہے اور ایک برائی مٹا دیتا ہے۔

مسند احمد، ترمذی، نسائی، ابن حبان عن ثوبان رضی اللہ عنه

۱۸۹۳۱ ..... پانچ وقتہ نمازوں کی مثال کسی کے دروازے پر میٹھے پانی کی جاری نہر جیسی ہے جو اس میں ہر روز پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو۔ وہ پانی اس کے جسم پر کوئی گندگی نہیں چھوڑتا۔ مسند احمد عن جابر رضی اللہ عنه

۱۸۹۳۲ ..... جنت کی چابی نماز ہے اور نماز کی چابی پاکی ہے۔ مسلم، مسند احمد، شعب الایمان للبیهقی عن جابر رضی اللہ عنه

۱۸۹۳۳ ..... بندہ جب تک نماز کی انتظار میں رہتا ہے وہ نماز میں ہوتا ہے۔ عبد بن حمید عن جابر رضی اللہ عنه

۱۸۹۳۴ ..... بندہ جب سجدہ کرتا ہے تو اس کے سجدے زمین کو پیشانی کے نیچے سے لے کر ساتویں زمین تک پاک کر دیتے ہیں۔

الاوسط عن عائشة رضی اللہ عنها

اللہ تعالیٰ کا قرب سجدہ میں

۱۸۹۳۵ ..... بندہ خدا سے قریب ترین سجدہ کی حالت میں ہوتا ہے۔ البزار عن ابن مسعود رضی اللہ عنه

۱۸۹۳۶ ..... نماز کی انتظار میں بیٹھا شخص نماز میں مشغول ہے۔ بندہ اسی وقت سے نمازیوں میں لکھ دیا جاتا ہے جب وہ نماز کے لیے گھر سے نکلتا ہے حتیٰ کہ واپس ہو۔ ابن حبان عن عقبة بن عامر رضی اللہ عنه

۱۸۹۳۷ ..... ہر شے کی پاکی و صفائی ہے۔ ایمان کی پاکی اور صفائی نماز ہے اور نماز کی پاکی اور صفائی تکبیر اولیٰ ہے۔

شعب الایمان للبیهقی عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۱۸۹۳۸ ..... یہ ممکن ہے کہ تم جہاد میں نہ جاؤ یا تمہارے پاس زکوٰۃ و عشر لینے والے سرکاری نمائندے نہ آئیں لیکن اس دین میں کوئی خیر نہیں ہے جس میں رکوع نہ ہو۔ مسند احمد، ابوداؤد عن عثمان بن ابی العاص

۱۸۹۳۹ ..... کوئی بندہ نہیں جو وضو کرے اور اچھی طرح کرے پھر نماز پڑھے مگر اللہ تعالیٰ اس نماز اور دوسری نماز کے دوران ہونے والے گناہ

معاف فرمادیتے ہیں۔نسائی، ابن حبان عن عثمان

۱۸۹۴۰۔۔۔ جو بندہ اللہ کے لیے ایک سجدہ کرتا ہے اللہ پاک اس کے لیے ایک نیکی لکھ دیتا ہے اور ایک برائی مٹا دیتا ہے اور ایک درجہ بلند فرمادیتا ہے۔لہٰذا سجدے کثرت کے ساتھ کرو۔الکبیر للطبرانی، الضیاء عن عبادۃ بن الصامت

۱۸۹۴۱۔۔۔ کوئی مسلمان ایسا نہیں جو اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعت نماز پڑھے اور دل اور چہرے کے ساتھ نماز میں حاضر رہے مگر اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔مسلم، ابو داؤد عن عقبۃ بن عامر

۱۸۹۴۲۔۔۔ تم میں سے کوئی ایسا شخص نہیں ہے جو اچھی طرح وضو کرے پھر کھڑا ہو کر دو رکعت نماز پڑھے۔اپنے دل اور چہرے کے ساتھ نماز میں پوری طرح حاضر رہے مگر اس کے لیے جنت واجب کردی جاتی ہے اور اس کی مغفرت کردی جاتی ہے۔

مسند احمد، ابو داؤد، ابن حبان عن عقبۃ بن عامر

۱۸۹۴۳۔۔۔ جس نے وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا پھر دو رکعت بغیر بھول چوک کے پڑھیں اللہ پاک اس کے پچھلے گناہ معاف فرمادیتا ہے۔

مسند احمد، ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن زید بن خالد الجھنی

۱۸۹۴۴۔۔۔ ملائکہ تم میں سے اس شخص کے لیے یہ دعا کرتے رہتے ہیں جو اپنی نماز کی جگہ میں بیٹھا رہتا ہے جب تک بے وضو نہ ہو جائے یا اٹھ کھڑا نہ ہو:

اللھم اغفرلہ اللھم ارحمہ

اے اللہ! اس کی مغفرت فرما اے اللہ اس پر رحم فرما۔مسند احمد، ابو داؤد، نسائی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۸۹۴۵۔۔۔ جب کوئی مصیبت آسمان سے اترتی ہے تو مساجد کو آباد کرنے والے سے ہٹا دی جاتی ہے۔

شعب الایمان للبیھقی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۹۴۶۔۔۔ اے بلال! نماز قائم کراو ہمیں اس کے ساتھ راحت پہنچا۔مسند احمد، ابو داؤد عن رجل

۱۸۹۴۷۔۔۔ رات اور دن کے ملائکہ تمہارے پاس آتے جاتے رہتے ہیں فجر اور عصر کی نماز میں جمع ہوتے ہیں۔جو رات گذارتے ہیں وہ (صبح کو) اوپر چڑھتے ہیں۔پروردگار ان سے زیادہ جاننے کے باوجود اس سے سوال کرتا ہے کہ تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا وہ کہتے ہیں جب ہم ان کو چھوڑ کر آرہے تھے تب وہ (فجر) کی نماز پڑھ رہے تھے اور جب ان کے پاس پہنچے تھے تو وہ (عصر کی) نماز پڑھ رہے تھے۔

بخاری، مسلم، نسائی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۸۹۴۸۔۔۔ تمہارا رب اس چرواہے پر فخر و تعجب کرتا ہے جو بکریوں کو چرواتا ہوا پہاڑ کی چوٹی پر جاتا ہے اور پھر وہاں اذان دیتا ہے اور نماز پڑھتا ہے۔تب اللہ عزوجل فرماتے ہیں: (اے فرشتو!) تم میرے اس بندے کو دیکھو یہ اذان دے کر نماز کے لیے کھڑا ہو گیا ہے یہ مجھ سے ڈرتا ہے۔پس میں نے اپنے بندے کو بخش دیا اور اس کو جنت میں داخل کردیا۔مسند احمد، ابو داؤد، نسائی عن عقبۃ بن عامر

۱۸۹۴۹۔۔۔ جس نے میرے اس وضو کی طرح وضو کیا۔پھر دو رکعت نماز پڑھی ان کے اندر اپنے آپ سے باتیں نہ کیں تو اس کے پچھلے سب گناہ (صغیرہ) معاف کردیئے جاتے ہیں۔مسند احمد، بخاری، مسلم، ابو داؤد، نسائی عن عثمان رضی اللہ عنہ

۱۸۹۵۰۔۔۔ جس نے (میرے) اس وضو کے مثل وضو کیا پھر مسجد میں آکر دو رکعت نماز پڑھی پھر بیٹھ گیا تو اس کے پچھلے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں اور (گناہ معاف ہونے کی وجہ سے) دھوکہ میں نہ پڑو۔بخاری، ابن ماجۃ عن عثمان رضی اللہ عنہ

۱۸۹۵۱۔۔۔ جس نے میرے اس وضو کی طرح وضو کیا پھر کھڑے ہو کر دو رکعت نماز ادا کی اور دل میں ادھر ادھر کے خیالات نہ لایا تو اس کے پچھلے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔معانی عن عثمان رضی اللہ عنہ

۱۸۹۵۲۔۔۔ جس نے اس طرح وضو کیا پھر مسجد کی طرف نکلا اور صرف نماز ہی کے لیے نکلا تو اس کے پچھلے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔

مسلم عن عثمان رضی اللہ عنہ

نماز میں گناہوں کا مٹنا

۱۸۹۵۳.....جس نے نماز کے لیے وضو کیا اور اچھی طرح کامل وضو کیا پھر فرض نماز کے لیے چل پڑا اور لوگوں کے ساتھ (باجماعت) نماز پڑھی تو اللہ پاک اس کے گناہ معاف کردیتے ہیں۔ مسند احمد، مسلم، ترمذی عن عثمان رضی اللہ عنہ

۱۸۹۵۴..... جب آدمی نماز کے لیے پاکیزگی اختیار کرتا ہے پھر نماز کے لیے مسجد جاتا ہے تو عمل لکھنے والا فرشتہ اس کے لیے ہر قدم کے بدلے دس نیکیاں لکھتا ہے اور بیٹھ کر نماز کا انتظار کرنے والا شخص فرمانبرداری کے ساتھ اللہ کے حضور کھڑا ہونے والا ہے نمازی جب گھر سے نکلتا ہے تو اس کو مصلین (نمازیوں) میں لکھ دیا جاتا ہے حتیٰ کہ (گھر) واپس آئے۔

مسند احمد، ابن حبان، مستدرك الحاكم، السنن للبیهقی عن عقبہ بن عامر

۱۸۹۵۵.....جب کوئی وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر نماز کے لیے نکلے وہ جب بھی دایاں قدم اٹھاتا ہے تو اللہ پاک اس کے لیے نیکی لکھتا ہے اور جب بھی بایاں قدم نیچے رکھتا ہے تو اللہ پاک اس کے لیے اس سے ایک برائی مٹا دیتا ہے۔ پس جو چاہے۔ (مسجد کے) قریب ہو جائے یا دور ہو جائے۔ پھر اگر وہ مسجد میں آکر جماعت کے ساتھ نماز پڑھتا ہے تو اس کی مغفرت کردی جاتی ہے اگر مسجد میں پہنچ کر معلوم ہو کہ کچھ نماز پڑھی جا چکی ہے اور کچھ باقی ہے تو باقی جماعت کے ساتھ پڑھ لے اور خود کی باقی بعد میں پوری کرلے۔ پھر اگر مسجد میں آئے اور نمازی نماز پڑھ چکے ہوں تو اپنی نماز پوری کرلے۔ ابو داؤد، السنن للبیهقی عن رجل عن الانصار

۱۸۹۵۶.....سب سے افضل عمل نماز کی اپنے وقت پر ادائیگی ہے۔ پھر والدین کے ساتھ نیکی اور پھر لوگوں کو سلام کرنا ہے۔

شعب الایمان للبیهقی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۸۹۵۷.....پنج وقتہ نمازیں گناہوں کو یوں مٹا دیتی ہیں جس طرح پانی میل کچیل کو مٹا دیتا ہے۔ محمد بن نصر عن عثمان

۱۸۹۵۸..... کوئی مسلمان طہارت حاصل کرتا ہے اور مکمل طہارت حاصل کرتا ہے جو اللہ پاک نے اس پر لکھ دی ہے پھر یہ پانچ نمازیں پڑھتا ہے تو یہ نمازیں درمیانی اوقات کے لیے کفارہ بن جاتی ہیں۔ ابن ماجۃ عن عثمان رضی اللہ عنہ

۱۸۹۵۹ جس نے وضو مکمل کیا جس طرح اللہ نے حکم دیا ہے تو فرض نمازیں درمیانی اوقات کے لیے کفارہ بن جاتی ہیں۔

مسلم، نسائی، ابن ماجۃ عن عثمان رضی اللہ عنہ

۱۸۹۶۰.....جس نے اپنے گھر میں طہارت حاصل کی پھر اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں گیا تا کہ اللہ کے فرائض میں سے ایک فرض کو ادا کرے تو اس کے قدموں میں سے ہر ایک قدم ایک خطاء کو معاف کرتا ہے اور دوسرا قدم درجہ بلند کرتا ہے۔ مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۸۹۶۱.....جو اپنے گھر سے طہارت حاصل کرکے فرض نماز کے لیے نکلا تو اس کا اجر احرام باندھنے والے حاجی کی طرح ہے۔ اور جو شخص چاشت کی نماز کے لیے نکلا اور اس کا مقصد صرف یہی تھا تو اس کا اجر عمرہ کرنے والے کی طرح ہے۔ اور نماز کے بعد نماز جبکہ دونوں کے درمیان کوئی لغو کام نہ ہو علیین میں لکھی جاتی ہے۔ ابو داؤد عن ابی امامۃ

کلام:.......علامہ منذری فرماتے ہیں اس حدیث کا ایک راوی قاسم ابو عبدالرحمٰن میں کچھ کلام ہے۔ عون المعبود ۲/۲۶۵۔

۱۸۹۶۲.....جس نے نماز پڑھی اور نماز کے انتظار میں بیٹھ گیا تو وہ مسلسل نماز میں رہے گا حتیٰ کہ وہ نماز آجائے جس کا انتظار ہے۔

نسائی، الضعفاء للعقیلی عبد اللہ بن سلام و ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۸۹۶۳.....کوئی بندہ وضو کرتا ہے اور اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر نماز پڑھتا ہے تو اس کے اس نماز اور آئندہ نماز کے درمیان کے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔ بخاری، مسلم عن عثمان رضی اللہ عنہ

۱۸۹۶۴.....بندہ مسلسل نماز میں رہتا ہے جب تک وہ مسجد میں بیٹھا نماز کا انتظار کرتا رہتا ہے جب تک بے وضو نہ ہو جائے۔

بخاری، مسلم، ابو داؤد، نسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۸۹۶۵......بندہ مستقل نماز میں رہتا ہے جب تک نماز اس کو روکے رکھتی ہے۔اس کو گھر واپس آنے سے صرف نماز ہی روکے رکھتی ہے۔

مسند احمد، مسلم، ابو داؤد عن ابی هريرة رضی الله عنه

۱۸۹۶۶......خوشخبری لو، یہ تمہارا رب ہے جس نے آسمان سے دروازہ کھول دیا ہے۔اور ملائکہ کے سامنے تم پر فخر کر رہا ہے کہ دیکھو میرے بندوں کو جو ایک فرض پورا کر کے دوسرے فرض کے منتظر ہیں۔مسند احمد، ابن ماجة عن ابن عمرو

نماز کے فضائل......از الاکمال

۱۸۹۶۷ ......بندہ جب نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو جنت کے دروازے اس کے لیے کھول دیئے جاتے ہیں اور پروردگار کے اور اس کے بیچ سے پردے اٹھ جاتے ہیں اور حور عین اس کا استقبال کرتی ہے جب تک کہ وہ ناک کی ریزش صاف نہ کرے یا کھانسے نہیں۔

الكبير للطبرانی عن ابی امامة

۱۸۹۶۸ ......بندۂ مؤمن جب نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو اس کے گناہ اس کے سر پر لا دیئے جاتے ہیں پس وہ اپنی نماز سے نہیں ہٹتا مگر وہ سب گناہ اس طرح جھڑ جاتے ہیں جس طرح کھجور کے خوشے دائیں بائیں گر جاتے ہیں۔

الكبير للطبرانی عن سلمان، الجامع لعبدالرزاق عن سلمان موقوفاً

کلام:......اس روایت کو علامہ ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ نے مجمع الزوائد ۱/۳۰۰ پر نقل فرمایا اور فرمایا کہ اس میں ابان بن ابی عیاش ایک راوی ہے جس کو شعبہ اور احمد وغیرہما نے ضعیف قرار دیا ہے۔

۱۸۹۶۹......مسلمان بندہ نماز پڑھتا ہے اور اس کے گناہ اس کے سر پر اکٹھے ہو جاتے ہیں جب بھی وہ سجدہ کرتا ہے تو وہ گناہ اس سے جھڑتے رہتے ہیں حتیٰ کہ جب وہ نماز سے فارغ ہوتا ہے تو اس سے اس کے گناہ گر چکے ہوتے ہیں۔

الكبير للطبرانی، شعب الايمان للبيهقی عن سلمان رضی الله عنه

کلام:......علامہ ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ نے مجمع میں ۱/۳۰۰ پر اس کو نقل فرمایا کہ اس میں اشعث بن اشعث سعدانی (متکلم فیہ) راوی ہے۔

۱۸۹۷۰......نماز ی بادشاہ کا دروازہ کھٹکھٹاتا ہے اور جو ہمیشہ اور مسلسل دروازہ کھٹکھٹاتا رہتا ہے بالآخر اس کے لیے دروازہ کھول دیا جاتا ہے۔

الديلمی عن عمر رضی الله عنه

۱۸۹۷۱......جس نے نماز پر محافظت کی نماز اس کے لیے قیامت کے دن نور اور برہان ہوگی۔اور اس کی نجات کا ذریعہ ہوگی۔اور جس نے نماز پر محافظت نہیں کی اس کے لیے کوئی نور ہوگا اور نہ برہان اور نہ کوئی نجات کا سبب۔اور وہ قیامت کے روز قارون، فرعون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔مسند احمد، الكبير للطبرانی، شعب الايمان للبيهقی عن ابن عمرو

۱۸۹۷۲......دین میں نماز کا مقام ایسا ہے جیسے بدن میں سر کا مقام۔الديلمی عن ابن عمر رضی الله عنه

۱۸۹۷۳......آدمی کی نماز اس کے دل میں نور پیدا کرتی ہے پس جو چاہے اپنے دل کو (زیادہ سے زیادہ) منور کر لے۔

الديلمی عن ابی هريرة رضی الله عنه

۱۸۹۷۴......اے ابوذر! مسلمان بندہ جب اللہ عزوجل کی رضا کے لیے نماز پڑھتا ہے تو اس کے گناہ اس سے یوں جھڑ جاتے ہیں جس طرح یہ پتے اس درخت سے گر رہے ہیں (خزاں کے موسم میں)۔مسند احمد، الرؤيانی، السنن لسعيد بن منصور عن ابی ذر رضی الله عنه

۱۸۹۷۵......مجھے تمہاری دنیا میں سے عورتیں اور خوشبو پسند ہیں اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی ہے۔

السنن للبيهقی عن انس رضی الله عنه

۱۸۹۷۶......زمین کے جس ٹکڑے پر نماز کے ساتھ ذکر کیا جاتا ہے وہ قطعۂ زمین اپنے گردوپیش کے زمینی حصوں پر فخر کرتا ہے اور اللہ کے ذکر

سے وہ حصہ زمین ساتویں زمین تک خوش ہوجاتا ہے۔الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۸۹۷۷.....نماز کے بعد اگلی نماز ادا کرنا جبکہ درمیان میں کوئی لغو کام نہ ہو علیین میں لکھا جاتا ہے۔

ابو داؤد، الکبیر للطبرانی، شعب الایمان للبیہقی عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۱۸۹۷۸.....کوئی مسلمان ایسا نہیں ہے جو وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر کھڑے ہو کر دو رکعت نماز ادا کرے اور اپنے دل اور چہرے کے ساتھ (ہمہ تن) نماز میں متوجہ رہے مگر اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔مسلم، ابو داؤد عن عقبۃ بن عامر

۱۸۹۷۹.....جس شخص نے میرے اس وضو کی طرح وضو کیا پھر کھڑا ہو کر دو رکعت نماز ادا کی اور اپنے دل کو کسی چیز میں مشغول نہیں کیا تو اس کے گذشتہ گناہ معاف ہو جائیں گے۔نسائی عن عثمان رضی اللہ عنہ

۱۸۹۸۰.....جو مسلمان وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر اس طرح نماز پڑھے کہ اس کو یاد رکھے اور سمجھ سمجھ کر پڑھے تو وہ ضرور جنت میں داخل ہو جائے گا۔الکبیر للطبرانی عن خریم بن فاتک

۱۸۹۸۱.....کوئی مسلمان ایسا نہیں جو وضو کرے اور اچھی طرح کامل وضو کرے، پھر نماز کے لیے کھڑا ہو اور سمجھ سمجھ کر نماز پڑھے تو وہ نماز سے اس حال میں لوٹے گا جیسے اس کی ماں نے آج اس کو جنم دیا ہے اور اس پر کوئی گناہ نہ رہے گا۔مستدرک الحاکم عن عقبۃ بن عامر

۱۸۹۸۲.....جس نے اس وضو کی طرح وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا پھر نماز کے لیے کھڑا ہو گیا اور رکوع سجدے بھی پورے پورے ادا کیے تو اس نماز اور اگلی نماز کے درمیان کے تمام گناہ معاف ہو جائیں گے جبکہ وہ کسی کبیرہ گناہ کا ارتکاب نہ کر بیٹھے۔

مسند احمد، شعب الایمان للبیہقی عن عثمان رضی اللہ عنہ

۱۸۹۸۳.....جس نے وضو کیا جس طرح وضو کا حکم ہے اور نماز پڑھی جس طرح نماز کا حکم ہے تو اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

مسند احمد، الدارمی، نسائی، ابن ماجۃ، الکبیر للطبرانی، ابن حبان، عبد بن حمید، السنن لسعید بن منصور عن ابی ایوب وعقبۃ بن عامر

۱۸۹۸۴.....جس نے وضو کیا جس طرح اس کو وضو کرنے کا حکم تھا اور نماز پڑھی جس طرح اس کو نماز پڑھنے کا حکم تھا وہ گناہوں سے اس دن کی طرح نکل جائے گا جس دن اس کو اس کی ماں نے جنم دیا تھا۔الکبیر للطبرانی عن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ

۱۸۹۸۵.....جس نے وضو کیا، اچھی طرح وضو کیا پھر چار رکعات نماز ادا کی اور ان میں بھول چوک کا شکار نہ ہوا اس کی مغفرت کر دی جائے گی۔

البزار عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۸۹۸۶.....جس نے وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا۔پھر کھڑے ہو کر دو رکعت یا چار رکعت فرض یا نفل پڑھی اور اس میں رکوع وسجود اچھی طرح ادا کیے پھر اللہ سے بخشش طلب کی تو ضرور اس کی بخشش کر دی جائے گی۔الکبیر للطبرانی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۱۸۹۸۷.....جس نے وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا پھر دو رکعت نماز پڑھی تو وہ گناہوں سے اس دن کی طرح نکل جائے گا جس دن اس کی ماں نے اس کو جنم دیا تھا۔الاوسط للطبرانی عن عقبۃ بن عامر رضی اللہ عنہ

۱۸۹۸۸.....جس نے اچھی طرح کامل وضو کیا پھر اپنی نماز کے لیے کھڑا ہو گیا تو وہ اپنے گناہوں سے اس دن کی طرح نکل جائے گا جس دن اس کی ماں نے اس کو جنا تھا۔الاوسط للطبرانی عن عقبۃ بن عامر

۱۸۹۸۹.....جس نے وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا پھر نماز کے لیے کھڑا ہو گیا، نماز میں بھول چوک کا شکار ہوا اور نہ لغو کام کا ارتکاب کیا تو یہ عمل اس کے پچھلے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا۔السنن لسعید بن منصور، مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن عقبۃ بن عامر

۱۸۹۹۰.....جس بندے نے وضو کیا اور اچھی طرح کامل وضو کیا پھر کھڑا ہوا اور نماز پڑھی تو اس کے اس نماز اور دوسری نماز کے دوران ہونے والے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔شعب الایمان للبیہقی عن عثمان رضی اللہ عنہ

۱۸۹۹۱.....جس بندے نے اچھی طرح وضو کیا حتیٰ کہ پانی اس کے چہرے پر سے ٹپکنے لگا پھر بازو دھوئے حتیٰ کہ پانی کہنیوں پر ٹپکنے لگا پھر پاؤں

دھوئے حتیٰ کہ پانی ایڑیوں پر ٹپکنے لگا پھر نماز پڑھی اور اچھی طرح نماز پڑھی تو اللہ پاک اس کے گذشتہ گناہوں کو معاف فرمادے گا۔

الکبیر للطبرانی عن ثعلبہ بن عمارۃ عن ابیہ

۱۸۹۹۲...... جب کوئی بندہ وضو کرتا ہے اور اچھی طرح وضو کرتا ہے، اپنے چہرے کو دھوتا ہے حتیٰ کہ پانی اس کی ٹھوڑی پر بہنے لگتا ہے، پھر بازو دھوتا ہے حتیٰ کہ پانی اس کی کہنیوں پر بہنے لگتا ہے پھر پاؤں دھوتا ہے حتیٰ کہ پانی اس کے ٹخنوں سے بہنے لگتا ہے۔ پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھتا ہے اور اچھی طرح نماز پڑھتا ہے تو اس کے گذشتہ سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔الکبیر للطبرانی عن عباد العبدی

۱۸۹۹۳...... جب تو کلی کرتا ہے تو منہ کے گناہ کلی کر دیتا ہے۔ جب تو اپنا چہرہ دھوتا ہے تو چہرے کے گناہ دھو دیتا ہے۔ جب تو ہاتھ دھوتا ہے تو ہاتھ اور ناخنوں کے اور پوروں کے گناہ دھو دیتا ہے۔ جب تو پاؤں دھوتا ہے تو پاؤں کے درمیان سے اس کے گناہ دھو دیتا ہے اور پھر جب تو نماز پڑھتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو یہ نماز تیرے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے اور اگر تو بیٹھ جاتا ہے تو تب بھی تیرا اجر واجب ہو جاتا ہے۔الکبیر للطبرانی عن عمرو بن عبسہ

وضو سے گناہوں کا معاف ہونا

۱۸۹۹۴...... وضو کرتے وقت جب تو اپنی ہتھیلیاں دھوتا ہے اور ان کو رگڑتا ہے تو تیری ہتھیلیوں کے گناہ تیرے ناخنوں اور تیرے پوروں سے نکل جاتے ہیں۔ جب تو کلی کرتا ہے اور ناک کے دونوں نتھنوں کو پانی چڑھاتا ہے اور صاف کرتا ہے، پھر چہرے کو دھوتا ہے اور ہاتھوں کو کہنیوں تک دھوتا ہے، پھر مسح کرتا ہے اور پیروں کو ٹخنوں تک دھوتا ہے تو درحقیقت اپنے تمام گناہوں کو دھو ڈالتا ہے۔ پھر جب تو اپنا چہرہ اللہ عزوجل کے آگے رکھ دیتا ہے تو اس دن کی طرح گناہوں سے بالکل صاف ستھرا ہو جاتا ہے جس دن تیری ماں نے تجھے جنم دیا تھا۔

نسائی، الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ عن عمرو بن عبسہ

۱۸۹۹۵...... بندہ جب وضو کرتا ہے اور اپنے ہاتھ دھوتا ہے تو اس کے (ہاتھوں کے) گناہ ہاتھوں سے نکل جاتے ہیں۔ جب کلی کرتا ہے اور ناک صاف کرتا ہے تو (ان کے) گناہ منہ سے نکل جاتے ہیں۔ جب چہرہ دھوتا ہے تو اس کے چہرے سے گناہ نکل جاتے ہیں۔ جب اپنے بازو دھوتا ہے اور سر پر مسح کرتا ہے تو اس کے گناہ اس کے پاؤں سے نکل جاتے ہیں۔ پھر جب وہ نماز کے لیے کھڑا ہو جاتا ہے اور اس کی توجہ، اس کا دل، اس کا چہرہ اور اس کی ساری جسم وجان اللہ کی طرف متوجہ ہو جاتی ہے تو وہ نماز پڑھ کر ایسے گناہوں سے نکل جاتا ہے جس طرح اس دن تھا جس دن اس کی ماں نے اس کو جنا تھا۔الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم عن عمرو بن عبسہ

کلام:...... الحاکم ۱/۱۳۰۔ وتعقبہ بالصحۃ الذہبی۔

۱۸۹۹۶...... بندہ جب وضو کرتا ہے اور اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر نماز پڑھتا ہے اور اچھی طرح نماز پڑھتا ہے تو اس کے گناہ یوں جھڑ جاتے ہیں جس طرح (موسم خزاں میں) اس درخت کے پتے جھڑتے ہیں۔الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ

۱۸۹۹۷...... کوئی مسلمان وضو کرتا ہے اور وضو کا پانی اعضائے وضو پر ڈالتا ہے تو اس کے گناہ اس کے کانوں سے، اس کی آنکھوں سے، اس کے ہاتھوں سے اور اس کے پاؤں سے نکل جاتے ہیں اور اس کی نماز زائد فضیلت رکھتی ہے۔الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ

۱۸۹۹۸...... جس نے وضو کیا پھر اپنی ہتھیلیوں کو تین تین بار دھویا تو اللہ پاک اس کی ہر اس خطاء کو نکال دیتا ہے جو اس نے زبان (اور ہونٹوں) سے کی ہوں۔ اور جس نے وضو کیا اور وضو کی جگہوں پر اچھی طرح پانی پہنچایا۔ پھر نماز کے لیے کھڑا ہو گیا ہمہ تن توجہ کے ساتھ تو وہ اپنے گناہوں سے اس دن کی طرح نکل جائے گا جس دن وہ پیدا ہوا تھا۔الخطیب فی المتفق والمفترق عن ابی امامۃ

۱۸۹۹۹...... جس نے وضو کیا پھر اپنے ہاتھ دھوئے تو اس کے ہاتھوں سے گناہ نکل جائیں گے جب کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا تو اس کے گناہ ناک سے نکل جائیں گے۔ جب چہرہ دھویا تو اس کے گناہ چہرے سے بھی نکل جائیں گے۔ جب سر پر مسح کیا تو اس کے سر سے گناہ نکل جائیں

گے جب پاؤں دھوئے تو پاؤں سے گناہ نکل جائیں گے پھر نماز کے لیے کھڑا ہوا تو وہ اس دن کی طرح پاک صاف ہوجائے گا جس دن اس کی ماں نے اس کو (اپنی کوکھ سے) جنم دیا تھا۔ اور اس کی نماز نفل ہوگی۔ محمد بن نصر فی الصلاۃ، الکبیر للطبرانی عن عمرو بن عبسه

۱۹۰۰۰..... جب مسلمان بندہ وضو کرتا ہے اور کامل وضو کرتا ہے پھر نماز شروع کردیتا ہے اور اچھی طرح نماز مکمل کرتا ہے تو وہ نماز پڑھ کر گناہوں سے ایسے نکلتا ہے جیسے اپنی ماں کے پیٹ سے نکلتے ہوئے گناہوں سے پاک تھا۔ ابن عساکر عن عثمان رضی اللہ عنه

۱۹۰۰۱..... کوئی بندہ نہیں جو وضو کرتا ہے اور اچھی طرح پاکی حاصل کرتا ہے پھر نماز کے لیے کھڑا ہوجاتا ہے، تو اس کی یہ نماز پہلے تمام گناہوں کے لیے کفارہ بن جاتی ہے۔ شعب الایمان للبیهقی عن عثمان رضی اللہ عنه

۱۹۰۰۲..... کوئی بندہ وضو کرتے ہوئے اچھی طرح (خشوع کے ساتھ) وضو کرتا ہے تو اس نماز اور دوسری نماز جو پڑھے گا دونوں کے درمیانی تمام گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔ مصنف ابن ابی شیبه، السنن للبیهقی عن عثمان رضی اللہ عنه

۱۹۰۰۳ سجدے کثرت کے ساتھ کرو کیونکہ کوئی بھی بندہ جب اللہ کے لیے ایک سجدہ کرتا ہے تو اللہ پاک اسے ایک درجہ (جنت میں) بلند کردیتا ہے۔ الکبیر للطبرانی عن ابی امامة رضی اللہ عنه

کثرت سجود کی ترغیب

۱۹۰۰۴..... میرے بعد سجدوں کی کثرت رکھنا کیونکہ کوئی بندہ اللہ کے لیے ایک سجدہ کرتا ہے تو اللہ پاک جنت میں اس کا ایک درجہ بلند کردیتا ہے اور اس کی ایک خطاء مٹا دیتا ہے۔ ابن سعد، مسند احمد، البغوی عن ابی فاطمة الازدی

۱۹۰۰۵..... بہرحال یونہی نہیں۔ بلکہ کثرت سجود کے ساتھ میری مدد کرنا۔

مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، ترمذی عن خادم النبی صلی اللہ علیه وسلم، البغوی عن ابی فراس اسلمی

۱۹۰۰۶..... تو اپنے نفس پر میری کثرت سجود کے ساتھ مدد کرنا۔ مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، ترمذی عن ربیعة بن کعب اسلمی

فائدہ:..... ربیعہ کہتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں رات بسر کرتا تھا۔ آپ کے لیے وضو کا پانی اور دوسری ضرورت کی چیزیں مہیا کرتا تھا۔ آپ ﷺ نے (ایک مرتبہ) مجھے فرمایا: سوال کرو۔ میں نے عرض کیا: (یارسول اللہ!) میں جنت میں آپ کا ساتھ مانگتا ہوں۔ حضور ﷺ نے فرمایا اور کچھ مانگو۔ میں نے عرض کیا: نہیں، بس یہی مطلوب ہے۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تب پھر تم سجدوں کی کثرت کے ساتھ میری مدد کرنا۔

۱۹۰۰۷..... بندہ اپنے پروردگار سے سجدہ کی حالت میں قریب ترین ہوتا ہے پس (اس حالت میں) کثرت کے ساتھ دعائیں کرو۔

ابن حبان عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۱۹۰۰۸..... جس نے ایک رکوع یا ایک سجدہ کیا اللہ پاک اس کے عوض اس کا ایک درجہ بلند فرمائیں گے اور ایک برائی مٹائیں گے۔

مسند احمد، الطحاوی، الرؤیانی السنن لسعید بن منصور عن ابی ذر رضی اللہ عنه

۱۹۰۰۹..... اے عائشہ! تجھے علم نہیں کیا کہ بندہ جب اللہ کیلئے ایک سجدہ کرتا ہے اللہ پاک اس کے سجدہ کی جگہ کو ساتویں زمین تک پاک کردیتے ہیں۔

ابو الحسن القطان فی منتخباته، الاوسط للطبرانی عن عائشة رضی اللہ عنه

۱۹۰۱۰..... کوئی بندہ اللہ کے لیے ایک سجدہ نہیں کرتا مگر اللہ پاک اس کے عوض اس کا ایک درجہ بلند فرمادیتے ہیں، ایک خطاء مٹا دیتے ہیں اور اس کے لیے ایک نیکی لکھ دیتے ہیں۔ مصنف عبدالرزاق عن ابی ذر رضی اللہ عنه

۱۹۰۱۱..... کوئی بندہ اللہ کے لیے ایک سجدہ نہیں کرتا مگر اللہ پاک اس کے بدلے اس کے لیے ایک نیکی لکھ دیتے ہیں، ایک برائی مٹا دیتے ہیں اور ایک درجہ بلند فرمادیتے ہیں۔ لہٰذا سجدوں کی کثرت کرو۔

ابن ماجة، سمویه، الکبیر للطبرانی، السنن لسعید بن منصور، عن عبادة بن الصامت

فائدہ:...... سجدہ تلاوت کے سوا خالی سجدہ کرنا منقول نہیں اوران تمام احادیث کا مطلب نماز پڑھنا ہے۔یعنی کثرت کے ساتھ نماز پڑھو۔نماز کی فضیلت ہی میں یہ احادیث ذکر کی گئی ہیں۔واللہ اعلم بالصواب۔

کلام:...... زوائدابن ماجہ میں ہے کہ عبادۃ کی حدیث کی سند ضعیف ہے کیونکہ اس میں ولید بن مسلم راوی مدلس ہے۔

۱۹۰۱۲... کوئی بندہ نہیں جواللہ کے لیے ایک سجدہ کرے مگر اللہ پاک اس کے عوض اس کا ایک درجہ بلند کردیتے ہیں اور ایک نیکی لکھ دیتے ہیں۔

الاوسط للطبرانی عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۹۰۱۳...... کوئی بندہ نہیں جو اللہ کے لیے ایک سجدہ کرے یا ایک رکوع ادا کرے مگر اللہ پاک اس کے بدلے ایک خطا معاف کردیتے ہیں اور ایک درجہ بلند فرمادیتے ہیں۔مصنف ابن ابی شیبة، السنن للبیهقی عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۹۰۱۴...... جس نے اللہ کے لیے ایک سجدہ کیا اس کے لیے ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے اور ایک برائی مٹادی جاتی ہے اور ایک درجہ بلند کردیا جاتا ہے۔مسند احمد عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۹۰۱۵...... جو بندہ اللہ عزوجل کے لیے ایک سجدہ کرتا ہے اللہ پاک اس کا ایک درجہ بلند فرمادیتا ہے اور ایک نیکی اس کے لیے لکھ دیتا ہے۔

الاوسط للطبرانی عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۹۰۱۶...... کوئی بندہ اللہ کے لیے ایک سجدہ نہیں کرتا مگر اللہ پاک اس کے لیے ایک درجہ بلند فرمادیتا ہے اور ایک برائی مٹادیتا ہے۔

الکبیر للطبرانی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۱۹۰۱۷... جس نے اللہ کے لیے ایک سجدہ کیا وہ بڑائی سے بری ہوگیا۔الدیلمی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۹۰۱۸... جس نے دورکعت نماز پڑھی اور اللہ سے کسی بھی چیز کا سوال کیا اللہ پاک اس کو جلد یا بدیر وہ چیز ضرور عطا فرمائیں گے۔

الکبیر للطبرانی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۱۹۰۱۹...... جس نے خلوت میں ایسی جگہ دورکعت نماز پڑھی، جہاں اللہ اور اس کے ملائکہ کے سوا اور کوئی اس کو نہیں دیکھتا تو اس کے لیے جہنم سے آزادی کا پروانہ لکھ دیا جائے گا۔السنن لسعید بن منصور عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۹۰۲۰...... اس (غلام) کو لے لے اور ہاں مارنا ہوگا نہیں، کیونکہ میں نے اس کو خیبر سے ہمارے قبلہ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے دیکھا ہے اور مجھے منع کیا گیا ہے نمازیوں کو مارنے سے۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی، السنن لسعید بن منصور عن ابی امامة رضی اللہ عنہ، الخطیب عن النعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ

۱۹۰۲۱...... اس کو لے لے اور اس کے ساتھ خیر کا معاملہ رکھنا میں نے اس کو نماز پڑھتے دیکھا ہے اور مجھے نمازیوں کو قتل کرنے (اور مارنے) سے روکا گیا ہے۔السنن لسعید بن منصور شعب الایمان للبیهقی عن عمر بن ابی سلمة عن ابیہ

الاکمال

۱۹۰۲۲... تم کو کیا معلوم کہ اس کی نماز کہاں تک پہنچی؟ نماز کی مثال تو ایسی ہے جیسے کسی کے دروازے پر ایک میٹھے پانی کی گہری نہر جاری ہو وہ شخص ہر روز اس میں پانچ بار غسل کرتا ہے۔تو تمہارا کیا خیال ہے کہ کیا اس کے بدن پر کچھ بھی میل باقی رہے گا؟ پس تم کو نہیں معلوم کہ نمازی کی نماز کہاں تک جاتی ہے۔

مسند احمد، ابن خزیمة، الاوسط للطبرانی، مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیهقی عن سعد بن ابی وقاص وناس من الصحابة

۱۹۰۲۳... تیرا کیا خیال ہے اگر تمہارے کسی کے صحن میں ایک نہر ہو اور وہ اس میں ہر روز پانچ مرتبہ غسل کرے، کیا اس کے بدن پر کچھ بھی میل باقی رہے گا؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: نہیں۔آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پس یقیناً نماز بھی گناہوں کو اس طرح ختم کردیتی

ہے جس طرح پانی میل کچیل کو دھو دیتا ہے۔

مسند احمد، ابن ماجة، الشاشي، مسند ابي يعلى، شعب الايمان للبيهقي، السنن لسعيد بن منصور عن عثمان رضي الله عنه

۱۹۰۲۴ ..... پانچ فرض نمازوں کی مثال ایسی ہے جیسے کہ کسی کے دروازے پر کوئی میٹھے پانی کی گہری نہر جاری ہو وہ اس میں ہر روز پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو تو کیا اس کے بدن پر کچھ بھی میل باقی رہے گا؟ (تو اسی طرح پنج وقتہ نمازی پر بھی کوئی گناہ باقی نہیں رہتا)۔

الرامهرزي عن ابي هريرة رضي الله عنه

۱۹۰۲۵ ..... پانچ (فرض) نمازوں کی مثال ایسی ہے جیسے کسی کے دروازے پر جاری نہر، جس سے وہ ہر روز پانچ بار غسل کرتا ہو۔

المرامهرزي عن جابر رضي الله عنه

فرض نمازوں سے گناہ معاف ہونا

۱۹۰۲۶ ..... پانچ نمازوں کی مثال کسی کے دروازے پر جاری نہر کی سی ہے جس میں وہ ہر دن پانچ بار غسل کرتا ہو تو کیا اس پر کوئی میل باقی رہے گا؟

شعب الايمان للبيهقي عن ابي هريرة رضي الله عنه

۱۹۰۲۷ پانچ فرض نمازیں درمیانی اوقات کے لیے کفارہ ہیں۔ تمہارا کیا خیال ہے اگر کسی کے گھر اور دکان کے درمیان پانچ نہریں پڑتی ہوں۔ اور وہ دکان میں کام کاج کرتا ہو جس کی وجہ سے اس کے بدن پر میل کچیل جمع ہو جاتا ہو اور وہ گھر واپسی کے دوران ہر نہر پر غسل کرتا ہو تو کیا اس کے بدن پر کچھ میل باقی رہے گا؟ اسی طرح پانچ فرض نمازوں کا حال ہے جب بھی نمازی سے کوئی خطاء سرزد ہو جاتی ہے پھر وہ نماز پڑھ کر دعا استغفار کرتا ہے تو اس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ الاوسط للطبراني عن ابي سعيد رضي الله عنه

۱۹۰۲۸ ..... پانچ نمازیں درمیانی اوقات کے لیے کفارہ ہیں۔ تمہارا کیا خیال ہے اگر کسی کے گھر اور کارخانے کے درمیان پانچ نہریں پڑتی ہوں۔ جب وہ اپنے کارخانے جاتا ہو تو کام کاج کرتا ہو جس کی وجہ سے اس کے بدن پر میل کچیل جمع ہو جاتا ہو پھر واپسی میں وہ جب بھی کسی نہر کے پاس سے گذرتا ہو تو غسل کرتا ہو تو کیا پھر بھی اس کے بدن پر میل کچیل باقی رہے گا؟ اسی طرح نمازوں کا حال ہے جب بھی اس سے کوئی خطا سرزد ہو جاتی ہو تو وہ نمازیں پڑھ کر استغفار کرتا ہو تو اس سے اس کے پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ الكبير للطبراني عن ابي سعيد رضي الله عنه

۱۹۰۲۹ ..... کیا تم جانتے ہو تمہارا پروردگار عزوجل کیا فرماتا ہے تمہارا پروردگار عزوجل فرماتا ہے: جس نے اپنے وقت پر نماز پڑھی، اس پر محافظت کی، اس کو ہلکا و بے وقعت سمجھ کر ضائع نہ کیا تو اس کے لیے میرا عہد ہے کہ اس کو جنت میں داخل کروں گا اور اگر اس نے وقت پر نماز نہیں پڑھی، نہ اس کی حفاظت کی بلکہ نماز کو بے وقعت سمجھ کر اس کو ضائع کیا تو اس کے لیے میرے پاس کوئی عہد نہیں اگر میں چاہوں گا تو عذاب دوں گا اور چاہوں گا تو مغفرت کردوں گا۔ الاوسط للطبراني عن كعب بن عجرة

۱۹۰۳۰ ..... کیا تم جانتے ہو تمہارا پروردگار عزوجل کیا فرماتا ہے؟ تمہارا پروردگار فرماتا ہے: جس نے نمازوں کو وقت پر پڑھا، ان کی حفاظت کی اور ان کو ہلکا سمجھ کر ضائع نہیں کیا تو اس کے لیے مجھ پر یہ وعدہ ہے کہ اس کو جنت میں داخل کردوں گا۔ اور جس نے ان نمازوں کو ان کے وقت پر نہیں پڑھا، ان کی حفاظت نہیں کی اور ان کو ہلکا سمجھا پس اس کے لیے مجھ پر کوئی وعدہ نہیں اگر چاہوں گا تو عذاب دوں گا اور اگر چاہوں گا تو مغفرت کردوں گا۔ الاوسط عن كعب بن عجرة

۱۹۰۳۱ جانتے ہو تمہارا پروردگار کیا فرماتا ہے؟ وہ فرماتا ہے: جس نے نمازوں کو وقت پر پڑھا، ان کی محافظت کی اور ان کے حق کو ہلکا سمجھ کر ان کو ضائع نہیں کیا تو اس کے لیے مجھ پر عہد ہے (اور لازم ہے) کہ میں اس کو جنت میں داخل کروں۔ اور جس نے ان نمازوں کو اپنے وقت پر نہیں پڑھا، ان کی محافظت نہیں کی اور ان کو ہلکا سمجھ کر ضائع کردیا تو اس کے لیے مجھ پر کوئی عہد نہیں ہے، اگر چاہوں گا تو بخش دوں گا ورنہ عذاب دوں گا۔

الكبير للطبراني، حلية الاولياء عن كعب بن عجره

کلام: .... اس میں ایک راوی یزید بن قتیبہ (متکلم فیہ) ہے مجمع ۱/۳۰۲۔

۱۹۰۳۲ ..... کیا تم جانتے ہو تمہارا پروردگار عزوجل کیا فرماتا ہے؟ وہ فرماتا ہے: میری عزت کی قسم! میرے جلال کی قسم! کوئی بندہ ان نمازوں کو ان کے وقت پر نہیں پڑھے گا مگر میں اس کو جنت میں داخل کر دوں گا۔ اور جس نے ان کو غیر وقت میں پڑھا تو اگر میں چاہوں گا اس پر رحم کر دوں گا اور چاہوں گا تو عذاب میں گرفتار کر لوں گا۔ الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۹۰۳۳ ..... جو شخص قیامت کے روز ان پانچ نمازوں کو اس طرح لایا کہ ان کے وضوء، ان کے اوقات، ان کے رکوع اور ان کے سجدوں کی رعایت برتی اور ان میں کسی کمی کوتاہی کا شکار نہ ہوا تو وہ اس حال میں آئے گا کہ اللہ کے ہاں اس کے لیے یہ وعدہ ہوگا کہ اس کو عذاب نہ کرے اور جو اس حال میں آیا کہ ان نمازوں میں کمی کوتاہی اور غفلت کا شکار رہا ہے تو اللہ کے ہاں اس کے لیے کوئی وعدہ نہ ہوگا اگر چاہے گا تو اس پر رحم فرمادے گا اور اگر چاہے گا تو عذاب دے گا۔ الاوسط للطبرانی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۹۰۳۴ جو شخص پانچ نمازیں کامل مکمل لے کر آیا اور ان کے حقوق میں کوئی کمی کوتاہی نہ کی تو اللہ کے ہاں اس کے لیے یہ عہد ہوگا کہ اس کو عذاب نہ کرے۔ اور جو ان نمازوں کو اس حال میں لایا کہ ان کے حقوق میں غفلت برتی تب اس کے لیے اللہ کے ہاں کوئی عہد نہ ہوگا اگر چاہے گا رحم فرمادے گا ورنہ اس کو عذاب دے گا۔ ابن حبان عن عبادۃ بن الصامت

۱۹۰۳۵ ..... جس نے پانچ نمازیں پڑھیں اور اچھی طرح مکمل نماز پڑھیں اور ان کے وقت پر ان کو ادا کیا تو وہ شخص قیامت کے دن آئے گا اور اللہ کا اس کے لیے یہ وعدہ ہوگا کہ اس کو عذاب نہ کرے۔ اور جس نے ان نمازوں کو پڑھا ہی نہیں یا ان کو صحیح طرح ادا نہ کیا تو وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اللہ کا اس کے ساتھ کوئی وعدہ نہ ہوگا اگر چاہے گا تو مغفرت فرمادے گا اور اگر چاہے گا تو اس کو عذاب کرے گا۔

السنن لسعید بن منصور عن عبادۃ بن الصامت

نمازی کا عذاب سے محفوظ ہونا

۱۹۰۳۶ ..... اللہ عزوجل کا فرمان ہے: میرے بندے کے لیے مجھ پر لازم عہد ہے کہ اگر وہ وقت پر نماز پڑھے گا تو میں اس کو عذاب نہ دوں گا اور بغیر حساب کے اس کو جنت میں داخل کر دوں گا۔ الحاکم فی التاریخ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۹۰۳۷ ..... اللہ نے بندوں پر پانچ نمازیں لکھ دی ہیں جو ان کو پڑھے اور ان کا حق ادا کرے تو اس کے لیے اللہ کے ہاں یہ عہد ہوگا کہ اس کو جنت میں داخل کر دے اور جو ان کو اس طرح لے کر آیا کہ ان کو ہلکا سمجھ کر ان کا حق ضائع کر دیا تو اللہ کے ہاں اس کے لیے کوئی عہد نہ ہوگا اگر چاہے تو عذاب کرے اور چاہے تو رحم کرے۔ ابن نصر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۰۳۸ ..... اللہ تعالیٰ نے توحید اور نماز سے بڑھ کر کوئی افضل شی فرض نہیں فرمائی۔ اگر کوئی شی ان دونوں سے افضل ہوتی تو اللہ پاک اس کو ملائکہ پر فرض فرماتے اسی لیے ان فرشتوں میں سے کوئی رکوع میں ہے اور کوئی سجدے میں۔ الدیلمی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۹۰۳۹ ..... کوئی مسلمان ایسا نہیں جس کو فرض نماز کا وقت آجائے پس وہ کھڑا ہو، وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے اور نماز پڑھے اور اچھی طرح نماز پڑھے تو اللہ پاک اس نماز اور اس سے پہلی نماز کے درمیانی گناہوں کو معاف فرمادیتا ہے۔

مسند احمد، مسند ابی یعلی، الکبیر للطبرانی، السنن لسعید بن منصور عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۰۴۰ ..... جس نے فرض کو ادا کیا اس کے لیے اللہ کے ہاں ایک مقبول دعا ہے۔ الدیلمی عن علی رضی اللہ عنہ

۱۹۰۴۱ ..... جس نے (پانچ فرض) نمازیں ادا کیں ایمان کے ساتھ اور ثواب کی امید رکھتے ہوئے تو اس کے گذشتہ تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ الحاکم فی التاریخہ، ابو الشیخ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۰۴۲ ..... جس نے میرے اس وضو کی طرح وضو کیا پھر کھڑا ہوا اور ظہر کی نماز ادا کی تو اس کے فجر و ظہر کے درمیان کے تمام گناہ معاف ہو جائیں

گے۔ پھر عصر کی نماز ادا کی تو اس کے ظہر سے عصر تک کے گناہ معاف ہو جائیں گے۔ پھر مغرب کی نماز ادا کی تو عصر سے مغرب تک کے گناہ معاف ہو جائیں گے پھر عشاء کی نماز ادا کی تو مغرب سے عشاء کے درمیانی گناہ معاف ہو جائیں گے۔ پھر شاید وہ رات بسر کرے اور لوٹ پوٹ ہوتا رہے۔ (اور اگر تہجد بھی پڑھے تو کیا ہی کہنا) پھر کھڑا ہو وضو کرے اور صبح کی نماز پڑھے تو اس کے عشاء سے فجر تک کے گناہ معاف ہو جائیں گے۔ یہی ہیں وہ نیکیاں جو گناہوں کو مٹا دیتی ہیں۔ **ان الحسنات یذھبن السیئات**. صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: **پھر باقیات صالحات** (باقی رہنے والی نیکیاں) کیا ہیں؟ فرمایا: وہ تو **لاالٰہ الااللہ وسبحان اللہ والحمدللہ و اللہ اکبر ولاحول ولاقوۃ الاباللہ**.

مسند احمد، مسند ابی یعلی، شعب الایمان للبیهقی عن عثمان رضی اللہ عنه

۱۹۰۴۳...... تم لوگ گناہ کماتے رہتے ہو۔ پھر جب فجر کی نماز پڑھتے ہو تو ان کو دھوڈالتے ہو۔ پھر گناہ کماتے رہتے ہو کماتے رہتے ہو جب تم ظہر کی نماز پڑھتے ہو تو ان کو دھوڈالتے ہو۔ پھر گناہ کماتے رہتے ہو کماتے رہتے ہو جب تم عصر کی نماز پڑھتے ہو ان کو دھوڈالتے ہو پھر تم گناہ کماتے رہتے ہو کماتے رہتے ہو جب تم مغرب کی نماز پڑھتے ہو ان کو دھوڈالتے ہو پھر تم گناہ کماتے رہتے ہو کماتے رہتے ہو جب تم عشاء کی نماز پڑھتے ہو ان کو دھوڈالتے ہو پھر تم سوجاتے ہو پھر تم پر کوئی گناہ نہیں لکھا جاتا حتیٰ کہ بیدار ہو جاتے ہو۔

الاوسط للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنه

۱۹۰۴۴...... ہر نماز کے وقت ایک منادی نداء دیتا ہے: اے بنی آدم! اٹھو اور اپنی جانوں پر جو آگ تم نے بھڑکا رکھی ہے اس کو بجھاؤ۔ پس لوگ اٹھتے ہیں پاکی حاصل کرتے ہیں تو ان کی خطائیں ان کی آنکھوں سے گرجاتی ہیں پھر وہ نماز پڑھتے ہیں تو ان کی دونوں نمازوں کے درمیانی گناہوں سے بخشش کردی جاتی ہے۔ پھر ان پر (دوبارہ ان کے گناہ کرنے کی وجہ سے آگ جلادی جاتی ہے) پس جب ظہر کی نماز کا وقت ہوتا ہے وہ فرشتہ آواز دیتا ہے: اے بنی آدم! اٹھو اور بجھاؤ وہ آگ جو تم نے اپنی جانوں پر جلا رکھی ہے پھر وہ لوگ کھڑے ہوتے ہیں اور پاکی حاصل کرکے نماز پڑھتے ہیں تو ان کی دونوں نمازوں کے درمیان کے گناہوں کی مغفرت کردی جاتی ہے۔ پس جب عصر کا وقت ہوتا ہے تب بھی یہی ہوتا ہے پھر جب مغرب کا وقت ہوتا ہے پھر لوگ سوجاتے ہیں پس پھر کچھ لوگ تاریکی کو غنیمت سمجھ کر خیر کے کام کرتے ہیں اور کچھ لوگ تاریکی کا موقع دیکھ کر برے کاموں کی طرف چل دیتے ہیں۔ الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنه

۱۹۰۴۵...... جب بھی کسی نماز کا وقت ہوتا ہے ملائکہ یہ آواز دیتے ہیں: اے بنی آدم! اٹھو اور جس آگ کو تم نے اپنے گناہوں کی بدولت اپنی جانوں پر جلالیا ہے اس کو نماز کے ساتھ بجھاؤ۔ ابن النجار عن نضمة عن انس رضی اللہ عنه

۱۹۰۴۶...... جس نے وضو کیا اور اچھی طرح مکمل وضو کیا اپنے ہاتھ اور چہرہ دھویا، سر اور کانوں پر مسح کیا اور (پاؤں دھوکر) فرض نماز کے لیے کھڑا ہو گیا تو اللہ پاک اس کے وہ گناہ جو اس دن چلنے سے ہوئے ہوں، وہ گناہ جو اس کے ہاتھوں نے کیے ہوں، وہ گناہ جن کو اس کے کانوں نے کیا ہو، وہ گناہ جن کو اس کی آنکھوں نے کیا ہو اور وہ گناہ جو اس کے دل میں پیدا ہوئے ہوں اللہ پاک سب کے سب بخش دیتے ہیں۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی، السنن لسعید بن منصور عن ابی امامة رضی اللہ عنه

۱۹۰۴۷...... جس نے ان فرض نمازوں پر محافظت کی اس کو غافلین میں سے نہ لکھا جائے گا۔ اور جس نے کسی رات میں سو آیات تلاوت کرلیں اس کو عبادت گزاروں میں سے لکھا جائے گا۔ مستدرك الحاکم، شعب الایمان للبیهقی عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۱۹۰۴۸...... جس نے فرض نمازوں پر پابندی کی وہ غافلوں میں سے نہ ہوگا اور جس نے ایک رات میں تیس آیات پڑھ لیں اس کو قانتین (فرماں برداروں) میں سے لکھا جائے گا۔ السنن لسعید بن منصور عن جبیر بن نفیر مرسلاً

۱۹۰۴۹...... جس نے پانچ نمازیں ادا کیں وہ غافلین میں سے نہیں ہے۔ الدیلمی عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۱۹۰۵۰...... جس نے پانچ نمازیں پڑھیں اور ان کے رکوع سجدے مکمل ادا کیے اور رمضان کے روزے رکھے تو اللہ پر اس کا یہ حق ہے کہ اس کی مغفرت کردے خواہ وہ راہ خدا میں ہجرت کرے یا اس زمین میں موطن رہے جہاں اس کی پیدائش ہوئی ہے۔

مسند احمد، محمد بن نصر عن معاذ رضی اللہ عنه

نمازی جنت میں داخل ہوگا

۱۹۰۵۱.....جس نے ان پانچ فرض نمازوں پر اس طرح پابندی کی کہ ان کے رکوع، ان کے سجود، ان کے وضو اور ان کے اوقات کا بھر پور خیال رکھا اور یہ جانا کہ یہ اللہ کی طرف سے اس کا مجھ پر حق ہے تو وہ جنت میں داخل ہوجائے گا۔ایک روایت میں ہے اس کے لیے جنت واجب ہوجائے گی۔اور ایک روایت میں ہے کہ اس پر آگ حرام ہوجائے گی۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی، ابونعیم، شعب الایمان للبیهقی عن حنظله بن ربیع الکاتب

۱۹۰۵۲.....جس نے ان نمازوں کو ان کے وقت پر پڑھا، اچھی طرح کامل وضو کیا، ان کے قیام، رکوع اور سجود کو خشوع وخضوع کے ساتھ مکمل کیا۔تو وہ نماز سفید کپڑے کی طرح نکل کر جاتی ہے اور یہ دعا دیتی ہوئی جاتی ہے: اللہ تیری حفاظت کرے جیسی تو نے میری حفاظت کی ہے اور جس نے ان نمازوں کو ان کا وقت نکال کر پڑھا، وضو بھی اچھی طرح نہ کیا اور نہ نماز میں خشوع کا اہتمام کیا اور رکوع وسجدے بھی پورے صحیح ادا نہ کیے تو وہ نماز ایک سیاہ کپڑے کی مانند نکل کر جاتی ہے اور یہ کہتی ہوئی جاتی ہے: اللہ تجھے بھی اسی طرح ضائع کرے جس طرح تو نے مجھے ضائع کیا۔حتیٰ کہ وہ ابھی راستے میں ہوتی ہے اور اس کو پرانے کپڑے کی طرح لپیٹ کر اس نمازی کے منہ پر مار دیا جاتا ہے۔

شعب الایمان للبیهقی عن انس رضی الله عنه

۱۹۰۵۳.....جس نے وضو کیا اور اعضائے وضو کو اچھی طرح دھویا (اور مکمل سر کا مسح کیا) پھر نماز کے لیے کھڑا ہوگیا ان کے رکوع وسجود کو مکمل کیا اور قراءت بھی مکمل کی تو وہ نماز کہتی ہے: اللہ تیری بھی یونہی حفاظت کرے جس طرح تو نے میری حفاظت کی۔پھر وہ نماز آسمان کی طرف چڑھتی ہے اس طرح کہ وہ مکمل نور اور روشن چمکدار ہوتی ہے۔اس کے لیے آسمان کے سب دروازے کھول دیئے جاتے ہیں حتیٰ کہ وہ اللہ پاک کے پاس جا کر اپنے نمازی کے لیے سفارش کرتی ہے۔اور جب نمازی رکوع وسجدوں کو پورا نہیں کرتا وہ قراءت بھی ٹھیک ادا نہیں کرتا تو وہ نماز اس کو یہ بددعا دیتی ہے: اللہ تجھے بھی یونہی ضائع کردے جس طرح تو نے مجھے ضائع کیا ہے۔پھر وہ آسمان کی طرف چڑھتی ہے تو تاریک اور سیاہ شکل میں ہوتی ہے لہٰذا اس پر آسمان کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں پھر اس کو پرانے اور بوسیدہ کپڑے کی طرح لپیٹ کر نمازی کے منہ پر مار دیا جاتا ہے۔

السنن لسعید بن منصور عن عبادة بن الصامت

نماز نمازی کو دعا دیتی ہے

۱۹۰۵۴.....بندہ جب نماز کو اچھی طرح ادا کرتا ہے، ان کے رکوع اور سجدے بھی مکمل ادا کرتا ہے تو نماز اس کو یہ دعا دیتی ہے: اللہ تیری بھی یونہی حفاظت کرے جس طرح تو نے میری حفاظت کی پھر وہ نماز اوپر اٹھالی جاتی ہے اور اگر وہ نماز کو بری طرح ادا کرتا ہے رکوع اور سجدے بھی مکمل نہیں کرتا تو نماز اس کو کہتی ہے اللہ تجھے بھی ضائع کرے جس طرح تو نے مجھے ضائع کیا۔پھر وہ پرانے کپڑے کی طرح لپیٹ کر اس نمازی کے منہ پر ماردی جاتی ہے۔الکبیر للطبرانی، شعب الایمان للبیهقی عن عبادة بن الصامت

۱۹۰۵۵.....بندہ جب وضو کرتا ہے اور اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو اس کے رکوع اور سجدوں کو بھی مکمل ادا کرتا ہے اور قراءت بھی اچھی طرح تسلی کے ساتھ پڑھتا ہے تو نماز اس کو دعا دیتی ہے: اللہ تجھے بھی آباد رکھے جس طرح تو نے مجھے آباد کیا۔پھر اس کو آسمان کی طرف اٹھالیا جاتا ہے اور وہ نورانی روشن چمکدار ہوتی ہے اس کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔اور جب بندہ اچھی طرح وضو نہیں کرتا، رکوع سجدے اور قراءت بھی صحیح طرح ادا نہیں کرتا تو نماز کہتی ہے: اللہ تجھے بھی یونہی برباد کرے جس طرح تو نے مجھے برباد کیا۔پھر وہ آسمان کی طرف جاتی ہے تو سیاہ اور بدہیئت ہوجاتی ہے۔لہٰذا آسمان کے دروازے اس پر بند کردیئے جاتے ہیں پھر پرانے کپڑے کی طرح لپیٹ

کہ اس کو نمازی کے منہ پر مار دیا جاتا ہے۔الضعفاء للعقیلی الکبیر للطبرانی عن عبادۃ بن الصامت

۱۹۰۵۶..... فرض نماز سے فرض نماز تک درمیان کے گناہوں کا کفارہ ہے۔ جمعہ سے جمعہ تک درمیانی گناہوں کا کفارہ ہے۔ ماہ صیام سے ماہ صیام تک درمیانی گناہوں کا کفارہ ہے۔ حج سے حج تک درمیانی گناہوں کا کفارہ ہے۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان عورت کے لیے بغیر شوہر یا ذی محرم کے حج کرنا جائز نہیں۔الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

کلام:......اس روایت کی سند میں مفضل بن صدقہ متروک (ناقابل اعتبار) راوی ہے۔ علامہ ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو مجمع الزوائد میں ۳۰۰/۱ پر ذکر کیا ہے۔

۱۹۰۵۷..... فرض نماز پہلے والی نماز تک کے درمیانی گناہوں کے لیے کفارہ ہے۔ جمعہ پہلے والے جمعے تک کے گناہوں کے لیے کفارہ ہے مہینہ مہینہ تک کے گناہوں کے لیے کفارہ ہے۔ سوائے تین گناہوں کے: شرک باللہ، ترک سنت اور طے شدہ معاہدے کو توڑنا۔ پوچھا گیا: یارسول اللہ! شرک باللہ کو تو ہم جانتے ہیں لیکن ترک سنت اور معاہدہ کو توڑنا اس سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: معاہدہ کو توڑنے سے مراد ہے کہ تم قسم کے ساتھ کسی کی بیعت کرو پھر اس کی مخالفت کرو اور تلوار لے کر اس کے ساتھ قتال کرو۔ اور ترک سنت جماعت سے نکل جانا ہے۔

مسند احمد، مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیھقی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۰۵۸..... پانچ نمازیں اور جمعہ سے جمعہ تک درمیانی گناہوں کے لیے کفارہ ہیں جب تک کبائر (بڑے گناہوں) سے بچا جائے۔

ابن حبان، الکبیر للطبرانی عن ابی بکرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:......اس روایت میں خلیل بن زکریا متروک اور کذاب ہے۔ مجمع الزوائد ۳۰۰/۱۔

۱۹۰۵۹..... پانچ نمازیں ہیں ان کے ساتھ اللہ گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔محمد بن نصر عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۰۶۰..... پانچ نمازیں ہیں جو ان پر محافظت کرے گا یہ نمازیں اس کے لیے قیامت کے دن نور، برہان اور نجات کا سبب ہوں گی۔ اور جو ان پر محافظت نہ کرے قیامت کے دن اس کے لیے نور ہوگا اور نہ برہان اور نہ اس کی نجات کا کوئی ذریعہ ہوگا۔ اور وہ قیامت کے دن فرعون، ہامان، ابی بن خلف اور قارون کے ساتھ ہوگا۔محمد بن نصر عن ابن عمرو

۱۹۰۶۱..... شیطان مؤمن سے اس وقت تک ڈرتا رہتا ہے جب تک پانچوں نمازوں کی حفاظت کرتا رہتا ہے لیکن جب ان کو ضائع کر دیتا ہے تو شیطان کو اس پر جرأت ہو جاتی ہے اور وہ اس کو بڑے بڑے گناہوں میں ڈال دیتا ہے اور اس میں لالچ کر لیتا ہے۔

ابو نعیم، ابوبکر محمد بن الحسین البخاری فی امالیہ، الرافعی عن علی رضی اللہ عنہ

۱۹۰۶۲..... روئے زمین پر کوئی ایسا مسلمان نہیں جو فرض نماز کے لیے وضو کرے اور اچھی طرح کامل وضو کرے مگر اس کے لیے اس دن کے تمام گناہوں کی مغفرت کر دی جاتی ہے، جن کی طرف وہ چل کر گیا ہو یا ان گناہوں کو اس کے ہاتھوں نے کیا ہو یا اس کی آنکھوں نے کیا ہو یا اس کے کانوں نے کیا ہو یا اس کی زبان نے کیا ہو یا وہ گناہ اس کے دل میں پیدا ہوئے ہوں۔ابن عساکر، عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۰۶۳..... مسلمان بندہ جب وضو کرتا ہے اور اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر پانچ نمازیں پڑھتا ہے تو اس کے گناہ یوں جھڑ جاتے ہیں جس طرح یہ پتے جھڑ رہے ہیں۔الدارمی، البغوی، الکبیر للطبرانی، ابن مردویہ عن سلمان رضی اللہ عنہ

۱۹۰۶۴..... جو شخص وضو کرنے کے لیے کھڑا ہوا اور ہاتھ دھوئے تو اس کے گناہ ہاتھ سے نکل جاتے ہیں، جب کلی کی تو اس کے گناہ منہ سے نکل جاتے ہیں، جب ناک صاف کی تو اس کے گناہ ناک سے بھی نکل جاتے ہیں۔ پس اسی طرح گناہ نکلتے جاتے ہیں حتیٰ کہ وہ پاؤں دھوتا ہے (اور پاؤں کے گناہ بھی نکل جاتے ہیں) پھر وہ فرض نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو اس کو (مقبول اور) گناہوں سے پاک حج کا ثواب ہوتا ہے اور اگر وہ نفل نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو (مقبول اور) گناہوں سے پاک عمرہ کا ثواب ہوتا ہے۔

الجامع لعبدالرزاق، الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

ہر نماز دوسری نماز تک کے لئے کفارہ ہے

۱۹۰٦۵۔۔۔کوئی مسلمان ایسا نہیں جو طہارت حاصل کرے اور اچھی طرح طہارت حاصل کرے جو اللہ نے اس پر فرض فرمائی ہے پھر یہ پانچ نمازیں پڑھے تو یہ نمازیں درمیانی اوقات کے گناہوں کے لیے کفارہ بن جاتی ہیں۔مسلم عن عثمان رضی اللہ عنه

۱۹۰٦٦۔۔۔نمازوں کی حفاظت کرو اور خصوصاً ان نمازوں کی حفاظت کرو طلوع شمس سے قبل والی (فجر کی) نماز اور غروب شمس سے قبل والی (عصر کی) نماز۔صحیح ابن حبان عن عبد اللہ بن فضالہ اللیثی عن ابیه

۱۹۰٦۷۔۔۔فجر اور عصر کی نماز کے وقت رات اور دن کے ملائکہ اکٹھے ہوتے ہیں۔جب دن کے ملائکہ (عصر کے وقت بندے کے پاس سے) نکلتے ہیں تو اللہ عزوجل ان کو فرماتے ہیں: تم کہاں سے آرہے ہو؟ وہ کہتے ہیں ہم تیرے بندوں کے پاس سے آرہے ہیں جو نماز پڑھ رہے تھے اور جب ہم ان کے پاس (فجر کے وقت) پہنچے تھے تب بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے۔مسند احمد عن ابی ہریرة رضی اللہ عنه

۱۹۰٦۸۔۔۔فرشتے تمہارے پاس ایک دوسرے کے پیچھے آتے جاتے رہتے ہیں۔جب فجر کی نماز کا وقت ہوتا ہے تو دن کے ملائکہ نازل ہوتے ہیں اور تمہارے ساتھ نماز میں شریک ہوتے ہیں۔پھر رات کے ملائکہ (فجر کی نماز پڑھ کر) آسمان پر چلے جاتے ہیں۔اور دن کے ملائکہ تمہارے ساتھ رہتے ہیں۔پھر پروردگار باوجود ان کو اچھی طرح جاننے کے ان سے سوال فرماتا ہے: تم نے میرے بندوں کو کیا عمل کرتا چھوڑا ہے؟ ملائکہ کہتے ہیں: ہم ان کے پاس پہنچے تھے تب بھی وہ (عصر کی) نماز پڑھ رہے تھے اور جب ہم ان کو چھوڑ کر آنے لگے تب بھی وہ (فجر کی) نماز پڑھ رہے تھے۔پس آپ ان کو قیامت کے روز بخش دینا۔ابن حبان عن ابی ہریرة رضی اللہ عنه

۱۹۰٦۹۔۔۔اللہ کی قسم تم نماز پڑھتے رہو، اللہ کی قسم! کھلے بندوں اللہ کی نافرمانی کی جائے۔ابن منده، ابونعیم عن الحکم بن مرة

انتظار الصلوٰۃ......نماز کا انتظار

از الاکمال

۱۹۰۷۰۔۔۔جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے پھر اپنی پوری نماز کرلے اور اپنی جائے نماز پر بیٹھا رہے اور اللہ کا ذکر کرتا رہے تو وہ مسلسل نماز میں ہی رہتا ہے۔اور ملائکہ اس پر رحمتیں بھیجتے رہتے ہیں اور یہ دعا کرتے رہتے ہیں:

اللهم ارحمه واغفر له.

اے اللہ اس بندے پر رحم فرما اور اس کی بخشش کردے۔

اور اگر وہ باہر سے آکر نماز کی جگہ پر بیٹھ جائے اور نماز کا انتظار کرتا رہے اس کے لیے بھی یہی فضیلت ہے۔

مصنف ابن ابی شیبه عن رجل من الصحابة

۱۹۰۷۱۔۔۔جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے اور پھر اپنی جگہ نمازوں کے انتظار میں بیٹھا رہے تو ملائکہ اس کے لیے یہ دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں جب تک وہ اپنی جگہ بیٹھا رہے۔ اللهم اغفر له اللهم ارحمه جب تک وہ بے وضو نہ ہوجائے یا کسی کو اذیت نہ پہنچانے لگ جائے۔

ابن جریر عن ابی ہریرة رضی اللہ عنه

۱۹۰۷۲۔۔۔جب بندہ نماز پڑھتا ہے پھر نماز کے بعد (اسی جگہ) بیٹھا رہتا ہے تو ملائکہ اس کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں جب تک وہ اسی جگہ بیٹھا رہے۔اور ملائکہ کی دعا اس کے لیے یہ ہوتی ہے:

اللهم اغفر له اللهم ارحمه.

اے اللہ! اس کی مغفرت فرما۔ اے اللہ اس پر اپنی رحمت فرما۔شعب الایمان للبیهقی عن علی رضی اللہ عنه

۱۹۰۷۳ ...ملائکہ اس بندے کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں جو نماز پڑھ کر اپنی جگہ بیٹھا رہے جب تک وہ حدث کا شکار نہ ہو (یعنی بے وضو ہو جائے) اور جب تک کھڑا نہ ہو۔ اللھم اغفرله اللھم ارحمه.مؤطا امام مالک، ابن زنجویه، نسائی، ابن حبان عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۱۹۰۷۴ ... جب کوئی شخص مسجد میں داخل ہوتا ہے تو وہ نماز میں رہتا ہے جب تک نماز اس کو روکے رکھے۔اور ملائکہ اس شخص کے لیے یہ دعا کرتے رہتے ہیں جب تک وہ اس جگہ میں بیٹھا رہے جہاں اس نے نماز پڑھی ہے:

اے اللہ! اس کی مغفرت فرما، اے اللہ اس پر رحم فرما، اے اللہ اس پر اپنی عنایت اور توجہ فرما۔

جب تک کہ وہ بے وضو نہ ہو جائے۔مصنف ابن ابی شیبة، ابن جریر عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۱۹۰۷۵ ... جو شخص نماز کا انتظار کرے وہ نماز میں ہوگا جب تک محدث (بے وضوء) نہ ہو۔ابن ابی شیبة، ابن حبان عن سهل بن سعد

۱۹۰۷۶ ... جو شخص نماز کی انتظار میں رہتا ہے وہ نماز ہی میں رہتا ہے جب تک محدث (بے وضوء) نہ ہو جائے اور ملائکہ اس کے لیے یہ دعا کرتے رہتے ہیں:

اے اللہ! اس کی مغفرت فرما، اے اللہ اس پر رحمت فرما۔ابن جریر عن ابی هریره رضی اللہ عنه

۱۹۰۷۷ ... جس نے وضو کیا پھر مسجد میں آیا اور فجر سے قبل دو رکعت نماز ادا کی پھر بیٹھا رہا حتیٰ کہ فجر کے فرض (جماعت کے ساتھ) ادا کیے تو اس دن اس کی نماز ابرار (برگزیدہ) لوگوں کی نماز لکھی جائے گی اور اس کو وفد الرحمٰن (خدا کے مہمانوں) میں لکھ دیا جائے گا۔

الکبیر للطبرانی عن ابی امامة رضی اللہ عنه

۱۹۰۷۸ جو نماز کی جگہ میں بیٹھا نماز کا انتظار کرتا رہا وہ نماز ہی میں ہوگا حتیٰ کہ نماز پڑھ کر فارغ ہو۔مؤطا امام مالک، ابن حبان، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم، السنن لسعید بن منصور، شعب الایمان للبیهقی عن عبد اللہ بن سلام وعن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۱۹۰۷۹ جو مسجد میں بیٹھ کر نماز کا انتظار کرتا رہے وہ نماز میں مشغول لکھا جائے گا اور ملائکہ اس کے لیے یہ دعا کرتے رہیں گے: اے اللہ! اس کی مغفرت فرما اے اللہ اس پر رحمت فرما۔ جب تک وہ بے وضو نہ ہو جائے۔ابن جریر عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۱۹۰۸۰ ...نماز کے بعد دوسری نماز کا منتظر ایسا ہے جیسے راہ خدا میں جہاد کرنے والا ہتھیار بند شہسوار۔ جو بڑے لشکر میں شریک ہو۔ جب تک کہ وہ نمازی بے وضو نہ ہو جائے یا کھڑا نہ ہو جائے اور ملائکہ اس پر رحمتیں بھیجتے رہیں گے۔الکبیر للطبرانی عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۱۹۰۸۱ بہترین جہاد کی پہرداری نماز کے بعد نماز کا انتظار کرنا اور مجالس ذکر کو لازم پکڑنا ہے۔کوئی بندہ ایسا نہیں ہے جو نماز پڑھ کر اسی جگہ بیٹھا رہے مگر ملائکہ اس کے لیے رحمت کرتے رہتے ہیں جب تک وہ بے وضو نہ ہو جائے۔الجامع لعبدالرزاق، ابن جریر عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۱۹۰۸۲ کوئی بھی بندہ اس وقت تک نماز میں رہتا ہے جب تک وہ نماز کا انتظار کرتا ہے اور اس کو گھر واپس جانے سے صرف اور صرف نماز ہی کا انتظار روکے رکھے۔الدار قطنی فی الافراد عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۱۹۰۸۳ کوئی بھی بندہ اس وقت تک نماز میں رہتا ہے جب نماز (کا انتظار) اس کو روکے رکھے۔الکبیر للطبرانی عن عمران بن حصین

کلام: ......اس روایت میں ایک راوی عبداللہ بن عیسیٰ الخزار ہے جو ضعیف ہے۔مجمع ۲/۳۸۔

۱۹۰۸۴ ... کوئی بھی شخص جب تک نماز کے انتظار میں رہتا ہے وہ درحقیقت نماز ہی میں رہتا ہے۔اور ملائکہ مستقل اس کے لیے یہ دعا کرتے رہتے ہیں جب تک وہ مسجد میں رہے اور باوضو رہے: اے اللہ! اس کی مغفرت فرما اے اللہ اس پر اپنی رحمت فرما۔

عبدالرزاق عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۱۹۰۸۵ تم ہمیشہ خیر پر رہو گے جب تک نماز کا انتظار کرتے رہو گے۔السنن للبیهقی، ابن عساکر عن جابر رضی اللہ عنه

۱۹۰۸۶ کاش تم دیکھتے کہ تمہارا پروردگار آسمان سے دروازہ کھول کر ملائکہ کو دکھاتا ہے اور فخر فرماتا ہے کہ تم نماز کا انتظار کر رہے ہو۔

الکبیر للطبرانی عن معاویة رضی اللہ عنه

۱۹۰۸۷......خوشخبری سنو! اے مسلمانو! خوشخبری! یہ تمہارا پروردگار آسمان کا ایک دروازہ کھول کر ملائکہ کے سامنے تم پر فخر فرماتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے دیکھو میرے بندوں کو، انہوں نے ایک فرض پورا کردیا اور دوسرے فرض کے انتظار میں بیٹھے ہیں۔

ابن ماجه عن ابن عمرو، مسند احمد، الکبیر للطبرانی، حلية الاولياء عن ابن عمرو

الترهيب عن ترک الصلوٰة

نماز چھوڑنے پر وعیدات......من الاکمال

۱۹۰۸۸......جس نے فرض نماز چھوڑ دی حتیٰ کہ بغیر عذر کے وہ فوت ہوگئی (اور وقت نکل گیا) اس کا سارا عمل ضائع ہوگیا۔

ابن ابی شيبة عن ابی الدرداء عن الحسن مرسلاً

۱۹۰۸۹......جس نے نماز چھوڑ دی گویا اس کے اہل وعیال اور سارا مال ودولت اس سے چھن گیا۔

ابو داؤد الطيالسی، البيهقی فی المعرفة عن نوفل

۱۹۰۹۰......جس نے جان بوجھ کر نماز چھوڑ دی اس کا نام جہنم کے دروازے پر لکھ دیا جائے گا ان لوگوں کے ساتھ جو اس میں داخل ہوں گے۔

ابو نعيم عن ابی سعيد

۱۹۰۹۱......جس شخص کی نماز فوت ہوگئی وہ گھر والوں سے اور مال ودولت سے اکیلا رہ گیا۔ الشافعی، السنن للبيهقی عن نوفل بن معاوية

۱۹۰۹۲......ہمارے اور ان کے درمیان نماز کا عہد (اور فرق) ہے۔ پس جس نے نماز چھوڑ دی اس نے کفر کا ارتکاب کرلیا۔

ابن ابی شيبة، ابن حبان، مستدرک الحاکم، السنن للبيهقی، السنن لسعيد بن منصور عن بريدة رضی الله عنه

۱۹۰۹۳......بندے اور کفر کے درمیان نماز چھوڑنے کا فرق ہے۔ ابن ابی شيبة عن جابر رضی الله عنه

۱۹۰۹۴......آدمی اور شرک وکفر کے درمیان نماز چھوڑنے کا فرق ہے۔ مسلم، ترمذی، ابو داؤد، ابن ماجة عن جابر رضی الله عنه

۱۹۰۹۵......اللہ کی قسم! اے گروہ قریش! تم نماز قائم کرتے رہو اور زکوٰۃ ادا کرتے رہو ورنہ میں تم پر کسی آدمی کو بھیج دوں گا پھر میں یا کوئی جوتے ٹانکنے والا تمہارے دین (ضائع کرنے) پر تمہاری گردنیں اڑائے گا۔ مستدرک الحاکم عن علی رضی الله عنه

۱۹۰۹۶......تم نماز کو جان بوجھ کر نہ چھوڑو بے شک جس نے جان بوجھ کر نماز چھوڑ دی اس سے اللہ اور اس کے رسول کا ذمہ بری ہے۔

مسند احمد عن ام ايمن

۱۹۰۹۷......جہاد میں نہ جاؤ، زکوٰۃ وصولی والے تمہارے پاس نہ آئیں، ولا يحبوا (اور وہ منافق نماز نہ پڑھیں) اور تم پر تمہارے علاوہ کسی اور کو امیر نہ بنایا جائے (یہ سب ممکن ہے) لیکن اس دین میں کوئی خیر نہیں جس میں رکوع (یعنی نماز) نہ ہو۔ السنن للبيهقی عن عثمان بن ابی العاص

۱۹۰۹۸......اسلام میں اس شخص کا کوئی حصہ نہیں جس میں نماز نہ ہو اور اس شخص کی کوئی نماز نہیں جس کا وضو نہ ہو۔

البزار عن ابی هريرة رضی الله عنه

۱۹۰۹۹......بندہ اور کفر کے درمیان اور کوئی فرق سوائے اس کے نہیں کہ وہ فرض نماز چھوڑ دے۔ عبد بن حميد عن جابر رضی الله عنه

دوسرا باب......نماز کے احکام، ارکان، مفسدات

اور نماز مکمل کرنے والی چیزوں کے بیان میں

اس میں تین فصلیں ہیں۔

فصل اول......نماز کے باہر کے احکام

اس میں چار فروع ہیں۔

پہلی فرع......ستر عورت (شرمگاہ کی پردگی) اور لباس کے متعلق آداب اور ممنوع چیزوں کے بیان میں

رہ جانے والے بقیہ آداب لباس حرف میم کی کتاب المعیشۃ میں ملاحظہ فرمائیں۔انشاءاللہ۔

۱۹۱۰۰..... مؤمن کی ستر گاہ ناف سے گھٹنوں تک ہے۔سمویہ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۹۱۰۱......ناف سے گھٹنے تک عورت (ستر) ہے۔مستدرك الحاكم عن عبد الله بن جعفر

۱۹۱۰۲......گھٹنوں سے اوپر اور ناف سے نیچے عورت (ستر) ہے۔السنن الدارقطني، السنن للبيهقي، عن ابی ایوب

۱۹۱۰۳......مسلمان کی ران اس کا ستر ہے۔الکبیر للطبرانی عن جرهد

۱۹۱۰۴..... ران ستر ہے۔ترمذی عن جرهد وابن عباس ومحمد بن عبد الله بن جحش

۱۹۱۰۵......اپنی ران کو ڈھک کیونکہ ران ستر ہے۔مستدرك الحاكم عن جرهد وابن عباس ومحمد بن جحش

۱۹۱۰۶......ران کو ڈھکو کیونکہ آدمی کی ران ستر ہے۔مسند احمد، مستدرك الحاكم عن ابن عباس رضی الله عنه

۱۹۱۰۷..... اے جرہد! اپنی ران کو ڈھکو کیونکہ ران ستر ہے۔مسند احمد، ابو داؤد، نسائی، ابن حبان، مستدرك الحاكم عن جرهد

۱۹۱۰۸......اپنی رانوں کو ظاہر مت کرو۔اور کسی زندہ کی ران پر نظر پڑنے دو اور نہ مردہ کی ران پر۔

ابو داؤد، ابن ماجة، مستدرك الحاكم عن علی رضی الله عنه

۱۹۱۰۹......اپنی ران مت کھول اور نہ کسی کی ران کو دیکھ زندہ ہو یا مردہ۔ابو داؤد عن علی رضی الله عنه

۱۹۱۱۰......آدمی کا ستر آدمی پر ایسے ہی ممنوع ہے جیسے عورت کا ستر آدمی پر ممنوع ہے۔اور عورت کا ستر عورت پر بھی اسی طرح ممنوع ہے جس طرح عورت کا ستر آدمی پر ممنوع ہے۔مستدرك الحاكم عن علی رضی الله عنه

۱۹۱۱۱..... اپنے ستر (کی حرمت) کو ڈھانپ لو کیونکہ چھوٹے کا ستر بھی بڑے کے ستر کی طرح حرام ہے۔اور اللہ پاک ستر کھولنے والے کی طرف نظر نہیں فرماتا۔مستدرك الحاكم عن محمد بن عياض الزهری

۱۹۱۱۲......اپنے کپڑوں کو تھام لو۔اور ننگے ہو کے نہ چلو۔ابو داؤد عن المسور بن مخرمة

۱۹۱۱۳......حائض کی نماز بغیر اوڑھنی کے مقبول نہیں۔مسند احمد، ترمذی، ابن ماجة عن عائشة رضی الله عنها

فائدہ:......حائضہ کو نماز معاف ہے اس پر نماز کا وجوب ساقط ہے۔اور یہاں حائض سے مراد محض بالغ عورت ہے یعنی ہر پاک بالغ عورت جس کو حیض آتا ہو اس کو اوڑھنی کے بغیر نماز پڑھنا ممنوع ہے۔

۱۹۱۱۴......اللہ پاک حائضہ (بالغ عورت) کی نماز کو اوڑھنی کے بغیر قبول نہیں فرماتا۔ابو داؤد، مستدرك الحاكم عن عائشة رضی الله عنها

۱۹۱۱۵......اے اسماء! جب عورت حیض (کی عمر) کو پہنچ جائے تو اس کے لیے جائز نہیں کہ اس کے جسم میں سے اس کے علاوہ کچھ اور حصہ نظر آئے۔آپ ﷺ نے ہتھیلیوں اور چہرے کی طرف اشارہ کر کے مذکورہ ارشاد فرمایا۔ابو داؤد عن عائشة رضی الله عنها

۱۹۱۱۶......جب عورت کا پاؤں ظاہر ہو جائے تو پنڈلی ظاہر ہو جاتی ہے۔الفردوس عن عائشة رضی الله عنها

۱۹۱۱۷..... جب تم میں سے کوئی اپنے غلام یا نوکر کی شادی کر دے تو وہ اس کے ناف سے نیچے اور گھٹنوں سے اوپر کے حصے کو نہ دیکھے۔

ابو داؤد، السنن للبیھقی عن ابن عمرو

ستر کے آداب

۱۹۱۱۸ جب تم نماز پڑھو نیچے ازار باندھ لو اور اوپر بھی چادر ڈال کر (قمیص نہ ہونے کی صورت میں) اور یہود کے ساتھ مشابہت مت اختیار کرو۔

الکامل لابن عدی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۱۱۹ ... جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھے تو ازار باندھ لے اور چادر اوڑھ لے۔ابن حبان، السنن للبیھقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۱۲۰ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو دونوں کپڑے پہن لے۔ بے شک اللہ پاک سب سے زیادہ اس بات کا حقدار ہے کہ اس کے لیے زینت اختیار کی جائے۔الاوسط للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۱۲۱..... جب اللہ پاک تم کو وسعت بخشے تو اپنی جانوں پر بھی کشادگی کرو۔ایک آدمی نے اپنے کپڑے جمع کیے ایک آدمی نے ازار (جسم کے نچلے حصہ پر باندھنے والی تہبند) میں اور چادر (جسم کے اوپری حصہ کو ڈھانپنے والی چادر) اور ازار میں نماز پڑھی۔قمیص اور ازار میں نماز پڑھی، قباء (جبہ یا عباء) اور شلوار میں نماز پڑھی،قمیص اور شلوار میں نماز پڑھی، چادر اور شلوار میں نماز پڑھی، قباء اور نیکر (جو صرف شرمگاہ کو چھپائے اور باقی حصہ کو قباء چھپائے اس صورت) میں نماز پڑھی۔قمیص اور نیکر میں نماز پڑھی (جبکہ قمیص گھٹنوں سے نیچے تک ہو) قباء اور نیکر اور چادر میں پڑھی۔

ابن حبان عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۱۲۲..... زمین استغفار کرتی ہے شلوار میں نماز پڑھنے والے کے لیے۔الفردوس عن مالک بن عتاھیہ

فائدہ:..... شلوار کو حضور ﷺ نے پسند فرمایا ہے کیونکہ یہ ستر کو بہت اچھی طرح ڈھانپ لیتی ہے۔

۱۹۱۲۳..... کیا تم سب کے پاس (دو) دو کپڑے ہیں؟

نسائی، ابن ماجۃ، ابو داؤد، عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ، مسند احمد، ابو داؤد، شعب الایمان للبیھقی عن طلق

۱۹۱۲۴..... جو شخص ایک کپڑے میں نماز پڑھے وہ دونوں (طرفوں) کو مخالف سمتوں پر ڈال (کر شلی) کر لے (کہ کہیں کپڑا کھل کر بے ستری کی نوبت نہ آجائے۔بخاری عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۱۲۵ اے جابر! جب (کپڑا) کشادہ بڑا ہو تو اس کی دونوں طرفوں کو مخالف سمتوں پر ڈال دے اور اگر کپڑا چھوٹا ہو تو اس کو کولہے کے اوپر باندھ لے۔بخاری، مسلم عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۹۱۲۶ جب تم میں سے کوئی شخص ایک ہی کپڑے میں نماز پڑھے تو دونوں کناروں کو کندھے پر مخالف سمت میں آڑا (کراس) ڈال لے۔

مسند احمد، ابو داؤد، ابن حبان عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ، مسند احمد عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

ممنوعات (لباس)

۱۹۱۲۷..... جس نے اپنی ازار کو بڑائی کی وجہ سے لٹکایا وہ حل وحرم کہیں بھی اللہ کی رحمت کا مورد نہ ہوگا۔ابو داؤد عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۹۱۲۸..... جو شخص نماز میں تکبر کی وجہ سے اپنے کپڑے کو کھینچے وہ اللہ کی رحمت نہ پائے گا نہ حل میں اور نہ حرم میں (حرم مکہ مدینہ میں جہاں کسی کو بھی مارنا ممنوع ہے۔اور حل اس کے ماسوا ساری کائنات)۔الطیالسی، السنن للبیھقی عن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۹۱۲۹..... حضور ﷺ نے (محض) شلوار میں نماز پڑھنے کو منع فرمایا۔التاریخ للخطیب عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۹۱۳۰..... حضور ﷺ نے منع فرمایا اس بارے کہ کوئی لحاف میں نماز پڑھے جس کو باندھا نہ جا سکے نیز منع فرمایا کہ صرف شلوار میں کوئی نماز پڑھے

اوراوپرکوئی کپڑانہ ہو۔ابوداؤد، مستدرک الحاکم عن بریدة رضی اللہ عنہ

۱۹۱۳۱۔۔۔ اس بات سے منع فرمایا کہ نماز میں سدل کیا جائے۔(سر یا کندھے پر کپڑا ڈال کر دونوں سرے لٹکتے چھوڑ دیے جائیں۔)
نیز اس بات سے منع فرمایا کہ کوئی اپنے منہ کو ڈھانپ کر نماز پڑھے۔

مسند احمد، ابن ماجہ، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، مستدرک الحاکم عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۱۹۱۳۲۔۔۔ جب کسی کے پاس دو کپڑے ہوں تو وہ دونوں میں نماز پڑھے اور اگر کسی کے پاس صرف ایک ہی کپڑا ہو تو وہ اس کو ازار (تہبند) باندھ لے۔اور یہودیوں کی طرح ایک کپڑے میں پورا لپٹ کر نماز نہ پڑھے (بلکہ اس کے دونوں سرے مخالف سمتوں میں کندھے پر ڈال لے)۔

مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۱۳۴۔۔۔کوئی شخص ایک کپڑے میں یوں نماز نہ پڑھے کہ اس کپڑے کا کوئی کنارہ کندھے پر نہ ہو۔(کیونکہ اس طرح کپڑا کھلنے کے ساتھ ستر کھلنے کا پورا امکان ہے)۔مسند احمد، بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۱۹۱۳۵۔۔۔جب تم نماز پڑھو تو (ازار وغیرہ کا) لٹکتا ہوا کپڑا نہ چھوڑو۔بے شک لٹکتے ہوئے کپڑے کا جو حصہ زمین پر پہنچے گا وہ جہنم میں جائے گا۔

التاریخ للبخاری، الکبیر للطبرانی، شعب الایمان للبیہقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۹۱۳۶۔۔۔ابوجہم بن حذیفہ کے پاس یہ قمیص لے جاؤ اور انبجانیہ کپڑا لے آؤ اس نے تو ابھی میری نماز میں خلل ڈال دیا ہے۔

بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجة عن عائشة رضی اللہ عنہ

الاکمال

۱۹۱۳۷۔۔۔ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو ازار باندھ لے اور چادر اوپر جسم پر ڈال لے۔

مسند احمد، ابن حبان، السنن للبیہقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۱۳۸۔۔۔جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو دونوں کپڑے پہن لے۔اللہ پاک سب سے زیادہ حقدار ہے کہ اس کے لیے زینت اختیار کی جائے۔اگر کسی کے پاس دو کپڑے نہ ہوں تو نماز پڑھتے ہوئے ازار باندھ لے اور یہود کی طرح ایک کپڑے میں پورا لپٹ کر بغیر دونوں کندھوں پر مخالف طرفیں ڈالے نماز نہ پڑھے۔السنن للبیہقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۱۳۹۔۔۔ایک کپڑے میں پورے نہ لپٹ جاؤ۔یہود کی طرح، (بلکہ اس کی دونوں سمتوں کو کاندھے پر مخالف سمتوں میں ڈال لو)۔

مسند احمد، عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۱۴۰۔۔۔ جب تم نماز پڑھو اور تمہارے پاس ایک ہی کپڑا ہو تو اگر وہ بڑا ہو تو اس کو لپیٹ (کر دونوں جانبوں کو کاندھے پر مخالف سمتوں میں ڈال) لو اور اگر وہ ایک کپڑا چھوٹا ہو تو اس کا تہبند باندھ لو۔ابن خزیمة، ابن حبان عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۹۱۴۱۔۔۔ جب کپڑا بڑا ہو تو اس میں اس طرح نماز پڑھو کہ اس کے دونوں جانب کو کاندھے پر مخالف سمتوں میں ڈال لو۔اور اگر کپڑا چھوٹا ہو تو اس کا ازار باندھ لو۔الجامع لعبدالرزاق، الدیلمی عن علی رضی اللہ عنہ

۱۹۱۴۲۔۔۔جب کپڑا کشادہ ہو تو اس کو لپیٹ لو (اور دونوں کنارے کندھوں پر مخالف جانبوں میں ڈال دو) اور اگر کپڑا چھوٹا ہو تو اس کی ازار باندھ لو۔

الکبیر للطبرانی عن عبادة بن الصامت

نبی ﷺ سے کسی نے ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کے بارے میں دریافت کیا تھا۔تب آپ ﷺ نے جواب ارشاد فرمایا۔

۱۹۱۴۳۔۔۔جس کے پاس بڑا ازار ہو وہ اس کو جسم پر لپیٹ (کر اس کی دونوں جانبیں کاندھے پر مخالف سمتوں میں ڈال) لے اور اگر وہ ازار چھوٹی ہو تو اس کا تہبند باندھ لے۔حمزہ بن یوسف السہمی فی معجمہ، ابن النجار عن علی رضی اللہ عنہ

۱۹۱۴۴..... اے جابر! اگر کپڑا بڑا ہو تو اس کی دونوں طرفوں کو ادھر ادھر ڈال لے اور اگر تنگ ہو تو اس کو کمر پر باندھ لے۔

بخاری، مسلم، ابو داؤد، ابن الجارود، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن جابر رضی اللہ عنہ

بخاری کے الفاظ یہ ہیں:

ان کان واسعا فالتحف به وان کان ضیقا فاتزر به

۱۹۱۴۵..... کیا تم میں سے ہر شخص کے پاس دو کپڑے ہیں؟

مصنف ابن ابی شیبة، بخاری، مسلم، ابو داؤد، ابن ماجة، نسائی عن ابی هریرة رضی الله عنه

فائدہ:..... رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا تھا کہ یا رسول اللہ ایک کپڑے میں نماز پڑھنا کیسا ہے؟ تب آپ ﷺ نے جواب ارشاد فرمایا: (یعنی ایک کپڑے میں بھی نماز جائز ہے جبکہ دوسرا کپڑا نہ ہو)۔ مسند احمد، ابو داؤد، ابن حبان، الکبیر للطبرانی عن قیس بن طلق عن ابیه

۱۹۱۴۶..... تم میں سے کوئی بھی شخص یہود کی طرح ایک کپڑے میں لپٹ کر نماز نہ پڑھے بلکہ اس کو کاندھوں پر مخالف سمتوں میں ڈال لے اور جس کے پاس دو کپڑے ہوں تو وہ ایک کے ساتھ ازار باندھ لے پھر نماز پڑھ لے۔ الجامع لعبدالرزاق عن ابن عمر رضی الله عنه

۱۹۱۴۷..... کاندھوں پر کپڑا ڈال لے اور پھر نماز پڑھ لے۔ ابن حبان عن ابی هریرة رضی الله عنه

ایک شخص نے ایک کپڑے میں نماز کے بارے میں پوچھا تو آپ نے یہ جواب ارشاد فرمایا۔

۱۹۱۴۸..... ننگے ہو کر نہ چلو۔ الکبیر للطبرانی عن المسور بن مخرمة

۱۹۱۴۹..... ننگے بدن نہ چلو۔ الشیرازی فی الالقاب عن المسور بن مخرمة

۱۹۱۵۰..... اے چچا! ننگے بدن نہ چلو۔ ابن النجار عن ابن عباس رضی الله عنه

۱۹۱۵۱..... اگر میں اپنے ستر کو اپنے بالوں سے چھپا سکتا تو ضرور چھپا لیتا۔ الدیلمی عن ابی هریرة رضی الله عنه

فائدہ:..... ستر یعنی ناف سے گھٹنوں تک کی جگہ کو چھپانے کی انتہائی سخت تاکید مطلوب ہے کہ اگر میرے پاس کپڑے نہ ہوں اور میرے سر کے بال لمبے ہوں تو میں انہی سے ستر عورت کا کام لیتا۔

۱۹۱۵۲..... مؤمن کی ران بھی ستر ہے۔ (ستر یعنی ہر وہ جگہ جس کا چھپانا فرض ہے)۔ ابو نعیم عن جرهد رضی الله عنه

۱۹۱۵۳..... ران (شرم گاہ کے ساتھ) ستر میں شامل ہے۔ ابن جریر عن جرهد وابن عباس رضی الله عنه

۱۹۱۵۴..... اس (ران) کو ڈھانپ لے بے شک یہ عورت (ستر) ہے۔ الکبیر للطبرانی عن جرهد رضی الله عنه

۱۹۱۵۵..... اس کو ڈھک یہ عورت یعنی ستر ہے۔ عبدالرزاق، ابن حبان، الخرائطی السنن للبیهقی عن جرهد

۱۹۱۵۶..... اے معمر! اپنی ران کو ڈھک یہ ستر ہے۔ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابی لیلی

۱۹۱۵۷..... آدمی کی ران بھی عورت یعنی ستر ہے (جس کا چھپانا فرض ہے شرم گاہ کی طرح)۔

الکبیر للطبرانی، ابو نعیم، ابن جریر عن حذیفة رضی الله عنه

۱۹۱۵۸..... مسلمان کی ران بھی اس کا ستر ہے۔ ابن جریر، ابو نعیم عن عبد الله بن جرهد اسلمی عن ابیه

۱۹۱۵۹..... کسی زندہ شخص کی ران پر نظر ڈال اور نہ کسی مردہ شخص کی ران پر نظر ڈال کیونکہ ران بھی ستر (میں شامل) ہے۔

ابن عساکر عن علی رضی الله عنه

۱۹۱۶۰..... اے علی! اپنی ران کو ڈھانپ، یہ ستر ہے۔ اے معمر! اپنی ران کو ڈھانپ بے شک دونوں رانیں ستر (میں شامل) ہیں۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم، السنن للبیهقی عن محمد بن جحش

۱۹۱۶۱..... جب لڑکی کو حیض آنا شروع ہو جائے تو اس کی نماز بغیر اوڑھنی کے قبول نہیں ہوتی۔ ابن ابی شیبة عن الحسن مرسلاً

۱۹۱۶۲...... اللہ پاک لعنت فرمائے (ستر کا حصہ) دیکھنے والے پر اور دکھانے والے پر۔

السنن للبیهقی عن الحسن مرسلاً، الدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

دوسری فرع...... قبلہ رُو ہونے کے بیان میں

۱۹۱۶۳ مشرق ومغرب کے درمیان (سارا) قبلہ ہے۔

ترمذی، ابن ماجة، مستدرك الحاكم عن ابی هريرة رضی الله عنه، ترمذی حسن صحيح

فائدہ:...... فرمان پروردگار ہے:

قل للّٰه المشرق والمغرب یهدی من یشاء الی صراط مستقیم.

کہہ دے: مشرق ومغرب اللہ کے لیے ہے، وہ جس کو چاہتا ہے سیدھی راہ کی ہدایت دیتا ہے۔

مذکورہ بالا حدیث اسی فرمان الٰہی کی تائید ہے۔ یعنی قبلہ معلوم نہ ہونے کی صورت میں فاینما تولوا فثم وجه الله جہاں کہیں تمہارا منہ پھر جائے وہیں خدا ہے۔

الاکمال

۱۹۱۶۴ بیت اللہ مسجد (حرام) والوں کے لیے قبلہ ہے، مسجد اہل حرم کے لیے قبلہ ہے اور حرم مشرق ومغرب میں میری امت کے تمام اہل ارض کے لیے قبلہ ہے۔ شعب الایمان للبیهقی وضعفه عن ابن عباس رضی الله عنه

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کی روایت ضعیف ہے۔

تیسری فرع...... جگہ، اس کے ممنوعات اور سُترہ کے بیان میں

جگہ

۱۹۱۶۵ جب تم سرکنڈوں (نرکل یا گنوں کے کھیت) یا برفانی علاقے یا دلدل جیسی کسی زمین میں ہو (جہاں ہاتھ پاؤں ہلانا یا ہاتھ پاؤں ہلانے میں خطرہ کا اندیشہ ہو) اور وہاں نماز کا وقت ہو جائے تو اشارہ کے ساتھ نماز پڑھ لو۔ الکبیر للطبرانی عن عبد الله المزنی

الاعطان...... ممنوع مقامات صلوٰۃ

۱۹۱۶۶...... سات مقامات پر نماز پڑھنا جائز نہیں بیت اللہ کی چھت، قبرستان، کوڑا خانہ، مذبح خانہ، حمام، اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ اور راستے کے درمیان۔ ابن ماجة عن عمر رضی الله عنه

۱۹۱۶۷...... جب تم کو نماز کا وقت ہو جائے اور تم بکریوں کے باڑے میں ہو تو وہاں نماز پڑھ لو۔ کیونکہ بکریوں میں سکینہ اور برکت ہے۔ اور جب تم کو نماز کا وقت اونٹوں کے باڑے میں ہو جائے تو وہاں سے نکل جاؤ اور پھر نماز پڑھو۔ کیونکہ یہ (اونٹ) جنوں میں سے پیدا ہوئے ہیں، کیا تم نہیں دیکھتے کہ جب اونٹ غضب آور ہوتا ہے کس طرح ناک سے پھڑ پھڑاتا اور چھینٹیں مارتا ہے۔

الشافعی، السنن للبیهقی عن عبد الله بن مغفل

۱۹۱۶۸......بکریوں کے ناک کی ریزش اپنے سے پونچھ ڈالوان کے باڑوں میں خوش رہواوران باڑوں کے گوشے میں نماز پڑھ لو۔کیونکہ یہ جنت کے جانوروں میں سے ہے۔المعرفة للبیهقی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۹۱۶۹۔ اگرتم بکریوں کے باڑے اوراونٹوں کے باڑے کے سواکوئی جگہ نہ پاؤتو بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لواوراونٹوں کے باڑے میں نماز نہ پڑھو۔(کیونکہ ان کی پیدائش شیاطین میں سے ہوئی ہے)۔ابن ماجه عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۹۱۷۰......تم لوگ اونٹوں کے باڑے میں نماز نہ پڑھو۔کیونکہ یہ شیاطین سے ہیں اور بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لو۔بے شک وہ برکت والی چیز ہیں۔مسند احمد، ابوداؤد عن البراء رضی الله عنه

۱۹۱۷۱......اونٹوں کے باڑے میں نماز نہ پڑھی جائے اور بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھی جاسکتی ہے۔ابن ماجة عن سبرة بن معبد

۱۹۱۷۲۔ بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لو،لیکن اونٹوں کے باڑے میں نماز نہ پڑھو۔ترمذی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۹۱۷۳۔ ...بکری جنت کے جانوروں میں سے ہے۔ان کے ناک کوصرف پونچھ لو(دھونے کی ضرورت نہیں)اوران کے باڑوں میں نماز پڑھ لو۔
السنن للبیهقی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۹۱۷۴......بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لو۔اوراونٹوں کے باڑے میں نہ پڑھو۔کیونکہ ان کی پیدائش شیاطین سے ہوئی ہے۔
ابن ماجة عن عبد الله بن مغفل

۱۹۱۷۵......بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لو۔ان کے دودھ سے وضو کا کام نہ لو۔اوراونٹوں کے باڑے میں نماز نہ پڑھواوران کے دودھ سے وضو کرلو۔الکبیر للطبرانی عن اسید بن حضیر

۱۹۱۷۶......بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھواوران کے ناک کو پونچھ لوکیونکہ یہ جنت کے جانوروں میں سے ہے۔
الکامل لابن عدی، السنن للبیهقی عن ابی هریرة رضی الله عنه

الاکمال

۱۹۱۷۷......بکریوں کے باڑے میں جب تجھے نماز کا وقت ہوجائے تو وہاں نماز پڑھ لے،اور جب اونٹوں کے باڑے میں نماز کا وقت ہوجائے تو وہاں سے نکل لے کیونکہ ان کی تخلیق شیاطین سے ہوئی ہے۔الجامع لعبدالرزاق عن عبد الله بن مغفل

۱۹۱۷۸......اگرتم بکریوں کے باڑے اوراونٹوں کے باڑے کے سواکوئی جگہ نہ پاؤتو بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لو۔لیکن اونٹوں کے باڑے میں نماز نہ پڑھو۔مصنف ابن ابی شیبة عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۹۱۷۹......جب نماز کا وقت آجائے اورتم بکریوں اوراونٹوں کے باڑے کے سواکوئی اور جگہ نہ پاؤتو بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لولیکن اونٹوں کے باڑے میں نماز نہ پڑھو۔السنن للبیهقی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۹۱۸۰۔ ...بکریوں کے باڑوں میں نماز ادا کرلو۔لیکن اونٹوں کے باڑوں میں نماز نہ پڑھو۔
مسند احمد، البغوی، الکبیر للطبرانی، السنن للبیهقی عن عبدالملک بن ربیع بن سبرة بن معبد عن ابیه عن جده

۱۹۱۸۱......جب تمہارااونٹوں کے باڑے پرگزر ہوتو وہاں نماز نہ پڑھو۔ہاں بکریوں کے باڑے پرگزر ہوتو وہاں نماز پڑھ سکتے ہواگر چاہو۔
السنن للبیهقی عن عبد الله بن مغفل

۱۹۱۸۲......بکریوں کے باڑوں میں نماز پڑھ لواوران کے ناک کوصرف پونچھ ڈالوکیونکہ یہ جنت کے جانوروں میں سے ہے۔
عبدالرزاق عن معمر عن ابی اسحاق عن رجل من قریش وعن ابی عتبة عن حیان عن رجل بالمدینة مرسلاً

١٩١٨٣... بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھی جاسکتی ہے لیکن اونٹوں کے باڑے میں نماز نہیں پڑھی جاسکتی۔

عبدالرزاق عن معمر عن الحسن وقتادة مرسلاً

١٩١٨٤... اونٹوں کے باڑے میں نماز نہ پڑھو، ہاں بکریوں کے باڑے میں پڑھ سکتے ہو۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

١٩١٨٥... اونٹوں کے باڑے میں نماز نہ پڑھو کیونکہ ان کی تخلیق جنوں سے ہوتی ہے، کیا تم ان کے غصہ کے وقت ان کی (باؤلی) ہیئت اور ان کی آنکھوں کو نہیں دیکھتے۔ ہاں بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ سکتے ہو کیونکہ یہ (بکریاں) رحمٰن کی برکت ہیں۔

ابن جریر فی تهذیبه، الکبیر للطبرانی عن عبد اللہ بن مغفل

قبرستان میں یا قبر کے پاس نماز پڑھنا

١٩١٨٦... قبر کی طرف رخ کرکے نماز نہ پڑھو اور نہ قبر کے اوپر نماز پڑھو۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

١٩١٨٧... زمین تمام کی تمام مسجد ہے (جہاں نماز پڑھی جاسکتی ہے) سوائے قبرستان اور حمام کے۔

مسند احمد، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجة، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

١٩١٨٨... اللہ پاک یہود کو برباد کرے، انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مساجد بنالیا ہے۔

بخاری، مسلم، ابوداؤد عن ابی هریرة رضی اللہ عنہ

١٩١٨٩... اللہ پاک یہود و نصاریٰ پر لعنت کرے انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مساجد بنالیا ہے۔ مسند احمد عن اسامة بن زید، مسند احمد، بخاری، مسلم، نسائی عن عائشة رضی اللہ عنہا وابن عباس رضی اللہ عنہ، مسلم عن ابی هریرة رضی اللہ عنہ

١٩١٩٠... ان لوگوں میں جب کوئی مرد صالح فوت کر جاتا ہے تو اس کی قبر پر مسجد بنالیتے ہیں اور اس میں طرح طرح کی شکلیں بناتے ہیں یہ لوگ قیامت کے دن اللہ کے ہاں سب سے زیادہ بدترین مخلوق ہوں گے۔ مسند احمد، بخاری، مسلم، نسائی عن عائشة رضی اللہ عنہا

١٩١٩١... نبی ﷺ نے قبروں کی طرف رخ کرکے نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔ ابن حبان عن انس رضی اللہ عنہ

الاکمال

١٩١٩٢... انسانوں میں سب سے زیادہ بدترین انسان وہ ہیں جو قیامت کے وقوع کے وقت زندہ ہوں گے اور وہ لوگ جو قبروں کو مسجدیں بنالیتے ہیں۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

١٩١٩٣... آگاہ رہو! تم سے قبل جو لوگ تھے انہوں نے اپنے انبیاء اور نیک لوگوں کی قبروں کو مسجدیں بنالیا تھا پس تم قبروں کو مسجدیں نہ بنالینا میں تم کو اس سے روکتا ہوں۔ ابن سعد عن جندب

١٩١٩٤... لوگوں میں سب سے بدترین لوگ وہ ہیں جو قبروں کو مسجدوں میں تبدیل کردیتے ہیں۔ الجامع لعبدالرزاق عن علی رضی اللہ عنہ

١٩١٩٥... بنی اسرائیل اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجدیں بنالیتے تھے۔ لیکن تم قبروں کو مسجدیں نہ بنالینا میں تم کو اس سے روکتا ہوں۔

طبقات ابن سعد

١٩١٩٦... بنی اسرائیل نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مساجد بنالیا تھا پس اللہ پاک نے ان پر لعنت فرمادی۔ عبدالرزاق عن عمرو بن دینار

١٩١٩٧... باغ (کھیت وغیرہ) جس میں گندگی اور بدبودار چیزیں (بھی) ڈالی جاتی ہیں۔ جب ان کو تین بار پانی دے دیا جائے تو اس میں نماز پڑھ لے۔ الاوسط للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

حمام میں یا سونے والے اور بے وضو کے پیچھے نماز پڑھنا

۱۹۱۹۸..... حضور ﷺ نے حمام (اس میں غسل خانہ اور بیت الخلاء وغیرہ شامل ہیں) میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا اور کھلے ستر والے کو سلام کرنے سے منع فرمایا۔ الضعفاء للعقیلی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۹۱۹۹..... حضور اکرم ﷺ نے بے وضو اور (نماز میں) سونے والے شخص کے پیچھے نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

ابن ماجة عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۹۲۰۰..... سونے والے اور بے وضو شخص کے پیچھے نماز نہ پڑھو۔ ابو داؤد، السنن للبیھقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:..... امام خطابی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث ضعف سند کی بناء پر درجہ صحت کو نہیں پہنچتی۔ عون المعبود ۲/۳۸۷۔

سترہ (آڑ) کا بیان

۱۹۲۰۱..... جو شخص اپنے اور قبلے کے درمیان کسی کو نہ آنے دے سکتا ہو تو وہ ایسا ہی کرے۔ ابو داؤد عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۹۲۰۲..... جو تم میں سے نماز پڑھے وہ سامنے سترہ (ہاتھ بھر اونچی کوئی بے جان آڑ) کرلے اور اس سترے کے قریب ہو کر نماز پڑھے تاکہ شیطان اس کی نماز کو قطع نہ کر سکے (کسی کسی کتے یا بلی یا کسی انسان کی شکل میں آکر سترے کے اندر سے نہ گذر جائے۔ اگرچہ اس سے نماز تو نہیں ٹوٹتی مگر نماز میں خلل آجاتا ہے اور دھیان بٹ جاتا ہے)۔ مسند احمد، ابو داؤد، نسائی، ابن حبان، مستدرك الحاكم عن سهل بن ابی حثمه

۱۹۲۰۳..... اپنی نماز میں آگے سترہ کرلیا کرو خواہ ایک تیر کے ساتھ کیوں نہ ہو۔ مسند احمد، مستدرك الحاكم. السنن للبیھقی عن الربیع بن سبرة

۱۹۲۰۴..... امام کا سترہ مقتدیوں کا بھی سترہ ہے۔ الاوسط للطبرانی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۹۲۰۵..... قبلہ (یا قبلہ رخ کسی بھی آڑ) کے قریب ہو کر نماز پڑھو۔ البزار، شعب الایمان للبیھقی ابن عساکر عن عائشة رضی اللہ عنها

۱۹۲۰۶..... نماز کے وقت اپنے سامنے خط کھینچ کر اور پتھر یا جو چیز میسر آجائے اس کو رکھ کر سترہ بنالے اگرچہ مؤمن کی نماز کو کوئی چیز قطع نہیں کر سکتی۔

ابن عساکر عن انس رضی اللہ عنہ

۱۹۲۰۷..... نماز کے وقت کجاوے کی لکڑی کی طرح کوئی چیز آگے رکھ لیا کرو اگرچہ آگے گذرنے والی کوئی چیز نمازی کو نقصان نہیں پہنچاتی۔

الطیالسی، ابن حبان عن طلحة

۱۹۲۰۸..... بلی کا نمازی کے آگے سے گزرنا نماز نہیں توڑتا اس لیے کہ یہ گھر میں رہنے والی چیزوں میں سے ہے۔

ابن ماجة، مستدرك الحاكم عن ابی هریرة رضی اللہ عنہ

۱۹۲۰۹..... جب تم کجاوے کی لکڑی کے مثل کوئی چیز نماز کے وقت آگے رکھ لو تو پھر اس لکڑی کے آگے سے گذرنے والی کوئی شی نماز میں نقصان نہیں ڈال سکتی۔ ابو داؤد عن طلحة بن عبید اللہ

۱۹۲۱۰..... جب کوئی شخص سترہ کے پیچھے نماز پڑھے تو اس کے قریب ہو جائے تاکہ شیطان اس کے اور نمازی کے درمیان نہ گزر سکے۔

الکبیر للطبرانی، الضیاء عن جبیر بن مطعم

نمازی کے سامنے سے گذرنے والے کو روکے

۱۹۲۱۱..... جب کوئی شخص نماز پڑھے تو وہ سترے کو سامنے رکھ کر نماز پڑھے اور اس کے قریب ہو جائے اور یوں کسی کو آگے سے گذرنے کا راستہ نہ

چھوڑے اگر پھر بھی کوئی درمیان سے گذرے تو اس سے جنگ کرے کیونکہ وہ شیطان ہے۔

ابو داؤد، ابن ماجة، ابن حبان، السنن للبیھقی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۹۲۱۲..... جب کوئی شخص کسی چیز کے پیچھے نماز پڑھے جو اس کو لوگوں سے چھپا رہی ہو اور پھر کوئی درمیان سے گذرے تو اس کے سینے پر دھکا دے پھر اگر وہ انکار کرے تو اس سے جنگ کرے کیونکہ وہ شیطان ہے۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، ابو داؤد، نسائی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۹۲۱۳..... جب کوئی شخص نماز پڑھے تو اپنے چہرے کے سامنے کوئی آڑ کرلے اگر کوئی اور چیز نہ ہو تو اپنے عصا کو سامنے گاڑ لے۔ اگر عصا بھی نہ ہو تو سامنے خط کھینچ لے پھر اس کے آگے سے گذرنے والی کوئی چیز نقصان نہیں دے سکتی۔

الجامع لعبدالرزاق، مسند احمد ابو داؤد، ابن ماجة عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

۱۹۲۱۴..... جب کوئی کھڑا ہو کر نماز پڑھے تو اس کو کجاوے کی طرح کوئی بھی لکڑی چھپا سکتی ہے، اگر ایسی کوئی لکڑی نہ ملے تو اس کی نماز کو گدھا، عورت اور کالا کتا فاسد کردے گا۔ کالے اور سرخ کتے میں کیا فرق ہے؟ ابوذر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا گیا: ارشاد فرمایا: یہ سوال تمہاری طرح میں نے بھی رسول اللہ ﷺ سے کیا تھا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا: کالا کتا شیطان ہوتا ہے۔ مسلم، نسائی عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... جمہور احناف کے نزدیک نمازی کے آگے سے کسی جاندار کے گذرنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔ اور حدیث میں یہ تاکیداً حکم ارشاد فرمایا گیا ہے کیونکہ نماز میں خلل ضرور پیدا ہوتا ہے اور نمازی کا دھیان بٹ جاتا ہے۔ دیکھئے فقہی کتب میں کتاب الصلوٰۃ۔ نیز ملاحظہ کریں ۱۹۲۱۹، اور ۱۹۲۰۶۔

۱۹۲۱۵..... جب کوئی نماز پڑھے تو کسی کو آگے سے نہ گذرنے دے بلکہ جس قدر ممکن ہو اس کو دور کردے اگر وہ باز نہ آئے تو اس سے قتال کرے کیونکہ وہ شیطان ہے۔ مسلم، ابو داؤد، نسائی عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۹۲۱۶..... جب کوئی نماز پڑھے تو کسی کو آگے سے گذرتا نہ چھوڑے اگر وہ انکار کرے تو اس سے قتال کرے۔ کیونکہ اس کے ساتھ اس کا ساتھی (شیطان) ہے۔ مسند احمد، مسلم، ابن ماجه عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۲۱۷..... جب تم میں سے کوئی ایک نماز کے وقت اپنے سامنے کجاوے کی لکڑی کی طرح رکھ لے تو پھر (بے خطر ہو کر) نماز پڑھ لے اور جو اس لکڑی کے پار سے گزرے اس کی پرواہ نہ کرے۔ مسلم، ترمذی عن طلحة

۱۹۲۱۸..... کجاوے کی پچھلی لکڑی جیسی (اونچی) کوئی چیز سامنے رکھ لے تو پھر اس کے آگے سے گزرنے والے سے کوئی نقصان نہیں۔

مسند احمد، ابن ماجة عن طلحة رضی اللہ عنہ

۱۹۲۱۹..... نماز کو کوئی شئی قطع (فاسد) نہیں کرسکتی، اور جس قدر ہو سکے (آگے سے گزرنے والے کو) دور کردو۔ کیونکہ وہ شیطان ہے۔

ابو داؤد عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۹۲۲۰..... نماز کو قطع کردیتا ہے، (یعنی خلل انداز ہوتا ہے) گدھا، عورت اور کتا۔

احمد، ابن ماجه عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ وعن عبد اللہ بن مغفل

۱۹۲۲۱..... نماز کو قطع کردیتی ہے حائضہ عورت اور کالا کتا۔ ابو داؤد، ابن ماجة عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۹۲۲۲..... نماز کو قطع کردیتی ہے: عورت، گدھا اور کتا اور اس سے حفاظت کجاوے کی پچھلی لکڑی جیسی چیز سے ہو سکتی ہے۔

مسلم عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

۱۹۲۲۳..... آدمی کی نماز کو قطع کردیتی ہے عورت، گدھا اور کالا کتا جب کہ اس کے سامنے کجاوے کی لکڑی کی طرح کوئی چیز نہ ہو اور کالا کتا شیطان ہے۔

مسند احمد، ابن حبان، ابن ماجة، نسائی، ترمذی، ابو داؤد عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

الاکمال

۱۹۲۲۴۔۔۔ جب کوئی نماز پڑھے تو سترہ آگے کرے۔ الجامع لعبدالرزاق عن ابی عتیبۃ عن صفوان

۱۹۲۲۵۔۔۔ کوئی بھی نماز کے وقت چھپ جائے خواہ ایک تیر کے ساتھ کیوں نہ ہو (یعنی آگے سترہ قائم کرے)۔

مصنف ابن ابی شیبۃ، البغوی، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم، السنن للبیھقی عن سبرۃ معبد الجھنی

۱۹۲۲۶۔۔۔ جب کوئی سترہ کے پیچھے نماز پڑھے تو اس کے قریب ہو جائے تاکہ شیطان اس کے اور سترہ کے درمیان سے نہ گزر سکے۔

الکبیر للطبرانی، الضیاء عن نافع بن جبیر بن مطعم عن ابیہ، الکبیر للطبرانی عن نافع بن جبیر عن سھل بن سعد، الکبیر للطبرانی عن نافع بن جبیر عن سھل بن ابی حثمۃ

۱۹۲۲۷۔۔۔ جب کوئی شخص نماز پڑھے تو سترہ کے سامنے نماز پڑھے اور اس سے قریب تر ہو جائے کیونکہ شیطان اس کے اور سترہ کے درمیان سے گذرے گا۔ الجامع لعبدالرزاق عن نافع بن جبیر بن مطعم مرسلاً

۱۹۲۲۸۔۔۔ جب تیرے سامنے کجاوے کے مثل لکڑی ہو تو پھر اس کے آگے سے جو چیز گزرے اس کا تجھے کوئی ضرر نہیں۔

الخطیب فی التاریخ عن موسیٰ بن طلحۃ عن ابیہ

۱۹۲۲۹۔۔۔ جب تیرے اور راستے کے درمیان کجاوے کی پچھلی لکڑی کی طرح کوئی چیز ہو تب تیرے آگے گذرنے والے کا تجھے کوئی نقصان نہیں۔

عبدالرزاق عن المھلب بن ابی صفرۃ عن رجل من الصحابۃ

۱۹۲۳۰۔۔۔ جب تیرے اور تیرے آگے سے گذرنے والے کے درمیان کجاوے کے مثل کوئی لکڑی ہو تو وہ تیرے سترے کے لیے کافی ہے۔

مصنف ابن ابی شیبۃ عن المھلب بن ابی صفرۃ

۱۹۲۳۱۔۔۔ جب کوئی نماز پڑھنے کا ارادہ کرے اور اپنے سامنے کجاوے کی پچھلی لکڑی کی طرح کوئی چیز رکھ لے تو نماز پڑھ لے اور جو اس سترے کے آگے سے گزرے اس کی کوئی پرواہ نہ کرے۔ ابن ابی شیبۃ، مسلم، ترمذی عن موسی بن طلحۃ عن ابیہ

۱۹۲۳۲۔۔۔ سترے کے لیے کجاوے کی لکڑی (کے بقدر) جیسی کوئی بھی شے کافی ہے خواہ وہ بال کی طرح باریک ہو۔

مستدرک الحاکم، ابن عساکر عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۲۳۳۔۔۔ جانوروں وغیرہ سے مصلی کجاوے کی لکڑی کی مثل کسی شی کو آگے رکھ کر بچ سکتا ہے۔ عبدالرزاق عن موسیٰ بن طلحۃ مرسلاً

۱۹۲۳۴۔۔۔ جب کوئی شخص کسی چیز کے آگے نماز پڑھے تو اس کے قریب ہو جائے۔ الدارقطنی فی الافراد عن طلحۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۲۳۵۔۔۔ کجاوے کی پچھلی لکڑی کی طرح۔ مسلم عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ سے نماز کے سترے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے مذکورہ جواب ارشاد فرمایا۔

۱۹۲۳۶۔۔۔ جب کوئی شخص نماز پڑھے اور اس کے آگے کجاوے کی آخری یا درمیانی لکڑی کی مانند کوئی شے نہ ہو تو اس کی نماز کو کالا کتا، عورت اور گدھا فاسد کر دے گا۔ راوی کہتے ہیں: میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ سرخ اور سفید کے مقابلے میں کالے کتے کی تخصیص کی کیا وجہ ہے؟ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے بھتیجے! تمہاری طرح میں نے بھی رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا تھا آپ ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا تھا کہ کالا کتا شیطان ہوتا ہے۔ ترمذی، حسن صحیح عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۹۲۳۷۔۔۔ جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھے تو اس کے سترے کے لیے کجاوے کی آخری لکڑی جیسی کوئی بھی چیز کافی ہے۔ کیونکہ اگر ایسی کوئی چیز سامنے نہ ہوئی تو اس کی نماز کو گدھا، عورت اور کالا کتا فاسد کر دے گا۔ راوی کہتے ہیں: میں نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ کالے کتے

کی سفید اور سرخ کتے کے مقابلے میں تخصوصیت کیوں کی گئی؟ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اے بھتیجے! تو نے بھی مجھ سے ایسے ہی سوال کرڈالا جس طرح میں نے رسول اللہ ﷺ سے کیا تھا۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا: کالا کتا شیطان ہے۔

مصنف ابن ابی شیبه، مسلم، نسائی عن ابی ذر رضی الله عنه

۱۹۲۳۸..... جب نمازی کے آگے کجاوے کی پچھلی لکڑی کی مانند کوئی شی نہ ہو تو اس کی نماز کو عورت گدھا اور کالا کتا فاسد کردے گا۔ میں نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: سرخ وسفید کتے کے مقابلے میں کالے کتے کی تخصیص کیوں ہے؟ فرمایا: اے بھتیجے تم نے بھی یونہی سوال کردیا جس طرح میں نے رسول اللہ ﷺ سے کیا تھا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا: کالا کتا شیطان ہے۔

ابو داؤد الطیالسی، مسند احمد، ابو داؤد، ترمذی، حسن صحیح، ابن ماجة، نسائی، الدارمی، ابن خزیمه، ابن حبان عن ابی ذر رضی الله عنه

۱۹۲۳۹..... نماز کو تو کوئی شی قطع (فاسد) نہیں کرسکتی اللہ ہر چیز سے زیادہ تیرے قریب ہے بلکہ تیری شہ رگ سے زیادہ تیرے قریب ہے۔

ابن السنی و ابونعیم معاً فی الطب عن ابن عباس رضی الله عنه

۱۹۲۴۰..... نماز کو کوئی شی قطع نہیں کرسکتی لیکن تم ممکن حد تک آگے آنے والے کو دفع کرو۔ الاوسط للطبرانی عن جابر رضی الله عنه

۱۹۲۴۱..... نماز کو کوئی چیز قطع نہیں کرسکتی۔

السنن للبیهقی عن انس رضی الله عنه، الکبیر للطبرانی، السنن للدار قطنی عن ابی امامة، السنن للدار قطنی عن ابی سعید رضی الله عنه

۱۹۲۴۲..... جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو کسی کو آگے سے گزرنے نہ دے۔ الشیرازی فی الالقاب عن ابن عمر رضی الله عنه

۱۹۲۴۳..... بغیر سترے کے نماز نہ پڑھو۔ نہ کسی کو آگے سے گذرتا چھوڑو اگر وہ انکار کرے تو اس سے قتال کرے کیونکہ اس کے ساتھ شیطان ہوتا ہے۔ ابن حبان، مستدرک الحاکم عن ابن عمر رضی الله عنه

۱۹۲۴۴ اگر کوئی تمہارے سترے کے اندر سے گذرنا چاہے تو اس کو لوٹا دے، اگر انکار کرے تو پھر دفع کردے پھر بھی نہ مانے تو اس سے قتال جنگ کر کیونکہ وہ شیطان ہے۔ الجامع لعبدالرزاق عن ابی سعید خدری رضی الله عنه

۱۹۲۴۵..... جب کسی نمازی کے آگے سے کوئی گذرنا چاہے تو نمازی اس کو دو مرتبہ منع کرے اگر وہ نہ مانے تو اس سے لڑائی کرے۔ کیونکہ وہ شیطان ہے۔ ابن خزیمه، الطحاوی، ابو عوانه، شعب الایمان للبیهقی عن ابی سعید رضی الله عنه

۱۹۲۴۶..... اگر نمازی کے آگے سے گذرنے والا یہ جان لے کہ اس پر کیا وبال ہے تو اس کو ایک قدم آگے بڑھانے سے ایک سال تک کھڑا ہونا بہتر معلوم ہوگا۔ السنن لسعیدبن منصور، ابوداؤدالطیالسی عن عمر رضی الله عنه

۱۹۲۴۷..... اگر کسی کو معلوم ہوجائے کہ نمازی کے آگے سے گذرنے کا کیا گناہ ہے تو وہ چالیس سال تک کھڑا رہے گا۔

مصنف ابن ابی شیبه عن عبد الله بن جهم

نمازی کے آگے سے گذرنے پر وعیدیں

۱۹۲۴۸ ..... جو شخص کسی نمازی کے آگے سے جان بوجھ کر گذرتا ہے وہ قیامت کے دن یہ تمنا کرے گا کہ کاش وہ خشک درخت ہوتا۔

الاوسط للطبرانی عن ابن عمر رضی الله عنه

۱۹۲۴۹..... کوئی چالیس سال تک کھڑا رہے یہ اس بات سے بہتر ہے کہ نمازی کے آگے سے گذرے۔

مسند احمد، ابن ماجة الضیاء عن زید بن خالد

۱۹۲۵۰..... اگر نمازی کے آگے سے گذرنے والا جان لے کہ اس کا کیا وبال ہے تو وہ چالیس سال تک کھڑا رہنا بہتر سمجھے گا اس بات سے کہ نماز پڑھنے والے کے آگے سے گذرے۔ موطا امام مالک، بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجة، عن ابی جهم

۱۹۲۵۱.....اگر نمازی کے آگے سے گذرنے والا اس کا وبال سمجھ لے تو وہ چاہے گا کہ اس کی ٹانگ ٹوٹ جائے اور نمازی کے آگے سے نہ گذرے۔

ابن ابی شیبة، عن عبدالحمید بن عبدالرحمن مرسلاً

۱۹۲۵۲.....اگر تمہارا کوئی شخص یہ جان لے کہ اپنے نمازی بھائی کے آگے نماز میں سامنے آنے کا کیا نقصان ہے تو وہ ایک قدم آگے بڑھانے سے سو سال تک وہیں کھڑے رہنے کو ترجیح دے گا۔مسند احمد، ابن ماجة عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

چوتھی فرع.....اجتماعی، انفرادی، مستحب اور مکروہ اوقات کا بیان

اجتماعی

۱۹۲۵۳.....ہر نماز کا ایک اول وقت ہے اور ایک آخر وقت نماز ظہر کا اول وقت زوال شمس (کے بعد) ہے۔اور آخری وقت وہ ہے جب عصر کا وقت داخل ہو جائے۔اور عصر کا اول وقت وہ ہے جب اس کا وقت داخل ہو جائے۔اور عصر کا آخری وقت وہ ہے جب سورج زرد ہو جائے۔ مغرب کا اول وقت وہ ہے جب سورج غروب ہو جائے اور آخری وقت وہ ہے جب شفق (احمر) غائب ہو جائے۔عشاء کا اول وقت وہ ہے جب افق غائب ہو جائے اور آخری وقت رات کا نصف حصہ ہے۔اور فجر کا اول وقت طلوع فجر ہے۔اور آخری وقت طلوع شمس ہے۔

مسند احمد، ترمذی عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

۱۹۲۵۴.....ظہر کی نماز کا وقت زوال شمس ہے جبکہ انسان کا سایہ اسی کے موافق ہو، اور ظہر کا یہ وقت عصر کے وقت تک رہتا ہے۔اور عصر کی نماز کا (آخری) وقت جب تک کہ سورج زرد ہو جائے۔مغرب کی نماز کا وقت (غروب شمس سے لے کر) جب تک کہ شفق غائب نہ ہو اور عشاء کا وقت (شفق غائب ہونے سے لے کر) نصف رات تک ہے۔اور صبح کی نماز کا وقت طلوع فجر سے طلوع شمس سے قبل تک ہے۔جب سورج طلوع ہو جائے تو نماز پڑھنے سے رک جا کیونکہ وہ شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے۔مسند احمد، ابو داؤد، نسائی عن ابن عمرو

۱۹۲۵۵.....جبرئیل علیہ السلام نے بیت اللہ کے پاس دو مرتبہ میری امامت کرائی۔(ایک مرتبہ) انہوں نے مجھے ظہر کی نماز پڑھائی جب سورج زائل ہو چکا تھا اور ایک تسمے کے بقدر (زوال) ہوا تھا۔اور عصر کی نماز پڑھائی جب سایہ ایک مثل تھا۔اور مغرب کی نماز اس وقت پڑھائی جب روزہ دار روزہ افطار کرتا ہے۔اور عشاء کی نماز شفق غائب ہونے کے ساتھ پڑھائی اور فجر کی نماز اس وقت پڑھائی جب کھانا پینا روزہ دار پر حرام ہو جاتا ہے۔لیکن آئندہ روز مجھے ظہر کی نماز اس وقت پڑھائی جب سایہ ایک مثل تھا (گذشتہ روز جس وقت عصر پڑھائی تھی) اور عصر اس وقت پڑھائی جب سایہ دو مثل تھا۔اور مغرب کی نماز اس وقت پڑھائی جب روزہ دار روزہ افطار کرتا ہے۔اور عشاء تہائی رات کے وقت پڑھائی اور فجر کی نماز روشنی ہو جانے کے بعد پڑھائی۔پھر جبرئیل علیہ السلام میری طرف متوجہ ہو کر فرمانے لگے: اے محمد! یہ تو آپ سے پہلے انبیاء کا وقت تھا اور ان دونوں وقتوں کے درمیان صحیح وقت ہے۔مسند احمد، ابو داؤد، ترمذی، مستدرک الحاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

الاکمال

۱۹۲۵۶.....سورج کا زوال ہوتے ہی جبرئیل علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اٹھ نماز پڑھ۔چنانچہ انہوں نے مجھے ظہر کی نماز پڑھائی۔پھر اس وقت تشریف لائے جب ہر چیز کا سایہ اسی کے ایک مثل (گنا) ہوا تھا اور فرمایا: اٹھ نماز پڑھ۔پھر انہوں نے مجھے عصر کی نماز پڑھائی۔پھر جب سورج غروب ہو گیا اور رات داخل ہو گئی اس وقت تشریف لائے۔پھر مجھے مغرب کی نماز پڑھائی۔پھر جب شفق غائب ہو گئی تشریف لائے اور فرمایا: اٹھ نماز پڑھ۔پھر انہوں نے مجھے عشاء کی نماز پڑھائی۔پھر جب فجر روشن ہو گئی تشریف لائے اور فرمایا: اٹھ نماز پڑھ۔پھر انہوں نے مجھے فجر کی نماز پڑھائی۔پھر جب اگلا دن ہوا اور ہر چیز کا سایہ اس کے ایک مثل ہوا تشریف لائے اور فرمایا: اٹھ نماز پڑھ۔تب انہوں

نے مجھے ظہر کی نماز پڑھائی۔ پھر جب ہرشی کا سایہ اس سے دو مثل (دگنا) ہوگیا تب تشریف لائے اور فرمایا: اٹھ نماز پڑھ۔ پھر انہوں نے مجھے عصر کی نماز پڑھائی۔ پھر غروب شمس کے بعد جب رات داخل ہوگئی تشریف لائے اور فرمایا: اٹھ نماز پڑھ۔ تب انہوں نے مجھے مغرب کی نماز پڑھائی۔ پھر جب ایک تہائی رات بیت گئی تشریف لائے اور فرمایا: اٹھ نماز پڑھ۔ تب انہوں نے مجھے عشاء کی نماز پڑھائی۔ پھر جب فجر روشن ہوگئی تشریف لائے اور فرمایا: اٹھ نماز پڑھ۔ تب انہوں نے مجھے فجر کی نماز پڑھائی اور ارشاد فرمایا: یہ آپ سے قبل انبیاء کی نمازوں کا وقت ہے۔ ان اوقات کو لازم پکڑ لیں۔ المصنف لعبدالرزاق عن ابن عباس رضي الله عنه

۱۹۲۵۷ ... ہر نماز کا اول وآخر وقت ہے۔ ظہر کا اول وقت زوال شمس ہے اور آخری وقت وہ ہے جب عصر کا وقت داخل ہوجائے۔ عصر کا اول وقت جب اس کا وقت داخل ہوجائے (اور وہ ہے جب ہرشی کا سایہ ایک مثل ہوجائے) اور عصر کا آخری وقت جب سورج زرد ہوجائے۔ مغرب کا اول وقت سورج غروب ہونے کے ساتھ ہی شروع ہوتا ہے اور آخری وقت جب افق غائب ہوجائے۔ عشاء کا اول وقت افق غائب ہونے کے ساتھ ہے اور آخری وقت رات کا نصف حصہ ہے۔ اور فجر کا اول وقت طلوع فجر ہے اور آخری وقت طلوع شمس سے قبل ہے۔

مسند احمد، مصنف ابن ابی شيبة، ترمذی عن ابی هريرة رضی الله عنه

۱۹۲۵۸..... ظہر کی نماز پڑھو جب سورج زائل ہوجائے۔ اور عصر کی نماز پڑھو اس وقت جب سوار (مکہ سے) ذی الحلیفہ تک (چھ میل) کا راستہ طے کرلے۔ اور مغرب کی نماز پڑھو جب سورج غروب ہوجائے۔ اور عشاء کی نماز پڑھو غروب شفق کے بعد سے نصف رات تک۔

الجامع لعبدالرزاق، عن ابن جريج عن سليمان بن موسیٰ

۱۹۲۵۹..... اے معاذ! جب سرما کا موسم ہو تو فجر کو اندھیرے منہ ادا کرلے۔ اور لوگوں کی ہمت کے بقدر قراءت طویل کر لیکن ان کو اکتاہٹ اور تھکاوٹ میں مت ڈال۔ ظہر کی نماز پڑھ جب سورج کا زوال ہوجائے اور عصر ومغرب کو موسم سرما وگرما میں ایک ہی وقت میں پڑھ۔ یعنی عصر اس وقت جب سورج سفید اور صاف چمکدار ہو۔ اور مغرب اس وقت پڑھ جب سورج غروب ہوجائے اور پردے میں چھپ جائے۔ اور عشاء کو سرما میں اندھیرے میں ادا کر کیونکہ سرما کی رات طویل ہوتی ہے۔

جب موسم گرما ہو تو فجر کو روشن کرکے پڑھ۔ کیونکہ رات (گرما میں) چھوٹی ہوتی ہے۔ اور لوگ سوئے ہوئے ہوتے ہیں لہٰذا ان کے لیے کچھ دیر ٹھہر جاتا کہ وہ بھی نماز کو پالیں۔ اور ظہر کی نماز اس وقت پڑھ جب سورج سانس لینے لگ جائے اور ہوا چل پڑے کیونکہ لوگ اس وقت قیلولہ کرتے ہیں ان کو مہلت دوتا کہ وہ بھی شریک جماعت ہوجائیں۔ اور عصر ومغرب کو گرما وسرما دونوں موسموں میں ایک ہی وقت میں پڑھ۔

حلية الاولياء عن معاذ رضی الله عنه

نماز کے اوقات بالتفصیل اور بالترتیب

فجر کی نماز کا وقت اور اس سے متعلق آداب، سنن اور فضائل

۱۹۲۶۰ ... فجر دو ہیں۔ ایک فجر تو فجر کاذب ہے اس میں نماز پڑھنا جائز نہیں اور نہ اس وقت (روزہ دار کو) کھانا حرام ہوجاتا ہے۔ اور وہ فجر جو افق میں طولاً پھیلتی ہے (اور بڑھتی ہی جاتی ہے) اس وقت نماز پڑھنا حلال ہوجاتا ہے اور کھانا (روزہ دار کو) حرام ہوجاتا ہے۔

مستدرک الحاکم، السنن للبيهقی عن جابر رضی الله عنه

۱۹۲۶۱ ... فجر وہ نہیں ہے جو سفید ہوتی ہے اور طولاً افق میں پھیلتی ہے۔ بلکہ فجر وہ ہے جو سرخ ہوتی ہے اور عرضاً پھیلتی ہے۔

مسند احمد عن طلق بن علی رضی الله عنه

۱۹۲۶۲ ... فجر دو ہیں: ایک فجر جس میں کھانا حرام ہوتا ہے اور نماز حلال (یہ فجر صادق)۔ دوسری فجر جس میں نماز حرام اور کھانا حلال ہوتا ہے۔

(یہ خبر کاذب ہے)۔مستدرك الحاكم، السنن للبيهقي عن ابن عباس رضي الله عنه

اول وقت......ازالاکمال

۱۹۲۶۳ ... اللہ عزوجل کو سب سے محبوب عمل نماز کو اس کے اول وقت میں جلد ادا کرنا ہے۔مسند احمد عن ام فروة

۱۹۲۶۴ نماز کا اول وقت اس کے آخری وقت سے زیادہ افضل ہے جس طرح آخرت کی دنیا پر فضیلت ہے۔

ابو الشيخ عن ابن عمر رضي الله عنه

۱۹۲۶۵ ... اعمال میں سب سے بہترین اور اللہ کے نزدیک ترین عمل نماز کو اول وقت میں پڑھنا ہے۔

مستدرك الحاكم، الرافعي عن ابن عمر رضي الله عنه

۱۹۲۶۶ نماز کے اول وقت کی فضیلت آخری وقت پر ایسی ہے جیسی آخرت کی فضیلت دنیا پر۔ابو الشيخ عن ابن عمر رضي الله عنه

۱۹۲۶۷ بندہ اول وقت میں نماز پڑھتا ہے تو وہ نماز آسمان کی طرف چڑھتی ہے حتیٰ کہ عرش تک رسائی حاصل کر لیتی ہے۔پھر ایسی نماز روز قیامت میں اپنے پڑھنے والے کے لیے اللہ سے بخشش کا سوال کرے گی اور وہ نماز نمازی کو یوں دعا دیتی ہوئی جاتی ہے: اللہ تیری بھی ایسی حفاظت کرے جیسی تو نے میری حفاظت کی۔اور اگر بندہ نماز کو غیر وقت میں پڑھتا ہے تو وہ اس حال میں اوپر جاتی ہے کہ وہ تاریک ہوتی ہے۔آسمان تک جاتی ہے تو وہاں سے پرانے گیلے کپڑے کی طرح لپیٹ کر اس کو نمازی کے منہ پر مار دیا جاتا ہے۔اور نمازی کو یہ بددعا دیتی جاتی ہے: اللہ تجھے بھی یونہی ضائع اور برباد کرے جیسے تو نے مجھے کیا ہے۔ابن النجار عن ابن مسعود رضي الله عنه

۱۹۲۶۸ جو شخص اس ڈر سے کہ کہیں نماز نہ نکل جائے پہلے (مسجد میں) پہنچ جائے تو اللہ پاک اس کے لیے جنت کو واجب فرما دیتے ہیں۔اور جو شخص نماز پر کسی اور کام کو ترجیح کر چھوڑ دے تو سال بھر تک کسی بھی عمل کے ساتھ اس کا نقصان پورا نہیں کر سکتا۔

حلية الاولياء عن ابي الدرداء رضي الله عنه

۱۹۲۶۹ ... تمہارا اس وقت کیا حال ہوگا جب تم پر ایسے حکمران مسلط ہوں گے جو نماز کا وقت نکال کر اس کو پڑھائیں گے۔پوچھا گیا: پھر آپ کیا حکم دیتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: نماز کو اس کے وقت پر پڑھنا اور پھر ان کے ساتھ نماز کو نفل کر لینا۔

ابن حبان، السنن للبيهقي عن ابن مسعود رضي الله عنه

آخری وقت......الاکمال

۱۹۲۷۰ ... جس نے طلوع شمس سے قبل صبح کی (فرض) نماز کا ایک سجدہ بھی ادا کر لیا اس نے نماز کو پالیا اسی طرح جس نے عصر کی نماز میں غروب شمس سے قبل ایک سجدہ پالیا اس نے عصر کی نماز پالی۔نسائي عن ابي هريرة رضي الله عنه

۱۹۲۷۱ جس نے طلوع شمس سے قبل ایک رکعت (فجر کی) پالی اس نے فجر کی نماز پالی۔اور جس نے غروب شمس سے قبل عصر کی نماز کا ایک سجدہ پالیا اس نے عصر کی نماز کو پالیا۔نسائي عن ابي هريرة رضي الله عنه

۱۹۲۷۲ جس نے غروب شمس سے قبل عصر کی نماز کی دو رکعات بھی پالیں یا طلوع شمس سے قبل فجر کی نماز کی ایک رکعت بھی پالی اس نے مکمل نماز (وقت میں) حاصل کر لی۔نسائي عن ابن عباس عن ابي هريرة رضي الله عنه

۱۹۲۷۳ ... جس نے طلوع شمس سے قبل ایک رکعت بھی پالی پھر طلوع شمس ہو گیا تو وہ دوسری رکعت بھی ادا کر لے۔

صحيح ابن حبان عن ابي هريرة رضي الله عنه

الاسفار

۱۹۲۷۴ فجر کو روشن کر کے پڑھو، کیونکہ یہ اجر کو بڑھانے والی شے ہے۔ترمذی، نسائی، صحیح ابن حبان عن رافع بن خدیج

۱۹۲۷۵ ......صبح کی نماز کو (موسم گرما میں) روشن کر کے پڑھو اس حد تک کہ لوگ اپنے تیروں کے گرنے کی جگہ کو پہچان لیں۔
ابو داؤد الطیالسی عن رافع بن خدیج

۱۹۲۷۶ فجر کو روشن کر کے پڑھو کیونکہ یہ اجر کے لیے عظیم ہے۔سمویہ، الکبیر للطبرانی عن رافع بن خدیج

۱۹۲۷۷ فجر کو روشن کر کے پڑھو تمہاری مغفرت کر دی جائے گی۔مسند الفردوس للدیلمی

۱۹۲۷۸ صبح کی نماز روشن کر کے پڑھو۔یہ اجر کے لیے عظیم بات ہے۔ابوبکر بن کامل فی معجمه وابن النجار عن بلال رضی الله عنه

۱۹۲۷۹ جس قدر فجر وروشن کر کے پڑھو یہ اجر کے لیے عظیم ترین شے ہے۔(نسائی عن رجال من الانصار

الاکمال

۱۹۲۸۰ صبح کی نماز کو (گرمیوں میں) روشن کر کے پڑھو۔یہ اجر کے لیے عظیم شے ہے۔
مسند ابی داؤد الطیالسی، الشافعی، عبد بن حمید، الدارمی، الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود، الجامع لعبدالرزاق عن زید بن اسلم

۱۹۲۸۱ صبح کی نماز روشنی میں پڑھو۔یہ اجر کے لیے زیادہ عظیم ہے۔الکبیر للطبرانی عن رافع بن خدیج

۱۹۲۸۲ فجر وروشن کر کے پڑھو۔یہ (ثواب کو) روشن کرنے والی شے ہے۔التاریخ للخطیب، ابن عساکر عن رافع بن خدیج

۱۹۲۸۳ ......فجر کو روشن کر کے پڑھو تمہاری مغفرت کر دی جائے گی۔مسند الفردوس للدیلمی عن انس رضی الله عنه

۱۹۲۸۴ فجر کو روشن کر کے پڑھتے رہو کیونکہ تم جب بھی (موسم گرما میں) فجر کو روشن کر کے پڑھو گے زیادہ اجر پاؤ گے۔
مصنف ابن ابی شیبة عن زید بن اسلم مرسلاً

۱۹۲۸۵ صبح (کی نماز) کو روشن کرو یہ اجر کے لیے عظیم ہے۔الکبیر للطبرانی عن رافع بن خدیج

۱۹۲۸۶ صبح کی نماز وروشن کر کے پڑھو کیونکہ تم جب بھی فجر وروشن کر کے پڑھو گے یہ تمہارے لیے زیادہ اجر والی چیز ہوگی۔
ابن حبان عن رافع بن خدیج

۱۹۲۸۷ صبح کو روشن کر کے پڑھو یہ اجر بڑھانے والی چیز ہے۔مسند احمد، ابو داؤد، ترمذی حسن صحیح، نسائی، ابن ماجة، ابن حبان، مسند ابی یعلی، الضعفاء للعقیلی، ابن منده عن ایوب بن سیار عن محمد بن المنکدر عن جابر بن عبد الله عن ابی بکر الصدیق عن بلال
کلام:......ابن مندہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ روایت ضعیف ہے اور صرف ایوب بن سیار المنکدر عن جابر عن ابی بکر عن بلال۔

۱۹۲۸۹ اے بلال! صبح کی نماز روشنی میں پڑھو۔یہ تمہارے لیے زیادہ خیر کی چیز ہے۔
الکبیر للطبرانی عن ابن المنکدر عن جابر عن ابی بکر الصدیق عن بلال

۱۹۲۹۰ جس نے فجر کو منور کیا۔اللہ اس کی قبر، دل اور جائے نماز کو منور کرے گا۔الدیلمی عن انس رضی الله عنه

۱۹۲۹۱ صبح کی نماز کو (موسم گرما میں) اس قدر روشن کر کے پڑھو کہ لوگ اپنے تیروں کے گرنے کی جگہ کو پہچان لیں۔
الکبیر للطبرانی عن رافع بن خدیج

۱۹۲۹۲ میری امت ہمیشہ فطرت پر قائم رہے گی جب تک وہ فجر کی نماز روشن کر کے پڑھتی رہے۔
البزار، الاوسط للطبرانی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۹۲۹۳ ...جب تک فجر کو روشن کرکے پڑھ سکو (پڑھو) یہ زیادہ اجر والی شے ہے۔ الکبیر للطبرانی عن محمود بن لبید عن رجل من الانصار

الفضائل

۱۹۲۹۴......جس نے فجر کی نماز پڑھ لی وہ اللہ کے ذمہ ہے، پس وہ بندہ سے کسی ذمہ کا سوال نہ کرے گا۔ ابن ماجۃ عن سمرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۲۹۵......جس نے صبح کی نماز ادا کرلی وہ اللہ کے ذمہ میں ہے پھر اللہ اس سے کسی ذمہ کا سوال نہ فرمائے گا۔ اور جس سے اللہ نے کسی ذمہ کا سوال کرلیا وہ اوندھے منہ جہنم میں ضرور گرے گا۔ مسند احمد، مسلم، ترمذی عن جندب البجلی

۱۹۲۹۶......جو فجر کی نماز پڑھ لے وہ اللہ کے ذمہ میں ہے اور اس کا حساب اللہ پر ہے۔

الکبیر للطبرانی عن والد ابی مالک الاشجعی رضی اللہ عنہ

۱۹۲۹۷ ....جس نے بردین (دو ٹھنڈے اوقات والی نمازیں یعنی فجر اور عشاء) پڑھ لیں وہ جنت میں داخل ہوگیا۔

مسلم عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

۱۹۲۹۸......جس نے صبح کی نماز پڑھ لی وہ شام تک اللہ کی ذمہ داری میں ہے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۲۹۹......سب نمازوں میں افضل ترین نماز اللہ کے نزدیک جمعہ کے دن صبح کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھنا ہے۔

حلیۃ الاولیاء، شعب الایمان للبیہقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۳۰۰ ....جو شخص صبح کی نماز کے لیے نکلا وہ ایمان کے جھنڈے کے ساتھ نکلا۔ اور جو صبح (ہی صبح) بازار کی طرف نکلا وہ ابلیس کے جھنڈے کے ساتھ نکلا۔ ابن ماجۃ عن سلمان رضی اللہ عنہ

کلام:......زوائد ابن ماجہ میں ہے کہ اس روایت کی اسناد میں عیسیٰ بن میمون ایک راوی ہے جس کے ضعیف ہونے پر محدثین کا اتفاق ہے۔

۱۹۳۰۱ عصرین (دو عصروں) کی حفاظت کر۔ طلوع شمس سے قبل (فجر) کی نماز اور غروب شمس سے قبل (عصر) کی نماز۔

ابوداؤد، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن فضالۃ اللیثی

الاکمال

۱۹۳۰۲ .....جو صبح کی نماز میں ثواب کی خاطر شریک ہوا گویا اس نے رات بھر عبادت کی۔ اور جو شخص عشاء کی نماز میں حاضر ہوا گویا اس نے نصف رات کی عبادت کی۔ شعب الایمان للبیہقی عن عثمان، مؤطا امام مالک عن عثمان موقوفاً

۱۹۳۰۳......جس نے صبح کی نماز ادا کی وہ اللہ عزوجل کی ذمہ داری میں آگیا۔ اے ابن آدم اللہ تجھ سے اپنے کسی ذمہ کا سوال نہ کرے گا۔

الکبیر للطبرانی عن ابی بکرۃ

۱۹۳۰۴......جس نے صبح کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی تو وہ اللہ کے ذمہ میں آگیا، سو جس نے اللہ کے ذمہ کو توڑ دیا تو اللہ تعالیٰ اس کو اوندھے منہ جہنم میں ڈال دے گا۔ الکبیر للطبرانی عن ابی بکرۃ

۱۹۳۰۵......جس نے صبح کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھ لی وہ اللہ کے ذمہ میں آگیا پس اللہ تعالیٰ کے ذمہ کو نہ توڑو۔ پس جس نے اللہ کے ذمہ کو توڑ دیا اللہ تعالیٰ اس کو اوندھے منہ چہرے کے بل جہنم میں ڈال دے گا۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۳۰۶......جس نے صبح کی نماز پڑھ لی وہ اللہ کے ذمہ میں آگیا پس دیکھنا کہیں اللہ تم سے اپنے کسی ذمہ کا سوال نہ کرلے۔

حلیۃ الاولیاء عن انس رضی اللہ عنہ

۱۹۳۰۷......سب سے افضل نماز اللہ کے نزدیک جمعہ کے دن صبح کی نماز ہے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۳۰۸..... اللہ کے نزدیک سب سے افضل جمعہ کے دن صبح کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھنا ہے۔ الدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۳۰۹..... اگر تو کسی کام میں مشغول بھی ہو جائے تو کبھی بھی عصرین (دو عصروں) سے غافل نہ ہونا۔ فجر اور عصر سے۔

مسند احمد، ابن حبان، مستدرك الحاکم، عن فضالة الليثي

۱۹۳۱۰..... جس نے طلوع شمس اور غروب شمس سے قبل (دونوں) نمازیں ادا کرلیں اور لا الہ الا اللہ پڑھ لیا وہ جنت میں داخل ہوگیا۔

الاوسط للطبرانی عن عمارة بن رویبة

۱۹۳۱۱..... جس نے صبح اور عشاء کی نماز با جماعت ادا کرلی اور ایک رکعت بھی فوت نہ ہونے دی اس کے لیے دو براءت نامے لکھ دیئے جائیں گے جہنم سے برأت اور نفاق سے برأت۔ شعب الایمان للبیهقی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۹۳۱۲..... جس نے چالیس یوم تک جماعت کے ساتھ فجر اور عشاء کی نماز پڑھی اللہ پاک اس کو پروانے (وعدے) عطا فرمائیں گے۔ جہنم سے آزادی اور نفاق سے آزادی کا پروانہ۔ الخطیب وابن عساکر وابن النجار عن انس رضی اللہ عنہ

۱۹۳۱۳..... جو صبح کی نماز کے لیے نکل کھڑا ہوا وہ ایمان کے جھنڈے کو تھام کر نکلا اور جو شخص سب سے پہلے بازار کی طرف نکلا وہ ابلیس کے جھنڈے کو لے کر نکلا۔ اور پھر وہ جھنڈا اس شخص کے ہاتھ میں دے آیا جو سب سے آخر میں بازار سے نکلے گا۔ ابن النجار عن سلمان رضی اللہ عنہ

۱۹۳۱۴..... جس نے صبح کی نماز (جماعت کے ساتھ) پڑھ لی وہ شام تک اللہ کے پڑوس میں آگیا اور جس نے عصر کی نماز (جماعت کے ساتھ) پڑھ لی وہ صبح تک اللہ کے پڑوس میں بس گیا خبردار! اللہ کے پڑوس کو نہ چھوڑنا، بے شک جس نے اللہ کے پڑوس کو چھوڑ دیا اللہ اس کو تلاش کرے گا اور آخر اس کو جا پکڑے گا پھر اس کو سینے کے بل جہنم میں گرا دے گا۔ نعیم بن حماد في الفتن عن زید بن اسلم عن جدته مرسلاً

۱۹۳۱۵..... پانچ نمازوں میں سے کوئی نماز اللہ کے نزدیک جمعہ کے دن جماعت کے ساتھ فجر کی نماز سے بڑھ کر افضل نہیں ہے۔ جو بھی اس نماز میں شریک ہوگیا میں اس کے لیے مغفرت کے سوا کسی چیز کا امیدوار نہیں۔

الکبیر للطبرانی، الاوسط للطبرانی، ابونعیم فی المعرفة عن ابی عبیدة بن الجراح

۱۹۳۱۶..... جس نے صبح کی نماز پڑھ لی وہ اللہ کے ذمہ میں آگیا پس اللہ کے ذمہ کو نہ توڑو۔ ابونعیم عن جندب رضی اللہ عنہ

۱۹۳۱۷..... جس نے فجر کی نماز ادا کرلی وہ اللہ کے ذمہ میں آگیا پس ایسا نہ ہو کہ اللہ تم سے اپنے کسی ذمے کا سوال کرے۔

ابن ماجة، الکبیر للطبرانی عن سمرة رضی اللہ عنہ

۱۹۳۱۸..... جس نے صبح کی نماز ادا کرلی وہ میرے (یعنی اللہ کے) ذمہ میں ہے اور جس نے میرے ذمہ کو توڑ دیا میں اس کا دشمن ہوں اور جس کا دشمن میں ہو جاؤں میں اس پر غالب رہتا ہوں۔ الکبیر للطبرانی عن جندب رضی اللہ عنہ

۱۹۳۱۹..... جس نے صبح کی نماز پڑھ لی وہ اللہ کے ذمہ میں آگیا پس اے ابن آدم! اللہ سے ڈر! کہیں وہ تجھ سے اپنے کسی ذمہ کا سوال نہ کرلے۔

صحیح ابن حبان عن جندب رضی اللہ عنہ

۱۹۳۲۰..... جس نے صبح کی نماز پڑھ لی وہ اللہ کے ذمہ میں آگیا پس اللہ کے ذمہ کو نہ توڑو۔ جس نے اللہ کے ذمہ کو پھاڑ دیا اللہ اسے تلاش کرے گا اور اس کو چہرے کے بل جہنم میں گرا دے گا۔ ابن ماجة و ابن عساکر عن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ

۱۹۳۲۱..... جس نے عشاء اور صبح کی نماز جماعت سے پڑھی گویا وہ رات بھر کھڑا رہا۔ صحیح ابن حبان عن عثمان رضی اللہ عنہ

۱۹۳۲۲..... جس نے صبح کی نماز پڑھ لی وہ مؤمن ہے اور وہ اللہ کے پڑوس میں ہے پس اللہ کے پڑوس کو نہ چھوڑو۔

ابن عساکر عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۹۳۲۳..... وہ شخص ہرگز آگ میں نہ داخل ہوگا جس نے طلوع شمس سے قبل اور غروب شمس سے قبل نماز ادا کی۔

الصحیح لابن حبان عن عمارة بن رویبة

سنت فجر

۱۹۳۲۴ ... فجر کی دو رکعات (سنت) دنیا و مافیہا سے بہتر ہیں۔ مسلم، ترمذی، نسائی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۹۳۲۵ ... تجھ پر فجر کی دو رکعات (سنت) لازم ہیں کیونکہ یہ بڑی فضیلت والی ہیں۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۳۲۶ تم پر فجر کی دو رکعات (سنت) لازم ہیں ان میں بڑی خیریں ہیں۔ ابن الحارث عن انس رضی اللہ عنہ

۱۹۳۲۷ ... ان فجر کی دو رکعات (سنت) کو ہرگز نہ چھوڑو۔ خواہ (جہاد کے دوران) تم کو گھوڑے روند ڈالیں۔

مسند احمد، ابو داؤد عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۳۲۸ ... فجر کی نماز سے قبل کی دو رکعت (سنت) ہرگز نہ چھوڑو۔ ان میں بڑی رغبتیں ہیں۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۳۲۹ فجر کی دو رکعات (سنت) پر صرف خدا کا برگزیدہ بندہ ہی دوام کر سکتا ہے۔ شعب الایمان للبیھقی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۳۳۰ ... جو حاضر ہے وہ غائب کو بتادے کہ فجر کے (فرض کے) بعد (جب سورج طلوع ہو جائے) صرف دو سجدے (یعنی دو رکعت نفل) ہیں (جب کہ فرضوں سے پہلے دو سنت ادا نہ کی جائیں۔ ابو داؤد، ابن ماجۃ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۳۳۱ جس نے فجر کی دو رکعت (سنت) نہ پڑھی ہوں وہ ان کو طلوع شمس کے بعد پڑھ لے۔

مسند احمد، ترمذی، مستدرک الحاکم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ، صحیح علی شرط الشیخین و وافقہ الذھبی

۱۹۳۳۲ جب کوئی شخص فجر کی دو رکعت سنت پڑھ لے تو (فرضوں کے انتظار میں کچھ دیر کے لیے) اپنی دائیں کروٹ پر لیٹ جائے۔

ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ، قال الترمذی برقم ۴۲۰ حسن صحیح.

۱۹۳۳۳ ... اگر میں صبح کو جلدی بیدار ہو جاتا ہوں تو ان دو رکعات (سنت فجر) کو انتہائی سکون کے ساتھ اچھی طرح ادا کرتا ہوں۔

ابو داؤد عن بلال رضی اللہ عنہ

۱۹۳۳۴ قریب ہے کہ کوئی شخص فجر کی نماز چار رکعت پڑھ لے۔ ابن ماجۃ عن عبد اللہ بن بحینۃ

فائدہ: ...... دو رکعت سنت فجر کی انتہائی تاکید کی وجہ سے کسی کو عین فرض کے دوران نہ پڑھنی چاہئیں کہیں فرض چار محسوس ہوں۔ بلکہ ان کو فرضوں کے وقت سے پہلے ہی ادا کر لینا چاہیے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

۱۹۳۳۵ کوئی فرض ایسا نہیں جس سے قبل دو رکعت نہ ہوں۔ شعب الایمان للبیھقی، الکبیر للطبرانی عن ابن الزبیر

فائدہ: ...... ہر فرض نماز سے قبل کم از کم دو رکعت نفل ادا کرنے کا حکم ہے۔ اور تمام سنتیں نوافل ہی کے حکم میں ہیں۔ پھر جن نوافل پر آپ ﷺ نے دوام فرمایا اور ان کی تاکید فرمائی وہ ان کو سنت کہہ دیا جاتا ہے۔

۱۹۳۳۶ ... دو بہترین سورتیں جو فجر سے قبل دو رکعتوں میں پڑھی جاتی ہیں: قل یاایھا الکفرون اور قل ھو اللہ احد ہیں۔

صحیح ابن حبان، شعب الایمان للبیھقی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

الاکمال

۱۹۳۳۷ یہ دو رکعتیں ہیں جن میں زمانے بھر کی رغبت اور کشش ہے یعنی فجر کی دو رکعات سنت۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۳۳۸ جب فجر طلوع ہو جائے تب صرف (فجر کی) دو رکعات (سنت ہیں)۔ یہ بات حاضر شخص غائب کو پہنچا دے۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ، الدیلمی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۳۳۹ ...کیا دو نمازیں اکٹھی پڑھی جاتی ہیں۔

ابن خزیمه، السنن لسعید بن منصور، عن انس رضی الله عنه، الاوسط للطبرانی عن زید بن ثابت رضی الله عنه

فائدہ:......حضور اکرم ﷺ ایک مرتبہ مسجد میں داخل ہوئے تو بلال رضی اللہ عنہ صبح کی نماز کے لیے اقامت کہنے لگے جبکہ ایک شخص فجر کی دو رکعت سنت پڑھ رہا تھا۔ تب آپ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا۔ یعنی اس شخص کو چاہیے تھا کہ یہ دو رکعتیں پہلے پڑھ لیتا لیکن اب اے بلال تم ہی تھوڑی تاخیر کرلو۔

۱۹۳۴۰ اے ابن القشب! کیا صبح کے چار فرض پڑھو گے۔ ابن ابی شیبه، عن جعفر عن ابیه

فائدہ:... نبی اکرم ﷺ ایک مرتبہ مسجد میں داخل ہوئے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ (نماز کے لیے) اقامت میں شروع ہو گئے۔ جبکہ ابن بحینہ رضی اللہ عنہ کھڑے دو رکعات سنت فجر ادا کر رہے تھے۔ آپ ﷺ نے ان کے شانوں پر ہاتھ مارا اور مذکورہ ارشاد فرمایا۔ جس کا واضح مطلب تھا کہ ان سنتوں کو قبل از فرض ادا کرلو۔

۱۹۳۴۱ اللہ عزوجل نے تمہاری فرض نماز کے ساتھ ایک زائد نماز کا اضافہ فرمایا ہے جو تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے اور وہ فجر کی دو رکعات (سنت) ہے۔ السنن للبیهقی، مستدرك الحاكم عن ابی سعید رضی الله عنه

۱۹۳۴۲ ...اگر (دوران جنگ) تمہارے پیچھے گھوڑے لگ جائیں تب بھی فجر کی دو رکعات سنت ہرگز نہ چھوڑنا۔

ابو الشیخ فی الثواب والدیلمی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۹۳۴۳ خبردار! اس کا وقت اس سے پہلے تھا۔ الاوسط للطبرانی عن ابی موسیٰ رضی الله عنه

فائدہ:... حضور اکرم ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا کہ موذن نے نماز کے لئے اقامت کہی تو ایک دوسرا شخص فجر کی دو سنتیں ادا کرنے لگا۔ آپ ﷺ نے اس کے شانے پر ہاتھ مارا اور مذکورہ فرمان ارشاد فرمایا۔

۱۹۳۴۴... جو فجر کی دو رکعت (سنت) ادا کرنا بھول جائے وہ ان کو طلوع شمس کے بعد ادا کرلے۔

مستدرك الحاكم عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۹۳۴۵ فجر کی دو رکعت (سنت) کو ہرگز نہ چھوڑ ان میں بڑی رغبت کی چیزیں ہیں۔ الدیلمی عن ابن عمر رضی الله عنه

۱۹۳۴۶ فجر کی دو رکعت (سنت) مجھے ساری دنیا سے زیادہ محبوب ہے۔ مسند احمد عن عائشة رضی الله عنها

۱۹۳۴۷ فجر کی دو رکعات (سنت) دنیا و مافیھا سے بہتر ہیں۔ مصنف ابن ابی شیبه، مسلم، ترمذی، نسائی عن عائشة رضی الله عنها

۱۹۳۴۸ تجھ پر فجر کی دو رکعات لازم ہیں۔ کیونکہ یہ بڑی فضیلت والی ہیں۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی الله عنه

۱۹۳۴۹ اس (فجر کی سنت) نماز کو اس نماز کی طرح نہ سمجھو جو ظہر سے پہلے ہے اور ظہر کے بعد ہے۔ بلکہ ان دونوں (فرض وسنت) کے درمیان فاصلہ کرو۔ الکبیر للطبرانی، مستدرك الحاكم عن عبد الله بن بحینه

۱۹۳۵۰ جو شخص طلوع شمس سے قبل صبح کی نماز پڑھے وہ اپنی نماز پوری کرلے۔ ابن عساکر عن ابی هریرة رضی الله عنه

ظہر کی نماز سے متعلق احکام

۱۹۳۵۱ جب سایہ ڈیڑھ دو گز ہو جائے تو ظہر کی نماز پڑھ لو۔ الضعفاء عن ابن عمر رضی الله عنه

۱۹۳۵۲ صلاۃ الوسطیٰ وہ (درمیانی نماز) ہے جو فجر کے بعد آتی ہے۔ عبد بن حمید فی تفسیر عن مکحول مرسلاً

فائدہ:......فرمان الٰہی ہے:

حافظوا علی الصلوات والصلوة الوسطیٰ

نمازوں کی حفاظت کرو اور (خصوصاً) درمیانی نماز کی۔
صلوٰۃ الوسطیٰ کے بارے میں دونوں طرح کی روایات ہیں بعض روایات میں اس سے ظہر کی نماز مراد ہے جیسا کہ اوپر حدیث میں گذرا لیکن اکثر روایات میں اس سے مراد عصر کی نماز ہے اور درحقیقت درمیانی نماز بھی وہی ہے۔ ملاحظہ فرمائیں کنز ج ۲ ذیل آیت حافظوا علی الصلواۃ الخ

۱۹۳۵۳..... ظہر سے قبل چار رکعات ہیں جن کے درمیان کوئی سلام نہیں، ان کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔

ابو داؤد، ترمذی في الشمائل، ابن ماجة، ابن خزیمه عن ابی ایوب رضی الله عنه

کلام:...... امام ابوداؤد نے کتاب الصلوٰۃ باب الاربع قبل الظہر وبعدھا رقم ۱۲۵۶ پر اس کو تخریج فرمایا اور فرمایا کہ اس میں عبیدہ راوی ضعیف ہے جس کی حدیث سے دلیل نہیں لی جا سکتی۔

۱۹۳۵۴..... ظہر سے قبل کی چار رکعت عشاء کے بعد چار رکعت کے برابر ہیں اور عشاء کے بعد کی چار رکعت لیلۃ القدر (کی چار رکعت) کے برابر ہیں۔

الاوسط للطبرانی عن انس رضی الله عنه

۱۹۳۵۵..... جس نے ظہر سے پہلے چار رکعات اور ظہر کے بعد چار رکعات پر محافظت کی اس کے لیے جہنم کی آگ حرام کر دی گئی۔

ابن ماجة، ترمذی، نسائی، ابو داؤد، مستدرك الحاكم عن ام حبيبه رضى الله عنه

۱۹۳۵۶..... جس نے ظہر سے قبل چار رکعات پڑھیں اس کے اس دن کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

التاریخ للخطیب عن انس رضی الله عنه

۱۹۳۵۷..... جس نے ظہر سے قبل چار رکعات پڑھیں اس کو اولاد اسماعیل علیہ السلام میں سے ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ہوگا۔

الکبیر للطبرانی عن رجل

۱۹۳۵۸..... زوال شمس کے بعد اور ظہر سے قبل چار رکعات (سحر کے وقت) تہجد کی چار رکعات کے برابر ہیں اور اس وقت (زوال شمس کے بعد) ہر شی اللہ کی تسبیح کرتی ہے۔ ترمذی عن عمر رضی الله عنه

۱۹۳۵۹..... جب آفتاب آسمان کے جگر سے زوال کر جائے اس وقت چار رکعات ادا کرنا حرمت کے مہینے میں حرمت کے دن پوری رات عبادت کرنے کے برابر ہے۔ ابو الشیخ فی الثواب عن حذیفه رضی الله عنه

۱۹۳۶۰..... دوپہر کی نماز رات کی (تہجد کی) نماز میں سے ہے۔ ابن نصر، الکبیر للطبرانی عن عبدالرحمن بن عوف

۱۹۳۶۱..... جس نے ظہر سے قبل چار رکعات اور ظہر کے بعد چار رکعات ادا کیں اللہ پاک اسے جہنم کی آگ پر حرام کر دیں گے۔

مسند احمد، ترمذی، نسائی، ابن ماجة عن ام حبیبه رضی الله عنه

۱۹۳۶۲..... زوال شمس کے وقت آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں پھر ظہر کی نماز مکمل ہونے تک بند نہیں کیے جاتے، پس میں چاہتا ہوں کہ اس وقت آسمان میں میری طرف سے خیر کا عمل (چار رکعت) جائیں۔ مسند احمد عن ابی ایوب رضی الله عنه

۱۹۳۶۳..... تسبیح کی گھڑیاں سورج کے آسمان کے جگر سے زائل ہونے کے وقت شروع ہو جاتی ہیں اس وقت کی نماز صلوٰۃ المخبتین (برگزیدہ لوگوں کی نماز) کہلاتی ہے اور اس وقت سب سے افضل نماز کڑی دوپہر کی نماز ہے۔ ابن عساکر عن عوف بن مالك

۱۹۳۶۴..... (زوال کے بعد) جب سورج نیچے ہوتا رہتا ہے مخلوق خدا میں سے ہر چیز اللہ کی حمد و تسبیح کرتی رہتی ہے سوائے شیاطین اور سرکش بنی آدم کے۔

ابن السنی، حلية الاولياء عن عمرو بن عبسه

الاکمال

۱۹۳۶۵۔۔۔۔۔ظہر کی نماز زوال شمس کے بعد ہے۔عبدالرزاق عن ابن جریج عن سلیمان بن موسیٰ مرسلاً
۱۹۳۶۶۔۔۔۔۔کوئی بندہ ایسا نہیں جو اچھی طرح وضو کرے اور مکمل وضو کرے پھر ظہر کی اذان کے وقت نماز کے لیے نکلے اور رکوع (وسجود) مکمل کرتے ہوئے خشوع (وخضوع) کے ساتھ نماز پڑھے تو یہ نماز اس کے پہلے تمام گناہوں کے لیے اور اس دن کے آخر تک کے گناہوں کے لیے کفارہ بن جائے گی۔شعب الایمان للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

ظہر کی نماز ٹھنڈے وقت میں پڑھنا

۱۹۳۶۷۔۔۔۔۔ظہر کو ٹھنڈا کرو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کے سانس لینے سے پیدا ہوتی ہے۔
بخاری، ابن ماجۃ عن ابی سعید، مسند احمد، مستدرک الحاکم عن صفوان بن مخرمۃ، نسائی عن ابی موسیٰ، الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود، الکامل لابن عدی عن جابر رضی اللہ عنہ، ابن ماجۃ عن المغیرۃ بن شعبۃ
۱۹۳۶۸۔۔۔۔۔جب گرمی شدت اختیار کر جائے تو نماز کو ٹھنڈا کرو۔بے شک گرمی کی شدت جہنم کے سانس لینے سے ہے۔احمد، بخاری، مسلم، عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، مسند احمد، بخاری ومسلم، ابوداؤد، ترمذی عن ابی ذر رضی اللہ عنہ، بخاری ومسلم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ
ابردوابالظھر۔ابن ماجۃ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ، الکبیر للطبرانی عن عبدالرحمن بن جاریۃ
۱۹۳۶۹۔۔۔۔۔جب گرمی سخت ہو جائے تو ظہر کو ٹھنڈا کر کے پڑھو۔کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی لپٹ سے ہے۔
ابن ماجۃ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

الاکمال

۱۹۳۷۰۔۔۔۔۔گرم دن میں ظہر کی نماز کو ٹھنڈے وقت میں پڑھو۔بے شک حرارت کی شدت جہنم کے عمل تنفس سے ہے۔
الکبیر للطبرانی، تمام، ابن عساکر عن عمرو بن عبسۃ
۱۹۳۷۱۔۔۔۔۔گرمی کی شدت میں ظہر کو ٹھنڈے وقت میں پڑھو۔ابن خزیمۃ، الکامل لابن عدی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا
۱۹۳۷۲۔۔۔۔۔ظہر کو ٹھنڈا کرو۔جو گرمی تم محسوس کرتے ہو وہ جہنم کی لپٹ سے ہے۔
نسائی، السراج فی مسندہ، الکبیر للطبرانی عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ
۱۹۳۷۳۔۔۔۔۔نماز کو ٹھنڈا کرو۔بے شک گرمی کی شدت جہنم کے سانس لینے سے ہوتی ہے۔
مسند احمد، ابن ماجہ، الصحیح لابن حبان، الکامل لابن عدی، حلیۃ الاولیاء، الکبیر للطبرانی، السنن للبیہقی عن المغیرۃ بن شعبۃ
۱۹۳۷۴۔۔۔۔۔نماز کو ٹھنڈا کرو کیونکہ دن کی گرمی جہنم کی لپٹ سے ہے۔حلیۃ الاولیاء عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
۱۹۳۷۵۔۔۔۔۔نماز کو ٹھنڈا کرو۔بے شک دوپہر کی گرمی جہنم کی لپٹ سے ہے۔السنن لسعید بن منصور عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
۱۹۳۷۶۔۔۔۔۔شدت حرارت جہنم کی لپٹ سے ہے۔جب گرمی سخت ہو جائے تو نماز کے لیے ٹھنڈے وقت کا انتظار کرو۔
مسند احمد عن رجل، السنن لسعید بن منصور عن ابی سعید، مسند احمد عن الحسن مرسلاً

ظہر کی سنن......الاکمال

۱۹۳۷۷ ...جس نے ظہر سے قبل چار رکعات پڑھیں یہ اس کے لیے اولاد اسماعیل علیہ السلام میں سے ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہوں گی۔

مصنف ابن ابی شیبة، الکبیر للطبرانی عن عمرو الانصاری عن ابیه

۱۹۳۷۸ ...جس نے ظہر سے قبل چار رکعات پڑھ لیں تو اس کے لیے اولاد اسماعیل میں سے دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ہوگا یا فرمایا: چار غلام آزاد کرنے کے برابر۔ الاوسط للطبرانی عن صفوان

۱۹۳۷۹ جس نے ظہر سے پہلے چار رکعات پڑھیں گویا اس نے یہ رکعات اسی دن تہجد کے وقت پڑھیں اور عشاء کے بعد چار رکعت (تہجد) پڑھنا لیلۃ القدر میں چار رکعت پڑھنے کے برابر ہے۔ الاوسط للطبرانی عن البراء رضی الله عنه

۱۹۳۸۰ ...جس نے ظہر سے پہلے اور بعد میں چار رکعات پڑھیں اس کو جہنم کی آگ نہ چھوئے گی۔ ابن جریر عن ام حبیبة رضی الله عنه

۱۹۳۸۱ رات کی نماز کے بعد ظہر کی نماز سے قبل چار رکعات سے افضل کوئی نفل نماز نہیں۔ الحاکم فی التاریخ عن ابی ایوب رضی الله عنه

۱۹۳۸۲ ...کوئی بندہ ایسا نہیں جو ظہر سے قبل چار رکعات پڑھے پھر کبھی جہنم کی آگ اس کے چہرے کو جھلسا دے ان شاء اللہ۔

ابن عساکر عن ام حبیبة رضی الله عنه

عصر کی نماز سے متعلق احکام

۱۹۳۸۳ صلوٰۃ الوسطیٰ عصر کی نماز ہے۔

مسند احمد۔ ترمذی عن سمرة رضی الله عنه، ابن ابی شیبة، ترمذی، صحیح ابن حبان عن ابن مسعود رضی الله عنه، ابن ابی شیبة عن الحسن مرسلاً، السنن للبیهقی عن ابی هریرة رضی الله عنه، البزار عن ابن عباس رضی الله عنه، الطیالسی عن علی رضی الله عنه

۱۹۳۸۴ ... اللہ ان (مشرکوں) کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھر لے، انہوں نے ہم کو صلوٰۃ الوسطیٰ (عصر کی نماز) سے روک دیا حتیٰ کہ سورج بھی غروب ہوگیا۔

(مسند احمد، بخاری۔ مسلم، ابن ماجة، ترمذی، ابوداؤد، نسائی عن علی رضی الله عنه، مسلم، ابوداؤد عن ابن مسعود رضی الله عنه

۱۹۳۸۵ ...بادل کے دن (عصر کی) نماز کو جلدی پڑھ لو۔ بے شک جس نے عصر کی نماز چھوڑ دی اس کے اعمال ضائع ہوگئے۔

مسند احمد، ابن ماجة، ابن حبان عن بریدة رضی الله عنه

۱۹۳۸۶ ...جس سے عصر کی نماز فوت ہوگئی گویا اس سے اس کے گھر والے اور اس کا سارا مال و دولت چھن گیا اور وہ اکیلا کھڑا رہ گیا۔

بخاری، مسلم، ترمذی، ابن ماجة، نسائی، ابوداؤد عن ابن عمر رضی الله عنه

۱۹۳۸۷ ......نمازوں میں سے ایک نماز ایسی ہے جس سے وہ نماز فوت ہوجائے (اس کا وبال ایسا ہے) گویا وہ اپنے اہل وعیال اور مال و دولت سے اکیلا رہ گیا۔ وہ نماز ہے عصر کی نماز۔ نسائی عن نوفل بن معاویة وابن عمر رضی الله عنه

۱۹۳۸۸ یہ نماز یعنی عصر کی نماز تم سے پہلے لوگوں پر پیش کی گئی تھی مگر انہوں نے اس کو ضائع کر دیا۔ پس آج جس نے اس نماز کی حفاظت کرلی اس کو اس کا دہرا اجر ہوگا۔ اور پھر اس کے بعد کوئی نماز نہیں حتیٰ کہ شاید (ستارہ) طلوع ہو۔ (اور سورج غروب ہو)۔

مسلم، نسائی عن ابی بصرة الغفاری

۱۹۳۸۹ ... جس نے عصر کی نماز چھوڑ دی اس کا (سارا) عمل بے کار ہوگیا۔ مسند احمد، بخاری، نسائی عن بریدة رضی الله عنه

۱۹۳۹۰ اللہ اس بندے پر رحم کرے جو عصر سے پہلے چار رکعات پڑھ لے۔ ابوداؤد، ابن حبان ترمذی عن ابن عمر رضی الله عنه

۱۹۳۹۱......اے ابی امیہ کی بیٹی! تو نے مجھ سے عصر کے بعد دو رکعات کا سوال کیا تھا؟ میرے پاس قبیلہ عبدالقیس کے چند لوگ اسلام قبول کرنے آئے تھے انہوں نے مجھے ظہر کے بعد کی دو رکعتوں سے مشغول کر دیا تھا پس یہی وہ دو رکعتیں ہیں۔

بخاری، ابو داؤد عن ام سلمة رضی اللہ عنها

۱۹۳۹۲ جس نے عصر سے قبل چار رکعات پڑھ لیں اللہ پاک اس کو جہنم کی آگ پر حرام کر دیں گے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنه

الاکمال

۱۹۳۹۳ جس شخص سے عصر کی نماز فوت ہوگئی گویا وہ اپنے اہل وعیال اور مال ودولت سے اکیلا رہ گیا۔

مصنف عبدالرزاق، ابن ابی شیبه عن ابن عمر رضی اللہ عنه

۱۹۳۹۴ نمازوں میں ایک نماز ایسی ہے جس سے وہ فوت ہوگئی گویا اس سے اس کے اہل وعیال اور سارا مال ودولت چھن گیا اور وہ اکیلا رہ گیا اور وہ عصر کی نماز ہے۔ مصنف ابن ابی شیبه، عن نوفل بن معاویه وابن عمر رضی اللہ عنه

۱۹۳۹۵ یہ نماز یعنی عصر کی نماز تم سے پہلے لوگوں پر پیش کی گئی تھی لیکن انہوں نے اس کو ضائع کر دیا پس آج جس نے اس نماز کی حفاظت کی اس کو اس نماز کا دہرا اجر ملے گا۔ پھر اس کے بعد طلوع شاہد (یعنی ستارہ طلوع ہونے اور سورج غروب ہونے) تک کوئی نماز نہیں ہے۔

مسلم، نسائی، مسند ابی یعلی، ابن قانع، الباوردی، الکبیر للطبرانی عن ابی بصرة الغفاری، الکبیر للطبرانی، السنن لسعید بن منصور عن ابی ایوب رضی اللہ عنه

۱۹۳۹۶ یہ نماز تم سے پہلے لوگوں پر فرض کی گئی تھی۔ لیکن وہ اس میں عاجز ہوگئے اور اس کو ترک کر دیا۔ پس جو شخص اس نماز کو آج پڑھے گا اس کو دہرا اجر ملے گا۔ اور اس کے بعد کوئی نماز نہیں حتیٰ کہ شاہد طلوع ہو۔ شاہد سے مراد ستارہ ہے۔ شعب الایمان للبیهقی عن ابی بصرة الغفاری

۱۹۳۹۷ یہ نماز تم سے پہلے لوگوں پر فرض کی گئی تھی۔ لیکن انہوں نے اس کا انکار کر دیا اور ان پر یہ نماز گراں ہوگئی۔ لہٰذا ان کے علاوہ دوسرے لوگوں پر نماز چھبیس درجہ فضیلت دے دی گئی۔ وہ نماز عصر کی نماز ہے۔ عبدالرزاق عن ابی بصرة الغفاری

۱۹۳۹۸......جس نے عصر کی نماز جان بوجھ کر چھوڑ دی حتیٰ کہ سورج غروب ہوگیا گویا اس کے اہل وعیال اور اس کا مال ودولت چھن گیا۔

مسند ابی داؤد الطیالسی، مسند احمد عن ابن عمر رضی اللہ عنه

۱۹۳۹۹ جس نے عصر کی نماز ترک کر دی حتیٰ کہ اس کا وقت نکل گیا اس کا (سارا) عمل ضائع ہوگیا۔

مسند احمد، ابن ابی شیبه عن ابی الدرداء رضی اللہ عنه

۱۹۴۰۰ جس نے بغیر عذر کے عصر کی نماز چھوڑ دی حتیٰ کہ سورج غروب ہوگیا گویا وہ اپنے اہل ومال سے بچھڑ گیا۔

ابن ابی شیبه عن ابن عمر رضی اللہ عنه

۱۹۴۰۱ جس سے عصر کی نماز فوت ہوگئی اس سے اس کے گھر والے اور اس کا سارا مال ودولت چھین لیا گیا۔

الشافعی عن نوفل بن معاویة، ابن جریر فی تهذیبه من طریق سالم عن ابن عمر عن عمر رضی اللہ عنه

۱۹۴۰۲ ......جس سے عصر کی نماز فوت ہوگئی اس کا عمل ضائع ہوگیا۔ ابن ابی شیبه عن بریدة رضی اللہ عنه

۱۹۴۰۳......کوئی اپنے اہل وعیال اور مال ودولت سب کو چھوڑ دے یہ اس سے بہتر ہے کہ عصر کی نماز کو وقت سے فوت کر دے۔

عبدالرزاق عن نوفل بن معاویه عن ابیه

۱۹۴۰۴...... جس نے عصر کی نماز پڑھ لی پھر خیر کی باتیں کرنے کے لیے بیٹھا رہا حتیٰ کہ شام ہوگئی وہ اس شخص سے افضل ہے جس نے اولاد اسماعیل علیہ السلام میں سے آٹھ غلام آزاد کر دیئے۔ مسند احمد، شعب الایمان للبیهقی عن انس رضی اللہ عنه

۱۹۴۰۵..... جس نے دونوں نمازوں کے درمیان (وقت) کو (ذکر و تلاوت کے ساتھ) زندہ کیا اس کی مغفرت کر دی جائے گی، فرشتہ اس کے لیے شفاعت کرے گا اور دوسرے فرشتے اس کی دعا پر آمین کہیں گے۔

الحاکم فی التاریخ. ابو الشیخ و ابو نعیم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

عصر کی سنت ..... الاکمال

۱۹۴۰۶..... جس نے عصر سے قبل چار رکعات پڑھیں اللہ پاک اس کی کامل مغفرت فرما دے گا۔ ابو نعیم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۴۰۷..... جس نے عصر سے قبل چار رکعات پڑھ لیں اللہ پاک اس کے بدن کو آگ پر حرام کر دیں گے۔

الکبیر للطبرانی عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا

۱۹۴۰۸..... جس نے عصر سے قبل چار رکعات پڑھ لیں اللہ پاک اس کے گوشت کو آگ پر حرام کر دے گا۔ ابن النجار عن علی رضی اللہ عنہ

۱۹۴۰۹..... جس نے عصر سے قبل چار رکعات نماز پڑھ لیں اس کو آگ نہ چھوئے گی۔ الاوسط للطبرانی عن ابن عمرو

کلام: ..... اس روایت کی سند میں حجاج بن نصر ایک راوی ہے جس کو اکثر نے ضعیف قرار دیا ہے۔

۱۹۴۱۰..... اللہ رحم کرے عصر سے قبل چار رکعات پڑھنے والے پر۔

ابو داؤد الطیالسی، ابو داؤد، ترمذی حسن صحیح، صحیح ابن حبان، السنن للبیہقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۴۱۱..... میری امت جب تک عصر سے قبل چار رکعات نماز پڑھتی رہے گی وہ زمین پر مغفرت کی حالت میں چلتی رہے گی۔

الاوسط عن علی رضی اللہ عنہ

۱۹۴۱۲..... میری امت عصر سے قبل چار رکعات پڑھتی رہے گی حتیٰ کہ اللہ پاک ان کی حتمی مغفرت فرما دے گا۔ ابو الشیخ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

مغرب کی نماز سے متعلق احکام و فضائل

۱۹۴۱۳..... غروب شمس ہوتے ہی نماز پڑھ لو ستاروں کے طلوع سے قبل۔ الکبیر للطبرانی عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ

۱۹۴۱۴..... ستاروں کے طلوع ہونے سے قبل مغرب کی نماز جلد ادا کر لو۔ مسند احمد، السنن للدارقطنی عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ

۱۹۴۱۵..... میری امت فطرت پر قائم رہے گی جب تک وہ مغرب کو ستاروں کے جھلملانے تک مؤخر نہ کرے۔

مسند احمد، ابو داؤد مستدرک الحاکم عن ابی ایوب و عقبۃ بن عامر ابن ماجۃ عن العباس رضی اللہ عنہ

۱۹۴۱۶..... بادل والے دن دن کی نماز (یعنی صلوٰۃ العصر) جلدی پڑھو۔ اور مغرب کو مؤخر کر دو۔

ابو داؤد فی مراسیلہ عن عبدالعزیز بن رفیع مرسلاً

۱۹۴۱۷..... مغرب کی نماز دن کی وتر نماز ہے۔ مصنف ابن ابی شیبۃ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۴۱۸..... مغرب سے قبل دو رکعات (نفل) ادا کرو۔ مغرب سے قبل دو رکعت جو چاہے پڑھ لے۔ مسند احمد، ابو داؤد عن عبد اللہ المزنی

۱۹۴۱۹..... مغرب کے بعد دو رکعات جلد ادا کر و تا کہ (جانے والے) عمل کے ساتھ اوپر چلی جائیں۔

شعب الایمان للبیہقی عن حذیفۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۴۲۰..... مغرب کے بعد دو رکعات جلدی پڑھ لو۔ کیونکہ وہ فرض کے ساتھ اوپر چلی جاتی ہیں۔ ابن نصر عن حذیفۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۴۲۱..... جس نے مغرب کے بعد کسی سے گفتگو کرنے سے قبل دو رکعتیں پڑھ لیں وہ دو رکعات علیین میں لکھی جائیں گی۔

الجامع لعبدالرزاق عن مکحول مرسلاً

فائدہ:..... علیین وہ مقام ہے جہاں برگزیدہ لوگوں کے نامۂ اعمال رکھے جاتے ہیں۔

۱۹۴۲۲ ... یہ دو رکعتیں اپنے گھروں میں ادا کیا کرو۔ (یعنی مغرب کے فرض کے بعد دو سنت)۔ابن ماجة عن رافع بن خديج

کلام:..... زوائد ابن ماجہ میں اس روایت کی اسناد ضعیف قرار دی گئی ہے۔

۱۹۴۲۳ ... یہ نماز تم پر گھروں میں لازم ہے۔ یعنی مغرب کی سنت۔ ترمذی، نسائی عن كعب بن عجره

کلام:..... حدیث ضعیف ہے۔ ترمذی وقال حدیث غریب کتاب ابواب الصلوۃ باب ذکر فی الصلوۃ بعد المغرب انه فی البیت افضل، رقم ۶۰۴

۱۹۴۲۴ ... یہ گھروں کی نماز ہے یعنی مغرب کے بعد کی نفل نماز (جس میں دو سنت شامل ہیں اگر اس کے بعد دو نفل مزید بھی ادا کر لیے جائیں تو بہتر ہے)۔ ابوداؤد عن كعب بن عجرة

کلام:..... اس روایت کی سند میں اسحاق بن کعب تابعی ہے۔ علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ میزان میں فرماتے ہیں: اسحاق بن کعب تابعی مستور الحال ہے، سنت مغرب کی حدیث میں متفرد ہے اور یہ انتہائی ضعیف ہے۔ امام منذری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس روایت کو ابن ماجہ اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔ اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ روایت ضعیف ہے۔ امام منذری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس باب میں صحیح روایت وہ ہے جو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ مغرب کے بعد دو رکعتیں گھر میں ادا کرتے تھے۔

عون المعبود: ۱۸۴/۴

۱۹۴۲۵ ... مغرب وعشاء کے درمیان تم پر ایک نماز (مغرب کی دو سنت) لازم ہے۔ یہ سارے دن کے لغو کاموں کا کفارہ ہے۔

مسند الفردوس للديلمي عن سلمان رضي الله عنه

۱۹۴۲۶ ... جس نے مغرب وعشاء کے (فرضوں کے) درمیان دس رکعات پڑھ لیں اس کے لیے جنت میں ایک محل تعمیر کیا جائے گا۔

ابن نصر عن عبدالكريم بن الحارث مرسلاً

۱۹۴۲۷ ... جس نے مغرب کے بعد چھ رکعات نماز پڑھی اور ان کے درمیان کسی سے کوئی بری بات نہ کی تو یہ نماز بارہ سالوں کی عبادت کے برابر ہوگی۔

ترمذی، ابن ماجة عن ابی هريرة رضی الله عنه

کلام:..... امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: عمر بن عبداللہ بن ابی خثعم منکر الحدیث ہے اور نہایت ضعیف ہے جو اس سند کا راوی ہے۔

۱۹۴۲۸ ... جس شخص نے مغرب وعشاء کے درمیان بیس رکعات نماز پڑھی اللہ پاک اس کے لیے جنت میں گھر تعمیر فرمائے گا۔

ابن ماجة عن عائشة رضي الله عنها

کلام:..... یعقوب بن الولید راوی کے ضعف پر محدثین کا اتفاق ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ بڑے جھوٹوں میں سے ہے۔ من الكذاب بين الكبار اور یہ حدیث گھڑتا ہے (اور یہ اس حدیث کا راوی ہے) زوائد ابن ماجہ۔ ابن ماجہ کتاب اقامۃ الصلوۃ باب ماجاء فی الصلوۃ بین المغرب والعشاء۔

۱۹۴۲۹ ... جس نے مغرب وعشاء کے درمیان نماز پڑھی اس نے اوابین کی نماز پڑھی۔ ابن نصر عن محمد بن المنكدر مرسلاً

۱۹۴۳۰ ... جس نے مغرب کے بعد چھ رکعات نماز پڑھیں اور اس سے پہلے کسی سے بات چیت نہ کی تو اس کے پچاس سال کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ ابن نصر عن ابن عمر رضی الله عنه

۱۹۴۳۱ ... اللہ کے نزدیک افضل نماز مغرب کی ہے۔ اور جس نے مغرب کے بعد دو رکعات ادا کیں اللہ اس کے لیے جنت میں گھر تعمیر کر دے گا جس میں وہ صبح وشام رہے گا۔ الاوسط للطبرانی عن عائشه رضی الله عنها

الاکمال

۱۹۴۳۲...... طلوع نجم سے قبل مغرب کی نماز ادا کرلو۔ مسند احمد، السنن للدارقطنی عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ

۱۹۴۳۳...... جس وقت روزہ دار روزہ افطار کرتا ہے تم مغرب کی نماز ادا کرلو ستاروں کے طلوع ہونے سے قبل قبل۔

مصنف ابن ابی شیبۃ عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ

۱۹۴۳۴...... میری امت فطرت پر قائم رہے گی جب تک مغرب کی نماز ستاروں کے طلوع ہونے سے قبل ادا کرتی رہے۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی، السنن للبیہقی، السنن لسعید بن منصور عن السائب بن یزید

۱۹۴۳۵...... میری امت کا ایک گروہ فطرت پر قائم رہے گا جب تک وہ ستاروں کے طلوع ہونے سے قبل مغرب کی نماز ادا کرتا رہے۔

ابن جریر عن قتادۃ مرسلاً

۱۹۴۳۶...... میری امت فطرت پر قائم رہے گی جب تک وہ ستاروں کے طلوع ہونے تک مغرب کی نماز مؤخر نہ کرے۔

تمام، ابن عساکر عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۴۳۷...... میری امت اپنے دین کے بقیہ خیر میں رہے گی جب تک وہ مغرب پڑھنے کے لیے ستاروں کے نکلنے کے منتظر نہ رہیں یہود کی طرح۔ اور جب تک فجر کو ستاروں کے چھپ جانے تک مؤخر نہ کریں نصرانیوں کی طرح۔ اور جب تک جنازوں کو ان کے اہل وعیال کے بھروسہ پر نہ چھوڑ دیں۔ السنن لسعید بن منصور عن حارث بن وھب عن ابی عبدالرحمن صنابحی، مسند احمد، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم عن الحارث بن وھب الصنابح بن الاعسر

۱۹۴۳۸...... میری امت اسلام پر قائم رہے گی جب تک وہ مغرب کو ستاروں کے نکلنے تک مؤخر نہ کریں یہود کی طرح۔ اور جب تک فجر کو جلدی نہ کریں نصاریٰ کی طرح اور جب تک جنازوں کو ان کے اہل کے حوالے نہ کردیں۔ (بلکہ دوسرے مسلمانوں کو بھی جنازوں کی تکفین تدفین میں ان کے گھر والوں کی مدد کرنا ضروری ہے)۔ الکبیر للطبرانی، ابونعیم عن حارثۃ بن وھب

۱۹۴۳۹...... میری امت اپنے دین کی کشادگی پر رہے گی جب تک مغرب کو ستاروں کے نکلنے تک مؤخر نہ کریں، نیز فجر کو ستاروں کے ڈوب جانے تک مؤخر نہ کریں اور جنازوں کو ان کے اہل کے حوالے نہ کریں۔ الخطیب عن محمد بن الضوء بن الصلصال بن الدلھمس عن ابیہ عن جدہ

کلام:...... علامہ بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث اس سند کے سوا بھی محفوظ کی گئی ہے اور محمد بن ضوء اس مقام کا راوی نہیں ہے کہ اس سے علم کی بات حاصل کی جائے۔ کیونکہ وہ جھوٹا ہونے کے ساتھ ساتھ شرب خمر جیسی دیگر فواحش کا بھی مرتکب تھا۔

۱۹۴۴۰...... میری امت خیر پر باقی رہے گی جب تک تین چیزوں کی مرتکب نہ ہو: یہود کی طرح مغرب کی نماز کو تاریکی کے انتظار میں مؤخر نہ کریں۔ فجر کو مؤخر کریں مگر ستاروں کے ڈوب جانے تک نصاریٰ کی طرح۔ اور جب تک جنازوں کو صرف ان کے اہل وعیال کے سپرد نہ کردیں۔ البغوی عن الحارث بن وھب عن عبدالرحمن الصنابحی

۱۹۴۴۱...... مغرب کی نماز دن کی وتر نماز ہے لہٰذا رات کی وتر بھی تم پڑھ لیا کرو۔ ابن ابی شیبۃ عن ابن سیرین مرسلاً

۱۹۴۴۲...... جس نے مغرب کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کی اس کے لیے گناہوں سے پاک حج اور مقبول عمرہ لکھا جائے گا نیز لیلۃ القدر میں قیام کا ثواب بھی حاصل ہوگا۔ الدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

مغرب کی سنت...... الاکمال

۱۹۴۴۳...... جس نے مغرب کی نماز کے بعد بغیر کسی سے بات کیے دو رکعت نماز ادا کی اس کی نماز علیین میں لکھی جائے گی۔

ابن ابی شیبۃ، السنن لسعید بن منصور، ابن نصر عن مکحول مرسلاً

۱۹۴۴۴۔۔۔۔۔تم پر یہ نماز گھروں میں پڑھنا ضروری ہے۔

ترمذی غریب، نسائی، الکبیر للطبرانی عن سعد بن اسحاق بن کعب بن عجرۃ عن ابیہ عن جدہ

فائدہ:۔۔۔۔۔۔نبی کریم ﷺ نے یہ نماز مغرب پڑھائی تو لوگ اٹھ کر نفل (سنت مغرب) ادا کرنے لگے۔تب نبی کریم ﷺ نے مذکورہ جواب ارشاد فرمایا۔

۱۹۴۴۵۔۔۔۔۔جس نے مغرب کے بعد کسی سے بات چیت کرنے سے قبل دو رکعت نماز پڑھی اور پہلی رکعت میں الحمد اور قل یاایھا الکفرون اور دوسری رکعت میں الحمد اور قل ھو اللہ احد پڑھی تو وہ گناہوں سے ایسا پاک صاف ہوجائے گا جس طرح سانپ اپنی کینچلی سے نکل جاتا ہے۔ابن النجار عن انس رضی اللہ عنہ

۱۹۴۴۶۔۔۔۔۔مغرب کے بعد دو رکعتوں کا اپنے کو پابند کرنا ملائکہ کو ثواب لکھنے کے لیے مشقت میں ڈال دیتا ہے۔

الدیلمی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۱۹۴۴۷۔۔۔۔۔جس نے مغرب وعشاء کے درمیان بیس رکعات پڑھیں اور ہر رکعت میں الحمد شریف اور قل ھو اللہ احد پندرہ مرتبہ پڑھی اللہ پاک اس کے لیے جنت میں دو ایسے محل تعمیر فرمادے گا جن میں کوئی جوڑ ہوگا اور نہ توڑ۔اور جس نے عشاء کے بعد دو رکعتیں پڑھیں اور ہر رکعت میں الحمد شریف اور قل ھو اللہ احد پندرہ مرتبہ پڑھی اللہ پاک اس کے لیے جنت میں ایک محل تعمیر کردے گا۔

ابو محمد سمر قندی فی فضائل قل ھو اللہ احد عن جریر

کلام:۔۔۔۔۔۔اس روایت میں ایک راوی احمد بن عبید ہے صدوق لہ مناکیر۔صدوق ہے اور اس سے منکر روایات منقول ہیں۔

۱۹۴۴۸۔۔۔۔۔جس نے مغرب کے بعد بارہ رکعات ادا کیں۔ہر رکعت میں قل ھو اللہ احد چالیس مرتبہ پڑھی،اس سے ملائکہ قیامت کے روز مصافحہ کریں گے اور جس سے ملائکہ قیامت کے روز مصافحہ کریں گے وہ پل صراط پر،حساب کتاب کے وقت اور نامۂ اعمال تلتے وقت امن وسلامتی کے ساتھ رہے گا۔سمر قندی عن ابان عن انس رضی اللہ عنہ

۱۹۴۴۹۔۔۔۔۔تم پر مغرب وعشاء کے درمیان (دو رکعت سنت مغرب کی) نماز لازم ہے جو دن کے شروع اور آخر کے لغو کاموں کا کفارہ ہے۔

الدیلمی عن سلمان رضی اللہ عنہ

۱۹۴۵۰۔۔۔۔۔جس نے مغرب وعشاء کے درمیان نماز پڑھی اس کے لیے جنت میں دو محل تعمیر کیے جائیں گے دونوں کے درمیان سو سال کی مسافت ہوگی اور دونوں جنتوں میں ایسے درخت ہوں گے کہ خواہ اہل مشرق ومغرب ان جنتوں کو نہ دیکھ پائیں مگر ان کے درختوں کے پھل ان جنتوں کو آپس میں ملادیں گے۔یہ نماز صلوٰۃ الاوابین ہے۔یہ غافلین کے لیے غفلت سے نکلنے کا ذریعہ ہے اور مغرب وعشاء کے درمیان ایک مقبول دعا ہے جو ہرگز رد نہیں کی جاتی۔ابن مردویہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۴۵۱۔۔۔۔۔جس نے مغرب کے بعد چار رکعات پڑھیں گویا اس نے خدا کی راہ میں جہاد کے بعد پھر جہاد کیا۔ابو الشیخ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۴۵۲۔۔۔۔۔جس نے مغرب کی نماز ادا کی،اس کے بعد بغیر بات چیت کیے دو رکعت پڑھیں اللہ پاک اس کو حظیرۃ القدس میں جگہ دے گا۔(جو جنت کا اعلیٰ درجہ ہے) جس نے چار رکعات ادا کیں گویا اس نے حج ادا کیا اور جس نے چھ رکعات ادا کرلیں اس کے پچاس سال کے گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔ابن شاھین عن ابی بکر رضی اللہ عنہ

۱۹۴۵۳۔۔۔۔۔جس نے مغرب وعشاء کے درمیان بیس رکعات ادا کیں اور ہر رکعت میں فاتحۃ الکتاب اور قل ھو اللہ احد تلاوت کی،اللہ پاک اس کی جان،اس کے اہل وعیال،اس کے مال ودولت اور اس کی دنیا وآخرت کی حفاظت فرمائیں گے۔

نظام الملک فی السداسیات عن ابی ھدبۃ عن انس رضی اللہ عنہ

۱۹۴۵۴۔۔۔۔۔جس نے مغرب کے بعد چھ رکعات ادا کرلیں اس کے سارے گناہ بخش دیئے جائیں گے خواہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔

الاوسط والکبیر للطبرانی، ابن مندہ عن عمار بن یاسر

۱۹۴۵۵..... جس نے مغرب کے بعد کسی سے گفتگو کرنے سے قبل چار رکعات ادا کیں یہ رکعات اس کے نام سے علیین میں پہنچ جائیں گی اور وہ اس شخص کے برابر ہوگا جس نے مسجد اقصیٰ میں لیلۃ القدر کا قیام کیا۔ اور یہ چار رکعات نصف رات کے قیام سے بہتر ہیں۔

الدیلمی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

عشاء کا وقت اور عشاء کی نماز سے متعلق احکام وفضائل

۱۹۴۵۶..... عشاء کا وقت شروع ہوتا ہے جب رات (کی تاریکی) ہر وادی کا پیٹ بھردے۔ الاوسط للطبرانی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۹۴۵۷..... شفق احمر (وقفہ ہے) اگر وہ غائب ہوجائے تو (عشاء کی) نماز واجب ہوجاتی ہے۔ السنن للدارقطنی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۴۵۸..... اگر ضعیف کے ضعف اور مریض کے مرض کا خیال نہ ہوتا تو میں عشاء کی نماز (مزید) مؤخر کرتا۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۹۴۵۹..... تم اپنی جگہوں پر بیٹھے رہو۔ دوسرے لوگ تو نماز پڑھ کر بستروں پر چلے گئے ہیں۔ لیکن تم مسلسل نماز ہی میں ہو جب تک نماز کی انتظار میں بیٹھے رہو۔ اگر ضعیف کے ضعف اور، مریض کے مرض اور حاجت مند کی حاجت کا خیال نہ ہوتا تو میں یہ نماز رات کے ایک آدھے حصے تک مؤخر کردیتا۔ مسند احمد، ابوداؤد عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۹۴۶۰..... اس نماز کو منہ اندھیرے پڑھو۔ بے شک تم کو اس نماز کی بدولت تمام امتوں پر فضیلت ملی ہے کیونکہ تم سے پہلی امتوں نے اس نماز کو نہیں پڑھا تھا۔ ابوداؤد عن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ

۱۹۴۶۱..... لوگ تو نماز پڑھ کر نیند کی آغوش میں چلے گئے ہیں۔ تم مستقل نماز میں مصروف ہو جب تک کہ نماز کی انتظار میں بیٹھے ہو۔ اگر کمزور کی کمزوری اور بیمار کی بیماری کا خیال نہ ہوتا تو میں حکم دیتا کہ یہ نماز رات کے ایک آدھے حصے تک مؤخر کردی جائے۔

نسائی، ابن ماجۃ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۹۴۶۲..... لوگ نماز پڑھ کر سوگئے ہیں اور تم جب تک نماز کی انتظار میں بیٹھے ہو مستقل نماز میں ہو۔ نسائی، ابن ماجۃ عن انس رضی اللہ عنہ

۱۹۴۶۳..... تم ایک ایسی نماز کا انتظار کرتے ہو تمہارے سوا کسی اور دین کا حامل شخص انتظار نہیں کرتا۔ اگر میری امت پر گراں نہ ہوتا تو میں یہ نماز (آئندہ) اسی وقت ان کو پڑھایا کرتا۔ نسائی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۴۶۴..... اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا خوف نہ ہوتا تو میں ان کو حکم کرتا کہ عشاء کو ایک تہائی رات یا نصف رات تک مؤخر کریں۔

مسند احمد، ترمذی حسن صحیح، ابن ماجہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۴۶۵..... اگر مجھے مؤمنین پر مشقت کا خوف نہ ہوتا تو ان کو عشاء کی نماز مؤخر کرنے اور ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا۔

ابوداؤد، نسائی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۴۶۶..... اگر میں اپنی امت پر مشقت محسوس نہ کرتا تو ان کو اس طرح یہ نماز پڑھنے کا حکم دیتا یعنی عشاء کو نصف رات کے وقت۔

مسند احمد، بخاری، نسائی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ مسلم عن عمرو عائشۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۴۶۷..... خوشخبری سنو! یہ تم پر خاص اللہ کی نعمت ہے کہ تمہارے سوا کوئی اور اس وقت نماز نہیں پڑھتا۔ بخاری عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

۱۹۴۶۸..... اعراب (دیہاتی) تم پر اس عشاء کی نماز کے نام پر غالب نہ آجائیں۔ کتاب اللہ میں اس کا نام عشاء ہی ہے اور وہ اعرابی (دیہاتی) لوگ اس کو (عتمہ کہتے ہیں اور) یعتمون بحلاب الابل سے یہ نام نکالتے ہیں۔ (یعنی اندھیرے منہ اونٹ کا دودھ دوہنا۔ اس وجہ سے وہ عشاء کو عتمہ یعنی اندھیرے منہ والی نماز کہتے ہیں۔ مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجۃ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۴۶۹..... اعراب (دیہاتی لوگ) تمہارے عشاء کے نام میں تم پر غالب نہ آجائیں، یہ عشاء ہے۔ (دیہاتی) لوگ اس کو عتمہ کہتے ہیں۔

اعتامھم بالابل کی وجہ سے۔ابن ماجة عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

۱۹۴۷۰.....اگر لوگوں کو عشاء اور فجر کی نماز کے فائدے کا علم ہو جائے تو وہ ان نمازوں میں ضرور آئیں خواہ ان کو گھسٹ گھسٹ کر آنا پڑے۔

ابن ماجة عن عائشة رضی اللہ عنھا

۱۹۴۷۱.....جس نے جماعت والی مسجد میں چالیس رات تک عشاء کی نماز پہلی رکعت فوت کیے بغیر ادا کی اللہ پاک اس کے لیے جہنم سے آزادی لکھ دیں گے۔ابن ماجة عن عمر رضی اللہ عنہ

کلام:.......ابن ماجہ کتاب المساجد باب صلوٰۃ العشاء رقم ۷۹۸۔زوائد ابن ماجہ میں ہے کہ اس روایت میں ارسال اور ضعف ہے۔

۱۹۴۷۲.....جس نے عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کی اس کے لیے یہ نصف رات قیام کے برابر ہے۔اور جس نے عشاء و فجر دونوں جماعت کے ساتھ ادا کیں گویا اس نے پوری رات قیام کیا۔ترمذی، ابو داؤد عن عثمان رضی اللہ عنہ

۱۹۴۷۳.....جس نے عشاء کی نماز جماعت میں پڑھی گویا اس نے نصف رات قیام کیا اور جس نے صبح کی نماز بھی جماعت میں ادا کی گویا اس نے پوری رات قیام کیا۔مسند احمد، مسلم عن عثمان رضی اللہ عنہ

۱۹۴۷۴.....جس نے عشاء کی باجماعت پڑھی اس نے لیلۃ القدر کا ایک حصہ پالیا۔الکبیر للطبرانی عن ابی امامة رضی اللہ عنہ

الاکمال

۱۹۴۷۵.....عشاء کا اول وقت وہ ہے جب شفق غائب ہو جائے اور عشاء کا آخری وقت رات کا نصف ہے۔

ابن جریر عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

۱۹۴۷۶.....اے ام انس! جب رات ہر وادی کا پیٹ بھر دے تو اس کو جلدی پڑھ لے کیونکہ (یہی عشاء کی) نماز کا وقت شروع ہو گیا ہے، پس نماز پڑھ اور تجھ پر کوئی گناہ نہیں۔شعب الایمان للبیھقی عن ام انس رضی اللہ عنہ

فائدہ:.......ام انس رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے عشاء کی نماز سے پہلے نیند غالب آجاتی ہے؟ تب آپ ﷺ نے یہ جواب ارشاد فرمایا۔

۱۹۴۷۷.....اس نماز کو منہ اندھیرے پڑھو۔بے شک تم اس نماز کی بدولت تمام امتوں پر فضیلت پانے والے ہو کیونکہ تم سے پہلے کسی امت نے اس نماز کو نہیں پڑھا۔مسند احمد، ابن ابی شیبہ، الکبیر للطبرانی، ابو داؤد عن معاذ رضی اللہ عنہ

۱۹۴۷۸.....تم جب تک اس نماز کے انتظار میں ہو مسلسل نماز ہی میں مصروف ہو۔یہ ایسی نماز ہے جو تم سے پہلے کسی امت نے نہیں پڑھی، یعنی عشاء کی نماز۔الکبیر للطبرانی عن المنکدر

۱۹۴۷۹.....آگاہ رہو! لوگ نماز پڑھ کر سو چکے ہیں۔جبکہ تم مسلسل نماز میں ہو جب تک نماز کا انتظار کر رہے ہو۔بخاری عن انس رضی اللہ عنہ

۱۹۴۸۰.....نماز کا انتظار کر رہے ہو، یہ ایسی نماز ہے جو تم سے پہلے کسی امت میں نہیں تھی اور یہ عشاء کی نماز ہے۔دیکھو! یہ ستارے آسمان کے لیے امن کی علامت ہیں۔جب ستارے مٹ جائیں گے تو اہل آسمان پر وہ عذاب آجائے گا جس کا ان سے وعدہ کیا گیا۔میں اپنے اصحاب کے لیے امان ہوں۔جب میں مر جاؤں گا تو میرے اصحاب پر ان سے کیا گیا وعدہ آجائے گا۔اور میرے اصحاب میری امت کے لیے امان ہیں، جب میرے اصحاب چلے جائیں گے تو میری امت پر ان سے کیا گیا وعدہ صادق آجائے گا۔ابن المبارك عن علی بن طلحه مرسلاً

۱۹۴۸۱.....تم سے پہلے کسی امت نے یہ نماز نہیں پڑھی۔آئندہ بھی تم یہ نماز پڑھتے رہو گے۔ستارے آسمان کے لیے امان ہیں۔جب ستارے مٹ جائیں گے تو آسمان پر وہ عذاب آجائے گا جس کا وعدہ کیا گیا ہے، میں اپنے اصحاب کے لیے امان ہوں، جب میں چلا جاؤں گا تو میرے اصحاب پر وہ وعدہ آجائے گا جس کا ان سے وعدہ کیا گیا۔اور میرے اصحاب میری امت کے لیے امان ہیں جب میرے اصحاب چلے جائیں گے تو

میری امت پر بھی وہ وعدہ صادق آجائے گا جوان سے کیا گیا۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۹۴۸۲..... لوگ سوگئے اور نیند کی آغوش میں چلے گئے اور تم نماز کے انتظار میں بیٹھے ہو۔ بہر حال جب تک تم نماز کے انتظار میں ہو اور اگر مجھے کمزور کی کمزوری اور بوڑھے کے بڑھاپے کا خیال نہ ہوتا تو میں یہ نماز رات کے ایک (آدھے) حصے تک مؤخر کردیتا۔

عبد بن حمید عن جابر رضی اللہ عنہ

مسواک کی تاکید

۱۹۴۸۳ ..... اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا ڈر نہ ہوتا تو ان کو ہر نماز کے وقت مسواک کا حکم دیتا اور عشاء کو ایک تہائی رات تک مؤخر کرنے کا حکم دیتا۔ جب تہائی رات بسر ہوجاتی ہے تو اللہ پاک آسمان دنیا پر اترتے ہیں اور طلوع فجر تک وہیں ہوتے ہیں۔ اس وقت ایک کہنے والا کہتا ہے:

کیا کوئی سائل ہے، جس کو عطا کیا جائے؟

کیا کوئی دعا مانگنے والا ہے، جس کی دعا قبول کی جائے؟

کیا کوئی بیمار ہے جو شفاء مانگے اور اس کو شفا دی جائے؟

کیا کوئی گناہ گار ہے جو بخشش مانگے اور اس کی بخشش کی جائے؟

مسند احمد، ابن جریر، الخطیب عن علی رضی اللہ عنہ، مسند احمد، ابن جریر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۴۸۴..... اگر مجھے اپنی امت پر شاق نہ ہوتا تو میں عشاء کی نماز کو تہائی یا نصف رات تک مؤخر کردیتا جب رات کا نصف حصہ ہوجاتا ہے تو اللہ پاک آسمان دنیا پر جلوہ فرماتے ہیں اور ارشاد فرماتے ہیں: کیا ہے کوئی بخشش مانگنے والا میں اس کی بخشش کردوں، کیا ہے کوئی توبہ مانگنے والا میں اس کی توبہ قبول کرلوں؟ کیا ہے کوئی دعا مانگنے والا میں اس کی دعا قبول کروں؟ حتیٰ کہ اسی طرح فجر طلوع ہوجاتی ہے۔

مسند احمد، محمد بن نصر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۴۸۵..... اگر مجھے اپنی امت پر شاق نہ ہوتا تو ان کو ہر وضو کے ساتھ مسواک کا حکم دیتا اور عشاء کو تہائی یا نصف رات تک مؤخر کردیتا۔ بے شک (اس وقت) ہمارا پروردگار! آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے: کون ہے جو مجھ سے مانگے تو میں اس کو عطا کروں؟ کون ہے جو مجھ سے استغفار کرے میں اس کی مغفرت کروں کون ہے جو مجھ سے دعا مانگے تو میں اس کی دعا قبول کروں۔

عبدالرزاق، مسند احمد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۴۸۶..... اگر مجھے اپنی امت پر تکلیف کا خوف نہ ہوتا تو اس عشاء کی نماز کو اس وقت تک مؤخر کردیتا۔ عبدالرزاق عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۹۴۸۷..... تمہارے سوا کوئی شخص اس عشاء کی نماز کا انتظار نہیں کرتا۔ اور جب تم اس کا انتظار کرتے ہو نماز ہی میں رہتے ہو، اور اگر مجھے اپنی امت پر شاق نہ ہوتا تو اس نماز کو نصف رات یا نصف رات کے قریب تک مؤخر کردیتا۔ الاوسط للطبرانی عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۹۴۸۸..... جو شخص جماعت کے ساتھ عشاء کی نماز میں شریک ہوا گویا اس نے رات بھر عبادت کی۔ شعب الایمان للبیهقی عن عثمان رضی اللہ عنہ

۱۹۴۸۹..... عشاء اور صبح کی نماز میں حاضر ہونا رات بھر قیام سے افضل ہے۔ عبدالرزاق عن مجاهد مرسلاً

۱۹۴۹۰..... عشاء اور صبح کی نماز سے پیچھے رہ جانے والوں کو اگر علم ہوجائے کہ ان نمازوں میں کیا خیر و برکت ہے تو وہ ضرور ان میں حاضر ہوں خواہ گھسٹ گھسٹ کر ان کو آنا پڑے۔ مسند احمد، سمویه عن انس رضی اللہ عنہ

۱۹۴۹۱..... اگر دو نمازوں سے رہ جانے والوں کو ان کی اہمیت کا علم ہوجائے تو خواہ ان کو سہاروں کے بل آنا پڑے ضرور آئیں گے۔ وہ عشاء اور فجر کی نماز ہے۔ مستدرک الحاکم عن ابن مکتوم

۱۹۴۹۲..... اگر لوگوں کو بدھ کی رات عشاء کی نماز میں شرکت کی اہمیت معلوم ہوجائے تو خواہ ان کو گھسٹ کر آنا پڑے ضرور آئیں۔

الاوسط للطبرانی عن عائشة رضی اللہ عنہا

۱۹۴۹۳..... منافقین پر سب سے بھاری نماز عشاء اور فجر کی نماز ہے۔ اگر ان کو معلوم ہو جائے کہ ان میں کیا منافع ہیں تو خواہ ان کو دو دو آدمیوں کے سہارے سے آنا پڑتا وہ ضرور آجاتے۔ جان لو کہ پہلی صف ملائکہ کی صف ہے۔ اگر تم کو اس کی فضیلت معلوم ہو جائے تو ایک دوسرے سے آگے بڑھ کر اس میں جگہ حاصل کرو جان لو! آدمی کی نماز ایک دوسرے کے ساتھ جماعت میں تنہا آدمی کی نماز سے بہتر ہے۔ اور تین آدمیوں کی جماعت دو آدمیوں کی جماعت سے بہتر ہے اور جماعت جس قدر زیادہ ہوگی اسی قدر زیادہ اللہ کو محبوب ہوگی۔

عبدالرزاق، شعب الایمان للبیهقی عن ابی بن کعب رضی الله عنه

۱۹۴۹۴..... منافقین پر سب سے بھاری نماز عشاء اور فجر کی نماز ہے اگر ان کو ان کی فضیلت کا علم ہو جاتا تو ان میں گھسٹ گھسٹ کر بھی شریک ہوتے۔

الخطیب، ابن عساکر عن معاویة بن اسحاق بن طلحة بن عبید الله عن ابیه عن جده، الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی الله عنه

۱۹۴۹۵..... اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ عشاء و فجر میں کیا فضیلت رکھی ہے تو گھسٹ گھسٹ کر بھی ان نمازوں میں شریک ہوں گے۔

مصنف ابن ابی شیبه عن عائشه رضی الله عنها

منافق پر عشاء کی نماز بھاری ہوتی ہے

۱۹۴۹۶..... کوئی منافق شخص عشاء کی نماز پر (جماعت کے ساتھ) چالیس راتوں تک پابندی نہیں کر سکتا۔

مسند ابی داؤد الطیالسی، شعب الایمان للبیهقی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۹۴۹۷..... ان دونوں نمازوں میں منافق حاضر نہیں ہوتے: یعنی عشاء اور فجر۔

مسند احمد، الحاکم فی الکنی عن عبد الله بن انس عن عمومة له من الصحابة

۱۹۴۹۸..... کیا ہو گیا لوگوں کو کہ دین سے نکلتے جاتے ہیں عشاء کی نماز کو سرِ شام ہی پڑھ لیتے ہیں۔

الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن عثمان الثقفی

۱۹۴۹۹..... جو عشاء کی نماز سے سو گیا حتیٰ کہ اس کا وقت نکل گیا تو (اس کی آنکھوں پر پھٹکار اور) وہ پھر سو نہ سکیں۔

ابن عساکر عن عمرو بن دینار مرسلاً

۱۹۵۰۰..... جو اس نماز یعنی عشاء سے سو گیا (اللہ کرے) اس کی آنکھ پھر سو نہ سکے۔ مصنف ابن ابی شیبة عن مجاهد مرسلاً

۱۹۵۰۱..... جو عشاء سے پہلے سو گیا اللہ اس کی آنکھ کو نہ سلائے۔ البزار عن عائشة رضی الله عنها

۱۹۵۰۲..... یہ عشاء کی نماز ہے اعراب (دیہاتی لوگ) تم پر اس کے نام میں غالب نہ آجائیں کیونکہ وہ یعتمون عن الابل (کے حوالہ) سے اس کا نام (عتمہ) رکھتے ہیں۔ عبدالرزاق عن ابن عمر رضی الله عنه

۱۹۵۰۳..... یاد رکھو! کہیں اعرابی لوگ تم پر تمہاری اس نماز کے نام میں غالب نہ آجائیں اس کا نام عشاء ہے اور وہ یعتمون بالابل سے اس کا نام (عتمہ) رکھتے ہیں۔ عبدالرزاق عن ابن عمر رضی الله عنه

۱۹۵۰۴..... اعرابی تمہارے اوپر عشاء کے نام میں غالب نہ آجائیں۔ کتاب اللہ میں اس کا نام عشاء ہی ہے جبکہ اعراب نے اس کا نام عتمہ رکھ دیا ہے۔ کیونکہ وہ اس وقت اونٹنیوں کا دودھ دوہتے ہیں۔ (اور اس کے اعتمت الناقة کا لفظ بولتے ہیں اس سے عشاء کے لیے لفظ نکال دیا عتمہ)۔ حلیة الاولیاء عن عبدالرحمن بن عوف

۱۹۵۰۵..... اے عبدالرحمن! تم پر کوئی عشاء کے نام میں غالب نہ آنا چاہیے۔ التاریخ للبخاری عن عبدالرحمن بن عوف

۱۹۵۰۶..... اے عبدالرحمن تم پر کوئی تمہاری نماز کے نام میں غالب نہ آئے۔ اللہ نے اس کا نام عشاء رکھا ہے اور بدوؤں نے اس کا نام عتمہ رکھا ہے، من اعتام ابلهم سے۔ عبدالرزاق عن عبدالرحمن بن عوف

۱۹۵۰۷..... اعراب تم پر تمہاری مغرب کے نام میں غالب نہ آجائیں وہ اس کو عشاء کہتے ہیں۔مسند احمد، بخاری عن عبد اللہ المزنی

۱۹۵۰۸..... عشاء کو عتمہ ہرگز نہ کہو کیونکہ اعراب اس کو عتمہ کے نام سے پکارتے ہیں۔الکبیر للطبرانی عن عبد اللہ بن مغفل

۱۹۵۰۹..... جس نے عشاء کے بعد چار رکعات نماز پڑھی اور پہلی دو رکعتوں میں قل یاایھا الکفرون اور قل ھو اللہ احد پڑھیں اور آخری دو رکعتوں میں تبارک الذی بیدہ الملک (مکمل سورت) اور الم تنزیل (مکمل سورت) پڑھیں تو یہ چار رکعات لیلۃ القدر کی چار رکعات لکھی جائیں گی۔ابن نصر، ابوالشیخ، الکبیر للطبرانی، السنن للبیھقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:..... اس روایت میں ابوفروہ یزید بن سنان الرھاوی ہے جس کو امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے ضعیف قرار دیا ہے۔مجمع الزوائد ۲/۲۳۱۔

۱۹۵۱۰ جس نے جماعت کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی اور پھر مسجد سے نکلنے سے قبل چار رکعات بھی پڑھ لیں تو اس کا یہ عمل لیلۃ القدر کے برابر ہوگا۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

کلام:..... علامہ ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ قدرے ضعیف حدیث ہے۔مجمع الزوائد ۲/۲۳۱۔

۱۹۵۱۱ جس نے عشاء کے بعد چار رکعات پڑھیں پھر وتر پڑھ کر سو گیا تو وہ صبح تک نماز میں رہے گا۔الدیلمی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

وتر کا وقت اور دیگر احکام وفضائل

۱۹۵۱۲..... فجر سے پہلے وتر پڑھ لو۔نسائی عن ابی سعید، مستدرک الحاکم، السنن للبیھقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۵۱۳ جب فجر طلوع ہو جاتی ہے تو رات کی ہر نماز اور وتر کا وقت ختم ہو جاتا ہے لہٰذا طلوع فجر سے پہلے پہلے وتر پڑھ لو۔

ترمذی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۵۱۴..... وتر رات کی نماز ہے۔مسند احمد، مسند ابی یعلی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۹۵۱۵ وتر رات کے آخری پہر کی ایک رکعت کا نام ہے۔

مسلم، ابوداؤد، نسائی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ، مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... وتر ایک رکعت ہی کا نام ہے لیکن چونکہ صرف ایک رکعت پڑھنا ثابت نہیں اس لیے اس سے پہلے دو رکعت پڑھی جاتی ہیں پھر ان کے ساتھ ایک رکعت ضم کر لی جاتی ہے۔جیسا کہ فرمان رسول ﷺ ہے رات کی نماز (تہجد) پڑھتے پڑھتے جب طلوع فجر کا اندیشہ ہو تو آخری دو رکعت کے ساتھ ایک رکعت ملا کر اس کو وتر بنا لو۔

۱۹۵۱۶..... صبح ہونے سے قبل وتر پڑھ لو۔مسند احمد، مسلم، ترمذی، ابن ماجۃ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۹۵۱۷ اللہ تعالیٰ نے تم کو عشاء کا (مباح) وقت طویل دیا ہے اور وہ طلوع فجر تک ہے۔

مسند احمد، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجۃ، الدارقطنی، مستدرک الحاکم عن خارجۃ بن حذافۃ

۱۹۵۱۸ وتر رات کی نماز ہے۔الکبیر للطبرانی عن الاغر بن یسار

۱۹۵۱۹ صبح سے پہلے پہلے وتر پڑھ لو۔الخطیب فی التاریخ، مسلم، ترمذی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۵۲۰..... میرے رب نے مجھے ایک نماز اضافہ میں عطا فرمائی ہے اور وہ وتر ہے۔اس کا وقت عشاء اور طلوع فجر کے درمیان ہے۔

مسند احمد عن معاذ رضی اللہ عنہ

۱۹۵۲۱ وتر حق ہے، جس نے وتر نہیں پڑھا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ابوداؤد عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۹۵۲۲..... اے اہل قرآن! وتر پڑھا کرو بے شک اللہ وتر (اکیلا) ہے اور وتر (طاق) کو پسند کرتا ہے۔ابوداؤد عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۹۵۲۳ وتر ہر مسلمان پر حق ہے جو چاہے سات رکعت وتر پڑھے، جو چاہے پانچ رکعات وتر پڑھے اور جو چاہے تین رکعات وتر پڑھے اور جو

چاہے ایک رکعت وتر پڑھ لے اور جو مغلوب النوم ہو جائے وہ بھی اشاروں کے ساتھ پڑھ لے۔

ابو داؤد، بخاری، مسلم، ابن ماجه، صحیح ابن حبان، مستدرک الحاکم عن ابی ایوب رضی اللہ عنه

۱۹۵۲۴ ... جس کو صبح ہو جائے اور وتر نہ پڑھے ہوں تو وہ وتر پڑھ لے۔ مستدرک الحاکم، السنن للبیهقی عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۱۹۵۲۵ ... اللہ نے تم پر ایک زائد نماز (واجب) کی ہے اس پر پابندی کرو اور وہ وتر ہے۔ مسند احمد عن ابن عمرو

۱۹۵۲۶ ... آخر رات کی نماز مشہود ہے (جس پر فرشتے حاضر ہوتے ہیں) اور یہ افضل نماز ہے۔

مسند احمد، مسلم، ترمذی، ابن ماجة عن جابر رضی اللہ عنه

وتر کی قضاء

۱۹۵۲۷ ... جو اپنے وتر سے سو گیا پس جب صبح ہو تو پڑھ لے (کیونکہ یہ واجب ہے جس کی قضاء فرضوں کی طرح ضروری ہے)۔

ترمذی عن زید بن اسلم مرسلاً

۱۹۵۲۸ ... اے اہل قرآن! وتر پڑھو۔ بے شک اللہ وتر ہے وتر کو پسند کرتا ہے۔ ابو داؤد، نسائی، ابن ماجة، مستدرک الحاکم عن علی رضی اللہ عنه

۱۹۵۲۹ ... تم رات میں اپنی نماز وتر پڑھا کرو۔ بخاری، مسلم، ابو داؤد، عن ابن عمر رضی اللہ عنه

۱۹۵۳۰ ... مجھے وتر پڑھنے کا اور قربانی کرنے کا حکم ملا ہے اور مجھ پر سختی نہیں کی گئی۔ السنن للدارقطنی عن انس رضی اللہ عنه

۱۹۵۳۱ ... مجھے وتر کا اور قربانی کا حکم ملا ہے لیکن ان کو فرض نہیں کیا گیا۔ (بلکہ یہ واجب کے درجے میں ہے)۔

مسند احمد عن ابن عباس رضی اللہ عنه

۱۹۵۳۲ ... اللہ پاک وتر ہے (طاق) ہے اور وتر کو پسند کرتا ہے۔ ابن نصر عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۱۹۵۳۳ ... اللہ تعالیٰ وتر ہیں وتر کو پسند کرتے ہیں۔ سوائے اہل قرآن! وتر پڑھا کرو۔

ترمذی عن علی رضی اللہ عنه، ابن ماجه عن ابن مسعود رضی اللہ عنه

۱۹۵۳۴ ... محتاط وہ شخص ہے جو سونے نہ جب تک وتر نہ پڑھ لے۔ مسند احمد عن سعد رضی اللہ عنه

۱۹۵۳۵ ... جس نے وتر نہیں پڑھا اس کی نماز نہیں۔ الاوسط للطبرانی عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۱۹۵۳۶ ... جو وتر سے سو گیا یا وتر کو بھول گیا تو جب یاد آ جائے (یا بیدار ہو) پڑھ لے۔

مسند احمد، نسائی، ترمذی، ابو داؤد، ابن ماجه، مستدرک الحاکم، عن ابی سعید رضی اللہ عنه

۱۹۵۳۷ ... ایک رات میں دو وتر نہیں ہیں۔ مسند احمد، ابو داؤد، ترمذی، نسائی، الضیاء عن طلق بن علی

۱۹۵۳۸ ... یہ تین چیزیں مجھ پر فرض ہیں اور تمہارے لئے نفل ہیں، وتر، چاشت کی دو رکعات اور قربانی۔

مسند احمد، مستدرک الحاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنه

الاکمال

۱۹۵۳۹ ... وتر ہر مسلمان پر واجب ہے۔ البزار عن ابن عباس رضی اللہ عنه

۱۹۵۴۰ ... تین چیزیں مجھ پر فرض ہیں اور تمہارے لیے سنت ہیں: وتر، مسواک اور رات کا قیام (تہجد کی نماز)۔

السنن للبیهقی، ضعفه عن عائشة رضی اللہ عنها

۱۹۵۴۱ ... وتر مجھ پر فرض ہے اور تمہارے لیے نفل۔ قربانی مجھ پر فرض ہے اور تمہارے لیے نفل۔ اور جمعہ کے دن غسل کرنا مجھ پر فرض ہے اور

تمہارے لیے نفل۔عامر بن محمد البسطامی فی معجمہ، الدیلمی وابن النجار عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۹۵۴۲.....وتر تین رکعات ہیں مغرب کی تین رکعات کی طرح۔الاوسط للطبرانی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۹۵۴۳.....وتر لازم ہے لیکن مغرب کی طرح (فرض) نہیں۔

شعب الایمان للبیہقی عن ابن جریر عن محمد بن یوسف وصالح بن کیسان واسماعیل بن محمد بن سعد بن ابی وقاص معضلاً

۱۹۵۴۴.....وتر پڑھا جائے گا خواہ سنت کے ساتھ ملا کر۔الدیلمی عن معاذ رضی اللہ عنہ

فائدہ:......یعنی عشاء کے فرض کے بعد اگر مزید نماز نہیں پڑھ سکتا تب بھی دوسنت کے ساتھ ایک رکعت ملا کر اس کو وتر کر لے۔لیکن وتر پڑھنا ضروری ہے۔

۱۹۵۴۵.....وتر اہل قرآن (مسلمانوں) پر لازم ہے۔الصغیر للطبرانی عن علقمۃ عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ،عبدالرزاق عن عکرمہ مرسلاً

۱۹۵۴۶..... مجھے وتر کا اور چاشت کی دو رکعات کا حکم ملا ہے لیکن ان کو فرض نہیں کیا گیا۔

مسند احمد، محمد بن نصر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۹۵۴۷.....اللہ تعالیٰ نے تم پر ایک نماز زیادہ کی ہے۔اس کو عشاء اور طلوع فجر کے درمیان پڑھ لو۔وہ وتر ہے،وتر۔

مسند احمد، ابن قانع، الباوردی، الکبیر للطبرانی، السنن لسعید بن منصور عن ابی بصرۃ الغفاری

۱۹۵۴۸.....اللہ تعالیٰ نے تم پر ایک نماز زیادہ کی ہے اس پر پابندی کرو،وہ وتر ہے۔

مسند احمد، محمد بن نصر عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ

وتر کی نماز کی اہمیت

۱۹۵۴۹..... اللہ عزوجل نے تم پر ایک نماز کا اضافہ کیا ہے وہ تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے بڑھ کر ہے۔وہ وتر کی نماز ہے اور وہ تمہارے لیے عشاء اور طلوع فجر کے درمیان ہے۔محمد بن نصر،الکبیر للطبرانی، حلیۃ الاولیاء عن ابی الخیر عن عمرو بن العاص وعقبۃ بن عامر معاً

۱۹۵۵۰.....اللہ عزوجل نے تم پر ایک نماز کا اضافہ کیا ہے اور وہ وتر ہے۔الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۹۵۵۱.....اللہ عزوجل نے تمہاری (پانچ نمازوں) کے ساتھ ایک زائد نماز کا اضافہ کیا تم اس پر پابندی کرو وہ وتر ہے۔

الجامع لعبدالرزاق،مصنف ابن ابی شیبۃ، عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ

۱۹۵۵۲.....اللہ وتر ہے وتر کو پسند کرتا ہے۔جس نے وتر نہیں پڑھا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔الجامع لعبدالرزاق والحسن مرسلاً

۱۹۵۵۳.....جو وتر نہیں پڑھتا وہ ہم میں سے نہیں۔مسند احمد، محمد بن نصر، حلیۃ الاولیاء عن ابی ہُریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۵۵۴..... یہ سفر بڑا پر مشقت اور بھاری ہے۔پھر جب کوئی وتر پڑھے تو دو رکعتیں پڑھ لے (اور ان کے ساتھ ایک اور ملا لے) پھر اگر رات کو بیدار ہو گیا تو ٹھیک ہے ورنہ یہ دو رکعات وتر کے لیے ہو جائیں گی۔

الدارمی، ابن خزیمۃ، الطحاوی، نسائی، ابن حبان، السنن للدارقطنی، الکبیر للطبرانی، السنن للبیہقی عن ثوبان رضی اللہ عنہ

۱۹۵۵۵.....اے اہل قرآن! وتر پڑھا کرو۔اللہ وتر ہے اور وتر کو پسند کرتا ہے۔ایک اعرابی نے کہا: یا رسول اللہ! یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ تیرے لیے ہے اور نہ تیرے (جیسے تیرے) ساتھیوں کے لیے۔

ابن ابی شیبۃ عن ابی عبیدۃ مرسلاً، ابو داؤد عن انس رضی اللہ عنہ

۱۹۵۵۶.....وتر اہل قرآن کے لیے ہے۔ابن ابی شیبۃ عن ابی عبیدۃ مرسلاً، ابن ابی شیبۃ عن ابن مسعود وحذیفۃ موقوفاً

۱۹۵۵۷..... مجھے ڈر ہے کہ کہیں تم پر وتر فرض نہ کر دیا جائے۔محمد بن نصر عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۹۵۵۸ ...... جس کو صبح ہوگئی اور اس نے وتر نہیں پڑھے، اس کے لیے وتر نہیں۔

الکبیر للطبرانی، الجامع لعبدالرزاق، ابن خزیمہ، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن ابی سعید، البزار عن الاغر المزنی

۱۹۵۵۹ ...... پانچ رکعات وتر پڑھو، اگر نہیں تو تین رکعات پڑھ اگر یہ بھی ممکن نہیں تو ایک رکعت ہی پڑھ۔ اگر اس کی بھی ہمت نہیں تو اشاروں کے ساتھ پڑھ لے۔ مسند احمد، مصنف ابن ابی شیبہ عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ

۱۹۵۶۰ ...... سونے سے قبل وتر پڑھ لے اور رات کی نماز دو دو رکعت ہیں۔ الکبیر للطبرانی عن عمار رضی اللہ عنہ

۱۹۵۶۱ ...... جس نے صبح کر دی اس کے لیے وتر نہیں۔ الدیلمی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۵۶۲ ...... صبح سے قبل قبل وتر پڑھ لو۔ مسلم، ترمذی، ابن حبان عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۵۶۳ ...... آگاہ رہو! فجر کے بعد وتر نہیں۔ ابن عساکر عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۹۵۶۴ ...... طلوع فجر کے بعد وتر نہیں۔ مصنف ابن ابی شیبہ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۹۵۶۵ ...... رات کی نماز دو دو رکعت ہیں۔ پھر تم کو صبح ہونے کا اندیشہ ہو تو ایک رکعت کے ساتھ وتر کرلو۔ بے شک اللہ وتر ہے اور وتر کو پسند کرتا ہے۔ الکبیر للطبرانی، محمد بن نصر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۵۶۶ ...... رات کی نماز دو دو رکعت ہیں جب صبح ہونے کا اندیشہ ہو تو صبح سے پہلے پہلے ایک رکعت اور دو سجدے ادا کرلو۔

شعب الایمان للبیھقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۵۶۷ ...... رات کی نماز دو دو رکعت ہیں۔ اور وتر صبح سے پہلے ایک رکعت اور دو سجدے ہیں۔

شعب الایمان للبیھقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۵۶۸ ...... اے ابوبکر! تم نے تو ایک مضبوط کڑا تھام لیا ہے اور اے عمر! تم نے بڑی طاقت کے ساتھ پکڑ لیا ہے۔

الکبیر للطبرانی، مسند احمد، عبد بن حمید، ابن ماجۃ، الطحاوی عن جابر رضی اللہ عنہ

فائدہ: ...... حضور اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے پوچھا تم کس وقت وتر پڑھتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: آخر رات میں۔ تب آپ ﷺ نے مذکورہ جواب ارشاد فرمایا۔

۱۹۵۶۹ ...... تم میں سے جس شخص کو ڈر ہو کہ وہ آخر رات میں (اٹھ کر) وتر نہ پڑھ سکے گا وہ شروع رات ہی میں پڑھ لے۔ اور جس کو امید ہو کہ وہ آخر رات میں اٹھ سکے گا وہ آخر رات میں پڑھے، کیونکہ آخر رات کی قراءت میں ملائکہ قرآن سننے حاضر ہوتے ہیں اور یہ (وقت) افضل ہے۔

صحیح ابن حبان عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۹۵۷۰ ...... جس کو ڈر ہو کہ وہ آخر رات میں بیدار نہ ہو سکے گا وہ شروع رات میں وتر پڑھ لے اور جس کو آخر رات میں اٹھنے کا بھروسہ ہو وہ اسی وقت پڑھے۔ کیونکہ رات کے آخری حصے میں ملائکہ حاضر ہوتے ہیں اور یہ افضل ہے۔ مسند احمد، مسلم عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۹۵۷۱ ...... جو اپنے وتر سے سو گیا یا بھول گیا وہ جب اس کو یاد آجائے یا وہ بیدار ہو تب پڑھ لے۔ مسند احمد، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجۃ، مسند ابی یعلی، السنن للدارقطنی، مستدرک الحاکم، السنن لسعید بن منصور، السنن للبیھقی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۹۵۷۲ ...... تین رکعت وتر پڑھ کر مغرب کے ساتھ مشابہت مت اختیار کرو۔ بلکہ پانچ یا سات یا نو یا گیارہ یا اس سے بھی زیادہ رکعات کے ساتھ وتر پڑھو۔ محمد بن نصر، مستدرک الحاکم، السنن للبیھقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۵۷۳ ...... اللہ پاک نے تم پر اس رات کو ایک نماز کے ساتھ طویل کیا ہے وہ نماز تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے وہ نماز وتر ہے، جو عشاء سے طلوع فجر کے درمیان تک ہے۔ ابن ابی شیبۃ عن خارجۃ بن حذافۃ العدوی

دعائے قنوت......الاکمال

۱۹۵۷۴ ... تمہارے لیے یہ قنوت رکھی ہے تا کہ تم اپنے رب سے دعا کرو اور اس سے اپنی حاجت مانگو۔

محمد بن نصر عن عروة مرسلاً، الاوسط للطبرانی عنه عن عائشة رضی الله عنها

۱۹۵۷۵ ... اللهم اهدنی فیمن هدیت وعافنی فیمن عافیت وتولنی فیمن تولیت وبارک لی فیما اعطیت وقنی شر ما قضیت انک تقضی و لا یقضی علیک وانه لا یذل من والیت تبارکت ربنا وتعالیت.

اے اللہ! مجھے ان لوگوں کے ساتھ ہدایت دے جن کو تو نے ہدایت بخشی ہے، اے اللہ! مجھے عافیت دے ان بندوں کے ساتھ جن کو تو نے عافیت میں رکھا ہے۔ میرا نگہبان ہو ان لوگوں میں جن کا تو نگہبان ہے۔ تو نے مجھے جو عطا کیا ہے اس میں مجھے برکت دے اور مجھے اس چیز کے شر سے بچا جس کا تو نے فیصلہ کر دیا ہے۔ بے شک تو فیصلہ کیا کرتا ہے اور تجھ پر کوئی فیصلہ نہیں کر سکتا۔ اور بے شک وہ شخص ذلیل نہیں ہو سکتا جس نے تجھ سے دوستی کر لی۔ تو بابرکت ہے اے ہمارے رب! اور تو عالی ذات ہے۔ مسند ابی داؤد الطیالسی، ابن ابی شیبة، مسند احمد، ابو داؤد، ترمذی، حسن، نسائی، ابن ماجة، الدارمی، ابن الجارود، ابن خزیمة، مسند ابی یعلی، ابن قانع، ابن حبان، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم، السنن للبیهقی، السنن لسعید بن منصور عن السید الحسن رضی الله عنه

فائدہ:...... حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے رسول اللہ ﷺ نے یہ کلمات سکھائے تھے جن کو میں وتر میں پڑھا کرتا ہوں۔

امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ اور امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ اضافہ فرمایا ہے:

ولا یعز من عادیت

اور تجھ سے دشمنی مول لینے والا عزت نہیں پا سکتا۔

مسند احمد عن السید الحسین رضی الله عنه، الخطیب عن ابن عمر رضی الله عنه، الاوسط للطبرانی عن بریدة رضی الله عنه

استحباب کا وقت

۱۹۵۷۶ ... (نماز کا) پہلا وقت اللہ کی خوشنودی کا ہے۔ درمیانی وقت اللہ کی رحمت کا ہے اور آخری وقت اللہ کے عفو و درگزر کا ہے۔

السنن للدارقطنی عن ابی محذورة رضی الله عنه

۱۹۵۷۷ ... پہلا وقت اللہ کی خوشنودی ہے۔ آخری وقت میں اللہ معافی و درگزر کرتا ہے۔ السنن للدارقطنی عن جریر

۱۹۵۷۸ ... بہترین اعمال نماز کو اول وقت میں پڑھنا ہے۔ مستدرک الحاکم عن ابن عمر رضی الله عنه

۱۹۵۷۹ ... پہلے وقت کی فضیلت آخری وقت پر ایسی ہے جیسی آخرت کی فضیلت دنیا پر۔ ابو الشیخ عن ابن عمر رضی الله عنه

۱۹۵۸۰ ... نماز کا اول وقت اللہ کی رضا مندی ہے اور آخری وقت اللہ کے عفو و درگزر کا ہے۔ ترمذی عن ابن عمر رضی الله عنه

کلام:...... ترمذی، کتاب ابواب الصلوۃ باب ما جاء فی الوقت الاول وقال ھذا حدیث غریب۔ یہ حدیث ضعیف ہے۔

۱۹۵۸۱ ... اللہ کے ہاں محبوب ترین عمل نماز کو پہلے وقت میں جلد پڑھنا ہے۔ الکبیر للطبرانی عن ام فروة

۱۹۵۸۲ ... اللہ عزوجل کے ہاں محبوب ترین شی نماز کو اس کے وقت پر پڑھنا ہے جس نے نماز ترک کر دی اس کا کوئی دین نہیں اور نماز دین کا ستون ہے۔ شعب الایمان للبیهقی عن عمر رضی الله عنه

مکروہ اوقات کا بیان

۱۹۵۸۳..... جب فجر طلوع ہوجائے تو فجر کی دو (سنت) رکعتوں کے سوا کوئی نماز نہیں۔ الاوسط للطبرانی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۵۸۴..... فجر کے بعد کوئی (نفل) نماز نہیں سوائے دوسجدوں کے۔ ترمذی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۵۸۵ ... صبح کے بعد کوئی نماز نہیں جب تک کہ سورج بلند ہو۔ اور عصر کے بعد کوئی نماز نہیں جب تک کہ سورج غروب ہو۔

بخاری، مسلم، نسائی، ابن ماجۃ عن ابی سعیدالخدری رضی اللہ عنہ

۱۹۵۸۶ ..... دونمازوں کے بعد کوئی نماز نہیں پڑھی جاتی فجر کے فرض کے بعد حتیٰ کہ سورج طلوع ہو اور عصر کے فرض کے بعد حتیٰ کہ سورج غروب ہو۔

مسند احمد، ابن حبان، عن سعد رضی اللہ عنہ

۱۹۵۸۷..... جب سورج کا کنارہ ظاہر ہو تو نماز کو مؤخر کردو جب تک کہ وہ اچھی طرح نکل آئے۔ اور جب سورج کا کنارہ غروب ہو تب بھی نماز مؤخر کردو جب تک کہ سورج اچھی طرح غروب ہوجائے۔ مسلم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۵۸۸ ..... جب تو صبح کی نماز پڑھے تو نماز سے رک جا حتیٰ کہ سورج طلوع ہو۔ کیونکہ وہ شیطان کے دوسینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے۔ جب طلوع ہوجائے اس وقت نماز پڑھ۔ بے شک وہ وقت ملائکہ کی حضوری کا اور نماز کی مقبولیت کا ہے جب تک کہ سورج تیرے سر پر نیزے کے بقدر بلند ہو۔ جب سورج تیرے سر پر نیزے کے بقدر بلند ہوجائے تب نماز سے رک جا۔ بے شک اس وقت جہنم بھڑکائی جاتی ہے۔ اور اس میں جہنم کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں حتیٰ کہ سورج تیری دائیں ابروسے زائل ہوجائے اس وقت نماز پڑھ، یہ وقت ملائکہ کی حضوری اور نماز کی قبولیت کا ہے۔ حتیٰ کہ تو عصر کی نماز پڑھے پھر غروب شمس تک نماز چھوڑ دے۔

مسند احمد، ابن ماجۃ، مستدرک الحاکم عن صفوان بن المعطل

شیطان کا سورج کو کندھا دینا

۱۹۵۸۹..... سورج شیطان کے سینگ کے ساتھ طلوع ہوتا ہے۔ جب سورج طلوع ہوجاتا ہے تو اس کے ساتھ شیطان (سینگ ملائے) کھڑا ہوتا ہے۔ جب سورج قدرے بلند ہوجاتا ہے تو شیطان اس سے ہٹ جاتا ہے۔ پھر جب سورج آسمان کے بیچ میں بلند ہوکر برابر ہوجاتا ہے تو شیطان پھر اس کے ساتھ جا کھڑا ہوتا ہے۔ جب سورج وہاں سے زائل ہوجاتا ہے تو شیطان جدا ہوجاتا ہے۔ پھر جب سورج غروب کے بالکل قریب ہوجاتا ہے تو شیطان اس کے ساتھ جا کھڑا ہوتا ہے پھر غروب ہونے کے ساتھ جدا ہوجاتا ہے۔ پس ان تین اوقات میں نماز نہ پڑھو۔

مؤطا امام مالک، مسند احمد، ابن ماجۃ، بخاری، مسلم عن ابی عبد اللہ الصنابحی

۱۹۵۹۰..... سورج طلوع ہوتا ہے تو اس کے ساتھ شیطان کا سینگ ہوتا ہے۔ جب سورج بلند ہوجاتا ہے تو شیطان اس سے جدا ہوجاتا ہے پھر جب سورج (درمیان میں) سیدھا برابر ہوتا ہے تو شیطان اس کے ساتھ جا کھڑا ہوتا ہے۔ جب سورج استوا سے ڈھل جاتا ہے تو شیطان اس سے جدا ہوجاتا ہے۔ پھر جب سورج غروب کے قریب ہوجاتا ہے تو اس کے ساتھ جا کر کھڑا ہوجاتا ہے پھر جب سورج غروب ہوجاتا ہے تو شیطان اس سے ہٹ جاتا ہے۔ مؤطا امام مالک، نسائی عن ابی عبد اللہ الصنابحی

۱۹۵۹۱..... صبح کی نماز پڑھ۔ پھر نماز سے رک جا حتیٰ کہ سورج طلوع ہوکر بلند ہوجائے۔ بے شک جب سورج طلوع ہوتا ہے تو شیطان کے دوسینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے۔ اس وقت اس کو کفار سجدہ کرتے ہیں۔ پھر نماز پڑھ، اس وقت کی نماز ملائکہ کی حضوری کا ذریعہ ہے حتیٰ کہ سایہ نیزے کے ساتھ ٹھہر جائے (اور ادھر ادھر سایہ نظر نہ آئے) پھر نماز سے رک جا۔ اس وقت جہنم بھڑکائی جاتی ہے۔ پھر سایہ ہوجائے تو اس وقت کی نماز ملائکہ کی حضوری کا ذریعہ ہے حتیٰ کہ تم عصر کی نماز پڑھو۔ پھر نماز سے رک جاؤ حتیٰ کہ سورج غروب

ہوجائے۔ بے شک سورج شیطان کے دوسینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے۔ اور اس وقت اس کو کفار سجدہ کرتے ہیں۔

مسلم عن عمرو بن عبسه

۱۹۵۹۲..... طلوع شمس اور غروب شمس کے وقت نماز نہ پڑھو کیونکہ وہ شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے۔

بخاری، مسلم عن ابن عمر، نسائی عن عائشة رضی الله عنها

۱۹۵۹۳..... طلوع شمس اور غروب شمس کے وقت کو تلاش نہ کرو کہ پھر اس وقت نماز پڑھو۔ مسلم عن عائشة رضی الله عنها

۱۹۵۹۴..... جب سورج زائل ہوجائے تو نماز پڑھ لو۔ الکبیر للطبرانی عن خباب رضی الله عنه

۱۹۵۹۵..... نماز حرام ہوجاتی ہے ہرروز جب دن نصف ہوجاتا ہے سوائے جمعہ کے دن کے۔ السنن للبیهقی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۹۵۹۶..... ہر نماز نصف نہار کے وقت مکروہ ہوجاتی ہے سوائے جمعہ کے دن کے، اس لیے کہ جمعہ کے سوا ہرروز جہنم بھڑکائی جاتی ہے۔

الکامل لابن عدی عن ابی قتاده

۱۹۵۹۷..... حضور اکرم ﷺ نے نصف نہار کے وقت نماز سے منع فرمایا جب تک سورج زائل ہو سوائے جمعہ کے دن کے۔

الشافعی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۹۵۹۸..... کیا میں تم کو منافق کی نماز کی خبر نہ دوں؟ وہ نماز عصر کو اس حد تک مؤخر کرتا ہے کہ سورج گائے کی چربی کی طرح ہوجاتا ہے۔ (جس پر نظریں آرام سے ٹھہرتی ہیں) پھر وہ نماز پڑھتا ہے۔ السنن للدارقطنی، مستدرك الحاكم عن رافع بن خديج

۱۹۵۹۹..... حضور ﷺ نے صبح کے بعد نماز سے منع فرمایا حتیٰ کہ سورج طلوع ہو۔ اور عصر کے بعد نماز سے منع فرمایا حتیٰ کہ سورج غروب ہو۔

بخاری، مسلم، نسائی عن عمر رضی الله عنه

الاکمال

۱۹۶۰۰..... جب تو صبح کی نماز پڑھ لے تو نماز سے رک جا حتیٰ کہ سورج طلوع ہو، جب سورج طلوع ہوجائے تو کوئی نماز نہ پڑھ حتیٰ کہ سورج بلند ہو۔ بے شک سورج شیطان کے دوسینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے اور اس وقت اس کو کفار سجدہ کرتے ہیں۔ جب سورج ایک یا دو نیزوں کے بقدر بلند ہوجائے تو نماز پڑھ اس وقت نماز میں ملائکہ کی حضوری ہوتی ہے حتیٰ کہ نیزے کا سایہ مستقل ہوجائے (ادھر ادھر نہ بڑھے) پھر نماز سے رک جا۔ اس وقت جہنم بھڑکائی جاتی ہے۔ جب سایہ جھک جائے تو نماز پڑھ، اس وقت نماز میں ملائکہ کی حضوری ہوتی ہے حتیٰ کہ تم عصر کی نماز پڑھو۔ پھر نماز سے رک جاؤ حتیٰ کہ سورج غروب ہو بے شک وہ شیطان کے دوسینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے اور اس وقت اس کو کفار سجدہ کرتے ہیں۔ مسند احمد، الکبیر للطبرانی، ابن سعد عن عمرو بن عبسة

۱۹۶۰۱..... جب تو صبح کی نماز پڑھ لے تو نماز سے رک جا حتیٰ کہ سورج بلند ہوجائے۔ کیونکہ وہ شیطان کے دوسینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے۔ پھر نماز پڑھنا مقبولیت اور (ملائکہ کی) حضوری کا سبب ہے حتیٰ کہ نصف النہار ہوجائے۔ جب نصف النہار ہوجائے تو نماز سے رک جا حتیٰ کہ سورج (درمیان سے مغرب کو) مائل ہوجائے۔ کیونکہ نصف النہار کے وقت جہنم بھڑکائی جاتی ہے اور گرمی کی شدت بھی جہنم کی لپٹ سے پیدا ہوتی ہے۔ پس جب سورج (مغرب کو) زائل ہوجائے تو (اس وقت کی) نماز قبولیت اور (ملائکہ کی) حضوری کا سبب ہے حتیٰ کہ تو عصر کی نماز پڑھے۔ جب تو عصر کی نماز پڑھ لے تو نماز سے رک جا حتیٰ کہ سورج غروب ہو۔ پھر نماز پڑھنا حضوری وقبولیت کا سبب ہے حتیٰ کہ تو صبح کی نماز پڑھے۔

السنن للبیهقی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۹۶۰۲..... پروردگار اپنے بندے سے قریب ترین رات کے درمیان میں ہوتا ہے۔ اگر تجھ سے ہوسکے کہ تو ان لوگوں میں شامل ہوجائے جو اس گھڑی میں اللہ کو یاد کرتے ہیں تو ضرور ایسا کر۔ بے شک اس وقت نماز پڑھنا طلوع شمس تک ملائکہ کی حضوری کا سبب ہے۔ بے شک سورج

شیطان کے دوسینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے اور یہ وقت کفار کی نماز کا ہے۔ لہٰذا اس وقت نماز چھوڑ دے حتیٰ کہ سورج ایک نیزے کے بقدر بلند ہو جائے اور اس سے شعاعیں پھوٹنے لگیں۔ پھر نماز پڑھنا (ملائکہ کی) حضوری کا سبب ہے۔ حتیٰ کہ سورج نصف النہار میں اعتدال کو آجائے نیزے کے اعتدال کے برابر۔ (یعنی نیزہ کھڑا کریں تو اس کا سایہ گرے نہیں) یہ گھڑی ایسی ہے جس میں جہنم کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کو بھڑکایا جاتا ہے۔ لہٰذا اس وقت نماز چھوڑ دے۔ حتیٰ کہ سایہ ڈھل جائے۔ پھر نماز پڑھنا ملائکہ کی حضوری کا سبب ہے۔ حتیٰ کہ سورج غروب ہو، بے شک سورج شیطان کے دوسینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے۔ اور کفار کی نماز (کا وقت) ہے۔

السنن للبیھقی عن ابی امامة عن عمرو بن عبسة

۱۹۶۰۳ ... جب سورج کا کنارہ طلوع ہو تو نماز چھوڑ دو حتیٰ کہ سورج نکل آئے اور جب سورج کا کنارہ غروب ہو تو نماز چھوڑ دو حتیٰ کہ سورج غروب ہو جائے اور نماز کے لیے سورج کے طلوع وغروب کا وقت نہ رکھو اس لیے کہ سورج شیطان کے دوسینگوں کے درمیان طلوع (وغروب) ہوتا ہے۔ بخاری، نسائی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۶۰۴ ... جب سورج کا کنارہ نظر آجائے تو نماز کو مؤخر کر دو حتیٰ کہ سورج ظاہر ہو جائے اور جب سورج کا کنارہ غروب ہو جائے تو نماز کو مؤخر کر دو حتیٰ کہ سورج غروب ہو جائے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۶۰۵ ... سورج شیطان کے دوسینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے۔ ابونعیم عن محمد بن یعلی بن امیة عن ابیه

۱۹۶۰۶ ... سورج شیطان کے دوسینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے، جب طلوع ہوتا ہے تو شیطان اس کے ساتھ مل کر کھڑا ہو جاتا ہے۔ جب سورج بلند ہو جاتا ہے تو شیطان بھی اس سے جدا ہو جاتا ہے۔ پھر جب سورج استواء کو پہنچ جاتا ہے تو شیطان اس کے ساتھ ہو جاتا ہے جب استواء (یعنی درمیان) سے زائل ہو جاتا ہے تو اس سے دور ہٹ جاتا ہے۔ پھر جب سورج غروب کے قریب ہوتا ہے تو اس کے ساتھ جا کھڑا ہوتا ہے اور جب سورج غروب ہو لیتا ہے تو اس سے جدا ہو جاتا ہے۔ پس ان تین اوقات میں نماز نہ پڑھا کرو۔

مؤطا امام مالک، مصنف عبدالرزاق، مسند احمد، ابن ماجة، ابن سعد، ابن جریر، السنن للبیھقی عن ابی عبداللہ الصنابحی، الکبیر للطبرانی عن صفوان بن المعطل

۱۹۶۰۷ ... طلوع شمس اور غروب شمس کے وقت کو نماز کے لیے نہ رکھو۔ بے شک سورج شیطان کے دوسینگوں کے درمیان طلوع وغروب کرتا ہے۔ لہٰذا جب سورج کا کنارہ ظاہر ہو تو نماز نہ پڑھو حتیٰ کہ وہ طلوع نہ ہو جائے اور جب سورج کا کنارہ غروب ہو جائے تب بھی نماز نہ پڑھو حتیٰ کہ سورج مکمل غروب نہ ہو جائے۔ مسند احمد عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۶۰۸ ... نماز کے لیے طلوع شمس اور غروب شمس کا انتظار نہ کرو۔ بے شک سورج تو شیطان کے دوسینگوں کے بیچ میں طلوع وغروب ہوتا ہے۔

الکبیر للطبرانی، ابن عساکر عن سمرة رضی اللہ عنہ

نماز فجر کے بعد نفل ممنوع ہے

۱۹۶۰۹ ... صبح کی نماز کے بعد کوئی نماز نہیں حتیٰ کہ سورج بلند ہو جائے اور نہ عصر کے بعد کوئی نماز ہے حتیٰ کہ سورج غروب ہو جائے۔

الجامع لعبدالرزاق، عبد بن حمید، بخاری، مسلم، نسائی، ابن ماجة، عن ابی سعید، مسند احمد، الدارمی، بخاری، مسلم ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجة، ابن خزیمة، ابوعوانة، الطحاوی عن عمر، مسند احمد، ابوداؤد الطیالسی، الکبیر للطبرانی ابوداؤد، عن معاذ بن عفراء، مسند احمد عن ابن عمر، مسند احمد عن ابن عمرو

۱۹۶۱۰ ... فجر کے بعد کوئی نماز نہیں۔ حتیٰ کہ طلوع شمس ہو۔ اور غروب شمس کے بعد کوئی نماز نہیں حتیٰ کہ غروب شمس ہو۔ جو (بیت اللہ کا) طواف

کرے وہ نماز بھی پڑھ لے۔ الکامل لابن عدی، السنن للبیهقي عن ابی هريرة رضي الله عنه

۱۹۶۱۱..... طلوع فجر کے بعد کوئی نماز نہیں سوائے فجر کی دو رکعات کے۔ السنن للبیهقي عن ابن عمر، ترمذی، السنن لبیهقي عن ابن عمرو، السنن للبیهقي عن ابی هريرة رضي الله عنه، السنن للبیهقي عن سعید بن المسیب مرسلاً

۱۹۶۱۲..... عصر کے بعد کوئی نماز نہیں حتیٰ کہ سورج غروب ہو۔ اور فجر کے بعد کوئی نماز نہیں حتیٰ کہ سورج طلوع ہو۔ سوائے مکہ کے۔ سوائے مکہ کے۔

مسند احمد، ابن خزیمه، السنن للدارقطني، الاوسط للطبراني، حلیة الاولیاء، السنن للبیهقي عن ابی ذر رضي الله عنه

فائدہ:..... یعنی مکہ میں طواف کے بعد اس وقت بھی نماز پڑھ سکتا ہے۔

۱۹۶۱۳..... دو نمازوں کے بعد کوئی نماز نہیں، فجر کے بعد طلوع شمس تک، اور عصر کے بعد غروب شمس تک۔

مسند احمد، مسند ابی یعلی، ابن حبان، السنن لسعید بن منصور عن سعد بن ابی وقاص

۱۹۶۱۴..... عصر کے بعد کوئی نماز نہیں۔ الکبیر للطبراني عن ابی اسید

۱۹۶۱۵..... تم میں سے کوئی عصر کے بعد رات (یعنی مغرب) تک نماز نہ پڑھے۔ اور نہ صبح کے بعد طلوع شمس تک۔ اور کوئی عورت تین دن (اور اس سے زیادہ کا سفر یعنی اڑتالیس میل شرعی سے زیادہ سفر) کسی ذی محرم کے بغیر نہ کرے۔ کسی عورت سے اس کی پھوپھی اور نہ اس کی خالہ پر نکاح کیا جا سکتا (جب پہلے نکاح میں کوئی عورت موجود ہو پھر اس کی بھانجی یا بھتیجی سے شادی نہیں کی جا سکتی)۔

ابن عساکر عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده

۱۹۶۱۶..... طلوع شمس کے وقت اور نہ غروب شمس کے وقت نماز پڑھو۔ بے شک سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے اور سینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے۔ مسند احمد، ابن خزیمه، الطحاوی، السنن لسعید بن منصور عن سمرة

۱۹۶۱۷..... طلوع شمس کے وقت نماز نہ پڑھو۔ اس لیے کہ شمس شیطان کے سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے اور اس کو ہر کافر سجدہ کرتا ہے۔ اور نہ غروب شمس کے وقت نماز پڑھو اس لیے کہ وہ شیطان کے سینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے اور ہر کافر اس کو سجدہ کرتا ہے۔ اور نہ دن کے درمیان میں نماز پڑھو۔ اس لیے کہ اس وقت جہنم بھڑکائی جاتی ہے۔

مسند احمد، ابن جریر، الکبیر للطبراني، السنن لسعید بن منصور عن ابی امامة رضي الله عنه

۱۹۶۱۸..... نماز نہ پڑھو حتیٰ کہ سورج بلند نہ ہو جائے اس لیے کہ وہ شیطان کے سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے۔

مسند احمد عن ابی بشیر الانصاری

۱۹۶۱۹..... عصر کے بعد نماز نہ پڑھو، ہاں جب سورج صاف سفید اور بلند ہو تب (مغرب سے پہلے) نماز پڑھ سکتے ہو۔

مسند ابی داؤد الطیالسي، مسند احمد، ابو داؤد، السنن للبیهقي عن علي رضي الله عنه

۱۹۶۲۰..... اقامت کے بعد صرف وہی فرض نماز ادا کی جائے۔ مسند احمد، عن ابی هريرة رضي الله عنه

۱۹۶۲۱..... جب مؤذن اقامت کہنا شروع ہو جائے تب فرض نماز کے سوا کوئی نماز نہیں۔ الدیلمي عن ابی هريرة رضي الله عنه

۱۹۶۲۲..... اس شخص کی تنہا کوئی نماز نہیں جو مسجد میں داخل ہوا اور امام کھڑا نماز پڑھا رہا ہو، اکیلا نماز نہ پڑھے بلکہ امام کے ساتھ نماز میں شریک ہو جائے۔

الکبیر للطبراني عن ابن عمر رضي الله عنه

۱۹۶۲۳..... مجھے اپنی امت پر سب سے زیادہ خوف اس بات پر ہے کہ وہ نماز کو اس کے وقت سے مؤخر کرنے لگ جائیں اور اس کے وقت سے پہلے پڑھنے لگ جائیں۔ التاریخ للبخاری، السنن للبیهقي عن انس رضي الله عنه

فصل ثانی ..... نماز کے ارکان کے بیان میں

اس میں دو فروع ہیں۔

فرع اول ..... نماز کی صفت اور اس کے ارکان

۱۹۶۲۴..... جب تو قبلہ رو ہو تو تکبیر کہہ، پھر فاتحہ پڑھ، پھر جو چاہے تلاوت کر، پس جب تو رکوع کرے تو اپنی ہتھیلیاں اپنے گھٹنوں پر رکھ لے، اپنی کمر کو دراز کر لے اور آرام سے رکوع ادا کر۔ جب سر اٹھائے تو اپنی کمر کو سیدھا کر لے یہاں تک کہ ہڈیاں اپنے جوڑوں میں چلی جائیں۔ جب سجدہ کرے تو اپنے سجدوں کو تمکنت کے ساتھ ادا کر۔ جب سجدے سے سر اٹھائے تو اپنی بائیں ران پر بیٹھ جا۔ پس ہر رکعت اور سجدے میں یونہی کر۔ مسند احمد، ابن حبان عن رفاعة بن رافع الزرقی

۱۹۶۲۵..... جب تو نماز کے لیے کھڑا ہو تو تکبیر کہہ، پھر قرآن کا جو حصہ جس قدر آسانی کے ساتھ میسر ہو پڑھ، پھر رکوع کر اور اطمینان کے ساتھ رکوع میں رہ، پھر سر اٹھا اور سیدھا کھڑا ہو جا، پھر سجدہ کر اور اطمینان کے ساتھ سجدہ میں رہ، پھر ہر رکعت میں یونہی کر۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابوداؤد عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۹۶۲۶..... جب نماز کے لیے کھڑا ہو تو وضو کامل ادا کر پھر قبلہ رو ہو کر تکبیر کہہ، پھر قرآن آسانی کے ساتھ جو میسر ہو پڑھ لے۔ پھر رکوع کر اور رکوع میں اطمینان کر۔ پھر سر اٹھا اور سیدھا کھڑا ہو جا پھر سجدہ کر اور اطمینان کے ساتھ سجدے میں رہو۔ پھر سر اٹھاؤ اور اطمینان کے ساتھ بیٹھ جاؤ۔ پھر سجدہ کرو اور اطمینان کے ساتھ سجدوں میں رہو۔ پھر سر اٹھا کر سیدھے کھڑے ہو جاؤ اور اپنی ہر نماز میں یونہی کرو۔

بخاری، مسلم، ابن ماجة عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۹۶۲۷..... جب تو نماز کے لیے کھڑا ہو تو پہلے وضو کر جس طرح اللہ نے تجھے حکم دیا ہے۔ پھر کھڑا ہو کر قبلہ رخ ہو جا۔ پھر تکبیر کہہ۔ اگر قرآن یاد ہے تو پڑھ۔ اگر قرآن یاد نہیں تو الحمدللّٰہ لاالٰہ الااللہ واللہ اکبر کہہ، جب رکوع کرے تو اطمینان کے ساتھ رکوع میں رہ۔ پھر سر اٹھا اور سیدھا کھڑا ہو جا۔ اور پھر سجدہ کر اور سجدے میں اطمینان کے ساتھ رہو۔ پھر سر اٹھا اور سیدھا بیٹھ جا۔ حتیٰ کہ اس طرح اپنی نماز پوری کر لے۔ جب تو نے ایسا کر لیا تو تیری نماز پوری ہو گئی۔ اور اگر اس میں کچھ کمی رہ گئی تو تیری نماز میں کمی رہ گئی۔ ترمذی، ابوداؤد، نسائی عن رفاعة البدری

۱۹۶۲۸..... کسی کی نماز پوری نہیں ہوتی جب تک وضو پورا نہ کرے، جیسے کہ اللہ نے حکم دیا ہے: وضو میں اپنے چہرے کو اور ہاتھوں کو کہنیوں تک دھوئے، سر کا مسح کرے اور پیروں کو ٹخنوں تک دھوئے۔ پھر تکبیر کہے، اللہ کی حمد وثناء کرے پھر جو آسانی کے ساتھ ہو سکے قرآن پڑھے جو اللہ نے اس کو سکھایا ہے۔ اور جس کی اللہ نے اجازت دی ہے۔ پھر تکبیر کہے اور رکوع کرے اور اپنی ہتھیلیوں کو اپنے گھٹنے پر رکھے۔ حتیٰ کہ اس کے جوڑ مطمئن ہو جائیں اور اعضاء پرسکون ہو جائیں۔ پھر سر اٹھا کر سمع اللہ لمن حمدہ کہے اور سیدھا کھڑا ہو جائے۔ حتیٰ کہ ہر ہڈی اپنی جگہ بیٹھ جائے اور کمر سیدھی ہو جائے۔ پھر تکبیر کہے اور سجدہ کرے اور اپنی پیشانی کو زمین پر سکون کے ساتھ ٹیک دے حتیٰ کہ جوڑ پرسکون ہو جائیں، پھر تکبیر کہہ کر سر اٹھائے اور سیدھا ہو کر زمین پر بیٹھ جائے اور اپنی کمر سیدھی کرے پھر تکبیر کہہ کر سجدے میں جائے حتیٰ کہ سجدہ میں پیشانی سکون کے ساتھ رکھے، پس کسی کی نماز پوری نہیں ہو سکتی جب تک کہ اس طرح نہ کرے۔

ابوداؤد، نسائی، ابن ماجة، مستدرك الحاكم عن رفاعة بن رافع

الاکمال

۱۹۶۲۹..... جب تو نماز میں کھڑا ہو تو تکبیر کہہ پھر جو قرآن کا حصہ آسان محسوس ہو پڑھ پھر جب رکوع کرے تو اپنے ہاتھوں کو اپنے گھٹنوں پر ثابت

(جما کر) رکھ حتیٰ کہ تیرا ہر عضو پرسکون ہو جائے۔ پھر جب سر اٹھائے اس طرح سیدھا ہو جا کہ تمام اعضاء پرسکون ہو جائیں۔ پھر سجدہ کرے تو اطمینان کے ساتھ حتیٰ کہ تیرا ہر عضو پرسکون ہو جائے، پھر سر اٹھائے تو سیدھا ہو (کر بیٹھ) جا حتیٰ کہ ہر عضو اپنی جگہ پرسکون ہو جائے۔ پھر (دوسرا سجدہ) یونہی کر۔ جب نماز کے درمیان (دوسری یا آخری رکعت) میں بیٹھے تو اطمینان کے ساتھ بیٹھ اور اپنی بائیں ران پر بیٹھ جا اور تشہد پڑھ۔ پھر جب کھڑا ہو تو یونہی کرتا رہ حتیٰ کہ تو اپنی نماز سے فارغ ہو جائے۔ الکبیر للطبرانی عن رفاعة بن رافع

۱۹۶۳۰ ... جب تو قبلہ رو ہو جائے تو تکبیر پڑھ۔ پھر جو اللہ چاہے قرآن پڑھ۔ اور جب تو رکوع کرے تو اپنی ہتھیلیوں کو اپنے گھٹنوں پر رکھ لے۔ اپنی کمر کو پھیلائے اور پرسکون ہو کر رکوع ادا کر۔ جب اٹھے تو اپنی کمر سیدھی کر لے۔ جب سجدہ کرے تو اطمینان کے ساتھ سجدہ کر۔ جب سجدے سے اٹھے تو اپنی بائیں ران پر بیٹھ جا اور پھر ہر رکعت اور سجدے میں اسی طرح کر۔ الکبیر للطبرانی عن رفاعة بن رافع

۱۹۶۳۱ ... جب تو (نماز کے لیے) قبلہ رو ہو جائے تو تکبیر کہہ۔ پھر اللہ نے جو تیرے نصیب میں لکھا ہے اتنا قرآن پڑھ۔ جب رکوع کرے تو اپنی ہتھیلیاں اپنے گھٹنوں پر رکھ اور اپنی کمر لمبی کر لے اور رکوع کو مضبوطی کے ساتھ جم کر ادا کر، جب سر اٹھائے تو اپنی کمر سیدھی کر لے، جب سجدہ کرے تو اطمینان کے ساتھ جم کر سجدہ کر۔ جب سجدہ سے اٹھے تو اپنی بائیں ران پر بیٹھ جا، اور اپنی ہر رکعت اور سجدے میں اسی طرح کر۔

الکبیر للطبرانی عن رفاعة بن رافع

۱۹۶۳۲ ... نماز کی چابی پاکیزگی ہے، نماز کی تحریم تکبیر ہے، نماز کی تحلیل سلام ہے، اور ہر دو رکعت میں ایک مرتبہ سلام پھیرنا ہے۔ اور اس شخص کی نماز نہیں جو ہر رکعت میں الحمدللہ اور سورت نہ پڑھے، فرض نماز ہو یا اس کے علاوہ۔

مصنف ابن ابی شیبہ، ترمذی، بقی بن مخلد، ابن جریر، مسند ابی یعلی، السنن للبیہقی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

السنن للبیہقی میں یہ اضافہ ہے:

جب کوئی رکوع کرے تو گدھے کی طرح کمر اوپر اور سر نیچے نہ جھکا دے۔ بلکہ اپنی کمر (اور سر) کو سیدھا کر لے اور جب سجدہ کرے تو اپنی کمر کو دراز کر لے۔ بے شک انسان سات اعضاء پر سجدہ کرتا ہے، پیشانی، دو ہتھیلیاں، دو گھٹنے، دونوں پاؤں کے پنجے۔ جب کوئی بیٹھے تو اپنے سیدھے پاؤں کو کھڑا کرے اور اپنے بائیں پاؤں کو لٹا لے۔

فائدہ: ...... فرض کی پہلی دو رکعات میں اور سنن نوافل اور وتر کی ہر رکعت میں فاتحہ اور سورت پڑھنا لازمی ہے۔ جب کہ مقتدی کے لیے امام کی فاتحہ اور سورت کافی ہے۔

۱۹۶۳۳ وضو نماز کی چابی ہے، تکبیر اس کی تحریم ہے (جو ہر کام کو نمازی پر حرام کر دیتی ہے) اور سلام نماز کی تحلیل ہے۔ (جس سے ہر کام حلال ہو جاتا ہے) اور کوئی نماز فاتحۃ الکتاب کے سوا جائز نہیں۔ اور سورت فاتحہ کے ساتھ دوسری سورت بھی لازمی ہے اور (نفل) کی ہر دو رکعت میں سلام ہے۔ السنن للبیہقی فی القرآءت عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۹۶۳۴ ... اے ثقیف کے بھائی! اپنا سوال کہو۔ اور اگر تم کہو تو میں تم کو بتا دیتا ہوں کہ تم کس چیز کے بارے میں سوال کرنے آئے ہو؟ ثقیف کے فرد نے کہا؟ یہ تو میرے لیے زیادہ خوشی اور تعجب کی بات ہوگی۔ تب حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

تم نماز، نماز کے رکوع و سجود اور روزوں کے بارے میں سوال کرنے آئے ہو۔ لہٰذا تم رات کے شروع اور آخر حصے میں نماز پڑھو اور درمیانی حصے میں نیند کرو۔ جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو رکوع میں اپنی ہتھیلیوں کو اپنے گھٹنوں پر رکھو، اپنی انگلیوں کو کھول لو۔ پھر رکوع سے سر اٹھاؤ۔ (اور سیدھے کھڑے ہو جاؤ) حتیٰ کہ ہر جوڑ اپنی جگہ بیٹھ جائے۔ جب سجدہ کرو تو پیشانی کو سکون کے ساتھ زمین پر ٹیکو۔ اور صرف ٹھونگیں نہ مارو۔ اور چاندنی راتوں کے روزے رکھو یعنی تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ کے روزے رکھو۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

دوسری فرع......نماز کے متفرق ارکان میں

تکبیر اولیٰ

۱۹۶۳۵...... ہر چیز کا ناک ہوتا ہے اور نماز کا ناک تکبیر اولیٰ ہے۔ اس کی پابندی کرو۔ مصنف ابن ابی شیبہ، الکبیر للطبرانی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۱۹۶۳۶...... ہر چیز کی ایک صفائی ہے، ایمان کی صفائی نماز ہے اور نماز کی صفائی تکبیر اولیٰ ہے۔

مسند ابی یعلی، شعب الایمان للبیهقی عن ابی هریرة رضی الله عنه، حلیة الاولیاء عن عبد الله بن ابی اوفی

۱۹۶۳۷...... بندہ جب (نماز کے لیے پہلی) تکبیر کہتا ہے تو وہ تکبیر نمازی کو آسمان وزمین کے درمیان کی ہر چیز سے پردہ میں مستور کردیتی ہے (اور بندہ ہر چیز سے منقطع ہوجاتا ہے)۔ الخطیب فی التاریخ عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

کلام:...... التاریخ للخطیب ۱۱/۸۶۔ علامہ بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس روایت میں عبدالرحیم بن حبیب الخراسانی ہے جس کی احادیث میں کچھ منکر احادیث ہوتی ہیں۔

۱۹۶۳۸...... جب کوئی نماز شروع کرے تو پہلے اپنے ہاتھ اٹھائے اور ہتھیلیاں قبلہ رخ کرلے کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کے آگے ہے۔

الاوسط للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

الاکمال

۱۹۶۳۹...... جب تم نماز کے لیے کھڑے ہوتو پہلے اپنے ہاتھ اٹھاؤ۔ اور ہتھیلیوں کو کانوں کی بجائے قبلہ رخ کرو۔ پھر کہو اللہ اکبر، سبحانک اللھم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالیٰ جدک ولا الہ غیرک. اور اگر صرف اللہ اکبر ہی کہو (اور ثناء نہ پڑھ سکو) تب بھی کافی ہے۔ الباوردی، الکبیر للطبرانی عن الحکیم بن عمیر الثمالی

۱۹۶۴۰...... اے وائل بن حجر! جب تو نماز پڑھے تو اپنے ہاتھ کو اپنے کانوں کے برابر لے جا اور عورت کو چاہیے کہ اپنے ہاتھ صرف اپنے سینے تک بلند کرے۔ الکبیر للطبرانی عن وائل بن حجر

۱۹۶۴۱...... سبحانک اللھم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالیٰ جدک ولا الہ غیرک.

پاک ہے تو اے اللہ! اور تیرے ہی لیے سب تعریفیں ہیں، تیرا نام بابرکت ہے، تیری بزرگی بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غیر محفوظ ہے۔

۱۹۶۴۲...... اللہ اکبر کبیراً، اللہ اکبر کبیراً، اللہ اکبر کبیراً اسی طرح تین دفع الحمدللہ کثیراً، پھر تین دفعہ سبحان اللہ بکرۃ واصیلاً، (اور ایک مرتبہ) اعوذباللہ من الشیطان الرجیم من نفخه ونفسه وهمزه.

مصنف ابن ابی شیبہ، ابوداؤد، ابن ماجہ عن ابن جبیر بن مطعم عن ابیہ)

راوی کہتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو اس طرح نماز میں پڑھتے ہوئے سنا ہے۔

۱۹۶۴۳...... تم میں سے جب کوئی شخص نماز پڑھے تو یوں کہے۔

اللھم باعد بینی وبین خطایای کما باعدت بین المشرق والمغرب اللھم اعوذبک ان تصدعنی وجھک یوم القیامة اللھم نقنی من خطیئتی کمانقیت الثوب الابیض من الدنس اللھم احینی مسلما وامتنی مسلما.

اے اللہ! میرے اور میرے گناہوں کے درمیان اتنا فاصلہ کردے جتنا تو نے مشرق ومغرب کے درمیان فاصلہ کردیا ہے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ تو قیامت کے دن مجھ سے اپنے چہرے کا دیدار روک دے۔ اے اللہ! مجھے میرے گناہوں سے ایسا پاک صاف کردے جس طرح تو سفید کپڑے کو گندگی سے صاف کرتا ہے۔ اے اللہ! مجھے اسلام کی حالت میں زندہ رکھ اور اسلام کی حالت میں موت دے۔ الکبیر للطبرانی عن سمرة وعن وائل بن حجر

۱۹۶۴۴..... یہ کلمات کس نے کہے ہیں؟ اس نے کوئی نامناسب بات نہیں کی۔ میں نے بارہ فرشتوں کو دیکھا ہے کہ وہ ان کلمات کو لے جانے میں ایک دوسرے سے سبقت کررہے ہیں۔ صحیح ابن حبان عن انس رضی اللہ عنہ

فائدہ:...... ایک شخص نے (نماز شروع کرتے ہی) یہ کلمات کہے:

الحمدلله كثيراً طيباً مباركا فيه.

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔ بہت زیادہ، پاکیزہ اور بابرکت۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنی نماز پوری کی تو مذکورہ تعریفی کلمات ارشاد فرمائے۔

۱۹۶۴۵..... کون ہے ان کلمات کو کہنے والا؟ میں نے آسمان کے دروازے کو ان کلمات کے لیے کھلتے دیکھا ہے۔

مصنف عبدالرزاق عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

فائدہ:...... ایک شخص نے نماز شروع کی اور یہ کلمات پڑھے:

الله اكبر كبيراً والحمدلله كثيراً وسبحان الله بكرة واصيلاً.

اللہ بہت بڑا ہے، تمام تعریفیں بہت بہت اللہ کے لیے ہیں اور صبح وشام اللہ کے لیے ہر طرح کی پاکی ہے۔

جب نبی اکرم ﷺ نے اپنی نماز پوری کرلی تو مذکورہ ارشاد صادر فرمایا کہ میں نے ان کلمات کے لیے آسمان کے دروازوں کو کھلتے دیکھا ہے۔

۱۹۶۴۶..... کون ہے ان کلمات کو کہنے والا؟ بارہ فرشتے ان کلمات کو لینے کے لیے ایک دوسرے سے آگے بڑھے ہیں تا کہ ہر ایک دوسرے سے پہلے ان کو اللہ کے پاس لے کر جائے۔ مصنف عبدالرزاق عن انس رضی اللہ عنہ

فائدہ:...... ایک شخص نے نماز پڑھی اور یہ کلمات پڑھے:

الحمدلله كثيرًا طيبًا مباركًا فيه.

جب نبی اکرم ﷺ نماز سے فارغ ہوگئے تو آپ نے ان کلمات کو پڑھنے والے کے لیے مذکورہ سوال فرمایا۔

۱۹۶۴۷..... اللہ کی قسم! میں نے تیرے کلام کو آسمان کی طرف چڑھتے دیکھا حتیٰ کہ اس کے لیے ایک دروازہ کھل گیا اور وہ کلام اس میں داخل ہوگیا۔ مسند احمد عن عبد الله بن ابی اوفیٰ

فائدہ:...... (نبی کریم ﷺ نماز پڑھا رہے تھے کہ) ایک شخص صف میں داخل ہوا اور (نماز کی نیت باندھتے ہوئے) یہ کلمات پڑھے:

الله اكبر كبيرًا والحمدلله كثيرًا وسبحان الله بكرة واصيلاً.

چنانچہ جب نبی اکرم ﷺ نے نماز پوری کرلی تو یہ بات ارشاد فرمائی۔

۱۹۶۴۸..... قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! ان کلمات کی طرف دس فرشتے بڑھے ہیں۔ ہر ایک اس بات کا خواہش مند تھا کہ وہی ان کلمات (کے ثواب) کو لکھے۔ لیکن کسی کو معلوم نہ ہوسکا کہ اس کو کیسے لکھیں حتیٰ کہ وہ ان کلمات کو جوں کا توں اٹھا کر رب العزت کے پاس لے گئے۔ پروردگار نے ان کو ارشاد فرمایا:

ان کلمات کو یونہی لکھ دو جس طرح میرے بندے نے ان کو کہا ہے۔ یعنی

الحمدلله كثيرًا طيبًا مباركا فيه كما يحب ربنا ان يحمد وينبغي له.

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، بہت بہت، پاکیزہ اور بابرکت۔ جس طرح ہمارا رب چاہے کہ اس کی حمد کی جائے اور جس طرح کی تعریف کہ اس کے لیے مناسب ہو۔

(ابن حبان کے الفاظ) **کما یحب ربنا ان یحمد** کی بجائے **کما یحب ربنا ویرضی ان یحمد** ہیں۔

مسند احمد، نسائی، ابن حبان، السنن لسعید بن منصور عن انس رضی اللہ عنہ

۱۹۶۴۹.... تکبیر اولیٰ کو امام کے ساتھ پانا کسی کے لیے بھی ہزار اونٹوں کی قربانی دینے سے بہتر ہے۔

قیام اور اس سے متعلقات

۱۹۶۵۰.... کھڑے ہوکر نماز پڑھ۔ اگر نہ ہوسکے تو بیٹھ کر نماز پڑھ، اگر اس کی بھی ہمت نہ ہو تو کسی کروٹ پر لیٹ کر نماز پڑھ۔

مسند احمد، بخاری عن عمران بن حصین

۱۹۶۵۱.... نماز کھڑے ہوکر ہی پڑھ، ہاں مگر جب غرق ہونے کا خوف ہو۔ (**مستدرک الحاکم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ**

فائدہ:...... حتی الامکان (فرض و واجب) نماز کو کھڑے ہوکر پڑھنے کا حکم ہے، مجبوری میں بیٹھ کر پڑھنے کی اجازت ہے مثلاً کشتی یا ریل گاڑی میں کھڑے ہونے سے ڈوبنے یا گرنے کا اندیشہ ہو تو نماز بیٹھ کر پڑھ لے۔

۱۹۶۵۲...... بیٹھ کر نماز پڑھنا کھڑے ہوکر نماز پڑھنے سے آدھا درجہ کم فضیلت رکھتی ہے۔ **بخاری عن عائشہ رضی اللہ عنہا**

۱۹۶۵۳...... بیٹھ کر نماز پڑھنا آدھی نماز ہے، مگر میں تم میں سے کسی کی طرح نہیں ہوں۔ (اور مجھے بیٹھ کر نماز پڑھنے کا بھی کامل ثواب ہے)۔

مسلم، ابن ماجہ، نسائی عن ابن عمرو

۱۹۶۵۴.... جس نے کھڑے ہوکر نماز پڑھی وہ افضل ہے۔ اور جس نے بیٹھ کر نماز پڑھی قائم (کھڑے ہوکر نماز پڑھنے والے) کا نصف اجر ہے اور جس نے لیٹ کر نماز پڑھی اس کے لیے قاعد (بیٹھ کر نماز پڑھنے والے) کا نصف اجر ہے۔ **بخاری، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ عن عمران بن حصین**

۱۹۶۵۵...... آدمی کی نماز بیٹھ کر پڑھنے سے کھڑے ہوکر پڑھنا افضل ہے۔ بیٹھ کر نماز پڑھنا کھڑے ہوکر نماز پڑھنے سے آدھا درجہ کم ہے۔ اور لیٹ کر نماز پڑھنا، بیٹھ کر نماز پڑھنے سے آدھا درجہ کم فضیلت رکھتا ہے۔ **مسند احمد، ابو داؤد عن عمران بن حصین**

۱۹۶۵۶.... بیٹھ کر نماز پڑھنا کھڑے ہوکر نماز پڑھنے سے نصف ہے۔

مسند احمد، نسائی، ابن ماجہ عن انس وعن ابن عمرو، الکبیر للطبرانی عن ابن عمر وعبد اللہ بن السائب وعن المطلب بن ابی وداعۃ

۱۹۶۵۷...... افضل ترین نماز طویل قیام والی نماز ہے۔ **مسند احمد، ترمذی، مسلم، ابن ماجہ عن جابر رضی اللہ عنہ، الکبیر للطبرانی عن ابی موسیٰ وعن عمرو بن عبسہ وعن عمیر بن قتادہ اللیثی**

۱۹۶۵۸.... نماز میں طویل قیام کرنا موت کی سختیوں کو کم کرتا ہے۔ **مسند الفردوس للدیلمی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ**

۱۹۶۵۹.... آدمی کا نماز کو (مثلاً نماز جمعہ کو) لمبا کرنا اور خطبہ کو مختصر کرنا اس کے فقیہ ہونے کی دلیل ہے۔ پس نماز کو لمبا کرو اور خطبہ کو مختصر کرو، اور بے شک بعض بیان سحر انگیز ہوتے ہیں۔ **مسند احمد، مسلم عن عمار بن یاسر**

۱۹۶۶۰.... حضور اکرم ﷺ نے نماز میں اختصار کرنے کو منع فرمایا۔ **مسند احمد، ابو داؤد، ترمذی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ**

فائدہ:...... انفراداً (تنہا) نماز کو طویل پڑھنے کی ترغیب آئی ہے جبکہ لوگوں کو نماز پڑھاتے ہوئے ہلکی نماز پڑھانے کا حکم ہے۔ کیونکہ مقتدیوں میں کمزور، بیمار اور بوڑھے ہر طرح کے افراد شامل ہوتے ہیں۔

۱۹۶۶۱.... نماز میں اختصار کرنا (جلدی پڑھنا کہ لازمی امور میں کوتاہی ہوجائے) اہل جہنم کے لیے کشادگی و فراخی کا ذریعہ ہے۔

شعب الایمان للبیہقی، السنن للبیہقی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

قرأت اور اس سے متعلقات

۱۹۶۶۲... نکل کر جا اور مدینے میں منادی کردے کہ قرآن کے بغیر کوئی نماز نہیں خواہ فاتحۃ الکتاب یا اس سے اوپر کچھ بھی ہو (ضرور پڑھا جائے)۔

ابو داؤد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۶۶۳... ہر نماز جس میں ام الکتاب (سورۃ فاتحہ) نہ پڑھی جائے وہ ناقص اور ادھوری ہے۔مسند احمد، ابن ماجہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا، مسند احمد، ابن ماجہ عن ابن عمرو، السنن للبیہقی عن علی رضی اللہ عنہ، التاریخ للخطیب عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

فائدہ:...... انفرادی نماز میں تو یہی حکم ہے جبکہ اجتماعی نماز میں جس طرح صرف امام کے آگے سترہ بقیہ تمام مقتدیوں کے لیے کافی ہے بالکل اسی طرح امام کا قرأت کرنا خواہ نماز سری ہو یا جہری مقتدیوں کے لیے بھی کافی ہے۔جیسا کہ بعض مرویات میں حضور ﷺ کے پیچھے کسی نے قرأت کی تو آپ نے نماز کے بعد خفگی کے ساتھ ارشاد فرمایا: کیا بات ہے مجھ سے قرآن پڑھنے میں جھگڑا کیوں کیا جاتا ہے۔اسی طرح کی کثیر روایات اس بات پر دال ہیں کہ امام کا قرأت کرنا تمام مقتدیوں کے لیے کافی ہے۔راجع الکتب الفقہیہ فی ذیل القرأت۔

۱۹۶۶۴... اس شخص کی نماز نہیں جو فاتحۃ الکتاب اور مزید کچھ تلاوت نہ کرے۔مسلم، ابو داؤد، نسائی عن عبادۃ بن الصامت

۱۹۶۶۵... جب الحمد للہ پڑھو تو پہلے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ لو۔کیونکہ وہ (سورۃ فاتحہ) ام القرآن اور ام الکتاب ہے اور (اسی کو پروردگار نے) السبع المثانی (کہا) ہے۔اور بسم اللہ الرحمن الرحیم اس کی آیات میں سے ایک آیت ہے۔

السنن للدارقطنی، السنن للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۶۶۶... اس شخص کی کوئی نماز نہیں جس نے ہر رکعت میں الحمد للہ اور کوئی سورت تلاوت نہ کی، خواہ فرض نماز ہو یا کوئی اور۔

ابن ماجہ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

کلام:...... ضعیف ہے۔دیکھئے زوائد ابن ماجہ، ابن ماجہ کتاب اقامۃ الصلوٰۃ والسنۃ فیہا باب القرأت خلف الامام رقم ۸۳۹۔

۱۹۶۶۷... اس شخص کی نماز نہیں جس نے اپنی نماز میں ام القرآن (سورۃ فاتحہ) نہ پڑھی، بلکہ وہ نماز ادھوری ہے، ادھوری ہے، ادھوری ہے اور نا تمام ہے۔مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، ترمذی، نسائی ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۶۶۸... جس نے نماز پڑھی اور اس میں ام القرآن نہ پڑھی وہ نماز ادھوری ہے اور نا تمام ہے۔

مسند احمد، مسلم، ترمذی، نسائی، ابو داؤد، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۶۶۹... اس شخص کی نماز نہیں، جس نے اس میں فاتحۃ الکتاب نہیں پڑھی۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، ابن ماجہ، ترمذی، نسائی، ابو داؤد عن عبادۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۶۷۰... اے معاذ! کیا تو فتنہ میں پڑنا چاہتا ہے؟ جب تو لوگوں کو نماز پڑھائے تو

والشمس وضحھا، سبح اسم ربک الاعلی، واللیل اذا یغشی اور اقرأ باسم ربک الذی خلق پڑھا کر۔

ابن ماجہ عن جابر رضی اللہ عنہ

فائدہ:...... ایک مرتبہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو نماز پڑھائی اور اس میں لمبی لمبی سورتوں کی تلاوت کی، ایک اعرابی نے آکر آپ ﷺ کو اس کی شکایت کی تو آپ نے مذکورہ جواب ارشاد فرمایا۔

۱۹۶۷۱... جب لوگوں کو نماز پڑھائے تو والشمس وضحھا، سبح اسم ربک الاعلی، اقرأ باسم ربک الذی خلق اور واللیل اذا یغشی۔(جیسی درمیانی سورتیں) پڑھا کر۔مسلم عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۹۶۷۲... والشمس وضحھا اور اس جیسی دوسری سورتیں پڑھا کر۔مسند احمد عن بریدۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۶۷۳ اللہ کی قسم! میں بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں اور میں نماز میں ہوتا ہوں تو نماز کو مختصر کر دیتا ہوں اس ڈر سے کہ کہیں اس کی ماں فتنہ میں نہ پڑ جائے۔ترمذی عن انس رضی اللہ عنہ

فائدہ:......حضور ﷺ کے پیچھے عورتیں بھی نماز پڑھا کرتی تھیں۔ان کے ساتھ ان کے بچے ہوتے اور کبھی کوئی بچہ رونے لگ جاتا تو حضور ﷺ نماز کو مختصر فرما دیتے تا کہ اس کی ماں نماز پوری کر کے بچے کو بہلا لے۔

۱۹۶۷۴ نمازی اپنے رب سے مناجات کرتا ہے،لہٰذا ایک دوسرے سے بڑھ کر آواز بلند نہ کرو۔

الاوسط للطبرانی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۶۷۵ جب کوئی اپنی نماز میں ہوتا ہے تو اپنے رب سے مناجات کرتا ہے،پس وہ دیکھ لے کہ اپنی نماز میں کیا کہہ رہا ہے؟لہٰذا اپنی آوازوں کو بلند نہ کرو کہیں مؤمنین کو اذیت دو۔البغوی عن رجل من بنی بیاضۃ

۱۹۶۷۶ جب کوئی کھڑا نماز پڑھتا ہے تو وہ اپنے رب سے مناجات کرتا ہے،پس دیکھ لیا کرے کہ کس طرح مناجات کر رہا ہے۔

مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

مقتدی کی قراءت

۱۹۶۷۷ میں تم کو دیکھتا ہوں کہ تم اپنے امام کے پیچھے بھی قراءت کرتے ہو،پس ایسا نہ کرو سوائے ام القرآن کے۔بے شک اس شخص کی نماز نہیں جو ام القرآن نہ پڑھے۔ترمذی، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن عبادۃ بن الصامت

۱۹۶۷۸ شاید تم امام کے پیچھے قراءت کرتے ہو،پس فاتحۃ الکتاب کے سوا اور کچھ نہ پڑھا کرو۔بے شک اس شخص کی نماز نہیں جو فاتحۃ الکتاب نہ پڑھے۔ابو داؤد عن عبادۃ بن الصامت

۱۹۶۷۹ کیا تم میں سے کسی نے میرے ساتھ کچھ پڑھا ہے! میں بھی کہوں: کیا بات ہے میرے ساتھ قرآن پڑھنے میں کون جھگڑ رہا ہے۔مسند احمد، ترمذی، نسائی، ابن ماجۃ، ابن حبان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۶۸۰ تم قرآن میں سے کچھ نہ پڑھو جب میں بلند آواز میں قرآن پڑھ رہا ہوں سوائے ام القرآن کے۔ابو داؤد عن عبادۃ بن الصامت

۱۹۶۸۱ جب جہراً آواز کے ساتھ) قرآءت کروں تو کوئی بھی ہرگز قراءت نہ کرے سوائے ام القرآن کے۔ابن ماجۃ عن عبادۃ بن الصامت

۱۹۶۸۲ جو امام کے پیچھے نماز پڑھے وہ فاتحۃ الکتاب پڑھ لے۔الکبیر للطبرانی عن عبادۃ

۱۹۶۸۳ جس کے آگے امام ہو تو اس امام کی قراءت اس مقتدی کی قراءت ہے۔مسند احمد، ابن ماجۃ عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۹۶۸۴ جب امام قراءت کرے تو تم خاموش رہو۔مسلم عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

الاکمال

۱۹۶۸۵ میرے پاس جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور مجھے نماز سکھائی،انہوں نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بلند آواز میں پڑھی۔

ابن النجار عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۶۸۶ جب تو نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو کیا پڑھتا ہے؟ میں نے عرض کیا: الحمدللّٰہ رب العالمین۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھا کرو۔السنن للداقطنی عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۹۶۸۷ جب تو نماز میں کھڑا ہو تو پڑھ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الحمدللّٰہ رب العالمین پوری سورت پھر قل ھو اللہ احد پوری سورت۔السنن للدارقطنی عن داؤد بن محمد بن عبدالملک بن حبیب بن تمام بن حسین بن عرفطۃ عن ابیہ عن جدہ عن

ابیه عن جده عن حسین بن عرفطة

۱۹۶۸۸...... جوفرض نماز پڑھے یا نفل نماز پڑھے اس کو چاہیے کہ وہ ام القرآن اور اس کے ساتھ اور بھی قرآن پڑھے۔ اگر صرف پوری ام القرآن ہی پڑھے تب بھی کافی ہے۔ اور جو امام کے ساتھ ہو تو امام کے پڑھنے سے قبل پڑھ لے اور جس وقت امام خاموش ہو تب پڑھ لے۔ اور جس نے اس طرح نماز پڑھی کہ اس میں فاتحۃ الکتاب نہیں پڑھی تو وہ نامکمل ہے، نامکمل ہے، نامکمل ہے۔ عبدالرزاق عن ابن عمرو وحسن

۱۹۶۸۹...... ایسی نماز درست نہیں جس میں فاتحۃ الکتاب نہ پڑھی جائے۔

ابن خزیمه، ابن الجوزقی فی المتفق، ابن حبان، السنن للبیهقی فی القرأت عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۹۶۹۰...... کوئی فرض نماز فاتحہ اور تین آیات یا اس سے زائد کے سوا درست نہیں۔ الکامل لابن عدی عن ابن عمر رضی الله عنه

۱۹۶۹۱...... ایسی نماز جائز نہیں جس میں آدمی فاتحۃ الکتاب نہ پڑھے۔

الدارقطنی وحسنه، السنن للبیهقی فی کتاب القرأت عن عبادة بن الصامت

۱۹۶۹۲...... ایسی نماز قبول نہیں جس میں ام الکتاب نہ پڑھی جائے۔ مسند احمد عن رجل

۱۸۶۹۳ جس نے اپنی نماز میں ام القرآن نہیں پڑھی اس کی نماز نامکمل اور ادھوری ہے۔ الاوسط للطبرانی عن رجل

۱۹۶۹۴...... ہر نماز میں فاتحۃ الکتاب اور مزید کچھ قرآن جو آسان ہو پڑھنا ضروری ہے۔

الکامل لابن عدی، السنن للبیهقی فی القرأت عن ابی سعید رضی الله عنه

۱۹۶۹۵...... نماز اس کے بغیر نہیں کہ فاتحہ اور مزید کچھ قرآن نہ پڑھا جائے۔ الدارقطنی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۹۶۹۶...... اس شخص کی نماز نہیں کہ فاتحۃ الکتاب اور کم از کم قرآن کی دو آیتیں نہ پڑھے۔ الکبیر للطبرانی عن عبادة رضی الله عنه

۱۹۶۹۷...... نماز قرأت کے بغیر درست نہیں خواہ فاتحۃ الکتاب کی ہو۔ الخطیب عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۹۶۹۸...... نماز قرآن کے بغیر جائز نہیں خواہ صرف ام الکتاب اور کچھ قرآن پڑھ لیا جائے۔

مسند احمد، الضعفاء، مستدرک الحاکم، ابو داؤد عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۹۶۹۹...... کیا مانع ہے کہ تم فاتحۃ الکتاب نہ پڑھو۔ بے شک اس کے بغیر نماز نہیں۔ مسند احمد عن عبادة بن الصامت

۱۹۷۰۰...... ہر نماز جس میں فاتحۃ الکتاب نہ پڑھی جائے وہ ادھوری اور نامکمل نماز ہے۔

مسند احمد، ابن ماجه، بخاری، مسلم فی القرأت عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده، السنن للبیهقی عن ابن عمر، ابن حبان عن ابی هریرة رضی الله عنه، الخطیب عن ابی امامة رضی الله عنه

۱۹۷۰۱...... ہر نماز جس میں ام القرآن کی قرأت نہ کی جائے وہ ادھوری ہے، ادھوری ہے۔

الاوسط للطبرانی، السنن للبیهقی عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده

۱۹۷۰۲...... ہر نماز جس میں فاتحۃ الکتاب اور دو آیتیں نہ پڑھی جائیں وہ نماز نامکمل اور ادھوری ہے۔

الکامل لابن عدی عن عائشه رضی الله عنها

۱۹۷۰۳...... ہر نماز جس میں فاتحۃ الکتاب اور (کم از کم) دو آیتیں نہ پڑھی جائیں وہ نماز نامکمل اور ناقص ہے۔

ابن عساکر عن عائشه رضی الله عنها

۱۹۷۰۴...... ہر نماز جس میں ام الکتاب نہ پڑھی جائے وہ ادھوری ہے سوائے امام کے پیچھے نماز پڑھنے کے۔

السنن للبیهقی فی القرأت وضعفه عن ابی هریرة رضی الله عنه

غلبۂ نیند کی حالت میں تلاوت نہ کرے

۱۹۷۰۵..... جب (کوئی شخص رات میں کھڑا ہو) اور (غلبۂ نیند کی وجہ سے) قرآن اس کی زبان پر نہ چڑھتا ہو اور اس کو سمجھ نہ آرہا ہو کہ کیا پڑھے تو وہ جا کر سو جائے۔ مسلم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۷۰۶..... جب تم کسی شخص کو دن میں بلند آواز سے (نماز میں) قرآن پڑھتا دیکھو تو لید اور گوبر کے ساتھ اس کو مارو۔

الدیلمی عن بریدۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۷۰۷..... تو تم ان کو لید (کے ڈھیلے) کیوں نہیں مارتے۔ الکبیر للطبرانی عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... پوچھا گیا: یارسول اللہ! یہاں کچھ لوگ ہیں جو دن والی نماز میں آواز کے ساتھ (جہرا) قرآءت کرتے ہیں۔ تب آپ ﷺ نے یہ حکم فرمایا۔

۱۹۷۰۸..... جو دن (کی نماز) میں جہراً (آواز کے ساتھ) قرأت کرے اس کو (جانور کی) لید مارو۔ ابو نعیم عن بریدۃ

کلام:..... اس روایت میں یزید بن یوسف دمشقی ہے۔ جس کو محدثین نے متروک قرار دیا ہے۔

۱۹۷۰۹..... اے ابن حذافۃ! مجھے قرآن نہ سنا اللہ کو سنا۔ ابن سعد، ابن نصر، ابن عساکر عن الزھری عن ابی سلمۃ۔

عبداللہ بن حذافۃ (تنہا) کھڑے نماز پڑھ رہے تھے اور بلند آواز سے قراءت کر رہے تھے۔ آپ ﷺ نے مذکورہ فرمان ارشاد فرمایا۔

مسند احمد، السنن للبیھقی عنہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۷۱۰..... اے جہر! اپنے رب کو سنا اور مجھے نہ سنا۔ الکبیر للطبرانی، ابن مندہ، ابو نعیم، ابن عبدالبر عن عبد اللہ بن جھر عن ابیہ

کلام:..... علامہ ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ان کی اور کوئی روایت نہیں ہے۔ اس کو ابن قانع نے عبداللہ بن جہر عن ابیہ سے روایت کیا ہے۔ ابواحمد عسکری نے بھی اس کو روایت کیا ہے اور عبداللہ بن جبر سے روایت کیا ہے۔ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ان تین اقوال میں سب سے راجح ترین قول پہلا ہے۔

آمین

۱۹۷۱۱..... جب قاری آمین کہے (ولا الضالین کے بعد) تو تم بھی آمین کہو۔ بے شک ملائکہ بھی آمین کہتے ہیں۔ پس جس کی آمین ملائکہ کی آمین کے موافق ہوگئی اس کے پچھلے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ نسائی، ابن ماجۃ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۷۱۲..... جب تم میں سے کوئی آمین کہے اور ملائکہ آسمان میں آمین کہیں اور کسی کی آمین ملائکہ کی آمین کے موافق ہو جائے تو اس کے پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ موطا امام مالک، السنن للبیھقی، ابو داؤد، نسائی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۷۱۳..... جب امام غیر المغضوب علیھم ولا الضالین کہے تو تم: آمین کہو۔ بے شک جس کا قول ملائکہ کے قول کے موافق ہو گیا۔ اس کے پچھلے سب گناہ معاف ہو جائیں گے۔ موطا امام مالک، بخاری، ابو داؤد، نسائی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۷۱۴..... جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو۔ بے شک جس کی آمین ملائکہ کی آمین کے موافق ہوگئی اس کے پچھلے گناہ معاف ہو جائیں گے۔

موطا امام مالک، مسند احمد، بخاری، مسلم، ترمذی، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجۃ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۷۱۵..... جب پڑھا جائے: غیر المغضوب علیھم ولا الضالین تو تم آمین کہو۔ ابن شاھین فی السنۃ عن علی رضی اللہ عنہ

۱۹۷۱۶..... یہود نے تم پر اتنا کسی چیز میں حسد نہیں کیا جتنا اسلام اور آمین پر حسد کیا ہے۔

الادب المفرد للبخاری عن عائشۃ رضی اللہ عنھا

۱۹۷۱۷..... یہود نے تم پر کسی چیز میں اتنا حسد نہیں کیا جتنا آمین پر تم سے حسد کیا ہے۔ پس آمین کثرت کے ساتھ کہا کرو۔

ابن ماجه عن ابن عباس رضی الله عنه

کلام:.......اس کی سند ضعیف ہے۔ زوائد ابن ماجہ، ابن ماجہ کتاب اقامۃ الصلوٰۃ والسنۃ فیہا باب الجہر بآمین۔

الاکمال

۱۹۷۱۸..... جب امام کہے: غیر المغضوب علیهم و لا الضالین تو مقتدی لوگ کہیں: آمین۔ پھر اگر ان کی آمین ملائکہ کی آمین کے موافق ہو جائے تو ان کے اگلے پچھلے گناہ سب معاف ہو جاتے ہیں۔ ابن جریر عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۹۷۱۹..... جب امام: غیر المغضوب علیهم و لا الضالین کہے تو تم آمین کہو۔ بے شک اس وقت ملائکہ بھی آمین کہتے ہیں۔ اور امام بھی آمین کہتا ہے۔ پس جس کی آمین ملائکہ کی آمین کے موافق ہو گئی اس کے پچھلے سب گناہ معاف ہو جائیں گے۔

نسائی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۹۷۲۰..... جب امام: غیر المغضوب علیهم و لا الضالین کہے تو تم آمین کہو۔ ملائکہ بھی آمین کہتے ہیں۔ اور امام بھی آمین کہتا ہے۔ پس جس کی آمین ملائکہ کی آمین کے موافق ہو گئی اس کے پچھلے سب گناہ معاف ہو جائیں گے۔

الجامع لعبدالرزاق، مسند احمد، ابن حبان عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۹۷۲۱..... جب قاری پڑھتا ہے: غیر المغضوب علیهم و لا الضالین تو تم کہو آمین۔ اللہ تم سے محبت کرے گا۔

الکبیر للطبرانی عن سمرة رضی الله عنه

۱۹۷۲۲..... یہود نے تم پر اتنا کسی چیز میں حسد نہیں کیا جتنا آمین پر حسد کیا ہے۔ اور سلام پر حسد کیا ہے جو تم ایک دوسرے کو کرتے ہو۔

الجامع لعبدالرزاق عن ابن جریج عن عطاء بلاغاً

۱۹۷۲۳ جانتی ہے تو! وہ ہم پر کس چیز کی وجہ سے حسد کرتے ہیں، یعنی یہود؟ میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: وہ ہم پر (ایک تو) قبلہ میں حسد کرتے ہیں جس کی ہم کو ہدایت ملی اور وہ اس سے گمراہ ہو گئے۔ اور (دوسرا) وہ جمعہ میں ہم پر حسد کرتے ہیں جس کی ہم کو ہدایت ملی اور انہوں نے اس کو کھو دیا۔ نیز وہ ہمارے امام کے پیچھے آمین کہنے پر حسد کرتے ہیں۔

بخاری مسلم عن عائشه رضی الله عنها

رکوع وسجود کا بیان

۱۹۷۲۴ جب تو رکوع کرے تو اپنی ہتھیلیاں اپنے گھٹنوں پر رکھ لے حتیٰ کہ تو مطمئن ہو جائے۔ اور جب تو سجدہ کرے تو اپنی پیشانی کو زمین پر اچھی طرح ٹکا دے حتیٰ کہ تجھے زمین کی سختی محسوس ہو۔ مسند احمد عن ابن عباس رضی الله عنه

۱۹۷۲۵..... جب تم میں سے کوئی ایک رکوع کرے تو وہ اپنے رکوع میں تین مرتبہ کہے: سبحان ربی العظیم جب ایسا کر لیا تو اس کا رکوع پورا ہو گیا اور یہ ادنیٰ مقدار ہے۔ اور جب کوئی سجدہ کرے تو اپنے سجدے میں تین مرتبہ کہے: سبحان ربی الاعلیٰ۔ جب اس نے ایسا کر لیا تو اس کا سجدہ تمام ہو گیا اور یہ ادنیٰ مقدار ہے۔ ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجه عن ابن مسعود رضی الله عنه

۱۹۷۲۶..... جب تم میں سے کوئی ایک نماز پڑھے تو اپنے رکوع وسجود کو پورا کرے اور اپنے سجدوں میں ٹھونگیں نہ مارے۔ اس کی مثال تو ایسی ہے جیسے کوئی بھوکا ایک دو کھجوریں کھا لے۔ اس سے اس کی بھوک رفع نہیں ہوسکتی۔ (لہٰذا سجدوں کو اچھی طرح اطمینان کے ساتھ ادا کرے)۔

تمام، ابن عساکر عن ابی عبد الله الاشعری

رکوع وسجود پورا کرنا لازم ہے

۱۹۷۲۷......جو شخص رکوع کو پورا نہ کرے اور سجدوں میں ٹھونگیں مارے اس کی مثال اس بھوکے کی ہے جس کو صرف ایک دو کھجوریں کھانے کو ملیں بھلا وہ اس کی بھوک کو کیا مٹا سکتی ہیں۔التاریخ للبخاری عن ابی عبداللہ الاشعری

۱۹۷۲۸......کسی بندے کی نماز درست نہیں حتیٰ کہ وہ رکوع اور سجدوں میں اپنی کمر سیدھی کرے۔ابو داؤد عن ابی مسعود البدری

۱۹۷۲۹...... اے مسلمانوں کے گروہ! اس شخص کی نماز نہیں جو رکوع اور سجدوں میں اپنی کمر سیدھی نہ کرے۔ابن ماجہ عن علی ابی شیبان

۱۹۷۳۰......رکوع وسجود کو مکمل ادا کرو۔قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں تمہیں اپنی پیٹھ پیچھے سے دیکھتا ہوں جب تم رکوع کرتے ہو اور جب سجدے کرتے ہو۔بخاری، مسلم عن انس رضی اللہ عنہ

۱۹۷۳۲...... جب کوئی شخص اچھی طرح نماز ادا کرے، رکوع اور سجدوں کو پورا پورا ادا کرے تو نماز، نمازی کو کہتی ہے: اللہ تیری بھی ایسی حفاظت کرے جیسی تو نے میری حفاظت کی۔ پھر وہ نماز اوپر اٹھالی جاتی ہے۔اور جب کوئی شخص نماز کو بری طرح ادا کرتا ہے اس کے رکوع اور سجدوں کو ناتمام اور ادھورا ادا کرتا ہے تو نماز کہتی ہے: اللہ تجھے بھی ضائع کرے جس طرح تو نے مجھے ضائع کیا۔ پھر اس کو پرانے بوسیدہ کپڑے کی طرح لپیٹ کر اس نمازی کے منہ پر ماردیا جاتا ہے۔الطیالسی عن عبادۃ بن الصامت

۱۹۷۳۳......لوگوں میں سب سے زیادہ بدترین چور وہ ہے جو نماز میں بھی چوری کرے۔صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! نماز میں کوئی شخص کیسے چوری کرے گا؟ ارشاد فرمایا: وہ اس کے رکوع اور سجدوں کو مکمل نہ کرے اور نہ خشوع کے ساتھ پڑھے۔

مسند احمد، مستدرک الحاکم عن ابی قتادہ، مسند احمد، مسند ابی یعلی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۹۷۳۴......لوگوں میں سب سے زیادہ چوری کرنے والا شخص وہ ہے جو نماز میں بھی چوری کرے۔ پوچھا گیا: یا رسول اللہ! نماز میں کیسے چوری کرے گا؟ فرمایا: جو رکوع اور سجدوں کو ناتمام کرے۔اور لوگوں میں سب سے بڑا بخیل شخص وہ ہے جو سلام کرنے میں بھی بخل سے کام لے۔

الاوسط للطبرانی عن عبد اللہ بن مغفل

۱۹۷۳۵...... ہر سورت (رکعت) کو رکوع وسجود سے اس کا پورا پورا حصہ دو۔مصنف ابن ابی شیبہ عن بعض الصحابۃ

۱۹۷۳۶......ہر سورت کا رکوع وسجود میں اپنا حصہ ہے۔مسند احمد عن رجل

۱۹۷۳۷......ایسی نماز درست نہیں جس میں آدمی رکوع وسجدوں میں اپنی کمر اچھی طرح سیدھی نہ کرے۔

مسند احمد، نسائی، ابن ماجہ عن ابی مسعود رضی اللہ عنہ

۱۹۷۳۸......رکوع میں بھی (کم از کم) تین تسبیحات کہو اور سجدے میں بھی (کم از کم) تین تسبیحات کہو۔السنن للبیہقی عن محمد بن علی مرسلاً

الاکمال

۱۹۷۳۹......جب تم میں سے کوئی ایک رکوع کرے تو اپنے ہاتھ اپنے گھٹنوں پر رکھ لے۔ پھر اس قدر ٹھہرے کہ ہر عضو اپنی جگہ پر سکون ہوجائے۔ پھر تین بار تسبیح کہے۔ بے شک اس کا جسم پر اتنی بار تسبیح پڑھے گا۔الدیلمی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۷۴۰...... جب رکوع کرے تو اپنے ہاتھ اپنے گھٹنوں پر رکھ لے اور اپنی انگلیوں کو کشادہ کرلے۔

الجامع لعبدالرزاق عن القاسم بن ابی برزۃ عن رجل

۱۹۷۴۱......جب کوئی رکوع کرے تو یہ کہے:

اللھم لک رکعت وبک آمنت

اے اللہ! میں تیرے لیے جھکا اور تجھ پر ایمان لایا۔ الحسن بن سفیان عن ربیعة بن الحارث بن نوفل

۱۹۷۴۲۔۔۔۔۔۔جس نے فرض نماز کے ہر رکوع اور ہر سجدہ میں سات مرتبہ تسبیحات کہنے پر پابندی برتی اللہ پاک اس کو جنت میں داخل کردے گا۔

تمام وابن عساکر عن معاذ بن جبل

کلام:۔۔۔۔۔۔اس روایت میں شراحیل بن عمرو ابوعمرو العنسی ضعیف ہے۔

۱۹۷۴۳۔۔۔۔۔۔اے بریدة! جب تو نماز میں تشہد کی حالت میں بیٹھے تو ہرگز تشہد پڑھنا اور مجھ پر درود بھیجنا نہ چھوڑ۔ السنن للدار قطنی

کلام:۔۔۔۔۔۔ضعفہ عن عبداللہ بن بریدة عن ابیہ۔

۱۹۷۴۴۔۔۔۔۔۔جب تمہارا امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم اللھم ربنا لک الحمد کہو۔ مصنف ابن ابی شیبہ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۹۷۴۵۔۔۔۔۔۔جب امام سمع اللہ لمن حمدہ (اللہ اس کو سنتا ہے جو اس کی حمد کرتا ہے) کہو تو تم: ربنا لک الحمد (اے رب! ہم تیری حمد کرتے ہیں) کہو بے شک تمہارا رب تمہاری تسبیح سنے گا۔ بے شک اللہ نے اپنے نبی کی زبان پر فیصلہ کردیا ہے کہ جو بھی اس کی حمد کرے گا اللہ اس کو سنے گا۔ الجامع لعبدالرزاق عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

۱۹۷۴۶۔۔۔۔۔۔اللہ پاک نے آسمان کے دروازے کھول دیئے ہیں۔ پس کوئی شی ان کلمات کو عرش کے پاس جانے سے روک نہیں سکتی یعنی الحمدللہ حمداً کثیراً طیبا مبارکا فیہ. ابن ماجہ، الکبیر للطبرانی عن وائل بن حجر

۱۹۷۴۷۔۔۔۔۔۔ان کلمات کی طرف بارہ فرشتے بڑھے ہیں اور عرش کے پاس پہنچنے میں کوئی چیز رکاوٹ نہیں بنی ہے۔ نسائی عن وائل بن حجر

فائدہ:۔۔۔۔۔۔نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو اپنی نماز میں یہ کلمات پڑھتے ہوئے سنا:

الحمدللہ حمدًا کثیرًا طیبا مبارکا فیہ. تب آپ نے مذکورہ فرمان صادر فرمایا۔

۱۹۷۴۸۔۔۔۔۔۔میں نے تیس سے اوپر کچھ ملائکہ کو دیکھا کہ وہ ان کلمات کی طرف بڑھے ہیں کہ کون ان کو دوسروں سے پہلے لکھے۔

مسند احمد، بخاری، نسائی عن رفاعة بن رافع

فائدہ:۔۔۔۔۔۔رفاعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے آپ ﷺ نے رکوع سے سر اٹھایا تو ایک شخص نے کہا:

ربنا لک الحمد حمداً کثیراً طیبا مبارکا فیہ

جب نبی اکرم ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو پوچھا: ابھی کس نے یہ کلمات کہے ہیں؟ ایک آدمی نے اپنی طرف اشارہ کیا تو آپ ﷺ نے مذکورہ فرمان ارشاد فرمایا۔

۱۹۷۴۹۔۔۔۔۔۔ابھی کس نے پڑھا ہے؟ میں نے تیس سے اوپر چند ملائکہ کو دیکھا کہ وہ ان کلمات کی طرف بڑھے کہ کون ان کو سب سے پہلے لکھے۔

مسند احمد، بخاری، نسائی، شعب الایمان للبیھقی عن رفاعة بن رافع الزرقی

فائدہ:۔۔۔۔۔۔ایک شخص نے (نماز میں) یہ کلمات پڑھے:

ربنا ولک الحمد حمداً کثیراً طیباً مبارکا فیہ

جب نبی اکرم ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۹۷۵۰۔۔۔۔۔۔نماز کے تین حصے ہیں۔ وضو ایک حصہ ہے، رکوع ایک حصہ ہے اور ایک حصہ سجدے ہیں۔ جس نے ان تینوں حصوں پر پابندی کی اس کی نماز قبول ہوگئی اور جس نے ان حصوں کو خراب کیا تو نماز کے یہ اور باقی سب حصے نمازی پر رد کردیئے جائیں گے۔

الدیلمی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۹۷۵۱۔۔۔۔۔۔نماز کے تین تہائی حصے ہیں۔ پاکیزگی ایک تہائی حصہ ہے، رکوع دوسرا تہائی حصہ ہے اور سجدے تیسرا تہائی حصہ ہیں۔

البزار عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۹۷۵۲...... رکوع اور سجدوں کو پورا کرو۔ قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! جب تم رکوع اور سجود کرتے ہو تو میں پیٹھ پیچھے سے بھی تم کو دیکھتا ہوں۔ مسند ابی داؤد الطیالسی، مسند احمد، بخاری، مسلم، نسائی، صحیح ابن حبان عن انس رضی اللہ عنه

۱۹۷۵۳...... جب تو نماز میں کھڑا ہو اور رکوع کرے تو اپنے ہاتھوں کو اپنے گھٹنوں پر رکھ اور اپنی انگلیوں کو کھول لے۔ پھر سر اٹھا یہاں تک کہ ہر جوڑ اپنی جگہ مطمئن ہو جائے۔ اور جب تو سجدہ کرے تو اپنی پیشانی کو سکون کے ساتھ زمین پر ٹیک دے اور محض چونچیں نہ مار۔

شعب الایمان للبیهقی عن ابن عمر رضی اللہ عنه

رکوع کا مسنون طریقہ

۱۹۷۵۴...... رکوع و سجود میں اعتدال کے ساتھ رہو اور کوئی اپنے بازوؤں کو کتے کی طرح نہ پھیلائے۔

الدارمی، ابو عوانه، ابن حبان عن انس رضی اللہ عنه

۱۹۷۵۵...... مجھے رکوع اور سجود میں قرآن پڑھنے سے منع کیا گیا ہے، جب تم رکوع کرو تو (سبحان ربی العظیم کے ساتھ) خدا کی عظمت بیان کرو۔ اور جب تم سجدہ کرو تو (سبحان ربی الاعلیٰ پڑھنے کے ساتھ) خوب دعائیں مانگو قریب ہے کہ تمہاری دعائیں قبول ہوں۔

ابن ابی شیبه عن علی رضی اللہ عنه

۱۹۷۵۶...... تین تسبیحات رکوع میں ہیں اور تین تسبیحات سجدے میں۔

الجامع لعبدالرزاق، الکبیر للطبرانی، ابن ابی شیبه عن جعفر بن محمل عن ابیه معضلاً

۱۹۷۵۷...... ایسے شخص کی نماز مقبول نہیں جو رکوع و سجود کو پورا پورا نہ کرے۔

الاوسط والکبیر للطبرانی، السنن لسعید بن منصور عن انس رضی اللہ عنه

۱۹۷۵۸...... اللہ ایسے بندے کی نماز کی طرف بھی نہیں دیکھتے جو رکوع و سجود کے درمیان اپنی کمر کو سیدھی نہ کرے۔

مسند احمد، ابن سعد، ابن عساکر عن علی بن شیبان

۱۹۷۵۹...... اللہ پاک ایسے بندے کی نماز کی طرف (رحمت کی) نظر نہیں فرماتے جو رکوع و سجود میں اپنی کمر سیدھی نہ کرے۔

ابن ماجه، مسند احمد، الکبیر للطبرانی، السنن لسعید بن منصور عن طلق بن علی

۱۹۷۶۰...... اللہ پاک ایسے بندے کی طرف نہیں دیکھتے جو رکوع و سجود کے درمیان اپنی کمر سیدھی نہ کرے۔

مسند احمدعن ابی هریرة رضی اللہ عنه

سجود اور اس سے متعلقات۔

۱۹۷۶۱...... جب بندہ سجدہ کرتا ہے تو اس کے ساتھ سات اعضاء بھی سجدہ کرتے ہیں۔ چہرہ، دونوں ہتھیلیاں، دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں۔

مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجه عن العباس، عبد بن حمید عن سعد رضی اللہ عنه

۱۹۷۶۲...... بندہ جب سجدہ کرتا ہے تو اس کا سجدہ پیشانی کے نیچے سے ساتویں زمین تک کی جگہ کو پاک کر دیتا ہے۔

الاوسط للطبرانی عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۱۹۷۶۳...... جب تم میں سے کوئی سجدہ کرے تو اونٹ کی طرح نہ بیٹھے بلکہ اپنے ہاتھوں کو اپنے گھٹنوں سے آگے رکھے۔ ابو داؤد، نسائی عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۱۹۷۶۴...... جب تم میں سے کوئی ایک سجدہ کرے تو اپنے ہتھیلیاں زمین سے ملا دے۔ ممکن ہے کہ اللہ پاک قیامت کے دن ر ہتھیلیوں سے طوق کو نکال دے۔ الاوسط للطبرانی عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۱۹۷۶۵ ۔۔۔ جب تم میں سے کوئی سجدہ کرے تو اعتدال کے ساتھ سجدہ کرے اور کتے کی طرح بازوؤں کو بچھا نہ دے۔

مسند احمد، ترمذی، ابن ماجه، ابن حزیمه، الضیاء عن جابر رضی الله عنه

۱۹۷۶۶ ۔۔۔ سجدوں میں سیدھے رہو اور کوئی بھی کتے کی طرح اپنے بازوؤں کو نہ پھیلائے۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، الکامل لابن عدی عن انس رضی الله عنه

۱۹۷۶۷ ۔۔۔ نبی کریم ﷺ نے (سجدے کی بجائے) کوے کی طرح چونچیں مارنے اور درندے کی طرح بازو پھیلانے سے منع فرمایا۔ نیز اس بات سے منع فرمایا کہ کوئی مسجد میں اس طرح اپنے لیے کوئی جگہ مخصوص نہ کرے جس طرح اونٹ باڑے میں اپنے لیے بیٹھنے کی جگہ خاص کر لیتا ہے۔ مسند احمد، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجه، مستدرک عن عبدالرحمن بن شبل

۱۹۷۶۸ ۔۔۔ حضور ﷺ نے سجدے میں (مٹی وغیرہ ہٹانے کے لیے) پھونک مارنے سے اور پینے کے برتن میں پھونک مارنے (اور سانس لینے) سے منع فرمایا۔ الکبیر للطبرانی عن زید بن ثابت

۱۹۷۶۹ ۔۔۔ جب تو سجدہ کرے تو اپنی ہتھیلیوں کو رکھ لے اور کہنیوں کو اٹھالے۔ مسند احمد، مسلم عن البراء رضی الله عنه

۱۹۷۷۰ ۔۔۔ مجھے حکم ملا ہے کہ سات اعضاء پر سجدہ کروں۔ پیشانی پر اور نبی کریم ﷺ نے ناک کی طرف بھی اشارہ فرمایا (یعنی پیشانی اور ناک کو ایک ساتھ شمار فرمایا) اور دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں کے پنجے۔ نیز مجھے حکم ملا ہے کہ ہم سجدے دوران اپنے کپڑوں اور بالوں کو نہ سمیٹیں۔

بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجه عن ابن عباس رضی الله عنه

۱۹۷۷۱ ۔۔۔ بے شک دونوں ہتھیلیاں بھی اسی طرح سجدہ کرتی ہیں جس طرح چہرہ سجدہ کرتا ہے۔ پس جب کوئی اپنا چہرہ زمین پر رکھے تو اپنی ہتھیلیاں بھی زمین پر رکھ دے اور جب چہرہ اٹھائے تو ہتھیلیاں بھی اٹھالے۔

الادب المفرد للبخاری، مستدرک الحاکم عن ابن عمر رضی الله عنه

۱۹۷۷۲ ۔۔۔ سجدے سات اعضاء پر کیے جاتے ہیں: دونوں ہاتھ، دونوں پاؤں، دونوں گھٹنے اور پیشانی (جس میں ناک بھی شامل ہے) نیز ہاتھوں کو اٹھا دیا کرو جب تم بیت اللہ کو دیکھو، صفا مروہ پر، میدان عرفات میں، مزدلفہ میں رمی جمار کے وقت اور اس وقت جب نماز کھڑی ہو۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی الله عنه

۱۹۷۷۳ ۔۔۔ سجدے پیشانی (اور ناک) پر، ہتھیلیوں پر، گھٹنوں پر اور پاؤں کے (پنجوں اور) سینوں پر ادا کیے جاتے ہیں۔ جو شخص ان میں سے کسی جگہ کو زمین پر نہ رکھ سکا وہ جگہ اللہ پاک جہنم کی آگ میں جلائیں گے۔ السنن للدارقطنی عن ابن عمر رضی الله عنه

۱۹۷۷۴ ۔۔۔ اپنی ناک کو بھی (زمین پر) رکھ دے تاکہ وہ بھی تیرے ساتھ سجدہ کرے۔ السنن للبیهقی عن ابن عباس رضی الله عنه

۱۹۷۷۵ ۔۔۔ اللہ تعالیٰ اس شخص کی نماز قبول نہیں فرماتے جس کی ناک زمین پر نہ لگے۔ الکبیر للطبرانی عن ام عطیه رضی الله عنها

۱۹۷۷۶ ۔۔۔ اے افلح اپنے چہرے کو مٹی میں ملا۔ ترمذی عن ام سلمه رضی الله عنها

۱۹۷۷۷ ۔۔۔ اے رباح! اپنے چہرے کو خاک آلود کر۔ نسائی، مستدرک الحاکم عن ام سلمه رضی الله عنها

کلام: ۔۔۔ سابق حدیث امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب ابواب الصلوٰۃ باب ماجاء فی کراھیۃ النفخ فی الصلوٰۃ رقم ۳۸۱، ۳۸۲ پر تخریج فرمائی ہے کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت کی سند قابل (استدلال) نہیں، ابوحمزہ میمون کو اہل علم نے ضعیف قرار دیا ہے۔

۱۹۷۷۸ ۔۔۔ زمین کے ساتھ مسح کرو، کیونکہ زمین تم پر (ماں کی طرح) شفقت کرنے والی ہے۔ الصغیر للطبرانی عن سلمان رضی الله عنه

فائدہ: ۔۔۔ سجدہ میں چہرے کو مٹی سے بچانے کی ممانعت آئی ہے بلکہ سجدے میں چہرے کا خاک آلود ہونا قابل تعریف ہے۔

۱۹۷۷۹ ۔۔۔ جب تم میں سے کوئی شخص نماز کے لیے کھڑا ہو تو پہلے اپنے سجدے کی جگہ کو درست کرلے۔ اس حالت میں نہ چھوڑے کہ جب سجدہ کرے تو تب پھونک مارے اور پھر سجدہ کرے انگارے پر سجدہ کرنا اس سے کہیں بہتر ہے کہ کوئی پھونک مار کر پھر سجدہ کرے۔

الاوسط للطبرانی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۹۷۸۰.....یہ بات ظلم اور گناہ کی ہے کہ آدمی نماز سے فارغ ہونے سے قبل بار بار اپنی پیشانی صاف کرے۔

ابن ماجه عن ابی هريرة رضی الله عنه

۱۹۷۸۱.....اپنی نگاہیں اپنے سجدے کی جگہ رکھ۔مسند الفردوس للدیلمی عن انس رضی الله عنه

۱۹۷۸۲.....جب تو سجدے سے سر اٹھائے تو کتے کی طرح چوتڑوں پر نہ بیٹھ بلکہ اپنی سرینوں کو قدموں کے درمیان میں رکھ اور پیروں کی پشت کو زمین سے ملادے۔ابن ماجه عن انس رضی الله عنه

فائدہ:.....سجدے سے اٹھتے ہوئے ٹانگوں کو کھڑا کر لینا، سرینوں پر بیٹھ جانا اور ہاتھوں کو لٹکا لینا یہ کتے کی طرح بیٹھنا جس کی سختی سے ممانعت آئی ہے۔

کلام:.....اس روایت کی سند میں ایک راوی العلاء ہے جو حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منسوب کر کے من گھڑت موضوع روایات نقل کرتا ہے۔زوائد ابن ماجہ۔

۱۹۷۸۳.....دونوں سجدوں کے درمیان کتے کی طرح (سرینوں پر) نہ بیٹھ۔ابن ماجه عن علی رضی الله عنه

۱۹۷۸۴.....اے علی! جس طرح کتا بیٹھتا ہے اس طرح بیٹھنے سے بچو۔ابن ماجه عن علی رضی الله عنه

۱۹۷۸۵.....اے علی! میں تیرے لیے بھی وہی پسند کرتا ہوں جو اپنے لیے پسند کرتا ہوں۔اور تیرے لیے بھی وہی ناپسند کرتا ہوں جو اپنے لیے ناپسند کرتا ہوں۔لہٰذا دونوں سجدوں کے درمیان سرینوں پر نہ بیٹھو۔ترمذی عن علی رضی الله عنه

۱۹۷۸۶.....جب کوئی سجدہ کرے تو کتے کی طرح اپنے بازوؤں کو پھیلا کر اپنی رانوں کے ساتھ نہ ملالے۔

ابو داؤد، السنن للبیهقی عن ابی هريرة رضی الله عنه

۱۹۷۸۷.....(اے عورتو!) جب تم سجدہ کرو تو اپنا کچھ جسم زمین کے ساتھ ملادو۔کیونکہ عورت اس میں مرد کی طرح نہیں ہے۔

السنن للبیهقی عن یزید بن ابی حبیب مرسلاً

۱۹۷۸۸.....جب تو نماز پڑھے تو اپنے بازوؤں کو درندے کی زمین پر نہ بچھادے۔بلکہ صرف اپنی ہتھیلیوں پر ٹیک لگا اور اپنے بازوؤں کو اپنے پہلوؤں سے دور رکھ۔الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی الله عنه

۱۹۷۸۹.....میں تو سات اعضاء پر سجدہ کرتا ہوں اور بالوں کو ہٹاتا ہوں نہ کپڑوں کو سمیٹتا ہوں۔الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی الله عنه

۱۹۷۹۰.....ابن آدم کو حکم ملا ہے کہ وہ سات اعضاء پر سجدہ کرے۔الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی الله عنه

۱۹۷۹۱.....کوئی تو ایسا کرتا ہے کہ اپنی نماز میں اونٹ کی طرح بیٹھ جاتا ہے، (ایسا نہ کرنا چاہیے)۔

ابو داؤد، ترمذی، نسائی عن ابی هريرة رضی الله عنه

الاکمال

۱۹۷۹۲.....جب کوئی سجدہ کرے تو اونٹ کی طرح نہ بیٹھے بلکہ اپنے ہاتھوں کو اپنے گھٹنوں پر رکھ کر (سہارے سے سجدے میں) جائے۔

مسند احمد، ابو داؤد، نسائی، السنن للبیهقی عن ابی هريرة رضی الله عنه

۱۹۷۹۳.....جب کوئی سجدہ کرے تو اپنے گھٹنے ہاتھوں سے پہلے رکھے اور اونٹ کی طرح (دھم سے) نہ بیٹھ جائے۔

مصنف ابن ابی شیبه، السنن للبیهقی، ضعفه عن ابی هريرة رضی الله عنه

۱۹۷۹۴.....گھٹنوں کے ساتھ مدد حاصل کرو۔ابو داؤد، ترمذی، مستدرک الحاکم عن ابی هريرة رضی الله عنه

فائدہ:.....نبی ﷺ کو لوگوں نے سجدے کی مشقت کی شکایت کی کھل کر سجدہ کرنے میں۔تو پھر آپ نے مذکورہ ارشاد فرمایا (یعنی کہنیوں کو گھٹنوں

کے سہارے لگالو۔ اگر چہ مستحب یہی ہے کہ بازؤوں کو پہلو سے دور رکھا جائے)۔

۱۹۷۹۵...... جب کوئی نماز پڑھے تو اپنے بازؤوں کو کتے اور دوسرے درندوں کی طرح زمین پر نہ بچھادے۔

ابن عساکر عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۹۷۹۶...... جو تم میں سے نماز پڑھے کتے کی طرح ہاتھوں کو نہ پھیلائے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۷۹۷...... دونوں ہاتھ بھی اسی طرح سجدہ کرتے ہیں جس طرح چہرہ سجدہ کرتا ہے۔ لہٰذا جب کوئی چہرہ زمین پر رکھے تو ہاتھوں کو بھی ساتھ رکھے اور جب چہرہ اٹھائے تو ہاتھوں کو بھی اٹھالے۔ ابوداؤد، نسائی، مستدرک الحاکم، السنن للبیھقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۷۹۸...... اپنے بازؤوں کو نہ پھیلا اور اپنی ہتھیلیوں پر سہارا لگا اور پہلو کو کھلا رکھ۔ جب تو ایسا کرے گا تو تیرا ہر عضو تیرے ساتھ سجدہ کرے گا۔

مستدرک الحاکم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

سات اعضاء پر سجدہ کریں

۱۹۷۹۹...... مجھے حکم ملا ہے کہ سات اعضاء پر سجدہ کروں اور بالوں اور کپڑوں کو نہ روکوں۔ الخطیب فی التاریخ عن جابر رضی اللہ عنہ

کلام:...... اس روایت کو امام طبرانی نے الکبیر میں روایت کیا ہے نیز اس روایت میں نوح بن ابی مریم متروک راوی ہے۔ مجمع الزوائد ۲/۱۲۴۔

۱۹۸۰۰...... سجدے سات اعضاء پر کیے جاتے ہیں۔ الاوسط للطبرانی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۸۰۱...... اللہ پاک ایسے بندے کی نماز کی طرف نہیں دیکھتے جس کے ہاتھ (سجدے میں) زمین کے ساتھ نہ ملیں۔

الدیلمی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۹۸۰۲...... سجدے کے دوران جس کی ناک پیشانی کے ساتھ زمین پر نہ لگے اس کی نماز درست نہیں۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۹۸۰۳...... اس شخص کی نماز قبول نہیں جس کی ناک زمین پر نہ لگے جس طرح پیشانی لگتی ہے۔ السنن للبیھقی عن عکرمہ مرسلاً

۱۹۸۰۴...... اس شخص کی نماز مقبول نہیں جس کی ناک زمین پر نہ رکھی جائے۔ الاوسط للطبرانی عن ام عطیہ

۱۹۸۰۵...... اس شخص کی نماز نہیں جس کی ناک زمین کو نہ چھوئے جس طرح پیشانی زمین کو چھوتی ہے۔

السنن للبیھقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۹۸۰۶...... اللہ پاک ایسی نماز قبول نہیں فرماتے جس میں ناک زمین کو نہ چھوئے جس طرح پیشانی زمین کو چھوتی ہے۔ عبدالرزاق عن عکرمہ

۱۹۸۰۷...... سجدوں میں اپنی آنکھوں کو بند نہ کرو یہ یہود کا طریقہ ہے۔ الدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۹۸۰۸...... جس نے سجدے کے دوران تین مرتبہ رب اغفرلی کہا تو وہ سجدے سے سر نہ اٹھا پائے گا کہ اس کی بخشش کردی جائے گی۔

ابو عبداللہ بن مخلد الدوری العطار فی جزء ہ، الدیلمی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۹۸۰۹...... اللہ کے لیے اپنی پیشانی کو خاک آلود کرو۔ مسند احمد عن ام سلمہ رضی اللہ عنہا

۱۹۸۱۰...... اے صہیب اپنے چہرے کو خاک آلود کر۔ عبدالرزاق عن خالد الحذاء مرسلاً

۱۹۸۱۱...... اپنے سجدوں میں کشادگی کرو۔ اور اپنی کمروں کو جانور باندھنے کی کڑمے (کی طرح گول) نہ کرو۔ الدیلمی عن ابن عمرو

۱۹۸۱۲...... تجھے سجدہ کیا میرے خیال نے، میرے وجود نے، تجھ پر ایمان لایا میرا دل، یہ میرا ہاتھ ہے۔ میں نے اس کے ساتھ اپنے نفس پر ظلم نہیں کیا اے عظیم! ہر عظیم ذات سے امید باندھی جاتی ہے۔ پس میرے گناہ بخش دے اے عظیم! میرا چہرہ سجدہ ریز ہوا اس ذات کے آگے جس نے اس کو پیدا کیا اس کے کان اور آنکھ کو کھولا۔ اے پروردگار! میں تیری رضاء کے ساتھ تیری ناراضگی سے پناہ مانگتا ہوں۔ تیری معافی

کی پناہ مانگتا ہوں تیری سزا سے، تیری پناہ مانگتا ہوں تجھ سے، اے پروردگار! تو ایسا ہے جیسی تو نے اپنی تعریف فرمائی۔ میں اپنے بھائی داؤد علیہ السلام کی طرح کہتا ہوں۔ میں اپنے چہرے کو اپنے آقا کے لیے مٹی میں ملاتا ہوں، بے شک میرے آقا کو لائق ہے کہ اس کے لیے سجدہ کیا جائے۔ اے اللہ مجھے صاف ستھرا دل دے جو شر سے پاک صاف ہو۔ نہ ظلم پر آمادہ ہو اور نہ بدبختی کا مرتکب ہو۔

شعب الایمان للبیهقی عن عائشه رضی الله عنها

۱۹۸۱۳۔۔۔۔ وہ جس کو اللہ نے اپنے ملائکہ کے لیے پسند فرمایا ہے: سبحان الله وبحمده۔ ترمذی عن ابی ذر رضی الله عنه

فائدہ:۔۔۔۔۔۔ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ کون سا کلام سب سے اچھا ہے؟ تو آپ نے مذکورہ جواب ارشاد فرمایا۔

۱۹۸۱۴۔۔۔۔ جو اللہ نے اپنے ملائکہ کے لیے پسند فرمایا ہے: سبحان الله وبحمده۔ مسند احمد، مسلم عن ابی ذر رضی الله عنه

۱۹۸۱۵۔۔۔۔ کوئی بندہ ایسا نہیں جو سجدہ کرے اور تین مرتبہ رب اغفرلی کہے تو اس کے سر اٹھانے سے پہلے اس کی بخشش کر دی جاتی ہے۔

الکبیر للطبرانی عن ابی مالک الاشجعی

۱۹۸۱۶۔۔۔۔ جب تو سجدوں سے سر اٹھائے تو کتے کی طرح سرین پر نہ بیٹھ۔ بلکہ اپنی سرینوں کو قدموں کے درمیان رکھ اور اپنے قدموں کی پشت کو زمین کے ساتھ ملا دے۔ ابن ماجه عن انس رضی الله عنه

سجدۂ سہو

۱۹۸۱۷۔۔۔۔ جب کسی کو اپنی نماز میں شک ہو اور اس کو معلوم نہ ہو سکے کہ کتنی رکعات پڑھی ہیں: تین یا چار؟ تو وہ شک کو دفع کر دے اور یقینی بات پر عمل کرے۔ پھر دو سجدے کرے آخری سلام پھیرنے سے قبل۔ اگر تو اس نے پانچ رکعات پڑھ لی ہوں گی تب یہ اس کی نماز کے لیے شفاعت کریں گی اور اگر چار رکعات پڑھی ہوں گی تو یہ دو سجدے شیطان کے لیے ذلت کا سبب بنیں گے۔

مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجه عن ابی سعید رضی الله عنه

فائدہ:۔۔۔۔۔۔ جب تین یا چار رکعات ہونے میں شک ہو اگر شک بار بار ہوتا رہتا ہے تو شک کی طرف دھیان نہ دے بلکہ ظن غالب پر عمل کرے اور اگر پہلی بار ہوا ہے یا بہت عرصہ بعد ہوا ہے تو اس شک کو دفع کرے اور یقین پر عمل کرے مثلاً تین رکعات کا ہونا یقینی ہے لہٰذا اس تیسری رکعت کے بعد قعدہ کرے کیونکہ ممکن ہے یہ چوتھی رکعت ہو تب یہ قعدہ فرض ہوگا۔ اس لیے قعدہ کرے اور قعدہ کے بعد ایک رکعت مزید ادا کرے یہ رکعت چوتھی ہوگی یا پانچویں۔ بہر صورت سلام پھیرنے سے قبل ایک سلام پھیر کر دو سجدے سہو کے ادا کرے، پھر تشہد، درود اور دعا کے بعد سلام پھیر دے جیسا کہ مذکورہ حدیث میں آیا ہے۔

۱۹۸۱۸۔۔۔۔ جب تم میں سے کسی کو ایک یا دو رکعات میں شک ہو تو اس کو ایک خیال کرے۔ جب دو یا تین میں شک ہو تو ان کو دو خیال کرے اور جب تین یا چار میں شک ہو تو ان کو تین خیال کرے۔ پھر باقی نماز پوری کرے تا کہ وہم زیادتی ہی کا سبب ہو پھر بیٹھے ہوئے سلام پھیرنے سے قبل دو سجدے کرے۔ مسند احمد، ابن ماجه، مستدرک الحاکم، السنن للبیهقی عن عبدالرحمن بن عوف

۱۹۸۱۹۔۔۔۔ جب تم میں کسی کو اپنی نماز میں شک ہو تو وہ شک کو پھینک دے اور یقین پر بنیاد رکھے۔ اگر مکمل ہونے کا یقین ہو تو دو سجدے سہواً کر لے۔ اگر اس کی نماز پہلے پوری ہو چکی تھی تو زائد رکعت اس کے لیے نفل بن جائے گی اور دو سجدے بھی نفل ہو جائیں گے۔ اور اگر شک کے وقت اس کی نماز نامکمل تھی تو یہ زائد رکعت اس کی نماز کے لیے تکمیل کا سبب ہوگی اور یہ دو سجدے شیطان کی ناک کو مٹی میں ملا دیں گے۔

ابن حبان، مستدرک الحاکم عن ابی سعید رضی الله عنه

۱۹۸۲۰۔۔۔۔ جب تم میں سے کسی کو اپنی نماز میں شک ہو اور اس کو معلوم نہ ہو سکے کہ اس نے دو رکعتیں پڑھی ہیں یا تین تو وہ شک کو جھٹک دے اور یقین پر (یعنی دو رکعتوں پر) بناء کر لے۔ السنن للبیهقی عن انس رضی الله عنه

۱۹۸۲۱.....اگر امام دو رکعتوں کے بعد کھڑا ہوجائے اگر سیدھا کھڑے ہونے سے قبل اس کو (تشہد) یاد آجائے تو بیٹھ جائے اور اگر سیدھا کھڑا ہوجائے تو نہ بیٹھے۔اور دو سجدے سہو کے کرلے۔مسند احمد، ابوداؤد، ابن ماجه، السنن للبیهقی عن المغیرة رضی الله عنه

۱۹۸۲۲ .....جب تو نماز میں ہو اور تجھے شک ہوجائے کہ تین رکعت پڑھی ہیں یا چار۔لیکن تیرا زیادہ خیال چار کا ہو تو تشہد میں بیٹھ جا اور (آخری) سلام پھیرنے سے قبل دو سجدے کرلے پھر تشہد پڑھ کر سلام پھیر دے۔

ابوداؤد، السنن للبیهقی عن ابن مسعود رضی الله عنه

۱۹۸۲۳.....جب کوئی شخص کھڑا ہوتا ہے اور نماز پڑھتا ہے تو شیطان اس کے پاس آتا ہے اور اس کو شک میں ڈال دیتا ہے، پس وہ شک میں پڑجاتا ہے کہ کتنی (رکعات) پڑھی ہیں۔لہٰذا جب کسی کو ایسا محسوس ہو تو تشہد کی حالت میں دو سجدے کرلے۔

مالک، بخاری، مسلم، نسائی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۹۸۲۴.....اگر نماز میں کوئی غلطی ہوگئی تو میں تم کو اس کی خبر دیدوں گا۔لیکن میں بھی بشر ہوں، جیسے تم بھول جاتے ہو میں بھی بھول جاتا ہوں۔لہٰذا جب میں بھول جاؤں تو مجھے یاد دلا دیا کرو۔اور جب تم میں سے کسی کو نماز میں شک ہو تو درست چیز کو یاد کرے اور اس پر نماز تمام کرے پھر دو سجدے سہو کے ادا کرے۔بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجه عن ابن مسعود رضی الله عنه

۱۹۸۲۵ .....جس کو اپنی نماز میں شک پیدا ہو وہ (ایک) سلام پھیرنے کے بعد دو سجدے کرے۔

مسند احمد، ابوداؤد، نسائی عن عبد الله بن جعفر

سجدۂ سہو کا طریقہ

۱۹۸۲۶.....جس کو نماز میں نسیان ہوجائے تو تشہد کی حالت میں دو سجدے کرلے۔مسند احمد، نسائی عن معاویة رضی الله عنه

۱۹۸۲۷.....جب کسی کو اپنی نماز میں سہو (بھول) ہوجائے اور اس کو معلوم نہ ہو پائے کہ اس نے ایک رکعت پڑھی ہے یا دو۔تو وہ ایک کو خیال کرکے نماز پڑھے۔اگر یہ معلوم نہ ہو پائے کہ دو پڑھی ہیں یا تین؟ تو دو پر بنیاد رکھے۔اور اگر تین یا چار میں شک ہو تو تین پر بنیاد رکھے اور سلام پھیرنے سے قبل دو سجدے سہو کے ادا کرلے۔ترمذی عن عبدالرحمن بن عوف

۱۹۸۲۸.....جب تم میں سے کوئی نماز ادا کرے اور اس کو معلوم نہ ہوسکے کہ کیسے نماز پڑھی ہے تو دو سجدے بیٹھ کر ادا کرے۔

ترمذی، ابن ماجه عن ابی سعید رضی الله عنه

۱۹۸۲۹.....جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے اور نہ جان سکے کہ زیادہ پڑھی ہیں یا کم تو قعدہ کی حالت میں دو سجدے کرلے۔ اور جب اس کے پاس شیطان آئے اور کہے کہ تو بے وضو ہوگیا ہے تو اپنے دل میں کہے: نہیں تو جھوٹ بولتا ہے۔ہاں مگر جب اپنی ناک سے بدبو سونگھے یا اپنے کان سے آواز سنے (تو یقین کرے)۔مسند احمد، ابوداؤد، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن ابی سعید رضی الله عنه

۱۹۸۳۰.....سہو کے دو سجدے نماز میں ہر کمی زیادتی کو درست کرتے ہیں۔

مسند ابی یعلی، الکامل لابن عدی، السنن للبیهقی عن عائشه رضی الله عنها

فائدہ:.....کمی کو جب پورا کرلیا جائے تو سہو کے سجدے نماز درست کردیتے ہیں۔جبکہ زیادتی نفل ہوجاتی ہے۔اور دونوں صورتوں میں سہو کے دو سجدے لازم ہوجاتے ہیں۔

۱۹۸۳۱.....شیطان تم میں سے کسی کے پاس نماز میں آتا ہے اور اس کو شک میں ڈالتا ہے حتیٰ کہ وہ شک میں پڑجاتا ہے کہ اس نے کتنی رکعات پڑھی ہیں؟ جب کسی کو ایسا محسوس ہو تو وہ بیٹھنے کی حالت میں سلام پھیرنے سے قبل دو سجدے کرلے پھر سلام پھیر دے۔

ترمذی، ابن ماجه عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۹۸۳۲..... جس کو اپنی نماز میں تین یا چار میں بھول ہوگئی تو وہ (زیادہ) مکمل کرلے۔ کیونکہ زیادتی کمی سے بہتر ہے۔

نسائی، مستدرک الحاکم عن عبدالرحمن بن عوف

۱۹۸۳۳..... میں بھی بشر ہوں، تمہاری طرح بھول کا شکار ہوتا ہوں اور جب تم میں سے کوئی بھول کا شکار ہو تو بیٹھ کر دو سجدے کرے۔

مسند احمد، ابن ماجه عن ثوبان رضی الله عنه

فائدہ:...... ایک نماز میں جتنی مرتبہ بھول ہو جائے ایک مرتبہ دو سجدے سہو کے لازم ہیں۔ اور ایک طرف سلام پھیرنے کے بعد سجدۂ سہو ادا ہوتے ہیں۔

۱۹۸۳۴..... نماز میں ہونے والی ہر غلطی کے لئے دو سجدے ہیں سلام کے بعد۔ مسند احمد، ابوداؤد، ابن ماجه عن ثوبان

۱۹۸۳۵..... سہو کے دو سجدے (ایک) سلام کے بعد ہیں اور ان کے بعد تشہد اور سلام بھی ہے۔ مسند الفردوس عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۹۸۳۶..... صلاۃ الخوف میں (سجدۂ) سہو نہیں ہے۔ الکبیر عن ابن مسعود رضی الله عنه، خیثمه فی جزئه عن ابن عمر رضی الله عنه

۱۹۸۳۷..... اگر شیطان مجھے نماز میں کچھ بھلا دے تو تم سبحان اللہ کہہ دیا کرو اور عورتیں تالی پیٹ دیا کریں۔ ابوداؤد عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۹۸۳۸..... مردوں کے لیے تسبیح ہے اور عورتوں کے لیے تالی ہے۔ مسند احمد عن جابر رضی الله عنه

۱۹۸۳۹..... امام اپنے پیچھے والوں کے لیے کفایت کرتا ہے۔ اگر امام بھول جائے تو اس پر سہو کے دو سجدے ہیں اور اس کے پیچھے والے اس کے ساتھ سجدۂ سہو کریں۔ اگر پیچھے والوں میں سے کوئی ایک بھول کا شکار ہو جائے تو اس کو سجدۂ سہو نہیں کرنا چاہیے اور امام اس کے لیے کافی ہے۔

السنن للبیهقی عن عمر رضی الله عنه

الاکمال

۱۹۸۴۰..... وضو کے بارے میں یقین کے ساتھ (شیطان کو) دفع کرو اور نماز کے بارے میں شک کے ساتھ (شیطان کو) دفع کرو۔

الدیلمی عن عائشه رضی الله عنها

فائدہ:...... یعنی جب تک یقین کامل نہ ہو کہ وضو ٹوٹ گیا ہے، اپنے کو وضو پر سمجھو اور شک کو خاطر میں نہ لاؤ۔ لیکن اگر نماز میں شک ہو جائے تو شک کے ساتھ عمل کرو۔ یعنی شک کو خاطر میں لاکر یقین پر عمل کرو۔ مثلاً تین یا چار رکعات میں شک ہو تو تین سمجھو اور ایک اور رکعت پڑھ لو۔

۱۹۸۴۱..... جب کسی کو شیطان شک میں ڈالے اور وہ نماز میں ہو۔ شیطان کہے کہ تو بے وضو ہو چکا ہے تو وہ اپنے جی میں کہے: تو جھوٹ بولتا ہے۔ ہاں جب خود اپنے کان سے آواز سنے یا ناک سے بو محسوس کرے (تو پھر یقین کرے) جب کوئی نماز پڑھے اور نہ جان سکے کہ زیادتی ہوئی ہے یا کمی تو دو سجدے کرلے بیٹھے ہوئے۔ الجامع لعبدالرزاق عن ابی سعید رضی الله عنه

۱۹۸۴۲..... جب کسی کو نماز میں شک ہو اور اس کو معلوم نہ ہو سکے کہ زیادہ (رکعات) پڑھی ہیں یا کم؟ اگر اس کو ایک یا دو میں شک ہوا ہے تو ان کو ایک قرار دے حتیٰ کہ وہم زیادتی میں ہو جائے۔ پھر بیٹھ کر دو سجدے کرے سلام پھیرنے سے قبل، پھر سلام پھیر دے۔

مصنف ابن ابی شیبه عن عبدالرحمن بن عوف

۱۹۸۴۳..... جس کسی کو نماز میں بھول ہو جائے اور اس کو معلوم نہ ہو کہ زیادتی ہوئی ہے یا کمی؟ تو وہ دو سجدے کرے پھر سلام پھیر دے۔

السنن للبیهقی، ابن عساکر عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۹۸۴۴..... جب کوئی نماز پڑھے اور نہ جان سکے کہ تین رکعت پڑھی ہیں یا چار؟ تو ایک رکعت مزید پڑھ لے اور سلام پھیرنے سے قبل دو سجدے کرلے۔ پھر اگر وہ تین رکعت ہوئی تھیں تو دو سجدے ان کو پورا کردیں گے اور اگر پہلے چار رکعت ہوئی تھیں تو یہ دو سجدے شیطان کے لیے ذلت کا سبب ہوں گے۔ ابن حبان عن ابی سعید

۱۹۸۴۵ ... جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے اور اس کو بھول جائے کہ تین رکعت پڑھی ہیں یا چار۔ تو وہ ایک رکعت پڑھ لے اور اس کو رکوع و سجود کو اچھی طرح ادا کرے پھر دو سجدے ادا کرے۔ مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۸۴۶ ... جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے اور کمی زیادتی کو بھول جائے تو وہ سلام پھیرنے سے قبل تشہد کی حالت میں دو سجدے کرلے۔

مصنف ابن ابی شیبہ، السنن للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۸۴۷ ... جب تو نماز میں ہو اور تجھے تین اور چار رکعت میں شک ہو جائے تیرا غالب خیال ہو کہ چار پڑھی ہیں تو تشہد کرلے اور اسی حالت میں دو سجدے کرلے سلام پھیرنے سے قبل۔ پھر تشہد دوبارہ پڑھ اور سلام پھیر دے۔ ابوداؤد، السنن للبیہقی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

جب نماز میں شک ہو جائے

۱۹۸۴۸ ... اگر شیطان مجھے نماز میں بھلا دے تو مرد سبحان اللہ کہہ دیں اور عورتیں تالی پیٹ دیں۔ ابن ابی شیبہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۸۴۹ ... اس بات سے بچو کہ شیطان تمہارے ساتھ نماز میں کھیلے۔ جو نماز پڑھے اور اس کو معلوم نہ ہو کہ جفت (رکعت) پڑھی ہیں یا طاق تو دو سجدے کرے یہ دو سجدے اس کی نماز کو پورا کرنے والے ہیں۔ مسند احمد عن عثمان رضی اللہ عنہ

۱۹۸۵۰ ... جس کو نماز میں کوئی چیز بھول جائے تو وہ حالت جلوس میں دو سجدے کرلے۔

ابن ماجہ، الکبیر للطبرانی عن معاویۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۸۵۱ ... یہ دو سجدے اس شخص کے لیے ہیں جس کو کمی زیادتی کا شک ہو۔ الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۹۸۵۲ ... نماز کے اٹھنے میں سہو نہیں ہے ہاں بیٹھنے سے کھڑے ہو جانے میں اور کھڑے ہونے سے بیٹھ جانے میں سہو ہے۔

مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

فائدہ: ...... یعنی معمولی بھول چوک میں سہو نہیں ہے بلکہ کسی واجب یا فرض میں تاخیر ہو جائے یا واجب چھوٹ جائے تب سجدۂ سہو لازم ہے۔

۱۹۸۵۳ ... تمہارے کسی کے پاس شیطان آتا ہے اور اس کو اس کی نماز میں اشتباہ میں ڈالتا ہے۔ پس وہ نہیں جانتا کہ زیادہ رکعات پڑھی ہیں یا کم؟ تو ایسی صورت میں وہ جلوس کی شکل میں دو سجدے کرلے۔ عبدالرزاق عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۸۵۴ ... تمہاری نماز میں شیطان تمہارے ساتھ کھیلتا ہے۔ پس جو نماز پڑھے اور یہ نہ معلوم ہو سکے کہ جفت رکعات پڑھی ہیں یا طاق تو وہ دو سجدے کرلے اس سے اس کی نماز تمام ہو جائے گی۔ التاریخ للبخاری، الکبیر للطبرانی، تمام، ابن عساکر عن عثمان رضی اللہ عنہ

۱۹۸۵۵ ... وہ نماز کو لوٹالے یا بیٹھ کر دو سجدے کرلے۔ الکبیر للطبرانی عن عبادۃ بن الصامت

فائدہ: ...... نبی ﷺ سے سوال کیا گیا کہ ایک آدمی نماز میں بھول کا شکار ہو گیا کہ کتنی رکعات پڑھی ہیں؟ تو آپ نے مذکورہ جواب ارشاد فرمایا۔

۱۹۸۵۶ ... جب کسی کو نماز میں کمی کا شک ہو تو وہ مزید رکعت پڑھ لے تاکہ وہ شک زیادتی پر ہو جائے۔ عبدالرزاق عن عبدالرحمن بن عوف

۱۹۸۵۷ ... تسبیح مردوں کے لیے ہے اور تالی عورتوں کے لیے ہے اور جو اپنی نماز میں ایسا اشارہ کرے کہ اس کی بات سمجھ میں آجائے تو وہ اپنی نماز لوٹالے۔ السنن للبیہقی، السنن لسعید بن منصور عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۸۵۸ ... نماز میں تسبیح مردوں کے لیے ہے اور تالی عورتوں کے لیے۔

الاوسط للطبرانی عن ابی سعید وعن جابر، عبدالرزاق عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۸۵۹ ... اے لوگو! تم کو کیا ہو گیا جب تمہاری نماز میں کوئی بات ہو گئی تو تم نے کثرت کے ساتھ تالی پیٹنا شروع کر دی۔ تالی تو عورتوں کے لیے ہے اور مردوں کے لیے تسبیح (سبحان اللہ) ہے۔ پس جس کو نماز میں کوئی کوتاہی محسوس ہو جائے تو وہ سبحان اللہ کہہ دے۔

الشافعی فی سننہ عن سہل بن سعد

سجدۂ شکر ۔۔۔۔۔۔الاکمال

۱۹۸۶۰۔۔۔اے سلمان! مجھے سجدہ نہ کر کیا خیال ہے اگر میں مرگیا تو کیا تو میری قبر کو بھی سجدہ کرے گا۔لہٰذا مجھے سجدہ نہ کر بلکہ اس زندہ کو سجدہ کر جو کبھی نہیں مرے گا۔الدیلمی عن سلمان رضی اللہ عنہ

قعود اور اس میں تشہد پڑھنے کا بیان

۱۹۸۶۱۔۔۔جب تم میں سے کوئی تشہد پڑھے تو اللہ کی پناہ مانگے چار چیزوں سے: جہنم کے عذاب سے،قبر کے عذاب سے،زندگی اور موت کے فتنے سے اور مسیح دجال کے شر سے۔پھر جو چاہے اپنے لیے دعا مانگے۔نسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

فائدہ:۔۔۔تشہد کے بعد درود اور درود کے بعد دعائے ماثورہ پڑھنے کا حکم ہے اس دعا کے لیے یہ شرط ہے کہ ایسی دعا جو صرف خدا سے مانگی جائے ایسی دعا جو بندہ سے بھی کی جاسکتی ہے ایسی دعا نماز میں مانگنا ممنوع ہے۔مثلاً یہ دعا کرے اللھم اعطنی الف ربیۃ اے اللہ! مجھے ہزار روپے عطا فرما۔ایسی دعا مانگنا ممنوع ہے۔

۱۹۸۶۲۔۔۔جب کوئی آخری تشہد سے فارغ ہو جائے تو چار چیزوں سے اللہ کی پناہ مانگے اور یوں کہے:

اللھم انی اعوذبک من عذاب جھنم ومن عذاب القبر ومن فتنۃ المحیاوالممات ومن شر فتنۃ المسیح الدجال.

اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں جہنم کے عذاب سے،قبر کے عذاب سے،زندگی اور موت کے فتنے سے اور مسیح دجال کے فتنے کے شر سے۔السنن للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۸۶۳۔۔۔یوں نہ کہو: السلام علی اللہ،اللہ پر سلامتی ہو۔کیونکہ وہ تو خود سلامتی سلام والا ہے۔بلکہ یوں کہو:

التحیات للّٰہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایھاالنبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، السلام علینا وعلی عباداللہ الصالحین.

تمام تر بقا وسلامتیاں،نمازیں اور پاکیزہ کلمات اللہ کو زیب دیتے ہیں۔اے نبی! آپ پر سلام ہو،اللہ کی رحمت ہو اور اس کی برکتیں ہوں۔ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر سلام ہو۔

جب تم یہ کہو گے تو یہ دعا آسمان وزمین بسنے والے نیک شخص کو پہنچ جائے گی۔پھر کہے:

اشھد ان لاالٰہ الااللہ واشھدان محمد أعبدہ ورسولہ.

میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں شہادت دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

پس اس کو جو دعا پسند ہو(عربی زبان میں) وہ دعا مانگ لے۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۹۸۶۴۔۔۔جب نماز کے درمیان میں ہو یا نماز پوری کرنے کے قریب ہو(حالت قعود میں) تو سلام کرنے سے قبل یوں کہو۔

التحیات الطیبات والصلوات والسلام والملک للّٰہ.

تمام سلامتیاں،پاکیزہ کلمات،نمازیں،سلامتی اور ملک اللہ کے لیے ہیں۔

پھر امام پر سلام پڑھو پھر اپنے رشتہ داروں اور اپنی جانوں پر سلام پڑھو۔ابوداؤد، الکبیر للطبرانی، السنن للبیھقی، الضیاء عن سمرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۸۶۵۔۔۔اللہ ہی سلام ہے(مجسم سلامتی ہے) جب تم میں سے کوئی قعدہ میں بیٹھے تو یہ پڑھے:

التحیات للّٰہ والصلوات والطیبات، السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباداللہ الصالحین.

جب تم نے یہ پڑھ لیا تو آسمان وزمین میں موجود اللہ کے ہر نیک بندے کو یہ دعا پہنچ گئی۔ پھر پڑھے:

اشھد ان لاالہ الااللہ واشھد ان محمدًا عبدہ ورسولہ

پھر اللہ سے جو چاہے مانگے۔مسند احمد، بخاری، مسلم عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

الاکمال

۱۹۸۶۶..... جب تم دونوں قعدوں میں بیٹھو تو کہو:

التحیات للّٰہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباداللہ الصالحین اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ.

پھر جو چاہے دعا مانگ لے۔ابن حبان عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۹۸۶۷......التحیات للّٰہ الصلوات الطیبات السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ واشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ

ابوداؤد، الکبیر للطبرانی، السنن للبیھقی عن ابن عمر، الکبیر للطبرانی عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

۱۹۸۶۸......التحیات المبارکات الصلوات الطیبات للّٰہ السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمداً رسول اللہ. مسلم، ابوداؤد، ترمذی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۹۸۶۹..... التحیات للّٰہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ.

الکبیر للطبرانی عن معاویۃ، السنن للبیھقی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۹۸۷۰.....التحیات للّٰہ والصلوت والطیبات الغادیات الرائحات الزاکیات المبارکات الطاھرات للّٰہ.

تمام تر سلامتیاں، نمازیں، پاکیزہ کلمات صبح کو پڑھے جانے والے کلمات، شام کو پڑھے جانے والے کلمات، پاکیزہ کلمات، مبارک کلمات اور پاک کلمات سب کے سب اللہ کے لیے ہیں۔الکبیر للطبرانی عن السید الحسین رضی اللہ عنہ

۱۹۸۷۱......التحیات للّٰہ والصلوات الطیبات الزاکیات للّٰہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشھد ان لاالہ الااللہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ. الکبیر للطبرانی عن ابی حمید الساعدی

۱۹۸۷۲..... یوں نہ کہو:السلام علی اللہ. کیونکہ اللہ خود سلام ہے۔بلکہ یوں کہو:التحیات للّٰہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباداللہ الصالحین.

جب تم نے یہ کہہ لیا تو آسمان وزمین میں موجود ہر نیک بندے کو سلام پہنچ گیا۔پھر کہو:

اشھد ان لاالہ الااللہ واشھد ان محمدًا عبدہ ورسولہ.

پھر جو دعا پسند ہو مانگ لے۔(مسند احمد، ابن ابی شیبہ، بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

فائدہ:......ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:جب ہم نماز پڑھتے تھے:تو یوں کہتے تھے:

السلام علی اللہ من عبادہ، السلام علی فلان وفلان.

تب نبی اکرم ﷺ نے مذکورہ جواب ارشاد فرمایا۔
مصنف عبدالرزاق میں ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب تم نے یہ کہہ لیا تو ہر مقرب (برگزیدہ) نبی مرسل اور ہر نیک بندے کو یہ دعا پہنچ گئی۔
۱۹۸۷۳ ...تم یوں پڑھا کرو۔ (تشہد کے بعد)

اللهم صل على محمد وعلى آل محمد كما صليت على ابراهيم وبارك على محمد وعلى آل محمد كما باركت على ابراهيم.

پھر مجھ پر سلام بھیجو (**اللهم سلم على محمد وعلى آل محمد تسليما كثيرًا**).

الشافعي، السنن للبيهقي في المعرفة عن ابي هريرة رضي الله عنه

۱۹۸۷۴ ...سیکھ لو، بے شک تشہد کے بغیر نماز نہیں ہے۔ **البزار، الاوسط للطبراني عن ابن مسعود رضي الله عنه**

۱۹۸۷۵ ...جو تشہد نہ پڑھے اس کی نماز نہیں۔ **الاوسط للطبراني عن علي رضي الله عنه**

۱۹۸۷۶ ...کیا تو ان لوگوں کی طرح قعدہ میں بیٹھتا ہے جن پر اللہ کا غضب اتر چکا ہے۔

التاريخ للبخاري، ابوداؤد، مستدرك الحاكم، السنن للبيهقي عن عمرو بن الشريد عن ابيه

فائدہ: ...... قعدہ میں بیٹھنے کا مسنون طریقہ ہے سیدھے پاؤں کو کھڑا کیا جائے اور بائیں پاؤں کو بچھا کر اس پر بیٹھا جائے اور دونوں ٹانگیں لپیٹ کر زمین پر رکھ دی جائیں۔

۱۹۸۷۷ ...کیا تو **المغضوب عليهم** (جن پر خدا کا غضب اترا یعنی یہودیوں) کی طرح قعدہ میں بیٹھتا ہے۔

مسند احمد، ابن حبان، مستدرك الحاكم عن الشريد بن سويد

تشہد پڑھتے وقت انگلی سے اشارہ کرنا

۱۹۸۷۸ ...نماز میں انگلی کے ساتھ اشارہ کرنا شیطان کو ذرا دیتا ہے۔ **السنن للبيهقي عن ابن عمر رضي الله عنه**

۱۹۸۷۹ ...نماز میں بندہ جو اشارہ کرتا ہے، ہر اشارے میں دس نیکیاں ہیں۔ **المؤمل بن اهاب، في جزئه عن عقبة بن عامر**

۱۹۸۸۰ ...ہر اشارہ میں جو آدمی اپنی نماز میں کرتا ہے دس نیکیاں ہیں۔ ہر انگلی کے عوض ایک نیکی کی وجہ سے۔

الحاكم في التاريخ عن عقبه بن عامر

فائدہ: ......نماز میں شہادت کی انگلی کے ساتھ تشہد میں جب **اشهد ان لا اله الا الله** پڑھے تو **لا اله الا الله** پڑھتے وقت اشارہ کرنا ہے۔ یعنی انگلی کو اوپر اٹھائے اور اس کے ساتھ بار بار اشارہ کرے اور ذہن میں یہ رکھے کہ اللہ ایک ہے اللہ ایک ہے۔ اس طرح ہر مرتبہ اشارہ کرنے پر دس نیکیاں ہوں گی۔

نماز کا سلام پھیرتے وقت ہاتھ سے اشارہ کرنے کی ممانعت

۱۹۸۸۱ ...ان لوگوں کو کیا ہو گیا کہ وہ نماز میں ہاتھ مارتے ہیں ان کے ہاتھ بدکے ہوئے گھوڑے کی دم لگتے ہیں۔ کیا یہ کافی نہیں ہے کہ وہ اپنے ہاتھوں کو (التحیات کی نشست میں) رانوں پر رکھا رہنے دیں۔ اور دائیں بائیں سلام پھیر دیں۔

مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، نسائي عن جابر بن سمرة رضي الله عنه

۱۹۸۸۲ ...تمہارا کیا حال ہے کہ اپنے ہاتھوں سے گھوڑوں کی دم کی طرح اشارہ کرتے ہو۔ جب کوئی سلام پھیرے تو اس کو چاہیے کہ اپنے ساتھیوں کی طرف منہ کرے بغیر ہاتھ سے اشارہ کیے سلام کر دے۔ **مسلم، نسائي عن جابر بن سمرة رضي الله عنها**

۱۹۸۸۳۔۔۔کیا بات ہے میں تم کو گھوڑوں کی دموں کی طرح ہاتھ ہلاتا دیکھتا ہوں۔ نماز میں پرسکون رہا کرو۔
مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، ابن ابی شیبہ عن جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۸۸۴۔۔۔کس وجہ سے ہاتھوں سے اشارہ کرتے ہو، گویا وہ ہاتھ بدکے ہوئے گھوڑوں کی دمیں ہیں۔ بلکہ ہر کسی کے لیے یہ کافی ہے کہ ہاتھ کو ران پر رکھا رہنے دے پھر اپنے بھائی کو دائیں بائیں متوجہ ہو کر سلام کردے۔ مسلم عن جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہا

الاکمال

۱۹۸۸۵۔۔۔ان لوگوں کو کیا ہو گیا کہ ہاتھوں سے اشارہ کرتے ہیں گویا بدکے ہوئے گھوڑوں کی دمیں ہیں۔ یہ کہہ دینا کافی ہے السلام علیکم السلام علیکم۔ نسائی عن جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۸۸۶۔۔۔کیا بات ہے میں تمہارے ہاتھوں کو بدکے ہوئے گھوڑوں کی دموں کی طرح دیکھتا ہوں تمہارے لیے یہ کافی ہے کہ اپنے ہاتھوں کو اپنی رانوں پر رکھا رہنے دو۔ اور دائیں بائیں سلام پھیر دو۔ ابن حبان عن جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۸۸۷۔۔۔جب کوئی نماز پوری کرے تو اس کے لیے اتنا کافی ہے کہ ہاتھوں کو رانوں پر رکھا رہنے دے اور اپنی دائیں طرف موجود بھائی کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہہ دے اور اسی طرح بائیں طرف۔ الکبیر للطبرانی عن جابر بن سمرہ

دوران تشہد حضور اکرم ﷺ پر درود پڑھنا

۱۹۸۸۸۔۔۔جب تم مجھ پر درود بھیجو تو یوں کہو:

اللھم صل علی محمد النبی الامی وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم وبارک علی محمد النبی الامی وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم انک حمید مجید۔

اے اللہ! نبی امی محمد اور آل محمد پر درود (رحمت) بھیج جس طرح آپ نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر درود بھیجا۔ اور نبی امی محمد اور آل محمد پر برکتیں نازل فرما جس طرح آپ نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر برکتیں نازل فرمائیں۔ بے شک اے اللہ! آپ لائق حمد (اور) بزرگ ذات ہیں۔ مسند احمد، ابن حبان، الدارقطنی، السنن للبیھقی عن ابی مسعود، عقبہ بن عامر

۱۹۸۸۹۔۔۔کہو: اللھم صل علی محمد عبدک ورسولک، کما صلیت علی ابراھیم وبارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم۔ مسند احمد، بخاری، نسائی، ابن ماجہ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۹۸۹۰۔۔۔مجھ پر درود بھیجو اور دعا میں خوب کوشش کرو۔ اور درود یوں کہو:

اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد وبارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم انک حمید مجید۔

مسند احمد، ترمذی، ابن سعد، سمویہ، البغوی، الباوردی، ابن قانع، الکبیر للطبرانی عن زید بن خارجۃ

۱۹۸۹۱۔۔۔درود یوں پڑھو

اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم انک حمید مجید
اللھم بارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم انک حمید مجید

مسند احمد، بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ عن کعب بن عجرۃ

۱۹۸۹۲ نماز میں درود یوں کہو:

اللھم صل علی محمد النبی الامی وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراھیم وبارک علی محمد النبی الامی کما بارکت علی ابراھیم فی العالمین انک حمید مجید.

جبکہ سلام تو تم جان چکے ہو۔(یعنی السلام علیک ایھا النبی ورحمة اللہ وبرکاته)۔

مسلم، ابوداؤد، نسائی، ترمذی عن ابی مسعود الانصاری

۱۹۸۹۳ کہو: اللھم صل علی محمد وعلی ازواجه وذریته، کما صلیت علی ابراھیم وبارک علی محمد وعلی ازواجه وذریته کما بارکت علی ابراھیم انک حمید مجید.

مسند احمد، بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی ابن ماجه عن ابی حمید الساعدی

۱۹۸۹۴ جب تو اپنی نماز میں بیٹھے تو تشہد اور مجھ پر درود پڑھنا ہرگز نہ چھوڑنا بے شک وہ نماز کی زکوۃ ہے۔السنن للدارقطنی عن بریدة رضی اللہ عنه

قعدہ کی حالت میں ممنوع چیزوں کا بیان

۱۹۸۹۵ حضور ﷺ نے نماز میں کتے کی طرح بیٹھنے اور سرین پر سہارا لینے کو منع فرمایا۔

مستدرک الحاکم، السنن للبیهقی عن سمرة رضی اللہ عنه

۱۹۸۹۶ حضور ﷺ نے منع فرمایا کہ نماز میں اس طرح بیٹھا جائے جس میں اپنے دائیں ہاتھ پر سہارا لیا جائے۔نیز ارشاد فرمایا:(اس طرح نماز پڑھنا) یہ یہود کی نماز ہے۔ابوداؤد عن ابن عمر رضی اللہ عنه

۱۹۸۹۷ نبی اکرم ﷺ نے نماز میں کتے کی طرح بیٹھنے سے منع فرمایا۔

ابوداؤد، مستدرک الحاکم، السنن للبیهقی عن سمرة رضی اللہ عنه

فائدہ:...... کتے کی طرح بیٹھنا یعنی اپنی سرین پر بیٹھ کر ٹانگوں کو کھڑا کر لینا۔

۱۹۸۹۸ نماز میں اس طرح بیٹھنے سے منع فرمایا جس میں بیٹھتے ہی اٹھنے کا ارادہ کرنے لگ جائے۔(یعنی بغیر اطمینان کے بیٹھتے ہی دوبارہ سجدے میں جانے لگے)۔مستدرک الحاکم عن سمرة

الاکمال...... نماز سے فارغ ہونا

۱۹۸۹۹ بے شک نبی اکرم ﷺ نے اس بات کا حکم فرمایا کہ نماز کے بعد کوئی نماز نہ ملائی جائے بلکہ درمیان میں بات چیت کر لی جائے یا وہاں سے (اٹھ جائے اور) نکل جائے۔مسند احمد، ابوداؤد عن معاویة رضی اللہ عنه

۱۹۹۰۰ جب امام نماز پوری کرلے اور قعدہ میں بیٹھ جائے پھر اس کو حدث لاحق ہو جائے بغیر (سلام پھیرے اور) کوئی بات چیت کیے تو اس کی نماز پوری ہو گئی اور اس کے پیچھے ان کی نماز بھی پوری ہو گئی جن کی رکعات نہیں نکلی۔ابوداؤد، عن ابن عمرو رضی اللہ عنه

کلام:...... ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ باب الامام یحدث بعد مایرفع رأسه من آخر رکعة۔امام خطابی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث ضعیف ہے۔

سلام

۱۹۹۰۱ سلام کو جلدی پڑھنا سنت ہے۔مسند احمد، ابوداؤد، مستدرک الحاکم، السنن للبیهقی عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۱۹۹۰۲۔۔۔ ہر دو رکعت میں سلام ہے۔ابن ماجة عن ابی سعید رضی اللہ عنه

کلام:۔۔۔۔۔۔ابن ماجۃ کتاب اقامۃ الصلوٰۃ باب ماجاء فی صلوٰۃ اللیل۔اس روایت کی اسناد میں ابوسفیان سعدی ہے۔جس کے متعلق امام ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اہل علم کا اس شخص کے ضعف پر اتفاق ہے۔زوائد ابن ماجۃ۔

۱۹۹۰۳۔۔۔۔۔ ہر دو رکعت کے بعد تشہد اور سلام ہے۔مسلم عن عائشة رضی اللہ عنها

۱۹۹۰۴۔۔۔۔۔ ہر دو رکعات میں تشہد ہے، رسولوں پر سلام ہے اور ان کے نیک پیروکاروں پر بھی سلام ہے۔

الکبیر للطبرانی عن ام سلمة رضی اللہ عنه

فائدہ:۔۔۔۔۔۔ہر دو رکعت کے بعد جس سلام کا حکم آیا ہے اس سے مراد تشہد ہے جس میں حضور ﷺ اور نیک بندوں پر سلام آتا ہے۔جس میں تمام رسول اور برگزیدہ لوگ شامل ہوجاتے ہیں۔

۱۹۹۰۵۔۔۔ یہود نے ہم پر کسی چیز میں اتنا حسد نہیں کیا جتنا تین چیزوں میں حسد کیا ہے۔سلام، آمین اور اللھم ربنا لک الحمد

السنن للبیھقی عن عائشة رضی اللہ عنها

۱۹۹۰۶۔۔۔ ہر دو رکعت کے بعد تحیۃ ہے۔(یعنی التحیات للہ الخ)۔السنن للبیھقی عن عائشة رضی اللہ عنها

الاکمال

۱۹۹۰۷۔۔۔ جب کوئی شخص نماز کے آخر میں بے وضو ہوجائے اور وہ سلام پھیرنے سے قبل نماز کے آخر میں پہنچ چکا ہوتو بے شک اس کی نماز پوری ہوگئی۔

ترمذی، ضعفه، ابن جریر عن ابن عمرو

کلام ترمذی:۔۔۔۔ یہ روایت ضعیف ہے۔

۱۹۹۰۸۔۔۔ جب امام آخری رکعت میں پہنچ جائے پھر مقتدیوں میں سے کوئی ایک امام کے سلام پھیرنے سے قبل بے وضو ہوجائے تو اس کی نماز پوری ہوگئی۔التاریخ للخطیب عن ابن عمرو

۱۹۹۰۹۔۔۔ جب امام چوتھی رکعت (یا آخری رکعت کے سجدے) سے سر اٹھائے اور پھر بے وضو ہوجائے تو اس کے پچھلے لوگوں کی نماز پوری ہوگئی۔

ابن جریر عن ابن عمرو

فائدہ:۔۔۔۔۔۔احناف کے نزدیک خروج بصنعه بھی ایک فرض ہے۔یعنی نماز کے ارکان پورا ہونے کے بعد نماز سے اپنے کسی فعل کے ساتھ نکلنا یہ بھی ضروری ہے۔نیز سلام واجب کا درجہ رکھتا ہے۔اس لیے ایسے شخص کی نماز کا فریضہ تو ساقط ہوجائے گا مگر واجب چھوٹنے کی وجہ سے نماز واجب الاعادہ رہے گی۔

۱۹۹۱۰۔۔۔ جب امام اپنی نماز کی آخری رکعت میں قعدہ میں بیٹھ جائے پھر تشہد سے قبل وہ بے وضو ہوجائے تو اس کی نماز پوری ہوگئی۔

السنن للبیھقی عن ابن عمرو

کلام:۔۔۔۔۔۔ابن عمرو رضی اللہ عنہ سے یہ روایت ضعیف ہے۔

۱۹۹۱۱۔۔۔۔ جب امام آخری رکعت میں سیدھا بیٹھ جائے اور پھر بے وضو ہوجائے تو اس کی نماز پوری ہوگئی اسی طرح اس کے پچھلے لوگوں کی نماز بھی پوری ہوگئی۔الجامع لعبدالرزاق، ابن جریر، الکبیر للطبرانی عن ابن عمرو

کلام:۔۔۔۔۔۔اس روایت میں عبدالرحمٰن بن زیاد ضعیف ہے۔

۱۹۹۱۲۔۔۔۔ جب امام آخری سجدے سے سر اٹھائے اور سیدھا بیٹھ جائے تو اس کی نماز پوری ہوگئی اسی طرح ان لوگوں کی نماز بھی پوری ہوگئی جو شروع نماز سے اس کے ساتھ شریک تھے۔ابن جریر عن ابن عمرو

تیسری فصل.....نماز کے مفسدات، ممنوعات اور نماز کے آداب اور مباح امور کے بیان میں

اس میں چار فروع ہیں۔

پہلی فرع.....مفسدات کے بیان میں

۱۹۹۱۳۔۔۔ اللہ نے نماز میں مقرر فرمادیا ہے کہ تم کوئی بات چیت نہ کرو سوائے اللہ کے ذکر کے اور جو تم کو (قرآن وغیرہ) مناسب لگے اس کے۔ نیز اللہ نے حکم فرمایا ہے کہ اللہ کے آگے تابعدار بن کر کھڑے رہو۔نسائی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۹۹۱۴۔۔۔ اللہ پاک جو چاہتا ہے اپنا حکم جاری کرتا ہے اللہ نے یہ حکم جاری فرمایا ہے کہ نماز میں بات چیت نہ کرو۔

مسند احمد، ابوداؤد، نسائی، السنن للبیہقی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۹۹۱۵۔۔۔ نماز میں لوگوں سے بات چیت وغیرہ کرنا جائز نہیں۔ بلکہ نماز تو تسبیح، تکبیر اور قرآن کی قرأت کا نام ہے۔

مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، نسائی عن معاویۃ بن الحکم

نماز میں ہر طرح کی باتیں ممنوع ہیں

۱۹۹۱۶۔۔۔ نماز میں ہر طرح کے کلام سے ہم کو منع کیا گیا ہے سوائے قرآن اور ذکر کے۔الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۹۹۱۷۔۔۔ ضحک (ہنسنا) نماز کو توڑ دیتا ہے لیکن وضو کو نہیں توڑتا۔السنن للدارقطنی عن جابر رضی اللہ عنہ

فائدہ:......ایسی ہنسی ہنسنا کہ آواز آس پاس کے لوگوں کو پہنچ جائے اس سے نماز اور وضو دونوں ٹوٹ جاتے ہیں۔ اگر ہنسی کی آواز صرف خود کو پہنچے دوسروں کو نہ پہنچے تو اس سے نماز ٹوٹ جاتی ہے جبکہ وضو باقی رہتا ہے۔ اور اگر صرف تبسم کیا جائے جس میں آواز نہ ہو تو اس تبسم (مسکراہٹ) سے نماز جاتی ہے اور نہ وضوء۔

۱۹۹۱۸۔۔۔ مسکراہٹ نماز کو نہیں توڑتی۔ لیکن قہقہہ توڑ دیتا ہے۔الخطیب فی التاریخ عن جابر رضی اللہ عنہ

فائدہ:...... بلند آواز کے ساتھ ہنسنے سے حنفیہ کے ہاں مطلقاً نماز اور وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ جیسا کہ اوپر گذرا۔ جبکہ شافعیہ کے ہاں بلند آواز میں ایک دو حرف سمجھ آئیں تب نماز ٹوٹ جاتی ہے ورنہ نہیں۔فیض القدیر ۶۴/۵

۱۹۹۱۹۔۔۔ جس نے صبح کی (فرض) نماز کی ایک رکعت پڑھی پھر سورج طلوع ہو گیا تو وہ اپنی صبح کی نماز پوری کرے۔

مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۹۲۰۔۔۔ جب تم میں سے کوئی نماز میں بے وضو ہو جائے تو اپنی ناک پکڑ لے (تا کہ دوسروں کو نکسیر پھوٹنے کا گمان ہو اور) پھر چلا جائے۔

ابن ماجہ، مستدرک الحاکم، ابن حبان، السنن للبیہقی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۹۹۲۱ جب نماز میں کسی کی نکسیر پھوٹ جائے تو وہ مڑ کر چلا جائے خون دھوئے پھر وضو کرے اور نماز میں مشغول ہو جائے۔

السنن للدارقطنی، الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۹۹۲۲۔ جب کوئی نماز پڑھے پھر بے وضو ہو جائے تو اپنی ناک کو پکڑ کر چلا جائے۔ابن ماجہ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

الاکمال

۱۹۹۲۳ نماز میں بات چیت وغیرہ جائز نہیں۔ بلکہ نماز تو تسبیح تکبیر تہلیل اور قرآن پڑھنے کا نام ہے۔ مصنف عبدالرزاق عن زید بن اسلم

۱۹۹۲۴ جس نے نماز میں ایسا اشارہ کیا جو سمجھ میں آنے والا تھا وہ اپنی نماز لوٹا لے۔ السنن للدارقطنی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۹۲۵ جس نے نماز میں قہقہہ لگایا اس پر وضو اور نماز کا لوٹانا ضروری ہے۔ الدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۹۹۲۶ نماز کو نہیں توڑتا مگر بے وضو ہونا اور بے وضو ہوا نکلنے سے یا گوز مارنے سے (آواز کے ساتھ ہوا نکلنے سے) ہوجاتا ہے۔

الاوسط للطبرانی عن علی رضی اللہ عنہ

۱۹۹۲۷ مسکراہٹ نماز کو نہیں توڑتی لیکن قہقہہ توڑ دیتا ہے۔ الشیرازی فی الالقاب، السنن للبیہقی، الخطیب عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۹۹۲۸ مسکراہٹ سے نماز نہیں ٹوٹتی لیکن قہقہہ نماز کو توڑ دیتا ہے۔ الصغیر للطبرانی عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۹۹۲۹ بلی کا (آگے سے) گذرجانا نماز کو نہیں توڑتا، کیونکہ بلی گھر میں آنے جانے والی چیز ہے۔ البزار عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۹۳۰ جب کوئی نماز پڑھے اور بے وضو ہوجائے تو وہ اپنی ناک کو پکڑ کر واپس چلا جائے۔ ابن ماجہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۹۹۳۱ جس کی نماز میں نکسیر پھوٹ جائے وہ لوٹ جائے اور وضو کرکے پہلی نماز کو پورا کرے۔ الدارقطنی وضعفہ عن ابی سعید

۱۹۹۳۲ جس کو نماز میں نکسیر پھوٹے یا قے ہوجائے تو وہ وضو کرے اور اپنی سابقہ نماز مکمل کرے جب تک بات چیت نہ کی ہو۔

البیہقی فی المعرفہ عن عائشہ

۱۹۹۳۳ جس کو نماز میں نکسیر چھوٹ جائے وہ وضو کرے اور نماز لوٹا لے۔ السنن للدارقطنی عن جابر رضی اللہ عنہ

کلام:...... امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ روایت منکر ہے۔ صحیح نہیں۔

۱۹۹۳۴ ...میں بھی ایک بشر ہوں۔ میں جنبی تھا اور غسل کرنا بھول گیا۔

الاوسط للطبرانی، السنن للبیہقی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ، مسند احمد عن ابی بکرۃ رضی اللہ عنہ

فائدہ:...... ایک مرتبہ صبح کی نماز میں آپ ﷺ نے تکبیر کہہ دی۔ پھر ان کو اشارہ کیا اور چلے گئے پھر واپس آئے تو آپ کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا پھر آپ نے ان کو نماز پڑھائی نماز کے بعد مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۹۹۳۵ مجھے یاد آیا کہ میں جنبی تھا جب میں نماز کے لیے کھڑا ہوا اور میں نے غسل بھی نہیں کیا تھا۔ پس جس کو پیٹ میں گڑبڑ محسوس ہو یا میری طرح کوئی اور بھی اسی حالت پر ہو تو وہ لوٹ جائے اور اپنی حاجت پوری کرکے غسل کرکے نماز میں لوٹ آئے۔

مسند احمد عن علی رضی اللہ عنہ

۱۹۹۳۶ نماز میں ہنسنا، ادھر ادھر متوجہ ہونا اور انگلیاں چٹخانا ایک برابر ہے۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی، السنن للبیہقی وضعفہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۹۹۳۷ نماز تین چیزوں کی وجہ سے ٹوٹ جاتی ہے نکسیر پھوٹنا، آگے پیچھے کی شرمگاہوں سے کچھ بھی نکلنا اور سلام پھیرنا۔

عبدالرزاق عن عبداللہ بن کعب الحمیری مرسلاً

۱۹۹۳۸ جب کسی کی نکسیر پھوٹ جائے یا قے چھوٹ جائے اور وہ منہ بھر کر ہو یا مذی نکل جائے تو وہ لوٹ جائے اور وضو کرے پھر لوٹ کر باقی رہ جانے والی نماز پڑھ لے اور نئے سرے سے نہ پڑھے بشرطیکہ کسی سے بات چیت (یا اور کوئی کام نماز فاسد کرنے والا نہ کرے)۔

مصنف عبدالرزاق عن ابن جریج عن ابیہ مرسلاً

۱۹۹۳۹ جب تم میں سے کوئی بے وضو ہوجائے اور وہ نماز میں ہو تو وہ اپنی ناک پر ہاتھ رکھ کر لوٹ جائے۔

مصنف عبدالرزاق عن عروہ مرسلاً، ابوداؤد، ابن ماجہ، ابن حبان، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

دوسری فرع..... نماز میں مسنون چیزوں کا بیان

قبلہ رو اور دائیں بائیں تھوکنا..... ناک صاف کرنا اور پیشانی پونچھنا

۱۹۹۴۰ جب کوئی نماز پڑھے تو سامنے تھوکے اور نہ دائیں طرف تھوکے۔ بلکہ بائیں طرف یا قدم کے نیچے تھوکے۔

مسند احمد، ابن حبان عن جابر رضی اللہ عنہ، نسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۹۴۱ جب کوئی نماز کے لیے کھڑا ہو تو سامنے نہ تھوکے، کیونکہ وہ اللہ تبارک وتعالیٰ سے سرگوشی کرتا ہے جب تک وہ نماز میں رہتا ہے۔ یونہی دائیں طرف بھی نہ تھوکے کیونکہ اس کے دائیں طرف فرشتہ ہوتا ہے بلکہ بائیں طرف یا پاؤں کے نیچے تھوکے اور اس کو دفن کردے۔

مسند احمد، بخاری عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۹۴۲ جب کوئی نماز میں ہوتا ہے تو اللہ اس کے سامنے ہوتا ہے، پس کوئی بھی قبلہ رو ہو کر (تھوک یا) ناک نہ چھینکے۔

بخاری، مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، ابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۹۴۳ ... جب تم میں سے کوئی نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو وہ اپنے رب سے مناجات (سرگوشی) کرتا ہے۔ اور اس کا رب اس کے اور قبلے کے درمیان ہوتا ہے۔ لہٰذا کوئی قبلہ رو نہ تھوکے۔ بلکہ بائیں طرف یا پاؤں کے نیچے تھوکے۔ نسائی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۹۹۴۴ کیا کسی کو یہ بات اچھی لگے گی کہ کوئی اس کے منہ پر تھوکے۔ پس جب کوئی قبلہ کی طرف رخ کرتا ہے تو اس کا پروردگار عزوجل اس کے سامنے ہوتا ہے اور فرشتہ اس کی دائیں طرف ہوتا ہے لہٰذا اس کو چاہیے کہ وہ دائیں طرف تھوکے اور نہ سامنے۔ بلکہ اپنی بائیں طرف تھوکے یا پاؤں کے نیچے۔ اگر اس کو تھوکنے کی جلدی ہو تو ایسے کرلے۔ (یعنی اپنے کپڑے میں تھوک کر اس کو مسل دے)۔ ابو داؤد عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۹۹۴۵ تمہارے کسی آدمی کو کیا ہو جاتا ہے کہ اپنے رب کے سامنے کھڑا ہوتا ہے اور پھر اس کے سامنے ناک سنکتا ہے۔ کیا وہ یہ پسند کرے گا کہ کوئی اس کے چہرے پر ناک سنکے؟ لہٰذا جب کوئی ناک سنکے تو اپنی بائیں طرف یا پاؤں کے نیچے سنکے۔ اگر ایسا ممکن نہ ہو تو کپڑے میں مسل دے۔

مسند احمد، مسلم، ابو داؤد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۹۴۶ ... قبلہ رو ناک کیا گیا (اور پھینکا گیا تھوک) قیامت کے دن اس کے کرنے والے کے چہرے پر ہوگا۔ البزار عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۹۴۷ ... جس نے قبلہ رو ہو کر تھوکا وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کا تھوک اس کی آنکھوں کے درمیان ہوگا۔ اور جس نے اس گندی سبزی (کچے لہسن) میں سے کچھ کھایا ہو وہ ہماری اس مسجد کے قریب تین (دن) تک نہ پھٹکے۔

۱۹۹۴۸ جب تو نماز پڑھے تو اپنے سامنے نہ تھوک اور نہ دائیں طرف۔ بلکہ بائیں طرف تھوک، اگر وہ خالی جگہ ہو۔ اور بایاں پاؤں اٹھا اور اس کو (نیچے ڈال کر) رگڑ دے۔ مسند احمد، ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن طارق بن عبد اللہ المحاربی

۱۹۹۴۹ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو قبلہ رو نہ تھوکے کیونکہ جب وہ نماز پڑھتا ہے تو اس کا پروردگار اس کے سامنے ہوتا ہے۔

مؤطا امام مالک، بخاری، مسلم، نسائی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

نماز میں تھوکنے کی ممانعت

۱۹۹۵۰ جب تم میں سے کوئی ایک نماز میں ہوتا ہے تو وہ اپنے پروردگار سے مناجات کرتا ہے لہٰذا وہ اپنے سامنے تھوکے اور نہ دائیں طرف بلکہ بائیں طرف اور قدموں کے نیچے تھوکے۔ بخاری، مسلم عن انس رضی اللہ عنہ

۱۹۹۵۱ نماز میں تھوکنا، ناک رینٹھنا، حیض جاری ہونا اور اونگھنا شیطان کی طرف سے ہے۔ ابن ماجہ عن دینار

۱۹۹۵۲... چھینکنا، اونگھنا اور جمائی لینا، نماز میں حیض جاری ہونا، قے ہونا اور نکسیر پھوٹنا شیطان کی طرف سے ہے۔ ترمذی عن دینار

الاکمال

۱۹۹۵۳... جب تم میں سے کوئی نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے سامنے ہوتا ہے لہٰذا کوئی اپنے سامنے ناک صاف کرے اور نہ دائیں طرف۔ حلیۃ الاولیاء عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۹۵۴... جب بندہ نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے چہرے کے ساتھ اس کی طرف متوجہ ہوتے ہیں لہٰذا کوئی نہ اپنے سامنے تھوکے اور نہ دائیں طرف۔ کیونکہ نیکیاں لکھنے والا فرشتہ اس کی دائیں طرف ہوتا ہے۔ بلکہ اپنی بائیں طرف تھوک لے۔

التاریخ للخطیب عن حذیفہ رضی اللہ عنہ

۱۹۹۵۵... جب تو نماز میں ہو تو اپنے سامنے نہ تھوک اور نہ دائیں طرف بلکہ پیچھے یا بائیں طرف تھوک لے یا اپنے بائیں پاؤں کے نیچے۔

ترمذی حسن صحیح، نسائی عن طارق بن عبداللہ المحاربی

۱۹۹۵۶... جب کوئی نماز پڑھے تو اپنے سامنے اور دائیں طرف نہ تھوکے بلکہ اپنی بائیں طرف یا قدموں کے نیچے تھوک دے۔

نسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۹۵۷... جب کوئی نماز میں تھوکے تو اپنے چہرے کے سامنے نہ تھوکے اور نہ بائیں طرف۔ بلکہ اپنے پیروں کے نیچے تھوک دے اور پھر اس کو زمین میں رگڑ ڈالے۔ الکبیر للطبرانی عن حبیب بن سلمان بن سمرۃ عن ابیہ عن جدہ

۱۹۹۵۸... جب تم میں سے کوئی نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو وہ اپنے رب سے سرگوشیاں کرتا ہے اور اس کا رب اس کے اور قبلے کے درمیان ہوتا ہے لہٰذا کوئی قبلہ کی طرف نہ تھوکے۔ بلکہ اپنی بائیں یا پاؤں کے نیچے تھوکے۔ بخاری، مسلم عن انس رضی اللہ عنہ

۱۹۹۵۹... جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھتا ہے تو وہ اپنے رب سے مناجات کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کی طرف اپنے چہرے کو کر لیتے ہیں۔ لہٰذا کوئی شخص نہ قبلہ رو ناک صاف کرے اور نہ دائیں طرف کرے۔ عبدالرزاق عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۹۶۰... کیا کوئی یہ چاہتا ہے کہ کوئی دوسرا شخص اس کے سامنے آ کر اس کے منہ پر تھوک دے۔ بے شک جب تم میں سے کوئی نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو اپنے پروردگار کے سامنے کھڑا ہوتا ہے اور فرشتہ اس کی دائیں طرف ہوتا ہے۔ لہٰذا وہ اپنے سامنے اور دائیں طرف نہ تھوکے۔ بلکہ بائیں طرف یا اپنے پاؤں کے نیچے تھوکے۔ اور اگر اس کو جلدی ہو تو وہ یوں کپڑے میں مسل دے۔ مسند احمد، مسند ابی یعلی، مستدرک الحاکم، الضیاء للمقدسی عن ابی سعید، الدارمی، ابن خزیمہ، ابوعوانہ، ابن حبان عن ابی سعید و ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ معاً

۱۹۹۶۱... تم میں سے کون چاہتا ہے کہ اللہ پاک اس سے اعراض برتے؟ جب تم میں سے کوئی شخص کھڑا ہوتا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس کے سامنے ہوتا ہے لہٰذا وہ اپنے سامنے نہ تھوکے اور نہ ہی دائیں طرف تھوکے۔ بلکہ بائیں طرف بائیں پاؤں کے نیچے تھوکے۔ اگر اس کو جلدی ہو تو اپنے کپڑے میں تھوک کو مل دے۔ مسلم، ابوداؤد، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۹۹۶۲... جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اپنے سامنے اور اپنے دائیں طرف نہ تھوکے، بلکہ بائیں طرف یا پاؤں کے نیچے تھوکے۔

نسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۹۶۳... جب کوئی نماز پڑھے تو وہ اپنے سامنے اور اپنے دائیں طرف نہ تھوکے، بلکہ بائیں طرف تھوکے۔ اگر ایسا ممکن نہ ہو (مثلاً بائیں طرف نمازی ہوں) تو اپنے کپڑے میں تھوکے اور اس کو مسل دے۔ (پھر آپ نے کپڑے کو کھولا اور اس کو ملا کر مسل دیا)۔

عبد الرزاق عن انس رضی اللہ عنہ

۱۹۹۶۴... اے لوگو! جب تم میں سے کوئی کھڑا ہو کر نماز پڑھتا ہے تو وہ بہت عظیم مقام میں سب سے عظیم پروردگار کے سامنے کھڑا ہوتا ہے اور

عظیم سوال کررہا ہوتا ہے جنت کا سوال اور جہنم سے نجات۔ اور جب تم میں سے کوئی نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو وہ اللہ کے سامنے اپنی اپنے پروردگار کے روبرو کھڑا ہوتا ہے اور فرشتہ اس کے دائیں طرف ہوتا ہے۔ اور اس کا شیطان ساتھی بائیں طرف ہوتا ہے۔ لہٰذا کوئی بھی اپنے سامنے یا اپنی دائیں طرف نہ تھوکے، بلکہ بائیں طرف یا بائیں پاؤں کے نیچے تھوکے۔ پھر اس کو رگڑ دے کیونکہ اس طرح وہ شیطان کے کان رگڑتا ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث کیا کاش کے تمہارے اور پروردگار کے سامنے سے پردے اٹھ جاتے یا مسجد کو بولنے کی اجازت دی جاتی تو کوئی شخص تھوکنے کو سوچتا بھی نہیں۔ الکبیر للطبرانی عن ابی امامة رضی اللہ عنه

۱۹۹۶۵۔ یہ تم کو (آئندہ) نماز نہ پڑھائے۔ تو نے تو اللہ عزوجل کو اذیت دی ہے۔

مسند احمد، ابن حبان، السنن لسعید بن منصور عن السائب بن خلاد عن سوید الانصاری

فائدہ:...... ایک شخص نے کچھ لوگوں کی امامت کرائی اور قبلہ رو تھوک دیا۔ تب آپ ﷺ نے مذکورہ جواب ارشاد فرمایا۔

کلام:...... امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے الکبیر میں اس کو عبید اللہ بن زحر عن علی بن یزید سے روایت کیا ہے اور یہ دونوں راوی ضعیف ہیں۔ مجمع الزوائد ۲/۱۹۔

نماز میں اِدھر اُدھر متوجہ ہونا

۱۹۹۶۶۔ ..... لوگوں کو کیا ہو گیا کہ نماز میں آسمان کی طرف اپنی نگاہیں اٹھاتے ہیں۔ (یہاں آپ ﷺ کا غصہ تیز ہو گیا اور آپ کی آواز اونچی ہو گئی اور فرمایا:) لوگ اس حرکت سے باز آجائیں ورنہ ان کی نگاہیں اچک لی جائیں گی۔ (اور وہ نابینا ہو جائیں گے)۔

مسند احمد، بخاری، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجه عن انس رضی اللہ عنه

۱۹۹۶۷۔ ..... وہ لوگ باز آجائیں جو نماز میں اپنی نگاہیں آسمان کی طرف اٹھاتے ہیں ورنہ ان کی نگاہیں ان کی طرف واپس نہیں لوٹیں گی۔

مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، ابن ماجه عن جابر بن سمرة رضی اللہ عنه

۱۹۹۶۸۔ ..... لوگ نماز میں دعا کرتے وقت آسمان کی طرف نگاہیں اٹھانے سے رک جائیں ورنہ ان کی نگاہیں دھری کی دھری رہ جائیں گی۔

مسلم، نسائی عن ابی هريرة رضی اللہ عنه

۱۹۹۶۹۔ ..... جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہوتا ہے تو اس کو چاہیے کہ آسمان کی طرف نہ دیکھے مبادا کہیں اس کی بصارت زائل ہو جائے۔

الاوسط للطبرانی عن ابی سعید رضی اللہ عنه

۱۹۹۷۰۔ ..... جب تم میں سے کوئی نماز میں ہو تو وہ آسمان کی طرف اپنی نگاہ نہ اٹھائے، ورنہ کہیں اس کی نگاہ نہ اچک جائے۔

مسند احمد، نسائی عن رجل من الصحابة

نماز میں نگاہ نیچی رکھے

۱۹۹۷۱۔ ..... آسمان کی طرف اپنی نگاہیں نہ اٹھایا کرو نماز میں، کہیں بصارت نہ ختم ہو جائے۔ ابن ماجه، الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنه

۱۹۹۷۲۔ ..... کیا کسی کو یہ ڈر نہیں لگتا کہ جب وہ نماز میں اپنا سر اوپر اٹھاتا ہے کہ کہیں اس کی بینائی واپس لوٹے ہی نہ۔

مسند احمد، مسلم، ابن ماجه عن جابر بن سمرة رضی اللہ عنه

فائدہ:...... مسلم شریف میں حدیث کے آخری الفاظ یہ ہیں: ورنہ ممکن ہے اللہ پاک اس کا سر گدھے کا سر بنا دیں۔ مسلم کتاب الصلوٰۃ باب تحریم سبق الامام برکوع اوسجود ونحوھما رقم ۴۲۷۔

۱۹۹۷۳۔ ..... جب تم میں سے کوئی شخص نماز کے لیے کھڑا ہو تو وہ نماز ہی کی طرف متوجہ رہے حتیٰ کہ نماز سے فارغ ہو جائے۔ اور نماز میں

ادھر ادھر متوجہ ہونے سے بچو۔ بے شک بندہ جب تک نماز میں ہوتا ہے اپنے پروردگار سے مناجات کرتا ہے۔

الاوسط للطبرانی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۹۷۴۔۔۔ جب کوئی بندہ نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو اللہ پاک اس کی طرف اپنے چہرے کے ساتھ متوجہ ہو جاتے ہیں۔ جب وہ ادھر اُدھر متوجہ ہوتا ہے تو اللہ پاک فرماتے ہیں: اے ابن آدم! کس کی طرف توجہ کرتا ہے؟ کیا کسی ایسے کی طرف جو مجھ سے بہتر ہے؟ میری طرف متوجہ ہو جا۔ لیکن بندہ دوسری دفعہ جب پھر ادھر اُدھر متوجہ ہوتا ہے تو اللہ پاک پھر یونہی ارشاد فرماتے ہیں۔ لیکن جب تیسری بار بھی وہ (توجہ ہٹاتا ہے اور) ادھر ادھر التفات کرتا ہے تو اللہ پاک اس سے اپنا چہرہ پھیر لیتے ہیں۔البزار عن جابر رضی اللہ عنہ

کلام:۔۔۔۔۔۔اس روایت کی سند میں فضل بن عیسیٰ الرقاشی ہے جس کے ضعیف ہونے پر تمام اہل علم کا اتفاق ہے۔ مجمع الزوائد ۲/۸۰۔

۱۹۹۷۵۔۔۔ اللہ عزوجل مسلسل بندہ کی طرف متوجہ رہتے ہیں جب تک وہ نماز میں رہتا ہے اور ادھر ادھر التفات نہیں کرتا۔ لیکن جب بندہ ادھر اُدھر ملتفت ہوتا ہے تو اللہ پاک اس سے توجہ ہٹا لیتے ہیں۔

مسند احمد، ابوداؤد، نسائی، ابن حبان، ابن ماجہ عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۹۹۷۶۔۔۔ تم نماز میں ادھر اُدھر التفات کرنے سے اجتناب کرو۔ یہ بہت بڑی ہلاکت ہے۔الضعفاء للعقیلی

۱۹۹۷۷۔۔۔ جو شخص نماز میں کھڑا ہوا اور ادھر اُدھر اپنی توجہ بانٹ دے اللہ پاک اس کی نماز کو اس پر مار دیتے ہیں۔

الکبیر للطبرانی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۱۹۹۷۸۔۔۔ ادھر ادھر توجہ کرنے والے کی کوئی نماز نہیں۔الکبیر للطبرانی عن عبد اللہ بن سلام

۱۹۹۷۹۔۔۔ کوئی بندہ کبھی نماز میں ادھر ادھر ملتفت نہیں ہوتا مگر اس کا پروردگار اس کو ارشاد فرماتا ہے: اے ابن آدم! کس کی طرف متوجہ ہوتا ہے؟ میں تیرے لیے اس سے بہتر ہوں جس کی طرف تو متوجہ ہوتا ہے۔شعب الایمان للبیھقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۹۸۰۔۔۔ نماز میں ہنسنے والا، ادھر ادھر توجہ کرنے والا اور انگلیاں چٹخانے والا سب (گناہ میں) برابر ہیں۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی، الضعفاء للعقیلی عن معاذ رضی اللہ عنہ بن انس

۱۹۹۸۱۔۔۔ (اے بیٹے! نماز میں التفات سے بچ، بے شک نماز میں التفات کرنا ہلاکت ہے۔ اگر انتہائی ضروری ہو تو نفل میں کر فرض میں نہ کر)۔

ترمذی رقم الحدیث ۵۸۹

(اے بیٹے! جب تو گھر والوں کے پاس جائے تو ان کو سلام کر یہ تیرے لیے اور تیرے گھر والوں کے لیے بھی برکت کا باعث ہوگا۔

ترمذی رقم الحدیث ۲۶۹۸

اے بیٹے! اگر تجھ سے ہو سکے کہ تو اس حال میں صبح و شام کرے کہ کسی کے لیے تیرے دل میں کھوٹ نہ ہو تو ایسا ہی کر۔ ترمذی ۲۶۷۸

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آپ ﷺ نے یہ ارشاد فرما کر (پھر بطور تاکید مجھے) فرمایا: اے بیٹے یہ میری سنت ہے۔ جس نے میری سنت کو زندہ کیا اس نے مجھے زندگی بخشی اور جس نے مجھے زندگی بخشی وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔ترمذی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۹۹۸۲۔۔۔ یہ ایک اچکنا ہے، جو شیطان بندے کی نماز سے اچکتا ہے یعنی ادھر اُدھر متوجہ ہونا۔

مسند احمد، بخاری، ابوداؤد، نسائی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

الاکمال

۱۹۹۸۳۔۔۔ کوئی نماز میں اِدھر اُدھر ملتفت نہ ہو، اگر ایسا کرنے کے سوا چارہ نہ ہو تو نمازیں اللہ نے فرض فرمائی ہیں ان کے علاوہ (نفل نمازوں) میں کر لے۔مصنف ابن ابی شیبہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۹۸۴ .....کوئی بندہ نماز میں کبھی ادھر ادھر متوجہ نہیں ہوا مگر اس کے پروردگار نے اس کو یہ ضرور فرمایا: اے ابن آدم! میں تیرے لیے اس سے بہتر ہوں جس کی طرف تو متوجہ ہوتا ہے۔ الحاکم في التاریخ، شعب الایمان للبیهقي عن ابي هريرة رضي الله عنه

۱۹۹۸۵ .....بندہ جب نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو وہ رحمن کی دو آنکھوں کے درمیان ہوتا ہے۔ پس جب وہ ادھر ادھر متوجہ ہوتا ہے تو اس کا پروردگار ارشاد فرماتا ہے: اے ابن آدم! کس کی طرف متوجہ ہوتا ہے؟ کیا کسی ایسے کی طرف جو تیرے لیے مجھ سے زیادہ بہتر ہے؟ ابن آدم! اپنی نماز میں مگن ہو جا، میں تیرے لیے اس سے بہتر ہوں جس کی طرف تو متوجہ ہوتا ہے۔ الضعفاء للعقيلي عن ابي هريرة رضي الله عنه

۱۹۹۸۶ .....جب بندہ نماز پڑھتا ہے اور اس کے خشوع (خضوع) اور رکوع (وجود) کو مکمل نہیں کرتا بلکہ ادھر ادھر التفات کرتا ہے تو اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ اور جو شخص نماز میں اپنے کپڑے (تہ بند اور شلوار وغیرہ) کو تکبر کی وجہ سے (لٹکاتا ہوا) گھسیٹتا ہے، اللہ پاک قیامت کے دن اس کی طرف نظر نہ فرمائیں گے۔ خواہ وہ اللہ کے ہاں کس ... والا ہو۔ الكبير للطبراني عن ابن مسعود رضي الله عنه

۱۹۹۸۷ .....اپنی نمازوں میں ادھر ادھر متوجہ نہ ہو، کیونکہ ... توجہ کرنے والے کی کوئی نماز نہیں۔ الاوسط للطبراني عن عبد الله بن سلام

۱۹۹۸۸ .....جب بندہ کھڑا ہو کر نماز پڑھتا ہے تو اللہ پاک اپنے چہرے کے ساتھ اس کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور پھر اپنی توجہ اس وقت تک نہیں ہٹاتے جب تک بندہ نماز پوری نہ کرے یا کوئی برا کام نہ کر لے۔ الافراد للدارقطني عن حذيفه رضي الله عنه

۱۹۹۸۹ .....کیا حال ہے لوگوں کا کہ وہ اپنی نمازوں میں آسمان کی طرف نگاہ اٹھاتے ہیں، وہ اس (بری حرکت) سے باز آجائیں ورنہ ان کی بصارت چھین لی جائے گی۔ ابو داؤد الطيالسي، مصنف ابن ابي شيبه، مسند احمد، عبد بن حميد، بخاري، ابو داؤد، نسائي، ابن ماجه، الدارمي، ابن خزيمه عن انس رضي الله عنه

تشبیک .....د... ں ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں ڈالنا

۱۹۹۹۰ .....جب تم میں سے کوئی اپنے گھر میں وضو کرتا ہے پھر مسجد میں آتا ہے تو وہ نماز میں شمار ہوتا ہے حتیٰ کہ واپس آئے۔ لہٰذا وہ اس دوران یوں نہ کرے۔ پھر آپ نے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں ڈالیں۔ مستدرک الحاکم عن ابي هريرة رضي الله عنه

۱۹۹۹۱ .....جب کوئی وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر مسجد کے ارادے سے نکلے تو وہ ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں نہ ڈالے کیونکہ وہ نماز میں ہے۔ مسند احمد، ابو داؤد، ترمذي عن كعب بن عجرة

۱۹۹۹۲ .....جب تمہارا کوئی شخص نماز کے لیے وضو کرے تو ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں نہ ملائے۔

الاوسط للطبراني عن ابي هريرة رضي الله عنه

۱۹۹۹۳ .....جب کوئی نماز پڑھتا ہے تو وہ انگلیاں انگلیوں میں نہ ڈالے بے شک یہ عمل تشبیک شیطان کی طرف سے ہے۔ اور تمہارا کوئی بھی شخص نماز میں رہتا ہے جب تک کہ وہ مسجد سے نہ نکلے۔ مسند احمد عن مولى لابي سعيد خدري رضي الله عنه

الاکمال

۱۹۹۹۴ .....جب کوئی شخص اپنے گھر میں وضو کرتا ہے پھر نما... ارادے سے نکلتا ہے تو وہ مسلسل نماز میں ہوتا ہے حتیٰ کہ واپس لوٹے (اس دوران) ایسا مت کرو۔ پھر آپ ﷺ نے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالیں۔

الجامع لعبدالرزاق عن ابي هريرة رضي الله عنه

۱۹۹۹۵ .....جب تو وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر تو مسجد کی طرف نکلے تو تو نماز میں ہے، پس اپنی انگلیوں کو ایک دوسرے میں نہ ڈال۔

الجامع لعبدالرزاق عن كعب بن عجره

۱۹۹۹۶ ...... جب تم میں سے کوئی مسجد میں ہو تو وہ ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں نہ ڈالے۔ کیونکہ تشبیک عمل شیطان کی طرف سے ہے اور تم میں سے کوئی بھی نماز میں رہتا ہے جب تک وہ مسجد میں رہتا ہے۔ حتیٰ کہ مسجد سے نکل جائے۔

البغوی عن مولی لابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ

۱۹۹۹۷ ...... کوئی بندہ یا کنیز گی اختیار کرتا ہے پھر (مسجد کی طرف) نکلتا ہے تو وہ نماز میں ہوتا ہے حتیٰ کہ نماز پڑھ لے۔ لہٰذا اس دوران جبکہ وہ نماز میں ہے ایک دوسرے ہاتھ کی انگلیاں آپس میں نہ ڈالے۔ الکبیر للطبرانی عن سعد بن اسحاق بن کعب بن عجرہ عن ابیہ عن جدہ

۱۹۹۹۸ ...... اے کعب! جب تو وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر تو مسجد کی طرف نکلے تو انگلیوں کے درمیان تشبیک نہ کرے، بے شک تو نماز میں ہے۔ السنن للبیہقی عن کعب بن عجرۃ

۱۹۹۹۹ ...... کوئی ایسا بندہ نہیں جو اپنے گھر میں وضو کرے پھر نماز کے ارادے سے نکلے، تو وہ مسلسل نماز میں رہتا ہے حتیٰ کہ نماز پوری کرلے لہٰذا اس نماز کے دوران انگلیوں کے درمیان تشبیک نہ کرے۔ الجامع لعبدالرزاق عن کعب بن عجرہ

۲۰۰۰۰ ...... جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں ہو تو ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں نہ پھنسائے، کیونکہ وہ نماز میں ہے۔

الجامع لعبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ عن ابن المسیب مرسلاً

نماز میں چوری......الاکمال

۲۰۰۰۱ ...... لوگوں میں سب سے بدترین چوری کرنے والا شخص وہ ہے جو نماز میں بھی چوری کرلے۔ لوگوں نے عرض کیا: کوئی نماز میں چوری کیسے کرے گا؟ ارشاد فرمایا: جو شخص نماز کے رکوع و سجود اور خشوع و خضوع کو اچھی طرح نہ کرے (وہ سب سے بدترین چوری کرنے والا ہے)۔

مسند احمد، الدارمی، ابن خزیمہ، الحسن بن سفیان، مسند ابی یعلی، البغوی، الباوردی، الکبیر للطبرانی، ابونعیم، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی، السنن لسعید بن منصور عن ابی قتادہ، مسند ابی داؤد الطیالسی عن النعمان بن مرۃ، ابن حبان، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، مسند ابی داؤد الطیالسی، مسند احمد، عبد بن حمید، مسند ابی یعلی، حلیۃ الاولیاء، شعب الایمان للبیہقی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۰۰۰۲ ...... لوگوں میں سب سے بدترین چوری کرنے والا وہ شخص ہے جو نماز میں بھی چوری کرے۔ پوچھا گیا: یارسول اللہ! نماز میں کیسے کوئی چوری کرے گا؟ (ارشاد فرمایا:) جو رکوع و سجود کو اچھی طرح پورا ادا نہ کرے۔ اور لوگوں میں سب سے زیادہ بخیل شخص وہ ہے جو سلام میں بھی بخل سے کام لے۔ الکبیر للطبرانی عن عبد اللہ بن مغفل

۲۰۰۰۳ ...... لوگوں میں سب سے زیادہ چوری کرنے والا شخص وہ ہے جو نماز میں بھی چوری کرے۔ پوچھا گیا: یارسول اللہ! نماز میں کیسے چوری کی جاتی ہے؟ فرمایا: جو رکوع و سجود کو (اچھی طرح) پورا ادا نہ کرے۔ اور لوگوں میں سب سے زیادہ بخیل شخص وہ ہے جو سلام میں بھی بخل سے کام لے۔

الاوسط للطبرانی عن عبد اللہ بن مغفل

سب سے بڑا چور نماز میں چوری کرنے والا ہے

۲۰۰۰۴ ...... لوگوں میں سب سے زیادہ چور وہ شخص ہے جو نماز میں بھی چوری کرے۔ لوگوں نے کہا: یارسول اللہ! نماز میں کیسے چوری کی جاتی ہے؟ فرمایا: اس کے رکوع و سجود کو اچھی طرح مکمل ادا نہ کیا جائے۔

ابن ابی شیبہ عن ابی سعید، الاوسط للطبرانی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، ابن ابی شیبہ عن الحسن مرسلاً

۲۰۰۰۵ ...... شراب پینے والے، زنا کرنے والے اور چوری کرنے والے کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ یہ فحش اور برے کام ہیں جن میں سزا

جاری ہوتی ہے لیکن سب سے بری چوری وہ ہے جو نماز میں چوری کی جاتی ہے۔ وہ نماز جس کے رکوع وسجود اچھی طرح پورے ادا نہ کیے جائیں۔

(عبدالرزاق، الشافعي، السنن للبيهقي عن النعمان بن مرة مرسلاً

۲۰۰۰۶۔۔۔ اے علی! اس شخص کی مثال جو اپنی نماز کو پوری نہ کرے اس حاملہ کی ہے جس کے بچہ جننے کا وقت قریب ہو جائے تو وہ حمل گرادے۔ پس یہ عورت نہ حمل والی رہتی ہے اور نہ اولاد دے اس کی گود چمکتی ہے۔ اے علی! نمازی کی مثال اس تاجر کی ہے جس کو مال کا نفع بھی نہ ملے بلکہ اس کا اصل مال بھی خسارے کا شکار ہو جائے۔ اسی طرح اللہ پاک بھی کسی نمازی کی نفل بھی قبول نہیں فرماتے جب تک وہ فریضے کو صحیح ادا نہ کرے۔

الرامهرمزي في الامثال، ابن النجار عن علي وفيه موسى بن عبيده ضعيف

کلام:۔۔۔۔۔ روایت ضعیف ہے۔

۲۰۰۰۷۔۔۔ اس شخص کی مثال جو اپنی نماز کو صحیح طرح پوری ادا نہیں کرتا اس حاملہ عورت کی ہے، جس کے نفاس کا وقت قریب آئے تو اس کا حمل گر جائے۔ پس وہ عورت پھر حاملہ رہتی ہے اور نہ اولاد والی۔ اور نمازی کی مثال اس تاجر کی ہے کہ اس کو نفع خالص نہیں مل سکتا جب تک کہ اس کو اصل مال خالص نہ مل جائے۔ اسی طرح نمازی کی نفل نماز قبول نہیں ہوتی جب تک کہ وہ فرض کو صحیح ادا نہ کرے۔

السنن للبيهقي، الرامهرمزي في الامثال عن علي رضي الله عنه

کلام:۔۔۔۔۔ اس روایت کی سند میں موسیٰ بن عبیدہ ربذی ضعیف ہے۔ مجمع الزوائد ۱۲۲/۲۔

۲۰۰۰۸۔۔۔ اگر وہ اسی حالت پر مر گیا تو ملت محمدیہ ﷺ کے علاوہ کسی اور ملت پر مرا۔ لہٰذا رکوع وسجود کو مکمل کرو۔ بے شک اس شخص کی مثال جو نماز پڑھے اور رکوع وسجود کو مکمل نہ کرے اس بھوکے کی ہے جس کو کھانے کے لیے صرف ایک یا دو کھجوریں ملیں، جو اس کی بھوک کو رفع نہیں کر سکتیں۔

مسند ابي يعلى، البغوي، ابن خزيمه، الكبير للطبراني، السنن لسعيد بن منصور عن ابي عبد الله الاشعري عن امراء الاجناد خالد بن وليد ويزيد بن ابي سفيان وشرحبيل بن حسنه وعمرو بن العاص

فائدہ:۔۔۔۔۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ رکوع وسجود کو مکمل نہیں کر رہا ہے تو آپ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۲۰۰۰۹۔۔۔ دیکھ رہے ہو تم اس شخص کو، اگر یہ اسی حالت پر مر گیا تو ملت محمد ﷺ پر نہیں مرے گا۔ یہ نماز میں ایسے ٹھونگیں مار رہا ہے جس طرح کوا خون (مردار) میں ٹھونگیں مارتا ہے۔ اس شخص کی مثال جو نماز پڑھتا ہے لیکن رکوع (صحیح ادا) نہیں کرتا اور سجدوں میں بھی چونچیں مارتا ہے، اس بھوکے کی مثال ہے جو صرف ایک یا دو کھجوریں کھائے، جو اس کو فائدہ نہیں دے سکتیں۔ پس رکوع وسجود کو مکمل ادا کرو۔ اور وضو کو اچھی طرح کرو۔ ہلاکت ہے (خشک رہ جانے والی) ایڑیوں کے لیے جہنم کی۔ ابن خزيمه، السنن للبيهقي، ابن عساكر عن ابي عبد الله الاشعري

فائدہ:۔۔۔۔۔ نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا کہ نماز پڑھ رہا ہے، پر رکوع نہیں کرتا اور سجدے بھی پس گویا ٹھونگیں مار رہا ہے۔ تب آپ ﷺ نے اس کے متعلق مذکورہ ارشاد فرمایا۔ اعاذ الله منه۔

۲۰۰۱۰۔۔۔ اگر تم میں سے کوئی ایک ستون کا بھی مالک ہو تو وہ ناپسند کرے گا کہ اس کے بارے میں کوئی اس کو دھوکہ دے۔ پھر کیسے کوئی اپنی نماز میں دھوکہ کرتا ہے جو نماز خالص اللہ کے لیے ہے۔ لہٰذا اپنی نماز کو پورا کرو۔ بے شک اللہ تعالیٰ مکمل نماز ہی کو قبول فرماتا ہے۔

الاوسط للطبراني عن ابي هريرة رضي الله عنه

۲۰۰۱۱۔۔۔ لوگوں میں سے بعض لوگ (ہی) مکمل نماز ادا کرتے ہیں۔ جبکہ بعض لوگ نصف نماز ادا کرتے ہیں۔ بعض لوگ چوتھائی نماز ادا کرتے ہیں۔ بعض لوگ صرف پانچواں حصہ نماز کا ادا کرتے ہیں۔ بعض لوگ چھٹا حصہ نماز کا ادا کرتے ہیں۔ بعض لوگ ساتواں حصہ نماز کا ادا کرتے ہیں بعض لوگ آٹھواں حصہ نماز کا ادا کرتے ہیں۔ بعض لوگ نواں حصہ نماز کا ادا کرتے ہیں اور کچھ لوگ ایسے ہیں جو صرف دسواں حصہ نماز کا ادا کرتے ہیں۔

الكبير للطبراني عن عمار بن ياسر

۲۰۰۲۲۔۔۔ تم میں سے کچھ لوگ ہیں جو مکمل نماز ادا کرتے ہیں، ورنہ کچھ لوگ نصف نماز ادا کرتے ہیں اور کچھ لوگ تہائی اور کچھ چوتھائی نماز پڑھتے ہیں حتیٰ کہ آپ دسویں حصہ تک پہنچ گئے۔ مسند احمد عن ابي اليسر

متفرق ممنوع امور کا بیان

۲۰۰۱۳..... اس طرح کوئی نماز نہ پڑھے کہ اس کے بالوں کی چوٹی (پونی) بنی ہو۔ ابن ماجه عن ابی رافع

۲۰۰۱۴..... اس شخص کی مثال جس کے سر کے بال جوڑے ہوئے ہوں ایسی ہے جیسے کسی کی مشکیں کسی ہوئی ہوں (ہاتھ پیچھے کو بندھے ہوں) اور وہ نماز پڑھ رہا ہو۔ مسند احمد، مسلم، الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنه

۲۰۰۱۵ حضور ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا کہ اس کے بالوں کا جوڑا یا چوٹی بنی ہوئی ہو اور وہ نماز پڑھے۔

طبرانی عن ام سلمه رضی اللہ عنها

۲۰۰۱۶..... جب نماز کے لیے بلایا جائے تو دوڑتے ہوئے نہ آؤ بلکہ اس طرح آؤ کہ تم پر سکینہ اور وقار کی کیفیت ہو۔ پس جس قدر نماز مل جائے پڑھ لو اور جو فوت ہو جائے اس کو (بعد میں) پورا کرلو۔ بے شک جب کوئی نماز کا ارادہ کرتا ہے تب سے ہی وہ نماز میں (شمار) ہوتا ہے۔

مسلم عن ابی هريرة رضی اللہ عنه

۲۰۰۱۷ جب نماز کھڑی ہو تو دوڑتے ہوئے نہ آؤ بلکہ سکون اور وقار کے ساتھ چلتے ہوئے آؤ۔ جتنی نماز مل جائے پڑھ لو اور جو رہ جائے اس کو (بعد میں) پورا کرلو۔ مسند احمد، بخاری، مسلم، ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجه عن ابی هريرة رضی اللہ عنه

۲۰۰۱۸..... اللہ تیری حرص کو زیادہ کرے لیکن آئندہ نہ کرنا۔ مسند احمد، بخاری، ابو داؤد، نسائی عن ابی بکرة

فائدہ:..... بخاری کتاب صفۃ الصلوٰۃ باب اذا رکع دون الصف۔ ایک صحابی نے امام کے پیچھے پچھلی صف میں رکعت نکلنے کے ڈر سے تنہا نیت باندھ لی تو آپ نے اس کو یہ ارشاد فرمایا۔

۲۰۰۱۹..... جب تم میں سے کوئی نماز میں جمائی لے تو حتی الامکان اس کو روکنے کی کوشش کرے کیونکہ شیطان اندر داخل ہوتا ہے۔

مسلم، ابو داؤد عن ابی سعید رضی اللہ عنه

۲۰۰۲۰..... جب تم میں سے کسی کو دوران نماز نیند آ رہی ہو تو وہ واپس لوٹ جائے کہیں وہ لاعلمی میں اپنے آپ پر بددعا نہ کر بیٹھے۔

نسائی، ابن حبان عن عائشه رضی اللہ عنها

فائدہ:..... عام طور پر یہ کیفیت رات کو تہجد کی نماز میں پیش آتی ہے اور اسی کے لیے یعنی نفل نماز کے لیے ہی یہ حکم ہے ورنہ فرض کی ادائیگی بہر صورت لازمی ہے۔

غلبۂ نیند کی حالت میں نماز نہ پڑھے

۲۰۰۲۱..... جب کوئی نماز کے دوران اونگھنے لگ جائے تو لوٹ جائے اور جا کر سو جائے حتیٰ کہ اس حال میں آ جائے کہ وہ اپنی کہی ہو بات کو جان لے (تب آ کر نماز پڑھ لے)۔ مسند احمد، بخاری، ابو داؤد عن انس رضی اللہ عنه

۲۰۰۲۲..... آدمی جب اپنی نماز میں ہوتا ہے تو رحمت اس کے سامنے ہوتی ہے لہٰذا کنکریوں کو صاف نہ کرے۔

مسند ابی داؤد الطیالسی عن ابی ذر رضی اللہ عنه

فائدہ:..... دور نبوت میں مسجد نبوی ﷺ میں فرش یا چٹائی وغیرہ کا تصور نہ تھا بلکہ کنکریوں پر نماز پڑھتے تھے۔ سجدہ میں جاتے وقت پیشانی کو کنکریوں کی نوک سے بچانے کے لیے ہاتھ پھیر دیتے تھے۔ اس سے منع فرمایا گیا ہے۔ زیادہ سے زیادہ ایک مرتبہ ہاتھ پھیرنے کی اجازت ہے۔

۲۰۰۲۳ ..... جب تم میں سے کوئی نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو رحمت اس کے سامنے ہوتی ہے لہٰذا وہ کنکریوں کو ہاتھ نہ پھیرے۔

مسند احمد، ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۲۰۰۲۴ ..... اللہ پاک ایسے آدمی کی نماز قبول نہیں فرماتا، جس کے جسم پر معمولی خلوق خوشبو بھی ہو۔

مسند احمد، ابو داؤد عن ابی موسی رضی اللہ عنہ

فائدہ: ..... خلوق زعفران اور کچھ دوسری خوشبویات کا مرکب ہے جس میں سرخی اور زردی غالب ہوتی ہے۔ اور نماز کی نفی سے مراد ثواب کی نفی ہے۔ کیونکہ ایسی خوشبو جس میں رنگ کا عنصر غالب ہوتا ہے عورتیں استعمال کرتی ہیں اور مردوں کے لیے استعمال کرنے سے عورتوں کے ساتھ مشابہت لازم آتی ہے۔

۲۰۰۲۵ ..... نماز میں کسی طرح کی کمی کوتاہی درست نہیں اور نہ سلام و جواب کی گنجائش ہے۔

مسند احمد، ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۰۲۶ ..... حضور ﷺ نے نماز میں مٹکنے سے اور عورتوں کے پاس نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے ہاں مگر اپنی عورت اور اپنی باندیوں کے پاس پڑھنے کی اجازت ہے۔ الدارقطنی فی الافراد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۰۲۷ ..... جب تم میں سے کوئی شخص نماز کے لیے کھڑا ہو تو اپنی آنکھوں کو بند نہ کرے۔

الکبیر للطبرانی الکامل لابن عدی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۰۰۲۸ ..... نماز میں صفوں کے درمیان خالی جگہ نہ چھوڑو۔ (اور مل مل کر کھڑے ہو)۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۰۰۲۹ ..... نماز کے دوران انگلیاں نہ چٹخاؤ۔ ابن ماجہ عن علی رضی اللہ عنہ

کلام: ..... ابن ماجہ کتاب اقامۃ الصلوٰۃ باب ما یکرہ من الصلوٰۃ۔ روایت ضعیف ہے کیونکہ اس کی سند میں حارث اعور ضعیف ہے۔ دیکھئے زوائد ابن ماجہ۔

۲۰۰۳۰ ..... آدمی نماز پڑھتا ہے اور جو نماز اس سے فوت ہو جاتی ہے وہ اس کے لیے اس کے اہل اور اس کے مال سے زیادہ افضل ہوتی ہے۔

الکبیر للطبرانی عن طلق بن حبیب

۲۰۰۳۱ ..... آدمی نماز پڑھ کر لوٹتا ہے تو اس کے لیے صرف دسواں، نواں، آٹھواں، ساتواں، چھٹا، پانچواں، چوتھا، تیسرا، اور نصف حصہ لکھا جاتا ہے۔ (جیسی اس نے نماز پڑھی ہوتی ہے ویسا اس کی نماز کا حصہ لکھ دیا جاتا ہے)۔ مسند احمد، ابو داؤد، ابن حبان عن عمار بن یاسر

فائدہ: ..... امام منذری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس روایت کو امام نسائی نے بھی تخریج فرمایا ہے اور اس کی سند میں عمر بن ثوبان راوی ہے جو قابل سند نہیں۔ عون المعبود ۳/۳

۲۰۰۳۲ ..... جس نے نماز پڑھی اور اس کو تمام وکمال ادا نہیں کیا تو اس کی نفلوں میں سے اس پر اضافہ کیا جائے گا حتیٰ کہ وہ پوری ہو جائے۔

الکبیر للطبرانی عن سعد بن عائذ القرظ

الاکمال

۲۰۰۳۳ ..... اللہ پاک ایسی قوم کی طرف نظر (رحمت) نہیں فرماتے جو نماز میں اپنے عماموں کو اپنی چادروں کے نیچے نہیں کرتے۔

ابو نعیم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۰۰۳۴ ..... اس شخص کی مثال یہ جو نماز پڑھ رہا ہے، بندھے ہوئے ہاتھوں کے ساتھ نماز پڑھنے والے کی طرح ہے۔

مسلم، ابو داؤد، نسائی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

فائدہ:......ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا کہ اس کے بال سر کے پیچھے بندھے ہوئے لٹک رہے ہیں تب آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

۲۰۰۳۵...... کوئی شخص سر کے بالوں کا جوڑا یا چٹیا بنا کر نماز نہ پڑھے۔ابن سعد عن ابی رافع

۲۰۰۳۶ یہ شیطان کے بیٹھنے کی جگہ ہے۔یعنی بالوں کی مینڈھی۔

عبدالرزاق، مسند احمد، السنن للبیھقی، ابوداؤد، ترمذی، حسن، ابن خزیمہ، ابن حبان، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم عن ابی رافع

فائدہ:......ایک مرتبہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما بالوں کی گدی میں مینڈھی بنا کر نماز پڑھ رہے تھے۔حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ نے پیچھے سے ان کی مینڈھی کھول دی۔حضرت حسن رضی اللہ عنہ غصہ میں ان کی طرف متوجہ ہوئے تو حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ نے فرمایا: غصہ مت ہو، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یوں فرماتے ہوئے سنا ہے۔تحفۃ الاحوذی ۳۸۹/۲، ۳۹۰۔

۲۰۰۳۷...... نماز میں اپنے بالوں کو بندھا نہ رہنے دے کیوں کہ یہ شیطان کے بیٹھنے کی جگہ (بن جاتا) ہے۔الدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۰۳۸ تم میں سے کس نے اپنے ہاتھ سے کنکریاں ہٹائی ہیں؟ ایک شخص نے عرض کیا: میں نے یا رسول اللہ! حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ نماز میں تمہارا حصہ ہے۔الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

فائدہ:......یعنی ایک مرتبہ اپنے ہاتھ سے کنکریاں ہٹا لینا تمہارا حق ہے، اس سے زیادہ نہیں۔

۲۰۰۳۹...... جو نماز میں کنکریاں ہٹاتا تھا وہ نماز سے اس کا حصہ ہے۔الجامع لعبدالرزاق عن معمر عن یحی بن ابی کثیر

فائدہ:......نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کے بارے میں سنا کہ وہ نماز میں کنکریاں ہٹاتا ہے۔تب آپ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا۔

۲۰۰۴۰ کوئی شخص نماز میں اپنے ہاتھ کو کنکریاں ہٹانے سے روک لے یہ اس کے لیے اس سے بہتر ہے کہ اس کے پاس سو اونٹنیاں عالی نسل کی ہوں۔پھر بھی اگر تم پر شیطان غالب آجائے تو وہ صرف ایک مرتبہ ہاتھ پھیر لے۔

عبد بن حمید، سمویہ، السنن لسعید بن منصور عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۰۰۴۱...... نماز کے دوران ہاتھ نہ چھو اگر اس کے بغیر چارہ کار نہ ہو تو صرف ایک مرتبہ ہاتھ پھیر کر کنکریاں برابر کرلے۔

ابوداؤد، السنن للبیھقی عن معیقیب

۲۰۰۴۲...... اگر تجھے اس کے بغیر نہ سرے تو صرف ایک مرتبہ۔بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ عن معیقیب

یہ ارشاد نبی ﷺ نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جو نماز میں سجدے کے دوران کنکریاں ہٹائے۔الجامع لعبدالرزاق عن معمر

۲۰۰۴۳...... کوئی شخص اس طرح نماز نہ پڑھے کہ اس کا کپڑا اس کی ناک پر ہو۔کیونکہ یہ شیطان کی سونڈ (بن جاتا) ہے۔

۲۰۰۴۴ کوئی نماز میں اپنی ڈاڑھی کو نہ ڈھانپے کیونکہ ڈاڑھی چہرہ میں داخل ہے۔الدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۰۴۵...... اس شخص کی نماز مقبول نہیں جس کے جسم پر معمولی سی بھی خلوق خوشبو ہو۔الکبیر للطبرانی عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

دیکھئے حدیث نمبر ۲۰۰۲۴۔

۲۰۰۴۶...... اے رباح! نماز میں پھونک مت مار بے شک جس نے نماز میں پھونکا اس نے کلام کیا۔الحاکم فی التاریخ عن ام سلمہ

فائدہ:......سجدہ وغیرہ میں مٹی ہٹانے کے لیے پھونک مارنے کی ممانعت مقصود ہے۔

۲۰۰۴۷...... تین باتیں ظلم کی ہیں: نماز سے فارغ ہونے سے قبل چہرے سے مٹی پونچھنا، چہرے کی جگہ سے مٹی ہٹانے کے لیے پھونک مارنا اور کھڑے ہوکر پیشاب کرنا۔الاوسط للطبرانی عن بریدۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۰۴۸...... نماز میں پانچ چیزیں شیطان کی ہیں۔چھینکنا، اونگھنا، جمائی لینا اور حیض آنا (غالباً پانچویں چیز جو بیان سے رہ گئی ہے وہ نماز میں پھونک مار کر مٹی ہٹانا ہے۔واللہ اعلم بالصواب)۔الدیلمی عن عمارۃ بن عبد

۲۰۰۴۹ ... مجھے منع کیا گیا ہے کہ میں بے وضو اور سونے والوں کے پیچھے نماز پڑھوں۔

الاوسط للطبرانی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنه، عبدالرزاق عن مجاهد مرسلاً وفیه عبدالکریم بن ابی المخارق

۲۰۰۵۰ ... کسی سونے والے اور کسی بے وضو کی اقتداء نہیں کی جاسکتی۔ مصنف ابن ابی شیبه عن مجاهد مرسلاً

۲۰۰۵۱ ... ایک دن میں ایک ہی فرض نماز دومرتبہ نہیں ہوسکتی۔ السنن للبیهقی عن ابن عمر رضی اللہ عنه

تیسری فرع ...... نماز کے آداب کے بیان میں

نماز سے پہلے کھانا تناول کرنا

۲۰۰۵۲ ... جب کسی کے آگے (عشائیہ) رات کا کھانا رکھ دیا جائے اور نماز بھی کھڑی ہوجائے تو پہلے کھانا کھالو اور جلدی نہ مچاؤ حتیٰ کہ کھانے سے فارغ ہوجاؤ۔ مسند احمد، بخاری، مسلم، ابوداؤد عن ابن عمر رضی اللہ عنه

۲۰۰۵۳ ... جب عشائیہ رکھ دیا جائے اور نماز بھی تیار ہوجائے تو پہلے کھانا کھالو مغرب سے پہلے۔ اور عشائیہ سے قبل نماز کی جلدی نہ کرو۔

بخاری، مسلم عن انس رضی اللہ عنه

۲۰۰۵۴ ... جب نماز (مغرب) کھڑی ہوجائے اور تم میں سے کوئی روزہ دار ہو تو پہلے کھانا کھالے مغرب کی نماز سے قبل اور کھانے سے قبل نماز کی جلدی نہ کرو۔ ابن حبان عن انس رضی اللہ عنه

۲۰۰۵۵ ... جب نماز کھڑی ہوجائے اور عشائیہ (شام کا کھانا) بھی حاضر ہوجائے تو پہلے عشائیہ تناول کرلو۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجه عن انس رضی اللہ عنه، بخاری، مسلم، ابن ماجه عن ابن عمر رضی اللہ عنه، بخاری ابن ماجه عن عائشه رضی اللہ عنها، مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن سلمة بن الاکوع، الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنه

۲۰۰۵۶ ... نماز کو کھانے اور کسی اور وجہ سے مؤخر نہیں کیا جاسکتا۔ ابوداؤد عن جابر رضی اللہ عنه

کلام: ...... اس روایت میں محمد بن میمون منکر الحدیث ہے۔ عون المعبود ۱۰/۲۳۱

الاکمال

۲۰۰۵۷ ... جب نماز کا وقت ہوجائے اور عشائیہ بھی حاضر ہوجائے تو پہلے کھانا تناول کرو۔

مسند احمد، عن سلمة بن الاکوع، الکبیر للطبرانی عن ام مسلمه رضی اللہ عنه

۲۰۰۵۸ ... کھانے سے پہلے نماز کی جلدی نہ کرو جب کھانا تمہارے سامنے پیش کردیا جائے۔ عبدالرزاق، ابن حبان عن ابن عمر رضی اللہ عنه

۲۰۰۵۹ ... جب شام کا کھانا سامنے رکھ دیا جائے اور نماز (مغرب) کے لیے اذان ہوجائے تو پہلے کھانا کھالو پھر نماز پڑھلو۔

عبدالرزاق عن انس رضی اللہ عنه

مدافعۃ الاخبثین

پیشاب پاخانے وغیرہ سے پہلے فراغت حاصل کرنا

۲۰۰۶۰ ... کوئی بندہ نماز کے لیے کھڑا نہ ہو جبکہ اس کو حاجت ہو۔ ابن ماجه عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنه

۲۰۰۶۱ کھانے کی حاضری کے بعد نماز نہیں اور نہ ایسے وقت نماز ہے جبکہ پیشاب پاخانے کا زور ہو۔ مسلم، ابو داؤد عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۰۰۶۲ ...جب نماز کھڑی ہو جائے اور آدمی کو بیت الخلاء جانے کی ضرورت ہو تو پہلے بیت الخلاء جائے۔

موطا امام مالک، الشافعی، مسند احمد، الترمذی، النسائی، ابن ماجه، ابن حبان، مستدرک الحاکم، السنن للبیهقی عن عبد اللہ بن ارقم

۲۰۰۶۳ ...حضور ﷺ نے نماز سے منع فرمایا اس حال میں کہ نمازی کو پیشاب پاخانے کا دباؤ ہو۔ ابن ماجه عن ابی امامة

الاکمال

۲۰۰۶۴ ...جب نماز کھڑے ہونے کا وقت ہو جائے اور کسی کو بیت الخلاء جانے کی حاجت محسوس ہو تو پہلے وہ بیت الخلاء جائے پھر نماز پڑھے۔ اور اس حال میں نماز کو ہرگز نہ آئے کہ اس کو قضائے حاجت کی ضرورت ہو۔ الکبیر للطبرانی عن عبد اللہ بن ارقم

۲۰۰۶۵ ...جب نماز تیار ہو جائے اور بیت الخلاء کی بھی ضرورت ہو تو پہلے بیت الخلاء جاؤ۔

الخطیب فی المتفق و المفترق عن عبد اللہ بن الارقم

۲۰۰۶۶ ...جب تم میں سے کوئی بیت الخلاء جانا چاہے اور نماز قائم ہو جائے تو پہلے بیت الخلاء جائے۔

مسند احمد، ابو داؤد، النسائی، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن عبد اللہ بن ارقم

۲۰۰۶۷ ...جب تم کو بیت الخلاء جانے کی حاجت محسوس ہو اور نماز کھڑی ہو جائے تو نماز سے پہلے بیت الخلاء جائے۔

الضیاء للمقدسی، النسائی، ابن حبان، عن عبد اللہ بن ارقم

۲۰۰۶۸ ...نماز میں اخبثین (پیشاب پاخانے) سے مدافعت نہ کرو۔ السنن لسعید بن منصور عن ابی هريرة رضی اللہ عنه

۲۰۰۶۹ ...نماز میں دو خبیث چیزوں سے مزاحمت نہ کرو۔ پیشاب پاخانہ۔ عبدالرزاق عن الحسن مرسلاً

۲۰۰۷۰ ...اس شخص کے لیے حلال نہیں جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو کہ پیشاب پاخانے کی تکلیف میں نماز پڑھے حتیٰ کہ ان سے نجات نہ پالے۔ مستدرک الحاکم عن ابی هريرة رضی اللہ عنه

۲۰۰۷۱ ...آدمی کے لیے حلال نہیں ہے کہ وہ حاجت ضروریہ کے دباؤ میں نماز ادا کرے جب تک کہ وہ ہلکان نہ ہو جائے۔ اور کسی مسلمان کے لیے یہ بھی حلال نہیں کہ کسی قوم کی امامت ان کی اجازت کے بغیر کرے۔ اور اس کے لیے یہ بھی حلال نہیں کہ خاص اپنے لیے دعا کرے اور پچھلوں (مقتدیوں) کو چھوڑ دے۔ اگر وہ ایسا کرے گا تو درحقیقت ان کے ساتھ خیانت کا مرتکب ہوگا۔ اور کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں کہ کسی کے گھر کے اندر دیکھے، اگر اس نے ایسا کیا تو گویا وہ بغیر اجازت اندر جا گھسا۔ السنن للبیهقی عن ابی هريرة رضی اللہ عنه

۲۰۰۷۲ ...کوئی اس حال میں نماز ادا نہ کرے کہ وہ خبائث (پیشاب پاخانے کی تکلیف) محسوس کرے۔

السنن الکبری للبیهقی عن ابی هريرة رضی اللہ عنه

۲۰۰۷۳ ...کوئی اس حال میں نماز ادا نہ کرے کہ اس کو پیشاب پاخانے کی شدت کا سامنا ہو۔ ابن حبان عن ابی هريرة رضی اللہ عنه

۲۰۰۷۴ ...اس حال میں ہرگز کوئی نماز ادا نہ کرے کہ وہ پیشاب پاخانے میں سے کسی تکلیف میں مبتلا ہو۔

الکبیر للطبرانی عن المسوط بن مخرمه

کلام:......اس میں ایک راوی واقدی ہے جو ضعیف ہے۔ مجمع الزوائد ۲/۸۹۔

۲۰۰۷۵ ...کھانے کی موجودگی میں نماز نہیں اور نہ اس حال میں کہ وہ دو خبیث چیزوں (پیشاب پاخانے) سے مدافعت کر رہا ہو۔

مستدرک الحاکم عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۰۰۷۶ ...کوئی بھی شخص کھانے کی موجودگی میں نماز کے لیے کھڑا نہ ہو اور نہ اس حال میں کہ اس کو پیشاب پاخانے کی تکلیف کا سامنا ہو۔

ابن حبان عن عائشہ رضی اللہ عنہا

نماز میں امیدوں کو مختصر کرنا

۲۰۰۷۷ ... جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو وہ ہمیشہ کے لیے رخصت ہونے والے کی طرح نماز پڑھے۔اس شخص کی نماز جس کو دوبارہ یہ نماز پڑھنے کی امید نہ ہو۔مسند الفردوس للدیلمی عن ام سلمة رضی الله عنه

۲۰۰۷۸ ... جب تو نماز کے لیے کھڑا ہو تو آخرت کے سفر پر جانے والے کی طرح نماز پڑھ۔ایسی بات منہ سے نہ نکال جس سے کل تجھے معذرت کرنا پڑے۔اور جو کچھ لوگوں کے ہاتھوں میں ہے اس سے مایوس ہو جا۔مسند احمد، ابن ماجه عن ابی ایوب رضی الله عنه

۲۰۰۷۹ ... اپنی نماز میں موت کو یاد کر۔آدمی جب اپنی نماز میں موت کو یاد کرتا ہے تو وہ اپنی نماز کو اچھی طرح ادا کرتا ہے۔اور اس شخص کی نماز پڑھ جس کو امید نہ ہو کہ وہ اس نماز کے علاوہ کوئی اور نماز بھی پڑھ سکے گا۔اور ہر ایسی بات سے بچ جس سے کل تجھے معذرت کرنی پڑے۔

مسند الفردوس للدیلمی عن انس رضی الله عنه

کلام:...... حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو حسن قرار دیا ہے اور یہ مسند الفردوس کی نادر اسناد میں سے ہے کیونکہ اس کی اکثر احادیث ضعیف ہیں۔

متفرق آداب کے بیان میں

۲۰۰۸۰ ... اے فلاں! تو نماز کو اچھی طرح ادا کیوں نہیں کرتا؟ کیا مصلی نہیں دیکھتا کہ نماز کے وقت وہ کیسے نماز پڑھ رہا ہے؟ وہ اپنے لیے نماز پڑھتا ہے۔اللہ کی قسم! میں اپنے پیچھے سے بھی یوں دیکھتا ہوں جس طرح اپنے آگے سے دیکھتا ہوں۔

مسلم، النسائی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۰۰۸۱ تم میں اچھے لوگ وہ ہیں جو نماز (باجماعت) کے دوران اپنے کندھوں کو نرم رکھیں۔

ابو داؤد، السنن للبیهقی عن ابن عباس رضی الله عنه

۲۰۰۸۲ جب کوئی نماز کے لیے کھڑا ہو تو اپنے شانوں کو پرسکون رکھے اور یہود کی طرح ادھر اُدھر ہلے نہ۔بے شک نماز میں شانوں کو پرسکون رکھنا نماز کے کمال میں سے ہے۔الکامل لابن عدی، حلیة الاولیاء عن ابی بکر رضی الله عنه

۲۰۰۸۳ جس کو اس کی نماز برائیوں سے نہ روک سکے تو وہ اللہ سے دور ہی ہوگا۔الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی الله عنه

۲۰۰۸۴ ...... جب بندہ نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو نیکی اس کے سر پر ڈال دی جاتی ہے حتیٰ کہ وہ رکوع کرے پس جب وہ رکوع کرتا ہے تو اللہ کی رحمت اس پر بلند ہو کر چھا جاتی ہے۔حتیٰ کہ وہ سجدہ کرے اور سجدہ کرنے والا اللہ کے قدموں پر سجدہ کرتا ہے، پس وہ (سجدے میں) اللہ سے سوال کرے اور قبولیت کی امید رکھے۔السنن لسعید بن منصور عن عمار مرسلاً

الاکمال

۲۰۰۸۵ اس کو نکال دو اور پہلے تسمے کو اس کی جگہ لگا دو، میں اس کو نماز کے دوران بھی دیکھتا رہا۔ابن المبارک عن ابی النضر

فائدہ:...... رسول اللہ ﷺ کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ گیا۔پھر آپ نے ایک اور نئی چیز کے ساتھ جوتے کو باندھ لیا۔پھر نماز پڑھنے لگے تو اس (کی طرف دھیان چلا گیا اور اس) کو دیکھتے رہے، پھر نماز کے بعد مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۲۰۰۸۶ ...... مجھے آج اس نے تم سے مشغول کر دیا۔ایک نظر اس کو دیکھتا ہوں اور ایک نظر تم کو۔مسند احمد عن ابن عباس رضی الله عنه

فائدہ:......ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے انگوٹھی پہنی پھر مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۲۰۰۸۷......جس نے وضو کیا اور کامل وضو کیا پھر کھڑا ہو کر نماز پڑھنے لگا اور جو پڑھتا رہا جانتا رہا (کہ کیا پڑھ رہا ہے) حتیٰ کہ اپنی نماز سے فارغ ہو گیا تو وہ اس دن کی طرح (گناہوں سے پاک صاف) ہو گیا جس دن اس کی ماں نے اس کو جنم دیا تھا۔ عبدالرزاق عن عقبة بن عامر

۲۰۰۸۸......اس شخص کی نماز نہیں جو نماز میں خشوع اختیار نہ کرے۔ الدیلمی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۰۰۸۹......اللہ کی پناہ مانگو نفاق کے خشوع سے، یعنی بدن میں تو خشوع ہو اور دل میں نفاق (اور ویرانی) ہو۔

الحکیم، شعب الایمان للبیهقی عن ابی بکر، الحاکم فی التاریخ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۰۹۰......نفاق کے خشوع سے بچو، کہ ظاہری بدن میں خشوع نظر آئے لیکن دل میں خشوع نہ ہو۔ الدیلمی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۰۰۹۱ نماز کی دو دو رکعت میں تشہد ہے۔ نیز نماز میں خدا کے آگے سخت حاجت مند بن جا، اس سے چمٹ جا اور اپنے ہاتھوں کو جھکا جھکا کر کہہ اللھم اللھم اے اللہ! اے اللہ! جو ایسا نہ کرے تو اس کی نماز نامکمل اور ادھوری ہے۔

مسند احمد، ابوداؤد، ترمذی، ابن جریر، السنن للبیهقی عن المطلب

۲۰۰۹۲ ......نماز کی ہر ہر دو رکعت میں تشہد ہے، خشوع وخضوع (آہ وزاری) اور اصرار کے ساتھ خدا سے مانگنا ہے، اور تجھے یوں کہنا ہے اے رب! اے رب! پس جو ایسا نہ کرے اس کی نماز نامکمل اور ادھوری ہے۔

الحکیم، مسند احمد، ابن جریر، الکبیر للطبرانی، السنن للبیهقی عن الفضل بن عباس

۲۰۰۹۳ جب نماز کے دوران کسی کو جمائی آجائے تو ممکنہ حد تک اس کو روکنے کی کوشش کرے۔ کیونکہ جب بھی کوئی آہ کرتا ہے تو شیطان اس پر ہنستا ہے۔ بخاری عن ابی هریرة رضی اللہ عنہ

نماز میں خشوع وتوجہ

۲۰۰۹۴ ......جب تو نماز میں ہو تو رخصت ہونے والے کی طرح نماز پڑھ۔ ہر ایسی بات سے بچ، جس سے کل کو معذرت کرنی پڑے۔ اور لوگوں کے ہاتھ میں جو کچھ ہے اس سے مایوس ہو جا۔ ابن عساکر عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ

۲۰۰۹۵ ......جب تو نماز پڑھے تو (آخری سفر پر) رخصت ہونے والے کی طرح نماز پڑھ۔ ایسی بات ہرگز نہ کر جس سے معذرت کرنا پڑے اور لوگوں کے ہاتھوں میں جو کچھ ہے اس سے مایوسی اختیار کر لے۔ ابن عساکر عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ

۲۰۰۹۶ ......جب تم میں سے کوئی نماز کے لیے کھڑا ہو تو اپنی اطراف (اعضاء) کو پرسکون رکھے۔ یہود کی طرح ہلے جلے نہیں۔ بے شک اعضاء کا پرسکون رکھنا نماز کے کمال میں سے ہے۔

الحکیم، حلیة الاولیاء، مستدرک الحاکم عن اسماء بنت ابی بکر عن ام رومان عن ابی بکر رضی اللہ عنہ

کلام:......امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ روایت غریب (ضعیف) ہے۔ اس روایت کو تین صحابی روایت کرتے ہیں، اسماء، ام رومان اور تیسرے مرد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہم اجمعین۔

۲۰۰۹۷ ......جب کوئی نماز کے لیے کھڑا ہو تو اپنی آنکھوں کو بند نہ کرے۔ الکامل لابن عدی، الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۰۰۹۸ ......اے انس! اپنی نگاہ اس جگہ رکھ، جہاں تو سجدہ کرتا ہے۔ السنن للبیهقی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۰۹۹......اے انس! نماز میں اپنی نگاہ اس جگہ رکھ، جو تیرے سجدہ کی جگہ ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یہ تو بڑا مشکل ہے، ایسا کرنا میرے لیے طاقت سے باہر ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تب پھر فرض میں کر لیا کر۔ السنن للبیهقی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۱۰۰ جب کوئی شخص نماز کے دوران اونگھنے لگ جائے اس کو چاہیے کہ جا کر بستر پر سو جائے، کیونکہ اسے معلوم نہیں ہوگا کہ وہ اپنے لیے

بددعا کررہا ہے یا نیک دعا کررہا ہے۔ الجامع لعبدالرزاق، السنن للبیھقی عن عائشہ رضی اللہ عنھا

۲۰۱۰۱..... نمازی اپنے رب سے مناجات کرتا ہے، وہ دیکھ لے کہ کس چیز کے ساتھ مناجات کررہا ہے؟ (کیا مانگ رہا ہے؟) اور کوئی ایک دوسرے پر نماز میں قرأت کی آواز بلند نہ کرے۔ مسند احمد، السنن للبیھقی عن البیاضی

۲۰۱۰۲..... جب کوئی نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو اپنے پروردگار سے مناجات کرتا ہے، لہٰذا اس کو معلوم ہونا چاہیے کہ مناجات میں کیا کہہ رہا ہے؟ اور بعض کو بعض پر نماز میں قرآن کی آواز بلند نہ کرنی چاہیے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۱۰۳..... اے فلاں! تو اللہ سے نہیں ڈرتا؟ کیا تو نہیں دیکھتا کہ تو کیسے نماز پڑھ رہا ہے؟ جب تم میں سے کوئی کھڑا ہو کر نماز پڑھتا ہے تو وہ درحقیقت کھڑے ہو کر اپنے رب سے راز و نیاز کی باتیں کرتا ہے۔ لہٰذا اس کو دیکھ لینا چاہیے کہ وہ کیا بات کررہا ہے۔ تم سمجھتے ہو کہ میں تم کو نہیں دیکھ رہا۔ اللہ کی قسم میں تم کو اپنی پیٹھ پیچھے سے اسی طرح دیکھتا ہوں جس طرح اپنے آگے سے دیکھتا ہوں۔

مستدرک الحاکم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

قابل قبول نماز کی حالت

۲۰۱۰۴..... اللہ عزوجل فرماتے ہیں: ہر نمازی درحقیقت نماز نہیں پڑھتا۔ میں صرف اس شخص کی نماز قبول کرتا ہوں جو میری عظمت کے آگے جھک جائے، میری حرام کردہ چیزوں سے اپنی خواہشات کو روک لے، میری نافرمانی پر اصرار نہ کرے، بھوکے کو کھانا کھلائے، ننگے کو لباس پہنائے، مصیبت زدہ پر رحم کرے، پردیسی کو ٹھکانا دے، یہ سب کچھ میرے لیے کرے، پھر میری عزت کی قسم! میرے جلال کی قسم! اس کے چہرے کا نور میرے نزدیک سورج کے نور سے زیادہ روشن ہوگا۔ اس کے ساتھ ساتھ میں اس کی جہالت کو اس کے لیے حلم و بردباری بنادوں گا، تاریکی کو اس کے لیے روشنی بنادوں گا، وہ مجھے پکارے گا تو میں اس کو لبیک کہوں گا، وہ مجھ سے سوال کرے گا تو میں اس کو عطا کروں گا، وہ مجھ پر قسم اٹھالے گا تو میں اس کی قسم پوری کروں گا، میں اس کو اپنے قرب کا سہارا دوں گا اور میرے ملائکہ اس کی حفاظت کریں گے۔ اس کی مثال میرے نزدیک اس جنت الفردوس کی ہے جس کا پھل کبھی خراب نہیں ہوتا اور اس جنت کی تروتازگی کبھی ماند نہیں پڑتی۔ الدیلمی عن حارثۃ بن وھب

۲۰۱۰۵..... جب تم میں سے کوئی شخص نماز کے لیے کھڑا ہو تو وہ اپنے ہاتھوں سے چکنائی کو دھودے۔ بے شک فرشتوں کو (گوشت وغیرہ کی) چکنائی سے زیادہ کوئی چیز بدبودار محسوس نہیں ہوتی۔ بندہ جب بھی نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے فرشتہ منہ کھول لیتا ہے اور کوئی آیت وغیرہ آدمی کے منہ سے نہیں نکلتی مگر وہ فرشتے کے منہ میں داخل ہوجاتی ہے۔ الدیلمی عن عبد اللہ بن جعفر

۲۰۱۰۶..... اس شخص کی نماز نہیں جو نماز کی اطاعت نہ کرے۔ اور نماز کی اطاعت یہ ہے کہ اس کو فحش اور برے کاموں سے روک دے۔

الدیلمی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۰۱۰۷..... جس نے نماز تو پڑھی، مگر اس کی نماز نے اس کو نیکی کا حکم نہیں دیا اور برائی سے باز نہیں رکھا تو وہ اس نماز کی بدولت اللہ سے دور ہی ہوگا۔

شعب الایمان للبیھقی عن الحسن مرسلاً

۲۰۱۰۸..... نماز کو اچھی طرح ادا کیا کرو۔ میں تم کو اپنے پیچھے سے یوں ہی دیکھتا ہوں جس طرح اپنے آگے سے دیکھتا ہوں۔

ابن عساکر عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۱۰۹..... بہترین چیز جو خدا کو یاد دلائے وہ نفل نماز ہے۔ اور افضل ترین شی جس پر تو سجدہ کرے وہ زمین ہے اور زمین کی نباتات ہیں۔

الدیلمی عن علی رضی اللہ عنہ

۲۰۱۱۰..... گویا میں بنی اسرائیل کے علماء کو بھی دیکھ رہا ہوں کہ نماز میں ان کے دائیں ہاتھ بائیں پر رکھے ہوئے ہیں۔

مصنف ابن ابی شیبہ عن الحسن مرسلاً

۲۰۱۱۱... بہترین نماز لمبے قیام والی نماز ہے۔الطحاوی، السنن لسعید بن منصور عن جابر بن نصر عن عبد اللہ بن حبشی

۲۰۱۱۲... جبرئیل علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے تھے وہ فرمانے لگے: بہترین دعا یہ ہے کہ تم نماز میں کہو:

اللھم لک الحمد کله، ولک الملک کله، ولک الخلق کله، والیک یرجع الامر کله، اسألک من الخیر کله، واعوذبک من الشر کله.

اے اللہ! تمام تعریفیں تیرے لیے ہیں، ساری سلطنت تیری ہے، ساری مخلوق تیری ہے، ہر چیز کا انجام تیرے پاس ہے، میں تجھ سے ہر طرح کی خیر کا سوال کرتا ہوں اور ہر طرح کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

شعب الایمان للبیھقی، الدیلمی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۰۱۱۳... اے ام رافع! جب تو نماز کے لیے کھڑی ہو تو دس بار سبحان اللہ کہہ، دس بار لا الہ الا اللہ کہہ، دس بار الحمد للہ کہہ، دس بار اللہ اکبر کہہ، اور دس بار استغفر اللہ کہہ۔ بے شک تو نے سبحان اللہ کہا تو اللہ پاک نے فرمایا: یہ میرے لیے ہے۔ جب تو نے لا الہ الا اللہ کہا تو اللہ نے فرمایا: یہ میرے لیے ہے۔ جب تو نے الحمد للہ کہا تو اللہ نے فرمایا: یہ میرے لیے ہے، جب تو نے استغفار کیا تو اللہ پاک نے فرمایا: میں نے تیری مغفرت کر دی۔

ابن السنی فی عمل یوم ولیلة عن ام رافع

چوتھی فرع......نماز میں جائز امور کا بیان

۲۰۱۱۴... یہود کی مخالفت کرو، کیونکہ وہ جوتوں اور موزوں میں نماز نہیں پڑھتے۔ابو داؤد مستدرک الحاکم، السنن للبیھقی عن شداد بن اوس

۲۰۱۱۵... اپنے جوتوں میں نماز پڑھ لیا کرو اور یہود کے ساتھ مشابہت مت اختیار کرو۔الکبیر للطبرانی عن شداد بن اوس

۲۰۱۱۶... فرض اور نفل سب نمازوں میں آیات کو شمار کر سکتے ہو۔الخطیب فی التاریخ عن واثلة

۲۰۱۱۷... جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اپنے جوتے پہن لے یا ان کو اپنے قدموں کے درمیان رکھ لے اور ان کے ساتھ کسی کو ایذاء نہ دے، (کہ کسی کے پاس رکھ دے)۔مستدرک الحاکم عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

۲۰۱۱۸... جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے اور اپنے جوتے نکال دے تو ان کے ساتھ کسی کو ایذاء نہ دے، بلکہ ان کو اپنے قدموں کے درمیان میں رکھ لے یا پھر ان کو پہن کر نماز پڑھ لے۔ابو داؤد، ابن حبان، مستدرک الحاکم، السنن للبیھقی عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

۲۰۱۱۹... جب کوئی نماز پڑھے تو اپنے جوتوں کو اپنے دائیں طرف رکھے اور نہ بائیں طرف رکھے۔ دائیں طرف تو ہرگز نہ رکھے جبکہ بائیں طرف اگر کوئی نہ ہو تو رکھ لے ورنہ دونوں پاؤں کے درمیان رکھے۔ابو داؤد، مستدرک الحاکم، السنن للبیھقی عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

۲۰۱۲۰... جب نماز کے دوران کسی کو بچھو نظر آجائے تو بائیں جوتے کے ساتھ اس کو مار ڈالے۔ابو داؤد فی مراسیله عن رجل من الصحابة

۲۰۱۲۱... نماز میں بھی دو کالوں کو قتل کر دو یعنی سانپ اور بچھو کو۔ابو داؤد، النسائی، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

۲۰۱۲۲... جب نماز کے دوران کوئی جوؤں کو پائے تو ان کو قتل نہ کرے بلکہ نماز سے فارغ ہونے تک ان کو چھوڑ دے۔

السنن للبیھقی عن رجل من الانصار

۲۰۱۲۳... (کنکریوں پر) ہاتھ نہ پھیر لیکن اگر تجھے ہر حال پھیرنا ضروری پڑے تو صرف ایک مرتبہ ہاتھ پھیر لے۔ابو داؤد عن معیقیب

الاکمال

۲۰۱۲۴... جبرئیل علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ میرے جوتے میں گندگی لگی ہوئی ہے۔اس لیے میں نے اس کو نکال دیا تھا لہٰذا تم جوتوں میں نماز پڑھ سکتے ہو۔الکبیر للطبرانی عن عبد اللہ بن الشخیر

۲۰۱۲۵..... مجھے جبرئیل علیہ السلام نے خبر دی تھی کہ جوتے میں گندگی ہے۔الاوسط للطبرانی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۱۲۶ جبرئیل علیہ السلام نے مجھے خبر دی تھی کہ ایک جوتے میں گندگی لگی ہے،اس وجہ سے میں نے اس کو نکال دیا تھا لہٰذا تم اپنے جوتوں کو نہ نکالو۔الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۰۱۲۷..... جبرئیل علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے اور مجھے بتایا کہ ان جوتوں میں گندگی لگی ہوئی ہے۔لہٰذا تم میں سے جب کوئی مسجد میں داخل ہو تو اپنے جوتے الٹ پلٹ کر دیکھ لے کہ اگر ان میں گندگی لگی ہوئی ہو تو زمین کے ساتھ رگڑ ڈالے پھر ان میں نماز پڑھ لے۔

المصنف لعبدالرزاق، مسند ابی داؤد الطیالسی، مسند احمد، عبد بن حمید، الدارمی، مسند ابی یعلی، ابن خزیمہ، ابن حبان، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۰۱۲۸..... میں نے اس وجہ سے ان کو نکالا ہے کہ جبرئیل علیہ السلام نے مجھے آکر خبر دی تھی کہ ان میں ناپاکی لگی ہوئی ہے۔پس جب تم مساجد کے دروازوں سے داخل ہو تو پہلے ان کو اچھی طرح دیکھ لیا کرو،اگر ان میں کوئی گندگی لگی ہو تو اس کو کھرچ لیا کرو،پھر اندر آکر ان میں نماز پڑھ لیا کرو۔

عبدالرزاق عن الحکم بن عتیبہ مرسلاً

مسجد میں داخل ہوتے ہوئے پاکی کا خیال کرنا

۲۰۱۲۹..... جب کوئی شخص مسجد میں آئے تو پہلے دیکھ لے اگر اس کے جوتوں میں گندگی اور ناپاکی ہو تو اس کو صاف کر دے پھر ان میں نماز پڑھ لے۔

ابوداؤد عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۰۱۳۰..... فرشتہ میرے پاس آیا تھا اور اس نے مجھے خبر دی تھی کہ میرے جوتے میں گندگی لگی ہوئی ہے،پس جب تم میں سے بھی کوئی شخص مسجد میں آیا کرے تو پہلے اپنے جوتوں کو الٹ پلٹ کر دیکھ لیا کرے اگر ان میں کچھ لگا ہوا ہو تو اس کو صاف کر دیا کرے پھر ان میں نماز پڑھ لے یا اگر چاہے تو نکال دے۔الاوسط للطبرانی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۱۳۱..... اے لوگو! میں نے تو اپنے جوتے پیروں کو آرام دینے کے لیے نکالے تھے،لہٰذا جو جوتے نکالنا چاہے نکال دیا کرے اور جو ان کے ساتھ نماز پڑھنا چاہے ان کے ساتھ نماز پڑھ لیا کرے۔الدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۱۳۲ جو چاہے اپنے جوتوں میں نماز پڑھ لے اور جو چاہے ان کو نکال دے۔عبدالرزاق عن الحکم بن عتیبہ مرسلاً

۲۰۱۳۳..... جو بندہ جوتے پہن کر نماز پڑھتا ہے تو ایک فرشتہ اس کو نداء دیتا ہے: اے اللہ کے بندے! اب نئے سرے سے عمل شروع کر،کیونکہ اللہ نے تیرے پچھلے سب گناہ معاف کر دیئے ہیں۔

جعفر بن محمد بن جعفر الحسینی فی کتاب العروس والدیلمی من طریقه ثنا آدم ثنا لیث عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۱۳۴..... نماز کے کمال میں سے ہے جوتوں میں نماز پڑھنا۔الاوسط للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

کلام:..... اس میں ایک راوی علی بن عاصم ہے،جس کے بارے میں لوگوں نے کلام کیا ہے۔جیسا کہ مزی نے خطیب سے ذکر کیا ہے۔مجمع الزوائد ۲/۵۴۔

۲۰۱۳۵..... یہود کی مخالفت کرو۔اور اپنے موزوں اور جوتوں میں نماز پڑھ لو۔کیونکہ وہ اپنے موزوں اور جوتوں میں نماز نہیں پڑھتے۔

البزار عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:..... حدیث کا مدار عمر بن نبہان پر ہے جو ضعیف ہے۔مجمع الزوائد ۲/۵۴

۲۰۱۳۶..... قرن پھینک دے اور کمان میں نماز پڑھ لے۔الدارقطنی فی السنن، مستدرک الحاکم وتعقب عن سلمة بن الاکوع

فائدہ:..... قرن تیز تلوار اور ترکش وغیرہ کو کہتے ہیں،نماز کے دوران ان کو اتار دینے کا حکم ہے کیونکہ ان سے تکلیف پہنچنے کا خطرہ ہے۔جبکہ

کمان سے کوئی خطرہ نہیں اس کے ساتھ لیس ہو کر نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔

۲۰۱۳۷ کمان میں نماز پڑھ لے اور تیز تلوار وغیرہ کو پھینک دے۔

ابن ابی شیبہ، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم، السنن للبیھقی عن سلمۃ بن الاکوع

۲۰۱۳۸ جب کوئی نماز پڑھے اور جوتے نکال دینا چاہے تو نکال کر دائیں طرف نہ رکھے، کیونکہ ان کو دائیں طرف رکھنے سے گناہ گار ہوگا۔ اور نہ پیچھے رکھے کیونکہ اس سے پچھلے ساتھی کو تکلیف ہوگی بلکہ اپنے گھٹنوں کے درمیان رکھ لے۔ الکبیر للطبرانی عن ابی بکر رضی اللہ عنہ

کلام:...... اس میں زیاد الجصاص ایک راوی ہے، جس کو ابن معین رحمۃ اللہ علیہ نے ضعیف قرار دیا ہے۔ مجمع الزوائد ۲/۵۵۔

۲۰۱۳۹...... جب تو نماز پڑھے تو اپنے جوتوں میں نماز پڑھ۔ اگر ایسا نہیں کرتا تو ان کو اپنے قدموں کے نیچے رکھ لے اور ان کو دائیں بائیں نہ رکھ، اس سے ملائکہ کو اور (آس پاس) لوگوں کو تکلیف ہوگی اور اگر ان کو سامنے رکھے (یہ بھی درست نہیں کیونکہ وہ تیرا قبلہ بن جائیں گے۔

الخطیب فی التاریخ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۰۱۴۰...... آدمی کے جوتے پاؤں میں نہ ہوں تو وہ ان کو سامنے رکھ لے یہ نماز کے کمال میں سے ہے۔ الدیلمی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:...... یہ روایت ضعیف ہے اور مسند الفردوس کی روایت ہے۔

۲۰۱۴۱...... فرض اور نفل نمازوں میں آیتوں کو شمار کر۔ الخطیب عن واثلۃ رضی اللہ عنہ

دوسرا باب...... فوت شدہ نمازوں کی قضاء کے بیان میں

۲۰۱۴۲...... جو نماز کو بھول گیا یا سوتا رہ گیا اس کا کفارہ یہ ہے کہ جیسے ہی یاد آئے نماز پڑھ لے۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، الترمذی، النسائی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۱۴۳ جب کوئی شخص نماز کو بھول جائے یا سوتا رہ جائے تو جیسے یاد آئے اس کو پڑھ لے۔ الترمذی عن ابی قتادہ

۲۰۱۴۴ جب کوئی ایک نماز کو بھول جائے اور پھر دوسری نماز پڑھنے کے دوران اس کو پہلی نماز یاد آجائے تو جس نماز کو پڑھ رہا ہے اس کو پورا کرے پھر فراغت کے بعد پہلی نماز پڑھ لے۔ الکامل لابن عدی، السنن للبیھقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

فائدہ:...... اگر نماز شروع کرنے سے پہلے یاد آجائے تو پھر پہلے اول نماز پڑھے۔ اس کا شرعی مسئلہ یہ ہے کہ بلوغت کے بعد سے اگر پانچ نمازوں سے زائد نمازیں قضاء ہوں تو پھر اس کے ذمہ ترتیب واجب نہیں بلکہ جس نماز کا وقت حاضر ہوا ہے اس کو پہلے پڑھ لے۔ اور اگر اس کے ذمے صرف پانچ یا اس سے کم نمازیں ہیں تو پہلے ان کو پڑھنا ضروری ہے کیونکہ وہ صاحب ترتیب ہے۔ ہاں اگر موجودہ نماز کے وقت نکلنے کا خطرہ دامن گیر ہو تو پہلے موجودہ نماز کو پڑھ لے۔

۲۰۱۴۵...... جو نماز کو بھول جائے تو جیسے ہی اس کو یاد آئے پڑھ لے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

واقم الصلوۃ لذکری

اور نماز قائم کرو میری یاد کے لیے۔ مسلم، ابو داؤد، النسائی ابن ماجہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۱۴۶...... جو نماز بھول جائے تو جیسے یاد آئے پڑھ لے، اس کا اس کے سوا کوئی کفارہ نہیں۔ ابو داؤد، ترمذی ابن ماجہ عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۱۴۷...... اگر اللہ تعالیٰ چاہتا کہ تم نماز سے نہ سوؤ تو تم نہ سو سکتے لیکن اللہ نے چاہا کہ تمہارے بعد والوں کے لیے حل نکل آئے۔ پس جو سو جائے یا بھول جائے یاد آنے اور جاگنے کے بعد پڑھ لے۔ مسند احمد، السنن للبیھقی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۰۱۴۸...... نیند میں نماز سے رہ جائے تو کوتاہی نہیں لیکن بیداری میں رہ جائے تو بڑی کوتاہی ہے۔ پس جب کوئی نماز کو بھول جائے یا اس سے سوتا رہ جائے تو جب یاد آجائے پڑھ لے اور آئندہ روز اس کو اپنے وقت پر پڑھے۔ ابو داؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجہ عن ابی قتادہ

نماز میں غفلت سے احتیاط

۲۰۱۴۹ نیند میں کوتاہی نہیں، کوتاہی تو بیداری میں ہے کہ تو نماز کو اس حد تک مؤخر کر دے کہ دوسری نماز کا وقت شروع ہو جائے۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ

۲۰۱۵۰ آگاہ رہو! ہم اس بات پر اللہ کی حمد (اور اس کا شکر) کرتے ہیں کہ ہم کسی دنیا کے کام میں مشغول نہ تھے جس کی وجہ سے ہم نماز سے رہ گئے۔ بلکہ یہ ہماری روحیں (سوتے لمحے) اللہ کے ہاتھ میں تھیں اس نے جہاں جہاں ان کو چھوڑ دیا تھا۔ پس جو تم میں سے صبح کی نماز آئندہ کل کو پڑھے تو اس کے ساتھ اس کے مثل ایک اور نماز کی قضاء کر لے۔ ابوداؤد عن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ

فائدہ:...... سفر کے دوران حضور اقدس ﷺ کا قافلہ رات کے آخری پہر میں سو تا رہ گیا جب بیدار ہوئے تو یہ ارشاد فرمایا۔ ذیل کی روایت بھی اسی سے متعلق ہے۔

۲۰۱۵۱ ہر آدمی اپنی سواری کا سر پکڑے۔ (اور آگے کے لیے کوچ کرے) کیونکہ اس جگہ میں شیطان ہمارے پاس آچکا ہے۔

مسند احمد، مسلم، النسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۱۵۲ اللہ تعالیٰ نے جب چاہا تمہاری روحوں کو قبض فرمالیا اور جب چاہا ان کو تمہارے پاس واپس لوٹا دیا۔ (لہٰذا اگر نماز رہ گئی ہے تو اس میں تمہارا قصور نہیں ہے)۔ مسند احمد، البخاری، ابوداؤد، النسائی عن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ

الاکمال

۲۰۱۵۳ تم ہلاکت میں نہیں پڑے۔ نماز کو نیند میں محو شخص فوت نہیں کرتا بلکہ بیدار شخص نماز کو فوت کیا کرتا ہے۔

عبدالرزاق عن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ

۲۰۱۵۴ کیا اللہ ہم کو ربا (سود) سے منع کرے اور پھر ہم سے اس کو خود قبول کرے گا؟ کوتاہی تو صرف بیداری کی حالت میں ہوتی ہے۔ (یعنی جو نماز رہ گئی ہے اس کے بدلے صرف وہی نماز ادا کرنا ضروری ہے اس پر زائد کوئی چیز نہیں ورنہ وہ سود ہو جائے گا)۔

عبدالرزاق، الکبیر للطبرانی عن عمران بن حصین

۲۰۱۵۵ کیا اللہ ہم کو ربا سے منع کرے اور تم سے قبول کرلے گا۔ مسند احمد، النسائی عن عمران بن حصین

۲۰۱۵۶ وضو کرو اور نماز پڑھ لو۔ یہ بھول اور غفلت نہیں ہے۔ یہ شیطان کی طرف سے ہے۔ جب رات کو کوئی بستر پر جائے تو یوں کہہ لیا کرے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔ الکبیر للطبرانی عن جندب

فائدہ:...... جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم نے ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر کیا۔ دوران سفر ہم لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم نماز بھول گئے۔ حتیٰ کہ ہم پر سورج طلوع ہو گیا۔ تب آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔

۲۰۱۵۷ جب نماز یاد آئے تب پڑھ لے اور اچھی طرح پڑھے۔ اور اس کے لیے اچھی طرح وضو کرے اور یہی اس کا کفارہ ہے۔

الکبیر للطبرانی عن میمونہ بنت سعد

۲۰۱۵۸ کیا تمہارے لیے میرا اسوہ کافی نہیں ہے۔ نیند میں کوئی کوتاہی نہیں ہے، کوتاہی تو اس پر ہے جو (بیداری میں ہو اور) نماز نہ پڑھے حتیٰ کہ دوسری نماز کا وقت آجائے۔ پس جب تم سے سوتے میں نماز رہ جائے تو بیدار ہوتے ہی پڑھ لے اور آئندہ روز اس نماز کو وقت پر پڑھے۔

ابن سعد، البغوی عن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ

۲۰۱۵۹ الحمد للہ! ہم دنیا کے کسی کام میں مشغول نہ تھے، جس کی وجہ سے نماز سے رہ گئے۔ بلکہ (سوتے ہوئے) ہماری روحیں اللہ کے

ہاتھ میں تھیں۔اس نے جب چاہاان کو چھوڑا پس یہ نماز جس کو آئندہ روز صحیح وقت پر ملے اس کے ساتھ ایک نماز ایسی اور پڑھ لے۔

السنن للبیھقی عن ابی قتادہ

۲۰۱۶۰......تم لوگ تو مردہ تھے۔پھر تم پر اللہ نے تمہاری روحوں کو لوٹایا۔پس جو نماز سے سوتا رہ جائے تو بیدار ہوتے ہی پڑھ لے۔اور جو نماز کو بھول جائے،یاد آتے ہی پڑھ لے۔مسند ابی یعلی، الکبیر للطبرانی عن ابی جحیفة

۲۰۱۶۱ نیند کے دوران کوتاہی نہیں بلکہ کوتاہی تو بیداری کی حالت میں ہے۔پس جب کوئی نماز پڑھنا بھول جائے تو یاد آتے ہی پڑھ لے۔اور آئندہ روز وقت پر پڑھے۔ابو داؤد، النسائی عن ابی قتادہ

۲۰۱۶۲......جو نماز کو بھول گیا اور نماز یاد نہ آئی جب اگلے وقت امام کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا تو پچھلی نماز یاد آئی تب وہ امام کے ساتھ والی نماز کو پوری کر لے۔پھر نماز سے فراغت کے بعد پہلے والی نماز جو بھول گیا تھا پڑھ لے۔پھر اس نماز کو بھی لوٹا لے جو امام کے ساتھ پڑھی ہے۔(بشرطیکہ وہ صاحب ترتیب ہو یعنی اس کے ذمہ پانچ سے زائد نمازیں قضاء نہ ہوں)۔

الاوسط للطبرانی، الخطیب عن ابن عمر وصحح ابو زعة وقفه

۲۰۱۶۳......جو نماز بھول گیا اس کا وقت وہ ہے جب اس کو یاد آئے۔الاوسط للطبرانی السنن للبیھقی وضعفه عن ابی ھریرة رضی اللہ عنه

۲۰۱۶۴......جو نماز کو بھول گیا پھر اس کو وہ نماز یاد نہ آئی مگر اس وقت جب وہ امام کے ساتھ (اگلی) نماز پڑھ رہا تھا۔تو وہ امام کے ساتھ نماز (پوری) کر لے۔پھر فراغت کے بعد وہ نماز پڑھے جس کو وہ بھول گیا تھا۔پھر اس نماز کو بھی لوٹا لے جو اس نے امام کے ساتھ پڑھی تھی۔(کیونکہ وہ صاحب ترتیب ہے)۔السنن للبیھقی وضعفه عن ابن عمر وصحح وقفه

۲۰۱۶۵......جو نماز کو بھول گیا تو اس وقت پڑھ لے جب اس کو یاد آئے (اور) آئندہ روز وقت پر پڑھے۔

الطحاوی، الکبیر للطبرانی، الضیاء للمقدسی عن سمرة رضی اللہ عنه

۲۰۱۶۶......ہم یہاں نماز نہیں پڑھیں گے جہاں شیطان نے ہم کو یہ نماز بھلائی ہے۔عبدالرزاق عن عطاء بن یسار مرسلاً

۲۰۱۶۷......اے لوگو! اللہ نے ہماری روحیں قبض فرمائی تھیں۔اگر وہ چاہتا تو ان کو اور دوسرے وقت بھی لوٹا سکتا تھا۔پس جب کوئی نماز سے سوتا رہ جائے یا نماز بھول جائے پھر اس کو یاد آئے تو وہ اس کو اسی طرح پڑھے،جس طرح اپنے وقت پر پڑھتا تھا۔پھر فرمایا:
شیطان بلال کے پاس آیا۔بلال نماز پڑھ رہے تھے۔چنانچہ شیطان نے ان کو لٹا دیا اور مسلسل ان کو تھپکیاں دیتا رہا جس طرح بچے کو تھپکی دی جاتی ہے حتیٰ کہ وہ سو گئے۔موطا امام مالک عن زید بن اسلم مرسلاً

۲۰۱۶۸......جب یاد آئے نماز پڑھ لے۔الاوسط للطبرانی عن ابی سعید رضی اللہ عنه

تیسرا باب......مسافر کی نماز کے بارے میں

۲۰۱۶۹......مسافر کی نماز دو رکعات ہیں حتیٰ کہ وہ اپنے گھر واپس آئے یا مر جائے۔الخطیب فی التاریخ عن عمر رضی اللہ عنه

فائدہ:......مسافر سے مراد شرعی سفر (جو اڑتالیس میل ہے جس کا کلومیٹر تقریباً ستتر بنتا ہے) کا مسافر ہے۔یعنی اس قدر مسافت جانے کا ارادہ کرے تو اپنے شہر سے نکلتے ہی وہ مسافر ہے۔بشرطیکہ پندرہ دن سے کم ارادہ سفر پر رہنے کا ہو اگر پندرہ دن یا اس سے زیادہ قیام کا ارادہ ہو تو وہ اس جگہ پہنچنے کے بعد مسافر نہ رہے گا صرف راستے میں مسافر ہوگا،مقررہ مقام اس کے لیے وطن عارضی ہوگا۔جہاں وہ پوری نماز پڑھے گا۔تفصیلات فقہی کتب میں ملاحظہ فرمائیں۔

۲۰۱۷۰......جب آدمی کسی شہر میں اہل وعیال بنا لے تو وہاں وہ مقیم والی نماز پڑھے گا۔مسند الفردوس عن عثمان رضی اللہ عنه

۲۰۱۷۱......اے شہر والو! تم چار رکعت پوری کرو ہم تو مسافر قوم ہیں۔ابو داؤد عن عمران بن حصین

فائدہ:...... حضور اکرم ﷺ جب مکہ تشریف لے گئے تو چونکہ وہاں آپ مسافر تھے اس لیے نماز کی دو رکعت پڑھانے کے لیے سلام پھیر دیا اور پیچھے چونکہ مقیم لوگ تھے اس لیے ان کو ارشاد فرمایا: کہ تم اپنی بقیہ دو رکعات پوری کرلو۔
قصر صرف ظہر، عصر اور عشاء کے فرضوں میں ہے یعنی ان نمازوں میں فرض چار کی بجائے دو رکعت پڑھے۔ بقیہ تمام نمازیں اسی طرح ہیں۔

۲۰۱۷۲..... جب تم دونوں سفر کرو تو اذان دو اور اقامت کہو پھر تم میں جو بڑا ہو وہ امامت کرائے۔ ترمذی، نسائی ابن حبان مالک بن الحویرث

۲۰۱۷۳..... مسافر پر جمعہ (واجب) نہیں ہے۔ الاوسط للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

فائدہ:...... یعنی مسافر پر واجب نہیں اگر جماعت کے ساتھ کہیں میسر ہو تو پڑھ لے تب اس سے ظہر کی نماز ساقط ہو جائے گی۔ ورنہ ظہر کی نماز قصر کے ساتھ ادا کرلے۔

مسافر منیٰ وغیرہ پر قصر کرے گا

۲۰۱۷۴..... مسافر کی نماز منیٰ اور دوسری جگہ دو رکعات ہیں۔ ابو امیة الطرسوسی فی مسندہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

فائدہ:...... فرض کے علاوہ دیگر سنن و نوافل معاف ہیں اگر پڑھ لے تو مستحسن ہے اور فرض چار کی بجائے دو دو رکعات ہیں جبکہ فجر اور مغرب کے فرض اسی طرح فرض ہیں۔

۲۰۱۷۵..... یہ (قصر نماز) ایک صدقہ ہے جو اللہ نے تم پر کیا ہے پس اللہ کے صدقے کو قبول کرو۔
البخاری، مسلم، الترمذی، النسائی، ابو داؤد، ابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۱۷۶..... تم میں بہترین لوگ وہ ہیں جو سفر کریں تو نماز میں قصر کریں اور روزہ چھوڑ دیں۔
الشافعی، البیهقی فی المعرفة عن سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ

فائدہ:...... سفر میں روزہ رکھنا فرض نہیں بلکہ بعد میں اس کی قضاء کرلینا فرض ہے۔

۲۰۱۷۷..... جو کسی شہر میں اہل وعیال بسا لے وہ وہاں (مقیم کی پوری) نماز پڑھے۔ مسند احمد عن عثمان رضی اللہ عنہ

۲۰۱۷۸..... سفر میں پوری نماز پڑھنے والا ایسا ہے جیسے کوئی حضر (اپنے وطن) میں قصر نماز ادا کرے۔
الدارقطنی فی الافراد عن ابی هريرة رضی اللہ عنہ

۲۰۱۷۹..... نماز سواری کے جانور پر اس طرح، اس طرح، اس طرح اور اس طرح ہے۔ مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن ابی موسیٰ

فائدہ:...... سواری پر فرض کے علاوہ دیگر نمازیں ہر اس طرف منہ کر کے پڑھی جاسکتی ہیں جہاں سواری کا رخ ہو جائے۔ لیکن فرض نماز اتر کر قبلہ رو ادا کرنا فرض ہے۔

الاکمال

۲۰۱۸۰..... بیٹھ! میں تجھے نماز اور روزہ کے بارے میں بتاتا ہوں۔ اللہ پاک نے مسافر سے آدھی نماز ساقط کردی ہے اور روزے کو مسافر، مریض اور حاملہ عورت سے (اس وقت کے لیے) ساقط کردیا ہے۔ الکبیر للطبرانی عن انس بن مالک رجل من کعب

فائدہ:...... حاملہ، مسافر اور مریض سے روزے معاف ہیں لیکن بعد میں قضاء فرض ہے۔ جبکہ حائضہ اور نفاس والی عورت سے حیض اور نفاس کے دوران نمازیں بالکل معاف ہیں۔

۲۰۱۸۱..... اللہ پاک نے مسافر سے آدھی نماز ساقط کردی ہے اور روزے مسافر، دودھ پلانے والی اور حاملہ عورت سے معاف کردیئے ہیں (جبکہ بعد میں ان کی قضاء ضروری ہے)۔ الجامع لعبدالرزاق، مسند احمد، عبد بن حمید، ابو داؤد، ترمذی حسن، النسائی، ابن ماجہ، البغوی،

ابن خزیمه، الطحاوی، ابن قانع، الکبیر للطبرانی، السنن للبیهقی، السنن لسعید بن منصور عن انس بن مالک الکعبی
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ اور امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: انس بن مالک کعبی سے کوئی روایت منقول نہیں۔

۲۰۱۸۲ ... اللہ تعالیٰ نے مسافر سے آدھی نماز اور روزہ (سفر کے دوران) معاف کر دیا ہے۔

الکبیر للطبرانی عن ابی امیة، الکبیر للطبرانی عن ابی امیة الضمری

۲۰۱۸۳ ... (نفل) نماز سفر کے دوران سواری کی پیٹھ پر دوران سفر یوں، یوں، یوں اور یوں (ہر طرف منہ کر کے) ادا کی جا سکتی ہے۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن ابی موسٰی

۲۰۱۸۴ ... اے شہر والو! تم چار رکعات پڑھو، ہم تو مسافر قوم ہیں۔ ابو داؤد عن عمران بن حصین

فائدہ: ...... عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں فتح مکہ کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھا۔ آپ مکہ میں اٹھارہ راتیں ٹھہرے۔ آپ نے ہمیشہ دو رکعتیں ہی پڑھیں۔

احناف کے ہاں سفر میں پندرہ دن یا اس سے زائد عرصہ گزرنے کا ارادہ ہو تو نماز مکمل ضروری ہے۔ لیکن اگر شروع میں ارادہ پندرہ یوم سے کم ہو لیکن پھر آج کل آج کل کرتے کرتے جتنے دن زیادہ ہو جائیں اس سے قصر نماز میں کوئی فرق نہیں پڑتا خواہ اس طرح وہ سال بھر بھی رہ لے تب بھی قصر نماز ادا کرے گا۔

۲۰۱۸۵ ... سفر کی نماز دو دو رکعات ہیں۔ جس نے سنت کو ترک کیا اس نے کفر کیا۔ الدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنه

۲۰۱۸۶ ... اے اہل مکہ! نماز کو چار برید سے کم میں قصر نہ کرو، مکہ سے عسفان تک۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنه

فائدہ: ...... برد برید کی جمع ہے برید بارہ میل بنتا ہے، اس طرح شرعی سفر کی مقدار اڑتالیس میل ہوئی۔

۲۰۱۸۷ ... کوچ کرنے والے کے لیے (یعنی مسافر کے لیے) دو رکعات ہیں۔ اور مقیم کے لیے چار رکعات ہیں، جو مکہ میں پیدا ہوا اور مدینے کی طرف اس نے ہجرت کی (تو وہ مدینہ میں پوری اور مکہ میں قصر نماز پڑھے گا) پس میں مدینے سے ذی الحلیفہ کی طرف سے نکلا تو میں نے دو رکعت پڑھنا شروع کر دیں حتیٰ کہ میں مدینے واپس آؤں۔ الحسن بن سفیان عن ابی بکر رضی اللہ عنه

الجمع ...... دو نمازوں کو ایک وقت میں پڑھنا

۲۰۱۸۸ ... جب تم میں سے کسی کو ایسا کوئی کام پیش آ جائے جس سے اس کو نماز فوت ہونے کا اندیشہ ہو تو وہ اس طرح نماز پڑھ لے یعنی دو نمازوں کو جمع کر لے۔ النسائی عن ابن عمر

فائدہ: ...... یہ حکم صرف مزدلفہ کے لیے ہے کہ وہاں دو نمازوں کو ایک وقت میں یعنی جیسے ظہر کو اس کے آخری وقت میں اور عصر کو اس کے اول وقت میں پڑھ لے۔ ورنہ عام طور پر دونوں نمازوں کو ایک وقت میں سخت گناہ ہے جیسا کہ ذیل کی حدیث میں آ رہا ہے۔

۲۰۱۸۹ ... جس نے دو نمازوں کو (ایک وقت میں) بغیر عذر پڑھا وہ کبائر کے ابواب میں سے ایک باب پر پہنچ گیا (کبیرہ گناہ کا مرتکب ہو گیا)۔

الترمذی، مستدرک الحاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنه

کلام: ...... اس میں حسین بن قیس ضعیف راوی ہے۔

الاکمال

۲۰۱۹۰ ... جب تم میں سے کسی کو کسی کام کی جلدی ہو اور وہ چاہے کہ مغرب کو مؤخر کرے اور عشاء کو جلدی پڑھے اس طرح دونوں کو ملا کر پڑھ لے تو وہ ایسا کر سکتا ہے۔ ابن جریر عن ابن عمر رضی اللہ عنه

۲۰۱۹۱......بغیر عذر کے دو نمازوں کو جمع کرنا کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔السنن للبیهقی و ضعفه عن ابن عباس رضی الله عنه

معذور کی نماز......از الاکمال

۲۰۱۹۲......جب تجھ سے بیٹھ کر بھی نماز ادا نہ ہو سکے تو لیٹ کر نماز پڑھ لے۔الخطیب فی المتفق و المفترق عن عمران بن حصین

۲۰۱۹۳......جو تم میں سے زمین پر سجدہ کرنے کی ہمت رکھے وہ زمین ہی پر سجدہ کرے اور جو سجدہ کرنے کی ہمت نہ پائے وہ (مٹی وغیرہ) کسی شی کو اٹھا کر پیشانی سے ملا کر سجدہ نہ کرے بلکہ رکوع وسجود میں سر کے اشارے سے کام لے۔ الاوسط للطبرانی عن ابن عمر رضی الله عنه

۲۰۱۹۴......اس کو چھوڑ اگر تو زمین پر سجدہ کر سکتا ہے تو ٹھیک ورنہ اشاروں کے ساتھ نماز پڑھ اور رکوع سے زیادہ سجدہ کو پست کر۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی الله عنه

فائدہ:......رسول اللہ ﷺ نے ایک مریض کی عیادت کی وہ نماز پڑھ رہا تھا اور تکیہ پر سجدہ کرتا تھا۔تب آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔

۲۰۱۹۵......ممکن ہو تو زمین پر ہی نماز پڑھو۔ورنہ اشاروں کے ساتھ پڑھ لو۔اور سجدوں کو رکوع سے زیادہ پست کرو۔

السنن للبیهقی عن جابر رضی الله عنه

۲۰۱۹۶......مریض کھڑا ہو کر نماز پڑھے لیکن اگر اس کو مشقت ہو تو بیٹھ کر پڑھ لے تب بھی مشقت ہو تو سر کے اشارے کے ساتھ پڑھ لے اگر اس میں بھی مشقت ہو تو تسبیح کر لے۔الاوسط للطبرانی عن ابن عباس رضی الله عنه

۲۰۱۹۷......مریض سے ممکن ہو تو کھڑے ہو کر نماز ادا کرے،اگر ہمت نہ ہو تو بیٹھ کر پڑھے،اگر اس کی بھی ہمت نہ ہو تو رکوع وسجود کو اشاروں سے ادا کر لے اور سجدے کے اشارے کو رکوع سے زیادہ جھک کر کرے۔اگر بیٹھ کر پڑھنے کی ہمت نہ ہو تو دائیں کروٹ پر قبلہ رو ہو کر لیٹ جائے،اگر اس طرح لیٹنے کی ہمت نہ ہو تو چت لیٹے اور پاؤں قبلہ کی طرف کر لے تا کہ قبلہ رو ہو جائے (اور اشاروں سے نماز پڑھ لے)۔

السنن للبیهقی عن الحسین بن علی مرسلاً

۲۰۱۹۸......نماز کو بیٹھ کر پڑھنے والا کھڑے ہو کر پڑھنے والے سے آدھا اجر پاتا ہے۔مصنف عبدالرزاق عن ابن عمر رضی الله عنه

۲۰۱۹۹......کھڑے ہو کر نماز پڑھ،یہی افضل ہے۔اور جس نے بیٹھ کر نماز پڑھی اس کے لیے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے کا نصف اجر ہے۔اور جس نے لیٹ کر نماز پڑھی اس کے لیے بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کا نصف اجر ہے۔الکامل لابن عدی، ابن حبان عن عمران بن حصین

۲۰۲۰۰......بیٹھ کر نماز پڑھنے والا کھڑے ہو کر پڑھنے والے سے نصف اجر پاتا ہے۔

ابن ابی شیبه عن ابن عمرو رضی الله عنه، ابوداؤد عن عائشه رضی الله عنها

۲۰۲۰۱......بیٹھنے والے کی نماز قائم کی نماز سے نصف ہے۔اور قائم (لیٹنے والے) کی نماز بیٹھنے والے کی نماز سے نصف ہے۔

الکامل لابن عدی، الکبیر للطبرانی عن عمران بن حصین

۲۰۲۰۲......جالس (بیٹھنے والے) کی نماز قائم کی نماز سے نصف اجر رکھتی ہے۔مسند احمد عن عائشه رضی الله عنها

عورت کی نماز......الاکمال

۲۰۲۰۳......جب نماز میں عورت بیٹھ جائے تو ایک ران کو دوسری ران پر رکھ لے، جب سجدہ کرے تو پیٹ کو رانوں پر ملا لے تا کہ زیادہ سے زیادہ پردہ ہو۔اس حال میں اللہ تعالیٰ اس کو دیکھتا ہے اور فرماتا ہے: اے ملائکہ! میں تم کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اس کی مغفرت کر دی ہے۔

الکامل لابن عدی، السنن للبیهقی وضعفه عن ابن عمر رضی الله عنه

۲۰۲۰۴......اللہ پاک عورت کی نماز قبول نہیں فرماتا جب تک کہ وہ اپنی زیب وزینت کو نہ چھپا لے اور نہ اس لڑکی کی جو بالغ ہو چکی ہو نماز قبول

فرماتا ہے جب تک کہ وہ اوڑھنی اوڑھ کر نماز نہ پڑھے۔ الاوسط للطبرانی عن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ

۲۰۲۰۵ ... جب لڑکی حائضہ (بالغ) ہوجائے تو اس کی نماز قبول نہیں ہوتی جب تک اوڑھنی نہ اوڑھے۔ ابن ابی شیبہ عن الحسن مرسلاً

۲۰۲۰۶ ... بالغ لڑکی کی نماز بغیر دوپٹے کے جائز نہیں۔ البیھقی فی المعرفة عن عائشہ رضی اللہ عنھا

۲۰۲۰۷ جب زرہ (یا جبہ) مکمل ہو جو قدموں کی پشت کو ڈھانپ رہا ہو۔ ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن ام سلمة رضی اللہ عنھا

فائدہ: ...... ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا کہ عورت زرہ اور اوڑھنی میں نماز پڑھ سکتی ہے جس پر ازار نہ ہو۔ تب آپ نے مذکورہ جواب ارشاد فرمایا۔

۲۰۲۰۸ ... اے علی! اپنی عورتوں کو حکم دو کہ وہ بغیر زیور کے نماز نہ پڑھیں، خواہ ایک تسمہ ہی گلے میں حمائل کرلیں۔

الاوسط للطبرانی عن علی رضی اللہ عنہ

۲۰۲۰۹ ... اے علی! اپنی عورتوں کو حکم دو کہ (زیور سے) بالکل خالی ہوکر نماز نہ پڑھیں نیز ان کو حکم دو کہ اپنی ہتھیلیاں مہندی کے ساتھ رنگین کرلیں اور مردوں کی ہتھیلیوں کے ساتھ مشابہت نہ کریں۔ ابن النجار عن علی رضی اللہ عنہ

صلوٰۃ الخوف ...... الاکمال

۲۰۲۱۰ صلوٰۃ الخوف میں امام کھڑا ہو اور اس کے ساتھ ایک جماعت کھڑی ہو اور وہ امام کے ساتھ ایک سجدہ کریں جبکہ دوسری جماعت دشمن اور اس جماعت کے درمیان حائل ہو جائے۔ پھر یہ امیر کے ساتھ سجدہ کرنے والے لوگ لوٹ جائیں اور ان لوگوں کی جگہ چلے جائیں جنہوں نے نماز نہیں پڑھی۔ اور وہ لوگ آجائیں اور آکر اپنے امیر کے ساتھ ایک سجدہ کرلیں۔ پھر امام نماز پوری کرکے لوٹ جائیں جبکہ ہر ایک جماعت اپنی اپنی نماز کا ایک ایک سجدہ پورا کرلیں۔ اور اگر خوف اس سے زیادہ سخت ہو تو پیادہ پا اور سوار حالت میں نماز پڑھ لیں۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

فائدہ: ...... صلوٰۃ الخوف سے مراد یہ ہے کہ حالت جنگ میں تمام لوگ بیک وقت نماز نہ پڑھ سکتے ہوں اور سب کے سب ایک ہی امام کے پیچھے نماز پڑھنا چاہیں تو اس کی صورت حدیث میں بیان کی گئی ہے اسی کو صلوٰۃ الخوف کہیں گے۔ اور ایک سجدہ سے مراد ایک رکعت ہے۔ یعنی ہر گروہ ایک ایک رکعت امام کے ساتھ اور ایک ایک رکعت خود ادا کریں گے۔

۲۰۲۱۱ ... مسابقہ (خوف) کی نماز میں امام کے بعد ایک رکعت تو آدمی کسی بھی طرح جیسے اس کو ممکن ہو پڑھ لے۔

البزار عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

کلام: ...... روایت ضعیف ہے، محمد بن عبدالرحمٰن السلیمانی کی وجہ سے جو کہ انتہائی ضعیف راوی ہے۔ مجمع الزوائد ۲/۱۹۶۔

۲۰۲۱۲ ...... صلوٰۃ الخوف میں سہو کا سجدہ نہیں۔

الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود، میسرة بن علی فی مسیخة و خیثمة الطرابلسی فی جزئه عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

چوتھا باب ...... جماعت اور اس سے متعلق احکام

اس میں چار فصلیں ہیں۔

فصل اول ...... جماعت کی ترغیب میں

۲۰۲۱۳ ... دو آدمیوں کی نماز جن میں سے ایک دوسرے کی امامت کرے اللہ کے ہاں زیادہ اچھی ہے جدا جدا چار آدمیوں کی نماز سے۔ چار

آدمیوں کی نماز جن میں سے ایک دوسروں کی امامت کرے اللہ کے ہاں جداجدا آٹھ آدمیوں کی نماز سے زیادہ اچھی ہے۔اور آٹھ آدمیوں کی نماز جن میں ایک دوسروں کو نماز پڑھائے اللہ کے ہاں سو آدمیوں کی جداجدا نماز سے بہتر ہے۔الکبیر للطبرانی، السنن للبیهقی عن قباث بن اشیم

۲۰۲۱۴..... جماعت کی نماز جداجدا نماز سے ستائیس درجہ زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔

مؤطا امام مالك، مسند احمد، البخاری، مسلم، الترمذی، النسائی، ابن ماجة عن ابن عمر رضی الله عنه

جماعت کا ثواب پچیس گنا زیادہ ہے

۲۰۲۱۵..... جماعت کی نماز بغیر جماعت کی نماز سے پچیس درجہ زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔

مسند احمد، البخاری، ابن ماجة عن ابی سعید رضی الله عنه

۲۰۲۱۶..... جماعت کی نماز جدا نماز سے پچیس درجہ زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔مسند عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۰۲۱۷..... آدمی کی نماز جماعت کے ساتھ گھر اور بازار میں تنہا نماز سے پچیس درجہ زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔پس جب تم میں سے کوئی وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر مسجد میں آئے اور اس کا ارادہ صرف نماز کا ہو۔تو وہ کوئی قدم نہیں اٹھاتا مگر اللہ پاک اس کے ذریعے اس کا ایک درجہ بلند فرمادیتے ہیں۔ایک برائی مٹادیتے ہیں حتیٰ کہ وہ مسجد میں داخل ہو۔جب وہ مسجد میں داخل ہوگا تو وہ نماز میں شمار ہوگا جب تک نماز (کا انتظار) اس کو (نماز کی جگہ مسجد میں) روکے رکھے۔اور ملائکہ اس پر دعائے رحمت بھیجتے رہیں گے:

اللهم اغفر له اللهم ارحمه اللهم تب علیه

اے اللہ! اس کی مغفرت فرما، اے اللہ! اس پر رحم فرما، اے اللہ! اس کی توبہ قبول فرما۔

جب تک کہ وہ کسی کو ایذا نہ دے یا بے وضو نہ ہو جائے۔مسند احمد، البخاری، مسلم، ابو داؤد، ابن ماجة عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۰۲۱۸..... جماعت کی نماز تنہا کی نماز پر پچیس درجہ زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔اور رات اور دن کے ملائکہ فجر کی نماز میں جمع ہوجاتے ہیں۔

البخاری، مسلم عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۰۲۱۹..... آدمی کا جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا تنہا پڑھنے سے چوبیس یا پچیس درجہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ابن ماجة عن ابی رضی الله عنه

۲۰۲۲۰..... امام کے ساتھ نماز پڑھنا اکیلے نماز پڑھنے سے پچیس درجہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔مسلم عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۰۲۲۱..... جماعت کی نماز تمہارے اکیلے کی نماز سے پچیس حصے زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔النسائی، ابن ماجة عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۰۲۲۲..... آدمی کی نماز جماعت میں اکیلے نماز سے پچیس درجہ زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔پس جب کوئی آدمی جنگل بیابان میں نماز پڑھتا ہے اس کے وضوء، رکوع اور سجود کو مکمل کرتا ہے تو اس کی نماز پچاس درجہ زیادہ ثواب رکھتی ہے۔

عبد بن حمید، مسند ابی یعلی، صحیح ابن حبان، مستدرك الحاکم عن ابی سعید رضی الله عنه

۲۰۲۲۳..... آدمی کی نماز گھر میں ایک ہی نماز ہے، آدمی کی ایک نماز قبیلے کی مسجد میں پچیس نمازیں ہیں۔آدمی کی ایک نماز جس مسجد میں جمعہ ہوتا ہے پانچ سو نمازیں ہیں۔آدمی کی ایک نماز مسجد اقصیٰ میں پچاس ہزار نمازیں ہیں، آدمی کی ایک نماز میری اس مسجد (مسجد نبوی ﷺ) میں پچاس ہزار نمازیں ہیں اور آدمی کی ایک ہی نماز مسجد حرام میں ایک لاکھ نمازیں ہیں۔ابن ماجة عن انس رضی الله عنه

کلام:..... ابن کتاب اقامۃ الصلوٰۃ باب ماجاء فی الصلوٰۃ فی المسجد الجامع۔

اس حدیث کی سند ضعیف ہے دیکھئے زوائد ابن ماجہ۔

۲۰۲۲۴..... دو یا دو سے زائد آدمیوں کی اکٹھے نماز جماعت ہے۔ابن ماجة، الکامل لابن عدی، عن ابی موسی رضی الله عنه، مسند احمد، الکبیر للطبرانی، الکامل لابن عدی عن ابی امامة، السنن للدارقطنی عن عمرو، ابن سعد البغوی، الباوردی عن الحکم بن عمیر

۲۰۲۲۵......دو کی نماز ایک سے بہتر ہے۔ تین کی نماز دو سے بہتر ہے اور چار کی نماز تین سے بہتر ہے۔ پس تم پر جماعت لازم ہے۔ بے شک اللہ پاک میری امت کو ہدایت ہی پر متفق کرے گا۔ مسند احمد عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۲۰۲۲۶......جب نماز کے لیے اقامت کہہ دی جائے تو اسی فرض کے علاوہ کوئی نماز (جائز) نہیں۔

مسلم، ابو داؤد، ابن ماجہ، الترمذی، النسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۲۲۷......نماز میں لوگوں میں سب سے زیادہ اجر پانے والا سب سے دور سے چل کر آنے والا شخص ہے۔ اور جو شخص نماز کا انتظار کرتا ہے حتیٰ کہ اس کو امام کے ساتھ پڑھ لے اس شخص سے زیادہ اجر والا ہے جو (اکیلے ہی) نماز پڑھے اور سو جائے۔

البخاری، مسلم عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۲۲۸......جو مسجد میں نماز کا انتظار کرتا ہے وہ نماز ہی میں ہے جب تک بے وضو نہ ہو جائے۔

مسند احمد، النسائی، ابن حبان عن سھل بن سعد

۲۰۲۲۹......آدمی جب امام کے ساتھ نماز پڑھتا ہے تو واپس لوٹنے تک اس کے لیے رات کی (تہجد کی) نماز (میں کھڑے ہونے) کا ثواب لکھا جاتا ہے۔ النسائی، ابن ماجہ، ابن حبان عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۲۰۲۳۰......جو امام کے ساتھ کھڑا ہو حتیٰ کہ نماز پڑھ کر لوٹے تو اس کے لیے رات کا قیام لکھا جاتا ہے۔

مسند احمد، ابن ماجہ، ابو داؤد، الترمذی، النسائی عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۲۰۲۳۱......جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا پچیس درجہ زیادہ ثواب رکھتا ہے۔ جب کوئی جنگل بیابان میں نماز پڑھتا ہے اور رکوع وسجود کو مکمل کرتا ہے تو اس کی نماز پچاس درجہ زیادہ ثواب رکھتی ہے۔ ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۰۲۳۲......جماعت کی نماز تنہا کی نماز پر پچیس درجہ زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔ اور گھر میں نفل نماز پر مسجد کی نفل نماز ایسی فضیلت رکھتی ہے جیسی جماعت کی فضیلت تنہا پر۔ ابن السکن عن ضمرۃ بن حبیب عن ابیہ

۲۰۲۳۳......جب کوئی گھر سے نکل کر مسجد جاتا ہے تو ایک پاؤں اٹھانے پر نیکی لکھی جاتی ہے اور دوسرا پاؤں رکھنے پر برائی مٹائی جاتی ہے۔

مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیھقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۲۳۴......جو (جماعت کی) فرض نماز کی طرف چل کر جائے وہ حج کی مانند ہے اور جو نفل نماز کے لیے چل کر جائے وہ عمرے کی مانند ہے۔

الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

اندھیرے میں مسجد جانے والوں کو بشارت

۲۰۲۳۵......تاریکی میں مسجدوں کی طرف جانے والوں کو قیامت کے دن پورے نور کی خوشخبری سنادو۔

ابو داؤد، ابن ماجہ عن بریدہ، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم، عن انس وسھل بن سعد

۲۰۲۳۶......تاریکی میں مسجدوں کی طرف جانے والے وہی لوگ ہیں جو اللہ کی رحمت میں غوطے لگاتے ہیں۔

ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۲۳۷......جو لوگ تاریکیوں میں مساجد میں آنا جانا رکھتے ہیں، انہی کے لیے اللہ پاک قیامت کے دن چمکدار نور روشن کردے گا۔

الاوسط للطبرانی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۲۳۸......جو صبح وشام مسجد میں آیا اللہ پاک اس کے لیے ہر صبح وشام جنت کی ضیافت کا اہتمام فرمائیں گے۔

مسند احمد، بخاری، مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۲۳۹.....اللہ پاک جماعت میں پڑھی جانے والی نماز کو پسند فرماتے ہیں۔مسند احمد عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۲۴۰. علم سیکھنے کے لیے صبح وشام آنا جانا اللہ کے ہاں جہاد فی سبیل اللہ سے بڑھ کر ہے۔

ابو مسعود الاصبهانی فی معجمه، ابن النجار، مسند الفردوس عن ابن عباس رضی الله عنه

۲۰۲۴۱.....جماعت پر اللہ کا ہاتھ ہے۔الترمذی عن ابن عباس رضی الله عنه

۲۰۲۴۲. جماعت رحمت ہے اور فرقت (تنہائی) عذاب ہے۔عبد الله فی زوائد المسند والقضاعی عن النعمان بن بشیر

۲۰۲۴۳.....بندہ جب جماعت کے ساتھ نماز پڑھتا ہے پھر اللہ سے سوال کرتا ہے تو اللہ کو حیاء آتی ہے کہ اس کو بغیر اس کی حاجت پوری کرائے واپس لوٹائے۔ابن النجار عن أبی سعید رضی الله عنه

۲۰۲۴۴.....تمہارے نشانات قدم لکھے جاتے ہیں۔جو با جماعت نماز کی طرف جانے کے لیے قدموں سے پڑتے ہیں۔

الترمذی عن ابی سعید رضی الله عنه

۲۰۲۴۵.....تمہارے ہر شخص کے لیے ہر قدم کے عوض ایک درجہ ہے۔مسلم عن جابر رضی الله عنه

۲۰۲۴۶.....مسجد سے جو زیادہ سے زیادہ دور ہے وہ زیادہ سے زیادہ اجر پانے والا ہے۔

مسند احمد، ابو داؤد، ابن ماجه، مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیهقی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۰۲۴۷.....اے بنی سلمہ! کیا تم مسجد کی طرف آنے والے نشانات قدم کا ثواب شمار نہیں کرتے۔

مسند احمد، ابن ماجه، بخاری عن انس رضی الله عنه

۲۰۲۴۸.....اے بنی سلمہ! تم اپنے گھروں ہی میں رہو تمہارے نشانات قدم لکھے جاتے ہیں۔مسند احمد، مسلم عن جابر رضی الله عنه

فائدہ:......بنی سلمہ کے گھر مسجد سے دور تھے انہوں نے مسجد نبوی کے قریب منتقل ہونے کی ضرورت حضور ﷺ سے ذکر کی تو آپ ﷺ نے یہ جواب ارشاد فرمایا۔

۲۰۲۴۹. آدمی کی نماز جماعت کے ساتھ تنہا نماز پر پچیس درجہ زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔ترمذی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۰۲۵۰.....مجھے یہ بات بہت پسند آئی کہ مسلمانوں کی نماز ایک ساتھ ہو۔حتیٰ کہ میں نے ارادہ کیا کہ نماز کے وقت کچھ لوگوں کو گھروں کی طرف پھیلا دیا کروں اور کچھ لوگوں کو ٹیلوں پر کھڑا کردوں جو مسلمانوں کو نماز کے لیے بلائیں۔ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن رجال

۲۰۲۵۱.....یہ نمازیں عشاء اور فجر کی منافقوں پر سب سے زیادہ بھاری نمازیں ہیں۔لیکن اگر ان کو ان دونوں نمازوں کی فضیلت معلوم ہو جائے تو وہ ان کی طرف گھسٹ گھسٹ کر بھی آئیں۔اور تم اپنے اوپر پہلی صف کو لازم کرلو۔کیونکہ وہ ملائکہ کی صف کے برابر ہے۔اگر تم کو اس کی فضیلت معلوم ہو جائے تو تم اس کے لیے ایک دوسرے سے آگے بڑھو۔اور آدمی کی نماز ایک آدمی کے ساتھ تنہا نماز سے زیادہ پاکیزہ ہے۔دو آدمیوں کے ساتھ نماز ایک آدمی کے ساتھ نماز پڑھنے سے زیادہ پاکیزہ ہے۔اور جس قدر جماعت زیادہ ہو وہ اللہ کے ہاں زیادہ محبوب ہے۔

مسند احمد، ابو داؤد، النسائی، ابن ماجه، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن ابی بن کعب

۲۰۲۵۲. جس نے وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا پھر مسجد کی طرف چل پڑا، لیکن لوگوں کو پایا کہ وہ نماز پڑھ کر فارغ ہو چکے ہیں تو اللہ پاک اس کو بھی ان لوگوں کا اجر عطا فرمائیں گے۔جنہوں نے جماعت کے ساتھ نماز پڑھی۔اور ان کے اجر میں سے کوئی کمی نہ فرمائیں گے۔

مسند احمد، ابو داؤد، النسائی، مستدرک الحاکم عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۰۲۵۳. جس نے اللہ کے لیے چالیس یوم تک جماعت کے ساتھ نماز پڑھی اور تکبیر اولیٰ کو فوت نہ ہونے دیا اس کے لیے دو پروانے لکھے جائیں گے۔جہنم سے براءت کا پروانہ و نفاق سے براءت کا پروانہ۔الترمذی عن انس رضی الله عنه

الاکمال

۲۰۲۵۴...... جماعت کے ساتھ پڑھی جانے والی نماز آدمی کی اکیلے سے چوبیں درجے زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔عبدالرزاق عن الحسن مرسلا

۲۰۲۵۵...... جماعت کی نماز اکیلے سے چوبیں درجے زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔اور ایک حصہ خود اس کی نماز ہے اور یوں وہ نماز پچیس درجے افضل ہو جاتی ہے۔الکبیر للطبرانی عن زید بن ثابت رضی اللہ عنہ، مصنف عبدالرزاق عن زید بن ثابت موقوفا

۲۰۲۵۶...... جماعت کی نماز تنہا نماز سے پچیس درجے زیادہ فضیلت رکھتی ہے اور ہر ان پچیس میں سے نماز اس کی نماز کے مثل ہوتی ہے۔

مسند احمد عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۰۲۵۷...... جماعت والی نماز فرداً فرداً نماز سے پچیس درجے زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔

الاوسط للطبرانی عن انس رضی اللہ عنہ، النسائی، حلیۃ الاولیاء عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۰۲۵۸...... آدمی کا جماعت میں نماز پڑھنا اکیلے نماز پڑھنے سے پچیس درجے زیادہ فضیلت کا حامل ہے۔السراج فی مسندہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۰۲۵۹...... جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا اکیلے نماز پڑھنے سے پچیس درجے زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔الکبیر للطبرانی عن صہیب رضی اللہ عنہ

۲۰۲۶۰...... آدمی کی نماز با جماعت اکیلے نماز سے پچیس درجے زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۰۲۶۱...... جماعت کے ساتھ آدمی کی نماز اکیلے نماز پڑھنے سے بیس درجے زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔

مسند احمد عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۰۲۶۲...... جماعت کی نماز آدمی کی اکیلے نماز پر پچیس درجے زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔الکبیر للطبرانی عن معاذ رضی اللہ عنہ

۲۰۲۶۳...... آدمی کی نماز کی فضیلت جماعت کے ساتھ، اکیلے نماز سے پچیس درجے زیادہ ہے۔عبدالرزاق عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۲۶۴...... جماعت کی نماز کی فضیلت اکیلے نماز سے پچیس درجے زیادہ ہے، آدمی کی گھر میں نفلی نماز سے مسجد میں ایسی ہی نفلی نماز کی فضیلت ایسی ہے جیسے جماعت کی نماز کی فضیلت اکیلے پر ہے۔ابن السکن عن عبدالعزیز بن ضمرۃ بن حبیب عن ابیہ عن جدہ

۲۰۲۶۵...... جماعت کی نماز اکیلے کی نماز پر پچیس درجے زیادہ فضیلت رکھتی ہے اور فجر کی نماز میں رات اور دن کے ملائکہ جمع ہوتے ہیں۔

عبدالرزاق، مسند احمد، مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۲۶۶...... جماعت اکیلے کی نماز پر پچیس درجے زیادہ فوقیت رکھتی ہے۔مسند احمد عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۰۲۶۷...... اکیلے اور جماعت کی نماز میں پچیس درجے کا فرق ہے۔الکبیر للطبرانی عن عبداللہ بن زید عاصم

۲۰۲۶۸...... آدمی کی جماعت والی نماز کی فضیلت اکیلے نماز پڑھنے سے پچیس درجے زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔اور رات اور دن کے ملائکہ فجر کی نماز میں جمع ہو جاتے ہیں۔مسند احمد عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۰۲۶۹...... جماعت کی نماز اکیلے نماز پڑھنے پر پچیس درجے زیادہ فضیلت کی حامل ہے۔البزار عن انس رضی اللہ عنہ ومعاذ رضی اللہ عنہ

۲۰۲۷۰...... جماعت کی نماز کی فضیلت اکیلے پر ستائیس درجے زیادہ ہے۔مسند احمد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۲۷۱...... آدمی کی نماز جماعت کے اندر آدمی کی گھر میں اکیلے نماز پر ستائیس درجے زیادہ افضل ہے۔

السنن لسعید بن منصور عن ثمامۃ بن عبداللہ بن انس عن جدہ

۲۰۲۷۲...... جماعت میں آدمی کی نماز اکیلے نماز پر انتیس درجے زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۰۲۷۳...... دو آدمیوں کی نماز کہ ایک اپنے ساتھی کی امامت کرلے یہ اللہ کے ہاں جدا جدا چار آدمیوں سے زیادہ افضل ہے۔چار آدمیوں کی نماز کہ ایک دوسروں کی امامت کرے اللہ کے ہاں آٹھ آدمیوں کی جدا جدا نماز سے زیادہ بہتر ہے۔اور آٹھ آدمیوں کی نماز کہ ایک ان

تین سے بقیہ کی امامت کرے اللہ کے ہاں سو آدمیوں کی جدا جدا نماز سے زیادہ بہتر ہے۔
ابن سعد، الکبیر للطبرانی، ابو نعیم فی المعرفة، السنن للبیهقی عن قباث بن اشیم اللیثی
۲۰۲۷۴..... دو آدمیوں کی نماز جماعت ہے۔ تین آدمیوں کی نماز جماعت ہے اور اس سے جس قدر زائد افراد ہوں سب کی اکٹھے نماز جماعت ہے۔
السنن للبیهقی عن انس رضی الله عنه
۲۰۲۷۵..... جس کو اس بات کی خوشی ہو کہ کل کو اللہ تعالیٰ سے مسلمان ہونے کی حالت میں ملے تو وہ ان پانچ نمازوں کی حفاظت کرے جس وقت ان کے لیے بلایا جائے۔ الاوسط للطبرانی عن ابن عمر رضی الله عنه
۲۰۲۷۶..... اے عثمان بن مظعون! جس نے فجر کی نماز باجماعت پڑھی پھر بیٹھ کر اللہ کا ذکر کرتا رہا حتی کہ سورج طلوع ہو گیا، اس کے لیے جنت الفردوس میں ستر درجے ہوں گے۔ ہر درجوں کے درمیان اس قدر مسافت ہوگی جس قدر کہ سدھایا ہوا تیز ترین رفتار والا گھوڑا ستر سال میں مسافت طے کرتا ہے۔ جس نے ظہر کی نماز باجماعت پڑھی اس کے لئے عدن کی جنتوں میں پچاس درجے ہوں گے۔ ہر دو درجوں کے درمیان اس قدر مسافت ہوگی جس قدر کہ سدھایا ہوا تیز رفتار گھوڑا پچاس سال میں مسافت طے کرتا ہے۔ جس نے عصر کی نماز باجماعت پڑھی۔ اس کے لیے اولاد اسماعیل میں سے آٹھ غلام آزاد کرنے کا ثواب ہوگا۔ ایسے آٹھ غلام جو بیت (اللہ) کی دیکھ بھال کرنے والے ہوں جس نے مغرب کی نماز با جماعت پڑھی اس کے لیے پاک حج اور مقبول عمرے کا ثواب ہوگا۔ اور جس نے عشاء کی نماز باجماعت پڑھی اس کے لیے لیلة القدر میں قیام کے برابر ثواب ہوگا۔ شعب الایمان للبیهقی عن انس رضی الله عنه
۲۰۲۷۷..... میں صبح کی نماز جماعت میں پڑھوں یہ میرے لیے زیادہ محبوب ہے رات بھر نفل نماز پڑھنے سے۔ اور عشاء کی نماز میں جماعت میں پڑھوں یہ میرے لیے اس بات سے زیادہ محبوب ہے کہ میں آدھی رات تک نفل نماز پڑھوں۔ شعب الایمان للبیهقی عن عثمان رضی الله عنه
۲۰۲۷۸..... جس شخص نے جماعت کے ساتھ چالیس رات تک مسجد میں نماز پڑھی اور کسی دن ظہر کی نماز کی پہلی رکعت فوت نہ ہونے دی، اللہ پاک اس کے لیے جہنم سے آزادی کا پروانہ لکھ دیں گے۔ شعب الایمان للبیهقی، ابن عساکر، ابن النجار عن عمر رضی الله عنه
۲۰۲۷۹..... جس نے امام کے ساتھ چالیس روز تک تکبیر اولیٰ کا اہتمام کیا اس کے لیے دو پروانے لکھے جائیں گے: جہنم سے آزادی کا پروانہ اور نفاق سے برأت کا پروانہ۔ ابو الشیخ عن انس رضی الله عنه
۲۰۲۸۰..... چالیس روز تک جس سے تکبیر اولیٰ فوت نہ ہو اللہ پاک اس کے لیے دو پروانے لکھیں گے جہنم سے براءت کا پروانہ اور نفاق سے برأت کا پروانہ۔ الخطیب عن انس رضی الله عنه
۲۰۲۸۱..... جس سے چالیس دن تک کسی نماز کی تکبیر اولیٰ فوت نہ ہو اس کے لیے دو دستاویز لکھی جائیں گی: جہنم سے آزادی کی دستاویز اور نفاق سے برأت کی دستاویز۔ عبدالرزاق عن انس رضی الله عنه
۲۰۲۸۲..... جو شخص چالیس رات تک پانچوں نمازوں کی جماعت میں حاضر رہا اور تکبیر اولیٰ کو حاصل کرتا رہا اس کیلئے جنت واجب ہو جائے گی۔
الکامل لابن عدی عن ابی العالیه مرسلاً

چالیس دن تک جماعت کی پابندی

۲۰۲۸۳..... جس نے چالیس دن تک جماعت کے ساتھ نماز پڑھی اور مغرب کی نماز کے بعد دو رکعتیں پڑھیں جن کی پہلی رکعت میں فاتحۃ الکتاب اور قل یاایها الکفرون اور دوسری رکعت میں فاتحۃ الکتاب اور قل هو الله احد پڑھی وہ گناہوں سے بالکل پاک صاف نکل جائے گا جس طرح سانپ اپنی کینچلی سے نکل جاتا ہے۔ الخطیب عن انس رضی الله عنه وهو واه
کلام:..... حدیث ضعیف ہے۔

۲۰۲۸۴ ..... جماعت کی نماز کے حصول کے لیے تاریکیوں میں مسجدوں کی طرف جانے والوں کو قیامت کے دن اللہ کی طرف سے پورے پورے نور ملنے کی خوشخبری سنادو۔ ابونعیم عن حارثۃ بن وھب الخزاعی

۲۰۲۸۵ ..... تاریکیوں میں مسجدوں کی طرف جانے والوں کو قیامت کے دن نور کے منبروں کی خوش خبری سنادو۔ اس دن جہاں سارے لوگ گھبراہٹ اور پریشانی کا شکار ہوں گے، وہ خوش وخرم اور مطمئن ہوں گے۔ الکبیر للطبرانی عن ابی امامة

کلام: ..... اس روایت کی سند میں سلمۃ العبسی (متکلم فیہ) راوی ہے۔ مجمع الزوائد ۳۱/۲

۲۰۲۸۶ ..... خوشخبری سنادو تاریکی میں نماز کی طرف جانے والوں کو کہ قیامت کے دن ان کے آگے اور (دائیں) بائیں چمکدار نور ہوگا۔

ابن النجار عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۲۸۷ ..... تاریکی میں مسجد کی طرف جانے والوں کو قیامت کے دن اللہ کے ہاں سے عظیم نور کی خوش خبری سنادو۔

الکبیر للطبرانی عن ابی موسی رضی اللہ عنہ

کلام: ..... ابویعلی نے اس کو روایت کیا ہے اور اس میں عبدالحکم ضعیف راوی ہے۔ مجمع ۳۰/۲۔

۲۰۲۸۸ ..... جو شخص رات کی تاریکی میں مساجد کی طرف چلا اللہ پاک اس کو قیامت کے دن مکمل نور عطا فرمائیں گے۔

ابن ابی شیبه، مسند ابی یعلی، الکبیر للطبرانی، ابن حبان، شعب الایمان للبیھقی، ابن عساکر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۲۰۲۸۹ ..... مسلمان جب وضو کرتا ہے اور اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر جماعت کے ساتھ نماز ادا کرتا ہے اور اس کے رکوع وسجود کو مکمل کرتا ہے تو اس کے دونوں نمازوں کے درمیان کے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔ جب تک کہ وہ کسی ہلاکت خیز (کبیرہ) گناہ کا ارتکاب نہ کرے۔

ابن ماجه عن عثمان رضی اللہ عنہ

۲۰۲۹۰ ..... بے شک جس شخص نے ان پانچ فرض نمازوں کی جماعت کے ساتھ پابندی کی وہ سب سے پہلے پل صراط کو بجلی کوندنے کی طرح عبور کرجائے گا، اللہ پاک اس کو سابقین (مقربین) کے پہلے گروہ میں شامل فرمائے گا۔ اور ہر دن ورات جس میں اس نے ان نمازوں کی پابندی کی ہوگی ہزار شہیدوں کا ثواب ہوگا جو خدا کی راہ میں قتل ہوگئے۔ الاوسط للطبرانی عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ وابن عباس رضی اللہ عنہ معاً

۲۰۲۹۱ ..... جب اہل مسجد پر رحمت نازل ہوتی ہے تو پہلے امام پر شروع ہوتی ہے پھر دائیں پھر ساری صفوں پر نازل ہوتی ہے۔

الدیلمی عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

۲۰۲۹۲ ..... کوئی بندۂ مؤمن ایسا نہیں جو وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرلے پھر مسجد کی طرف نکلے تو اللہ پاک اس کو ہر قدم کے عوض ایک نیکی عطا کرتے ہیں اور ایک خطا معاف کرتے ہیں۔ عبد بن حمید عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۰۲۹۳ ..... کوئی بندۂ مسلمان ایسا نہیں جو وضو کرے اور کامل وضو کرے پھر جماعت کی نماز کی طرف چلے تو اللہ پاک اس کے اس دن کے تمام گناہ معاف کردیتے ہیں خواہ وہ اس کے قدموں سے سرزد ہوئے ہوں، خواہ اس کے ہاتھوں نے ان کو کیا ہو، خواہ اس کے کانوں نے سنا ہو، خواہ اس کی آنکھوں نے ان کو دیکھا ہو اور زبان ان کو بولی ہو، اور دل میں ان کا برا خیال پیدا ہوا ہو، اللہ پاک سب کے سب گناہ معاف فرمادیتے ہیں۔

ابن زنجویه، شعب الایمان للبیھقی عن ابی امامة رضی اللہ عنہ

۲۰۲۹۴ ..... جس شخص نے اپنے گھر میں وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا پھر مسجد کی طرف نکلا اور جماعت کے ساتھ نماز پڑھی تو اس نے جب بھی دایاں قدم اٹھایا اللہ نے اس کے لیے ایک نیکی لکھ دی اور جب بھی بایاں پاؤں رکھا اللہ پاک نے اس کے عوض ایک گناہ معاف کردیا حتی کہ وہ مسجد میں آگیا۔ پس چاہے وہ تو مسجد کے قریب آجائے یا مسجد سے دور رہنے پر صبر کرلے۔ پس جب وہ امام کے ساتھ نماز پڑھ کر واپس لوٹتا ہے تو اس کی مغفرت کردی جاتی ہے، اگر کچھ حصہ فوت ہوگیا اور کچھ حصہ پالیا پھر بقیہ پورا کرلیا تب بھی یہی فضیلت ہے اور اگر مسجد میں پہنچا اور دیکھا کہ نماز تو پڑھی جاچکی ہے پھر اس نے اچھی طرح رکوع وسجود ادا کرکے نماز پڑھی اس کو بھی یہ فضیلت حاصل ہوگی۔

البغوی عن سعید بن المسیب عن رجل من الانصار

ہر قدم پر اجر وثواب

۲۰۲۹۵..... جو اپنے گھر سے مسجد کی طرف نکلا کاتب اس کے لیے ہر قدم کے عوض جو وہ مسجد کی طرف اٹھائے گا دس نیکیاں لکھے گا اور مسجد میں بیٹھ کر (جماعت کی) نماز کا انتظار کرنے والا خدا کی بارگاہ میں تابعدار بن کر نماز میں قیام کرنے والا ہے اور اس کو اسی طرح نمازیوں میں لکھا جاتا ہے گھر واپس لوٹنے تک۔ابن المبارك، الخطيب عن عقبة بن عامر

۲۰۲۹۶..... جو شخص مسجد کی طرف چلا اس کا ایک قدم برائی کو مٹاتا ہے اور دوسرا قدم نیکی کو لکھتا ہے آتے ہوئے اور جاتے ہوئے۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی، ابن حبان عن ابن عمرو

۲۰۲۹۷..... جب آدمی اپنے گھر سے مسجد کی طرف نکل کر جاتا ہے تو اس کا ایک قدم نیکی لکھتا ہے اور دوسرا قدم برائی مٹاتا ہے۔

ابوداؤد، السنن للبیهقی عن ابی هريرة رضی الله عنه

۲۰۲۹۸..... کوئی شخص ایسا نہیں جو وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر مساجد میں سے کسی مسجد کی طرف آئے تو ضرور جب بھی وہ کوئی قدم اٹھائے گا اس کے عوض ایک درجہ بلند ہوگا اور ایک خطا مٹائی جائے گی، یا ایک نیکی لکھی جائے گی۔

ابن ماجة، مسند احمد عن ابن مسعود رضی الله عنه

۲۰۲۹۹..... کوئی بندہ ایسا نہیں جو گھر سے مسجد کی طرف نکلے صبح یا شام (کسی بھی وقت) مگر اس کا ہر ایک قدم ایک کفارہ ہوگا اور ہر دوسرا قدم نیکی ہوگی۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن عتبه بن عبد

۲۰۳۰۰..... جو بندہ صبح وشام مسجد کو جاتا ہے اور ہر کام پر اس کو ترجیح دیتا ہے، اللہ پاک ایسے بندے کے لیے ہر صبح وشام جنت میں ضیافت کا انتظام فرماتے ہیں۔ جس طرح کوئی شخص بڑی اہتمام کے ساتھ اچھی ضیافت کا انتظام کرتا ہے جب کوئی اس کا محبوب شخص اس کی زیارت کے لیے آتا ہے۔ابن زنجويه، ابن الآل، ابو الشيخ عن ابی هريرة رضی الله عنه

کلام:..... اس روایت میں عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم ایک راوی ہے جس کو امام احمد، امام دارقطنی، ابن زنجویہ اور امام نسائی نے ضعیف قرار دیا ہے جبکہ روایت کے باقی راوی ثقہ ہیں۔

۲۰۳۰۱..... جو شخص صبح وشام مساجد کی طرف آنے جانے کو جہاد نہ سمجھے وہ کوتاہ عمل والا ہے۔الديلمی عن ام الدرداء رضی الله عنها

۲۰۳۰۲..... مساجد کی طرف آنا جانا اور مساجد سے دور رہنا نفاق ہے۔ الديلمی عن ابن عباس رضی الله عنه

۲۰۳۰۳..... جس نے مساجد کی طرف کثرت کے ساتھ آنا جانا رکھا وہ کوئی اللہ کے لیے محبت کرنے والا شخص پالے گا، یا اچھا علم حاصل کرلے گا، یا کوئی ہدایت کی راہ دینے والی بات مل جائے گی یا اور کوئی ایسی بات معلوم کرلے گا جو اس کو ہلاکت سے بچالے اور وہ گناہوں کو (بھی آہستہ آہستہ) چھوڑ دے گا، (لوگوں سے) حیاء کرتے ہوئے اور ڈرتے ہوئے، یا (اللہ کی طرف سے) نعمت یا رحمت پانے کے لیے۔

الکبیر للطبرانی، ابن عساکر سعد بن طريف عن عمير بن المامون عن الحسن بن علی

کلام:..... عمیر حدیث میں لاشی ہے جبکہ سعد متروک ہے۔ نیز علامہ ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں سعد بن طریف الاسکاف کے ضعیف ہونے پر محدثین کا اجماع ہے۔مجمع الزوائد ۲/۲۲، ۲۳

۲۰۳۰۴..... بندہ جب وضو کرتا ہے اور اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر نماز کے لیے نکلتا ہے اور گھر سے نکلتے ہوئے کوئی اور مقصد پیش نظر نہیں ہوتا تو جب بھی وہ کوئی قدم اٹھاتا ہے تو اللہ پاک اس کا ایک درجہ بلند کردیتا ہے اور ایک برائی مٹا دیتا ہے۔

ترمذی حسن صحیح، ابن ماجة عن ابی هريرة رضی الله عنه

۲۰۳۰۵..... جب تم میں سے کوئی وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر مسجد کی طرف نکلے اور اس کے مسجد جانے کا سبب صرف نماز ہی ہو تو اس کا

ہر بایاں قدم برائی مٹائے گا اور ہر دایاں قدم نیکی لکھے گا حتیٰ کہ وہ مسجد میں داخل ہوجائے اور اگر لوگوں کو معلوم ہوجائے کہ عشاء اور صبح میں کیا کچھ اجر رکھا ہے تو وہ ہر حال میں مسجدوں میں آئیں خواہ ان کو گھسٹ گھسٹ کر ان نمازوں میں آنا پڑے۔

الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیهقی عن ابن عمر رضی الله عنه

۲۰۳۰۶ ... جس نے وضو کیا پھر نماز کے ارادے سے نکلا وہ نماز میں (شمار) ہوگا حتیٰ کہ واپس گھر آجائے۔

ابن جریر، شعب الایمان للبیهقی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۰۳۰۷ ... جس نے وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا پھر مسجد کی طرف نکلا وہ مسلسل نماز میں رہے گا حتیٰ کہ اپنے گھر واپس آجائے۔

ابن جریر عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۰۳۰۸ ... جس نے وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا پھر مسجد کی طرف نکلا اس کے لیے ہر قدم کے بدلے ایک نیکی لکھی جائے گی، ایک برائی مٹائی جائے گی اور ایک درجہ بلند کیا جائے گا۔ ابو الشیخ عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۰۳۰۹ ... جب مسلمان بندہ اپنے وضو کا پانی منگواتا ہے پھر اپنا چہرہ دھوتا ہے تو اس کے چہرے کی خطائیں اس کی داڑھی کے اطراف سے نکل جاتی ہیں، جب وہ اپنے ہاتھ دھوتا ہے تو اس کے ہاتھوں کی خطائیں اس کی انگلیوں اور ناخنوں سے نکل جاتی ہیں جب وہ اپنے سر کا مسح کرتا ہے تو اس کے سر کی خطائیں اس کے بالوں کے اطراف سے نکل جاتی ہیں۔ جب وہ اپنے پاؤں دھوتا ہے تو اس کے پاؤں کی خطائیں پاؤں کے نیچے سے خارج ہوجاتی ہیں۔ پھر جب وہ نماز کے لیے چلتا ہے اور جماعت کے ساتھ نماز پڑھتا ہے تو تب اس کا اجر اللہ کے ذمے ضروری ہوجاتا ہے اور اگر وہ خالص اللہ کے لیے دو رکعت نفل نماز بھی ادا کرلیتا ہے تو اس سے اس کے گناہوں کا کفارہ ہوجاتا ہے۔

السنن لسعید بن منصور عن عمرو بن عبسه

۲۰۳۱۰ ... بندہ جب کلی کرتا ہے تو اس کی ہر وہ خطا جو اس نے بولی، پانی کے ساتھ اس کے منہ سے نکل جاتی ہے۔ جب وہ چہرہ دھوتا ہے تو اس کے چہرے کی ہر خطا اس کے منہ سے ٹپکنے والے پانی کے ساتھ نکل جاتی ہے۔ جب وہ ہاتھوں کو دھوتا ہے تو اس کے (ہاتھوں کی) خطائیں اس پانی کے ساتھ نکل جاتی ہیں جو اس کے ہاتھوں سے ٹپکتا ہے اور جب وہ پاؤں دھوتا ہے تو اس کے (پاؤں کی) خطائیں اس کے پاؤں سے گرنے والے پانی کے ساتھ خارج ہوجاتی ہیں اور جب وہ اپنے گھر سے مسجد کی طرف نکلتا ہے تو ہر قدم کے بدلے اس کی ایک برائی مٹادی جاتی ہے اور ایک نیکی کا اضافہ کردیا جاتا ہے حتیٰ کہ وہ مسجد میں داخل ہوجاتا ہے۔ الجامع لعبدالرزاق عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۰۳۱۱ ... کوئی مسلمان ایسا نہیں جو وضو کرے، اپنے ہاتھوں کو دھوئے، منہ میں کلی کرے اور جس طرح حکم دیا گیا ہے اسی طرح وضو کرے مگر اللہ پاک اس کے ہر وہ گناہ جو اس نے بولے ہوں، ہر وہ گناہ جن کو اس کے ہاتھوں نے چھوا ہو اور ہر وہ گناہ جن کی طرف اس کے قدم اٹھے ہوں، سب کے سب اللہ پاک معاف کردیتے ہیں حتیٰ کہ گناہ اس کے اعضاء سے بہہ جاتے ہیں پھر جب وہ مسجد کی طرف نکلتا ہے تو ایک قدم اس کا نیکی لکھتا ہے اور دوسرا قدم برائی مٹاتا ہے۔ الکبیر للطبرانی، الضیاء للمقدسی عن ابی امامة رضی الله عنه

۲۰۳۱۲ ... کوئی مسلمان ایسا نہیں جو اذان سنے پھر وضو کے لیے کھڑا ہو مگر اس پہلے قطرے کے ساتھ جو اس کی ہتھیلی کو لگے اس کی بخشش کردی جاتی ہے، اس قطرے کے بعد اللہ پاک اس کے پچھلے سب گناہ معاف کردیتے ہیں پھر وہ نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو وہ نماز اس کے لیے ایک زائد ثواب ہوتا ہے۔ الکبیر للطبرانی، الضیاء للمقدسی عن ابی امامة

وضو سے بھی گناہ معاف ہوتے ہیں

۲۰۳۱۳ ... کوئی بندۂ مسلم ایسا نہیں جو نماز کے واسطے وضو کرے پھر کلی کرے مگر پانی کے (بہنے والے) قطروں کے ساتھ اس کے وہ گناہ جن کو اس کی زبان نے بولا ہو خارج ہوجاتے ہیں، پھر جب ناک میں پانی چڑھاتا ہے تو بہنے والے پانی کے ساتھ اس کے وہ گناہ خارج ہوجاتے ہیں جن

کی خوشبو اس کے ناک نے سونگھی ہو، جب چہرہ دھوتا ہے تو اس کی آنکھوں سے بہنے والے پانی کے ساتھ وہ گناہ خارج ہو جاتے ہیں جن کی طرف اس کی آنکھوں نے دیکھا ہو، جب وہ ہاتھ دھوتا ہے تو پانی کے بہنے والے قطروں کے ساتھ وہ سب گناہ گر جاتے ہیں جن کو اس کے ہاتھوں نے پکڑا ہو اور جب وہ پاؤں دھوتا ہے تو پاؤں سے بہنے والے پانی کے قطروں کے ساتھ اس کے وہ سب گناہ ڈھل جاتے ہیں جن کی طرف اس کے قدم چل کر گئے ہوں۔ پھر جب وہ مسجد کی طرف نکلتا ہے تو اس کے ہر قدم کے عوض ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور ایک برائی مٹائی جاتی ہے حتیٰ کہ وہ واپس اپنے گھر لوٹ آئے۔ الاوسط للطبرانی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۳۱۴..... کوئی بندہ نہیں جو اچھی طرح وضو کرے، اپنے ہاتھوں، پیروں اور چہرے کو دھوئے، پہلے کلی کرے پھر جس طرح اللہ نے وضو کا حکم دیا ہے وضو مکمل کرے مگر اس سے اس دن کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں جن کو اس کی زبان نے بولا ہو یا ان کی طرف اس کے قدم چل کر گئے ہوں حتیٰ کہ (تمام) گناہ اس کے اعضاء سے گر جاتے ہیں۔ پھر جب وہ مسجد کی طرف نکلتا ہے تو اس کے ہر قدم کے عوض جو وہ مسجد کی طرف اٹھاتا ہے ایک نیکی لکھی جاتی ہے۔ پھر اس کی نماز زائد ثواب بن جاتی ہے پھر وہ اپنے گھر لوٹتا ہے اور ان پر سلام کرتا ہے اور اپنے بستر پر لیٹ جاتا ہے تو اس کو ساری رات عبادت کا ثواب لکھا جاتا ہے۔ ابن السنی عن ابی امامۃ

۲۰۳۱۵..... جب بندہ وضو کرتا ہے پھر اپنا چہرہ دھوتا ہے تو اس کے چہرے کی خطائیں اس کی ڈاڑھی کے اطراف سے خارج ہو جاتی ہیں، جب وہ ہاتھ دھوتا ہے تو اس کے ہاتھوں کی خطائیں اس کے ناخنوں کے درمیان سے خارج ہو جاتی ہیں۔ جب وہ سر کا مسح کرتا ہے تو اس کے سر کی خطائیں اس کے بالوں کے اطراف سے نکل جاتی ہیں اور جب وہ پاؤں دھوتا ہے تو اس کے پاؤں کے خطائیں اس کے پاؤں کے نیچے سے نکل جاتی ہیں۔ پھر جب وہ جماعت والی مسجد میں آتا ہے اور اس میں (جماعت کے ساتھ) نماز پڑھتا ہے تو اس کا اجر اللہ پر لازم ہو جاتا ہے۔ پھر اگر وہ کھڑا ہو کر دو رکعت نفل نماز پڑھتا ہے یہ رکعات اس کے لیے کفارہ بن جاتی ہیں۔ عبدالرزاق عن عمرو بن عبسہ

۲۰۳۱۶..... جس شخص نے وضو کیا پھر مسجد کی طرف چلا تا کہ وہاں نماز پڑھے تو اس کو ہر قدم کے عوض ایک نیکی ملے گی اور ایک برائی مٹائی جائے گی۔ اور ایک نیکی دس گنا ہوگی۔ پھر جب وہ نماز پڑھ کر طلوع شمس کے بعد لوٹے گا تو اس کو اس کے جسم کے ہر بال کے عوض ایک نیکی ملے گی اور ایک حج مبرور (گناہوں سے پاک حج) کا ثواب لے کر لوٹے گا جبکہ ہر حاجی کا حج حج مبرور نہیں ہوتا۔ لیکن اگر وہ بیٹھا رہے حتیٰ کہ نفل نماز پڑھے تو ہر رکعت کے بدلے اس کو دس لاکھ نیکیاں ملیں گی۔ اور جو بھی اس طرح فجر کی نماز پڑھے گا اس کو اسی طرح ثواب ملے گا اور وہ عمرۂ مبرور کا ثواب لے کر لوٹے گا جبکہ ہر عمرہ کرنے والے کا عمرہ عمرۂ مبرورہ نہیں ہوتا۔

ابن عساکر عن محمد بن شعیب بن شابور عن سعید بن خالد بن ابی طویل عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:..... سعید کے بارے میں ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے اس کی حدیث اہل صدق کی حدیث معلوم نہیں ہوتی۔ نیز حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ان کی احادیث معروف نہیں ہیں۔ ابوزرعۃ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سعد نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی نسبت سے بہت سی مناکیر (غلط) روایات نقل کی ہیں۔ نیز فرمایا کہ ایسی احادیث روایت کی ہیں جن کی مثل کوئی اور روایت کسی سے منقول نہیں۔ جبکہ اس روایت میں دوسرا راوی محمد بن شعیب تو لاشی کسی بھروسے کا آدمی نہیں۔

۲۰۳۱۷..... جس نے اپنے گھر میں وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا پھر مسجد میں آیا وہ اللہ کا مہمان ہے اور میزبان پر مہمان کا اکرام لازم ہوتا ہے۔ الکبیر للطبرانی عن سلمان رضی اللہ عنہ

۲۰۳۱۸..... جس نے وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا پھر اللہ کی مساجد میں سے کسی مسجد میں آیا اور اس کا مقصود نظر صرف نماز تھا۔ تو اللہ پاک اس کے آنے سے ایسے خوش ہوتے ہیں جیسے تمہارے پاس کوئی بچھڑا ہوا دوست آئے۔ الحاکم فی الکنی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۳۱۹..... کوئی وضو کرتا ہے اور اچھی طرح وضو کرتا ہے اور کامل وضو کرتا ہے پھر مسجد میں آتا ہے اور اس کا مقصد صرف نماز پڑھنا ہوتا ہے تو اللہ پاک اس کی آمد سے ایسے خوش ہوتے ہیں جیسے کوئی بچھڑا ہوا اپنے گھر والوں کے پاس آئے تو ان کو خوشی ہوتی ہے۔

مسند احمد عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۳۲۰ ... جس نے وضو کیا پھر اپنے کپڑوں کو سمیٹا اور مسجد کی طرف نکل گیا تو اس کے لیے فرشتہ ہر قدم کے عوض دس نیکیاں لکھے گا اور آدمی جب تک نماز کے انتظار میں ہوتا ہے نمازیوں میں لکھا جاتا ہے اپنے گھر سے نکلنے سے واپس لوٹنے تک۔ الکبیر للطبرانی عن عقبة بن عامر

۲۰۳۲۱ ... جس نے اس (فرض) نماز کے لیے آنا جانا رکھا اللہ پاک اس کے پچھلے سب گناہ معاف کردیں گے۔

الکبیر للطبرانی عن الحارث بن عبدالحمید بن عبدالملک بن ابی واقد اللیثی عن ابیه عن جده عن ابی واقد

۲۰۳۲۲ جو پاکیزہ حالت میں فرض نماز کی طرف چلا اس کا اجر احرام باندھے ہوئے حاجی کی طرح ہے جو چاشت کے نفل کے لیے (مسجد) گیا اور جانے سے اس کا مقصد صرف یہی ہو تو اس کا اجر عمرہ کرنے والے کی طرح ہے اور نماز کے بعد (نفل نماز) پڑھنا علیین میں لکھا جاتا ہے۔ مسند احمد، الکبیر للطبرانی، السنن لسعید بن منصور عن ابی امامة رضی الله عنه

۲۰۳۲۳ ... معلوم ہے تم کو کہ میں کیوں چھوٹے چھوٹے قدم بھرتا ہوں؟ (حضرت زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ فرمایا: بندہ جب تک نماز کی طلب اور جستجو میں رہتا ہے نماز میں شمار ہوتا ہے۔

الکبیر للطبرانی عن انس رضی الله عنه عن زید بن ثابت

فائدہ: ...... حضرت زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ جا رہا تھا اور ہمارا مقصود نماز کے لیے جانا تھا اور آپ ﷺ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھا رہے تھے۔ تب آپ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا۔

۲۰۳۲۴ کیا تو جانتا ہے میں تیرے ساتھ اس طرح کیوں چلا؟ میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: تاکہ نماز کی طلب میں میرے زیادہ سے زیادہ قدم اٹھیں۔ مسند ابی داؤد الطیالسی، الکبیر للطبرانی، شعب الایمان للبیهقی عن زید بن ثابت

۲۰۳۲۵ ایسا نہ کرو، جہاں تم تھے وہیں سے آیا کرو کوئی بندہ ایسا نہیں جو وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر مسجد کی طرف نکلے مگر اللہ پاک اس کے ہر قدم کے بدلے ایک نیکی لکھتے ہیں اور ایک برائی مٹا دیتے ہیں۔ مصنف ابن ابی شیبه عن جابر رضی الله عنه

۲۰۳۲۶ تم اپنی جگہ برقرار رہو گویا تم وہاں کے کھونٹے ہو۔ کیونکہ بندہ نماز کے لیے قدم نہیں اٹھاتا مگر اللہ پاک اس کو اس کے بدلے اجر عطا فرماتا ہے۔ مسند ابی داؤد الطیالسی، السنن لسعید بن منصور عن عبدالرحمن بن جابر عبد الله عن ابیه عن جده

فائدہ: ...... عبدالرحمن بن جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم قبیلہ بنی سلمہ والوں (جو مسجد نبوی ﷺ سے دور رہتے تھے) کا ارادہ بنا کہ اپنی جگہ سے (مسجد نبوی کے قریب) منتقل ہو جائیں، تب آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۲۰۳۲۷ اپنے گھروں میں مضبوطی سے جمے رہو۔ جس نے مسجد کی طرف ایک قدم اٹھایا اس کو اس کا اجر ملے گا۔

سمویه السنن لسعید بن منصور عن جابر رضی الله عنه

۲۰۳۲۸ ... اپنے گھروں میں ہی رہو بے شک تم کو ہر قدم کے عوض ایک نیکی ملتی ہے۔ عبدبن حمید عن جابر رضی الله عنه

فائدہ: ...... حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کچھ لوگوں کے گھر مسجد سے دور آباد تھے انہوں نے نبی کریم ﷺ سے اس کی شکایت کی تو آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔

۲۰۳۲۹ ... بے شک اس کے لیے ہر قدم کے بدلے جو وہ مسجد کی طرف اٹھاتا ہے ایک (بلند) درجہ ہے۔

مسند احمد، الحمیدی عن ابی رضی الله عنه

۲۰۳۳۰ ... تم اپنی جگہ آباد رہو۔ بے شک تمہارے نشانات قدم (جو مسجد کی طرف اٹھتے ہیں) لکھے جاتے ہیں عبدالرزاق عن ابی سعید

فائدہ: ...... حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بنی سلمہ کے لوگوں نے نبی اکرم ﷺ سے اپنے گھروں کے مسجد سے دور ہونے کی شکایت عرض کی تو اللہ پاک نے یہ وحی نازل فرمائی:

ونکتب ماقدموا و آثارهم.

اور ہم لکھ لیتے ہیں جو انہوں نے آگے بھیجا اور ان کے آثار (نشانات قدم) کو۔

تب آپ ﷺ نے مذکورہ جواب ارشاد فرمایا۔

۲۰۳۳۱۔۔۔۔ جو شخص اپنے گھر سے نماز کے ارادے سے نکلا وہ نماز میں مصروف لکھ دیا گیا خواہ جماعت اس سے فوت ہو جائے یا وہ جماعت کو پالے۔

بخاری، الحاکم فی تاریخه عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۰۳۳۲۔۔۔۔ جو شخص مسجد کی طرف چلا اس کو ہر قدم کے عوض دس نیکیاں حاصل ہوں گی۔

آدم بن ابی ایاس فی ثواب الاعمال عن انس عن زید بن مالک

اہل علم فرماتے ہیں زید بن مالک سے مراد زید بن ثابت ہیں ان کو زید بن مالک اپنے جداعلیٰ کی طرف منسوب کر کے کہہ دیا گیا ہے۔

۲۰۳۳۳۔۔۔۔ یہ اس کے لیے خیر کی بات ہے۔ابو داؤد عن ابی ایوب رضی الله عنه

فائدہ:۔۔۔۔۔ نبی کریم ﷺ سے ایک شخص کے بارے میں سوال کیا گیا کہ وہ پہلے اپنے گھر میں (نفل سنت وغیرہ) پڑھتا ہے پھر مسجد میں آتا ہے اور ان کے ساتھ نماز پڑھتا ہے۔تو آپ ﷺ نے اس کی تصویب فرمائی۔

۲۰۳۳۴۔۔۔ بے شک تم نے صحیح بات کو پایا اور اچھا کیا، جب تمہارا امام نہ آسکے اور نماز کا وقت آجائے تو اپنے میں سے کسی کو آگے کر دو وہ تم کو نماز پڑھادے گا۔ابن حبان عن المغيرة بن شعبه

۲۰۳۳۵۔۔۔۔ اگر تم میں سے کسی کو معلوم ہو جائے کہ جو شخص میرے ساتھ نماز میں حاضر ہوگا اس کو ایک فربہ بکری کے گوشت کا ایک حصہ ملے گا تو وہ ضرور نماز میں حاضر ہو لیکن جو اس کو اجر ملتا ہے وہ اس سے افضل ہے۔شعب الایمان للبیهقی عن ابی هريرة رضی الله عنه

۲۰۳۳۶۔۔۔۔ میں تمہارے لیے کوئی رخصت (گنجائش) نہیں پاتا۔اگر یہ جماعت سے پیچھے رہ جانے والا جان لیتا کہ اس جماعت کے لیے آنے کا کیا اجر ہے تو وہ ضرور اس میں شریک ہوتا خواہ اپنے ہاتھوں اور پیروں کے بل گھسٹ کر آتا۔الكبير للطبرانی عن ابی امامة

۲۰۳۳۷۔۔۔۔ اگر اذان کی آواز تیرے کان میں پڑ جائے تو ہر حال میں نماز کے لیے حاضر ہو خواہ تجھے گھسٹ کر آنا پڑے۔

الاوسط للطبرانی عن جابر رضی الله عنه

۲۰۳۳۸۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نداء دے گا: کہاں ہیں میرے پڑوسی؟ ملائکہ پوچھیں گے: کون ایسا ہے جو آپ کا پڑوسی بننے کا اہل ہو سکتا ہے؟ پروردگار فرمائیں گے: کہاں ہیں مساجد کو آباد کرنے والے۔ابن النجار عن انس رضی الله عنه

۲۰۳۳۹۔۔۔۔ پروردگار عزوجل قیامت کے روز اعلان فرمائیں گے: کہاں ہیں میرے پڑوسی؟ ملائکہ کہیں گے: کون آپ کا پڑوسی بن سکتا ہے؟ پروردگار فرمائیں گے: میرے گھروں (مسجدوں) کو آباد کرنے والے۔حلية الاولياء عن ابی سعيد رضی الله عنه

۲۰۳۴۰۔۔۔۔ مساجد کو آباد کرنے والے ہی اللہ کے گھر والے ہیں۔

مسند ابی داؤد الطیالسی، مسند ابی یعلی، حلية الاولياء، ابو داؤد، الامثال للعسكری عن انس رضی الله عنه

۲۰۳۴۱۔۔۔۔ کوئی بندہ نماز یا اللہ کے ذکر کے لیے مسجد کو اپنا ٹھکانے نہیں بناتا مگر اللہ پاک اس سے ایسے خوش ہوتے ہیں جیسے کوئی بچھڑا ہوا اپنے گھر واپس لوٹ آئے۔ابن حبان عن ابی هريرة رضی الله عنه

۲۰۳۴۲۔۔۔۔ جب تم کسی (نیک) بندے کو دیکھو کہ اس نے مسجد کو لازم پکڑ لیا ہے تو اس بات میں کوئی حرج نہیں کہ تم اس کے متعلق مؤمن ہونے کی شہادت دو بے شک اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

انما يعمر مساجد الله من آمن بالله. سورة التوبه

بے شک اللہ کی مسجدوں کو اللہ پر ایمان لانے والے ہی آباد کرتے ہیں۔(مستدرک الحاکم عن ابی سعيد رضی الله عنه

۲۰۳۴۳۔۔۔۔ اللہ عزوجل فرماتے ہیں: میں اہل زمین پر عذاب دینے کا ارادہ کرتا ہوں لیکن جب میں اپنے گھروں کو آباد کرنے والوں کو دیکھتا ہوں جو میرے لیے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں اور سحر گاہی میں اٹھنے والوں کو دیکھتا ہوں تو اپنا عذاب اہل زمین سے پھیر دیتا ہوں۔شعب الایمان للبیهقی عن انس رضی الله عنه

۲۰۳۴۴ مسجد جس شخص کا گھر بن جائے اللہ اس کو روح (سکینہ) رحمت اور پل صراط پر آسانی کے ساتھ گذر کر جنت جانے کی ضمانت دیتے ہیں۔

الاوسط للطبرانی، الخطیب فی التاریخ عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۲۰۳۴۵ جس نے مسجد میں سکونت اختیار کی اللہ پاک اس کو روح رحمت اور پل صراط عبور کرنے کی ضمانت دیتے ہیں۔

الکبیر للطبرانی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۲۰۳۴۶ مسجدیں اللہ کے گھر ہیں اور جس نے مسجدوں کو اپنا گھر بنالیا اللہ پاک اس کو روح، راحت اور پل صراط کو عبور کرکے جنت جانے کی ضمانت دیتے ہیں۔ شعب الایمان للبیہقی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۲۰۳۴۷ مسجدیں اللہ کے گھر ہیں۔ اور مؤمنین اللہ کے مہمان ہیں اور میزبان پر اپنے مہمان کا اکرام لازم ہے۔

التاریخ للحاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

مسجد کی فضیلت

۲۰۳۴۸ مسجدیں آخرت کے بازاروں میں سے ایک بازار ہیں۔ جو ان میں داخل ہوگیا وہ اللہ کا مہمان بن گیا، اللہ پاک مغفرت کے ساتھ اس کی خاطر تواضع فرمائیں گے اور کرامت و بزرگی کا تحفہ عنایت فرمائیں گے۔ پس تم خوب رتاع کرو۔ (یعنی چرو پھرو) صحابہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا یارسول اللہ! یہ رتاع کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: دعا اور اللہ تعالیٰ سے رغبت کرنا۔

الحرفی فی فوائده الحاکم فی التاریخ، الخطیب فی التاریخ، مسند البزار، الضیاء للمقدسی عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۰۳۴۹ مسجد ہر متقی کا گھر ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس شخص کے لیے جو مساجد کو اپنا گھر بنالے روح، رحمت اور پل صراط عبور کرکے اللہ کی رضاء پانے کا ذمہ لیا ہے۔ السنن لسعید بن منصور، الکبیر للطبرانی، حلیۃ الاولیاء، ابن عساکر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ، الکبیر للطبرانی، شعب الایمان للبیہقی عن سلمان رضی اللہ عنہ

۲۰۳۵۰ کچھ لوگ مسجدوں کے کھونٹے ہوتے ہیں، ملائکہ ان کے ہم نشین ہوتے ہیں۔ اگر وہ غائب ہوجاتے ہیں تو ملائکہ ان کو تلاش کرتے ہیں، اگر مریض ہوجاتے ہیں تو ملائکہ ان کی عیادت کرتے ہیں اور اگر وہ حاجت مند ہوتے ہیں تو ملائکہ ان کی مدد کرتے ہیں مسجد میں بیٹھنے والا مسلمان بھائی تین فائدے حاصل کرتا ہے۔ فائدہ پہنچانے والا بھائی، حکمت کی بات اور خدا کی رحمت۔

ابن النجار عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:...... سند میں ابن لہیعہ متکلم فیہ راوی ہے۔

۲۰۳۵۱ کچھ لوگ مسجد کی کیلیں ہیں۔ ملائکہ ان کے ہم نشین ہوتے ہیں۔ لہٰذا ان کو تلاش کرتے ہیں، اگر وہ حاجت مند ہوتے ہیں تو ملائکہ ان کی مدد کرتے ہیں، اگر وہ بیمار پڑ جاتے ہیں تو ملائکہ ان کی عیادت کرتے ہیں، اگر وہ غائب ہوجاتے ہیں تو ملائکہ ان کو ڈھونڈتے ہیں اور جب وہ حاضر ہوتے ہیں تو ان کو اللہ کا ذکر کرنے کی تلقین کرتے ہیں۔

عبدالرزاق، شعب الایمان للبیہقی عن عطاء الخراسانی مرسلاً

۲۰۳۵۲ جس نے نداء (اذان) سنی اور وہ صحیح اور فارغ تھا لیکن اس نے اس پکار کا جواب نہیں دیا اس کی نماز صحیح نہیں۔

مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

جماعت چھوڑنے کی وعید

۲۰۳۵۳ لوگ جماعت چھوڑنے سے باز آجائیں ورنہ میں ان کے گھروں کو جلادوں گا۔ ابن ماجہ عن اسامۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۳۵۴..... جب کسی بستی یا دیہات میں تین افراد ہوں اور وہاں اذان اور نماز کی اقامت نہ ہوتی ہو تو شیطان ان پر غالب آ جاتا ہے۔ لہٰذا تم پر جماعت لازم ہے۔ کیونکہ بھیڑیا تنہا بکری کو کھا جاتا ہے۔

مسند احمد، ابوداؤد، النسائی، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ، صحیح.

۲۰۳۵۵..... شیطان انسان کا بھیڑیا ہے، جس طرح بکری کا بھیڑیا اکیلی بکری کو کھا جاتا ہے پس تم بھی جدا جدا گھاٹیوں میں بٹنے سے اجتناب کرو اور اپنے اوپر جماعت، عامۃ الناس اور مسجد کو لازم کرلو۔ مسند احمد عن معاذ رضی اللہ عنہ

۲۰۳۵۶..... میرا ارادہ بنا کہ میں چند نوجوانوں کو لکڑیاں اکٹھی کرنے کا حکم دوں پھر ان لوگوں کے پاس جاؤں جو اپنے گھروں میں نماز پڑھ لیتے ہیں اور ان کو کوئی بیماری بھی نہیں ہے۔ پھر میں ان کے گھروں کو جلا ڈالوں۔ ابوداؤد، الترمذی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۳۵۷..... قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے! میرا ارادہ تھا کہ میں لکڑیاں اکٹھی کرواؤں پھر نماز کے لیے اذان کا حکم دوں اور کسی کو نماز پڑھانے کے لیے کہہ دوں۔ پھر ان لوگوں کے پاس جاؤں اور ان کے گھروں کو جلا ڈالوں۔ (جو نماز میں نہیں آتے) قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر کسی کو معلوم ہو جائے کہ وہ (مسجد میں) موٹی بکری کا گوشت یا دو کھر ہی حاصل کرلے گا تو عشاء میں حاضر ہو جائے گا۔ مؤطا امام مالک، بخاری، النسائی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۳۵۸..... سب سے بھاری نماز منافقین پر عشاء اور فجر کی نماز ہے۔ اگر ان کو معلوم ہو جائے کہ ان دونوں نمازوں میں کیا کچھ اجر ہے تو وہ ضرور ان نمازوں میں حاضر ہوں، خواہ ان کو گھسٹ گھسٹ کر آنا پڑے۔ میں نے پختہ ارادہ کرلیا ہے کہ نماز (کی جماعت) کھڑی کرنے کا حکم دوں۔ پھر کسی کو نماز پڑھانے کے لیے کہوں اور وہ لوگوں کو نماز پڑھائے۔ پھر کچھ لوگوں کو لے کر جن کے پاس لکڑیاں ہوں، ان لوگوں کے پاس جاؤں جو نماز میں حاضر نہیں ہوتے اور ان کے ساتھ ان کے گھروں کو جلا ڈالوں۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، ابوداؤد، ابن ماجہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

الاکمال

۲۰۳۵۹..... فارغ اور تندرستی کی حالت میں نداء (اذان) سنی اور اس نے جواب نہیں دیا (یعنی جماعت میں حاضر نہ ہوا) اس کی نماز درست نہیں۔

مستدرک الحاکم، السنن للبیھقی عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

۲۰۳۶۰..... جس نے نداء سنی اور بغیر کسی ضرر اور عذر کے اس نے جواب نہیں دیا (یعنی جماعت میں حاضر نہیں ہوا) اس کی نماز مقبول نہیں۔

الکبیر للطبرانی عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

۲۰۳۶۱..... جس نے حی علی الفلاح کی آواز سنی اور اس نے جواب نہ دیا پس وہ ہمارے ساتھ ہے اور اکیلا ہے۔

حلیۃ الاولیاء عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۳۶۲..... جس نے نداء سنی اور تین مرتبہ تک لبیک نہ کہا (یعنی جماعت میں حاضر نہ ہوا) اس کو منافقین میں لکھ دیا جاتا ہے۔

البغوی عن ابی زرارۃ الانصاری

کلام:..... امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: معلوم نہیں زرارۃ کو صحبت نبوی ﷺ حاصل رہی ہے یا نہیں۔

۲۰۳۶۳..... اس شخص کی نماز نہیں جو نداء سنے اور بغیر کسی عذر کے مسجد نہ آئے۔ ابوبکر بن المقری فی الاربعین عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۰۳۶۴..... اس شخص کی (گھر میں) نماز نہیں جس نے نداء سنی پھر (مسجد میں) نہ آیا ہاں مگر کسی عذر کی وجہ سے۔

الحاکم فی الکنی وضعف عن جابر رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... (آپ ﷺ نے فرمایا) میں ارادہ کرتا ہوں کہ لوگوں کو نماز پڑھانے کے لیے امام بناؤں اور پھر نکل کر ہر ایسے شخص جس پر میں قادر

ہوں اور وہ جماعت کی نماز چھوڑ کر گھر میں بیٹھا ہے اس کے گھر کو اس پر جلا ڈالوں۔مسند احمد عن ابن ام مکتوم

۲۰۳۶۵ میرا ارادہ تھا کہ میں کسی کو نماز پڑھانے کے لیے کہوں پھر کچھ جوانوں کو حکم دوں جوان لوگوں کے پاس جائیں جو جماعت میں حاضر نہیں ہوتے اور ان کے او پران کے گھروں کو لکڑیوں کے ساتھ جلا دوں۔اور اگر کسی کو معلوم ہو جائے کہ وہ مسجد میں آئے تو اس کو گوشت لگی ہڈی یا دو پائے حاصل ہوں گے تو وہ ضرور نماز میں حاضر ہوگا۔مسند احمد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۳۶۶ میں نے ارادہ کیا ہے کہ نماز کے لیے اذان دینے والے کو اذان کا حکم دوں پھر ان لوگوں کے پاس جاؤں جو نماز سے پیچھے رہ جاتے ہیں اور جا کر ان کے گھروں کو ان پر جلا دوں۔ابو داؤد الطیالسی عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۰۳۶۷ میں نے ارادہ کیا ہے کہ بلال کو کہوں کہ وہ نماز کھڑی کریں پھر میں ان لوگوں کے پاس جاؤں جو اذان کی آواز سن کر بھی نماز کو نہیں آئے اور ان کے گھروں کو جلا دوں۔الاوسط للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۰۳۶۸ میرا ارادہ ہے کہ میں نماز سے پیچھے رہ جانے والوں کے پاس جاؤں اور ان کے اوپر ان کے گھروں کو جلا دوں۔

مستدرک الحاکم عن ابن ام مکتوم

۲۰۳۶۹ اگر کوئی شخص لوگوں کو تھوڑے سے گوشت یا کھر (پائے) پر بلائے تو لوگ چلے آئیں گے لیکن ان کو جماعت کی نماز کی طرف بلایا جاتا ہے مگر نہیں آتے۔بس میرا ارادہ ہے کہ کسی کو لوگوں کی نماز پڑھانے کا حکم دوں اور خود ان لوگوں کے پاس جاؤں جو اذان سن کر نماز کو نہیں آتے اور ان پر آگ بھڑ کا دوں۔بے شک جماعت کی نماز سے منافق ہی پیچھے رہتا ہے۔الاوسط للطبرانی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۳۷۰ کیا بات ہے لوگ نماز کے لیے بلاوا سنتے ہیں پھر پیچھے رہ جاتے ہیں میں چاہتا ہوں کہ نماز کھڑی کرنے کو کہوں پھر جو بھی پیچھے رہ جانے والا ہے اس کے گھر کو جلا دوں۔مصنف عبدالرزاق عن عطاء مرسلاً

۲۰۳۷۱ کسی شہر یا دیہات میں تین آدمی جمع ہوں لیکن ان میں جماعت نہ ہوتی ہو تو شیطان ان پر غالب آجاتا ہے۔

ابن عساکر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

جماعت سے نماز پڑھنے والے شیطان پر غالب

۲۰۳۷۲ جہاں کہیں پانچ گھر (مسلمانوں کے) ہوں اور وہاں نماز کے لیے اذان نہ ہوتی ہو تو شیطان ان پر غالب آجاتا ہے۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۲۰۳۷۳ جو تین شہری یا دیہاتی جمع ہوں اور وہ نماز کھڑی نہ کریں تو شیطان ان کا چوتھا ساتھی بن جاتا ہے۔

ابن عساکر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

دوسری فصل......امامت اور اس سے متعلق

اس میں چار فروع ہیں۔

پہلی فرع......ترھیب (امامت کی وعید) اور آداب میں

امامت کی ترغیب میں

۲۰۳۷۴..... امام اور مؤذن کو ان سب کے مثل ثواب ہے جو ان کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں۔ابو الشیخ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۳۷۵ مسجد میں سب سے افضل امام پھر مؤذن پھر وہ لوگ ہیں جو امام کی دائیں طرف ہیں۔
مسند الفردوس للدیلمی، روایۃ الفردوس

۲۰۳۷۶ ...رحمت پہلے امام پر نازل ہوتی ہے پھر دائیں طرف لوگوں پر الاول فالاول۔ابو الشیخ فی الثواب عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

الاکمال

۲۰۳۷۷ ... جب دو افراد ہوں تو ساتھ ساتھ کھڑے ہو کر نماز پڑھیں اگر تین ہوں تو امام آگے بڑھ جائے۔الدارقطنی عن سمرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۳۷۸ ... جب تین افراد ہوں تو ان میں سب سے زیادہ کتاب اللہ کا پڑھا ہوا ان کی امامت کرے اور اگر وہ اس منصب میں برابر ہوں تو ان میں سب سے سن رسیدہ شخص امام بنے۔اور اگر سن میں بھی برابر ہوں تو خوبصورت چہرے کا مالک شخص امامت کرے۔
السنن للبیہقی عن ابی زید الانصاری

۲۰۳۷۹ ... قوم کی امامت ان میں سب سے زیادہ کتاب اللہ کو جاننے والا کرے گا۔البزار عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۳۸۰ ...قوم کی امامت سب سے زیادہ قرآن پڑھا ہوا شخص کرے گا اگر وہ قرآن میں برابر ہوں تو سب سے پہلے ہجرت کرنے والا آگے بڑھے گا اور اگر ہجرت میں برابر ہوں تو سب سے زیادہ فقیہ امامت کرے گا اور اگر فقاہت میں سب برابر ہوں تو سب سے زیادہ عمر رسیدہ شخص امامت کرے گا۔(السنن للبیہقی، مستدرک الحاکم، عن ابی مسعود الانصاری

فائدہ:...... ہجرت منسوخ ہو چکی ہے اور یہ فرمان ہجرت فرض ہونے کے زمانہ سے متعلق ہے۔

۲۰۳۸۱ تم میں سب سے زیادہ قرآن پڑھا ہوا تمہاری امامت کرے خواہ وہ ولد الحرام کیوں نہ ہو۔
ابن حزم فی کتاب الاعراب والدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۳۸۲ تمہاری امامت تمہارا سب سے زیادہ قرآن پڑھا ہوا شخص کرے۔البغوی والخطیب عن عمرو بن سلمہ عن ابیہ

کلام:...... عمرو بن سلمہ سے اور کوئی روایت منقول نہیں۔

۲۰۳۸۳ ... جب تم پر کوئی امیر نہ ہو تو تم میں سب سے زیادہ قرآن پڑھنے والا تمہاری امامت کرے گا۔الدیلمی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۰۳۸۴ اپنے میں سے زیادہ قرآن پڑھے ہوئے کو آگے کرو۔ابن ابی شیبہ عن عمرو بن سلمہ عن ابیہ

۲۰۳۸۵ ...تم میں سے زیادہ قرآن پڑھے ہوئے کو تمہاری امامت کرنی چاہیے۔مسند احمد عن عمرو بن سلمہ عن رجال من الصحابۃ

۲۰۳۸۶ ... امامت سب سے پہلے ہجرت کرنے والا کرے، اگر ہجرت میں برابر ہوں تو دین کی فقہ میں سب سے زیادہ سمجھ بوجھ رکھنے والا امامت کرے، اگر دین (کی فقہ میں) برابر ہوں تو زیادہ قرآن پڑھا ہوا امامت کرے، لیکن کسی کی بادشاہت میں کوئی دوسرا امامت نہ کرے اور نہ ہی کسی کی مسند (بیٹھنے کی خاص جگہ) پر کوئی دوسرا بیٹھے۔مستدرک الحاکم عن ابی مسعود الانصاری

۲۰۳۸۷ قوم کی امامت ان میں سب سے عمر رسیدہ شخص کرے۔الکبیر للطبرانی عن مالک بن الحویرث

۲۰۳۸۸ ...تمہاری کامیابی کا راز اس میں ہے کہ تم نماز کو پاکیزہ رکھو اس طرح کہ اپنے بہترین افراد کو امامت کے لیے آگے کرو۔
الخطیب عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۳۸۹ ......اپنی نمازوں میں اور اپنے جنازوں میں اپنے بے وقوف لوگوں کو آگے نہ ہونے دو۔
ابن قانع وعبدان وابو موسی عن الحکم بن الصلت القریشی

۲۰۳۹۰ اپنی نمازوں میں بے وقوف لوگوں اور لڑکوں کو آگے نہ کیا کرو اور نہ اپنے جنازوں پر ان کو آگے کیا کرو بے شک امام تمہارے اللہ کے ہاں نمائندے ہوتے ہیں۔الدیلمی عن علی رضی اللہ عنہ

امامت سے متعلق وعید

امام کے ضامن ہونے اور اس کے احوال اور دعا میں اس کے آداب کا بیان

۲۰۳۹۱ ..... امام ضامن ہے اور مؤذن امانت دار ہے۔ اے اللہ اماموں کو سیدھی راہ دکھا اور مؤذنوں کی مغفرت فرما۔

ابوداؤد، الترمذی، ابن حبان، السنن للبیهقی عن ابی هریرة رضی الله عنه، مسند احمد عن ابی امامة رضی الله عنه

فائدہ: ..... امام کی غلطی سے اگر سب کی نماز خراب ہو تو امام اس کا ذمہ دار ہے۔ اور مؤذن امانت دار ہے کہ نمازوں کے لیے صحیح وقت پر اذان واقامت دے۔

۲۰۳۹۲ ..... امام تم کو نماز پڑھاتے ہیں، اگر وہ صحیح رہیں تو تمہارے لیے فائدہ ہے اور اگر ان سے خطاء ہو جائے تو تمہارے لیے کوئی وبال نہیں جبکہ ان پر اس کا وبال ہے۔ البخاری عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۰۳۹۳ ..... امام ضامن ہے۔ اگر اس نے اچھی نماز پڑھائی تو اس کو اور تم کو سب کو ثواب ہے۔ اور اگر نماز میں کوتاہی کی تو اس پر وبال ہے مقتدیوں پر کچھ وبال نہیں۔ ابوداؤد، ابن ماجه، مستدرک الحاکم عن سهل بن سعد

کلام: ..... اس کی اسناد میں عبدالحمید بن سلیمان کے متعلق محدثین کا ضعیف ہونے کا اتفاق ہے۔ زوائد ابن ماجه

۲۰۳۹۴ ..... جس نے لوگوں کی امامت کی اور صحیح وقت پر کی اور اچھی طرح مکمل نماز پڑھائی تو اس کا ثواب امام اور مقتدیوں سب کو ہے۔ اور جس امام نے کمی کوتاہی کی تو اس کا وبال امام پر ہے مقتدیوں پر کچھ نہیں۔ (مسند احمد، ابوداؤد، ابن ماجه، مستدرک الحاکم عن عقبة بن عامر

۲۰۳۹۵ ..... جس شخص نے کسی قوم کی امامت کی حالانکہ وہ اس کی امامت کو ناپسند کرتے ہیں تو اس امام کی نماز اس کے کانوں سے اوپر نہیں جائے گی۔

الکبیر للطبرانی عن طلحه رضی الله عنه

۲۰۳۹۶ ..... جس نے کسی قوم کی امامت کی اور وہ اس کو ناپسند کرتے تھے تو اس کی نماز اس کے نرخرے سے اوپر نہیں جائے گی۔

الکبیر للطبرانی عن جناده

۲۰۳۹۷ ..... جس نے کسی قوم کی امامت کی حالانکہ مقتدیوں میں اس سے زیادہ کتاب اللہ کا پڑھا ہوا ہے اور اس سے زیادہ علم جاننے والا ہے تو وہ شخص قیامت تک پستی کی طرف رہے گا۔ الضعفاء للعقیلی عن ابن عمر رضی الله عنه

۲۰۳۹۸ ..... تین باتیں کسی کو کرنا زیب نہیں دیتیں: کوئی شخص لوگوں کی امامت کرے پھر دعا میں اپنے آپ کو خاص کر لے۔ اگر اس نے ایسا کیا تو بلاشک اس نے مقتدیوں سے خیانت برتی۔ اور کوئی شخص کسی کے گھر میں اندر نظر نہ ڈالے اجازت ملنے سے قبل، اگر اس نے ایسا کیا تو وہ پہلے ہی اندر داخل ہو گیا۔ اور کوئی شخص پیشاب پاخانے کے دباؤ میں نماز نہ پڑھے جب تک کہ ہلکا نہ ہو جائے۔

ابوداؤد، الترمذی عن ثوبان رضی الله عنه

۲۰۳۹۹ ..... حضور اکرم ﷺ نے منع فرمایا اس بات سے کہ امام کسی (تخت وغیرہ یا کسی اونچی جگہ) اوپر کھڑا ہو جائے اور لوگ اس کے پیچھے (نیچے) کھڑے ہوں۔ ابوداؤد، مستدرک الحاکم عن حذیفه رضی الله عنه

۲۰۴۰۰ ..... نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا کہ امام مؤذن ہو۔ السنن للبیهقی عن جابر رضی الله عنه

۲۰۴۰۱ ..... جو امام بھول چوک کی وجہ سے جنبی حالت میں لوگوں کو نماز پڑھادے اور نماز پوری ہو جائے تو اس کو چاہیے کہ غسل کرے اور نماز لوٹالے اسی طرح اگر بغیر وضو کے نماز پڑھادے تب بھی یہی حکم ہے۔ ابونعیم فی معجم شیوخه عن البراء رضی الله عنه

الاکمال

۲۰۴۰۲..... جو کسی قوم کی امامت کرے وہ اللہ سے ڈرے اور اس بات کو ملحوظ رکھے کہ وہ ضامن ہے اور مقتدیوں کی نماز کے بارے میں اس سے سوال کیا جائے گا۔ اور اگر اس نے اچھی طرح نماز پڑھائی تو اس کو ان سب جتنا ثواب ہوگا جو اس کے پیچھے نماز پڑھنے والے ہیں۔ بغیر ان کے اجر میں کچھ بھی کمی کیے ہوئے۔ اور جو کمی کوتاہی امام سے سرزد ہوگی اس کا وبال صرف اسی پر ہوگا۔

الاوسط للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۴۰۳..... امام ضامن ہے۔ مؤذن امانت دار ہے۔ اے اللہ اماموں کی رہنمائی فرما اور مؤذنوں کی مغفرت فرما۔

عبدالرزاق، مسند احمد، مسند ابی یعلی، الکبیر للطبرانی، السنن لسعید بن منصور عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، ابن عساکر فی غرائب مالک، مسند احمد، مسند ابی یعلی، الکبیر للطبرانی، السنن لسعید عن ابن عمرو عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۴۰۴..... امام ضامن ہے اور مؤذن امانت دار ہے۔ اللہ پاک امام کی رہنمائی فرمائے اور مؤذنوں کو معاف فرمائے۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی، ابن حبان، السنن للبیہقی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۰۴۰۵..... امام ضامن ہے اور مؤذن امین ہے۔ اللہ پاک ائمہ کو رشد و بھلائی دے اور مؤذنوں کی مدد فرمائے۔

الکبیر للطبرانی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۴۰۶..... امام ضامن ہے اور مؤذن امانت دار۔ اے اللہ! مؤذنوں کی مغفرت فرما اور ائمہ کو ہدایت نصیب کر۔

ابو الشیخ، الکبیر للطبرانی عن واثلۃ

۲۰۴۰۷..... ائمہ ضمانت دار ہیں اور مؤذن امانت دار۔ اللہ ائمہ کو رشد و ہدایت دے اور مؤذنوں کی مغفرت فرمائے۔

الشافعی، السنن للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

امام نماز کا ضامن ہے

۲۰۴۰۸..... امام ڈھال ہے اگر وہ نماز پوری (اور صحیح) پڑھائے تو اس کا ثواب تمہارے لیے بھی اور اس کے لیے بھی ہے۔ اور اگر وہ کسی کوتاہی کا شکار ہو تو اس کا نقصان امام پر ہی ہے جبکہ تم مقتدیوں کے لیے کامل ثواب ہے۔ الباوردی، الکبیر للطبرانی عن شریح العدوی

۲۰۴۰۹..... جو بندہ کسی قوم کی امامت کرتا ہے وہ ان کا نگہبان ہوتا ہے، ان پر ان کی نماز کا وبال نہیں ہوتا۔ اگر امام صحیح امامت کرتا ہے تو اس کا ثواب اس کو اور سب مقتدیوں کو ہوتا ہے اور اگر وہ کسی خطا کا مرتکب ہوتا ہے تو اس کا وبال صرف امام ہی پر ہوتا ہے جبکہ مقتدی بری الذمہ ہوتے ہیں۔

الکبیر للطبرانی عن عقبۃ بن عامر

۲۰۴۱۰..... جب امام کی نماز فاسد ہو جائے تو پیچھے رہنے والوں کی نماز بھی فاسد ہو جائے گی۔

المتفق والمفترق للخطیب عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

صفات الامام اور اس کے آداب

۲۰۴۱۱..... جب تین افراد جمع ہوں تو ان کی امامت ان میں سے سب سے زیادہ کتاب اللہ کا پڑھا ہوا شخص کرے گا۔ اگر وہ قراءت قرآن میں سب برابر ہوں تو ان میں سے سب سے سن رسیدہ شخص امامت کرے گا۔ اور اگر عمر میں بھی تینوں برابر ہوں تو سب سے زیادہ حسین رو شخص امامت کرے گا۔ السنن للبیہقی عن ابی زید الانصاری

۲۰۴۱۲ تمہاری امامت تم میں سے سب سے زیادہ حسین چہرے والا شخص کرے کیونکہ ممکن ہے وہی تم میں سب سے زیادہ اچھے اخلاق کا مالک بھی ہو۔ الکامل لابن عدی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۰۴۱۳ ...قوم کی امامت ان کا سب سے زیادہ قرآن پڑھا ہوا آدمی کرلے۔ مسند احمد عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۴۱۴ ...قوم کی امامت سب سے زیادہ قرآن پڑھا ہوا شخص کرے گا۔ اگر وہ قرأت میں برابر ہوں تو سنت کو زیادہ جاننے والا امامت کرے گا۔ اگر سنت کے علم میں سب برابر ہوں تو ہجرت میں سب سے مقدم شخص امامت کرے گا۔ اگر ہجرت میں بھی سب برابر ہوں تو سب سے مقدم فی الاسلام شخص امامت کرے گا۔ کسی شخص کے گھر اور نہ کسی کی بادشاہت میں دوسرا کوئی شخص امامت کرنے کا اہل ہے اور کوئی شخص کسی دوسرے کی خاص بیٹھنے کی جگہ (مسند) پر نہ بیٹھے۔ مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجہ عن ابی مسعود رضی اللہ عنہ

۲۰۴۱۵ ...جب تو کسی قوم کی امامت کرے تو ان کو ہلکی پھلکی نماز پڑھا۔ مسلم، ابن ماجہ عن عثمان بن ابی العاص

۲۰۴۱۶ ...اللہ تعالیٰ ہر چیز میں فضل (اضافہ) کو پسند فرماتے ہیں حتیٰ کہ نماز میں بھی۔ (ابن عساکر عن ابن عمرو

۲۰۴۱۷ ...جب تم میں سے کوئی شخص لوگوں کو نماز پڑھائے تو ہلکی نماز پڑھائے۔ کیونکہ لوگوں میں ضعیف، بیمار اور بڑے بوڑھے بھی ہوتے ہیں۔ اور جب کوئی اپنی تنہا نماز پڑھے تو جتنی چاہے لمبی نماز پڑھے۔ موطا امام مالک، البخاری، ابوداؤد، النسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۴۱۸ ...اپنی قوم کی امامت کرا اور جو بھی کسی قوم کی امامت کرے ہلکی کرے۔ کیونکہ قوم میں بوڑھے بھی، مریض بھی ہیں، کمزور بھی ہیں اور حاجت مند بھی ہیں۔ پس جب کوئی اکیلے نماز پڑھے تو جیسے چاہے (لمبی) پڑھے۔ مسلم عن عثمان بن ابی العاص

۲۰۴۱۹ ...میں بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو نماز کو مختصر کردیتا ہوں۔ ابن ماجہ عن عثمان بن ابی العاص

۲۰۴۲۰ ...اللہ کی قسم! میں نماز میں بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو اس ڈر سے کہ کہیں اس کی ماں پریشان ہو نماز کو مختصر کردیتا ہوں۔

الترمذی عن انس رضی اللہ عنہ

مقتدیوں کی خاطر نماز میں تخفیف

۲۰۴۲۱ ...میں نماز پڑھانے کھڑا ہوتا ہوں اور میرا ارادہ طویل نماز پڑھانے کا ہوتا ہے لیکن کسی بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو نماز کو مختصر کردیتا ہوں اس ڈر سے کہ کہیں اس کی ماں پر (بچے کا رونا) شاق نہ گذرنے۔

مسند احمد، البخاری، ابوداؤد، النسائی عن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ

۲۰۴۲۲ ...میں نماز میں داخل ہوتا ہوں اور لمبی نماز پڑھنے کا ارادہ کرتا ہوں لیکن کسی بچے کے رونے کی آواز سن لیتا ہوں تو نماز کو مختصر کردیتا ہوں کیونکہ میں بچے کے رونے پر ماں کی بے تابی اور پریشانی کو جانتا ہوں۔ مسند احمد، البخاری، مسلم، ابن ماجہ عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۴۲۳ ...تو ان کا امام ہے لیکن تو ان کے کمزور ترین فرد کا خیال کر اور اذان کے لیے کسی ایسے شخص کو مقرر کر جو اذان پر اجرت نہ لیتا ہو۔

مسند احمد، ابوداؤد، النسائی۔ مستدرک الحاکم عن عثمان بن ابی العاص

۲۰۴۲۴ ...جس جگہ فرض نماز پڑھی جاچکی ہو وہاں کوئی امام امامت نہ کرائے حتیٰ کہ وہاں سے ہٹ جائے۔

ابوداؤد، ابن ماجہ عن المغیرۃ بن شعبۃ

۲۰۴۲۵ ...کیا تم میں سے کوئی شخص اس بات سے عاجز ہے کہ (فرض نماز کے بعد) نفل نماز میں آگے یا پیچھے یا دائیں یا بائیں ہوجائے۔

ابواداؤد، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۴۲۶ ...اے لوگو! تم میں سے کچھ لوگ نفرت دلانے والے بھی ہیں۔ پس جو تم میں سے لوگوں کو نماز پڑھائے مختصر پڑھائے۔ کیونکہ اس کے پیچھے ناتواں، بڑے بوڑھے اور کام والے لوگ بھی ہوتے ہیں۔ مسند احمد، البخاری، مسلم عن ابی مسعود رضی اللہ عنہ

۲۰۴۲۷ اے معاذ! فتنہ انگیز نہ بن، تیرے پیچھے بوڑھے، کمزور، کام والے اور مسافر لوگ بھی ہوتے ہیں۔ ابوداؤد عن حزم بن ابی کعب

۲۰۴۲۸ اے معاذ! کیا تو فتنہ اٹھانے والا ہے؟ تو نے سبح اسم ربک الاعلی، والشمس وضحاها، والليل اذا يغشى (ان جیسی دوسری مختصر) سورتیں کیوں نہیں پڑھیں بے شک تیرے پیچھے بڑے بوڑھے، کمزور ناتواں اور کام والے ضرورت مند افراد بھی ہوتے ہیں۔
البخاری، مسلم، ابوداؤد عن جابر رضی اللہ عنه

۲۰۴۲۹ جب آدمی کسی قوم کی امامت کرے تو مقتدیوں سے بلند کسی جگہ پر کھڑا نہ ہو۔ ابوداؤد، السنن للبیهقی عن حذیفه رضی اللہ عنه

۲۰۴۳۰ جب دو افراد ہوں تو ساتھ ساتھ کھڑے ہو کر نماز پڑھیں اور جب تین افراد ہوں تو ایک شخص آگے بڑھ جائے۔
الدارقطنی عن سمرة رضی اللہ عنه

۲۰۴۳۱ نماز کی تکبیر اس وقت تک نہ کہو جب تک مؤذن اذان سے فارغ نہ ہو جائے۔ ابن النجار عن انس رضی اللہ عنه

۲۰۴۳۲ اپنے ائمہ اپنے بہترین لوگوں کو کرو۔ کیونکہ وہ تمہارے اور تمہارے رب کے درمیان نمائندے بنتے ہیں۔
الدارقطنی، السنن للبیهقی عن ابن عمر رضی اللہ عنه

۲۰۴۳۳ تمہاری کامیابی کا راز یہ ہے کہ تمہاری نماز قبول ہو جائے لہٰذا تمہاری امامت تمہارے بہترین لوگ کریں۔
ابن عساکر عن ابی امامة رضی اللہ عنه

۲۰۴۳۴ تمہارا راز یہ ہے کہ تمہاری نماز قبول ہو جائے، لہٰذا تمہاری امامت تمہارے علماء کریں بے شک وہ تمہارے اور تمہارے رب کے درمیان وفد (نمائندے) ہیں۔ الکبیر للطبرانی عن مرثد الغنوی

۲۰۴۳۵ نماز میں اختصار سے کام لو۔ بے شک تمہارے پیچھے کمزور ناتواں، بوڑھے اور حاجت مند لوگ بھی ہیں۔
الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنه

۲۰۴۳۶ مغرب میں اذان واقامت کے دوران امام کا تھوڑی دیر بیٹھنا بھی سنت میں سے ہے۔
مسند الفردوس للدیلمی عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۲۰۴۳۷ قوم میں سب سے کمزور فرد کی سی نماز پڑھا اور ایسے شخص کو مؤذن نہ بنا جو اپنی اذان پر اجرت لے۔ الکبیر عن المغیرة رضی اللہ عنه

۲۰۴۳۸ تمہاری امامت تم میں سب سے زیادہ قرآن پڑھا ہوا شخص کرے۔ النسائی عن عمرو بن سلمة رضی اللہ عنه

الاکمال

۲۰۴۳۹ تیمم کرنے والا وضو کرنے والوں کی امامت کا اہل نہیں۔ الدارقطنی وضعفه عن جابر رضی اللہ عنه

۲۰۴۴۰ غیر مختون کے پیچھے نماز درست نہیں۔ المتفق والمفترق للخطیب عن ابی الدرداء رضی اللہ عنه

کلام: ...... اس روایت کی سند میں مہدی بن ہلال ہے جس پر وضع حدیث کی تہمت عائد ہے۔ میزان الاعتدال ۴/۱۹۵

۲۰۴۴۱ امام اپنے پیچھے والوں سے بلند جگہ پر کھڑے ہو کر نماز نہ پڑھائے۔
سمویه، السنن للبیهقی عن سلمان، الدیلمی عن ابی سعید رضی اللہ عنه

۲۰۴۴۲ جب تو لوگوں کی امامت کرے تو والشمس وضحاها، سبح اسم ربک الاعلی، اقرأ باسم ربک اور والليل اذا يغشى (جیسی سورتیں) پڑھ۔ مسلم عن جابر رضی اللہ عنه

۲۰۴۴۳ تیرے جیسے نوجوان نے کیا؟ تو مغرب میں والشمس وضحاها اور ایسی سورتیں پڑھا کر۔ (الدیلمی عن جابر رضی اللہ عنه

۲۰۴۴۴..... صبح کی نماز میں بیس آیات سے کم نہ پڑھو اور عشاء کی نماز میں دس آیات سے کم نہ پڑھو۔

الکبیر للطبرانی عن خلاد بن السائب عن رفاعة الانصاری، مسند احمد عن انس، النسائی عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۰۴۴۵..... کیا تو (لوگوں کو) آزمائش میں ڈالتا ہے۔ان کو لمبی نماز مت پڑھا، بلکہ سبح اسم ربک الاعلیٰ، والشمس وضحاھا اوران جیسی سورتیں پڑھا کراے معاذ! اور فتان (فتنہ انگیز) نہ بن۔یا تو تو لوگوں کو ہلکی نماز پڑھایا کر یا پھر آکر میرے ساتھ نماز پڑھ لیا کر۔

مسلم، سمویہ عن رجل من بنی سلمة

۲۰۴۴۶..... جب تو قوم کی امامت کرے تو سب سے ضعیف شخص کا خیال کر (کے نماز پڑھا)۔الشیرازی فی الالقاب عن عثمان بن ابی العاص

۲۰۴۴۷..... لوگوں میں سب سے ضعیف ترین شخص کا خیال کر۔ کیونکہ ان میں ضعیف، بوڑھے اور حاجت مند لوگ بھی ہوتے ہیں۔ اگر تو اکیلا ہو تو نماز جتنی لمبی چاہے کر لے۔اور اگر تیرے پاس موذن آئے اور اذان دینے کا ارادہ کرے تو اس کو منع نہ کر۔

الکبیر للطبرانی، الجامع لعبدالرزاق عن عطاء مرسلاً

۲۰۴۴۸..... جو لوگوں کی امامت کرے وہ قوم میں سب سے کمزور کا خیال کرے۔ بے شک قوم میں ضعیف بوڑھے اور حاجت مند لوگ بھی ہوتے ہیں۔

(عبدالرزاق عن الحسن مرسلاً

۲۰۴۴۹..... اے عثمان! نماز میں اختصار کرو اور لوگوں میں ضعیف ترین کا خیال کرو، بے شک مقتدیوں میں بچے، بوڑھے، کمزور، حاجت مند، حاملہ عورتیں اور دودھ پلانے والی عورتیں بھی ہوتی ہیں۔ میں بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو نماز کو مختصر کر دیتا ہوں۔

الکبیر للطبرانی عن عثمان بن ابی العاص

ہلکی نماز پڑھانا

۲۰۴۵۰..... نماز میں اختصار کر۔لوگوں میں کمزور ترین شخص کا خیال کر کیونکہ لوگوں میں بچے بوڑھے، کمزور اور حاجت مند افراد بھی ہوتے ہیں۔

مسند احمد عن عثمان بن ابی العاص

۲۰۴۵۱..... اپنے ساتھیوں کو کمزور ترین فرد کی نماز پڑھا۔ کیونکہ ان میں ضعیف، بیمار اور حاجت مند بھی ہوتے ہیں۔اور موذن ایسے شخص کو بنا جو اذان پر اجرت نہ لے۔الشیرازی فی الالقاب عن عثمان بن ابی العاص

۲۰۴۵۲..... اے عثمان! اپنی قوم کی امامت کر اور جو کسی قوم کی امامت کرے ہلکی نماز پڑھائے۔ بے شک لوگوں میں کمزور، بوڑھے اور حاجت مند بھی ہوتے ہیں۔ہاں جب تو اپنی تنہا نماز پڑھے تو جیسی چاہے (لمبی یا مختصر) نماز پڑھ۔ابن عساکر عن عثمان بن ابی العاص

۲۰۴۵۳..... میں نے تجھے تیرے ساتھیوں پر امیر مقرر کیا ہے حالانکہ تو سب سے کم سن ہے۔لہٰذا جب تو ان کی امامت کرے تو کمزور ترین شخص کا خیال کر کے نماز پڑھا۔ بے شک تیرے پیچھے بڑے بوڑھے، بچے اور حاجت مند بھی ہیں۔ جب تو صدقات (زکوٰۃ وغیرہ) وصول کرے تو بچے والا جانور نہ لے، جس میں حاملہ بھی شامل ہے۔ نہ زائد مال لے، نہ بکرا (نر) لے اور کوئی بھی اپنے عمدہ مال کا زیادہ حقدار ہے۔اور قرآن کو بغیر طہارت کے نہ چھونا، جان لے عمرہ چھوٹا حج ہے۔اور عمرہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔اور حج عمرہ سے بہتر ہے۔

الکبیر للطبرانی عن عثمان بن ابی العاص

۲۰۴۵۴..... جو کسی قوم کی امامت کرے وہ ہلکی نماز پڑھائے کیونکہ ان میں کمزور بوڑھے، مریض اور حاجت مند بھی ہوتے ہیں۔ جب اکیلا نماز پڑھے تو جیسی چاہے پڑھے۔مسند احمد عن عثمان بن ابی العاص

۲۰۴۵۵..... میں نماز میں ہوتا ہوں اور (نماز میں شامل کسی عورت کے) بچے کے رونے کی آواز سن لیتا ہوں تو نماز مختصر کر دیتا ہوں کہ کہیں اس کی ماں کو (طویل نماز) بھاری پڑ جائے۔ یا فرمایا: کہیں اس کی ماں آزمائش میں نہ پڑ جائے۔مصنف ابن ابی شیبہ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۰۴۵۶ ...میں اپنے پیچھے (نماز میں شامل کسی عورت کے) بچے کی آواز سنتا ہوں تو نماز ہلکی کر دیتا ہوں اس ڈر سے کہ کہیں اس کی ماں آزمائش میں نہ پڑ جائے۔ عبدالرزاق عن علی بن حسین مرسلاً

۲۰۴۵۷ ...... میں نماز میں بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو اس کی ماں کے آزمائش میں پڑنے کے ڈر سے نماز ہلکی کر دیتا ہوں۔

البزار عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۴۵۸ ...... میں بچے کے رونے کی آواز سن کر نماز مختصر کر دیتا ہوں اس ڈر سے کہ اس کی ماں آزمائش میں نہ پڑ جائے۔

عبدالرزاق عن عطاء مرسلاً

۲۰۴۵۹ ...... میں نے جلدی اس لیے کی ہے تا کہ بچے کی ماں جلدی بچے کو سنبھال لے۔ الاوسط للطبرانی عن انس رضی اللہ عنہ

فائدہ: ...... حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم کو رسول اللہ ﷺ نے دو مختصر سورتوں کے ساتھ فجر کی نماز پڑھائی بعد میں یہ ارشاد فرمایا۔

۲۰۴۶۰ ...... جب کوئی آدمی قوم کی امامت کرے تو قوم کے سوا اپنے لیے کوئی دعا خاص نہ کرے۔ اگر ایسا کیا تو اس نے مقتدیوں سے خیانت کی، اور نہ کسی قوم کے گھر میں بغیر اجازت کے آنکھ اندر ڈالے۔ اگر کسی نے ایسا کیا تو اس نے خیانت برتی۔ السنن للبیھقی عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۴۶۱ ...... جس جگہ فرض نماز ادا کی جا چکی ہو وہاں کسی امام کے پیچھے نماز نہ پڑھی جائے۔ ابن عساکر عن المغیرۃ بن شعبۃ، سند حسن

دوسری فرع...... مقتدی سے متعلق آداب کا بیان

۲۰۴۶۲ ...... جب امام بیٹھ کر نماز پڑھائے تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔ مصنف ابن ابی شیبہ عن معاویۃ

۲۰۴۶۳ جب امام تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو، جب امام رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو، جب امام سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو۔ جب امام رکوع سے سر اٹھائے تو تم بھی سر اٹھالو اور جب امام بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی سب لوگ بیٹھ کر اقتداء کرو۔

الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۴۶۴ ...... امام کو اس لیے آگے کیا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔ لہٰذا جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو، جب وہ رکوع کرے تم بھی رکوع کرو، جب وہ سر اٹھائے تو تم بھی سر اٹھاؤ، اور جب امام کہے: سمع اللہ لمن حمدہ تو تم کہو: اللھم ربنا لک الحمد. جب امام سجدہ کرے تو سجدہ کرو اور جب امام بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی سب بیٹھ کر نماز پڑھو۔

مؤطا امام مالک، البخاری، مسند احمد، ابوداؤد عن انس رضی اللہ عنہ، البخاری، مسلم، ابو داؤد، ابن ماجہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۰۴۶۵ ...... امام اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے، پس جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو۔ جب پڑھے تو خاموش رہو، اور جب امام غیر المغضوب علیھم ولا الضالین. کہے تو تم: آمین کہا کرو۔ جب رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو، جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو: اللھم ربنا لک الحمد کہو، جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھائے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔

ابن ابی شیبہ، ابن ماجہ، السنن للبیھقی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۴۶۶ ...... میں جسیم ہو گیا ہوں، (اس لیے رکوع و سجود میں تاخیر ہوتی ہے) پس جب میں رکوع کروں تو تم بھی رکوع کرو اور جب میں سجدہ کروں تو تم بھی سجدہ کرو اور میں کسی کو رکوع اور سجدے میں پہل کرتا ہوا نہ پاؤں۔ ابوداؤد. ابن ماجہ عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

۲۰۴۶۷ ... رکوع و سجود میں مجھ سے سبقت نہ کرو، میں جب بھی تم سے سبقت کر جاتا ہوں رکوع کرتا ہوں تم اس کو میرے سر اٹھانے سے پہلے پا سکتے ہو، کیونکہ میں جسیم ہو چکا ہوں۔ یونہی جب میں سبقت کر کے سجدہ کرتا ہوں تو تم مجھے سر اٹھانے سے پہلے پا سکتے ہو۔ کیونکہ میرا جسم بڑا بوجھل ہو گیا۔ مسند احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ عن معاویہ رضی اللہ عنہ

۲۰۴۶۸ ...... ابھی تم نے فارس اور روم والوں کا طریقہ اپنایا ہے۔ وہ بھی اپنے بادشاہوں کے روبرو کھڑے رہتے ہیں اور بادشاہ بیٹھے رہتے ہیں۔ تم

اپنے امام کی اقتداء کرو۔ اگر وہ کھڑا ہو کر نماز پڑھائے تو تم بھی کھڑے ہو کر پڑھو اور اگر وہ بیٹھ کر نماز پڑھائے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔

النسائی، ابن ماجه عن جابر رضی الله عنه

۲۰۴۶۹۔۔۔ امام سے پہل نہ کرو۔ جب وہ تکبیر کہے تو تم تکبیر کہو، جب وہ و لاالضالین کہے تو تم آمین کہو، جب وہ رکوع کرے تو تم رکوع کرو، جب وہ سمع الله لمن حمده کہے تو تم اللهم ربنا و لک الحمد کہو اور اس سے پہلے سر نہ اٹھاؤ۔

مسلم عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۰۴۷۰۔۔۔ اے علی! امام کے پیچھے فاتحہ نہ پڑھ۔ ابوداؤد عن علی رضی الله عنه

۲۰۴۷۱۔۔۔ جب امام کہے سمع الله لمن حمده تو تم کہو: ربنا لک الحمد۔ بے شک جس کا قول ملائکہ کے قول کے موافق ہو گیا اس کے پچھلے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ مؤطا امام مالک، البخاری، مسلم، ابوداؤد، الترمذی، النسائی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۰۴۷۲۔۔۔ جب امام کہے سمع الله لمن حمده تو تم کہو: ربنا و لک الحمد۔

ابن ماجه، مستدرک الحاکم عن ابی سعید، ابن ماجه، ابن حبان عن انس رضی الله عنه، ابن حبان عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۰۴۷۳۔۔۔ امام اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے، پس جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو، جب وہ قرأت کرے تو تم خاموش رہو اور جب امام سمع الله لمن حمده کہے تو تم اللهم ربنا و لک الحمد کہو۔ النسائی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۰۴۷۴۔۔۔ امام اس لیے بنایا جاتا ہے تا کہ اس کی اقتداء کی جائے۔ پس جب امام کھڑا ہو کر نماز پڑھائے تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھائے تم بھی بیٹھ کر اقتدا کرو۔ اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھائے تو تم کھڑے ہو کر اقتداء نہ کرو۔ جیسے اہل فارس اپنے بڑوں کے ساتھ یہ برتاؤ کرتے ہیں۔ مسند احمد، مسلم، ابوداؤد عن جابر رضی الله عنه

۲۰۴۷۵۔۔۔ امام ڈھال ہے۔ پس جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھائے تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔ جب وہ سمع الله لمن حمده کہے تو تم: اللهم ربنا لک الحمد کہو۔ جب اہل زمین کا قول اہل آسمان کے قول کے موافق ہو جاتا ہے تو اس کے پچھلے سب گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

مسلم عن ابی هریرة رضی الله عنه

امام کی پیروی لازم ہے

۲۰۴۷۶۔۔۔ امام اس لیے بنایا جاتا ہے تا کہ اس کی پیروی کی جائے۔ لہٰذا تم اس سے اختلاف نہ کرو۔ بلکہ جب وہ تکبیر کہے تو تم تکبیر کہو۔ جب وہ رکوع کرے تم رکوع کرو۔ جب وہ سمع الله لمن حمده کہے تو تم اللهم ربنا و لک الحمد کہو۔ جب وہ سجدہ کرے تو تم سجدہ کرو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تم بھی سب بیٹھ کر نماز پڑھو۔ مسند احمد، البخاری، مسلم ابوداؤد عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۰۴۷۷۔۔۔ جب تم نماز پڑھو تو پہلے اپنی صفوں کو سیدھا کرو پھر تم میں سے ایک فرد تمہاری امامت کرے، جب وہ تکبیر کہے تم تکبیر کہو، جب وہ قرأت کرے تم خاموش رہو، جب وہ غیر المغضوب علیهم و لاالضالین کہے تو تم آمین کہو۔ اللہ پاک تمہاری دعا قبول کرے گا جب امام تکبیر کہے اور رکوع کرے تم بھی تکبیر کہو اور رکوع کرو۔ بے شک امام تم سے پہلے رکوع کرتا ہے اور تم سے پہلے سر اٹھاتا ہے تم بھی پیچھے پیچھے رہو۔ جب امام سمع الله لمن حمده کہے تو تم اللهم ربنا لک الحمد کہو اللہ پاک تمہارے کلام کو سنے گا۔ جب وہ تکبیر کہے اور سجدہ کرے تو تم تکبیر کہو اور سجدہ کرو۔ بے شک امام تم سے پہلے سجدہ کرتا ہے اور تم سے پہلے سر اٹھاتا ہے، تم بھی اسی طرح اس کے پیچھے پیچھے رہو۔ جب امام قعدہ کرے تو تم میں سے ہر شخص پہلے یہ کلمات پڑھے:

التحیات الطیبات و الصلوات لله السلام علیک ایها النبی و رحمة الله و برکاته السلام علینا و علی

عباد اللہ الصالحین اشهد ان لا اله الا اللہ واشهد ان محمداً عبده ورسوله.

مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، النسائی، ابن ماجة عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

۲۰۴۷۸...... جوشخص امام سے قبل جھک جائے اوراس سے قبل ہی سر اٹھالے اس کی پیشانی شیطان کے ہاتھ میں ہے۔

البزار عن ابی هريرة رضی اللہ عنہ

۲۰۴۷۹...... جو اپنی نماز میں امام سے پہلے سر اٹھاتا ہے وہ اس خطرے سے آزاد نہیں ہے کہ اللہ پاک اس کی صورت گدھے کی صورت جیسی بنادے۔

مسلم عن ابی هريرة رضی اللہ عنہ

۲۰۴۸۰...... جو امام سے پہلے سر اٹھائے یار کھے اس کی نماز قبول نہیں۔ابن قانع عن شیبان

۲۰۴۸۱...... تم سمجھتے ہو میرا قبلہ سامنے ہے اللہ کی قسم مجھ پر تمہارا خشوع (خضوع) اور تمہارا رکوع (سجود) مخفی نہیں ہے۔ میں تم کو اپنی کمر کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔مؤطا امام مالك، البخاری، مسلم عن ابی هريرة رضی اللہ عنہ

۲۰۴۸۲...... اے لوگو! میں تمہارے آگے ہوں۔لہٰذا رکوع و سجود میں نہ قیام وقعود میں اور نہ نماز ختم کرنے میں مجھ سے پہل کرو۔ میں تم کو آگے سے اور پیچھے سے دیکھتا ہوں قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم وہ سب کچھ دیکھتے جو میں دیکھتا ہوں تو تم کم ہنسو اور زیادہ روؤ۔

مسند احمد، مسلم، النسائی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۴۸۳...... اے لوگو! کیا بات ہے جب نماز میں تم کو کوئی بات پیش آجائے تو تالیاں پیٹتے ہو۔تالی تو صرف عورتوں کے لیے ہے۔اور مرد کو کوئی بات پیش آجائے تو وہ سبحان اللہ کہہ دے۔ بے شک جب کوئی سبحان اللہ کہتا ہے تو سننے والا توجہ کر لیتا ہے۔البخاری عن سهل بن سعد

۲۰۴۸۴...... جب نماز کے لیے اقامت کہی جائے تو کھڑے نہ ہو جب تک مجھے نہ دیکھ لو۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، ابوداؤد، النسائی عن ابی قتادہ

ابوداؤد، ترمذی اور نسائی میں یہ اضافہ ہے: حتیٰ کہ مجھے نہ دیکھ لو کہ میں تمہاری طرف نکل پڑا ہوں۔

الاکمال

۲۰۴۸۵...... امام کو درمیان میں کرلو اور درمیانی خلاؤں کو پر کرلو۔السنن للبیهقی عن ابی هريرة رضی اللہ عنہ

۲۰۴۸۶...... جب نماز کی اقامت ہو جائے تو کھڑے نہ ہو حتیٰ کہ مجھے دیکھ لو اور وقار کو لازم رکھو۔ابن حبان عن ابی قتادہ

۲۰۴۸۷...... جب امام تکبیر کہے تو سب تکبیر کہو۔ جب رکوع کرے تو سب رکوع کرو۔ جب سجدہ کرے تو سب سجدہ کرو۔ جب وہ رکوع سے سر اٹھائے تو سب سر اٹھالو۔اور اگر وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی سب بیٹھ کر نماز پڑھو۔(الکبیر للطبرانی عن ابی امامة رضی اللہ عنہ

۲۰۴۸۸...... جب امام تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو۔ بے شک امام تم سے پہلے رکوع کرتا ہے اور تم سے پہلے سر اٹھاتا ہے۔مصنف ابن ابی شیبه عن ابی موسیٰ

۲۰۴۸۹...... امام اس لیے کیا جاتا ہے تاکہ اس کی اقتداء کی جائے، جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ قراءت کرے تو تم خاموش رہو۔

الدارقطنی فی السنن، السنن للبیهقی وضعفه عن ابی موسیٰ

۲۰۴۹۰...... امام اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔پس جب وہ تکبیر کہے تو تم تکبیر کہو، جب تک وہ تکبیر نہ کہے تم تکبیر نہ کہو، جب وہ رکوع کرے تم رکوع کرلو، جب تک وہ رکوع نہ کرے تم رکوع نہ کرو، جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم اللھم ربنا لک الحمد کہو۔ جب وہ سجدہ کرے تو تم سجدہ کرو۔اس کے سجدہ کرنے سے قبل سجدہ نہ کرو۔ جب وہ کھڑا ہو کر نماز پڑھائے تم کھڑے ہو کر اس کی پیروی کرو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھائے تو تم سب بیٹھ کر نماز پڑھو۔ابوداؤد، السنن للبیهقی عن ابی هريرة رضی اللہ عنہ

۲۰۴۹۱..... امام اس لیے ہوتا ہے تا کہ اس کی اقتداء کی جائے، جب وہ تکبیر کہے تم تکبیر کہو، جب وہ رکوع کرے تم رکوع کرو، جب وہ کہے سمع اللہ لمن حمدہ تو تم الحمدللہ کہو۔ الاوسط للطبرانی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۴۹۲..... امام اس لیے بنایا جاتا ہے تا کہ اس کی اتباع کی جائے، پس جب وہ تکبیر کہے تم تکبیر کہہ دو۔ جب وہ رکوع کرے تم رکوع کرلو۔ جب وہ سجدہ کرے تم سجدہ کرلو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھائے تم بھی سب بیٹھ کر نماز پڑھو۔ المتفق والمفترق للخطیب عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۴۹۳..... امام (تمہاری نمازوں کا) ضامن ہے، جو کچھ وہ کرے تم بھی کرو۔

السنن للدارقطنی، السنن للبیہقی فی القرآۃ، الاوسط للطبرانی، الخطیب فی التاریخ عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۰۴۹۴..... امام سے پہل نہ کرو رکوع میں جب تک وہ رکوع نہ کرے اور نہ سجدے میں جب تک وہ سجدہ نہ کرے اور اپنے سروں کو بھی امام سے پہلے نہ اٹھاؤ جب تک وہ نہ اٹھائے۔ بے شک امام اس لیے بنایا جاتا ہے تا کہ اس کی پیروی کی جائے۔

ابن عساکر عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۰۴۹۵..... اے لوگو! میں تمہارا امام ہوں، لہٰذا مجھ سے رکوع وسجود میں اور کھڑے ہونے میں پہل نہ کرو نہ نماز ختم کرنے میں سبقت کرو۔ بے شک میں تم کو اپنے آگے سے اور اپنے پیچھے سے دیکھتا ہوں۔ ابن ابی شیبہ عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۴۹۶..... اے لوگو! میرا جسم وزنی ہوگیا ہے لہٰذا مجھ سے پہلے رکوع وسجود نہ کیا کرو بلکہ میں تم سے سبقت کرسکتا ہوں کیونکہ جو تم سے رہ جائے گا تم اس کو پاسکتے ہو۔ السنن للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۴۹۷..... رکوع وسجود میں مجھ سے پہل نہ کرو۔ کیونکہ میں جسیم ہوچکا ہوں، میں رکوع میں تم سے سبقت کروں گا تم مجھے پاسکتے ہو جب تک کہ میں سر اٹھاؤں۔ اور میں سجدہ میں بھی تم سے پہل کروں گا تم مجھے سر اٹھانے سے پہلے پاسکتے ہو۔ السنن للبیہقی عن معاویۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۴۹۸..... میں جسم میں بوجھل ہوگیا ہوں لہٰذا رکوع وسجود میں مجھ سے پہل نہ کیا کرو۔

سمویہ، الضیاء للمقدسی عن محمد بن جبیر بن مطعم عن ابیہ

نماز میں امام سے آگے نہ بڑھے

۲۰۴۹۹..... میں جسیم ہوگیا ہوں لہٰذا نماز کے اندر قیام، رکوع اور سجود میں مجھ سے پہل نہ کیا کرو۔

ابن ابی شیبہ عن نافع بن جبیر بن مطعم مرسلاً، الکبیر للطبرانی عن ابیہ

۲۰۵۰۰..... میرا جسم بڑھ گیا ہے، لہٰذا تم رکوع میں مجھ سے پہل نہ کرو، نہ سجدوں میں مجھ سے پہل کرو۔ جو میرے ساتھ رکوع نہ پاسکے وہ میرے قیام میں اس کو جو سستی کی وجہ سے دیر تک ہوگا پالے گا۔ ابن سعد، البغوی عن ابن مسعدۃ صاحب الجیوش

۲۰۵۰۱..... میں وزنی جسم کا ہوگیا ہوں پس رکوع وسجود میں مجھ سے پہل نہ کرو، میں جب بھی رکوع میں تم سے پہل کرلوں گا تو تم مجھے سر اٹھانے سے قبل پاسکتے ہو۔ اور جب میں سجدہ میں تم سے پہل کرلوں تو تم مجھے سر اٹھانے سے پہلے پاسکتے ہو۔

الافراد للدارقطنی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ۔ ابن ابی شیبہ، الکبیر للطبرانی عن معاویۃ، ابن ابی شیبہ عن محمد بن یحیٰی بن حبان

۲۰۵۰۲..... میں بھاری بدن ہوگیا ہوں سو جس سے رکوع فوت ہوجائے وہ مجھے قومہ میں پاسکتا ہے جو دیر تک ہوگا۔

الجامع لعبدالرزاق عن ابن مسعدۃ صاحب الجیوش صحابی

۲۰۵۰۳..... میں بھاری جسم ہوگیا ہوں جس سے میرا رکوع فوت ہوجائے وہ مجھے میرے قومے میں جو قدرے دیر تک ہوگا پاسکتا ہے۔

الاوسط للطبرانی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۵۰۴..... جو شخص امام سے قبل سجدہ کرے اور امام سے قبل سر اٹھالے اس کی پیشانی شیطان کے ہاتھ میں ہے۔

الاوسط للطبرانی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۵۰۵ جو شخص نماز میں امام سے (رکوع وسجود میں) قبل سر اٹھائے وہ اس بات سے قطعاً مامون نہیں ہے کہ اللہ پاک اس کا سر کتے کے سر کی طرح کر دے۔الاوسط للطبرانی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۵۰۶ وہ شخص ہرگز مامون نہیں ہے جو امام سے پہلے سر اٹھائے اس بات سے کہ اللہ پاک اس کا سر گدھے کا سر بنا دیں۔

الاوسط للطبرانی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۵۰۷ جو شخص امام سے قبل سر اٹھاتا ہے وہ اس بات سے محفوظ نہیں ہے کہ اللہ پاک اس کا سر گدھے جیسا کر دیں۔

الخطیب فی المتفق والمفترق عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۵۰۸ جو شخص امام سے قبل سر اٹھائے وہ اس بات سے مامون نہیں ہے کہ اللہ پاک اس کا سر گدھے کے سر میں بدل دیں۔

الجامع لعبدالرزاق عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۵۰۹ کیا وہ شخص جو امام سے قبل سر اٹھاتا ہے اور امام سے قبل سر رکھتا ہے اس بات سے خوفزدہ نہیں کہ اللہ پاک اس کا سر گدھے کے سر میں بدل دیں۔الخطیب فی التاریخ عن بھز بن حکم عن ابیہ عن جدہ

۲۰۵۱۰ کیا وہ شخص اس بات سے خوفزدہ نہیں کہ اللہ پاک اس کا سر گدھے کے سر میں بدل دیں یا اس کی شکل گدھے جیسی بنا دیں، جو امام سے قبل سر اٹھا لیتا ہے۔مسند احمد، ابن ابی شیبہ، البخاری، مسلم، ابوداؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۵۱۱ جب کوئی شخص امام سے پہلے سر اٹھاتا ہے تو کیا وہ اس بات سے مامون ہو جاتا ہے کہ اللہ پاک اس کا سر مینڈھے جیسا کر دیں۔

الخطیب فی التاریخ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۵۱۲ امام امیر ہے، لہٰذا جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھائے تم سب لوگ بیٹھ کر نماز پڑھو۔

الشیرازی فی الالقاب والدیلمی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۵۱۳ امام امام ہے۔ اگر وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بیٹھ کر نماز پڑھو اور اگر وہ کھڑے ہو کر پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھو۔

عبدالرزاق عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۵۱۴ قریب ہے کہ تم فارس اور روم والوں کے افعال اپنالو۔ وہ اپنے بادشاہوں کے سامنے کھڑے رہتے ہیں جبکہ ان کے بادشاہ بیٹھے رہتے ہیں۔تم ایسا ہرگز نہ کرو۔اپنے امام کی اتباع کرو اگر وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھائے تم بھی کھڑے ہو کر اقتداء کرو اور اگر وہ بیٹھ کر نماز پڑھائے تو تم بیٹھ کر اقتداء کرو۔الکبیر للطبرانی عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۰۵۱۵ پیچھے بیٹھ کر نماز پڑھو کیونکہ امام اسی لیے ہوتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔ اگر وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم سب بیٹھ کر نماز پڑھو۔

مستدرک الحاکم عن اسید بن حضیر

۲۰۵۱۶ مؤذن بن جا آدمی نے عرض کیا: میں اس کی ہمت نہیں رکھتا۔فرمایا: امام بن جا۔عرض کیا: میں اس کی ہمت نہیں رکھتا۔فرمایا: امام کے پیچھے کھڑا ہو جایا کر۔الاوسط للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

فائدہ:.......ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کوئی ایسا عمل بتایئے جو مجھے جنت میں داخل کر دے۔تب آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔

۲۰۵۱۷ میرے بعد کوئی شخص بیٹھ کر آمین نہ کہے۔الکامل لابن عدی، السنن للبیھقی، وضعفہ عن الشعبی مرسلاً

۲۰۵۱۸ اگر تجھ سے ہو سکے کہ تو امام کے پیچھے ہو تو ایسا کر ورنہ اس کے دائیں طرف رہ۔الاوسط للطبرانی السنن للبیھقی عن ابی برزۃ

۲۰۵۱۹ مسجد میں سب سے اچھی جگہ امام کے پیچھے کا حصہ ہے جب رحمت نازل ہوتی ہے تو پہلے امام پر آتی ہے پھر جو اس کے پیچھے ہے، پھر دائیں، پھر بائیں، پھر مسجد کے تمام لوگوں میں ہر طرف پھیل جاتی ہے۔الدیلمی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۵۲۰ امام کے پیچھے نماز میں فاتحہ نہ پڑھ۔ عبدالرزاق عن علی ضعیف

۲۰۵۲۱ آدمی کے لیے کافی ہے کہ وہ امام کے ساتھ کھڑا رہے حتیٰ کہ نماز سے فارغ ہو جائے۔اس کو اس کے بدلے رات کی عبادت کا ثواب

متاب ہے۔الکبیر للطبرانی عن عوف بن مالک

مقتدی کی قرأت......الاکمال

۲۰۵۲۲ ... کیا تم امام کے پیچھے نماز میں قرأت کرتے ہو جبکہ امام بھی قرأت کرتا ہے؟ ایک شخص نے کہا: ہاں ہم ایسا کرتے ہیں۔ فرمایا: ایسا نہ کرو ہاں کوئی شخص دل میں فاتحہ پڑھ سکتا ہے (یعنی اس کا خیال باندھ سکتا ہے)۔الصحیح لابن حبان عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۵۲۳ ... کیا تم میرے پیچھے بھی قرأت کرتے ہو؟ لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں۔ ارشاد فرمایا: ایسا نہ کیا کرو سوائے ام القرآن (سورۂ فاتحہ) کے۔مسند احمد، عبد بن حمید، مسند ابی یعلی، السنن للبیہقی، السنن لسعید بن منصور عن ابی قتادہ

۲۰۵۲۴ ... کیا تم نماز میں تلاوت کرتے ہو جبکہ امام بھی تلاوت کرتا ہے؟ ایک نے یا کئی لوگوں نے عرض کیا: ہم ایسا کرتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: نہ کیا کرو، ہاں کوئی فاتحہ پڑھ سکتا ہے دل میں۔الاوسط للطبرانی، السنن للبیہقی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۵۲۵ ... کیا تم میرے پیچھے قرأت کرتے ہو جبکہ میں بھی قرأت کر رہا ہوتا ہوں۔ ایسا نہ کیا کرو۔ کوئی بھی شخص دل میں سراً فاتحہ پڑھ سکتا ہے۔

عبدالرزاق عن ابی قلابہ مرسلاً

۲۰۵۲۶ ... جب امام قرأت کرے تو تم میں سے کوئی قرأت نہ کرے سوائے ام القرآن کے۔ابن عساکر عن عبادۃ بن الصامت

۲۰۵۲۷ ... کیا جب تم میرے ساتھ نماز میں شریک ہوتے ہو تو کیا قرأت کرتے ہو؟ ہم نے عرض کیا: جی ہاں۔ ارشاد فرمایا: ام القرآن کے سوا ایسا نہ کیا کرو۔الکبیر للطبرانی عن ابن عمرو، مستدرک الحاکم عن عبادۃ بن الصامت

۲۰۵۲۸ ... کیا تم میرے پیچھے قرآن کی تلاوت کرتے ہو۔ صحابہ نے عرض کیا: جی ہاں۔ ارشاد فرمایا: نہ کرو۔ ہاں ام القرآن دل میں پڑھ سکتے ہو۔

البیہقی فی السنن فی القرأت عن ابن عمر عن عبادۃ بن الصامت

۲۰۵۲۹ ... شاید تم بھی قرأت کرتے ہو جب امام قرأت کرتا ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: جی ہاں ہم ایسا کرتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: ایسا نہ کیا کرو۔ ہاں کوئی فاتحۃ الکتاب پڑھ سکتا ہے۔مصنف عبدالرزاق، مسند احمد، السنن للبیہقی عن رجل من الصحابۃ وقال البیہقی اسنادہ جید

۲۰۵۳۰ ... جب میں آواز کے ساتھ تلاوت کروں تو کوئی بھی قرآن نہ پڑھے سوائے ام القرآن کے۔ابو داؤد عن عبادۃ بن الصامت

۲۰۵۳۱ ... جب تو امام کے ساتھ ہو تو امام سے پہلے یا اس کی خاموشی کے وقت ام القرآن پڑھ لے۔عبدالرزاق عن ابن عمرو حسن

۲۰۵۳۲ ... جس نے امام کے ساتھ فرض نماز پڑھی وہ خاموشی کے وقفوں میں فاتحۃ الکتاب پڑھ لے۔ اور جس نے ام القرآن پوری پڑھ لی اس کے لیے کافی ہے۔مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۵۳۳ ... جس نے امام کے ساتھ قرأت نہیں کی اس کی نماز ادھوری ہے۔ابن عساکر عن عمرو بن میمون بن مہران عن ابیہ عن جدہ

۲۰۵۳۴ ... جس نے میرے پیچھے سبح اسم ربک الاعلی پڑھی میں تجھے دیکھ رہا ہوں کہ تو قرآن میں میرے ساتھ جھگڑ رہا ہے؟ جو تم میں سے امام کے پیچھے نماز پڑھے اس کے لیے امام کی قرأت کافی ہے۔البیہقی فی المعرفۃ عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۰۵۳۵ ... تم میں سے کس نے سبح اسم ربک الاعلی پڑھی ہے؟ ایک شخص نے کہا: میں نے۔ تب آپ ﷺ نے فرمایا: میں بھی کہوں کیا بات ہے قرآن میں مجھ سے کون جھگڑ رہا ہے۔عبدالرزاق عن عمران بن حصین

۲۰۵۳۶ ... کیا کسی نے میرے ساتھ قرأت کی ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ فرمایا: مجھے تعجب ہوا میں نے کہا: کون ہے یہ جو مجھ سے قرآن پڑھنے میں جھگڑ رہا ہے؟ جب امام قرأت کرے تو تم ام القرآن کے سوا کچھ نہ پڑھا کرو۔ بے شک جس نے اس کو نہ پڑھا اس کی نماز نہیں۔

مستدرک الحاکم وتعقب عن عبادۃ بن الصامت

کلام:...... امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے عبادہ رضی اللہ عنہ سے اس کے منقول ہونے پر کلام فرمایا ہے۔

۲۰۵۳۸ ...کیا ابھی کسی نے میرے ساتھ نماز میں قرأت کی ہے؟ ایک شخص نے کہا: جی ہاں یارسول اللہ میں نے کی ہے۔ ارشاد فرمایا: میں بھی کہوں کیا بات ہے مجھ سے قرآن پڑھنے میں جھگڑا ہو رہا ہے۔ موطا امام مالک، الشافعی، مسند احمد، ابن ابی شیبه، الترمذی، حسن، النسائی، ابن ماجه، السنن للبیهقی، ابن حبان عن عبد الله بن بحینه

۲۰۵۳۹ ...کیا ابھی کسی نے میرے ساتھ قرأت کی ہے؟ لوگوں نے اثبات میں جواب دیا تو ارشاد فرمایا: میں کہوں: مجھ سے قرآن میں کون جھگڑ رہا ہے۔ الاوسط للطبرانی عن عبداللہ بن بحینہ

۲۰۵۴۰ ...کیا بات ہے مجھ سے قرآن میں کیوں نزاع کیا جاتا ہے؟ جب میں جہراً (آواز کے ساتھ) قرأت کروں تو کوئی بھی شخص قرآن کا کوئی حصہ نہ پڑھے سوائے ام القرآن کے۔ الدارقطنی فی السنن وحسنه، السنن للبیهقی عن عبادة بن الصامت

۲۰۵۴۱ ...کیا بات ہے مجھ سے قرآن میں جھگڑا ہوتا ہے؟ جب تم امام کے پیچھے نماز پڑھو تو خاموش رہو۔ کیونکہ امام کی قرأت مقتدی کی قرأت ہے اور امام کی نماز مقتدی کی نماز ہے۔ الخطیب عن ابن مسعود رضی الله عنه

۲۰۵۴۲ ...میں فلاں فلاں آیت بھول گیا تھا اور آدمی کی نماز کی عمدگی اور اچھائی یہ ہے کہ وہ امام کی قرأت کو یاد رکھے۔

مسند البزار عن عبد الله بن بریدة عن ابیه

۲۰۵۴۳ ...جو شخص کسی امام کی پیروی کرے وہ اس کے ساتھ قرأت نہ کرے۔ کیونکہ امام کی قرأت اس کی قرأت ہے۔

البیهقی فی کتاب القرآءة وضعفه عن ابن عباس رضی الله عنه

۲۰۵۴۴ ...تجھے امام کی قرأت کافی ہے آواز کے ساتھ پڑھے یا سراً (آہستہ) پڑھے۔

البیهقی فی کتاب القرآءة وضعفه عن ابن عباس رضی الله عنه

۲۰۵۴۵ ...امام کے پیچھے قرأت نہیں ہے۔ البیهقی فی القرأت عن الشعبی رحمة الله علیه

۲۰۵۴۶ ...امام کے پیچھے نماز میں کہیں بھی قرأت نہ کر۔ الطحاوی عن جابر، الطحاوی عن زید بن ثابت موقوفاً

۲۰۵۴۷ جس شخص کا امام ہو تو اس کے لیے امام کی قرأت کافی ہے۔ ابن ابی شیبه عن جابر رضی الله عنه

۲۰۵۴۸ امام کے پیچھے کسی پر قرأت لازم نہیں۔ التاریخ للحاکم عن ابی سعید وقال: اسناده ظلمات.

۲۰۵۴۹ امام جب قرأت کرتا ہے تو میں سمجھتا ہوں وہ (سب کے لیے) کافی ہے۔

الکبیر للطبرانی، السنن للبیهقی وضعفه عن ابی الدرداء رضی الله عنه

تیسری فرع......صفوں کو سیدھا کرنے، صفوں کی فضیلت، آداب اور صفوں سے نکلنے کی ممانعت کے بیان میں

صفوں کی فضیلت کے بیان میں

۲۰۵۵۰ ...اللہ اور اس کے ملائکہ پہلی صف پر رحمت بھیجتے ہیں۔ مؤذن کی اس قدر طویل مغفرت کی جاتی ہے جہاں تک اس کی آواز جاتی ہے۔ اور ہر خشک وتر چیز اس کی آواز سن کر تصدیق کرتی ہے اور اس کو اس کے ساتھ نماز پڑھنے والوں کے مثل اجر ہوگا۔

مسند احمد، النسائی، الضیاء عن البراء رضی الله عنه

۲۰۵۵۱ ...اللہ پاک اور اس کے ملائکہ ان لوگوں پر رحمت بھیجتے ہیں جو صف اول (میں یا اس) کے قریب ہوتے ہیں۔ اور اللہ کے ہاں سب سے

اچھا قدم وہ ہے جس کے ساتھ صف ملائی جائیں۔ابو داؤد عن البراء رضی اللہ عنہ

۲۰۵۵۲۔۔۔۔اللہ اور اس کے ملائکہ پہلی صفوں والوں پر رحمت بھیجتے ہیں۔النسائی عن البراء رضی اللہ عنہ

۲۰۵۵۳۔۔۔اللہ پاک اور اس کے ملائکہ پہلی صف والوں پر رحمت بھیجتے ہیں۔اپنی صفوں کو سیدھا رکھو۔اپنے شانوں کو سیدھ میں رکھو۔اپنے بھائیوں کے ساتھ شانے نرم رکھو۔درمیانی خلاؤں کو پر کرو،بے شک شیطان تمہاری درمیان خلاؤں میں بھیڑ کے چھوٹے بچوں کی طرف گھس جاتا ہے۔مسند احمد، الکبیر عن ابی امامۃ

۲۰۵۵۴۔۔۔اللہ پاک اور اس کے ملائکہ صفوں کو ملانے والوں پر رحمت بھیجتے ہیں۔کوئی بندہ صف میں نماز نہیں پڑھتا مگر اللہ پاک اس کے بدلے اس کا ایک درجہ بلند فرمادیتے ہیں اور ملائکہ اس پر نیکیاں نچھاور کرتے ہیں۔الاوسط للطبرانی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۵۵۵۔۔۔تم صف کیوں نہیں بناتے جس طرح ملائکہ اپنے رب کے پاس صف بناتے ہیں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! ملائکہ اپنے رب کے ہاں کس طرح صف بناتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: ملائکہ پہلی صفوں کو مکمل کرتے ہیں اور ایک دوسرے کے ساتھ مل کر کھڑے ہوتے ہیں۔

مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، النسائی، ابن ماجۃ عن جابر بن سمرۃ

۲۰۵۵۶۔۔۔صفیں بناؤ، جس طرح ملائکہ اپنے رب کے پاس صفیں بناتے ہیں۔(صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں) ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! ملائکہ اپنے رب کے پاس کس طرح صفیں بناتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: وہ صفوں کو سیدھا رکھتے ہیں اور شانوں کو ملا کر رکھتے ہیں۔

الاوسط للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۵۵۷۔۔۔اپنی صفوں کو ملا کر رکھو، اور صفوں کو قریب قریب کرو، اور گردنوں کو سیدھ میں رکھو۔قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں شیاطین کو دیکھتا ہوں گویا وہ بھیڑ کے بچوں کی طرح صفوں کے خلاؤں میں گھس رہے ہیں۔

مسند احمد، ابو داؤد، النسائی، ابن حبان عن انس رضی اللہ عنہ

نماز میں امام کے قریب کھڑا ہونا

۲۰۵۵۸۔۔۔اس صف میں آجاؤ جو میرے قریب ترین ہے۔مسند احمد، النسائی، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن قیس بن عباد عن ابی

۲۰۵۵۹۔۔۔اے اکیلے (صف) میں نماز پڑھنے والے! تو صف میں کیوں نہیں آکر ملا؟ آکر ان کے ساتھ صف میں داخل ہوجاتا۔ یا اگر پہلی صف میں جگہ تنگ تھی تو اپنی طرف پہلی صف میں سے کسی ایک شخص کو کھینچ لیتا اور وہ تیرے ساتھ کھڑا ہوجاتا۔اب اپنی نماز کو لوٹالے کیونکہ تیری نماز نہیں ہوئی۔الکبیر للطبرانی عن وابصۃ

۲۰۵۶۰۔۔۔جب تم میں سے کوئی شخص صف میں پہنچے اور وہ پوری ہوچکی ہو تو اپنی طرف ایک آدمی کو کھینچ لے اور اس کو پچھلی صف میں اپنے پہلو میں کھڑا کرلے۔الاوسط للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۰۵۶۱۔۔۔اپنی نماز کی طرف متوجہ رہ۔بے شک جس نے صف کے پیچھے اکیلے کھڑے ہو کر نماز پڑھی اس کی نماز قبول نہیں۔

ابن ابی شعبی، ابن ماجۃ، ابن حبان عن علی بن شیبان

۲۰۵۶۲۔۔۔سیدھے (کھڑے) ہوجاؤ اور اپنے صفوں کو بھی سیدھا رکھو۔ابو داؤد، السنن للبیھقی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۵۶۳۔۔۔صفوں کو پورا کرو۔بے شک میں تم کو اپنی کمر کے پیچھے سے دیکھتا ہوں۔مسلم عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۵۶۴۔۔۔اپنی صفوں کو سیدھا رکھو کہیں شیطان تمہارے بیچ میں نہ گھس آئے بھیڑ کے بچوں کی طرح۔مسند احمد عن البراء رضی اللہ عنہ

۲۰۵۶۵۔۔۔پہلی صف کو دوسری تمام صفوں پر فضیلت حاصل ہے۔الکبیر للطبرانی عن الحکم بن عمیر

۲۰۵۶۶۔۔۔تم پر پہلی صف لازم ہے نیز دائیں طرف کو لازم رکھو اور صفوں کے درمیان راستے بنانے سے گریز کرو۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۰۵۶۷... اگر تم کو معلوم ہو جائے کہ پہلی صف میں کیا فضیلت ہے تو تم قرعہ اندازی کے ساتھ آگے بڑھو۔

مسلم، ابن ماجه عن ابی هريرة رضی الله عنه

۲۰۵۶۸... شیطان سے حفاظت کرنے والی سب صفوں میں سے پہلی صف ہے۔ ابو الشیخ عن ابی هريرة رضی الله عنه

۲۰۵۶۹ صفوں کو سیدھا رکھو، شانوں کو برابر کرو اور خاموشی اختیار کرو۔ بہرے کے خاموش رہنے کا اجر بھی سننے والے خاموش کے اجر کے برابر ہے۔

عبدالرزاق، عن زيدبن اسلم مرسلاً و عن عثمان بن عفان موقوفاً

۲۰۵۷۰... صفوں کو سیدھا رکھو، بے شک تم ملائکہ کی صفوں کی طرح صف بناتے ہو۔ اور شانوں کو برابر رکھو، درمیانی خلاؤں کو پر کرو۔ اپنے بھائیوں کے ساتھ نرم بازو رہو۔ شیطان کے لیے کھلی جگہیں نہ چھوڑو۔ جس نے صف ملائی اللہ اس کو ملائیں گے اور جس نے صف توڑی اللہ عزوجل اس کو توڑ دیں گے۔ مسند احمد، ابو داؤد، الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی الله عنه

۲۰۵۷۱... نماز میں صف سیدھی رکھو، بے شک صف سیدھی کرنا نماز کے اکمال میں سے ہے۔ مسلم عن ابی هريرة رضی الله عنه

۲۰۵۷۲... اپنی صفوں کو سیدھی رکھو مل مل کر کھڑے ہو، بے شک میں تم کو اپنی پشت پیچھے سے دیکھتا ہوں۔

البخاری، النسائی عن انس رضی الله عنه

۲۰۵۷۳... اپنی صفوں کو سیدھا رکھو اور مل مل کر کھڑے ہوا کرو۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں شیطانوں کو تمہاری صفوں کے درمیان بکری کے بچوں کی طرح پھرتا ہوا دیکھتا ہوں۔ مسند ابی داؤد الطيالسی عن انس رضی الله عنه

۲۰۵۷۴... نماز میں صفوں کو اچھی طرح سیدھا کرو۔ مسند احمد، ابن حبان عن ابی هريرة رضی الله عنه

۲۰۵۷۵... صفوں کو سیدھا کرو تمہارے دل بھی سیدھے ہو جائیں گے۔ ایک دوسرے سے ہمدردی و غم خواری کا برتاؤ کرو تم پر رحم کیا جائے گا۔

الاوسط للطبرانی، حلية الاولياء عن ابن مسعود رضی الله عنه

۲۰۵۷۶... نماز کو پورا کرنے میں صف سیدھی کرنا بھی شامل ہے۔ مسند احمد عن جابر رضی الله عنه

۲۰۵۷۷... دو قدم ہیں، ایک اللہ کو سب سے محبوب ترین قدم ہے اور دوسرا قدم اللہ کو مبغوض ترین قدم ہے۔ جو قدم اللہ کو محبوب ترین ہے وہ ایسے شخص کا قدم ہے جو دیکھے کہ صف میں جگہ خالی ہے تو وہ آگے قدم بڑھ کر اس خلاء کو پر کر دے۔ اور اللہ کو مبغوض ترین قدم ایسے شخص کا ہے جو (سجدہ یا قعدہ سے) اٹھنے کا ارادہ کرلے تو اپنی دائیں ٹانگ کھڑی کرے اور اس پر اپنا ہاتھ رکھ لے اور بائیں ٹانگ بچھی رہنے دے پھر اٹھ کر کھڑا ہو جائے۔

مستدرک الحاکم، السنن للبيهقی عن معاذ رضی الله عنه

صف اول کی فضیلت

۲۰۵۷۸... مردوں کی صفوں میں بہترین صف پہلی صف ہے اور سب سے بدترین صف آخری صف ہے۔ عورتوں کی صفوں میں سب سے بہترین صف آخری صف ہے اور سب سے بری صف پہلی صف ہے۔

الکامل لابن عدی، مسلم عن ابی هريرة رضی الله عنه، الکبير للطبرانی عن ابی امامة و عن ابن عباس رضی الله عنه

۲۰۵۷۹... اپنی صفوں کو ملاؤ بے شک شیطان درمیانی خلاؤں میں گھس جاتا ہے۔ مسند احمد عن انس رضی الله عنه

۲۰۵۸۰... اپنی صفوں کو ملاؤ اور ان کو قریب قریب بناؤ اور گردنوں کو سیدھ میں رکھو۔ مسند احمد عن انس رضی الله عنه

۲۰۵۸۱... اپنی صفوں کو سیدھا کرو بے شک صفوں کو سیدھا کرنا نماز کے اکمال میں سے ہے۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، ابو داؤد، ابن ماجه، ابن حبان عن انس رضی الله عنه

۲۰۵۸۲... نماز کو اچھی طرح پڑھنے کے لیے صف کو سیدھا کرنا ضروری ہے۔ مستدرک الحاکم عن انس رضی الله عنه

۲۰۵۸۳ ... نماز کی زینت شانوں کو برابر برابر رکھنے میں ہے۔ مسند ابی یعلی عن علی رضی اللہ عنہ
۲۰۵۸۴ ... جس نے صف کو ملایا اللہ اس کو ملائے گا اور جس نے صف توڑی اللہ اس کو توڑ دے گا۔

النسائی، مستدرک الحاکم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ
۲۰۵۸۵ ... مجھے تین خصلتیں عطا کی گئی ہیں۔ نماز کو صفوں میں پڑھنا، نیز مجھے سلام عطا کیا گیا ہے اور یہی اہل جنت کی مبارک باد ہے۔ اور مجھے آمین عطا کی گئی ہے جو تم سے پہلے کسی کو نہیں عطا کی گئی، ہاں اللہ پاک نے صرف ہارون علیہ السلام کو عطا کی تھی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام دعا فرماتے تھے اور ہارون علیہ السلام آمین کہتے جاتے تھے۔ الحارث، ابن مردویہ عن انس رضی اللہ عنہ
۲۰۵۸۶ ... اللہ پاک اور اس کے ملائکہ ان لوگوں پر رحمت بھیجتے ہیں جو صفوں کو ملاتے ہیں اور جو شخص درمیانی جگہ کو پر کرتا ہے اللہ پاک اس کے بدلے اس کو ایک درجہ بلند عطا کرتے ہیں۔ مسند احمد، ابن ماجہ، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن انس رضی اللہ عنہ
۲۰۵۸۷ ... اللہ تعالیٰ اور اس کے ملائکہ صف اول پر رحمت بھیجتے ہیں۔ مسند احمد، ابو داؤد، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن البراء رضی اللہ عنہ، ابن ماجہ عن عبدالرحمن بن عوف، الکبیر للطبرانی عن النعمان بن بشیر، البزار عن جابر رضی اللہ عنہ
۲۰۵۸۸ ... اللہ عزوجل اور اس کے ملائکہ دائیں طرف والی صفوں پر رحمت بھیجتے ہیں۔ ابو داؤد، ابن ماجہ، ابن حبان عن عائشہ رضی اللہ عنہا

آداب

۲۰۵۸۹ ... جس نے مسجد کے میسرہ (بائیں جانب) کو آباد کیا (یعنی اس طرف نماز، ذکر اور تلاوت میں مشغول ہوا) اس کے لیے اجر کے دو پورے ہیں۔ ابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ
۲۰۵۹۰ ... جس نے مسجد کے بائیں جانب کو آباد کیا اس وجہ سے کہ اس طرف لوگ کم ہیں تو اس کے لئے دوہرا اجر ہے۔

ابن ماجہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
۲۰۵۹۱ ... اعرابی (دیہاتی) لوگ مہاجر و انصار کے پیچھے کھڑے ہوا کریں تا کہ نماز میں ان کی اقتداء کریں۔ (یعنی نماز کے آداب کو ان سے سیکھیں)۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن سمرۃ رضی اللہ عنہ
۲۰۵۹۲ ... تم میں سے میرے قریب تمہارے عقل منداور سمجھ دار لوگ رہا کریں۔ پھر وہ لوگ جو (سمجھ داری میں) ان کے قریب ہوں، پھر وہ لوگ جوان کے قریب ہوں۔ (صفوں میں) آگے پیچھے نہ ہوا کریں ورنہ ان کے دل آپس میں اختلاف کا شکار ہو جائیں گے اور بازار میں شور و شغب سے احتراز کیا کرو۔ مسلم، ابو داؤد، ابن ماجہ، سنن الترمذی، سنن النسائی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ
۲۰۵۹۳ ... (نماز میں) تم میں سے میرے قریب وہ لوگ رہا کریں جو مجھ سے (علم) حاصل کرتے ہیں۔

مستدرک الحاکم عن ابی مسعود رضی اللہ عنہ
۲۰۵۹۴ ... صف اول کو پہلے پورا کرو۔ پھر اس کے بعد والی صف کو پھر اس کے بعد والی صف کو، اگر کوئی صف ادھوری ہو تو وہ صرف آخری صف ہو۔

مسند احمد، ابو داؤد، سنن النسائی، صحیح ابن حبان، ابن خزیمہ، الضیاء عن انس رضی اللہ عنہ
۲۰۵۹۵ ... صفوں کو سیدھا رکھو اور آگے پیچھے مت ہوا کرو ورنہ تمہارے دل منافرت کا شکار ہو جائیں گے۔ اور تم میں سے صاحب عقل اور سمجھ دار لوگ میرے قریب ہوا کریں، پھر جوان کے قریب ہوں، پھر جوان کے قریب ہوں۔ مسند احمد، مسلم، النسائی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ
۲۰۵۹۶ ... صفیں بناؤ اور پھر تم میں سے افضل شخص آگے بڑھ جائے۔ بے شک اللہ عزوجل ملائکہ اور انسانوں میں سے رسولوں کو منتخب فرماتے ہیں۔

الکبیر للطبرانی عن واثلۃ

۲۰۵۹۷ ... امام کو بیچ میں لے لو اور خلاؤں کو پر کر لو۔ ابو داؤد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۵۹۸ ۔ حضور اکرم ﷺ نے بچوں کو پہلی صف میں کھڑا کرنے سے منع فرمایا ہے۔ابن نصر عن راشد بن سعد مرسلاً

صفیں سیدھی نہ کرنے پر وعید

۲۰۵۹۹...... نماز میں صفوں کو سیدھی رکھا کرو ورنہ اللہ پاک تمہارے دلوں کو اختلاف کا شکار کردیں گے۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن النعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ

۲۰۶۰۰ صفوں کو (اچھی طرح) سیدھا کرو ورنہ تمہاری شکلیں بگڑ جائیں گی، یا تمہاری آنکھیں بند ہو جائیں گی یا ان کا نور اڑ جائے گا۔

(مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۶۰۱...... اپنی صفوں کو سیدھا کرتے رہو ورنہ اللہ پاک تمہارے چہروں کو اختلاف (اور ترش روئی) میں مبتلا کردیں گے۔

النسائی عن النعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ

۲۰۶۰۲...... تین بار صفوں کو سیدھا (کرنے کا اہتمام) کیا کرو۔ اللہ کی قسم! تم صفوں کو سیدھا کرتے رہو ورنہ اللہ پاک تمہارے دلوں میں پھوٹ ڈال دیں گے۔ابو داؤد عن النعمان بن بشیر

۲۰۶۰۳ ...... اپنی صفوں کو سیدھا رکھو تمہارے دل اختلاف میں نہیں پڑیں گے۔مسند الدارمی ابن ماجہ عن النعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ

۲۰۶۰۵ ...... اے بندگان خدا! اپنی صفوں کو سیدھا کرو ورنہ اللہ پاک تمہارے درمیان اختلاف پیدا کردیں گے۔

صحیح البخاری، مسلم، ابو داؤد، النسائی عن النعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ

۲۰۶۰۶...... کوئی قوم مستقل پہلی صف سے پیچھے رہنے لگتی ہے حتیٰ کہ اللہ پاک ان کو جہنم کے آخر میں ڈال دیتا ہے۔

ابو داؤد عن عائشہ رضی اللہ عنہا

الاکمال

۲۰۶۰۷ جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو اپنی صفوں کو سیدھی رکھو اور خلاؤں کو پر رکھو، یقیناً میں تم کو اپنی پیٹھ پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔

مصنف ابن ابی شیبہ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۰۶۰۸...... (صفوں میں) سیدھے رہو، سیدھے رہو، سیدھے رہو، اور سکون کے ساتھ جمے رہو، قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں تم کو اپنے پیٹھ پیچھے سے یوں دیکھتا ہوں جس طرح اپنے آگے سے دیکھتا ہوں۔

النسائی، مسند ابی یعلی، ابو عوانہ عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۶۰۹...... اپنی صفوں کو سیدھا رکھا کرو، میں تم کو اپنے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔مستدرک الحاکم عن انس رضی اللہ عنہ صحیح

۲۰۶۱۰ ...... اپنی صفوں کو سیدھا رکھو اور شیاطین کے لیے درمیان میں خالی جگہیں نہ چھوڑو۔ جو حذف کے بچوں کی طرح خالی جگہوں میں گھس جاتے ہیں۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ! حذف کے بچے کون سے ہیں؟ ارشاد فرمایا: بغیر بالوں والی کالی بھیڑ جو یمن میں ہوتی ہے۔

مسند احمد۔ مصنف ابن ابی شیبہ، مستدرک الحاکم، السنن لسعید بن منصور عن البراء رضی اللہ عنہ بن عازب

۲۰۶۱۱...... صفوں کو درست قائم کرو بے شک صفوں کو سیدھا کرنا نماز کو پورا کرنے میں شامل ہے۔ابن حبان عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۶۱۲...... اپنی صفوں کو سیدھا رکھو ورنہ اللہ پاک قیامت کے روز تمہارے درمیان اختلاف کردے گا۔

الکبیر للطبرانی عن النعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ

۲۰۶۱۳ ...... اپنی صفوں کو سیدھا رکھو، بے شک صف سیدھی کرنا حسن صلوٰۃ میں شامل ہے۔مصنف ابن ابی شیبہ عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۶۱۴ ۔۔۔ صفیں قائم کرو۔ بے شک تمہاری صفیں ملائکہ کی صفوں کی ترتیب پر قائم ہوتی ہیں۔ شانوں کو برابر رکھو۔ خالی جگہوں کو پر کرو۔ شیطانوں کے لیے خالی جگہیں نہ چھوڑو۔ جس نے (آگے بڑھ کر) صف کو پورا کیا اللہ اس کو جوڑے گا۔ البغوی عن ابی شجرة کثیر بن مرة

کلام: ۔۔۔۔۔۔ ابوشجرہ کثیر بن مرہ کے صحابی ہونے میں شک ہے۔

۲۰۶۱۵ ۔۔۔ نماز کے تمام اور کمال میں سے صف کو قائم کرنا ہے۔

مصنف عبدالرزاق، مسند احمد، الاوسط للطبرانی، السنن لسعید بن منصور عن جابر رضی اللہ عنہ، عبدالرزاق عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۶۱۶ ۔۔۔ ان صفوں کا اہتمام کرو بے شک میں تم کو اپنے پیچھے سے دیکھتا ہوں۔ عبدالرزاق، عبد بن حمید عن انس رضی اللہ عنہ وھو صحیح

۲۰۶۱۷ ۔۔۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں نماز میں اپنے پیچھے سے بھی یونہی دیکھتا ہوں جس طرح اپنے آگے سے دیکھتا ہوں، پس تم اپنی صفوں کو سیدھا رکھا کرو اور اپنے رکوع وسجود کو اچھی طرح ادا کرو۔

مصنف عبدالرزاق عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ وھو صحیح

۲۰۶۱۸ ۔۔۔ اپنی صفوں کو سیدھا رکھو بے شک صفوں کو سیدھا کرنا نماز کو قائم کرنے میں شامل ہے۔

مسند ابی داؤد الطیالسی، مسند احمد، السنن للدارمی، البخاری، مسلم، ابوداؤد، ابن ماجہ، ابن خزیمہ، ابن حبان عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۶۱۹ ۔۔۔ اپنی صفوں کو سیدھا رکھو، اور اپنے رکوع وسجود کو اچھی طرح ادا کرو۔ مصنف ابن ابی شیبہ عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

۲۰۶۲۰ ۔۔۔ اپنی صفوں کو سیدھا رکھو، آگے پیچھے مت ہو ورنہ تمہارے دل اختلاف میں پڑ جائیں گے۔ بے شک اللہ اور اس کے ملائکہ صف اول پر رحمت بھیجتے ہیں۔ یا فرمایا پہلی صفوں پر رحمت بھیجتے ہیں۔ اور جس شخص نے درخت یا دودھ کا جانور پھل اور دودھ کے لیے دیا یا کوئی راستے کے لیے جگہ دی اس نے گویا غلام آزاد کردیا۔ عبدالرزاق عن البراء صحیح

۲۰۶۲۱ ۔۔۔ (صف میں) اختلاف کا شکار مت ہو ورنہ تمہارے دل اختلاف میں پڑ جائیں گے۔ بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے ملائکہ پہلی صفوں پر رحمت بھیجتے ہیں۔ ابن حبان عن البراء رضی اللہ عنہ

۲۰۶۲۲ ۔۔۔ جس طرح ملائکہ رحمٰن کے پاس صفیں بناتے ہیں اس طرح تم کیوں صف نہیں بناتے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دریافت کیا: ملائکہ کس طرح صف بناتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: وہ پہلی صفوں کو پہلے پورا کرتے ہیں اور صفوں کو ملاتے ہیں اور خود مل مل کر کھڑے ہوتے ہیں۔

الکبیر للطبرانی عن جابر بن سمرة

فرشتوں کی مانند صف بندی

۲۰۶۲۳ ۔۔۔ تم میرے پیچھے یوں صف کیوں نہیں بناتے جس طرح ملائکہ رحمٰن کے پاس صفیں بنائے رکھتے ہیں۔ وہ اگلی صفوں کو پہلے پورا کرتے ہیں اور صف میں مل مل کر کھڑے ہوتے ہیں۔ الکبیر للطبرانی عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۰۶۲۴ ۔۔۔ صف کے درمیان خالی جگہیں چھوڑنے سے بچو۔ عبدالرزاق عن ابن جریج عن عطاء بلاغا

۲۰۶۲۵ ۔۔۔ صف میں خالی جگہوں سے بچو۔ مصنف ابن ابی شیبہ عن ابن جریج عن عطا مرسلاً، الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۰۶۲۶ ۔۔۔ صف میں مل مل کر کھڑے ہو کہیں اولاد حذف درمیان میں نہ آ گھسے۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ! اولاد حذف کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: بغیر بالوں والی کالی بھیڑ جو ارض یمن میں ہوتی ہے۔ مستدرک الحاکم، السنن للبیھقی عن البراء رضی اللہ عنہ

۲۰۶۲۷ ۔۔۔ صف میں مل کر کھڑے ہو اور سیدھے کھڑے رہو۔ بے شک میں تم کو پیٹھ پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔

مسند احمد، الدارقطنی فی السنن، الضیاء للمقدسی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۵۲۸ ۔۔۔ اللہ اور اس کے ملائکہ صفوں کو ملانے والوں پر رحمت بھیجتے ہیں اور جو کسی صف کی درمیانی خالی جگہ کو پر کرتا ہے اللہ پاک اس کا ایک درجہ

جنت میں بلند فرما دیتا ہے۔عبدالرزاق، مسند احمد، ابن ماجه، ابن حبان، مصنف ابن ابی شیبه، السنن للبیهقی عن عائشه رضی الله عنها

۲۰۶۲۹ اللہ پاک اور اس کے ملائکہ ان لوگوں پر رحمت بھیجتے ہیں جو پہلی صفوں کو پر کرتے ہیں اور اللہ کے ہاں اس قدم سے زیادہ محبوب کوئی قدم نہیں جو صف کو پر کرنے کے لیے بڑھایا جائے۔السنن للبیهقی، ابوداؤد، عن البراء رضی الله عنه

۲۰۶۳۰ اللہ اور اس کے ملائکہ ان لوگوں پر رحمت بھیجتے ہیں جو صفوں کو ملاتے ہیں اور تنہا شخص کی نماز اور جماعت کے ساتھ پڑھنے والے کی نماز میں پچیس درجوں کا فرق ہے۔الاوسط للطبرانی عن عبد الله بن زید بن عاصم

۲۰۶۳۱ اللہ پاک اور اس کے ملائکہ ان لوگوں پر رحمت بھیجتے ہیں جو صفوں کو بھرتے ہیں، اور کوئی بندہ کسی صف میں نہیں ملتا مگر اللہ پاک اس کا ایک درجہ بلند کر دیتا ہے۔اور ملائکہ اس پر نیکیوں کی بارش کرتے ہیں۔الکبیر للطبرانی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۰۶۳۲ جو صف میں آکر ملا جہاد میں یا نماز میں، اللہ پاک اس کے قدم جنت کی طرف ملائے گا یا جس نے کسی نادم کا خریدا ہوا مال واپس کر لیا اللہ پاک اس کی جان کو قیامت کے روز واپس کر دے گا۔عبدالرزاق عن ابن جریح عن هارون بن ابی عائشه رضی الله عنها مرسلاً

۲۰۶۳۳ جو کسی صف میں خالی جگہ دیکھے وہ خود آگے بڑھ کر اس کو پر کر دے۔اگر وہ ایسا نہ کرے تو کوئی دوسرا اس کی گردن پر پاؤں رکھ کر بھی آگے جائے کیونکہ اس کی کوئی عزت وحرمت باقی نہیں رہتی۔الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی الله عنه

۲۰۶۳۴ جس نے کسی صف کی خالی جگہ پر کی اللہ پاک اس کا ایک درجہ بلند کرے گا اور جنت میں اس کے لیے گھر بنائے گا۔

مصنف ابن ابی شیبه عن عمرو بن الزبیر مرسلاً

۲۰۶۳۵ جس نے صف کی خالی جگہ بھری اس کی مغفرت کر دی جائے گی۔مسند البزار عن ابی جحیفه

۲۰۶۳۶ کوئی قدم اللہ کے ہاں زیادہ اجر والا نہیں ہے اس قدم سے جو آدمی اٹھا کر صف کی خالی جگہ پر کرے۔

ابو الشیخ عن ابن عمر رضی الله عنه

۲۰۶۳۷ تم میں بہترین لوگ وہ ہیں جو (جماعت کی) نماز میں اپنے شانے نرم رکھیں۔اور کوئی قدم اللہ کے ہاں اس قدم سے زیادہ اجر والا نہیں ہے جو آدمی اٹھائے اور صف کی خالی جگہ کو پر کرے۔الاوسط للطبرانی عن ابن عمر رضی الله عنه

۲۰۶۳۸ تم میں سے اچھے لوگ نماز میں نرم کندھوں والے ہیں۔عبدالرزاق، عن معمر عن زید بن اسلم مرسلاً

۲۰۶۳۹ اللہ پاک اور اس کے ملائکہ پہلی صف پر رحمت نازل کرتے ہیں۔

الجامع لعبدالرزاق عن ابی صالح وعلی بن ربیعه مرسلاً، ابن ابی شیبه عن البراء رضی الله عنه

۲۰۶۴۰ اللہ پاک اور اس کے فرشتے پہلی صفوں پر رحمت نازل کرتے ہیں۔ابن ابی شیبه عن البراء رضی الله عنه

۲۰۶۴۱ بے شک صف اول ملائکہ کی صف کے مثل ہے اگر تم اس کی اہمیت جانتے تو ایک دوسرے سے آگے بڑھتے۔

ابن ابی شیبه عن ابی رضی الله عنه

۲۰۶۴۲ تم پر صف اول لازم ہے۔اور دائیں طرف کو خاص طور پر پر کرو۔اور ستونوں کے درمیان صف بنانے سے احتراز کرو۔

ابن ابی شیبه عن ابن عباس رضی الله عنه

۲۰۶۴۳ اگر لوگوں کو صف اول کی اہمیت کا علم ہو جائے تو قرعہ اندازی کے ساتھ اس میں شامل ہوں۔

مصنف ابن ابی شیبه، الکبیر للطبرانی، السنن لسعید بن منصور عن عامر بن مسعود القرشی

۲۰۶۴۴ مردوں کے لیے بہترین صف آگے کی صفیں ہیں اور ان کے لیے بدترین صفیں آخری صفیں ہیں۔عورتوں کی بہترین صفیں آخری صفیں ہیں اور بدترین صفیں شروع کی صفیں ہیں۔ابن ابی شیبه عن جابر رضی الله عنه

۲۰۶۴۵ مردوں کی بہترین صفیں اگلی صفیں ہیں اور بری صفیں پچھلی صفیں ہیں۔عورتوں کی بہترین صفیں پچھلی اور بری صفیں اگلی ہیں۔

ابن ابی شیبه عن ابی سعید رضی الله عنه

صفوں میں ترتیب

۲۰۶۴۶ ... مردوں کی بہترین صفیں شروع کی صفیں ہیں اور بری صفیں پچھلی صفیں ہیں۔ اور عورتوں کی بہترین صفیں پچھلی ہیں جبکہ عورتوں کے لیے اگلی صفیں بری ہیں۔ اے عورتوں کی جماعت! جب مرد سجدہ کریں تو تم اپنی آنکھیں بند کرلیا کرو اور مردوں کی تنگ ازاروں سے ان کی شرمگاہیں نہ دیکھا کرو۔ مسند احمد، ابن ماجه، مسند ابی یعلی، ابن منیع، حلیة الاولیاء، الضیاء للمقدسی عن جابر رضی الله عنه

۲۰۶۴۷ ... جس نے کسی مسلمان کو ایذاء سے بچانے کے لیے صف اول چھوڑی اور دوسری یا تیسری میں نماز پڑھ لی اللہ پاک اس کو پہلی صف کا اجر دگنا عطا فرمائیں گے۔ الاوسط للطبرانی، ابن النجار عن ابن عباس رضی الله عنه

۲۰۶۴۸ آگے بڑھو اور میری اقتداء کرو اور تمہارے پیچھے والے تمہاری اقتداء (یعنی نقل) کریں۔ اور کوئی قوم مسلسل پیچھے رہنے لگتی ہے حتیٰ کہ اللہ پاک قیامت کے دن ان کو مؤخر کردیتا ہے۔ الکامل لابن عدی، الباوردی عن ابن عباس رضی الله عنه، مسند ابی داؤد الطیالسی، مسند احمد، عبد بن حمید، مسلم، ابوداؤد، النسائی، ابن ماجه، ابن خزیمه عن ابی سعید رضی الله عنه

۲۰۶۴۹ تم میری اتباع کرو اور تمہارے پیچھے والے تمہاری اتباع کریں۔ کوئی قوم مستقل پیچھے ہٹتی رہتی ہے حتیٰ کہ اللہ پاک قیامت کے دن ان کو مؤخر کردے گا۔ حلیة الاولیاء عن ابی سعید رضی الله عنه

۲۰۶۵۰ ... صف اول میں صرف مہاجرین اور انصار ہی کھڑے ہوا کریں۔ مستدرک الحاکم عن ابی بن کعب رضی الله عنه

۲۰۶۵۱ کوئی قوم مستقل پہلی صف سے پیچھے رہتی ہے حتیٰ کہ اللہ پاک ان کو تمام لوگوں میں پیچھے کردیتے ہیں۔

ابوداؤد، السنن للبیهقی عن عائشه رضی الله عنها

۲۰۶۵۲ جو لوگ مسلسل صف اول سے پیچھے رہتے ہیں اللہ پاک ان کو جہنم میں پیچھے ڈال دیتا ہے۔ عبدالرزاق عن عائشه رضی الله عنها

۲۰۶۵۳ اے (صف میں) اکیلے نماز پڑھنے والے! اپنی نماز لوٹا لے۔ ابن عساکر عن ابن عباس رضی الله عنه

فائدہ: ...... نبی اکرم ﷺ نے پہلی صف کے پیچھے کسی کو اکیلے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۲۰۶۵۴ اے (صف میں) تنہا نماز پڑھنے والے! تو (اگلی) صف تک کیوں نہیں پہنچا، ان کے ساتھ صف میں داخل ہوجاتا یا کسی کو کھینچ کر پیچھے اپنے ساتھ ملا لیتا۔ اب اپنی نماز کو لوٹا۔ کیونکہ تیری نماز نہیں ہوئی۔ الشیرازی فی الالقاب عن وابصة بن معبد

۲۰۶۵۵ جس نے صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھی اس کی نماز نہیں۔ ابن قانع عن عبدالرحمن غلی بن شیبان عن ابیه عن جده

۲۰۶۵۶ ... نہیں اپنی نماز لوٹالے کیونکہ صف کے پیچھے اکیلے کھڑے ہونے والے شخص کی نماز نہیں۔ السنن للبیهقی عن علی بن شیبان

۲۰۶۵۷ ... جو شخص صفوں سے نکل جائے اس کو شیطان محسوس کرلیتا ہے اور جو شخص امام سے قبل سر اٹھاتا اور رکھتا ہے اس کے سر کی باگ ڈور شیطان کے ہاتھ میں ہوتی ہے وہ اپنی مرضی سے اس کا سر اٹھاتا اور جھکاتا ہے۔ عبدالرزاق عن ابن جریج عن ابن المنکدر مرسلاً

۲۰۶۵۸ ... اپنی نماز کی جگہ میں آگے بڑھ کر کھڑا ہو کہیں شیطان (سامنے آکر) تیری نماز نہ توڑ دے۔

البغوی، ابن قانع، الکبیر للطبرانی عن سهل بن حنظله

چوتھی فرع ...... جماعت حاصل کرنے میں

۲۰۶۵۹ ... جب تو جماعت میں آئے تو وقار اور سکون کے ساتھ آ۔ جو حصہ نماز کا مل جائے پڑھ لے اور جو فوت ہوجائے اس کو قضاء کرلے۔ (یعنی امام کے ساتھ جتنا حصہ مل جائے پڑھ لے۔ پھر امام کے سلام پھیرنے کے بعد بقایا باقی حصہ پورا کرلے)۔

الاوسط للطبرانی عن سعد رضی الله عنه

۲۰۶۶۰ جب تم نماز کو آؤ تو سکون کے ساتھ آؤ۔ دوڑتے ہوئے نہ آؤ۔ جتنی نماز مل جائے ادا کرلو اور جو حصہ فوت ہوجائے اس کو پورا کرلو۔

مسند احمد، البخاری، مسلم عن ابی قتادہ

۲۰۶۶۱ جب تم میں سے کوئی نماز کو آئے اور امام نماز میں ہو تو امام کی طرح نماز پڑھے (یعنی اس کی اتباع کرے)۔

الترمذی عن علی و معاذ رضی اللہ عنہما

۲۰۶۶۲ جب تم میں سے کوئی شخص عصر کی نماز میں سے ایک سجدہ غروب شمس سے قبل پالے تو وہ اپنی نماز پوری کرلے۔ اسی طرح جب صبح کی نماز میں سے ایک سجدہ طلوع شمس سے قبل حاصل کرلے تو اپنی نماز پوری کرلے۔ البخاری، النسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۶۶۳ جس نے صبح کی نماز کی ایک رکعت طلوع شمس سے قبل پڑھ لی اس نے صبح کی نماز (وقت میں) پڑھ لی۔ اور جس نے عصر کی ایک رکعت غروب شمس سے قبل پڑھ لی تو اس نے عصر کی نماز پڑھ لی۔ مسند احمد، البخاری، مسلم، النسائی، ابن ماجہ، ابوداؤد، الترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، مسند احمد، النسائی، ابن ماجہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا، مسلم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۰۶۶۴ جس نے امام کے ساتھ ایک رکعت حاصل کرلی اس نے وہ پوری نماز حاصل کرلی۔ مسند احمد، مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۶۶۵ جس نے نماز کی ایک رکعت پالی اس نے نماز پالی۔ (یعنی جماعت حاصل کرلی)۔

البخاری، مسلم، ابوداؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۶۶۶ جس نے (امام کے ساتھ) کوئی رکعت نہیں پائی اس نے (جماعت کی) نماز نہیں پائی۔ السنن للبیہقی عن رجل

۲۰۶۶۷ جب نماز کے لیے اقامت کہہ دی جائے تب اس نماز کے سوا کوئی نماز جائز نہیں ہے۔

الاوسط للطبرانی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۶۶۸ جب تم نماز کو آؤ اور ہم کو (یعنی جماعت کو) سجدے میں پاؤ تو تم بھی سجدہ میں آجاؤ۔ اور کوئی زائد چیز نہ ادا کرو۔ اور جس نے امام کے ساتھ ایک رکعت پالی اس نے پوری نماز پالی۔ ابوداؤد، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

فائدہ: ... کوئی زائد چیز نہ ادا کرو۔ یعنی امام کے ساتھ شامل ہوجاؤ اور اس سے پہلے اپنی فوت شدہ رکعت اور دیگر ارکان کو پورا کرنے کی کوشش نہ کرو بلکہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد فوت شدہ رکعات وغیرہ پوری کرلو۔

۲۰۶۶۹ جب تم میں سے کوئی شخص اپنے کجاوے میں (فرض) نماز ادا کرلے پھر (آکر) امام کو (اسی نماز میں) پالے اور امام نے ابھی نماز نہ پڑھی ہو تو امام کے ساتھ بھی شریک نماز ہوجائے کیونکہ اس کی یہ نماز نفل ہوجائے گی۔

ابوداؤد، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن یزید بن الاسود

۲۰۶۷۰ جب تم دونوں اپنے کجاووں میں نماز پڑھ چکے ہو پھر تم جماعت کی مسجد میں آؤ تو ان کے ساتھ بھی نماز پڑھ لو کیونکہ یہ (بعد والی) نماز تمہارے لیے نفل ہوجائے گی۔ مسند احمد، الترمذی، النسائی، السنن للبیہقی عن یزید بن الاسود

۲۰۶۷۱ جب تم دونوں اپنے کجاووں میں نماز پڑھ لو پھر امام کے پاس (جماعت میں) آؤ تو اس کے ساتھ بھی نماز پڑھو یہ تمہارے لیے نفل ہوجائے گی۔ اور کجاووں میں پڑھی ہوئی نماز فرض ہوجائے گی۔ السنن للبیہقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۶۷۲ عنقریب ایسے امراء آئیں گے جو نمازوں کو ان کے وقت سے مؤخر کرکے پڑھیں گے۔ یاد رکھو! تم اپنے وقت پر نماز پڑھنا پھر ان کے پاس جانا اگر وہ نماز پڑھ چکے ہوں تو تم اپنی نماز پڑھ ہی چکے ہو ورنہ ان کے ساتھ بھی نماز پڑھ لینا اور یہ نماز تمہارے لیے نفل بن جائے گی۔

مسند احمد، النسائی، ابن ماجہ عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۲۰۶۷۳ عنقریب تمہارے اوپر ایسے امیر آئیں گے جن کو دوسرے کام نماز کو وقت پر پڑھنے سے روک دیں گے۔ حتیٰ کہ نماز کا وقت ہی جاتا رہے گا۔ پس تم اپنے وقت پر نماز پڑھنا۔ ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! اگر مجھے ان کے ساتھ نماز مل جائے تو کیا ان کے ساتھ بھی نماز پڑھ لوں۔ ارشاد فرمایا: ہاں اگر تو چاہے۔ مسند احمد، ابوداؤد، الضیاء عن عبادۃ بن الصامت

۲۰۶۷۴ عنقریب تم پر ایسے امیر آئیں گے جو نماز کو اس کے وقت سے مؤخر کردیں گے اور نئی نئی بدعات پیدا کریں گے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں اس وقت کیا کروں؟ ارشاد فرمایا: اے ام عبد کے فرزند تو کیا کرے گا؟ جو نافرمانی کرے اس کی کیا فرمانبرداری۔

ابن ماجه، السنن للبیهقی عن ابن مسعود رضی الله عنه

نمازوں کو وقت میں ادا کرنا

۲۰۶۷۵ تمہارا کیا حال ہوگا جب تم پر ایسے امراء آئیں گے جو نمازوں کو غیر وقت میں پڑھیں گے۔ اس وقت تو نماز کو اپنے وقت پر پڑھنا اور ان کے ساتھ اپنی نماز کو نفل کر لینا۔ ابو داؤد عن معاذ رضی الله عنه

۲۰۶۷۶ تیرا اس وقت کیا (عمل) ہوگا جب تجھ پر ایسے امراء مسلط ہوں گے جو نماز کو اس کے وقت سے مؤخر کردیں گے، تو اس وقت نماز وا اپنے وقت پر پڑھنا پھر ان کے ساتھ بھی نماز مل جائے تو پڑھ لینا وہ نفل نماز ہو جائے گی۔

مسلم، ابو داؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجه عن ابی ذر رضی الله عنه

۲۰۶۷۷ نماز کو اس کے وقت پر پڑھو۔ پھر اگر امام کو دیکھو کہ لوگوں کو نماز پڑھا رہا ہے تو ان کے ساتھ بھی نماز پڑھ لو اور اس سے پہلے تم اپنی نماز کو محفوظ کر چکے ہو اور یہ نماز تمہارے لیے نفل ہو جائے گی۔ ابن ماجه عن ابی ذر رضی الله عنه

۲۰۶۷۸ نماز کو اس کے وقت پر پڑھ۔ پھر اگر لوگوں کے ساتھ (جماعت کی) نماز مل جائے تو وہ بھی پڑھ لے اور یہ نہ کہہ کہ میں نماز پڑھ چکا ہوں اس لیے اب نماز نہیں پڑھتا۔ (کیونکہ یہ بات موجب فساد ہے)۔ النسائی، ابن حبان عن ابی ذر رضی الله عنه

۲۰۶۷۹ شاید تم ایسی اقوام کو پاؤ جو نماز کو اس کے غیر وقت پر پڑھیں گے، اگر ایسے لوگوں کو پالو تو پہلے اپنی نماز وقت پر پڑھنا اور پھر ان کے ساتھ پڑھ لینا یہ (دوسری) نماز تمہارے لیے نفل ہو جائے گی۔ مسند احمد، النسائی، ابن ماجه عن ابن مسعود رضی الله عنه

۲۰۶۸۰ اے ابوذر! عنقریب میرے بعد تم پر ایسے امیر مسلط ہوں گے جو نماز کو (غیر وقت پر پڑھ کر) مار دیں گے۔ پس تم نماز کو اس کے وقت پر پڑھنا اور پھر ان کے ساتھ نماز پڑھو تو وہ تمہارے لیے نفل ہو جائے گی ورنہ تم اپنی نماز تو پڑھ ہی چکے ہو۔

مسلم، الترمذی عن ابی ذر رضی الله عنه

۲۰۶۸۱ میرے بعد تم پر ایسے امیر حاکم ہوں گے جو نماز کو مؤخر کردیں گے یہ تمہارے لیے فائدہ مند ہوگا اور ان کے لیے باعث وبال۔ پس تم ان کے ساتھ نماز پڑھتے رہنا جب تک وہ تمہارے قبلے کی طرف منہ کر کے پڑھتے رہیں۔ ابو داؤد عن قبیصة بن وقاص

۲۰۶۸۲ عنقریب ایسے امراء آئیں گے جن کو دوسرے کام مشغول کرلیں گے اور وہ لوگ نماز کو وقت سے مؤخر کردیں گے۔ پس تم ان کے ساتھ نفل نماز پڑھ لینا۔ ابن ماجه عن عبادة بن الصامت

۲۰۶۸۳ عنقریب میرے بعد ایسے امیر آئیں گے جو نماز کو اس کے وقت سے مؤخر کردیں گے۔ تم نماز کو اپنے وقت پر پڑھنا پھر ان کے پاس ہو تو ان کے ساتھ بھی نماز پڑھ لینا۔ الکبیر للطبرانی عن عمرو

۲۰۶۸۴ جب تو نماز کی طرف آئے اور لوگوں کو نماز پڑھتا ہوا پائے تو ان کے ساتھ نماز میں شریک ہو جا اگر تو اپنی نماز پڑھ چکا ہے تب وہ نماز تیرے لیے نفل ہو جائے گی اور یہ فرض۔ ابو داؤد، السنن للبیهقی عن یزید بن عامر

۲۰۶۸۵ جب تو آئے لوگوں کے ساتھ بھی نماز پڑھ لے خواہ تو پہلے نماز پڑھ چکا ہے۔

مؤطا امام مالک، الشافعی، النسائی، ابن حبان عن محجن

۲۰۶۸۶ جب تو مسجد میں داخل ہو تو لوگوں کے ساتھ نماز پڑھ خواہ تو پہلے نماز پڑھ چکا ہے۔ السنن لسعید بن منصور عن محجن الدیلمی

الاکمال

۲۰۶۸۷ جب تم میں سے کوئی شخص اپنے کجاوے میں نماز پڑھ لے، پھر امام کے پاس آئے تو اس کے ساتھ نماز پڑھ لے اور وہ نماز جو اس نے (کجاوے یا) گھر میں پڑھی ہے اس کو نفل شمار کر لے۔ السنن للبیھقی عن جابر بن یزید عن ابیہ

فائدہ:...... گھر میں نماز پڑھنے کے بعد اگر امام کے ساتھ نماز مل جائے اگر وہ وقت پر پڑھی جارہی ہو تو پہلی نماز نفل شمار کر لے اور اگر وقت نکال کر پڑھی جارہی ہو تو اس نماز کو جو جماعت کے ساتھ پڑھے نفل شمار کر لے۔

۲۰۶۸۸ ..... جب آدمی گھر میں فرض نماز پڑھ لے پھر جماعت کو پالے تو ان کے ساتھ نماز پڑھے اور اپنی نماز کو نفل کر لے۔

الکبیر للطبرانی عن ابن ابی الخریف عن ابیہ عن جدہ

۲۰۶۸۹ ..... جب تو اپنے گھر میں نماز پڑھ لے پھر مسجد کی طرف آئے اور لوگوں کو نماز پڑھتا ہوا پائے تو ان کے ساتھ نماز پڑھ اور اپنی نماز کو نفل کر لے۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم عن بشر بن محجن عن ابیہ

۲۰۶۹۰ ..... تم دونوں کو ہم ہمارے ساتھ نماز پڑھنے سے کس چیز نے روکا؟ تم نے ہمارے ساتھ نماز کیوں نہیں پڑھی یہ تمہارے لیے نفل ہو جاتی اور پہلی نماز تمہارے لیے اصل فرض ہوتی۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمرو

۲۰۶۹۱ ..... تجھے اس بات سے کیا چیز مانع رہی کہ تو لوگوں کے ساتھ نماز پڑھتا۔ کیا تو مسلمان نہیں ہے؟ جب تو (جماعت کے پاس) آئے تو ان کے ساتھ نماز پڑھ، خواہ تو (وہی نماز) پہلے پڑھ چکا ہو۔ الکبیر للطبرانی عن بشر بن محجن عن ابیہ

فائدہ:...... یہ حکم فجر اور عصر کے علاوہ نمازوں کا ہے۔ کیونکہ فجر اور عصر کے بعد نفل نماز کی ممانعت ہے۔

۲۰۶۹۲ ..... کون اس کے ساتھ تجارت کرے گا کہ اس کے ساتھ نماز پڑھے۔

ابو عوانۃ، الدارقطنی فی السنن، الاوسط للطبرانی، الضیاء للمقدسی عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:..... یعنی امام کے ساتھ نماز پڑھ کر کامیاب تجارت حاصل کرے۔

۲۰۶۹۳ ..... امام کے رکوع سے کھڑا ہونے سے قبل جو امام کے ساتھ نماز میں شریک ہو جائے تو اس نے وہ رکعت حاصل کر لی۔

الکامل لابن عدی، السنن للبیھقی، ضعفاء عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۶۹۴ جو امام کو سجدوں میں پائے تو وہ اس کے ساتھ سجدہ ریز ہو جائے اور جو شخص رکوع میں پالے وہ اس کے ساتھ رکوع کر لے اور اس رکعت کو ادا شدہ شمار کر لے۔ الخطیب فی المتفق والمفترق عن عبدالرحمن بن عوف

۲۰۶۹۵ جب تم نماز کو آؤ اور امام رکوع میں ہو تو رکوع کرو، اگر وہ سجدہ میں ہو تو سجدہ کرو اور سجدوں کو شمار نہ کرو جب ان کے ساتھ رکوع نہ ہو۔

السنن للبیھقی عن رجال

۲۰۶۹۶ جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو جائے اور امام تشہد میں ہو تو وہ تکبیر کہے اور امام کی طرح تشہد میں بیٹھ جائے۔ جب امام سلام پھیرے تو اپنی بقیہ نماز کے لیے کھڑا ہو جائے۔ اور بے شک وہ جماعت کی فضیلت حاصل کر چکا ہے۔

الدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۶۹۷ جو شخص امام کو سلام پھیرنے سے قبل تشہد میں پالے تو اس نے نماز اور اس کی فضیلت پالی۔

الحاکم فی تاریخہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۶۹۸ ..... جس نے نماز کی ایک رکعت پالی اس نے جماعت پالی۔ الکامل لابن عدی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

مسبوق کا بیان ...... الاکمال

۲۰۶۹۹ جو شخص جس قدر نماز پالے، پڑھ لے اور جو فوت ہو جائے قضاء کر لے۔ الاوسط للطبرانی عن ابی قتادة

۲۰۷۰۰ ...معاذ نے تمہارے لیے اچھا طریقہ جاری کیا ہے تم ان کی اقتداء کرو۔ پس جب کوئی شخص نماز کو آئے اور کچھ نماز اس سے نکل چکی ہو تو وہ امام کے ساتھ اس کی نماز میں شریک ہو جائے جب امام فارغ ہو جائے تو جس قدر نماز نکل چکی ہے اس کی قضاء کر لے۔

الکبیر للطبرانی عن معاذ رضی اللہ عنہ

فائدہ:...... اوائل اسلام میں جب کوئی شخص مسجد میں آتا اور امام کچھ نماز پڑھ چکا ہوتا تو وہ پہلے نکلی ہوئی نماز ادا کرتا پھر امام کے ساتھ شریک فی الصلوٰۃ ہو جاتا۔ ایک مرتبہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نیت باندھ کر آپ علیہ السلام کے ساتھ شریک فی الصلوٰۃ ہو گئے، آپ علیہ السلام کے سلام پھیرنے کے بعد بقیہ نماز پوری کی۔ آپ علیہ السلام نے ان کے عمل کی تحسین فرمائی اور دوسروں کو بھی ایسا کرنے کا حکم جاری فرمایا۔

۲۰۷۰۱ اللہ تیری حرص کو زیادہ کرے لیکن آئندہ نہ کرنا۔

عبدالرزاق، مسند احمد، البخاری، ابو داؤد، النسائی، ابن حبان عن ابی بکرة رضی اللہ عنہ

فائدہ:...... ایک شخص نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا آپ نماز پڑھا رہے تھے اور رکوع کی حالت میں تھے وہ شخص صف اول میں پہنچنے سے قبل ہی رکوع میں چلا گیا، تب آپ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۲۰۷۰۲ ...... اللہ عزوجل بھلائی پر تیری حرص زیادہ کرے لیکن آئندہ ایسا نہ کرنا۔ الکبیر للطبرانی عن ابی بکرة

۲۰۷۰۳ جب تم میں سے کوئی اقامت سنے تو نماز کی طرف آئے پرسکون ہو کر۔ جس قدر نماز مل جائے امام کے ساتھ پڑھ لے جو حصہ فوت ہو جائے اس کو (امام کے سلام پھیرنے کے بعد) پورا کر لے۔ ابن النجار عن ابی هریرة رضی اللہ عنہ

۲۰۷۰۴ ... جب تو اقامت سنے تو اپنی ہیئت (اور پرسکون حالت) پر نماز کو آ، جتنا حصہ مل جائے پڑھ لے اور جو حصہ فوت ہو جائے اس کی قضاء کر لے۔

عبدالرزاق عن انس وصحح

۲۰۷۰۵ ... جب تم اقامت سنو تو سکون اور وقار کے ساتھ نماز کی طرف آؤ اور تیزی کے ساتھ نہ آؤ۔ پھر جو نماز مل جائے پڑھ لو اور جو فوت ہو جائے بعد میں پوری کر لو۔ البخاری عن ابی هریرة رضی اللہ عنہ

۲۰۷۰۶ ... جو تم میں سے نماز کو آئے تو وقار اور سکون کے ساتھ آئے۔ جس قدر نماز پالے پڑھ لے اور جو فوت ہو جائے اس کی قضاء کر لے۔

الجامع لعبدالرزاق عن ابی هریرة رضی اللہ عنہ

۲۰۷۰۷ نماز کو اس حال میں آؤ کہ تم پر سکینہ طاری ہو۔ جو حصہ نماز کا مل جائے پڑھ لو اور جو حصہ نکل چکا ہو اس کی قضاء کر لو۔

ابو داؤد عن ابی هریرة رضی اللہ عنہ

۲۰۷۰۸ ... جب تم نماز کو آؤ تو سکینہ کو اپنے اوپر لازم کر لو، دوڑتے ہوئے نماز کو نہ آؤ۔ جو پالو، پڑھ لو اور جو فوت ہو جائے اس کو پورا کر لو۔

مسند احمد، سنن للدارمی، البخاری، مسلم، ابن حبان عن عبد اللہ بن ابی قتادة عن ابیہ

۲۰۷۰۹ جب تم نماز کو آؤ تو دوڑتے ہوئے نہ آؤ بلکہ پرسکون ہو کر آؤ جو حصہ نماز کا مل جائے پڑھ لو اور جو حصہ فوت ہو جائے اس کی قضاء کر لو۔

النسائی، ابن حبان عن ابی هریرة رضی اللہ عنہ

۲۰۷۱۰ جب تم نماز کو آؤ تو پرسکون حالت میں آؤ پھر جتنی نماز مل جائے پڑھ لو اور جو نماز نکل جائے اس کی قضاء کر لو۔

الاوسط للطبرانی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۷۱۱ جب تم نماز کو آؤ تو سکون اور وقار کے ساتھ آؤ۔ جو مل جائے پڑھ لو اور جو فوت ہو جائے پوری کر لو۔

الخطیب فی المتفق والمفترق عن البراء بن عازب

۲۰۷۱۲ ... جب نماز کھڑی ہو جائے تو ہر شخص وقار اور اپنی حالت پر نماز کو آئے، پھر جتنی نماز مل جائے پڑھ لے اور جو فوت ہو جائے قضاء کر لے۔
الاوسط للطبرانی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۷۱۳ ... جلد بازی مت کرو، جب نماز کو آؤ تو پرسکون حالت میں آؤ، جو پالو پڑھ لو، اور جو نکل جائے اس کو پوری کر لو۔ ابن حبان عن ابی قتادہ

۲۰۷۱۴ ... جب نماز کے لئے نداء دی جائے تو اس حال میں آؤ کہ سکون کے ساتھ چلتے ہوئے آؤ۔ پھر جس قدر نماز مل جائے پڑھ لو اور جو فوت ہو جائے اس کی قضاء کر لو۔ مسند احمد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

جماعت چھوڑنے کے اعذار

۲۰۷۱۵ ... جب موسلا دھار بارش ہو تو اپنے ٹھکانوں میں نماز پڑھ لو۔ مسند احمد، مستدرک الحاکم عن عبدالرحمن بن سمرۃ

الاکمال

۲۰۷۱۶ ... جب رات میں بارش ہو یا تاریکی ہو تو اپنے ٹھکانوں میں نماز پڑھ لو۔ الدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۷۱۷ ... جب موسلا دھار بارش ہو تو اپنے ٹھکانوں میں نماز پڑھ لو۔
مسند احمد، الحاکم فی الکنی، مستدرک الحاکم عن عبدالرحمن بن سمرۃ

۲۰۷۱۸ ... تم میں سے جو چاہے اپنے کجاوے میں نماز پڑھ لے۔ الصحیح لابن حبان عن جابر رضی اللہ عنہ

فائدہ: ...... حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے کہ برسات ہوگئی تب آپ ﷺ نے مذکورہ فرمان ارشاد فرمایا۔

تیسری فصل ..... مسجد کے فضائل، آداب اور ممنوعات

مسجد کے فضائل

۲۰۷۱۹ ... تمام جگہوں میں اللہ کے نزدیک محبوب ترین جگہیں مسجدیں ہیں۔ اور تمام جگہوں میں مبغوض ترین جگہیں اللہ کے ہاں بازار ہیں۔
مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، الکبیر للطبرانی عن جبیر بن مطعم

۲۰۷۲۰ ... بہترین مقامات مسجدیں ہیں اور بدترین مقامات بازار ہیں۔ الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۷۲۱ ... جنت کے باغات مسجدیں ہیں۔ ابو الشیخ فی الثواب عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۷۲۲ ... مساجد میں صبح وشام آنا جانا جہاد فی سبیل اللہ میں شامل ہے۔
ابو مسعود الاصبہانی فی معجمہ، ابن النجار، مسند الفردوس للدیلمی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۰۷۲۳ ... مسجد سے قریبی گھر کی فضیلت دور والے گھر پر ایسی ہے جیسی غازی کی فضیلت جہاد سے بیٹھ جانے والے پر۔
مسند احمد عن حذیفہ رضی اللہ عنہ

۲۰۷۲۴ ... ہر عمارت قیامت کے دن اپنے بنانے والے پر وبال ہوگی سوائے مسجد کے۔ شعب الایمان للبیہقی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۷۲۵ ... کوئی مسلمان مساجد کو نماز اور ذکر کے لیے اپنا ٹھکانہ نہیں بناتا مگر اللہ پاک اس کے گھر سے نکلنے کے وقت سے یوں خوش ہوتے ہیں جس طرح کسی غائب کے گھر والے غائب کے واپس آجانے سے خوش ہوتے ہیں۔
ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۷۲۶ ... جس نے مسجد کے کوئی گندگی نکالی اللہ پاک اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔ابن ماجه عن ابی سعید رضی الله عنه

۲۰۷۲۷ ... جس نے مسجد سے الفت کرلی اللہ پاک اس سے الفت فرمائیں گے۔الصغیر للطبرانی عن ابی سعید رضی الله عنه

۲۰۷۲۸ ... جس نے اللہ کے لیے مسجد بنائی اللہ پاک اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔ابن ماجه عن علی رضی الله عنه

۲۰۷۲۹ ... جس نے اللہ کے لیے مسجد بنائی تاکہ اس میں اللہ کو یاد کیا جائے اللہ پاک اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔

مسند احمد، النسائی عن عمرو بن عبسه، ابن ماجه عن عمر رضی الله عنه

۲۰۷۳۰ ... جس نے اللہ کی رضاء کے لیے مسجد بنائی اللہ پاک اس کے لیے اس جیسا جنت میں گھر بنائے گا۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، الترمذی، ابن ماجه عن عثمان رضی الله عنه

۲۰۷۳۱ ... جس نے اللہ کے لیے مسجد بنائی خواہ وہ چوزے کے پرندے کے انڈے دینے کی جگہ جتنی ہو اللہ پاک اس کے لیے جنت میں گھر بنادے گا۔مسند احمد عن ابن عباس رضی الله عنه

۲۰۷۳۲ ... جس نے اللہ کے لیے مسجد بنائی چوزے کے گھونسلے کے بقدر یا اس سے بھی چھوٹی اللہ پاک اس کے لیے جنت میں گھر بنادے گا۔

ابن ماجه عن جابر رضی الله عنه

مسجد تعمیر کرنے کی فضیلت

۲۰۷۳۳ ... جس نے اللہ کے لیے گھر بنایا خواہ چھوٹا ہو یا بڑا اللہ پاک اس کے لیے جنت میں گھر بنادے گا۔

ابن ماجه، الترمذی عن انس رضی الله عنه

۲۰۷۳۴ ... جس نے اللہ کے لیے گھر بنایا اللہ اس کے لیے اس سے کشادہ گھر جنت میں بنائے گا۔الکبیر للطبرانی عن ابی امامة رضی الله عنه

۲۰۷۳۵ ... جو شخص مسجد میں نماز کا انتظار کرتا ہے وہ وضو رہنے تک نماز ہی میں شمار ہوتا ہے۔مسند احمد، النسائی، ابن ماجه عن سهل بن سعد

۲۰۷۳۶ ... مسجد ہر مؤمن کا گھر ہے۔حلیة الاولیاء عن سلمان رضی الله عنه

۲۰۷۳۷ ... مسجد کے پڑوسی کے لیے (فرض) نماز صرف مسجد ہی میں جائز ہے۔

السنن للدارقطنی عن جابر رضی الله عنه عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۰۷۳۸ ... جب تم کسی آدمی کو مسجد میں آنے کا عادی دیکھو تو اس کے لیے ایمان کی شہادت دو۔

مسند احمد، الترمذی، ابن ماجه، ابن خزیمه، ابن حبان، مستدرک الحاکم، السنن للبیهقی عن ابی سعید رضی الله عنه

۲۰۷۳۹ ... جب تم جنت کے باغوں میں گذرو تو خوب چرو۔ پوچھا گیا: جنت کے باغات کیا ہیں؟ ارشاد فرمایا: مساجد۔ پوچھا گیا: چرنا کیا ہے؟ ارشاد فرمایا:

سبحان الله والحمدلله ولا اله الا الله والله اکبر. الترمذی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۰۷۴۰ ... زمین میں اللہ کے گھر مسجدیں ہیں۔اور اللہ پر لازم ہے کہ اس کے گھر میں جو اس کی زیارت کو آئے اس کا اکرام کرے۔

الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی الله عنه

۲۰۷۴۱ ... جو شخص مسجد سے زیادہ سے زیادہ دور ہو وہ زیادہ سے زیادہ اجر کا مستحق ہے۔

مسند احمد، ابو داؤد، ابن ماجه، مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیهقی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۰۷۴۲ ... اللہ کے گھروں کو آباد کرنے والے ہی اللہ عزوجل کے گھر والے ہیں۔

عبد بن حمید، مسند ابی یعلی، الاوسط للطبرانی، السنن للبیهقی عن انس رضی الله عنه

۲۰۷۴۳۔ نماز کے بعد دوسری نماز کے انتظار میں بیٹھے رہنا (سراسر) عبادت ہے۔ اور عالم کے چہرے کو دیکھنا عبادت ہے اور عالم کا سانس لینا بھی عبادت ہے۔ مسند الفردوس للدیلمی عن اسامة بن زید

۲۰۷۴۴۔ جامع مسجد (جس مسجد میں جمعہ ہوتا ہو) میں نماز پڑھنا فریضۂ حج کے برابر ہے۔ جو (مبرور ہو یعنی) گناہوں سے پاک ہو۔ اور نفل نماز حج مقبول کی مانند ہے۔ اور جامع مسجد میں نماز پڑھنا دوسری مساجد میں نماز پڑھنے کے مقابلے میں پانچ سو نمازوں کے بقدر فضیلت رکھتا ہے۔

الاوسط للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۷۴۵۔ تمام زمینیں قیامت کے دن ختم ہو جائیں گی سوائے مساجد کے۔ مساجد ایک دوسرے کے ساتھ مل جائیں گی (اور دوام پذیر ہوں گی)۔

الاوسط للطبرانی، الکامل لابن عدی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۰۷۴۶۔ جو شخص مسجد میں کسی کام سے آیا وہی اس کا حصہ ہے۔ ابو داؤد عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

الاکمال

۲۰۷۴۷۔ سب سے افضل جگہیں مساجد ہیں۔ اہل مسجد میں سب سے افضل شخص وہ ہے جو سب سے پہلے مسجد میں داخل ہو اور سب سے آخر میں نکلے۔ اور جس شخص سے جماعت نکل گئی گویا اس سے ایمان نکل گیا۔ الرافعی عن عثمان بن صھیب عن ابیہ

۲۰۷۴۸۔ بہترین مقامات مسجدیں ہیں۔ اور بدترین مقامات بازار ہیں۔

صحیح ابن حبان، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۷۴۹۔ جب تم کسی شخص کو مسجد میں آنے جانے کا عادی دیکھو تو اس کے ایمان کی گواہی دو۔ بے شک اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

انما یعمر مساجد اللہ من آمن باللہ والیوم الآخر۔ التوبة: ۱۸

بے شک اللہ کی مسجدوں کو وہ لوگ آباد کرتے ہیں جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہیں۔

مسند احمد، عبد بن حمید، سنن الدارمی، الترمذی حسن غریب، ابن ماجة، ابن خزیمہ، ابن حبان، مستدرک الحاکم، حلیة الاولیاء، السنن للبیہقی، السنن لسعید بن منصور عن ابی سعید

۲۰۷۵۰۔ اللہ پاک جب کسی بندے کو محبوب بناتے ہیں تو اس کو (اپنے گھر یعنی) مسجد کا متولی (نگران) بنا دیتے ہیں۔ اور جب اللہ پاک کسی بندے کو مبغوض رکھتے ہیں تو اس کو حمام کا نگران بنا دیتے ہیں۔ ابن النجار عن ابن عباس وسندہ حسن

۲۰۷۵۱۔ جس نے مسجد میں ایک کمرہ (یا کوئی حصہ) تعمیر کرایا اس کے لیے جنت ہے۔ ابونعیم فی فضائل الصحابة عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۷۵۲۔ جس شخص نے میری اس مسجد (نبوی ﷺ) کی توسیع کی اللہ پاک اس کے لیے جنت میں گھر بنا دے گا۔

ابن ماجة، ابونعیم فی فضائل الصحابة عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۷۵۳۔ جس نے اللہ کے لیے مسجد بنائی اللہ پاک اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔ ابن ماجة، ابن عساکر عن علی رضی اللہ عنہ، ابن عساکر عن عثمان، الکبیر للطبرانی عن اسماء بنت یزید، الاوسط للطبرانی، شعب الایمان للبیہقی عن عائشة رضی اللہ عنہا، الدارقطنی فی العلل، الاوسط للطبرانی عن نبیط بن شریط، ابن عساکر عن معاذ بن جبل وام حبیبة

۲۰۷۵۴۔ جس نے مسجد بنائی تاکہ اس میں اللہ کو یاد کیا جائے اللہ پاک اس کے لیے جنت میں گھر بنا دے گا۔

ابن ماجة، ابن حبان عن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۷۵۵۔ جس نے اللہ کے لیے مسجد تعمیر کی اللہ پاک اس کے لیے جنت میں محل بنائے گا موتیوں، یاقوت اور زبرجد کے پتھروں سے۔

ابن ماجة، ابن حبان عن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۷۵۶ ۔۔۔جس نے اللہ کے لیے مسجد تعمیر کی اللہ پاک اس کے لیے جنت میں محل بنائے گا۔مصنف ابن ابی شیبہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
۲۰۷۵۷۔۔۔۔جس نے اللہ کے لیے مسجد تعمیر کی خواہ وہ قطا(کونج) پرندے کے گھونسلے کے برابر ہو اللہ پاک اس کے لیے جنت میں گھر تعمیر کرے گا۔
ابن ابی شیبہ، مسند ابی داؤد الطیالسی۔ مسند ابی یعلی، ابن حبان، الرؤیانی، الصغیر للطبرانی، السنن للبیھقی، الضیاء للمقدسی فی المختارۃ عن ابی ذر رضی اللہ عنہ، مصنف ابن ابی شیبہ عن عثمان، الخطیب عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ، الاوسط للطبرانی۔ الخطیب، ابن النجار عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۷۵۸ ۔۔۔جس نے اللہ کے لیے (اپنے) حلال مال سے مسجد بنائی تاکہ اس میں اللہ کی عبادت کی جائے اللہ پاک اس کے لیے موتی اور یاقوت کا گھر بنائیں گے۔مسند ابی یعلی، الاوسط للطبرانی۔ شعب الایمان للبیھقی، ابن عساکر، ابن النجار عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ
۲۰۷۵۹ ۔۔۔جس نے اللہ کے لیے مسجد بنائی تاکہ اس میں نماز پڑھی جائے اللہ پاک اس کے لیے جنت میں اس سے افضل گھر بنائیں گے۔
مسند احمد، الکبیر للطبرانی، حلیۃ الاولیاء، النسائی عن واثلۃ

۲۰۷۶۰ ۔۔۔۔جس نے اللہ کے لیے مسجد بنائی اس کو جنت میں داخل کیا جائے گا۔الکبیر للطبرانی عن عمرو بن عبسہ
۲۰۷۶۱ ۔۔۔جس نے اللہ کے لیے مسجد بنائی اللہ پاک اس کے لیے اس سے کشادہ گھر جنت میں بنائیں گے۔
مسند احمد عن ابن عمرو، مسند احمد عن اسماء بنت یزید

جنت میں گھر بنانا

۲۰۷۶۲ ۔۔۔جس نے مسجد بنائی تاکہ اس میں اللہ کا نام لیا جائے اللہ پاک اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔
ابن ابی شیبہ، ابن حبان عن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۷۶۳ ۔۔۔جس نے اللہ کے لیے مسجد بنائی تاکہ اللہ پاک خوش ہو اللہ پاک اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا اور اگر وہ اسی دن مر گیا تو اس کی بخشش کردی جائے گی اور جس نے قبر کھودی تاکہ اللہ پاک اس سے خوش ہو اللہ پاک اس کے لیے جنت میں گھر بنا دے گا اور اگر وہ بھی اسی دن مر گیا تو اس کی مغفرت کردی جائے گی۔الاوسط للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
۲۰۷۶۴ ۔۔۔جس نے اللہ کے لیے مسجد بنائی شہرت اور دکھاوا مقصود نہ ہو تو اللہ پاک اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔
الاوسط للطبرانی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۰۷۶۵ ۔۔۔جس نے اللہ کے لیے مسجد بنائی اللہ پاک اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔پوچھا گیا:اور یہ مساجد جو مکہ کے راستے میں ہیں؟فرمایا:ہاں یہ مساجد بھی جو مکہ کے راستے میں ہیں۔ابن ابی شیبہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا
۲۰۷۶۶ ۔۔۔۔مساجد بناؤ اور ان میں سے کوڑا کچرا نکالو(بے شک)جس نے اللہ کے لیے مسجد بنائی اللہ پاک اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔ایک شخص نے کہا:یارسول اللہ!اور یہ مساجد جو راستوں میں بنائی جاتی ہیں؟ارشاد فرمایا:ہاں،(ان کا بھی یہی ثواب ہے۔)اور مسجدوں سے کچرا اور گندگی نکالنا حورعین کا مہر ہے۔الکبیر للطبرانی، ابن النجار عن ابی قرصافہ
۲۰۷۶۷ ۔۔۔جس نے اللہ کے لیے مسجد بنائی اللہ پاک اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔اور جس نے مسجد میں قندیل آویزاں کی اس پر ستر ہزار ملائکہ رحمت بھیجیں گے جب تک کہ وہ قندیل روشن ہو ۔جس نے مسجد میں چٹائی بچھائی اس پر ستر ہزار فرشتے رحمت بھیجیں گے حتیٰ کہ وہ چٹائی ٹوٹے۔اور جس نے مسجد سے گندگی نکالی اس کو دو بورے اجر کے ملیں گے۔الرافعی عن معاذ بن جبل
۲۰۷۶۸ ۔۔۔جس نے مسجد میں قندیل آویزاں کی اس کے لیے ستر ہزار فرشتے قندیل گل ہونے تک رحمت کی دعا کریں گے۔
ابن النجار عن معاذ رضی اللہ عنہ

آداب

۲۰۷۶۹ ۔۔۔ مسجدیں بڑی بڑی بناؤ (جن میں زیادہ لوگ آسکیں) اور اپنے شہروں کا رخ مشرق کی طرف کرو۔
ابن ابی شیبه عن ابن عباس رضی الله عنه

۲۰۷۷۰ ۔۔۔ مسجدیں بناؤ اور ان کو کشادہ رکھو۔ ابن ابی شیبه، السنن للبیهقی عن انس رضی الله عنه

۲۰۷۷۱ ۔۔۔ مجھے مسجدوں کو کشادہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ السنن للبیهقی عن انس رضی الله عنه

۲۰۷۷۲ ۔۔۔ مسجدیں کشادہ اور وسیع بناؤ، ان میں سے گندگی نکالو، جس نے اللہ کے لیے گھر بنایا اللہ پاک اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔ مسجدوں سے گندگی نکالنا حورعین کا حق مہر ہے۔ الکبیر للطبرانی، الضیاء فی المختارة عن ابی قرصافه

۲۰۷۷۳ ۔۔۔ جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو نبی پر (درود) سلام بھیجے اور یوں کہے:

اللهم افتح لی ابواب رحمتک۔

اے اللہ مجھ پر اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

اور جب مسجد سے نکلے تب بھی نبی پر (درودو) سلام بھیجے اور یوں کہے:

اللهم انی اسألک من فضلک۔

(اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں)۔ ابوداؤد عن ابی حمید وابی اسید، ابن ماجه عن ابی حمید

۲۰۷۷۴ ۔۔۔ مسجدوں کو ان کا حق دو یعنی (مسجد آنے کے بعد) بیٹھنے سے قبل (کم از کم) دو رکعات نفل ادا کرلو۔
ابن ابی شیبه عن ابی قتاده رضی الله عنه

۲۰۷۷۵ ۔۔۔ جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو دو رکعات پڑھنے سے قبل نہ بیٹھے۔
مسند احمد، البخاری، مسلم، ابوداؤد، الترمذی، ابن ماجه، النسائی عن ابی قتاده رضی الله عنه ابن ماجه عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۰۷۷۶ ۔۔۔ جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو دو رکعات پڑھنے سے قبل نہ بیٹھے۔ اور جب کوئی شخص اپنے گھر میں داخل ہو تو دو رکعات پڑھنے سے قبل (دوسرے کاموں کے لیے) نہ بیٹھے۔ بے شک اللہ تعالیٰ اس کی دو رکعات کی وجہ سے اس کے گھر میں خیر و برکت ڈالیں گے۔
الضعفاء للعقیلی، الکامل لابن عدی، شعب الایمان للبیهقی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۰۷۷۷ ۔۔۔ جب تم میں سے کوئی مسجد میں آئے تو دو سجدے ادا کرلے قبل اس سے کہ وہ بیٹھے، پھر چاہے تو بیٹھ جائے یا اپنے کام کیلئے چلا جائے۔
ابوداؤد عن ابی قتاده

۲۰۷۷۸ ۔۔۔ دو رکعات مختصر پڑھ لو۔ اور جب کوئی مسجد میں آئے اور امام جمعہ کے دن خطبہ دے رہا ہو تو مختصری دو رکعات پڑھ لے۔
الکبیر للطبرانی عن جابر رضی الله عنه

۲۰۷۷۹ ۔۔۔ جب تم میں سے کسی کو جمعہ کے دن مسجد میں اونگھ آئے تو وہ اس جگہ سے اٹھ کر دوسری جگہ بدل لے۔
ابوداؤد، البخاری، مسلم عن ابن عمر رضی الله عنه

۲۰۷۸۰ ۔۔۔ اپنی مسجدوں کو کشادہ رکھو اور ان کو بھرو۔ الکبیر للطبرانی عن کعب بن مالک

۲۰۷۸۱ ۔۔۔ ملائکہ کا تحفہ مسجدوں کو خوشبو کی دھونی دینا ہے۔ ابوالشیخ عن سمرة رضی الله عنه

۲۰۷۸۲ ۔۔۔ آدمی اسی مسجد میں نماز پڑھ لے جو اس کے قریب ترین ہو اور دوسری مسجدوں کو تلاش کرتا نہ پھرے۔
الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی الله عنه

۲۰۷۸۳... جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو نبی ﷺ پر سلام بھیجے اور کہے:
اللھم افتح لی ابواب رحمتك. اور جب نکلے تو نبی ﷺ پر سلام بھیجے اور کہے: اللھم اعصمنی من الشیطان الرجیم. (اے اللہ شیطان مردود سے میری حفاظت فرما)۔ الترمذی، ابن ماجة، ابن حبان، مستدرك الحاكم، السنن للبیهقی عن ابی هریرة رضی الله عنه
۲۰۷۸۴... جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو یہ پڑھے: اللھم افتح لی ابواب رحمتك. اور جب نکلے تو یہ کہے: اللھم انی اسألك من فضلك.
مسند احمد، مسلم عن ابی حمید وعن ابی اسید، مسند احمد، النسائی، ابن حبان، السنن للبیهقی عن ابی حمید وابی اسید معا
۲۰۷۸۵... مسجدیں پرہیزگاروں کے گھر ہیں اور مسجدیں جن کے گھر ہوں اللہ پاک ان کے لیے رحمت اور سکینہ کا فیصلہ فرما دیتے ہیں اور پل صراط پر آسانی کے ساتھ گذار کر جنت میں داخل کر دیں گے۔ الکبیر للطبرانی عن ابی الدرداء رضی الله عنه
۲۰۷۸۶... جب کوئی مسجد سے نکلنے کا ارادہ کرتا ہے تو ابلیس کے لشکر اکٹھے ہو جاتے ہیں اور ایک دوسرے کو بلاتے ہیں جس طرح شہد کی مکھیاں ایک نر بادشاہ مکھی پر جمع ہو جاتی ہیں۔ پس جب کوئی مسجد کے دروازے پر کھڑا ہو تو یوں کہے:
اللھم انی اعوذبك من ابلیس وجنوده.
اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں ابلیس اور اس کے لشکر سے۔
پس جب وہ یہ کہہ لے تو شیطان اس کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ ابن السنی عن ابی امامة رضی الله عنه

الاکمال

۲۰۷۸۷ جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو سلام کرے اور کہے: اللھم افتح لی ابواب رحمتك. اور جب نکلے تو یوں کہے: اللھم افتح لی ابواب فضلك. الضیاء للمقدسی فی المختارة عن ابی حمید الساعدی
۲۰۷۸۸... جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو یہ پڑھے:
صلّی الله علی محمد اللھم افتح لی ابواب رحمتك واغلق عنی ابواب سخطك واصرف عنی شیطان ووسوسته.
اے اللہ! محمد پر درود بھیج، اے اللہ! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول، اپنی ناراضگی کے دروازے بند کر دے اور شیطان اور اس کے وسوسے کو مجھ سے پھیر دے۔ الدیلمی عن ابن عمر رضی الله عنه
۲۰۷۸۹... جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو نبی ﷺ پر درود بھیجے اور کہے:
اللھم اغفر لنا ذنوبنا افتح لنا ابواب فضلك.
اے اللہ! ہمارے گناہوں کو بخش اور ہم پر اپنے فضل کے دروازے کھول دے۔ اور جب مسجد سے نکلے تو نبی ﷺ پر درود بھیجے اور کہے:
اللھم افتح لنا ابواب فضلك
اے اللہ! ہم پر اپنے فضل کے دروازے کھول دے۔ الاوسط للطبرانی عن ابن عمر رضی الله عنه
۲۰۷۹۰... (مسجد میں آنے کے بعد) دو رکعات پڑھنے سے قبل مت بیٹھ۔ عبدالرزاق عن عامر بن عبد الله بن الزبیر
فائدہ:...... ایک شخص (حضور اکرم ﷺ کے سامنے) مسجد میں داخل ہوا تو آپ ﷺ نے اس کو یہ ارشاد فرمایا۔
۲۰۷۹۱... اے ابن عوف! کیا میں تجھے وہ کلمات نہ سکھاؤں جو تو مسجد میں داخل ہوتے وقت اور نکلتے وقت پڑھا کرے؟ کیونکہ ہر بندے کے ساتھ ایک شیطان ہوتا ہے۔ لہٰذا جب کوئی بھی مسجد کے دروازے پر پہنچے تو داخل ہوتے وقت ایک بار یہ پڑھے:

السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اللھم افتح لی ابواب رحمتک.
اے نبی! آپ پر سلام ہو، اللہ کی رحمت ہو اور اس کی برکات نازل ہوں۔اے اللہ! مجھ پر اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔
پھر یہ دعا تین بار پڑھے:
اللھم اعنی علی حسن عبادتک وھون علی طاعتک.
اے اللہ! اپنی اچھی طرح عبادت کرنے پر میری مدد فرما اور اپنی اطاعت کو مجھ پر سہل کر دے۔
اور جب مسجد سے نکلے تو ایک بار یہ کہے:
السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اللھم اعصمنی من الشیطان الرجیم ومن شرما خلقت.
اے نبی! آپ پر سلام ہو، اللہ کی رحمت ہو اور اس کی برکتیں نازل ہوں۔اے اللہ! میری حفاظت فرما شیطان مردود سے اور ہر اس چیز کے شر سے جو تو نے پیدا فرمائی ہے۔
پھر آپ ﷺ نے فرمایا (اے ابن عوف!) کیا میں تجھے گھر میں داخل ہوتے وقت پڑھنے کی چیز نہ بتاؤں۔ پہلے بسم اللہ پڑھ پھر اپنے آپ پر اور اپنے گھر والوں پر سلام کر، پھر جو اللہ نے تجھے کھانے کو دیا ہو اس پر بسم اللہ پڑھ اور فراغت پر اللہ کی حمد کر۔
الدارقطنی فی الافراد عن عبدالرحمن بن عوف

مسجد میں پیشاب کرنے کی ممانعت

۲۰۷۹۲...... یہ مسجد ہے اس میں پیشاب نہیں کیا جاتا۔ یہ اللہ کے ذکر اور نماز کے لیے بنائی گئی ہے۔ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
۲۰۷۹۳...... یہ مسجدیں ہیں، ان میں گندگی پھیلانا پیشاب پاخانہ کرنا جائز نہیں۔ یہ تو اللہ عزوجل کے ذکر نماز اور تلاوت قرآن کیلئے بنائی جاتی ہیں۔
مسند احمد، مسلم عن انس رضی اللہ عنہ
۲۰۷۹۴...... ان گھروں کے رخ مسجد سے پھیر دو، کیونکہ میں مسجد کو کسی حیض والی عورت اور جنبی شخص کے آنے کے لیے حلال نہیں کرتا۔
ابو داؤد عن عائشہ رضی اللہ عنہا

الاکمال

۲۰۷۹۵...... یہ مسجد ہے اس میں پیشاب نہیں کیا جاتا یہ اللہ کے ذکر اور نماز کے لیے بنائی گئی ہے۔البخاری عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
۲۰۷۹۶...... اس جگہ میں پیشاب نہیں کیا جاتا۔ یہ نماز کے لیے بنائی گئی ہے۔عبدالرزاق عن انس رضی اللہ عنہ
۲۰۷۹۷...... بے شک یہ مسجد اللہ کے ذکر اور نماز کے لیے بنائی گئی ہے اور اس میں پیشاب نہیں کیا جاتا۔
الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

مسجد میں گندگی پھیلانے اور ناک کی ریزش صاف کرنے اور وہاں سے کنکریاں نکالنے کی ممانعت

۲۰۷۹۸...... جب تم میں سے کوئی مسجد میں آئے تو دیکھ لے کہ اس کے جوتوں میں گندگی یا کوئی تکلیف دہ شے تو نہیں اگر ہو تو اس کو صاف کرلے پھر ان میں نماز پڑھ لے۔ابو داؤد عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

فائدہ:...... جوتوں کے ساتھ نماز پڑھنا بالکل جائز ہے بشرطیکہ وہ پاک ہوں۔

۲۰۷۹۹ مسجدوں کے دروازوں کے پاس اپنے جوتوں کو دیکھ لیا کرو۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

فائدہ:...... جبکہ ان میں نماز پڑھنا مقصود ہو۔ لیکن آج کل بغیر جوتوں کے نماز پڑھی جاتی ہے اور جوتے اصل مسجد جہاں نماز ہوتی ہے وہاں نہیں لے جائے جاتے اس لیے اگر جوتوں میں کچھ گندگی لگی ہو تو اس کا اثر نماز پر نہ ہوگا۔

۲۰۸۰۰ کنکری اس شخص کو واسطہ دیتی ہے جو اس کو مسجد سے نکالتا ہے (کہ مجھے یہاں سے مت نکال)۔

ابو داؤد، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

فائدہ:...... آنحضرت ﷺ کے دور میں فرش پر کنکریاں بچھی ہوتی تھیں، ان کو نکالنے کی ممانعت فرمائی گئی ہے۔ لیکن اگر موجودہ دور میں جہاں مسجدوں میں صاف ستھرے فرش چٹائیوں اور قالینوں کا رواج ہے کوئی کنکر پڑا ہو تو وہ باعث تکلیف ہوسکتا ہے اس کو نکالنا مسجد سے کچرا نکالنے کے ثواب میں شامل ہے۔

۲۰۸۰۱ اٹھو، مسجد میں نہ سوؤ۔ الجامع لعبدالرزاق عن جابر رضی اللہ عنہ

فائدہ:...... اس حدیث سے یہ سبق ملتا ہے کہ مسجد کو اپنے دنیوی کاموں کے لیے استعمال نہ کیا جائے۔ اور پہلے کئی حدیثوں میں گذر چکا ہے کہ مسجدیں نماز، ذکر اور تلاوت کے لیے بنائی جاتی ہیں۔ لہٰذا مسجد کو صرف انہی کاموں میں استعمال کیا جائے۔

۲۰۸۰۲ جو شخص اس مسجد میں داخل ہوا پھر اس میں تھوکا یا ناک کی ریزش صاف کی تو اس کو چاہیے کہ زمین کھود کر اس کو دفن کردے۔

ابو داؤد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۸۰۳ مسجد میں ناک صاف کرنا گناہ ہے اور اس کا کفارہ اس کو دفن کرنا ہے۔ مسند احمد، السنن للبیہقی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۸۰۴ مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اور اس کا کفارہ اس کو دفن کرنا ہے۔

مسند احمد، السنن للبیہقی، ابو داؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجہ، الکبیر للطبرانی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۸۰۵ مسجد میں تھوکنا برائی ہے اور اس کو دفن کرنا (یا صاف کرنا) نیکی ہے۔ مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ

۲۰۸۰۶ مسجد میں تھوکنا خطاء ہے اور اس کا کفارہ اس کو چھپانا (یا صاف کرنا) ہے۔ ابو داؤد عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۸۰۷ مجھ پر میری امت اپنے اچھے اور برے اعمال کے ساتھ پیش کی گئی ہے۔ میں نے ان کے اچھے اعمال میں راستے سے تکلیف دہ شے ہٹانا دیکھا اور ان کے برے اعمال میں مسجد میں تھوکنا اور پھر اس کو دفن نہ کرنا دیکھا۔ مسند احمد، مسلم، ابن ماجہ عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۲۰۸۰۸ جب تم میں سے کوئی مسجد میں ناک نکالے تو اس کو غائب کردے تاکہ کسی مؤمن کی جلد یا اس کے کپڑے آلودہ نہ ہوں۔

مسند احمد، وابن خزیمہ، شعب الایمان للبیہقی، الضیاء عن سعد رضی اللہ عنہ

الاکمال

۲۰۸۰۹ جو مسجد میں داخل ہونے کا ارادہ کرتا ہے پھر اپنے موزوں یا جوتوں کے نیچے دیکھتا ہے تو ملائکہ کہتے ہیں: تو پاکیزہ ہوگیا اور جنت تیرے لیے خوشگوار ہوگئی لہٰذا سلامتی کے ساتھ داخل ہو جا۔ الدیلمی و ابن عساکر عن عقبۃ بن عامر

۲۰۸۱۰ کیا تم اس بات کی طاقت نہیں رکھتے کہ جب مسجد سے نکلو تب ناک کا قرفہ نکالو۔ پوچھا گیا: ناک کا قرفہ کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: ناک کی رینٹھ (ریزش)۔ الشیرازی فی کتاب الالقاب عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۸۱۱ جب بندہ مسجد میں تھوکنے کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے اعضاء مضطرب اور پریشان ہو جاتے ہیں اور یوں سکڑ جاتے ہیں جس طرح کھال آگ میں سکڑ جاتی ہے۔ پھر اگر وہ تھوک کو نگل لے تو اللہ پاک اس سے بہتر (۷۲) بیماریاں نکال دیتے ہیں اور اس کے لیے بیس لاکھ نیکیاں

لکھ دیتے ہیں۔الدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۸۱۲... یہ شخص اس بات سے مامون نہیں ہے کہ اس کی پیشانی پر داغ لگ جائے۔

الجامع لعبدالرزاق عن ابی سعید عن رجل من اھل الشام

فائدہ:...... نبی اکرم ﷺ نے مسجد کے قبلہ رو ناک لگی دیکھی۔آپ نے اس کو کھرچ دیا اور مذکورہ فرمان ارشاد فرمایا۔

۲۰۸۱۳... جس نے قبلہ رو تھوکا اور اس کو چھپایا نہیں تو وہ قیامت کے دن سخت ترین گرم ہو کر اس کی آنکھوں کے درمیان آ چپکے گا۔

الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۸۱۴... جس نے مسجد میں ناک صاف کی اور اس کو دفن نہیں کیا (یا صاف نہیں کیا) تو یہ برائی ہے اور اگر دفن کر دیا تو یہ نیکی ہے۔

مسند ابی یعلی، الکبیر للطبرانی، ابن النجار، السنن لسعید بن منصور عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۸۱۵... جو شخص اس مسجد میں داخل ہوا پھر تھوکا یا ناک صاف کی تو اس کو چاہیے کہ وہ کھود کر اس کو دفن کر دے، اگر وہ ایسا نہ کرے تو اپنے کپڑے میں تھوک لے پھر (بعد میں) اس کو نکال دے۔مسند البزار، السنن للبیھقی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۸۱۶...... مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اور اس کو دفن کرنا اس کا کفارہ ہے۔الاوسط للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

متفرق ممنوع امور کا بیان

۲۰۸۱۷... تم جس شخص کو مسجد میں شعر کہتا ہوا دیکھو اس کو تین بار کہو: فض اللہ فاک (اللہ پاک تیرا منہ توڑے) اور جس شخص کو تم مسجد میں گم شدہ شے تلاش کرتا دیکھو تو اس کو تین مرتبہ یہ کہو: لا وجدتھا. (اللہ کرے تجھے تیری گمشدہ شی نہ ملے)

اور جس شخص کو تم مسجد میں خریداری یا فروختگی کرتا دیکھو تو اس کو کہو: لا اربح اللہ تجارتک اللہ تیری تجارت کو فائدہ مند نہ کرے۔

ابن مندہ، ابو نعیم عن عبدالرحمن بن ثوبان عن ابیہ

۲۰۸۱۸...... جو شخص مسجد میں کسی گمشدہ شے کے اعلان کرنے والے کو دیکھے تو اس کو یہ کہے:

لا ردھا اللہ علیک.

اللہ تجھے تیری گمشدہ شے نہ لوٹائے۔

کیونکہ مسجدیں اس کام کے لیے نہیں بنائی جاتیں۔مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، ابن ماجۃ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۸۱۹...... تجھے وہ چیز نہ ملے، تجھے وہ چیز نہ ملے، تجھے وہ چیز نہ ملے۔کیونکہ یہ مسجدیں عبادت وغیرہ کے کاموں کے لیے بنائی گئی ہیں (نہ کہ تیرے ان کاموں کے لیے)۔مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، ابن ماجۃ عن بریدۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۸۲۰...... ان چند امور کا مسجد میں لحاظ کرے۔مسجد کو راستہ نہ بنایا جائے، اسلحہ کی نمائش نہ کی جائے، کمان کو (تیر اندازی کے لیے) پکڑا نہ جائے، تیروں کو (ترکش سے نکال کر) منتشر نہ کیا جائے، کچا گوشت مسجد میں نہ لایا جائے، کسی کو مسجد میں حد (شرعی سزا) جاری نہ کی جائے، کسی سے قصاص مسجد میں نہ لیا جائے اور نہ مسجد کو بازار بنالیا جائے۔ابن ماجۃ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۸۲۱... جب تم کو کسی مسجد میں گمشدہ شے کا اعلان کرتا دیکھو تو کہو: لا رد اللہ علیک اللہ تجھے تیری شے واپس نہ لوٹائے۔

الترمذی، مستدرک الحاکم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۸۲۲... ہماری ان مسجدوں سے بچوں، مجنونوں، خرید و فروخت کو اور اپنے جھگڑوں کو آواز بلند کرنے کو، حدود جاری کرنے کو اور تلوار سونتنے کو دور رکھو۔نیز مسجد کے دروازوں پر پاکی حاصل کرنے کے لوازمات رکھو اور جمعہ کی نمازوں میں مسجدوں کو (خوشبو کی) دھونی دو۔

ابن ماجۃ عن واثلۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۸۲۳..... میں تم کو دیکھ رہا ہوں کہ تم اپنی مسجدوں کو میرے بعد اس طرح بلند کرو گے جس طرح یہودیوں نے اپنے کنیسے اور نصاری نے اپنے گرجے بلند کیے۔ابن ماجه عن ابن عباس رضی الله عنه

۲۰۸۲۴..... مسجدوں کو جنگ خانہ نہ بناؤ۔الکبیر للطبرانی، السنن للبیهقی عن ابن عمرو رضی الله عنه

۲۰۸۲۵..... مسجد کسی جنبی کے لیے اور کسی حائض (ناپاک مرد وعورت اور ماہواری والی عورت) کے لیے حلال نہیں ہے۔

ابن ماجه عن ام سلمة رضی الله عنها

۲۰۸۲۶..... مسجد میں ہنسنا قبر میں تاریکی کا باعث ہے۔مسند الفردوس عن انس رضی الله عنه

۲۰۸۲۷..... مجھے مسجدوں پر چونا کرنے کا حکم نہیں دیا گیا ابو داؤد عن ابن عباس رضی الله عنه

۲۰۸۲۸..... کسی قوم کا عمل کبھی ضائع نہیں گیا مگر انہوں نے مسجدوں کو مزین کیا۔(تو ان کا یہ عمل ضائع گیا)۔ابن ماجه عن عمر رضی الله عنه

۲۰۸۲۹..... مسجدوں میں حدود جاری نہ کی جائیں اور والد کو اولاد کے بدلے قتل نہ کیا جائے۔

مسند احمد، الترمذی، ابن ماجه عن ابن عباس رضی الله عنه

مسجد میں گمشدہ چیز تلاش کرنے کی ممانعت

۲۰۸۳۰..... نبی اکرم ﷺ نے مسجد میں خرید و فروخت سے منع کیا، نیز مسجد میں گمشدہ سے کے اعلان سے منع کیا اور مسجد میں شعر وشاعری سے منع کیا اور جمعہ کے روز نماز سے قبل سر منڈوانے سے منع کیا۔مسند احمد، ابن ماجه، ابو داؤد، الترمذی، النسائی عن ابن عمرو

۲۰۸۳۱..... نبی اکرم ﷺ نے مساجد میں حد جاری کرنے سے منع فرمایا۔ابن ماجه عن ابن عمر رضی الله عنه

۲۰۸۳۲..... نبی اکرم ﷺ نے مسجدوں (کی تعمیر) میں ایک دوسرے پر فخر کرنے سے منع فرمایا۔ابن حبان عن انس رضی الله عنه

۲۰۸۳۳..... ہر چیز کی گندگی ہوتی ہے، مسجد کی گندگی نہیں، اللہ کی قسم، ہاں اللہ کی قسم ہے۔(یعنی بات بات پر مسجد میں قسم کھانا)۔

الاوسط للطبرانی عن ابی هريرة رضی الله عنه

الاکمال

۲۰۸۳۴..... اپنی مسجدوں سے بچوں اور پاگلوں کو دور رکھو، نیز مسجد میں تلوار سونتنے۔حدود قائم کرنے، آوازیں بلند کرنے اور اپنے جھگڑے نمٹانے سے اجتناب برتو۔جمعہ جمعہ مسجدوں کو خوشبو کی دھونی دو۔اور مسجدوں کے دروازوں پر پاکی حاصل کرنے کا انتظام کرو۔الکامل لابن عدی، الکبیر للطبرانی، السنن للبیهقی، ابن عساکر عن مکحول عن واثلة وعن ابی الدرداء رضی الله عنه وابی امامة رضی الله عنه

۲۰۸۳۵..... اپنی مسجدوں سے بچوں اور پاگل مجنونوں کو دور رکھو۔مسجدوں میں آواز بلند کرنے تلوار سونتنے، خرید و فروخت کرنے، حدود قائم کرنے اور جھگڑے نمٹانے سے کنارہ کشی کرو۔جمعہ کے دن مسجد کو دھونی دو اور پاکیزگی حاصل کرنے کے انتظامات مسجدوں کے دروازوں پر کرو۔

عبدالرزاق عن مکحول عن معاذ رضی الله عنه

۲۰۸۳۶..... اپنی مساجد سے پاگلوں اور بچوں کو دور رکھو۔عبدالرزاق عن ابی هريرة رضی الله عنه وعن مکحول مرسلاً

۲۰۸۳۷..... اپنے کاریگروں کو مسجدوں (پر پیشہ وری کرنے) سے دور رکھو۔الدیلمی عن عثمان رضی الله عنه

۲۰۸۳۸..... اس سال کے بعد ہماری اس مسجد (حرام) میں کوئی مشرک داخل نہ ہو سوائے اہل کتاب اور ان کے خادموں کے۔

مسند احمد عن جابر رضی الله عنه

۲۰۸۳۹..... زمین کسی مشرک کے مسجد میں داخل ہونے سے ناپاک نہیں ہوتی۔عبدالرزاق عن الحسن مرسلاً

۲۰۸۴۰ مسجد میں ہر طرح کا کلام لغو ہے سوائے قرآن، ذکر اللہ اور اچھے سوال کرنے اور اس کو عطا کرنے کے۔

الدیلمی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۰۸۴۱ ......جس نے اللہ کے داعی کو لبیک کہا اور مساجد اللہ کی عمارتوں کو اچھا کیا تو اللہ کی طرف سے جنت اس کا تحفہ ہوگا۔ پوچھا گیا: یا رسول اللہ! مساجد اللہ کی عمارت کو اچھا کرنے سے کیا مراد ہے؟ ارشاد فرمایا: مسجدوں میں آواز بلند نہ کی جائے اور گناہ کی بات نہ کی جائے۔

ابن المبارك عن عبيد الله بن ابی حفص مرسلا

۲۰۸۴۲ ......اے (گمشدہ شے کے) اعلان کرنے والے! (تیری شے کو) پانے والا تجھے واپس نہ کرے۔ اس کام کے لیے مسجدیں نہیں بنائی گئی ہیں۔

عبدالرزاق عن ابراهيم بن محمد عن شعيب بن محمد عن ابی بكر بن محمد

فائدہ: ......رسول اللہ ﷺ نے مسجد میں کسی کو گمشدہ شے کا اعلان کرتے سنا تو مذکورہ ارشاد فرمایا۔

عن ابن عیینۃ عن محمد بن المنکدر کے طریق سے اس کے مثل روایت منقول ہے۔

۲۰۸۴۳ ......وہ اپنی گمشدہ شی نہ پاسکے۔ عبدالرزاق عن طاؤس

فائدہ: ......ایک شخص نے اپنی گمشدہ شے کا مسجد میں اعلان کیا تو آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۲۰۸۴۴ ......تم یوں کہو: لارد الله عليك ضالتك. اللہ تجھے تیری گمشدہ شے واپس نہ کرے۔ الكبير للطبرانی عن عصمة بن مالك

فائدہ: ......ایک شخص اپنی گمشدہ چیز کا مسجد میں اعلان کرتا پھر رہا تھا۔ آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اس کے متعلق یہ ارشاد فرمایا۔

۲۰۸۴۵ ......مساجد میں اشعار بازی نہ کرو اور نہ مسجدوں میں حدود (شرعی سزا) قائم کرو۔ ابن خزيمه، مستدرك الحاكم عن حكيم بن حزام

۲۰۸۴۶ ......مجھ پر میری امت اپنے اچھے اور برے اعمال کے ساتھ پیش کی گئی، میں نے ان کے اچھے اعمال میں راستے سے تکلیف دہ شے کو ہٹانا دیکھا اور ان کے برے اعمال میں مسجد میں ناک صاف کرنا اور پھر اس کو دفن نہ کرنا دیکھا۔

ابو داؤد، مسند احمد، مسلم، ابن ماجة، ابن خزيمه، ابو عوانه، ابن حبان عن ابی ذر رضی الله عنه

۲۰۸۴۷ ......جب تمہارا یہ شخص مرجائے تو مجھے اطلاع کردینا میں نے اس کو مسجد سے کچرا چننے کی وجہ سے جنت میں دیکھا ہے۔

الكبير للطبرانی عن ابن عباس رضی الله عنه

۲۰۸۴۸ میری امت اپنے دین کی اچھی اور عمدہ شریعت پر قائم رہے گی جب تک مسجدوں میں نصاریٰ کی طرح اونچی جگہیں نہ بنائے گی۔

الديلمی عن عائشة رضی الله عنها

فائدہ: ......اس سے امام کی جگہ اونچی کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

۲۰۸۴۹ ......یہ امت یا فرمایا: میری امت خیر پر قائم رہے گی جب تک اپنی مسجدوں میں نصاریٰ کی قربان گاہ کی طرح اونچی جگہیں نہ بنوائے گی۔

ابن ابی شيبه عن موسى الجهنی

۲۰۸۵۰ مسجدوں میں تلواریں نہ نکالی جائیں، مسجدوں میں تیر نہ پھیلائے جائیں، مسجدوں میں اللہ کی قسم نہ کھائی جائے، کسی مقیم یا مسافر کو مسجدوں میں قیلولہ (دوپہر میں آرام) کرنے سے نہ روکا جائے۔ (مسجدوں میں) تصویریں نہ بنائی جائیں۔ شیشہ نگاری نہ کی جائے، بے شک مسجدیں امانت کے ساتھ بنائی جاتی ہیں اور کرامت کے ساتھ معزز ہوتی ہیں۔ الكبير للطبرانی عن نافع بن جبير بن مطعم عن ابيه

جوؤں کو قتل کرنا

۲۰۸۵۱ جب تم میں سے کوئی مسجد میں جوں پائے تو اس کو دفن کردے یا اس کو مسجد سے نکال دے۔

الاوسط للطبرانی عن ابی هريرة رضی الله عنه

۲۰۸۵۲..... جب تو دوران سجدہ کسی جوں کو پائے تو اس کو اپنے کپڑے میں لپیٹ لے حتیٰ کہ تو وہاں سے نکلے۔
الترمذی، مستدرک الحاکم عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۰۸۵۳..... جب کوئی شخص دوران نماز جوں پائے تو اس کو قتل نہ کرے بلکہ اس کو (کپڑے وغیرہ میں) باندھ لے۔حتیٰ کہ نماز سے فارغ ہوجائے۔(تو تب قتل کردے)۔السنن للبیهقی عن رجل میں الانصار

الاکمال

۲۰۸۵۴..... جب تم میں سے کوئی مسجد میں جوں دیکھے تو اس کو مسجد میں قتل نہ کرے بلکہ اپنے کپڑے میں باندھ لے پھر نکلے تو قتل کردے۔
عبدالرزاق عن یحیی بن ابی بکر بلاغاً

۲۰۸۵۵..... جب کوئی شخص اپنے کپڑے پر جوں پائے تو اس کو گرہ میں باندھ لے اور مسجد میں اس کو نہ چھوڑے۔
مسند احمد عن رجل من الانصار

۲۰۸۵۶..... جب تو مسجد میں جوں پائے تو اس کو کپڑے میں لپیٹ لے جب تک کہ تو مسجد سے نکلے۔(پھر نکل کر اس کو مارڈال)۔
السنن لسعید بن منصور عن رجل من بنی خطمة

۲۰۸۵۷..... اس کو کپڑے میں روک لے اور مسجد میں نہ ڈال حتیٰ کہ تو اس کو لے کر مسجد سے نکل جائے۔البغوی عن شیخ من اهل مکه من قریش

فائدہ:..... رسول اللہ ﷺ نے مسجد میں ایک شخص کو جوں پکڑے ہوئے دیکھا تو مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۲۰۸۵۸ ایسا نہ کر، بلکہ اس کو اپنے کپڑے میں واپس رکھ لے حتیٰ کہ تو مسجد سے نکلے۔

فائدہ:..... ایک شخص نے اپنے کپڑوں میں جوں دیکھی تو اس کو مسجد میں پھینکنے لگا تب آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

مسجد میں مباح (جائز) امور کا بیان

۲۰۸۵۹ کیسا اچھا ہے یہ کام۔ابو داؤد عن ابن عمر رضی الله عنه

فائدہ:..... ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ایک دن ہم پر برسات ہوئی زمین تر ہوگئی۔ایک شخص اپنے کپڑے میں کنکریاں بھر کر لایا اور اپنے نیچے بچھائیں۔تب آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۲۰۸۶۰..... اگر تم چاہو نہیں سو جاؤ اور اگر چاہو تو مسجد میں سو جاؤ۔عبد الرزاق عن رجل من اهل الصفة

التحیہ من الاکمال

۲۰۸۶۱ جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو دو رکعات پڑھنے سے قبل نہ بیٹھے۔

موطا امام مالک، الجامع لعبدالرزاق، مسندا حمد، ابن ابی شیبه، الدارمی، البخاری، مسلم، ابن ابی داؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجه، ابن خزیمه، ابن حبان عن عامر بن عبد الله بن الزبیرعن عمروبن سلیم الزرقی عن ابی قتاده، الطحاوی عن عمروعن جابر وابن مقلوب، قال الحافظ :الاول هو المحفوظ، ابن ماجه، الاوسط للطبرانی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۰۸۶۲ جب تو مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے قبل دو رکعات نماز ادا کرلے۔ابن ابی شیبه عن ابی قتاده رضی الله عنه

۲۰۸۶۳ بیٹھنے سے قبل دو ہلکی رکعات پڑھ لے۔ابن حبان عن جابر رضی الله عنه

فائدہ:......ایک شخص مسجد میں داخل ہوا تو نبی کریم ﷺ جمعہ کے دن کا خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔آپ نے اس شخص کو مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۲۰۸۶۴ ......اے نعمان! دو رکعت نماز پڑھ اور ان میں اختصار سے کام لے، اور جب کوئی شخص (مسجد میں) آئے اور امام خطبہ دے رہا ہو تو وہ ہلکی سی دو رکعتیں ادا کرلے۔ابو نعیم عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۰۸۶۵ ......اے سلیک اٹھ کھڑا ہو اور دو رکعتیں مختصر ادا کرلے۔ابن حبان عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۰۸۶۶ ......اے سلیک اٹھ کھڑا ہو اور دو مختصر رکعتیں ادا کر۔ابن حبان عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۰۸۶۷ ......دو رکعتیں پڑھ لے اور آئندہ ایسا نہ کرنا۔(کہ بغیر نماز پڑھے بیٹھ جاؤ)۔الدار قطنی فی السنن، ابن حبان عن جابر رضی اللہ عنہ

فائدہ:......سلیک غطفانی ایک مرتبہ مسجد میں جمعہ کے روز داخل ہوئے، نبی کریم ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے تب آپ ﷺ نے ان کو یہ ارشاد فرمایا۔

فصل......عورتوں کے مسجد جانے کے متعلق احکام

ممانعت......از الاکمال

۲۰۸۶۸ عورتوں کی مساجد میں سے بہترین جگہ گھر کا بالکل اندرونی حصہ ہے۔مسند احمد، السنن للبیھقی عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا

۲۰۸۶۹ عورت کی نماز اندر کے کمرے میں پڑھنا باہر کے کمرے میں پڑھنے سے بہتر ہے اور باہر کے کمرے میں نماز پڑھنا صحن میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے اور صحن میں نماز پڑھنا باہر نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔الاوسط للطبرانی عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا

۲۰۸۷۰ میں جانتا ہوں تو میرے پیچھے نماز پڑھنے کو بہت پسند کرتی ہے۔لیکن تیرا اندرونی کمرے میں نماز پڑھنا بیرونی کمرے میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے، بیرونی کمرے میں نماز پڑھنا صحن میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے، صحن میں نماز پڑھنا اپنی قوم کی مسجد میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے اور تیرا اپنی قوم کی مسجد میں نماز پڑھنا میری اس مسجد میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔

مسند احمد، ابن حبان عن ام حمید زوجۃ ابی حمید الساعدی

۲۰۸۷۱ عورت کا کمرے سے بھی اندرونی کمرے میں نماز پڑھنا کمرہ میں نماز پڑھنے سے زیادہ اجر والا ہے۔کمرے میں نماز پڑھنا صحن میں نماز پڑھنے سے زیادہ اجر والا ہے۔صحن میں نماز پڑھنا اپنی قوم کی مسجد میں نماز پڑھنے سے زیادہ اجر رکھتا ہے۔اپنی قوم کی مسجد میں نماز پڑھنا جماعت والی مسجد میں نماز پڑھنے سے زیادہ اجر رکھتا ہے۔اور عورت جماعت والی (بڑی) مسجد میں نماز پڑھے یہ زیادہ باعث اجر ہے اس بات سے کہ وہ جنگ کے دن باہر نکلے۔ابن جریر عن جریر بن ایوب البجلی عن جدہ ابی زرعۃ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:......مغنی میں کہا ہے کہ محدثین نے جریر کی حدیث کو متروک قرار دیا ہے۔

اذن (اجازت)

۲۰۸۷۲ جب رات کے وقت تمہاری عورتیں مسجد کے لیے اجازت مانگیں تو ان کو اجازت دے دو۔

البخاری، ابن حبان عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۸۷۳ جب تمہاری عورتیں تم سے نماز کے لیے اجازت مانگیں تو ان کو انکار مت کرو۔

مسند احمد، الضیاء للمقدسی فی المختارۃ عن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۸۷۴ دوشیزہ لڑکیاں، پردہ دار لڑکیاں اور بالغ عورتیں خیر کے کاموں اور مؤمنین کی دعا میں حاضر ہوا کریں اور حیض والی عورتیں

جائے نماز سے الگ رہا کریں۔البخاری، النسائی، ابن ماجه عن ام عطیه

۲۰۸۷۵..... عورتوں کی جماعت میں کوئی خیر نہیں سوائے جماعت والی مسجد یا شہید کے جنازے میں (حاضری کے)۔

الاوسط للطبرانی عن عائشه رضی الله عنها

فائدہ:...... یعنی عورتوں کو جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی صرف دوصورتوں میں خیر ہے جماعت والی مسجد میں مردوں کے پیچھے یا شہید کے جنازے میں مردوں کے پیچھے نماز پڑھنے کے لیے۔

۲۰۸۷۶..... جب تو عشاء کے لیے نکلے تو خوشبومت لگا۔ابن حبان عن زینب الثقفیة

۲۰۸۷۷..... تم عورتوں میں سے جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہیں وہ (سجدے) میں اپنے سروں کو نہ اٹھائیں جب تک مرد اپنے سر نہ اٹھالیں۔یہ حکم مردوں کے کپڑوں کے تنگ ہونے کی وجہ سے ہے۔

مسند احمد، ابوداؤد، الکبیر للطبرانی، الخطیب عن اسماء بنت ابی بکر رضی الله عنها

۲۰۸۷۸..... اے عورتوں کی جماعت! جب مرد سجدے میں جائیں تو اپنی آنکھیں بند کرلو اور مردوں کی شرمگاہوں پر نظر نہ پڑنے دو، ان کی ازاریں تنگ ہونے کی وجہ سے۔ابن ابی شیبه عن جابر رضی الله عنه، ابن ابی شیبه عن ابی سعید رضی الله عنه

چوتھی فصل...... اذان، اس کی ترغیب اور آداب میں

اذان کی ترغیب

۲۰۸۷۹..... اللہ پاک اہل ارض کی کسی شے کو کان نہیں لگاتے سوائے مؤذنوں کی اذان اور قرآن کی اچھی آواز کے۔

الخطیب فی التاریخ عن معقل بن یسار

۲۰۸۸۰..... مؤذن کی مغفرت کردی جاتی ہے جہاں تک ان کی آواز جاتی ہے اور ہر خشک وتر شے جو اس کی آواز سنتی ہے اس کی تصدیق کرتی ہے۔اور اس کی آواز پر حاضر ہونے والا پچیس درجے (نماز کی) فضیلت پاتا ہے۔مسند احمد عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۰۸۸۱..... مؤذن اور تلبیہ (لبیک لبیک اللهم لبیک الخ) پڑھنے والے (حاجی ومعتمر) اپنی قبروں سے اس حال میں نکلیں گے کہ مؤذن اذان دیتے ہوں گے اور ملبی (حاجی ومعتمر) تلبیہ پڑھتے ہوں گے۔الاوسط للطبرانی عن جابر رضی الله عنه

۲۰۸۸۲..... میں تجھے دیکھتا ہوں کہ تو بکریوں کو اور دیہاتی زندگی کو پسند کرتا ہے۔پس جب تو بکریوں میں اور دیہات میں ہو تو اذان دے نماز کے لیے اور آواز کو خوب بلند کر۔کیونکہ جن، انسان، پتھر، درخت اور ہر شے جو مؤذن کی اذان سنے گی وہ قیامت کے دن اس کی گواہی دے گی۔

مؤطا امام مالک، مسند احمد، البخاری، النسائی، ابن ماجه عن ابی سعید رضی الله عنه

۲۰۸۸۳..... جب نماز کے لیے اذان دی جاتی ہے تو شیطان گوز (پاد) مارتا ہوا بھاگ جاتا ہے تاکہ اذان کی آواز نہ سن سکے۔پھر اذان مکمل ہو جاتی ہے تو واپس لوٹ آتا ہے پھر جب نماز کے لیے اقامت کہی جاتی ہے تو دوبارہ بھاگ جاتا ہے۔حتیٰ کہ اقامت پوری ہوتی ہے اور وہ واپس آجاتا ہے اور نمازی اور اس کے دل کے درمیان آجاتا ہے اور اس کو حکم دیتا ہے: فلاں چیز یاد کر، فلاں چیز یاد کر، حتیٰ کہ پہلے جو چیز اس کو قطعاً نہ یاد آرہی تھی وہ بھی یاد آجاتی ہے لیکن آدمی کو معلوم نہیں رہتا کہ اس نے کتنی رکعات پڑھی ہیں۔

مؤطا امام مالک، البخاری، مسلم، ابوداؤد، النسائی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۰۸۸۴..... شیطان جب نماز کے لیے اذان کی آواز سنتا ہے تو گوز (پاد) مارنا شروع کردیتا ہے۔تاکہ اذان کی آواز نہ سن پائے۔جب مؤذن خاموش ہو جاتا ہے تو شیطان واپس لوٹ آتا ہے۔اور نمازی کو وسوسے ڈالتا ہے۔پھر جب اقامت کی آواز سنتا ہے تب پھر بھاگ

جاتا ہے تاکہ اقامت کی آواز نہ سن سکے۔ اقامت کہنے والا جب خاموش ہوتا ہے تو شیطان واپس آجاتا ہے اور نماز میں وسوسے ڈالتا ہے۔

مسلم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۸۸۵..... شیطان جب نماز کی اذان کی آواز سنتا ہے تو چلا جاتا ہے حتیٰ کہ روحاء (مدینے کے باہر پہاڑیوں) پر چلا جاتا ہے۔

مسلم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۸۸۶..... اذان دینے میں ایک دوسرے پر سبقت کرو، لیکن اقامت کہنے میں سبقت نہ کرو۔ (بلکہ اذان دینے والے کے لیے اقامت چھوڑ دو الا یہ کہ وہ کسی کو اجازت دے)۔ ابن ابی شیبہ عن یحییٰ

۲۰۸۸۷..... مؤذن کی مغفرت کردی جاتی ہے اس قدر طویل جہاں تک کہ اس کی آواز جاتی ہے، ہر خشک وتر شے اس کی شہادت دیتی ہے۔ اذان کی آواز پر حاضر ہونے والے کے لیے پچیس درجے نماز لکھی جاتی ہے اور اس کے دونوں نمازوں کے درمیان کے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔

مسند احمد، ابوداؤد، النسائی، ابن حبان، ابن ماجہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۸۸۸..... مؤذن کی آواز جانے کے بقدر مسافت جتنی اس کی عظیم مغفرت کردی جاتی ہے اور اس کے ساتھ نماز پڑھنے والوں کے مثل اس کو اجر ملتا ہے۔ الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ

۲۰۸۸۹..... ثواب کی خاطر اذان دینے والا اخون میں لت پت شہید کی طرح ہے اور ایسا مؤذن جب مرتا ہے تو اس کو قبر میں کیڑے نہیں کھاتے۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۸۹۰..... مؤذن مسلمانوں کے ان کے روزوں کے افطار اور سحری پر امین ہیں۔ الکبیر للطبرانی عن ابی محذورۃ

۲۰۸۹۱..... مؤذن مسلمانوں کے ان کی نمازوں اور حاجت (افطار وسحر) پر امانت دار ہیں۔ السنن للبیھقی عن الحسن مرسلاً

۲۰۸۹۲..... جب مؤذن اذان دینا شروع کرتا ہے تو پروردگار اپنا ہاتھ اس کے سر پر رکھ دیتے ہیں اور اسی طرح رکھے رکھتے ہیں حتیٰ کہ مؤذن اذان سے فارغ ہوجاتا ہے جہاں تک اس کی آواز جاتی ہے اس کی مغفرت کردی جاتی ہے۔ جب وہ فارغ ہوتا ہے پروردگار فرماتے ہیں میرے بندے نے سچ کہا: (اور مؤذن کو فرماتے ہیں) تو نے حق بات کی شہادت دی۔ پس خوش ہوجا۔

الحاکم فی التاریخ، مسند الفردوس للدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

اذان کی فضیلت

۲۰۸۹۳..... جب کسی بستی میں اذان دے دی جاتی ہے تو اللہ پاک اس بستی کو اس دن کے لیے عذاب سے امن دے دیتے ہیں۔

الاوسط للطبرانی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۸۹۴..... قیامت کے روز سب سے لمبی لمبی گردنوں والے مؤذن ہوں گے۔ مسند احمد، مسلم، ابن ماجہ عن معاویۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۸۹۵..... مؤذن قیامت کے دن سب سے لمبی گردن والے ہوں گے۔ مسند احمد، مسلم، ابن ماجہ عن معاویۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۸۹۶..... مسلمانوں کی نماز اور ان کے سحری (وافطار کے وقت) پر مؤذن امانت دار ہیں۔ السنن للبیھقی عن ابی محذورۃ

۲۰۸۹۷..... اللہ تعالیٰ مؤذنوں کو قیامت کے دن سب سے لمبی گردن والا کرکے اٹھائیں گے بوجہ ان کے لاالٰہ الا اللہ کہنے کے۔

الخطیب فی التاریخ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۸۹۸..... اہل آسمان اہل زمین کی کوئی آواز نہیں سنتے سوائے اذان کے۔

ابوامیۃ الطرسوسی فی مسندہ، الکامل لابن عدی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۸۹۹..... جس قوم کے بیچ میں صبح کو اذان دے دی جائے وہ قوم شام تک اللہ کے عذاب سے مامون ہوجاتی ہے اور جس قوم میں شام کے وقت

اذان دیدی جائے وہ قوم صبح تک اللہ کے عذاب سے مامون ہوجاتی ہے۔الکبیر للطبرانی عن معقل بن یسار

۲۰۹۰۰ ...میں جنت میں داخل ہوا تو وہاں میں نے لؤلؤ (موتیوں) کے غنچے دیکھے جو مشک کی مٹی میں لگے ہوئے تھے۔میں نے پوچھا: اے جبرئیل یہ کس کے لیے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: اے محمد! یہ آپ کی امت کے مؤذنوں اور اماموں کے لیے ہیں۔مسند ابی یعلی عن ابی رضی اللہ عنہ

۲۰۹۰۱ ...اگر میں قسم کھالوں تو سچا نکلوں گا اس بات پر کہ اللہ کو سب سے زیادہ محبوب شمس وقمر کی رعایت کرنے والے ہیں (یعنی اوقات کی رعایت کرنے والے مؤذن) اور یہ لوگ قیامت کے دن اپنی لمبی گردن کے سبب پہچان لیے جائیں گے۔

الخطیب فی التاریخ عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۹۰۲ ...بندگان خدا میں بہترین لوگ وہ ہیں جو ذکر اللہ کے لیے شمس وقمر، ستاروں اور سیاروں کی رعایت کرتے ہیں۔

الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم عن ابن ابی اوفی

۲۰۹۰۳ ...اگر لوگوں کو معلوم ہوجائے کہ ان کو اذان دینے میں کیا اجر ملے گا تو وہ آپس میں تلوار کے ساتھ ایک دوسرے سے لڑ پڑیں۔

مسند احمد عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۰۹۰۴ ...جس نے ثواب کی خاطر سات سال اذان دی اللہ پاک اس کے لیے جہنم سے برأت لکھ دیں گے۔

الترمذی، ابن ماجہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۰۹۰۵ ...جس نے بارہ سال اذان دی اس کے لیے جنت واجب ہوجائے گی۔اور ہر روز اذان دینے کے سبب اس کے لیے ساٹھ نیکیاں لکھی جائیں گی۔اور اقامت کے سبب تیس نیکیاں لکھی جائیں گی۔ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۹۰۶ ...جس نے ایمان کے ساتھ ثواب کی خاطر پانچوں نمازوں کے لیے اذان دی اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کردیے جائیں گے۔اور جس نے ایمان کے ساتھ ثواب کی خاطر اپنے اصحاب کی پانچوں نمازوں میں امامت کی اس کے بھی پچھلے سب گناہ معاف کردیے جائیں گے۔

السنن للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

اذان کہنے کی فضیلت

۲۰۹۰۷ ...جس نے سال بھر اذان دی اور کوئی اجرت طلب نہ کی تو اس کو قیامت کے دن بلا کر جنت کے دروازے پر کھڑا کردیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ جس کے لیے چاہے شفاعت کر۔ابن عساکر عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۹۰۸ ...جس نے سال تک اذان دینے کی پابندی کی اس کے لیے جنت واجب ہوجائے گی۔

شعب الایمان للبیہقی عن ثوبان رضی اللہ عنہ

۲۰۹۰۹ ...مسلمانوں کے مؤذنوں کی گردنوں میں دو چیزیں یعنی نماز اور روزے معلق ہوتے ہیں۔ان کی پابندی ان کو حاصل ہوجاتی ہے۔

ابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۹۱۰ ...اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایام زمانہ کو ان کی ہیئت پر اٹھائیں گے اور جمعہ (کے دن) کو جمعہ پڑھنے والوں کے ساتھ روشن چمکدار کرکے اٹھائیں گے۔اہل جمعہ جمعہ کو دلہن کی طرح لے کر چلیں گے جس طرح کوئی دلہن اپنے خاوند کے پاس لے جائی جاتی ہے۔جمعہ کا دن روشنی دے گا اور اہل جمعہ اس کی روشنی میں چلیں گے۔ان کے رنگ برف کی طرح سفید ہوں گے، ان کی خوشبو مشک کی طرح تیز اور چمکدار ہوگی، وہ کافور کے پہاڑوں میں گھسیں گے، جن وانس ان کو دیکھیں گے۔تعجب میں ان کے سر نیچے نہ ہوں گے حتیٰ کہ وہ جنت میں داخل ہوجائیں گے۔کوئی ان کے ساتھ شامل نہ ہوگا سوائے ثواب کی خاطر اذان دینے والوں کے۔

مستدرک الحاکم، الکبیر للطبرانی عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

الاکمال

۲۰۹۱۱ ... جب مؤذن اذان دیتا ہے تو وہ اللہ عزوجل کا ستون بن جاتا ہے۔ جب امام آگے بڑھتا ہے تو وہ اللہ کا نور ہوتا ہے اور جب صفیں سیدھی ہوتی ہیں تو یہ اللہ کے ارکان ہوتی ہیں۔ پس تم اللہ کے ستون بننے میں سبقت کرو، اللہ کے نور سے روشنی حاصل کرو اور زمین میں اللہ کے ارکان بن جاؤ۔

ابن النجار عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۰۹۱۲ ... مؤذن اللہ کا داعی ہے۔ امام اللہ کا نور ہے، صفیں اللہ کے ارکان ہیں، قرآن اللہ کا کلام ہے، پس اللہ کے داعی کو لبیک کہو، اللہ کے نور سے روشنی حاصل کرو، اللہ کے ارکان اور اس کا دین بن جاؤ اور اس کے کلام کو سیکھو۔ الدیلمی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۰۹۱۳ ... مؤذن اللہ کے ستون ہیں، امام اللہ کا نور ہے، صفوف اللہ کی ارکان ہیں۔ پس اللہ کے ستون کی آواز پر آؤ اور اللہ کے نور سے روشنی حاصل کرو اور اللہ کے ارکان بن جاؤ۔ میسرۃ بن علی فی مشیختہ والدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۹۱۴ ... جب مؤذن اذان دیتا ہے تو آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں اور دعا قبول ہوتی ہے۔ پس جب اقامت کہی جاتی ہے تو کوئی دعا رد نہیں کی جاتی۔ ابو الشیخ فی الاذان عن انس

کلام: ...... اس میں یزید الرقاشی ایک راوی متروک ہے۔ جس کی بناء پر روایت ضعیف ہے۔

۲۰۹۱۵ ... مؤذن کی آواز جانے کی حد تک اس کی مغفرت کردی جاتی ہے اور ہر تر وخشک شے اس کی تصدیق کرتی ہے۔

ابن ابی شیبہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۹۱۶ ... مؤذن کی اس کی آواز جانے کی حد تک مغفرت کردی جاتی ہے اور ہر خشک وتر شے جو اس کی آواز سنتی ہے اس کی شہادت دیتی ہے۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ، ابو الشیخ فی العظمۃ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۰۹۱۷ ... مؤذن کی مغفرت کردی جاتی ہے اس کی آواز جانے کی حد تک۔ (یعنی خوب خوب مغفرت کردی جاتی ہے) اور ہر پتھر اور درخت جو اس کی آواز سنتا ہے اس کی شہادت دیتا ہے۔ ابو الشیخ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۹۱۸ ... ثواب کی خاطر اذان دینے والا اس شہید کی مانند ہے جو اپنے خون میں لت پت ہو حتیٰ کہ وہ اپنی اذان سے فارغ ہو۔ اور ہر خشک وتر شے اس کے لیے شہادت دیتی ہے اور اگر وہ مرتا ہے تو اس کا جسم کیڑے مکوڑوں کے کھانے سے محفوظ رہتا ہے۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

امام وموذن کے حق میں دعا

۲۰۹۱۹ ... مؤذن امانت دار ہیں اور ائمہ ضامن ہیں۔ اے اللہ! ائمہ کو سیدھی راہ دکھا اور مؤذنوں کی مغفرت فرما۔

عبدالرزاق وابو الشیخ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۹۲۰ ... جب منادی نداء دیتا ہے تو آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں اور دعا قبول ہوتی ہے۔ پس جس پر کوئی مصیبت یا سختی نازل شدہ ہو تو وہ منادی کی نداء کے وقت کا انتظار کرے۔ پس جب وہ تکبیر کہے تو وہ بھی تکبیر کہے، وہ شہادت دے تو وہ بھی شہادت دے۔ جب وہ حی علی الصلوٰۃ کہے تو وہ بھی حی علی الصلوٰۃ کہے، جب وہ حی علی الفلاح کہے تو وہ بھی حی علی الفلاح کہے، پھر (اذان ختم ہونے کے بعد یہ دعا) پڑھے:

اللھم رب ھذہ الدعوۃ التامۃ الصادقۃ الحق المستجابۃ المستجاب لھا دعوۃ الحق و کلمۃ التقوی، احینا علیھا، وامتنا علیھا وابعثنا علیھا واجعلنا من خیار اھلھا محیانا ومماتنا.

اے اللہ! اے اس دعوت کاملہ کے رب جو سچی، حق، قبول شدہ، حق کی دعوت اور تقویٰ کی بات ہے۔ ہمیں اسی پر زندہ رکھ! اسی پر موت دے، اسی پر ہم کو اٹھا، ہم کو اس دعوت والوں میں سب سے اچھا بنا اور ہماری زندگی وموت اسی میں کردے۔

پھر اس کے بعد اپنی حاجت کا سوال کرے۔ مسند ابی یعلی، ابن السنی، ابو الشیخ فی الاذان، مستدرک الحاکم وتعقب، حلیۃ الاولیاء، السنن لسعید بن منصور عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۹۲۱ ... مؤذن قیامت کے روز سب سے لمبی گردن والے ہوں گے۔ ابن ابی شیبہ عن معاویۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۹۲۲ اے بلال! کیا تو اس بات پر راضی نہیں ہے کہ مؤذنوں کی گردنیں قیامت کے روز سب سے طویل ہوں گی۔

السنن لسعید بن منصور، الکبیر للطبرانی، شعب الایمان للبیہقی عن بلال وصحح

۲۰۹۲۳ ... مؤذن قیامت کے دن لوگوں میں اپنی سب سے لمبی گردنوں کے سبب پہچانے جائیں گے۔

ابو الشیخ فی الاذان عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۹۲۴ ... مؤذن لا الٰہ الا اللہ کی آواز بلند کرنے کی وجہ سے قیامت کے دن سب سے لمبی گردن والے کر کے اٹھائے جائیں گے۔

ابو الشیخ فی الاذان عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۹۲۵ رحمٰن کا ہاتھ مؤذن کے سر کے اوپر ہوتا ہے حتیٰ کہ وہ اپنی اذان سے فارغ ہوجائے۔ اور جہاں تک اس کی آواز جاتی ہے اس کی بخشش کردی جاتی ہے۔ ابو الشیخ فی الاذان، الخطیب، ابن النجار عن انس وضعف

۲۰۹۲۶ ... مؤذن کی اذان جہاں تک جاتی ہے اس کی مغفرت کردی جاتی ہے۔ اور ہر تر اور خشک چیز جو اس کی آواز سنتی ہے اس کے لیے مغفرت کی دعا کرتی ہے۔ مسند احمد عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۹۲۷ مؤذن کی آواز جانے کی حد تک اس کی مغفرت کردی جاتی ہے اور ہر تر اور خشک شے جو اس کی آواز سنتی ہے اس کی تصدیق کرتی ہے۔

الکبیر للطبرانی عن عطاء بن یسار مرسلاً

۲۰۹۲۸ ... مؤذن کی مغفرت کردی جاتی ہے اس کی آواز جانے تک، اور تر وخشک شے جو اس کی آواز سنتی ہے اس کو جواب دیتی ہے اور اس کو ان تمام لوگوں کے مثل اجر ملتا ہے جو اس کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں۔ ابو الشیخ فی الاذان عن البراء رضی اللہ عنہ

۲۰۹۲۹ کوئی بندہ کسی چٹیل میدان میں اذان دیتا ہے تو کوئی درخت، پتھر، ریت کے ذرات اور کوئی شے باقی نہیں رہتی مگر وہاں کی ہر شے رو پڑتی ہے کیونکہ ایسی جگہ میں بہت کم اللہ کا ذکر ہوتا ہے۔ سمویہ، الدیلمی عن ابی برزۃ الاسلمی)

۲۰۹۳۰ کوئی شخص کسی چٹیل زمین میں ہوتا ہے تو نماز کے وقت آنے پر وہ اذان دیتا ہے اور نماز کے لیے اقامت کہتا ہے تو اس کے پیچھے اس قدر کثیر تعداد میں ملائکہ نماز پڑھتے ہیں جن کے سرے نظر نہیں آتے۔ وہ امام کے رکوع کے ساتھ رکوع کرتے ہیں، اس کے سجدے کے ساتھ سجدہ کرتے ہیں اور اس کی دعا پر آمین کہتے ہیں۔ السنن للبیہقی عن سلمان مرفوعا وموقوفاً قال والصحیح الموقوف

۲۰۹۳۱ جب آدمی کسی چٹیل میدان میں ہو اور نماز کا وقت ہوجائے تو اس کو چاہیے کہ وہ وضو کرے، اگر پانی میسر نہ ہو تو تیمم کرلے اور کھڑا ہوجائے۔ اگر اس نے اقامت کہہ لی تو اس کے ساتھ دو فرشتے نماز پڑھیں گے اور اگر اذان اور اقامت دونوں کہہ لیں تو اس کے پیچھے اس قدر اللہ کی مخلوق نماز پڑھے گی جس کے کنارے نظر نہیں آتے۔

الجامع لعبدالرزاق، الکبیر للطبرانی، ابو الشیخ فی کتاب الاذان، السنن لسعید بن منصور عن سلمان رضی اللہ عنہ

۲۰۹۳۲ ... اللہ پاک اہل ارض کی کسی چیز پر کان نہیں لگاتے سوائے مؤذنوں کی آواز اور قرآن پڑھے جانے کی اچھی آواز پر۔

الکبیر للطبرانی عن معقل بن یسار

۲۰۹۳۳ ... اللہ پاک اہل ارض کی کسی چیز پر کان نہیں دھرتے سوائے مؤذنوں کی اذان اور اچھی آواز میں قرآن پڑھنے والے کی آواز پر۔

ابو الشیخ فی الاذان عنہ

۲۰۹۳۴ ...... اہل آسمان اہل زمین کی اذان کے سوا کسی چیز کو نہیں سنتے۔ابو الشیخ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۹۳۵ ...... اے بلال! تیرے اس عمل سے افضل کوئی عمل نہیں ہے سوائے جہاد فی سبیل اللہ کے یعنی اذان (سے بڑھ کر کوئی عمل نہیں)۔

عبد بن حمید عن بلال رضی اللہ عنہ

۲۰۹۳۶ ...... جس نے سال بھر سچی نیت کے ساتھ اذان دی، کوئی اجرت طلب نہیں کی تو قیامت کے دن اس کو بلایا جائے گا اور جنت کے دروازے پر کھڑا کر دیا جائے گا، پھر اس کو کہا جائے گا:

جس کے لیے چاہے شفاعت کرتا جا۔ابو عبد اللہ الحسین بن جعفر الجرجانی فی امالیه وحمزة بن یوسف السهمی فی معجمه وابن عساکر والرافعی وابن النجار عن موسیٰ الطویل

۲۰۹۳۷ ...... جنت میں داخل ہونے والی پہلی مخلوق انبیاء کی ہوگی، پھر شہداء، پھر کعبۃ اللہ کے مؤذن، پھر بیت المقدس کے مؤذن اور پھر میری اس مسجد کے مؤذن اپنے اپنے اعمال کے بقدر (آگے پیچھے داخل ہوں گے)۔

ابن سعد، الحاکم فی التاریخ، شعب الایمان للبیهقی وضعفه عن جابر رضی اللہ عنہ

کلام: ...... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اس کو روایت کرنا امام بیہقی نے ضعیف قرار دیا ہے۔

۲۰۹۳۸ ...... ایام قیامت کے دن اپنی سابقہ حالت پر اٹھیں گے، جمعہ کا دن اپنے اہل کے ساتھ روشن چمکدار اٹھے گا۔اس کے اہل اس کو یوں لے کر جائیں گے جس طرح دلہن سجا سنوار کر اپنی خلوت گاہ میں لے جائی جاتی ہے۔جمعہ کا دن اپنے اہل کے لیے روشن ہوگا، وہ اس کی روشنی میں چلیں پھریں گے۔ان کے رنگ سفیدی میں برف کی طرح ہوں گے، ان کی خوشبو مشک کی ہوگی، وہ کافور کے پہاڑوں میں گھومیں گے۔جن وانس ان کو رشک کی نظر سے دیکھیں گے۔وہ اکڑتے ہوئے چلیں گے حتیٰ کہ جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ان میں صرف ثواب کی خاطر اذان والے مؤذن شامل ہوں گے۔الکبیر للطبرانی عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

۲۰۹۳۹ ...... اللہ پاک ایام کو ان کی حالت پر اٹھائے گا، جمعہ کا دن روشن و چمکدار اٹھایا جائے گا۔اہل جنت جمعہ کے دن کو گھیرے ہوں گے جس طرح دلہن کو لوگوں کے جلو میں اس کے خاوند کے گھر لے جایا جاتا ہے۔جمعہ کا دن اہل جنت کے لیے روشن چمکدار ہوگا وہ اس کی روشنی میں چلیں گے۔ان کے رنگ سفیدی میں برف کی مانند ہوں گے، ان کی خوشبو مشک کی لپیٹیں مارے گی، وہ کافور میں پھریں گے اور ان میں صرف ثواب کی آس پر اذان دینے والے مؤذن شامل ہوں گے۔ابو الشیخ فی الاذان عن ابی موسیٰ

۲۰۹۴۰ ...... قیامت کے روز مؤذن جنت کی اونٹنیوں پر سوار ہوں گے، بلال ان کے آگے آگے ہوں گے، ان کی آوازیں اذان کے ساتھ بلند ہوں گے، تمام لوگ ان کی طرف دیکھتے ہوں گے، پوچھا جائے گا: یہ کون لوگ ہیں؟ جواب آئے گا: امت محمدیہ کے مؤذن۔اس وقت دوسرے لوگ خوفزدہ ہوں گے لیکن ان کو مطلق خوف نہ ہوگا، اس وقت دوسرے لوگ رنجیدہ خاطر ہوں گے مگر رنج ان کے پاس بھی نہ پھٹکے گا۔

الخطیب فی التاریخ وابن عساکر عن انس رضی اللہ عنہ

کلام: ...... اس روایت میں داؤد الزبرقان متروک راوی ہے۔

۲۰۹۴۱ ...... عنقریب لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ وہ اذان کا کام اپنے کمزور ضعیف لوگوں پر چھوڑ دیں گے۔یہ لوگ ایسے اجسام کے مالک ہوں گے جن کو اللہ پاک آگ پر حرام کر دے گا اور یہ مؤذنوں کے اجسام اور گوشت پوست ہوں گے۔

السنن للبیهقی عن ابی هریرة رضی اللہ عنہ

۲۰۹۴۳ ...... جب مؤذن اذان دیتا ہے تو شیطان پیچھے سے آواز مارتا ہوا بھاگ جاتا ہے۔مسلم عن ابی هریرة رضی اللہ عنہ

۲۰۹۴۴ ...... جب مؤذن اذان دیتا ہے تو شیطان بھاگ جاتا ہے حتیٰ کہ روحاء مقام پر جا پہنچتا ہے۔

ابن ابی شیبه، مسند احمد، عبد بن حمید عن جابر رضی اللہ عنہ

اذان کی آواز سے شیطان بھاگتا ہے

۲۰۹۴۵..... مؤذن جب اذان دیتا ہے تو شیطان پیچھے سے آواز نکالتا ہوا بھاگ جاتا ہے۔ جب مؤذن خاموش ہوجاتا ہے تو شیطان واپس لوٹ آتا ہے۔ حتیٰ کہ مسلمان آدمی کو اس کی نماز میں ملتا ہے اور اس کے اور اس کی جان کے درمیان (وسوسہ انداز بن کر) داخل ہوجاتا ہے۔ پھر اس کو نہیں معلوم رہتا کہ اس نے زیادہ رکعات پڑھی ہیں یا کم۔ پس جب تم میں سے کوئی شخص یہ صورت پائے تو وہ تشہد کی حالت میں سلام پھیرنے سے قبل دوسجدے سہو کے ادا کرلے اور پھر سلام پھیردے۔ السنن للبیهقی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۰۹۴۶..... جب مؤذن اذان دیتا ہے تو شیطان گوز مارتا ہوا پیٹھ دے کر بھاگ جاتا ہے۔ جب مؤذن خاموش ہوتا ہے تو شیطان لوٹ آتا ہے۔ پھر جب مؤذن اقامت کہتا ہے تو شیطان دوبارہ پیٹھ پھیر کر گوز مارتا ہوا بھاگ جاتا ہے۔ جب مؤذن خاموش ہوجاتا ہے اور آدمی اور اس کے دل کے درمیان حائل ہوجاتا ہے۔ حتیٰ کہ آدمی کو معلوم نہیں رہتا کہ اس نے کتنی رکعات ادا کی ہیں؟ پس تم میں سے جب کوئی شخص یہ صورت حال پائے تو وہ تشہد کی حالت میں دوسجدے کرلے۔ شعب الایمان للبیهقی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۰۹۴۷..... جب نماز کے لیے اذان دی جاتی ہے تو شیطان گوز مارتا ہوا پیٹھ دے کر بھاگ جاتا ہے تا کہ اذان کو نہ سن سکے۔ جب اذان مکمل ہوجاتی ہے تو وہ واپس لوٹ آتا ہے، حتیٰ کہ جب اقامت کہی جاتی ہے تو دوبارہ بھاگ جاتا ہے۔ جب اقامت مکمل ہوجاتی ہے تو دوبارہ متوجہ ہوتا ہے حتیٰ کہ آدمی اور اس کے دل کے درمیان کھٹکتا ہے اور کہتا ہے: فلاں چیز یاد کر، فلاں چیز یاد کر، حتیٰ کہ جو بات پہلے قطعاً یاد نہ آرہی تھی وہ بھی یاد آجاتی ہے اور آدمی کو معلوم نہیں رہتا کہ اس نے کتنی رکعات پڑھی ہیں؟

مستدرک الحاکم، الجامع لعبدالرزاق عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۰۹۴۸..... جب کسی کو معلوم نہ رہے کہ تین رکعات پڑھی ہیں یا چار۔ تو وہ تشہد میں سلام سے قبل دوسجدے ادا کرلے۔

مؤطا امام مالک، عبدالرزاق، بخاری، مسلم، ابوداؤد، النسائی، ابن حبان عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۰۹۴۹..... جب نماز کے لیے اذان دی جاتی ہے تو شیطان پیٹھ دے کر مقام روحاء تک بھاگ جاتا ہے تا کہ اذان کی آواز نہ سن سکے اور آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں اور دعا قبول ہوتی ہے۔ الاوسط للطبرانی عن انس رضی الله عنه

۲۰۹۵۰..... جب تم کو مؤذن نماز کے لیے نداء دیتا ہے تو شیطان بھاگ کر روحاء تک دور چلا جاتا ہے۔

الضیاء للمقدسی فی المختارة عن جابر رضی الله عنه

۲۰۹۵۱..... شیطان جب نماز کے لیے اذان کی آواز سنتا ہے تو بھاگ کر روحاء چلا جاتا ہے۔

مسلم، ابوداؤد، ابن خزیمه، ابن حبان عن جابر رضی الله عنه

۲۰۹۵۲..... ان شاء اللہ یہ خواب سچا ہوگا۔ تم بلال کے ساتھ کھڑے ہوجاؤ اور جو تم نے دیکھا ہے بلال کو کہتے جاؤ اور وہ ان کلمات کو بطور اذان بلند کریں گے۔ کیونکہ وہ تم سے زیادہ بلند آواز والے ہیں۔ مسند احمد، ابن حبان عن عبد الله بن زید بن عبد ربه

فائدہ:..... عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ چونکہ نماز کے لیے زیادہ فکر مند تھے کہ کس طرح لوگوں کو نماز کے لیے بلایا جائے۔ حضور ﷺ کے مشورے کے بعد کسی نے ناقوس اور کسی نے بگل بجانے کا مشورہ دیا تھا اور کسی نے آگ جلانے کی بھی رائے دی تھی۔ انہی دنوں میں عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے خواب میں ایک فرشتے کو موجودہ اذان دیتے دیکھا انہوں نے یہ خواب حضور ﷺ کو ذکر کیا۔ تب آپ ﷺ نے مذکورہ فرمان ارشاد فرمایا۔

۲۰۹۵۳..... اے بلال! کھڑا ہو اور نماز کے لیے اذان دے۔ مسلم عن ابن عمر رضی الله عنه

۲۰۹۵۴..... کھڑا ہو اے بلال اور ہم کو نماز کے ساتھ راحت پہنچا۔ ابوداؤد عن رجل من الانصار

مؤذن کے آداب

۲۰۹۵۵... جب تو اذان دے تو اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں دے لے۔اس طرح تیری آواز بلند ہوگی۔

الکبیر للطبرانی عن بلال الباوردی، ابو داؤد عن سعد القرظ

۲۰۹۵۶... جب تو مغرب کی اذان دے تو ذرا جلدی جلدی دے، جبکہ سورج (کے آثار قدرے) ٹھہرے ہوئے ہوں۔

الکبیر للطبرانی عن ابی محذورة رضی اللہ عنہ

۲۰۹۵۷... جب تو حی علی الفلاح پر پہنچے تو (فجر کی اذان میں) کہہ: الصلوٰة خیر من النوم۔

ابو الشیخ فی کتاب الاذان عن ابی محذورة رضی اللہ عنہ

۲۰۹۵۸... اذان نرم اور سہل چیز ہے۔اگر تیری اذان نرم اور سہل ہے تو ٹھیک ہے ورنہ تو اذان مت دے۔

الدارقطنی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۰۹۵۹... اذان نہ دے حتیٰ کہ فجر اس طرح کھل جائے۔پھر آپ ﷺ نے اپنے ہاتھوں کو جانبین میں پھیلا دیا۔ابو داؤد عن بلال رضی اللہ عنہ

۲۰۹۶۰... اے بلال! جب تو اذان دے تو اپنی اذان میں الفاظ کو قدرے آرام کے ساتھ ٹھہر ٹھہر کر ادا کر اور جب تو اقامت کہے تو جلدی جلدی کلمات ادا کر۔اپنی اذان اور اقامت کے درمیان اس قدر وقت رکھ کہ کھانے والا اپنے کھانے سے فارغ ہو جائے، پینے والا پینے سے فارغ ہو جائے اور قضائے حاجت کے لیے جانے والا واپس آجائے اور جب تک مجھے نہ دیکھ لو کھڑے مت ہو۔

الترمذی، مستدرک الحاکم عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۰۹۶۱... اپنی اذان اور اقامت کے درمیان اس قدر اطمینان کے ساتھ سانس لے لیا کر کہ وضو کرنے والا سہولت کے ساتھ وضو کرلے اور کھانا کھانے والا سہولت کے ساتھ کھانے سے فارغ ہو جائے۔

مسند عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابی ابو الشیخ فی الاذان عن سلمان وعن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۲۰۹۶۲... اذان کے کلمات دو مرتبہ ادا کر اور اقامت کے کلمات ایک ایک مرتبہ ادا کر۔

التاریخ للخطیب عن انس رضی اللہ عنہ، الدارقطنی فی الافراد عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۰۹۶۳... مؤذن اذان کا زیادہ صاحب اختیار ہے اور امام اقامت کے لیے زیادہ صاحب اختیار ہے۔

ابو الشیخ فی کتاب الاذان عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

فائدہ:...... یعنی اذان کو وقت کے اندر دینے کے لیے مؤذن مرضی کا مالک ہے اور اس سے اقامت کہلوانے میں امام کا حق زیادہ ہے کہ جب چاہے نماز کھڑی کروائے۔

۲۰۹۶۴... اذان کے انیس کلمات ہیں اور اقامت کے سترہ کلمات ہیں۔النسائی عن ابی محذورة

فائدہ:...... اذان کے انیس کلمات یوں بنتے ہیں پندرہ کلمات تو یہی جو آج کل اذان میں کہے جاتے ہیں۔جبکہ چار کلمات کا اضافہ یوں ہوتا ہے کہ پہلے شہادتین پست آواز میں کہی جائیں پھر بلند آواز میں۔اور شہادتین کے کلمات چار ہیں۔

اور اقامت کے سترہ کلمات ہی آجکل نمازوں سے قبل کہے جاتے ہیں۔

۲۰۹۶۵... اذان صرف باوضو شخص ہی دیا کرے۔الترمذی عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۲۰۹۶۶... کسی نماز میں دوبارہ نماز کے لیے اطلاع نہ دے سوائے فجر کی نماز کے۔الترمذی، ابن ماجة عن بلال رضی اللہ عنہ

۲۰۹۶۷... اخاصداء نے اذان دی ہے، پس اقامت بھی وہی کہے۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، الترمذی، ابن ماجة، النسائی، ابو داؤد عن زیاد بن الحارث الصدائی

۲۰۹۶۸ ... اقامت وہ کہے جس نے اذان دی ہے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۹۶۹ تمہارے لیے اذان کا بیڑہ تمہارے بہترین لوگ اٹھائیں اور تمہاری امامت تمہارے قاری لوگ کریں۔
ابو داؤد، ابن ماجہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

الاکمال

۲۰۹۷۰ ... مؤذن اذان کا زیادہ حقدار ہے اور امام اقامت کا زیادہ حقدار ہے۔ ابو الشیخ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۹۷۱ ... جب تو اذان دے تو آواز کو بلند کر۔ کیونکہ جو شے بھی تیری آواز سنے گی قیامت کے دن تیرے لیے شاہد بنے گی۔
ابو الشیخ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۰۹۷۲ ... یوں کہا کر:

الله اکبر الله اکبر　　الله اکبر الله اکبر

اشهد ان لا اله الا الله　　اشهد ان لا اله الا الله

اشهد ان محمداً رسول الله　　اشهد ان محمداً رسول الله

ان چاروں کلمات کو قدرے پست آواز میں کہہ، پھر بلند آواز میں ان کو دوبارہ کہہ:

اشهد ان لا اله الا الله　　اشهد ان لا اله الا الله

اشهد ان محمداً رسول الله　　اشهد ان محمداً رسول الله

حی علی الصلوٰة　　حی علی الصلوٰة

حی علی الفلاح　　حی علی الفلاح

صبح کی اذان ہو تو یہ بھی کہہ:

الصلوٰة خير من النوم　　الصلوٰة خير من النوم

الله اکبر الله اکبر　　لا اله الا الله.

(ابن حبان عن محمد بن عبدالملک بن ابی مخدورة عن ابیه عن جده)

فائدہ: ...... ابو محذورہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے اذان کا طریقہ سکھا دیجئے تب آپ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا۔
ایک مرتبہ حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ جبکہ ابھی مسلمان نہ ہوئے تھے اور بچے تھے۔ بچوں کو اذان کی نقل کر کے سنا رہے تھے۔ اور شہادتین کے وقت آواز پست کی ہوئی تھی۔ آپ ﷺ نے ان کو دیکھ لیا۔ سر پر شفقت بھرا ہاتھ پھیرا جس کے نتیجے میں انہوں نے بھی محبت نبوی میں وہ بال کبھی زندگی بھر نہ کٹوائے۔ پھر انہوں نے مسلمان ہونے کے بعد ایک مرتبہ اذان کا طریقہ پوچھا تو آپ نے ان کا بطور خاص لحاظ کرتے ہوئے اسی طرح اذان بتائی جس طرح انہوں نے پہلے پہل بچوں کو سنائی تھی اور نبی ﷺ نے شہادتین کو بلند آواز سے کہلوایا تھا جبکہ انہوں نے خود شہادتین کو پست آواز میں کہا تھا۔ اس طرح اذان کے کلمات انیس ہو گئے۔ ورنہ عام طور پر اذان پندرہ کلمات ہی میں پڑھی جاتی تھی اور شہادتین کو بھی عام کلمات کی طرح بلند آواز میں کہا جاتا تھا۔

۲۰۹۷۳ ... اس میں الصلوٰة خير من النوم کا اضافہ کر لے۔ حلیة الاولیاء عن ابی محذورہ رضی اللہ عنہ

۲۰۹۷۴ ... اے بلال! یہ بول کس قدر اچھا ہے! اس کو اپنی اذان میں شامل کر لو۔ ابن داؤد عن بلال رضی اللہ عنہ

فائدہ: ...... حضرت بلال رضی اللہ عنہ صبح کے وقت حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ ﷺ سو رہے تھے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے

الصلوٰۃ خیر من النوم کی آواز لگائی۔ آپ ﷺ کو یہ بول اچھے لگے تو آپ نے مذکورہ حکم فرمادیا۔

۲۰۹۷۵ ۔۔۔اذان نہ دے جب تک فجر اس طرح ظاہر نہ ہو۔ اور آپ ﷺ نے ساتھ میں دونوں جانبوں میں ہاتھ پھیلائے۔

ابن ابی شیبہ، ابوداؤد، مسند ابی یعلی، الکبیر للطبرانی، الضیاء للمقدسی فی المختارۃ عن بلال رضی اللہ عنہ

۲۰۹۷۶ ۔۔۔اے ابن عباس! اذان نماز کے ساتھ متصل ہے، پس کوئی بغیر طہارت کے اذان نہ دے۔

ابوالشیخ فی کتاب الاذان عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۰۹۷۷ ۔۔۔اے بنی خطمہ! تمہارے نزدیک جو افضل شخص ہو اس کو اپنا مؤذن بناؤ۔ السنن للبیہقی عن صفوان بن سلیم

۲۰۹۷۸ ۔۔۔اے بلال! اپنی اذان اور اقامت کے درمیان کچھ توقف کرلیا کر، تاکہ کھانے والا بسہولت کھانے سے فارغ ہوجائے اور وضو کرنے والا سہولت کے ساتھ فارغ ہوجائے۔ مسند احمد عن ابی بن کعب

۲۰۹۷۹ ۔۔۔جو اذان دے وہ زیادہ حقدار ہے کہ اقامت بھی کہے۔ ابن قانع عن زیاد بن الحارث

۲۰۹۸۰ ۔۔۔اقامت نہ کہے مگر وہی شخص جو اذان دے۔ ابن قانع عن حبان بن زیاد بن حارث الصدائی

۲۰۹۸۱ ۔۔۔عورتوں پر اذان ہے اور نہ اقامت۔ ابوالشیخ فی الاذان عن اسماء بنت ابی بکر

۲۰۹۸۲ ۔۔۔جب مؤذن اللہ اکبر کہے تو سننے والا اللہ اکبر کہے۔ پھر مؤذن اشھد ان لا الٰہ الا اللہ کہے تو سننے والا بھی اشھد ان لا الٰہ الا اللہ کہے۔ جب وہ اشھد ان محمدًا رسول اللہ کہے تو سننے والا بھی اشھد ان محمدًا رسول اللہ کہے۔ جب وہ حی علی الصلوٰۃ کہے تو سننے والا: لاحول ولاقوۃ الا باللہ کہے۔ جب وہ حی علی الفلاح کہے تو سننے والا لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہے۔ پھر جب وہ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ کہے تو سننے والا لا الٰہ الا اللہ کہے اور دل سے یہ جوابات دے تو وہ جنت میں داخل ہوجائے گا۔

مسلم، ابوداؤد عن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۹۸۳ ۔۔۔جب مؤذن اذان دے لے تو سننے والا یہ کہے:

اللھم رب ھذہ الدعوۃ التامۃ و الصلوٰۃ القائمۃ اعطِ محمدًا سؤلہ

اے اللہ! اس دعوت تامہ اور کھڑی ہونے والی نماز کے رب! محمد (ﷺ) کو ان کا سوال عطا فرما۔

تو اس کو محمد ﷺ کی شفاعت حاصل ہوجائے گی۔ ابوالشیخ فی فوائد الاصبھانین ابن ابی شیبہ عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۹۸۴ ۔۔۔وسیلہ اللہ کے ہاں ایسا درجہ ہے جس سے اوپر کوئی درجہ نہیں پس اللہ سے سوال کرو کہ قیامت کے دن وہ درجہ اللہ پاک مجھے بر سر تمام مخلوق عطا فرمائے۔ ابن مردویہ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۰۹۸۵ ۔۔۔مغرب کی اذان کے وقت کہو:

اللھم ھذا اقبال لیلک و ادبار نھارک و اصوات دعاتک و حضور صلواتک اسالک ان تغفرلی.

اے اللہ! یہ تیری رات کی آمد، دن کی پشت پھیری، تجھ سے مانگنے والوں کی پکار اور تیری رحمتوں کی حضوری کا وقت ہے میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو میری بخشش کردے۔

الترمذی، ابن السنی، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن ام سلمۃ رضی اللہ عنھا

۲۰۹۸۶ ۔۔۔جو نداء سنتے وقت کہے:

اللھم رب ھذہ الدعوۃ التامۃ، و الصلوۃ القائمۃ آت محمدًا بالوسیلۃ و الفضیلۃ، و ابعثہ مقاماً محمودًا الذی وعدتہ.

تو اس کے لیے قیامت کے دن میری شفاعت حلال ہوجائے گی۔

مسند احمد، البخاری، ابوداؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجہ عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۰۹۸۷۔۔۔جب مؤذن اذان دے لے تو کوئی (مسجد سے) نہ نکلے حتی کہ نماز پڑھ لے۔شعب الایمان للبیھقی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۹۸۸۔۔۔جو مسجد میں اذان کو پائے پھر بغیر کسی ضرورت کے باہر نکلے اور لوٹنے کا ارادہ بھی نہ رکھے تو (بلاشک) منافق ہے۔

ابن ماجہ عن عثمان رضی اللہ عنہ

۲۰۹۸۹۔۔۔جب تم مؤذن کو اقامت کہتا سنو تو اسی طرح کہو جس طرح وہ کہہ رہا ہے۔مسند احمد عن معاذ بن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۹۹۰۔۔۔جب تم مؤذن کو اذان کہتے سنو تو کہو:

اللھم افتح اقفال قلوبنا بذکرک واتمم علینا نعمتک من فضلک واجعلنا من عبادک الصالحین.

اے اللہ! ہمارے دلوں کے تالے اپنے ذکر کی بدولت کھول دے، ہم پر اپنے فضل سے اپنی نعمتیں کامل کر اور ہم کو اپنے نیک بندوں میں شامل کرلے۔ابن السنی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۹۹۱۔۔۔(اے عورتو!) جب تم اس حبشی کی اذان اور اقامت سنو تو تم بھی یونہی کہو جس طرح یہ کہتا رہے۔الکبیر للطبرانی عن میمونۃ

۲۰۹۹۲۔۔۔تو بھی یوں ہی کہہ جس طرح دوسرے (مؤذن) کہیں۔پھر جب اذان پوری ہو جائے تو سوال کر تجھے عطا کیا جائے گا۔

مسند احمد، ابن داؤد، النسائی، ابن حبان عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۹۹۳۔۔۔جس نے اذان کی آواز سنی اور بغیر عذر کے مسجد نہ آیا تو اس کی نماز قبول نہیں۔

ابن ماجہ، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۰۹۹۴۔۔۔جس نے منادی کو سنا اور کوئی عذر بھی اس کو مانع نہ تھا۔صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: عذر کیا ہے؟ فرمایا: خوف یا مرض۔تو اس سے وہ نماز قبول نہ ہوگی جو اس نے (گھر یا دکان میں) پڑھی۔ابن داؤد، مستدرک الحاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۰۹۹۵۔۔۔جب تو اذان سنے تو اللہ کے داعی کو جواب دے (یعنی مسجد میں حاضر ہو)۔الکبیر للطبرانی عن کعب بن عجرۃ

۲۰۹۹۶۔۔۔جب تو نداء سنے تو جواب دے (یعنی مسجد میں پہنچ) اس حال میں کہ تجھ پر سکون طاری ہو۔اگر تو کشادگی پائے تو صف کے درمیان گھس جا ورنہ اپنے بھائی پر تنگی نہ کر۔اور (دل میں) قرأت کر اسی حصے کی جو تو سنے۔اور (آواز کرکے) اپنے پڑوسی کو ایذاء نہ دے۔اور (زندگی کو) الوداع کرنے والے کی سی نماز پڑھ۔ابو نصر السجزی فی الابانۃ وابن عساکر عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۹۹۷۔۔۔جب تم نداء سنو تو مؤذن کے الفاظ کے مثل تم بھی دہراؤ۔

مؤطا امام مالک، مسند احمد، السنن للبیھقی، ابوداؤد، الترمذی، ابن ماجہ، النسائی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۰۹۹۸۔۔۔جب تم مؤذن کو سنو تو جیسے وہ کہے تم بھی کہتے جاؤ، پھر مجھ پر درود پڑھو۔بے شک جس نے مجھ پر ایک بار درود پڑھا اللہ پاک اس پر دس بار رحمتیں نازل فرمائے گا۔پھر میرے لیے وسیلہ کا سوال کرو۔وہ جنت میں ایک رتبہ ہے جو تمام بندگان خدا میں سے صرف ایک شخص کے لیے ہے۔اور مجھے امید ہے کہ وہ شخص میں ہونگا۔پس جس نے میرے لیے اللہ سے وسیلہ کا سوال کیا اس کے لیے میری شفاعت حلال ہوگئی۔

مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، الترمذی، النسائی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۹۹۹۔۔۔ظلم ہے، سراسر ظلم ہے اور کفر ونفاق ہے۔جو اللہ کے منادی کی نداء سنے جو نماز کے لیے نداء دے رہا ہو اور فلاح وکامیابی کی طرف بلا رہا ہو لیکن وہ اس کی دعوت قبول نہ کرے۔الکبیر للطبرانی عن معاذبن انس رضی اللہ عنہ

۲۱۰۰۰۔۔۔مؤمن کیلئے بدبختی اور ناکامی کی یہ بات کافی ہے کہ وہ مؤذن کو اقامت کہتا سنے لیکن اس کی دعوت قبول نہ کرے (اور نماز کو نہ جائے)۔

الکبیر للطبرانی عن معاذ بن انس رضی اللہ عنہ

۲۱۰۰۱۔۔۔جب تم نداء سنو تو اٹھ کھڑے ہو، بے شک اللہ کی طرف سے یہ بڑی نیکی کی بات ہے۔حلیۃ الاولیاء عن عثمان رضی اللہ عنہ

۲۱۰۰۲۔۔۔جس نے مؤذن کی آواز سنی اور اس کے مثل کلمات دہرائے تو اس کو بھی مؤذن کے مثل اجر ملے گا۔

الکبیر للطبرانی عن معاویۃ رضی اللہ عنہ

الاکمال

۲۱۰۰۳ ... جب مؤذن اذان دے تو تم بھی اس کی مثل کہو۔ابن ماجه عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۱۰۰۴ ...جب مؤذن شہادتین پڑھے تو تم بھی اسی طرح پڑھو۔ابن النجار عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۱۰۰۵ ...جب تو اذان کی آواز سنے تو اللہ کے داعی کی دعوت قبول کر۔الکبیر للطبرانی عن کعب بن عجرة

۲۱۰۰۶ ...جب تم مؤذن کو سنو تو ایسے ہی کہو جیسے وہ کہہ رہا ہو۔پھر مجھ پر درود پڑھو۔ابن ابی شیبه، ابو الشیخ فی الاذان عن ابن عمرو

۲۱۰۰۷ جس نے اس (مؤذن) کے مثل یقین کے ساتھ کہا وہ جنت میں داخل ہوگا۔

النسائی، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن ابی هریرة رضی الله عنه

فائدہ:... حضرت بلال رضی اللہ عنہ کھڑے اذان دے رہے تھے،ان کی فراغت کے بعد آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۲۱۰۰۸ ...مؤذن کے اذان دیتے وقت جس نے اسی کے مثل کلمات دہرائے اس کی مغفرت ہوجائے گی۔

ابو الشیخ فی کتاب الاذان عن المغیرة بن شعبة

کلام:......اس روایت کی سند ضعیف ہے۔

۲۱۰۰۹ ......اے عورتوں کی جماعت! جب تم اس حبشی کی آواز سنو اذان دیتے وقت اور اقامت کہتے وقت تو تم بھی یونہی کہا کرو جیسا یہ کہہ رہا ہو۔ بے شک اللہ پاک ہر کلمہ کے بدلے ایک لاکھ نیکیاں تمہارے لیے لکھ دے گا۔اور ہزار درجے بلند کرے گا اور ہزار برائیاں تم سے مٹا دے گا۔ عورتوں نے کہا: یہ تو عورتوں کے لیے ہے مردوں کے لیے کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: مردوں کے لیے دگنا ہے۔

ابن عساکر وابن صصری فی امالیه عن معمر عن الجراح عن میسرة عن بعض اخوانه یرفع الحدیث

۲۱۰۱۰ ...اے عورتوں کی جماعت! جب تم اس حبشی کی اذان اور اقامت سنو تو اسی طرح کہو جس طرح یہ کہے۔ بے شک تمہارے لیے ہر حرف کے بدلے دس لاکھ نیکیاں ہوں گی۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یہ تو عورتوں کے لیے ہوا،مردوں کے لیے کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: اے عمر! مردوں کے لیے عورتوں کی بنسبت دگنا اجر ہے۔الکبیر للطبرانی عن میمونة

۲۱۰۱۱ ...تم عورتیں بھی یونہی کہو جس طرح مؤذن کہے۔ بے شک تمہارے لیے ہر حرف کے عوض دو ہزار نیکیاں ہیں۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ تو عورتوں کے لیے ہوا،مردوں کے لیے کیا ہے؟ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابن الخطاب! ان کے لیے دگنا ہے۔

الخطیب فی التاریخ عن ابن عمر رضی الله عنه

۲۱۰۱۲ ......مؤذن کو آنے والے نمازیوں پر دوسو بیس نیکیوں کی زائد فضیلت ہے،سوائے اس شخص کے جو اسی کے مثل کہے۔اگر اس نے اقامت کہی تو اس کو دوسرے لوگوں پر ایک سو چالیس نیکیوں کی زائد فضیلت ہے سوائے اس شخص کے جس نے اسی کے مثل کہا۔

الحاکم فی التاریخ، ابو نعیم عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۱۰۱۳ ......جب مؤذن اذان دے تو سننے والا اخلاص کے ساتھ اس کے مثل کہے تو وہ جنت میں داخل ہوجائے گا۔

السنن لسعید بن منصور عن حفص بن عاصم مرسلاً

۲۱۰۱۴ ...جب کوئی نماز کے لیے اذان کی آواز سنے تو،پس منادی تکبیر کہے تو وہ بھی تکبیر کہے اور منادی لا الٰہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ کی شہادت دے تو سننے والا بھی اس کی شہادت دے اور یہ دعا کرے:

اللهم اعط سیدنا محمدًا الوسیلة واجعل فی العالین درجته وفی المصطفین محبته وفی المقربین ذکره

اے اللہ! ہمارے سردار محمد (ﷺ) کو وسیلہ عطا فرما، عالی مرتبت لوگوں میں ان کا درجہ بلند فرما، برگزیدہ لوگوں میں ان کی محبت کو

جاگزیں فرما اور مقرب بندوں میں ان کا ذکر جاری فرما۔
تو اس شخص کے لیے قیامت کے دن میری شفاعت واجب ہو جائے گی۔ابن السنی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۱۰۱۵ جب منادی نداء دے تو جو مسلمان منادی کی تکبیر پر تکبیر کہے، منادی لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دے تو وہ بھی شہادت دے پھر یہ دعا پڑھے:

اللھم اعط محمد الوسیلة واجعله فی الاعلین درجته وفی المصطفین محبته وفی المقربین ذکره.

تو قیامت کے دن اس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جائے گی۔الطحاوی، الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۱۰۱۶ جو اذان کی آواز سنے پھر کہے:

اللھم رب ھذہ الدعوة التامة والصلوٰة القائمه آت محمدًا الوسیلة والفضیلة، وابعثه المقام المحمودًا الذی وعدته.

تو اس کے لیے قیامت کے دن میری شفاعت ضرور ہوگی۔ابو الشیخ فی الاذان عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۱۰۱۷ جو اذان کی آواز سنے پھر کہے:

اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لاشریک له وان محمدًا عبدہ ورسوله اللھم صل علیه وبلغه درجة الوسیلة عندک واجعلنا فی شفاعته یوم القیامة.

میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور یہ کہ محمد اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔اے اللہ! ان پر رحمت بھیج، ان کو اپنے پاس وسیلہ عطا فرما اور ہم کو قیامت کے دن ان کی شفاعت نصیب فرما۔
تو اس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جائے گی۔الکبیر للطبرانی، ابو الشیخ فی الاذان عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۱۰۱۸ جو مؤذن کو اذان دیتا سنے اور اسی طرح کہے جس طرح وہ کہہ رہا ہے، پھر یہ دعا پڑھے:

رضیت باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد نبیا وبالقرآن اماماً وبالکعبة قبلة اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لاشریک له، واشھد ان محمدًا عبدہ ورسوله اللھم اکتب شھادتی ھذہ فی علیین، واشھد علیھا ملائکتک المقربین، وانبیاءک المرسلین وعبادک الصالحین واختم علیھا بآمین واجعلھا لی عندک عھدا توفنیه یوم القیامة انک لا تخلف المیعاد.

میں راضی ہوں اللہ کے رب ہونے پر، اسلام کے دین ہونے پر، محمد (ﷺ) کے نبی ہونے پر، قرآن کے امام (پیشوا) ہونے پر اور کعبہ کے قبلہ ہونے پر۔میں شہادت دیتا ہوں کہ محمد اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔اے اللہ! میری یہ شہادت علیین میں لکھ دے، اپنے ملائکہ مقربین، اپنے انبیاء مرسلین اور اپنے بندگان صالحین کو اس پر گواہ بنا اور آمین یعنی قبولیت کی اس پر مہر لگا دے۔اور اس کو اپنے پاس وعدہ رکھ لے، جس کو تو قیامت کے دن مجھے پورا کر دے، بے شک تو وعدہ خلافی نہیں کرتا۔
تو اس کہنے والے کے لیے عرش کے نیچے سے ایک وثیقہ گرتا ہے جس میں اس کے لیے جہنم سے امان لکھی ہوتی ہے۔

الدعوات للبیھقی، ابن صصری فی امالیه عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

۲۱۰۱۹..... جب منادی نماز کے لیے نداء دے تو جو شخص یہ دعا پڑھے:

اللھم رب ھذہ الدعوة القائمة والصلوٰة النافعة صل علی محمد وارض عنی رضاً لاسخط بعدہ.

اے اللہ! اے اس دعوت قائمہ اور نفع مند نماز کے مالک! محمد (ﷺ) پر درود (رحمت) نازل فرما اور مجھ سے راضی ہو جا جس کے بعد کوئی ناراضگی نہ ہو تو اللہ پاک اس کی دعا قبول فرمالیں گے۔مسند احمد، ابن السنی، للاوسط للطبرانی عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۱۰۲۰..... جب کوئی شخص اذان سن کر یہ دعا پڑھے:

اللھم رب ھذہ الدعوۃ التامۃ آت محمدا الوسیلۃ وابعثہ المقعد المقرب الذی وعدتہ

تو اس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔الدارقطنی فی الافراد عن جابر رضی اللہ عنہ

جماعت میں حاضر نہ ہونا بدبختی ہے

۲۱۰۲۱..... مؤمن کی بدبختی اور ناکامی کے لیے یہ کافی ہے کہ مؤذن کو نماز کی اقامت کہتا سنے مگر حاضر نہ ہو۔الکبیر للطبرانی عن معاذبن انس

۲۱۰۲۲ جب منادی ندا دے اور کوئی یہ دعا پڑھے:

اللھم رب ھذہ الدعوۃ التامۃ و الصلوٰۃ القائمۃ صل علی محمد وارض عنی رضالا سخط بعدہ.

تو اللہ پاک اس کی دعا قبول فرمائیں گے۔ابن السنی عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۱۰۲۳..... مؤذن جب اذان دے اور سننے والا کہے:

مرحبا بالقائلین عدلا مرحبا بالصلوٰۃ واھلا.

مرحبا عدل کی بات کہنے والے مؤذنوں کو مرحبا نماز کو مرحبا اہل نماز کو۔

تو اللہ پاک اس کے لیے بیس لاکھ نیکیاں لکھیں گے، بیس لاکھ برائیاں مٹائیں گے اور بیس لاکھ درجے اس کے بلند فرمائیں گے۔

الخطیب عن موسیٰ بن جعفر عن ابی عن جدہ

۲۱۰۲۴..... اقامھا اللہ و ادامھا. اللہ نے اس کو قائم کیا ہے اور اللہ ہی اس کو دوام بخشے گا۔ابن داؤد، ابن السنی عن شھر بن حوشب عن ابی امامۃ

فائدہ:...... ابوامامہ رضی اللہ عنہ یا دوسرے کسی صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اقامت کہہ رہے تھے جب آپ رضی اللہ عنہ نے قد قامت الصلوٰۃ (نماز کھڑی ہوگئی) کہا تو آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

قد قامت الصلوٰۃ سننے والے کو بھی یہی جواب دینا چاہیے۔

۲۱۰۲۵ ... پہلی اذان اس لیے رکھی گئی ہے تاکہ نمازیوں کو نماز میں آنے میں سہولت ہو۔پس جب تم اذان سنو تو اچھی طرح کامل وضو کر و اور جب تم اقامت سنو تو تکبیر اولیٰ حاصل کرنے کے لیے جلدی کرو۔کیونکہ وہ نماز کی شاخ اور اس کا کمال ہے۔اور قاری (امام) سے رکوع وسجود میں پہل نہ کرو۔الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۱۰۲۶ اذان اور اقامت کے لیے پہل کرو۔عبدالرزاق عن یحیٰ بن ابی کثیر مرسلاً

۲۱۰۲۷..... اذان کے بعد مسجد سے صرف منافق ہی نکلتا ہے، ہاں مگر وہ شخص جس کو کوئی حاجت نکالے اور وہ واپس نماز میں آنے کا بھی ارادہ رکھتا ہو۔ابوالشیخ فی الاذان عن سعید بن المسیب وعن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۰۲۸ ... اذان کے بعد مسجد سے صرف منافق ہی نکلتا ہے، ہاں مگر وہ شخص جو کسی حاجت کے لیے نکلے اور واپس مسجد آنے کا ارادہ رکھے۔

عبدالرزاق عن سعید بن المسیب مرسلا

۲۱۰۲۹ تم میں سے جو میری اس مسجد میں ہو اور اذان کی آواز سنے پھر بغیر کسی حاجت کے نکل جائے اور واپس نہ لوٹے تو وہ صرف منافق ہی ہوسکتا ہے۔الاوسط للطبرانی، ابوالشیخ فی الاذان عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۰۳۰ ... جب مؤذن اذان دے تو مسجد سے نہ نکلے جب تک کہ نماز نہ پڑھ لے۔شعب الایمان للبیھقی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

چھٹا باب...... جمعہ کی نماز اور اس سے متعلقات کے بیان میں

اس میں چھ فصلیں ہیں۔

فصل اول...... جمعہ کے فضائل اور اس کی ترغیب میں

۲۱۰۳۱ جمعہ مسکینوں کا حج ہے۔ابن زنجویہ فی ترغیبہ، القضاعی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۱۰۳۲ جمعہ فقراء کا حج ہے۔القضاعی و ابن عساکر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۱۰۳۳ اللہ کے نزدیک افضل الایام یوم الجمعہ ہے۔شعب الایمان للبیھقی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۰۳۴ ہر جمعہ کو اللہ تعالیٰ چھ لاکھ ایسے افراد کو جہنم سے آزاد کرتے ہیں، جنہوں نے اپنے اوپر جہنم کو واجب کرالیا ہوتا ہے۔

مسند ابی یعلی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۱۰۳۵ اللہ پاک ہر روز نصف النہار کے وقت جہنم کو بھڑکاتا ہے لیکن جمعہ کے روز اس کو بجھا دیتا ہے۔

الکبیر للطبرانی عن واثلۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۰۳۶ جہنم جمعہ کے سوا ہر روز بھڑکائی جاتی ہے۔ابو داؤد عن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ

۲۱۰۳۷ تمہارے دنوں میں سب سے افضل دن جمعہ کا دن ہے، اسی دن آدم کی تخلیق ہوئی تھی۔اسی دن ان کی روح قبض ہوئی، اسی دن پہلی مرتبہ صور پھونکا جائے گا، اسی دن دوبارہ صور پھونکا جائے گا۔پس اس دن مجھ پر کثرت کے ساتھ درود بھیجو۔بے شک تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔یقیناً جمعہ کا دن عید اور خدا کو یاد کرنے کا دن ہے۔پس اپنے عید والے دن کو روزوں کا دن نہ بنادو۔ہاں اس دن کو خدا کی یاد کا دن بناؤ، ہاں جب دوسرے دنوں کے ساتھ ملا کر (اس میں روزہ رکھو تو) صحیح ہے۔شعب الایمان للبیھقی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۰۳۸ اللہ کے ہاں سب دنوں کا سردار جمعہ کا دن ہے، جو عید الاضحیٰ اور عید الفطر کے دن سے بھی افضل ہے۔اس میں خصوصیات ہیں: اسی روز اللہ پاک نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا، اسی دن میں ان کو جنت سے زمین کی طرف اتارا گیا، اسی دن ان کی روح پرواز ہوئی، اس دن میں ایک ایسی گھڑی ہے جس میں بندہ اللہ پاک سے جو بھی سوال کرے اللہ پاک اس کو عطا فرماتے ہیں، سوائے گناہ یا قطع رحمی کی دعا کے۔اسی دن قیامت قائم ہوگی، کوئی مقرب فرشتہ، آسمان، یا زمین، یا ہوا، یا پہاڑ، یا پتھر ایسا نہیں ہے جو جمعہ کے دن سے نہ ڈرتا ہو۔

الشافعی، مسند احمد، التاریخ للبخاری عن سعد بن عبادۃ

۲۱۰۳۹ جمعہ کا نام اس وجہ سے پڑا کیونکہ اس دن میں آدم علیہ السلام کی خلقت جمع ہوئی تھی۔(یعنی آدم کے اعضاء جمع ہوئے تھے)۔

التاریخ للخطیب عن سلمان رضی اللہ عنہ

۲۱۰۴۰ جمعہ کی فضیلت رمضان میں ایسی ہے جیسی رمضان کی فضیلت دوسرے تمام مہینوں پر۔

مسند الفردوس للدیلمی عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۱۰۴۱ اللہ کے ہاں کوئی دن اور کوئی رات لیلۃ الغراء (جمعہ کی رات) اور الیوم الازہر (جمعہ کے دن) سے افضل نہیں ہے۔

ابن عساکر عن ابی بکر رضی اللہ عنہ

۲۱۰۴۲ اور نمازوں میں سے جمعہ کے دن فجر کی نماز باجماعت سے کوئی نماز افضل نہیں ہے۔اور جو اس نماز میں حاضر ہو میں اس کے لیے مغفرت ہی کی امید رکھتا ہوں۔الحکیم، الکبیر للطبرانی عن ابی عبیدۃ

۲۱۰۴۳ جب ہم میں سے ستر آدمی جمعہ کی طرف چل پڑیں گے تو وہ لوگ موسیٰ علیہ السلام کے ستر رفقاء جیسے یا ان سے بھی افضل ہوں گے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ اپنے رب کے پاس گئے تھے۔الاوسط للطبرانی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۱۰۴۴ جمعہ کی رات اور جمعہ کے دن میں چوبیس گھڑیاں ہیں۔اور اللہ پاک ہر گھڑی میں چھ لاکھ افراد جہنم سے آزاد فرماتے ہیں جنہوں نے اپنے اوپر جہنم واجب کر لی ہوتی ہے۔الخلیلی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۱۰۴۵۔۔۔کوئی مسلمان جو جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات میں مرتا ہے اللہ پاک اس کو قبر کے فتنہ سے بچالیتا ہے۔
مسند احمد، الترمذی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

جمعہ کے روز مسلمانوں کی مغفرت

۲۱۰۴۶۔۔۔اللہ پاک جمعہ کے دن کسی کو مغفرت کیے بغیر نہیں چھوڑتے۔الخطیب فی التاریخ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۰۴۷۔۔۔لوگ قیامت کے دن اللہ کے نزدیک اپنے جمعوں میں جانے کے بقدر قریب ہوں گے۔ جو سب سے پہلے جانے والا ہوگا وہ سب سے زیادہ قریب ہوگا، پھر دوسرا، پھر تیسرا، پھر چوتھا (الی آخرہ)۔ابن ماجہ عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۱۰۴۸۔۔۔جمعہ سے جمعہ درمیانی گناہوں کے لیے کفارہ ہے، جب تک کبائر کا ارتکاب نہ کیا جائے۔ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۰۴۹۔۔۔جب جمعہ درست ہو تو تمام ایام درست رہتے ہیں اور جب رمضان درست ہو تو پورا سال درست رہتا ہے۔
الدار قطنی فی الافراد عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۱۰۵۰۔۔۔بہترین دن جس پر سورج طلوع ہو جمعہ کا دن ہے، اسی دن آدم کی تخلیق ہوئی، اسی دن ان کو جنت میں داخل کیا گیا، اسی دن ان کو جنت سے نکالا گیا اور قیامت جمعہ ہی کے دن قائم ہوگی۔مسند احمد، مسلم، الترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۰۵۱۔۔۔بہترین دن جس میں سورج طلوع ہو جمعہ کا دن ہے، اسی میں آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اسی دن زمین پر اتارے گئے، اسی دن ان کی توبہ قبول ہوئی، اسی دن ان کی روح قبض ہوئی، اسی دن قیامت قائم ہوگی، روئے زمین پر کوئی ایسا جانور نہیں جو جمعہ کے دن قیامت کے ڈر سے نہ چیختا ہو، سوائے ابن آدم کے۔اور اس دن ایک ایسی گھڑی ہے کہ کوئی بندۂ مؤمن اس گھڑی میں نماز میں اللہ سے سوال نہیں کرتا مگر اللہ پاک اس کو عطا کرتے ہیں۔
موطا امام مالک، مسند احمد، ابن ماجہ، الترمذی، ابو داؤد، النسائی، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۰۵۲۔۔۔اللہ پاک نے ہم سے پہلے لوگوں کو جمعہ کے دن سے گمراہ کر دیا تھا۔پس یہود کے لیے ہفتہ کا دن تھا، نصاریٰ کے لیے اتوار کا دن اور ہم کو اللہ نے جمعہ کے دن کی ہدایت بخشی۔پس ترتیب یوں ہوئی جمعہ، ہفتہ، اتوار۔یوں یہ دونوں فریق ہمارے قیامت کے دن بھی ہمارے تابع ہوں گے اگرچہ ہم دنیا میں آخر میں آنے والے ہیں اور قیامت میں تمام مخلوق سے پہلے ہمارا فیصلہ ہوگا۔
مسلم، النسائی، ابن ماجہ عن حذیفہ و ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۰۵۳۔۔۔اللہ پاک جمعہ کے دن مسلمانوں میں سے کسی کو بھی مغفرت کے بغیر نہیں چھوڑتے۔الاوسط للطبرانی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۱۰۵۴۔۔۔ملائکہ جمعہ کے دن مسجدوں کے دروازوں پر کھڑے ہوتے ہیں ان کے پاس رجسٹر ہوتے ہیں۔وہ لوگوں میں سب سے پہلے آنے والے کا نام لکھتے ہیں، پھر دوسرے، پھر تیسرے اور اسی طرح لکھتے رہتے ہیں۔حتیٰ کہ امام خطبہ کے لیے نکلتا ہے تو رجسٹر بند کر دیتے ہیں۔
مسند احمد، مسند ابی یعلی، الکبیر للطبرانی، الضیاء للمقدسی فی المختارۃ عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۰۵۵۔۔۔اللہ پاک نے اس دن کو مسلمانوں کے لیے عید کا دن بنایا ہے، پس جو شخص جمعہ کو آئے تو غسل کرے اور اگر اس کے پاس خوشبو ہو تو لگائے اور تم پر مسواک لازم ہے۔مؤطا امام مالک، الشافعی عن عبید بن اسباق مرسلاً، ابن ماجہ عنہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۱۰۵۶۔۔۔جمعہ کے روز ملائکہ کو مسجدوں کے دروازوں پر تعینات کیا جاتا ہے۔ جو آنے والوں کو اول فالاول کی ترتیب سے لکھتے جاتے ہیں۔ جب امام منبر پر چڑھ جاتا ہے تو تختے لپیٹ لیتے ہیں۔الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۰۵۷۔۔۔جمعہ کے دن نیکیاں کئی گنا بڑھ جاتی ہیں۔الاوسط للطبرانی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۰۵۸۔۔۔مسجدوں کے دروازوں میں سے ہر دروازے پر دو فرشتے مقرر ہوتے ہیں۔ جو اول فالاول آنے والوں کا نام لکھتے ہیں پہلے آنے والا

ثواب میں اونٹ کی قربانی دینے والے کے مثل ہوتا ہے، پھر گائے کی قربانی دینے والے کے مثل ہوتا ہے۔ پھر بکری کی قربانی دینے والے کے مثل ہوتا ہے۔ پھر پرندے کی قربانی دینے والے کے مثل، پھر انڈے کی قربانی دینے والے کے مثل (اسی طرح آنے والوں کا ثواب لکھا جاتا ہے) حتیٰ کہ جب امام خطبہ کے لیے منبر پر چڑھ جاتا ہے تو اعمال نامے لپیٹ دیئے جاتے ہیں۔ابن حبان عن ابی هريرة رضی الله عنه

۲۱۰۵۹..... کوئی بندہ ایسا نہیں جو جمعہ کے دن حکم کے مطابق طہارت حاصل کرے پھر اپنے گھر سے نکلے حتیٰ کہ حاضر ہو اور خاموش رہے حتیٰ کہ اپنی نماز پوری کرلے تو اس کی یہ نماز پچھلے جمعہ تک کے گناہوں کے لیے کفارہ ہو جائے گی۔النسائی عن سلمان رضی الله عنه

۲۱۰۶۰..... جس نے جمعہ کے دن وضو کیا اور اچھی طرح وضو کرے۔ پھر جمعہ کی نماز کو آئے۔ اور خاموش رہ کر خطبہ سنے تو اس کے اس جمعہ سے پچھلے جمعہ تک کے تمام گناہ معاف کردیئے جائیں گے بلکہ مزید تین ایام تک کے گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔ اور جس نے کنکریوں کو چھوا اس نے لغو کام کیا۔مسند احمد، ابوداؤد، الترمذی عن ابی هريرة رضی الله عنه

۲۱۰۶۱..... جمعہ کا دن دنوں کا سردار اور اللہ کے ہاں سب دنوں سے زیادہ عظمت والا ہے۔ اور یہ دن اللہ کے ہاں عیدالاضحیٰ اور عیدالفطر کے دنوں سے زیادہ عظیم ہے۔ اس میں پانچ خصوصیات ہیں، اسی میں اللہ پاک نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا، اسی دن اللہ پاک نے آدم علیہ السلام کو زمین پر اتارا، اسی دن اللہ پاک نے آدم علیہ السلام کو وفات دی، اس دن میں ایک گھڑی ایسی ہے کہ کوئی بندہ اللہ پاک سے کسی چیز کا سوال نہیں کرتا مگر اللہ پاک اس کو وہ شے عطا کردیتے ہیں جب تک کہ وہ کسی حرام شے کا سوال نہ کرے۔ اسی دن قیامت قائم ہوگی۔ کوئی مقرب فرشتہ یا آسمان یا زمین یا ہوا یا پہاڑ یا سمندر ایسا نہیں ہے جو جمعہ کے دن قیامت قائم ہونے سے نہ ڈرتا ہو۔مسند احمد، ابن ماجة عن ابی لبابة بن عبدالمنذر

۲۱۰۶۲..... مجھ پر ایام پیش کیے گئے، جن میں جمعہ کا دن بھی تھا۔ وہ (دوسرے دنوں میں) سفید آئینے کی طرح روشن تھا لیکن اس کے بیچوں بیچ ایک سیاہ نکتہ تھا۔ میں نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ کہا گیا: یہ قیامت ہے۔ الاوسط للطبرانی عن انس رضی الله عنه

الاکمال

۲۱۰۶۳..... میرے پاس حضرت جبرئیل تشریف لائے اور ان کے ہاتھ میں سفید آئینہ تھا جس میں سیاہ نکتہ تھا۔ میں نے پوچھا: اے جبرئیل! یہ کیا ہے؟ فرمایا: یہ جمعہ ہے۔ میں نے پوچھا جمعہ کیا ہے؟ فرمایا: تمہارے لیے اس میں خیر ہے۔ میں نے پوچھا: اور ہمارے لیے اس میں کیا ہے؟ فرمایا: یہ دن آپ کے لیے اور آپ کی امت کے لیے عید کا دن ہے۔ یہود و نصاریٰ (اس میں آپ کے تابع ہوں گے میں نے پوچھا: اور ہمارے لیے اس میں کیا ہے؟ فرمایا: اس دن میں تمہارے لیے ایک ایسی گھڑی بھی ہے، جس میں کوئی مسلمان بندہ دنیا و آخرت کی کسی شے کا اللہ سے سوال نہیں کرتا جو اس کے لیے لکھ دی گئی ہے مگر اللہ پاک اس کو وہ شے ضرور عطا کرتے ہیں۔ اور اگر وہ شے اس کی قسمت میں نہیں ہے تو اس کے لیے اس سے بہتر چیز کو ذخیرہ کردیا جاتا ہے۔ یا وہ کسی شر سے پناہ مانگتا ہے جو اس پر لکھا جا چکا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے بڑی مصیبت کو پناہ مانگنے والے سے پھیر دیتے ہیں۔ تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر میں نے پوچھا: (اس آئینے میں) یہ نکتہ کیسا ہے؟ جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا: یہ قیامت ہے جو جمعہ کے دن ہی قائم ہوگی۔ یہ دن ہمارے نزدیک تمام دنوں کا سردار ہے۔ اور قیامت کے دن (سے) ہم اس دن کو یوم المزید کہا کریں گے۔ میں نے پوچھا: یہ کیوں؟ فرمایا: اللہ پاک نے جنت میں سفید مشک کی ایک وادی بنائی ہے جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ علیین سے اپنی کرسی پر جلوہ افروز ہوتے ہیں۔ پھر کرسی کے اطراف میں نور کے منبر بچھ جاتے ہیں اور انبیاء آ کر ان پر جلوہ افروز ہوتے ہیں۔ پھر ان نور کے منبروں کے اطراف میں سونے کی کرسیاں بچھ جاتی ہیں اور صدیقین اور شہداء آ کر ان پر جلوہ افروز ہوتے ہیں۔ پھر دوسرے جنتی آ کر آس پاس ٹیلوں پر بیٹھ جاتے ہیں پھر پروردگار تبارک وتعالیٰ تجلی فرمالیتے ہیں اور ارشاد فرماتے ہیں: مجھ سے سوال کرو، میں تم کو عطا کروں گا۔ سب لوگ آپ سے رضا کا سوال کرتے ہیں۔ پروردگار فرماتے ہیں: میری رضا نے تو تم کو میرے گھر (جنت) میں اتارا ہے اور میری کرامت وعزت تم کو حاصل ہوتی ہے۔ پس مجھ سے اور سوال کرو۔ میں عطا کروں گا۔ جنتی پھر آپ سے رضاء کا سوال کریں گے۔ تب پروردگار ان کو گواہ بنائیں،

گے کہ گواہ رہو میں تم سے راضی ہوگیا ہوں۔ پھر اللہ پاک ان کے لیے وہ نعمتیں ظاہر فرمائیں گے جن کو کسی آنکھ نے دیکھا ہوگا، نہ کسی کان نے سنا ہوگا اور نہ کسی بشر کے دل پر ان کا خیال گذرا ہوگا اور یہ سارا کام تمہارے جمعہ کی نماز (میں جانے اور اس) سے آنے کے بقدر وقت میں ہو جائے گا۔ پھر پروردگار عزوجل کی تجلی اٹھ جائے گی اور انبیاء، صدیقین اور شہداء بھی اٹھ جائیں گے اور دوسرے جنتی اپنے بالا خانوں میں لوٹ جائیں گے جو سفید موتی کے ہوں گے جن میں کوئی جوڑ ہوگا اور نہ توڑ۔ وہ بالا خانے سرخ موتی کے ہوں گے یا سبز زبرجد کے ہوں گے۔ ان میں ان کے بالا خانے اور ان بالاخانوں کے دروازے ہوں گے۔ ان میں نہریں بھی ہوں گی، نیچے جھکے پھلوں والے درخت ہوں گے، وہ (ان تمام نعمتوں کے حصول کے بعد) جمعہ کے دن سے زیادہ کسی چیز کے محتاج نہ ہوں گے تاکہ جمعہ کے دن میں وہ اپنے رب کا دیدار کریں اور پروردگار سے مزید عزت وکرامت حاصل کریں۔ ابن ابی شیبه عن انس رضی اللہ عنه

۲۱۰۶۴..... جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو پرندہ پرندے کو وحشی جانور وحشی جانور کو اور درندہ بھی درندے کو آواز دیتا ہے: سلام علیکم یہ جمعہ کا دن ہے۔

الدیلمی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۱۰۶۵..... اللہ کے نزدیک تمام دنوں میں افضل دن جمعہ کا ہے اور یہ شاہد ہے (جس کی سورۂ بروج میں قسم کھائی گئی) مشہود عرفہ کا دن ہے اور موعود قیامت کا دن ہے، (جن کی قسمیں سورۂ بروج میں کھائی گئی ہیں)۔ شعب الایمان للبیهقی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۱۰۶۶..... جمعہ کی رات روشن رات ہے اور جمعہ کا دن روشن دن ہے۔ ابن السنی فی عمل یوم ولیلة عن انس رضی الله عنه

۲۱۰۶۷..... اللہ کے ہاں سید الایام یوم الجمعہ ہے۔ اسی دن تمہارے باوا آدم پیدا ہوئے، اسی دن تمہارے باوا آدم جنت میں داخل ہوئے، اسی دن جنت سے نکلے اور اسی دن قیامت قائم ہوگی۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی الله عنه

۲۱۰۶۸..... میری امت کے فقراء کا حج جمعہ ہے۔ عبدالقادر بن عبدالقاهر الجرجانی فی جزئه عن ابن عمر رضی الله عنه

۲۱۰۶۹..... تمام دنوں کا سردار جمعہ کا دن ہے۔ ابن ابی شیبه عن سعید بن المسیب مرسلاً

۲۱۰۷۰ سید الایام یوم الجمعہ ہے، اللہ پاک کے ہاں سب سے زیادہ عظیم دن ہے، حتی کہ یوم الفطر اور یوم الاضحیٰ سے بھی زیادہ عظیم دن ہے۔ اس دن میں پانچ خاص باتیں ہیں: اللہ پاک نے آدم علیہ السلام کو جمعہ کے دن پیدا کیا، جمعہ کے دن ان کو زمین پر بھیجا، جمعہ کے دن میں آدم علیہ السلام کی وفات ہوئی، اس دن میں ایک ایسی گھڑی ہے کہ کوئی بندہ اس گھڑی میں اللہ سے کوئی بھی سوال کرتا ہے تو اللہ پاک اس کو وہ عطا کرتے ہیں بشرطیکہ وہ حرام کا سوال نہ کرے۔ اسی دن قیامت کا وقوع ہوگا۔ کوئی مقرب فرشتہ، آسمان، زمین، ہوائیں، پہاڑ اور سمندر ایسی کوئی چیز نہیں جو جمعہ کے دن سے نہ ڈرتی ہو (کہ کہیں اس دن میں قیامت واقع نہ ہو جائے)۔

۲۱۰۷۱..... سید الایام یوم الجمعہ ہے۔ اسی دن اللہ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا، اسی دن ان کو جنت میں داخل کیا گیا، اسی دن ان کو جنت سے نکالا گیا اور قیامت بھی جمعہ ہی کے دن قائم ہوگی۔ مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیهقی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۱۰۷۲..... جمعہ کا نام جمعہ کیوں پڑا؟ اس لیے کہ تیرے باپ آدم کی مٹی اسی دن میں جمع کی گئی، اسی دن صور پھونکا جائے گا اور اسی دن لوگوں کو قیامت میں جمع کیا جائے گا۔ اور اسی دن پکڑ ہوگی (اور زمین میں بھونچال آئے گا) اور جمعہ کے دن کی آخری تین گھڑیوں میں ایک ایسی گھڑی ہے جس میں کوئی بندہ اللہ سے جو سوال کرتا ہے قبول ہوتی ہے۔ مسند احمد عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۱۰۷۳..... جمعہ کے دن نیکیاں اجر میں کئی گنا بڑھ جاتی ہیں۔ الاوسط للطبرانی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۱۰۷۴..... ٹھہر جا! اللہ پاک بدکلامی اور فحش کاموں کو ناپسند کرتا ہے۔ انہوں نے ایسی بات کہی تھی، ہم نے بھی ان کو جواب دیا تو اس سے ہمارا نقصان نہیں ہے؟ جب کہ ان کو قیامت تک یہ برائی لازم ہے۔ وہ (یہود) ہم پر اتنا حسد کسی اور چیز میں نہیں کرتے سوائے ایک جمعہ کے جس کی اللہ نے ہم کو ہدایت بخشی اور ان کو اس سے گمراہ کیا اور اس قبلہ پر جس کی اللہ نے ہم کو ہدایت دی اور وہ اس سے گمراہ ہوگئے اور وہ ہماری آمین پر بھی حسد کرتے ہیں جو ہم امام کے پیچھے کہتے ہیں۔ مسند احمد عن عائشه رضی الله عنها

۲۱۰۷۵..... سات دنوں میں سے اللہ نے ایک دن تمام دنوں کے مقابلے میں پسند کیا ہے: جمعہ کا دن۔ اس دن اللہ پاک نے آسمانوں اور زمین کو

پیدا کیا،اس دن اللہ پاک نے مخلوق کی تخلیق کا فیصلہ کیا۔اس دن اللہ پاک نے جنت اور جہنم کو پیدا کیا۔اس دن اللہ پاک نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا۔اس دن اللہ نے ان کو جنت سے اتارا۔اس دن اللہ پاک نے آدم علیہ السلام کی توبہ قبول فرمائی ۔اسی دن قیامت قائم ہوگی ۔کوئی چیز اللہ کی مخلوق میں سے ایسی نہیں جو اس دن میں صبح کو نہ چیختی ہو اس ڈر سے کہ کہیں قیامت قائم ہوگئی ہو سوائے جن وانس کے۔

ابو الشیخ فی العظمة عن ابی هريرة رضی الله عنه

۲۱۰۷۶ ... جمعہ کے دن میں پانچ خصلتیں یا خصوصیات ہیں ۔اسی دن آدم علیہ السلام پیدا ہوئے ،اسی دن آدم علیہ السلام زمین پر اترے ، اس دن میں ایک ایسی گھڑی ہے کوئی بندہ اللہ سے کسی چیز کا سوال نہیں کرتا مگر اللہ پاک اس کو عطا کرتے ہیں جب تک وہ گناہ یا قطع رحمی کا سوال نہ کرے ،اسی دن قیامت قائم ہوگی اور کوئی مقرب فرشتہ، آسمان، زمین، ہوا، پہاڑ اور سمندر ایسا نہیں ہے جو جمعہ کے دن قیامت قائم ہونے سے نہ ڈرتا ہو۔شعب الايمان للبيهقی عن سعد بن عبادة

۲۱۰۷۷ ...سورج جمعہ کے دن سے زیادہ افضل کسی دن پر طلوع ہوتا ہے اور نہ غروب۔اور کوئی جانور ایسا نہیں ہے جو جمعہ کے دن سے نہ گھبراتا ہو سوائے جن وانس کے۔ابن حبان عن ابی هريرة رضی الله عنه

۲۱۰۷۸... اللہ کے ہاں کوئی دن اور نہ کوئی رات جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات کے برابر نہیں ہے۔ابن عساکر عن ابی بکر رضی الله عنه

۲۱۰۷۹... میری امت کی عیدوں میں سے کوئی عید جمعہ کے دن سے افضل نہیں ہے۔اور جمعہ کے دن کی دو رکعات جمعہ کے علاوہ دنوں میں ہزار رکعات پڑھنے سے افضل ہے۔اور جمعہ کے دن ایک تسبیح کرنا اور دنوں میں ہزار تسبیحات سے افضل ہے۔ الديلمی عن انس رضی الله عنه

۲۱۰۸۰...... جمعہ کا دن اور جمعہ کی رات میں چوبیس گھڑیاں ہیں اور کوئی گھڑی ایسی نہیں ہے جس میں اللہ کی طرف سے ایسے چھ سو افراد جہنم سے آزاد نہ کیے جاتے ہوں جنہوں نے اپنے اوپر جہنم واجب کرلی ہوتی ہے۔مسند ابی یعلی عن انس رضی الله عنه

۲۱۰۸۱... جمعہ کی رات (اور دن) میں چوبیس گھڑیاں ہیں اور کوئی گھڑی ایسی نہیں ہے جس میں اللہ کی طرف سے چھ لاکھ افراد جہنم سے آزاد نہ کیے جاتے ہوں جن کے اوپر جہنم واجب ہوچکی ہو۔الخليلی والرافعی عن انس رضی الله عنه

۲۱۰۸۲... کوئی جمعہ کا دن ایسا نہیں ہے جس میں چھ لاکھ سے چھ لاکھ بیس ہزار تک ایسے افراد جو مستوجب نار ہیں اللہ کی طرف سے آزاد نہ کیے جاتے ہوں۔الديلمی عن انس رضی الله عنه

۲۱۰۸۳ ... جو جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات میں اس دنیا سے کوچ کر گیا عذاب قبر سے محفوظ رہے گا اور اس کے عمل (کا ثواب) جاری رہے گا۔

الشيرازی فی الالقاب عن ابن عمر رضی الله عنه

جمعہ کی موت سے عذاب قبر سے نجات

۲۱۰۸۴...... جو جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات میں مرا عذاب قبر سے مامون ہوگیا۔اور وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس پر شہداء کی مہر لگی ہوگی۔حلية الاولياء عن جابر رضی الله عنه

۲۱۰۸۵...... کیا میں تم کو اہل جنت کی خبر نہ دوں؟ وہ لوگ جن کو شدید گرمی، شدید سردی اور کوئی سخت حاجت بھی جمعہ سے باز نہ رکھ سکے۔

الديلمی عن انس رضی الله عنه

۲۱۰۸۶...... جس نے جمعہ کی نماز ادا کی اس کے لیے مقبول حج کا ثواب لکھ دیا گیا۔اگر اس نے عصر کی نماز پڑھی تو اس کے لیے عمرہ کا ثواب ہے اگر عصر کے بعد وہیں بیٹھے ہوئے وہ شام کردے اور اللہ سے جو سوال بھی کرے گا اللہ پاک اس کو عطا کرے گا۔الديلمی عن ابی الدرداء رضی الله عنه

۲۱۰۸۷ ..... مسلمان جمعہ کے دن (حاجی کی طرح) محرم ہوتا ہے۔اگر وہ جمعہ پڑھ لیتا ہے تو حلال ہوجاتا ہے، اگر وہ جمعہ کے بعد عصر تک بیٹھا رہے تو وہ اس شخص کی طرح ہے جس نے گویا حج وعمرہ ادا کرلیا۔

ابو اسحاق ابراهيم بن احمد بن سافلافی معجمه وابن النجار عن ابی عمر رضی الله عنه

۲۱۰۸۸ .... جمعہ اپنے اور پہلے جمعہ کے مابین اور مزید تین ایام کے گناہوں کے لیے کفارہ ہے۔ اور یہ اس لیے کہ فرمان خداوندی ہے:

من جاء بالحسنة فله عشر امثالها. الانعام ۱۶۰

جو شخص ایک نیکی لے کر آیا اس کے لیے دس نیکیاں ہیں۔ نمازیں درمیانی اوقات کے لیے کفارہ ہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

ان الحسنات یذھبن السیئات. ھود ۱۱۴

نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں۔ الکبیر للطبرانی عن ابی مالک شعری

۲۱۰۸۹ .... جمعہ سے جمعہ اور پانچ نمازیں درمیانی اوقات اور دنوں کے لیے کفارہ ہیں اس شخص کے لیے جو کبائر سے اجتناب برتے۔

محمد بن نصر عن ابی بکر

۲۱۰۹۰ .... جمعہ سے جمعہ اور پانچ نمازیں درمیانی اوقات کے لیے کفارہ ہیں جب تک وہ بڑے گناہوں سے اجتناب کرتا رہے۔ جمعہ کو غسل کرنا کفارہ ہے، جمعہ کے لیے چلنے میں ہر قدم بیس سال کے عمل کے برابر ہے، پس جب وہ جمعہ کی نماز سے فارغ ہوتا ہے تو دو سو سال کے عمل کے برابر ثواب پالیتا ہے۔ شعب الایمان للبیھقی عن ابی بکر رضی اللہ عنہ

فصل ثانی ...... جمعہ کے وجوب اور اس کے احکام میں

۲۱۰۹۱ .... اللہ پاک نے تم پر جمعہ لکھا ہے اس جگہ میں، اس گھڑی میں، اس مہینے میں، اس سال میں، قیامت تک۔ جس نے اس کو امام عادل یا امام ظالم کے ساتھ بغیر کسی عذر کے چھوڑ دیا تو اس کا کام جمع ہوگا اور نہ اس کے کسی کام میں برکت ہوگی۔ خبردار! ایسے شخص کی کوئی نماز نہیں، خبردار! ایسے شخص کا کوئی حج نہیں، خبردار! ایسے شخص کی کوئی نیکی نہیں، خبردار! ایسے شخص کا کوئی صدقہ نہیں۔

الاوسط للطبرانی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۱۰۹۲ .... اے لوگو! اپنے رب سے توبہ کر لو قبل اس سے کہ موت (کی نیند) میں چلے جاؤ۔ آج نیک اعمال میں مشغول ہو جاؤ قبل اس سے کہ کسی مشغولیت میں پھنس جاؤ، اور اس شخص کے ساتھ صلح رحمی برتو جو تمہارے اور تمہارے پروردگار کے درمیان واسطہ ہے، پروردگار کا کثرت کے ساتھ ذکر اور سرا و علانیہ کثرت کے ساتھ صدقہ کرو۔ تم کو اجر ملے گا تمہارے عمل کی قدر ہوگی تمہارے رزق میں برکت ہوگی تمہاری نصرت و مدد ہوگی اور تمہاری کمزوری کا مداوا ہوگا۔ جان لو! اللہ نے تم پر اس جگہ میں، اس دن میں، اس مہینے میں، اس سال میں قیامت تک کے لیے جمعہ کو فرض کیا ہے۔ جو جمعہ میں آسکتا ہو وہ میری زندگی میں اس کا انکار کر دے یا اس کو بے وقعت جانے اور اس کو ترک کر دے حالانکہ اس کا کوئی امام عادل یا امام ظالم ہو تو اس کا کام جمع ہوگا اور نہ اس کے کسی کام میں کوئی برکت ہوگی۔ خبردار! اس کی کوئی نماز نہیں، خبردار! اس کا کوئی وضو نہیں، خبردار! اس کا کوئی حج نہیں، خبردار! اس کی کوئی نیکی نہیں جب تک کہ وہ توبہ نہ کرے۔ ہاں جس نے توبہ کی اللہ اس کی توبہ قبول کرے گا۔ آگاہ رہو! کوئی عورت کسی مرد کو امامت نہ دے، کوئی دیہاتی کسی ہجرت کرنے والے کو امامت نہ دے، کوئی فاسق کسی مؤمن کو امامت نہ دے مگر یہ کہ سلطان اس پر زور زبردستی کرے اور وہ اس کے ظلم و ستم سے ڈرتا ہو۔ ابن ماجہ، السنن للبیھقی عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۱۰۹۳ .... جمعہ ہر مسلمان پر جماعت کے ساتھ واجبی حق ہے، سوائے چار لوگوں کے مملوک غلام، عورت، بچے اور مریض کے۔

ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن طارق بن شھاب

۲۱۰۹۴ .... جمعہ اس شخص پر ہے جس کو رات اپنے گھر میں بسر کرنا نصیب ہو۔ الترمذی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۰۹۵ .... جمعہ واجب ہے مگر عورت، بچے، مریض، غلام اور مسافر پر نہیں۔ الکبیر للطبرانی عن تمیم الداری

فائدہ: ..... لیکن اگر ان میں کوئی بھی فرد جمعہ ادا کر لے تو اس سے ظہر کی نماز ساقط ہو جائے گی۔

۲۱۰۹۶ .... پانچ افراد ہیں جن پر جمعہ واجب نہیں: عورت، مسافر، غلام، بچہ اور اہل دیہات۔ الاوسط للطبرانی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

فائدہ:......اہل دیہات پر جمعہ نہیں ہے۔لیکن اگر دیہات قصبہ کی شکل میں ہو اور وہاں کی مسجد میں پنج وقتہ نماز قائم ہو، نیز ان کی مسجد اہل دیہات کو جمع کرسکتی ہو یعنی جامع مسجد ہو اور اہل دیہات کو اپنی روزمرہ کی ضروریات زندگی کے لیے کسی اور جگہ نہ جانا پڑتا ہو تو ان پر بھی جمعہ واجب ہے۔مزید تفصیل کتب فقہیہ میں ملاحظہ کریں۔

۲۱۰۹۷... جمعہ پچاس افراد پر واجب ہے اور پچاس سے کم پر واجب نہیں۔الکبیر للطبرانی عن ابی امامة رضی اللہ عنه

فائدہ:......یعنی جس دیہات کے باسیوں کی تعداد پچاس یا اس سے اوپر ہوں ان پر جمعہ واجب ہے کیونکہ وہ دیہات گاؤں نہیں بلکہ قریہ (بڑی بستی) ہے۔اس سے یہ مراد ہرگز نہیں ہے کہ اگر مسجد میں پچاس سے کم افراد حاضر ہوں تو ان پر جمعہ نہیں ہے۔

۲۱۰۹۸......جب ہم میں سے ستر افراد جمعہ کی طرف نکلیں گے تو وہ موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ جانے والے ستر افراد کے مانند ہوں گے جو اپنے پروردگار کے پاس بصورت وفد گئے تھے، یا ان سے بھی افضل ہوں گے۔الاوسط للطبرانی عن انس رضی اللہ عنه

۲۱۰۹۹... جمعہ ہر بستی پر واجب ہے۔خواہ اس بستی میں چار سے زائد فرد نہ ہوں۔

الدارقطنی فی السنن، السنن للبیهقی عن ام عبد اللہ الدوسیه

۲۱۱۰۰......جمعہ ہر اس شخص پر واجب ہے جو (جمعہ کی) اذان سن لے۔ابو داؤد عن ابن عمر رضی اللہ عنه

۲۱۱۰۱... جب جمعہ کے روز منادی اذان دے دے تو ہر کام حرام ہو جاتا ہے۔مسند الفردوس للدیلمی عن انس رضی اللہ عنه)

۲۱۱۰۲... جمعہ ہر مسلمان پر واجب ہے سوائے عورت، بچے اور غلام کے۔الشافعی، السنن للبیهقی عن رجل من بنی وائل

۲۱۱۰۳... جمعہ کو جانا ہر بالغ پر واجب ہے۔النسائی عن حفصه رضی اللہ عنها

۲۱۱۰۴... جمعہ کے دن ہر بالغ پر جمعہ کے لیے نکلنا واجب ہے اور اس روز غسل کرنا جنابت سے غسل کرنے کی طرح ضروری ہے۔

الکبیر للطبرانی عن حفصه رضی اللہ عنها

۲۱۱۰۵... پچاس افراد پر جمعہ واجب ہے اس سے کم پر واجب نہیں۔الدارقطنی فی السنن عن ابی امامة رضی اللہ عنه

۲۱۱۰۶... عورتوں پر بھی وہ احکام فرض ہیں جو مردوں پر ہیں سوائے جمعہ، جنازوں اور جہاد کے۔الجامع لعبدالرزاق عن الحسن مرسلاً

۲۱۱۰۷... ہر بالغ شخص پر جمعہ میں جانا واجب ہے۔اور جمعہ کے لیے جانے والے ہر شخص پر غسل بھی ضروری ہے۔

ابو داؤد عن حفصه رضی اللہ عنها

۲۱۱۰۸... جس نے جمعہ کی ایک رکعت پالی تو وہ اس کے ساتھ (امام کے سلام کے بعد) دوسری ملا لے۔

ابن ماجه، مستدرک الحاکم عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۲۱۱۰۹......جس نے جمعہ کی ایک رکعت پالی اس نے نماز پالی۔النسائی، مستدرک الحاکم عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۲۱۱۱۰... جس نے نماز جمعہ یا کسی اور نماز کی ایک رکعت پالی تو اس کی نماز پوری ہوگئی۔النسائی، ابن ماجه عن ابن عمر رضی اللہ عنه

فائدہ:......یعنی اس نے جماعت کا ثواب مکمل حاصل کر لیا لہٰذا اس رکعت کے بعد بقیہ نماز بھی پوری کرلے۔

۲۱۱۱۱... جب تم جمعہ پڑھ لو تو اس کے بعد چار رکعات مزید (نفل) ادا کرلو۔ابو داؤد، ابن ماجه عن ابن عمر رضی اللہ عنه

۲۱۱۱۲......جو شخص تم میں سے جمعہ کے بعد نماز پڑھے وہ چار رکعات ادا کرلے۔ابو داؤد، الترمذی عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۲۱۱۱۳... جو جمعہ کے لیے آئے اور امام خطبہ دے رہا ہو تو وہ مختصر نفل پڑھے۔ابن عساکر عن ابن عمرو

۲۱۱۱۴... جمعہ نام اس وجہ سے پڑا کیونکہ اس دن آدم کی خلق جمع ہوئی تھی، (یعنی ان کے لیے مختلف مقامات سے مٹی جمع کی گئی اور اس سے ان کے اعضاء بنائے اور جمع کیے گئے تھے)۔الخطیب فی التاریخ عن سلمان رضی اللہ عنه

الاکمال

۲۱۱۱۵ ... جمعہ واجب ہے مگر غلام یا بیمار پر نہیں۔ الکبیر للطبرانی، السنن للبیهقی عن ابن عمر رضی اللہ عنه

۲۱۱۱۶ ... جمعہ ہر اس بستی پر واجب ہے جہاں امام (حاکم) ہو خواہ اس بستی میں چار افراد نہ ہوں۔

الکامل لابن عدی، السنن للبیهقی عن ام عبد اللہ الدوسیة

۲۱۱۱۷ ... جمعہ ہر بالغ پر واجب ہے سوائے چار افراد کے: بچہ، غلام، عورت اور مریض۔

مصنف ابن ابی شیبه، السنن للبیهقی عن مولی لآل الزبیر

۲۱۱۱۸ ... جمعہ واجب ہے ہر بستی پر خواہ وہاں صرف تین افراد ہوں اور چوتھا ان کا امام ہو۔ الدیلمی عن ام عبد اللہ الدوسیه

۲۱۱۱۹ ... جمعہ کو جانا ہر بالغ شخص پر واجب ہے اور ہر وہ شخص جو جمعہ کو جائے اس پر غسل کرنا لازم ہے۔

النسائی، السنن للبیهقی عن ابن عمر عن حفصة رضی اللہ عنها

۲۱۱۲۰ ... جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو اس پر روز جمعہ جمعہ واجب ہے، سوائے مریض، مسافر، عورت، بچے یا غلام کے۔ اور جو شخص کسی لہو ولعب یا تجارت میں مشغول ہو کر اس سے بے نیاز ہو گیا تو خدا اس سے بے نیاز ہے اور اللہ پاک بے نیاز قابل تعریف ہے۔

الکامل لابن عدی، السنن للدارقطنی، السنن للبیهقی، مسند البزار عن جابر رضی اللہ عنه

۲۱۱۲۱ ... جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو اس پر جمعہ کے روز جمعہ پڑھنا واجب ہے، سوائے عورت یا بچے کے۔ اور جو شخص کسی لہو ولعب یا تجارت وغیرہ میں مشغول ہو کر جمعہ سے غافل ہو گیا اللہ بھی اس سے بے نیاز ہے اور اللہ پاک غنی اور حمید ہے۔

الاوسط للطبرانی عن ابی هریرة رضی اللہ

نماز جمعہ کا وجوب

۲۱۱۲۲ ... جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو اس پر جمعہ کے روز جمعہ واجب ہے۔ سوائے عورت یا بچے یا غلام یا مریض کے۔

ابن ابی شیبه عن محمد بن کعب القرظی مرسلاً

۲۱۱۲۳ ... جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو اس پر جمعہ کے روز جمعہ واجب ہے، مگر یہ کہ کوئی عورت، بچہ، غلام، مریض یا مسافر ہو۔ اور جو کسی لہو ولعب میں پڑ کر یا تجارت میں مشغول ہو کر اس سے بے نیاز ہو گیا تو اللہ پاک اس سے بے نیاز ہے۔ اور اللہ غنی وحمید ہے۔

الافراد للدارقطنی عن ابن عباس رضی اللہ عنه

۲۱۱۲۴ ... جمعہ اس شخص پر ہے جس کی رات اپنے گھر میں بسر ہو۔ (یعنی مسافر پر جمعہ نہیں)۔

الدیلمی عن عائشة رضی اللہ عنها، لوین فی جزئه عن انس رضی اللہ عنه موقوفاً

۲۱۱۲۵ ... جب کسی ایک دن میں دو عیدیں جمع ہو جائیں تو پہلی عید ان کے لیے کافی ہے۔ ابو داؤد، مسند البزار عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۲۱۱۲۶ ... تمہارے اس روز میں دو عیدیں جمع ہو گئی ہیں، پس جو شخص چاہے اس کو جمعہ سے پہلی عید کافی ہے، انشاء اللہ ہم جمعہ بھی قائم کرنے والے ہیں۔

الخطیب فی التاریخ عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

فائدہ: ...... یعنی جو لوگ دور دراز دیہاتوں سے آ کر پہلی عید میں جمع ہو جائیں اور پھر واپس اپنے گاؤں دیہات میں چلے جائیں تو ان کے لیے دوبارہ جمعہ کے لیے آنا ضروری نہیں ہے۔ لیکن جمعہ پھر بھی قائم ہوگا اور اہل شہر جمعہ ادا کریں گے۔

۲۱۱۲۷ ... اے لوگو! تم نے (نماز عید پڑھ کر) خیر اور اجر حاصل کر لیا۔ اب ہم جمعہ بھی ادا کریں گے۔ جو ہمارے ساتھ جمعہ ادا کرنا چاہے وہ جمعہ ادا

کرے اور جو واپس اپنے گھر لوٹنا چاہے تو لوٹ جائے۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ، ابن ماجہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ، ابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۱۱۲۸... جو جمعہ کی ایک رکعت پالے وہ اس کے ساتھ دوسری رکعت بھی پڑھ لے۔

ابن ماجہ، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۱۲۹... جس نے جمعہ کی ایک رکعت پالی وہ دوسری رکعت بھی اس کے ساتھ ملالے، اور جو جماعت کو تشہد میں پائے وہ چار رکعت (یعنی ظہر کی نماز) ادا کرلے۔ السنن للبیہقی، حلیۃ الاولیاء عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۱۳۰... تمہارے اس روز میں دو عیدیں جمع ہوگئی ہیں، جو (اہل دیہات کا فرد) چاہے اس کو پہلی عید جمعہ کے بدلے کافی ہے اور ہم انشاء اللہ جمعہ بھی قائم کریں گے۔ ابوداؤد، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

ترک جمعہ پر وعیدات

۲۱۱۳۱... میں نے ارادہ کیا ہے کہ کسی شخص کو نماز پڑھانے کا حکم دوں پھر ان لوگوں کو جو نماز جمعہ سے پیچھے رہ جاتے ہیں ان کے گھروں سمیت جلادوں۔ مسند احمد، مسلم عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۱۱۳۲... ممکن ہے تم میں سے کوئی شخص بکریوں کا ایک ریوڑ لے اور ایک دو میل دور چلا جائے پھر وہاں اس کو گھاس چارے کی مشکل ہو تو مزید دور نکل جائے پھر اس کو جمعہ کا دن آجائے لیکن وہ جمعہ میں حاضر نہ ہو اور پھر دوبارہ جمعہ آئے اور وہ حاضر نہ ہو پھر جمعہ آئے مگر وہ حاضر نہ ہو حتیٰ کہ اللہ پاک اس کے دل پر (گمراہی کی) مہر ثبت کردیں۔ ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۱۳۳... جس نے سستی اور کاہلی سے تین جمعہ چھوڑ دیئے اللہ پاک اس کے دل پر مہر لگادیں گے۔

مسند احمد، ابوداؤد، الترمذی، ابن ماجہ، النسائی، مستدرک الحاکم عن ابی الجعد

۲۱۱۳۴... لوگ جمعوں کو چھوڑنے سے باز آجائیں ورنہ اللہ پاک ان کے دلوں پر مہر لگادیں گے پھر وہ غافلین میں سے ہوجائیں گے۔

مسند احمد، النسائی، ابن ماجہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ وابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۱۱۳۵... جس شخص نے بغیر کسی عذر کے تین جمعے چھوڑ دیئے اس کو منافقین میں لکھ دیا جائے گا۔ الکبیر للطبرانی عن اسامۃ بن زید

۲۱۱۳۶... جس نے بغیر کسی ضرورت کے پے در پے تین جمعے چھوڑ دیئے اللہ پاک اس کے دل پر مہر لگادیں گے۔

مسند احمد، مستدرک الحاکم عن ابی قتادہ، مسند احمد، النسائی، ابن ماجہ مستدرک الحاکم عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۱۱۳۷... جس نے بغیر عذر کے جمعہ چھوڑ دیا وہ ایک دینار صدقہ کردے اور اگر ایک دینار میسر نہ ہو تو نصف دینار صدقہ کردے۔

مسنداحمد، ابوداؤد، النسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن سمرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۱۳۸... جس نے بغیر عذر کے جمعہ چھوڑ دیا وہ ایک درہم یا نصف درہم یا ایک صاع یا ایک مد صدقہ کردے۔

السنن للبیہقی عن سمرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۱۳۹... جو شخص بغیر عذر کے جمعہ چھوڑ دے وہ ایک درہم یا نصف درہم یا ایک یا آدھا صاع گندم صدقہ کردے۔

ابوداؤد عن قدامۃ بن وبرۃ مرسلاً

الاکمال

۲۱۱۴۰... میں نے ارادہ کیا ہے کہ اپنے جوانوں کو لکڑیاں جمع کرنے کا حکم دوں پھر جا کر ان لوگوں کو ان کے گھروں سمیت جلاڈالوں جو جمعہ میں

حاضر نہیں ہوتے۔السنن للبیهقی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۱۱۴۱.....لوگ جمعہ چھوڑنے سے باز آجائیں ورنہ اللہ پاک ان کے دلوں پر مہر کردیں گے پھر وہ غافلین میں شمار ہوں گے۔

مسند احمد، الاوسط للطبرانی، السنن للبیهقی، ابن ماجه، ابن حبان، عن ابن عباس وابن عمر رضی الله عنه معاً، ابن خزیمه، ابن عساکر عن ابی هریرة رضی الله عنه وابی سعیده معاً، ابن عساکر عن ابن عمر وابی هریرة رضی الله عنه معاً،مسلم

۲۱۱۴۲..... وہ لوگ جو جمعہ کے دن اذان جمعہ سنیں وہ جمعہ میں نہ آنے سے باز آجائیں ورنہ اللہ پاک ان کے دلوں پر مہر لگادیں گے۔

الکبیر للطبرانی، حلیة الاولیاء عن کعب بن مالک

۲۱۱۴۳..... لوگ جمعوں کو چھوڑنے سے باز آجائیں ورنہ اللہ پاک ان کے دلوں پر مہر کردیں گے پھر ان کو غافلین میں لکھ دیا جائے گا۔

ابن النجار عن ابن عمر رضی الله عنه

جمعہ ترک کرنے والا منافق ہے

۲۱۱۴۴..... جس نے بغیر کسی ضرورت کے جمعہ ترک کردیا اس کو ایسی کتاب میں منافق لکھ دیا جائے گا جو مٹائی جاسکتی ہے اور نہ اس میں ردوبدل کیا جاسکتا ہے۔الشافعی، المعرفة للبیهقی عن ابن عباس رضی الله عنه

۲۱۱۴۵..... جس نے سستی سے بغیر کسی عذر کے تین جمعے ترک کردیئے اللہ پاک اس کے دل پر مہر کردیں گے۔

ابن ابی شیبه، مسند احمد، ابوداؤد، الترمذی حسن، النسائی، ابن ماجه، مسند ابی یعلی، الکبیر للطبرانی، البغوی، الباوردی، الحاکم فی الکنی، مستدرک الحاکم، ابونعیم فی المعرفة، السنن للبیهقی عن ابی الجعد الضمری

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ابوالجعد الضمری سے اس کے علاوہ کوئی اور روایت منقول نہیں ہے۔

۲۱۱۴۶..... جس نے بغیر عذر کے تین جمعے چھوڑ دیئے اللہ پاک اس کے دل پر مہر ثبت کردیں گے۔ ابن عساکر عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۱۱۴۷..... جس شخص نے بغیر کسی بیماری، مرض اور عذر کے تین بار جمعہ چھوڑ دیا اللہ پاک اس کے دل پر (گمراہی کی) مہر ثبت کردیں گے۔

المحاملی فی امالیه والخطیب وابن عساکر عن عائشه رضی الله عنها

۲۱۱۴۸.....جس نے بغیر عذر کے چار جمعے چھوڑ دیئے اس نے اسلام کو اپنی پشت کے پیچھے پھینک دیا۔

الشیرازی فی الالقاب عن ابن عباس رضی الله عنه

۲۱۱۴۹..... جس نے جمعہ کے دن اذان سنی اور نماز جمعہ کو نہ آیا پھر (دوسری) اذان سنی اور تب بھی نہ آیا تو اس کے دل پر مہر لگ جائے گی اور اس کا دل منافق کا دل ہوگا۔الکبیر للطبرانی، شعب الایمان للبیهقی عن ابن ابی اوفیٰ

۲۱۱۵۰..... ممکن ہے کہ کوئی شخص دو یا تین میلوں پر جاکر بکریوں کا ریوڑ چرائے اور جمعہ آئے تو حاضر نہ ہو پھر دوبارہ جمعہ آئے اور وہ حاضر نہ ہو تو اللہ پاک اس کے دل پر مہر لگادے گا۔الکامل لابن عدی، شعب الایمان للبیهقی عن ابن عمر رضی الله عنه

۲۱۱۵۱.....ممکن ہے کسی شخص پر جمعہ آئے اور وہ مدینہ سے ایک میل کی مسافت پر ہو اور جمعہ میں حاضر نہ ہو پائے، ممکن ہے کسی شخص پر جمعہ آئے اور وہ مدینے سے دو میل کی مسافت پر ہو مگر جمعہ کو نہ آئے، ممکن ہے کوئی شخص مدینے سے تین میل کی مسافت پر ہو اور جمعہ کو نہ آئے تو اللہ پاک ایسے لوگوں کے دل پر مہر لگادے گا۔شعب الایمان للبیهقی عن جابر رضی الله عنه

۲۱۱۵۲..... قریب ہے کہ کوئی شخص بکریوں کا ریوڑ لے کر دو تین میل دور چلا جائے اور جمعہ آئے تو حاضر نہ ہو، پھر جمعہ آئے اور حاضر نہ ہو، پھر جمعہ آئے اور حاضر نہ ہو تو اللہ پاک اس کے دل پر مہر ثبت کردیں گے۔ابن ابی شیبه عن محمد بن عباد بن جعفر مرسلاً

۲۱۱۵۳..... کوئی شخص اپنے اونٹوں کو چراتا ہے اور جماعت میں بھی حاضر ہوتا ہے، پھر اس کے اونٹوں کا چارہ پانی مشکل ہوجاتا ہے تو وہ کہتا ہے:

اگر میں اس جگہ سے زیادہ گھاس والی زرخیز جگہ تلاش کروں تو میرے اونٹوں کے لیے بہتر ہوگا چنانچہ وہ دور جا کر جگہ بدل لیتا ہے۔ اور وہاں سے وہ جمعہ میں بھی نہیں آپاتا۔ پھر (کچھ عرصہ میں) اس کے اونٹوں کے چارے پانی کا مسئلہ مشکل ہو جاتا ہے تو وہ پھر کہتا ہے: اگر میں اپنے اونٹوں کے لیے اس سے اچھی جگہ تلاش کرلوں تو بہتر ہوگا چنانچہ وہ مزید جگہ تبدیل کر لیتا ہے اور وہاں سے جمعہ میں شریک ہوتا ہے اور نہ کسی جماعت میں تب اللہ پاک اس کے دل پر مہر کر دیتا ہے۔ مسند احمد عن حارثة بن النعمان

۲۱۱۵۴ کوئی شخص اپنا بکریوں کا گلہ بستی کے کنارے لے جاتا ہے وہیں رہتا بستا ہے اور نماز میں آکر حاضر ہو جاتا ہے اور اپنے اہل وعیال کے پاس بھی آتا جاتا ہے، حتیٰ کہ جب وہ اپنے اردگرد کے گھاس پھونس کو چر والیتا ہے تو اس پر اس زمین میں رہنا مشکل ہو جاتا ہے، تب وہ کہتا ہے: اگر میں مزید اوپری جانب جہاں اس سے زیادہ گھاس ہے چلا جاؤں تو بہتر ہے چنانچہ وہ اپنی جگہ تبدیل کر لیتا ہے اور وہاں جا کر وہ نمازوں میں آنا چھوڑ دیتا ہے، صرف جمعوں میں حاضری دیتا ہے حتیٰ کہ جب اس کی بکریاں وہاں کی چراگاہ کو بھی کھالیتی ہیں اور وہ زمین ان کے چارے پانی کے لیے مشکل ہو جاتی ہے تو وہ پھر کہتا ہے اگر میں مزید اوپری جانب چلا جاؤں جہاں اس سے زیادہ گھاس ہے تو اچھا ہوگا چنانچہ وہ اس جگہ کو چھوڑ کر مزید آگے چلا جاتا ہے، حتیٰ کہ وہاں وہ پانچ نمازوں میں سے کسی نماز میں حاضر ہوتا ہے اور نہ اس کو جمعہ کا علم رہتا ہے کہ جمعہ کیا ہے پھر اللہ پاک اس کے دل پر مہر کر دیتے ہیں۔ الحسن بن سفیان، البغوی، ابن قانع، الکبیر للطبرانی، ابونعیم، السنن للبیهقی عن حارثة بن النعمان

۲۱۱۵۵ بندہ مسلسل جمعہ میں سستی کا شکار رہتا ہے حتیٰ کہ اللہ پاک اس پر غضب ناک ہو جاتے ہیں۔ الدیلمی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۱۱۵۶ جس نے بغیر عذر کے جمعہ ترک کیا قیامت سے قبل اس کے لیے کوئی شے کفارہ نہیں بن سکتی۔ الدیلمی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۱۱۵۷ جس سے نماز جمعہ فوت ہو جائے وہ نصف دینار صدقہ کرے۔ الخطیب عن عائشه رضی الله عنها

۲۱۱۵۸ جس سے جمعہ فوت ہو جائے وہ ایک دینار اور نہ ہونے کی صورت میں آدھا دینار صدقہ کرے۔

مسند احمد، مسند ابی یعلی، الکبیر للطبرانی، ابن حبان، السنن لسعید بن منصور عن سمرة بن جندب

تیسری فصل...... جمعہ کے آداب میں

۲۱۱۵۹ جمعہ میں حاضر ہوا کرو اور امام سے قریب رہا کرو کیونکہ کوئی بندہ مسلسل پیچھے رہنے کا عادی ہو جاتا ہے تو اللہ پاک اس کو جنت میں بھی پیچھے کر دیتے ہیں خواہ وہ جنت میں داخل ہو جائے۔ (مسند احمد، ابوداؤد، مستدرک الحاکم، السنن للبیهقی عن سمرة رضی الله عنه

۲۱۱۶۰ جمعہ میں حاضر ہوا کرو اور امام سے قریب ترین رہا کرو۔ بے شک آدمی جمعہ میں پیچھے رہتا ہے حتیٰ کہ وہ جنت سے پیچھے رہ جاتا ہے خواہ وہ اہل جنت میں سے ہو۔ مسند احمد، السنن للبیهقی، الضیاء عن سمرة رضی الله عنه

۲۱۱۶۱ جمعہ میں تین طرح کے اشخاص حاضر ہوتے ہیں: ایک وہ آدمی جو جمعہ میں حاضر ہوا اور لغو کاموں میں مشغول ہو جائے، پس اس کو جمعہ کا یہی فائدہ ہے۔ ایک وہ شخص جو جمعہ میں حاضر ہوا اور خدا سے دعائیں کرے۔ پس اس شخص نے اللہ سے دعا کی ہے اللہ چاہے گا تو اس کو عطا کرے گا اور اگر چاہے گا تو منع کر دے گا۔ اور ایک شخص وہ ہے جو جمعہ میں حاضر ہو خاموشی اور سکوت کو لازم رکھے اور کسی مسلمان کی گردن نہ پھلانگے اور نہ کسی کو ایذاء دے، پس یہ جمعہ اس کے لیے دوسرے جمعہ تک بلکہ مزید تین ایام تک کے گناہوں کے لیے کفارہ ہے اور یہ اس کے لیے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

من جاء بالحسنة فله عشر امثالها. الانعام: ۱۶۰

جو شخص ایک نیکی لے کر آیا اس کے لیے دس مثل ہے۔ مسند احمد، ابن داؤد عن ابن عمر رضی الله عنه

۲۱۱۶۲ جب کوئی جمعہ کے دن اونگھنے لگے تو اپنے ساتھی کو اپنی جگہ بٹھادے اور اس کی جگہ خود بیٹھ جائے۔

السنن للبیهقی، الضیاء عن سمرة رضی الله عنه

۲۱۱۶۳..... جب تم میں سے کوئی شخص جمعہ کے دن حاضر ہو اور امام خطبہ دے رہا ہو تو وہ مختصر سی دو رکعات ادا کر لے۔

مسند احمد، السنن للبیهقی، ابن داؤد، النسائی، ابن ماجة عن جابر رضی الله عنه

۲۱۱۶۴..... جب تم میں سے کوئی جمعہ پڑھے تو اس کے بعد جب تک کوئی بات چیت نہ کر لے وہاں سے نکل نہ جائے کوئی نماز نہ پڑھے۔

الکبیر للطبرانی عن عصمة بن مالك

۲۱۱۶۵..... جب کوئی جمعہ پڑھے تو اس کے بعد چار رکعات پڑھ لے۔ مسند احمد، مسلم، النسائی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۱۱۶۶..... جمعہ کے دن عمامہ باندھنے والوں پر اللہ تعالیٰ اور اس کے ملائکہ رحمت بھیجتے ہیں۔ الکبیر للطبرانی عن ابی الدرداء رضی الله عنه

جمعہ میں جلدی آنے کی فضیلت

۲۱۱۶۷..... جب جمعہ کا دن ہوتا ہے ملائکہ مسجد کے دروازوں پر بیٹھ جاتے ہیں، پس جو لوگ آتے ہیں ملائکہ ان کو حسب مراتب لکھتے جاتے ہیں۔ کسی شخص کے لیے اونٹ قربان کرنے کا ثواب کسی کے لیے گائے قربان کرنے کا ثواب، کسی کے لیے بکری، کسی کے لیے مرغی، کسی کے لیے چڑیا اور کسی کے لیے انڈہ صدقہ کرنے کا ثواب لکھتے ہیں۔ جب مؤذن اذان کہتا ہے اور امام منبر پر بیٹھ جاتا ہے تو ملائکہ اپنے رجسٹر بند کر لیتے ہیں اور مسجد میں داخل ہو کر خطبہ سنتے ہیں۔ مسند احمد، الضیاء عن ابی سعید رضی الله عنه

۲۱۱۶۸..... جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو شیاطین اپنے جھنڈے لے کر بازاروں کی طرف نکل جاتے ہیں لوگوں کو مکر و فریب میں الجھا دیتے ہیں اور جمعہ میں شرکت سے ان کو روکتے ہیں۔ جبکہ ملائکہ مسجد کے دروازوں پر بیٹھ جاتے ہیں۔ کسی آدمی کی ایک گھڑی لکھتے ہیں اور کسی کی دو گھڑیاں لکھتے ہیں۔ حتیٰ کہ امام نکل آتا ہے۔ پس جب آدمی کسی جگہ بیٹھتا ہے اور کان اور آنکھیں امام کی طرف لگا دیتا ہے چپ رہتا ہے اور کوئی لغو کام نہیں کرتا تو اس کو اجر کا ایک گٹھا ملتا ہے اور اگر کسی جگہ بیٹھتا ہے، کان اور آنکھیں امام کی طرف لگاتا ہے مگر کوئی لغو کام کر لیتا ہے اور خاموش نہیں رہتا تو اس پر گناہ کا ایک گٹھا لاد دیا جاتا ہے۔ اور جو شخص جمعہ کے دن اپنے ساتھی کو کہتا ہے: چپ رہ تو اس کہنے والے نے بھی بے شک لغو کام کیا اور اس کو اس جمعہ کا کچھ ثواب نہیں ملتا۔ مسند احمد، ابو داؤد عن علی رضی الله عنه

۲۱۱۶۹..... ملائکہ جمعے کے دن مسجدوں کے دروازوں پر بیٹھ جاتے ہیں اور پہلے، دوسرے اور تیسرے نمبر پر آنے والوں کو لکھتے ہیں حتیٰ کہ جب امام خطبہ کے لیے نکلتا ہے تو وہ صحیفے بند کر لیتے ہیں۔ مسند احمد عن ابی امامة رضی الله عنه

۲۱۱۷۰..... اس شخص کی مثال جو نماز جمعہ کے لیے سب سے پہلے نکلے اللہ کی راہ میں اونٹ دینے والے کی سی ہے، پھر جو شخص اس کے بعد آئے اس کی مثال اللہ کی راہ میں گائے دینے والے کی سی ہے، پھر جو اس کے بعد آئے اس کی مثال مینڈھے کا ہدیہ کرنے والے کی سی ہے، پھر جو اس کے بعد آئے مرغی ہدیہ کرنے والے کی سی ہے، اور پھر جو کوئی اس کے بعد آئے اس کی مثال اللہ کی راہ میں انڈہ ہدیہ کرنے والے کی سی ہے۔

النسائی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۱۱۷۱..... جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو ملائکہ مسجد کے تمام دروازوں پر بیٹھ جاتے ہیں اور لوگوں کو حسب مراتب الاول فالاول کی ترتیب سے لکھتے ہیں۔ جب امام (منبر پر) بیٹھ جاتا ہے تو وہ اپنے صحیفے لپیٹ لیتے ہیں۔ اور آ کر خطبہ سنتے ہیں۔ اور سب سے پہلے آنے والے کی مثال (اللہ کی راہ میں) اونٹ ہدیہ کرنے والے کی سی ہے، پھر گائے ہدیہ کرنے والے کی سی ہے، پھر مینڈھا ہدیہ کرنے والے کی سی ہے، پھر مرغی ہدیہ کرنے والے کی سی ہے اور پھر انڈہ ہدیہ کرنے والے کی سی ہے۔ البخاری، مسلم، النسائی، ابن ماجة عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۱۱۷۲..... اگر کوئی گنجائش پائے تو اپنے محنت و مشقت کے کپڑوں کے علاوہ دو کپڑے (یعنی ایک جوڑا) صرف جمعہ کے لیے خاص کر دے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ابو داؤد عن یوسف بن عبد الله بن سلام، ابن ماجة عن عائشة رضی الله عنها

الاکمال

۲۱۱۷۳ تمہارے لیے ہر جمعہ میں حج اور عمرہ ہے۔ حج تو جمعہ کے لیے سب سے پہلے جانا ہے اور عمرہ جمعہ کے بعد عصر کے انتظار میں بیٹھا رہنا ہے۔ شعب الایمان للبیہقی عن سہل بن سعد

۲۱۱۷۴ تمہارے لیے ہر جمعہ کے روز حج اور عمرہ ہے۔ حج تو جمعہ کیلئے پہلے جانا ہے اور عمرہ یہ ہے کہ بندہ جمعہ کے بعد عصر تک اسی جگہ بیٹھا رہے۔

الکامل لابن عدی، السنن للبیہقی وضعفہٗ عن سہل بن سعد

۲۱۱۷۵ جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو ملائکہ مسجد کے دروازوں پر بیٹھ جاتے ہیں، لوگوں کے نام ان کے حسب مراتب لکھتے ہیں پہلے آنے والا اونٹنی کی قربانی دینے والا ہے، پھر آنے والا گائے یا اونٹ کی قربانی دینے والا ہے، پھر آنے والا بکری کی قربانی دینے والا ہے، پھر آنے والا پرندے کی قربانی دینے والا ہے اور پھر آنے والا انڈہ ہدیہ کرنے والا ہے۔ اور جب امام نکلتا ہے تو صحیفے لپیٹ لیتے ہیں۔

ابن مردویہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

فرشتوں کی مسجد میں حاضری

۲۱۱۷۶ جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو ملائکہ مسجدوں کے دروازوں پر بیٹھ جاتے ہیں اور آنے والے لوگوں کا نام لکھتے ہیں، ان کے حسب مراتب پس کوئی شخص تو اونٹ دینے والا ہوتا ہے، کوئی گائے دینے والا، کوئی بکری دینے والا، کوئی مرغی دینے والا، کوئی چڑیا دینے والا اور کوئی انڈہ خدا کی راہ میں دینے والا ہوتا ہے۔ پس جب مؤذن اذان دے دیتا ہے اور امام منبر پر بیٹھ جاتا ہے تو ملائکہ اپنے صحیفے لپیٹ لیتے ہیں اور مسجد میں داخل ہو کر ذکر اذکار سننے میں مصروف ہوجاتے ہیں۔ مسند احمد، الطحاوی، الضیاء للمقدسی فی المختارۃ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۱۱۷۷ اللہ تعالیٰ جمعہ کے روز ملائکہ کو مسجدوں کے دروازوں پر بھیجتے ہیں، جو آنے والے لوگوں میں پہلے، دوسرے، تیسرے، چوتھے، پانچویں اور چھٹے شخص کا نام علی الترتیب لکھتے ہیں۔ پس جب آنے والے ساتویں نمبر پر پہنچتے ہیں تو وہ گویا چڑیوں کو خدا کی راہ میں دینے والے ہوتے ہیں۔

الکبیر للطبرانی عن واثلۃ

۲۱۱۷۸ ملائکہ مسجد کے دروازوں پر بیٹھے آنے والوں کا نام حسب نزول لکھتے جاتے ہیں۔ فلاں شخص فلاں وقت آیا، فلاں شخص فلاں وقت آیا اور فلاں شخص اس وقت آیا جب امام خطبہ دے رہا تھا جبکہ فلاں شخص آیا تو خطبہ اس سے فوت ہوگیا تھا اور نماز اس کو مل گئی تھی۔

ابن ابی شیبہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۱۷۹ جمعہ کی مثال ایسی ہے کہ کوئی قوم بادشاہ کے پاس حاضر ہوئی، بادشاہ نے ان کے لیے اونٹ نحر (ذبح) کرایا، پھر ایک قوم آئی ان کے لیے گائے ذبح کرائی، پھر ایک قوم آئی ان کے لیے بکری ذبح کرائی، پھر ایک قوم آئی ان کے لیے شترمرغ ذبح کرایا پھر ایک قوم آئی ان کے لئے بطخ ذبح کرائی، پھر ایک قوم آئی ان کے لیے مرغی ذبح کرائی اور پھر جو قوم آئی ان کے لیے چڑیا ذبح کروائیں۔

ابن عساکر عن بشر بن عوف الدمشقی القرشی عن بکار بن تمیم عن مکحول عن واثلۃ

کلام:...... امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ میزان میں فرماتے ہیں کہ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ اس نسخے میں سو کے قریب احادیث ہیں جو تمام کی تمام موضوع (من گھڑت) ہیں۔

۲۱۱۸۰ جمعہ میں جلدی آنے والا ایسا ہے جیسے اونٹ اللہ کی راہ میں دینے والا، اس کے بعد آنے والا گائے اللہ کی راہ میں دینے والا ہے، پھر بکری اللہ کی راہ میں دینے والا اور پھر آنے والا ایسا ہے گویا مرغی کو اللہ کی راہ میں دینے والا۔ الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۱۸۱ جمعہ کو جلدی آنے والا ایسا ہے گویا اس نے اونٹ کی قربانی کی، پھر آنے والا ایسا ہے گویا اس نے گائے کی قربانی کی، پھر بکری کی اور پھر

آنے والا پرندے کی قربانی کرنے والا ہے۔ابن ابی شیبہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۱۸۲ جمعہ کو جلدی آنے والا ایسا ہے گویا اونٹ اللہ کی راہ میں دینے والا، پھر آنے والا ایسا ہے گویا گائے اللہ کی راہ میں دینے والا، پھر آنے والا ایسا ہے گویا اس نے بکری اللہ کی راہ میں دی پس جب امام منبر پر بیٹھ جاتا ہے تو صحیفے لپیٹ لیے جاتے ہیں اور ملائکہ خطبہ سننے کے لیے بیٹھ جاتے ہیں۔ابن زنجویہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۱۸۳ ...جمعہ میں پہلے آنے والا اللہ کی راہ میں اونٹ دینے والا ہے، پھر آنے والا گائے اللہ کی راہ میں دینے والا ہے پھر آنے والا بکری اللہ کی راہ میں دینے والا اور پھر آنے والا مرغی اللہ کی راہ میں دینے والا ہے۔الکبیر للطبرانی عن ابی سمرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۱۸۴ ...ملائکہ جمعہ کے دن مسجدوں کے دروازوں پر بیٹھ جاتے ہیں لوگوں کا نام ان کے آنے کی ترتیب پر لکھتے ہیں۔پس ان میں کوئی اونٹ ہدیہ کرنے والا ہے، کوئی گائے، کوئی بکری، کوئی مرغی، کوئی چڑیا اور کوئی صرف انڈہ ہدیہ کرنے والا ہے۔النسائی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۱۸۵ ...ملائکہ جمع کے دن (جمعہ کی نماز سے قبل) مسجدوں کے دروازوں پر بیٹھ جاتے ہیں جو لوگوں کی آمد کے اوقات لکھتے ہیں حتیٰ کہ امام نکل آتا ہے۔جب امام نکل آتا ہے تو ملائکہ اپنے صحیفے لپیٹ لیتے ہیں اور قلم روک لیتے ہیں تب ملائکہ یہ دعا کرتے ہیں:

اللھم ان کان مریضا فاشفہ، و ان کان ضالاً فاھدہٗ و ان کان عائلاً فاغنہ

اے اللہ! اگر وہ مریض ہو اس کو شفا دے، اگر وہ گمراہ ہو اس کو ہدایت دے اور اگر وہ فقیر اور اہل وعیال والا ہو تو اس کو مالدار کردے۔

السنن للبیھقی عن ابن عمرو

۲۱۱۸۶ ......جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو حمد کے جھنڈے ملائکہ کے سپرد کردیئے جاتے ہیں جو ہر جمعہ والی مسجد میں ان جھنڈوں کے ساتھ جاتے ہیں۔حضرت جبرئیل علیہ السلام مسجد حرام میں حاضر ہوتے ہیں ان کے ساتھ تمام نامۂ اعمال لکھنے والے فرشتے ہوتے ہیں۔ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوتے ہیں۔جن کے پاس چاندی کے اوراق والے رجسٹر اور سونے کے قلم ہوتے ہیں، یہ فرشتے لوگوں کے نام ان کی آمد کے حسب مراتب لکھتے ہیں۔پس ہر وہ شخص جو امام کے خطبے کے لیے نکلنے سے قبل نکلے سابقین میں لکھا جاتا ہے۔جو امام کے نکلنے کے بعد حاضر ہوا اس کو حاضرین خطبہ میں لکھا جاتا ہے اور جو اس کے بھی بعد میں آئے اس کو حاضرین جمعہ میں لکھا جاتا ہے۔جب امام سلام پھیر دیتا ہے تو فرشتہ لوگوں کے چہروں پر پر مارتا ہے، جو اس جمعہ میں غائب ہوتے ہیں جبکہ پہلے جمعوں میں حاضرین میں سے ہوتے تھے اس کے لیے فرشتہ دعا کرتا ہے:

اے اللہ! فلاں بندے کو ہم سابقین میں سے لکھتے تھے لیکن معلوم نہیں اس کو کس چیز نے روک لیا ہے۔اے اللہ! اگر وہ مریض ہو تو اس کو شفاء دے دے۔اگر وہ غائب ہو تو اس کو اچھی رفاقت نصیب کرا اور اگر آپ نے اس کی روح قبض کرلی ہو تو اس پر رحم فرما۔ساتھ والے فرشتے آمین کہتے جاتے ہیں۔ابو الشیخ فی الثواب عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

متفرق آداب......الاکمال

۲۱۱۸۷ ...جمعہ کے دن مؤمن کی مثال اس محرم (احرام باندھنے والے) کی ہے جو بال کاٹے اور نہ ناخن کاٹے حتیٰ کہ نماز پوری ہوجائے۔پوچھا گیا: یارسول اللہ! ہم جمعہ کے لیے کب سے تیاری کریں؟ فرمایا: جمعہ کے دن۔

ابو الحسن الصیقلی فی امالیہ و الخطیب عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۱۱۸۸ ......جمعہ میں سونا اور اونگھنا شیطان کا کام ہے۔جب کوئی اونگھے تو اپنی جگہ بدل لے۔ابن ابی شیبہ عن الحسن مرسلاً

۲۱۱۸۹ ...جب تم میں سے کوئی شخص جمعہ کے روز مسجد میں اونگھے تو وہ اس جگہ سے اٹھ کھڑا ہو۔

مسند احمد، ابن ابی شیبہ، الترمذی حسن صحیح، مستدرک الحاکم، ابن حبان، السنن للبیھقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ،

الکبیر للطبرانی عن سمرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۱۹۰..... جو شخص جمعہ کے روز اپنی مجلس سے کھڑا ہوا اور واپس آئے تو وہی اس جگہ کا زیادہ حقدار ہے۔ السنن للبیہقی عن عروۃ مرسلاً

۲۱۱۹۱..... جس نے جمعہ کی صبح کو نماز فجر سے قبل تین بار یہ کلمات کہے:

استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم و اتوب الیہ.

اللہ پاک اس کے تمام گناہ بخش دے گا خواہ وہ سمندر کی جھاگ سے زیادہ ہوں۔

ابن السنی، الاوسط للطبرانی، ابن عساکر، ابن النجار عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:..... اس روایت کی سند میں خصیب بن عبدالرحمن الجزری ہے، جس کو امام احمد نے ضعیف قرار دیا ہے جبکہ امام ابن معین نے ان کی توثیق فرمائی ہے۔

۲۱۱۹۲..... ملائکہ مسجد کے دروازوں پر لوگوں کا نام ان کی آمد کی ترتیب پر لکھتے ہیں کہ فلاں شخص اس اس وقت آیا، فلاں شخص اس اس وقت آیا، جبکہ فلاں شخص اس وقت آیا جبکہ امام خطبہ دے رہا تھا اور فلاں شخص نے نماز تو پالی مگر خطبہ اس سے فوت ہوگیا۔

۲۱۱۹۳..... جمعہ کی مثال ایسی ہے کہ کوئی قوم بادشاہ کی خدمت میں حاضر ہو۔ بادشاہ ان کی ضیافت میں اونٹ قربان کرے، پھر دوسری قوم آئے، بادشاہ ان کی ضیافت میں گائے ذبح کرے، پھر دوسری قوم آئے تو بادشاہ ان کی ضیافت میں بکری ذبح کرے، پھر دوسری قوم آئے تو بادشاہ ان کی ضیافت میں شتر مرغ ذبح کرے، پھر دوسری قوم آئے تو بادشاہ ان کے لیے بطخ ذبح کرے، پھر جو قوم آئے تو ان کے لیے بادشاہ مرغی ذبح کرے اور اس کے بعد آنے والی قوم کے لیے بادشاہ چڑیاں ذبح کرے۔

ابن عساکر عن بشر بن عوف الدمشقی القرشی عن بکار بن تمیم عن مکحول عن واثلۃ

کلام:..... امام ذھبی رحمۃ اللہ علیہ میزان میں فرماتے ہیں: اس نسخے میں (جہاں سے یہ حدیث لی گئی) سو کے قریب احادیث ہیں جو سب کی سب موضوع اور من گھڑت ہیں۔

۲۱۱۹۴..... کیا تم جمعہ کی حقیقت سے واقف ہو؟ وہ ایسا دن ہے جس میں تمہارے باپ کی تخلیق کا سامان جمع ہوا۔ میں تم کو جمعے کے بارے میں بتاتا ہوں: جو مسلمان طہارت حاصل کرے، پھر مسجد کی طرف چلے، پھر وہاں خاموش رہے حتیٰ کہ امام اپنی نماز پوری کرلے تو وہ نماز اس کے لیے اس جمعے اور اس سے پہلے جمعے کے درمیانی گناہوں کے لیے کفارہ ہوگی بشرطیکہ وہ کبیرہ گناہوں سے اجتناب برتتا ہے۔

شعب الایمان للبیہقی عن سلمان رضی اللہ عنہ

جمعہ کی نماز سے گناہوں کی مغفرت

۲۲۱۱۹۵..... کیا تو جانتا ہے جمعہ کیا ہے؟ لیکن میں جانتا ہوں کہ جمعہ کیا ہے، کوئی شخص طہارت حاصل کرے اور اچھی طرح طہارت حاصل کرے پھر جمعہ کو آئے اور خاموش رہے حتیٰ کہ امام نماز پوری کرلے تو یہ اس کے لیے اس جمعے اور ماقبل جمعے کے درمیان کے گناہوں کے لیے کفارہ ہوگا جب تک کہ وہ ہلاک کرنے والے (کبیرہ) گناہوں سے اجتناب کرتا ہے۔

(مسند احمد، النسائی، السنن لسعید بن منصور عن سلمان رضی اللہ عنہ

۲۱۱۹۶..... اے سلمان کیا تو جانتا ہے کہ جمعہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: اے سلمان! یہ جماعت کا دن ہے جس میں تمہارے باپ آدم (کی مٹی) کو جمع کیا گیا اور میں تم کو جمعے کی حقیقت کے بارے میں بیان کرتا ہوں کوئی شخص جمعے کے دن حکم کے مطابق طہارت حاصل کرتا ہے پھر اپنے گھر سے نکل کر جمعے کے لیے آتا ہے اور بیٹھ کر خاموشی سے خطبہ سنتا ہے حتیٰ کہ نماز پوری ہوجاتی ہے تو یہ جمعہ اس کے لیے پچھلے جمعے تک کے گناہوں کے لیے کفارہ بن جاتا ہے۔ مستدرک الحاکم عن سلمان رضی اللہ عنہ

۲۱۱۹۷..... جب آدمی پاکی حاصل کرتا ہے اور اچھی طرح پاکی حاصل کرتا ہے پھر جمعہ کے لیے آتا ہے اور کوئی لغو یا جہالت کا کام نہیں کرتا حتیٰ کہ

امام نماز پوری کر لیتا ہے تو یہ جمعہ اس کے لیے دوسرے جمعے تک کے گناہوں کا کفارہ بنتا ہے۔ اور جمعہ کے روز ایک ایسی گھڑی ہے کوئی بندۂ مسلمان اس گھڑی میں اللہ عزوجل سے کسی چیز کا سوال نہیں کرتا مگر اللہ پاک اس کو اس کا سوال ضرور عطا فرماتے ہیں۔ اسی طرح دوسری فرض نمازیں بھی درمیانی اوقات کے گناہوں کے لیے کفارہ ہیں۔ مسند احمد، ابن خزیمہ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۱۱۹۸۔۔۔ جو پاکی حاصل کرے اور اچھی طرح پاکی حاصل کرے پھر جمعہ میں آئے اور کوئی لہو ولعب کرے اور نہ جہالت کا کام کرے تو یہ اس کے لیے دونوں جمعوں کے درمیان کے لیے کفارہ ہوگا اسی طرح پانچوں نمازیں بھی درمیانی اوقات کے لیے کفارہ ہیں اور جمعہ (کے دن) میں ایک ایسی گھڑی ہے کہ مسلمان بندہ اس گھڑی میں اللہ عزوجل سے جس خیر کا سوال کرتا ہے اللہ پاک اس کو ضرور عطا کرتے ہیں۔

مصنف ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۱۱۹۹۔۔۔ اے سلمان! جمعہ کا دن کیا ہے؟ میں نے تین بار عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: اے سلمان جمعے کے دن میں تمہارا باپ یا فرمایا تمہارے ماں باپ (کی مٹی) کو جمع کیا گیا تھا۔ پس جو شخص جمعہ کے دن طہارت و نظافت حاصل کرے جیسے اس کا حکم دیا گیا ہے پھر وہ گھر سے نکلے اور جمعے میں حاضر ہو اور وہاں بیٹھ کر خاموش رہے حتیٰ کہ نماز پوری ہو جائے تو یہ جمعہ اس کے لیے پچھلے جمعے تک کے گناہوں کے لیے کفارہ بن جائے گا۔ الکبیر للطبرانی عن سلمان رضی اللہ عنہ

۲۱۲۰۰۔۔۔ اے سلمان! جانتا ہے جمعہ کا دن کیا حقیقت رکھتا ہے؟ میں نے عرض کیا: یہ وہ دن ہے ناں، جس میں اللہ نے آپ کے والدین کو جمع کیا تھا: ارشاد فرمایا نہیں، میں تم کو جمعے کی حقیقت بیان کرتا ہوں۔ کوئی مسلمان طہارت حاصل کرے اور اپنے پاس موجود سب سے اچھے کپڑے زیب تن کرے اور اگر گھر والوں کے پاس خوشبو ہو تو وہ بھی لگائے ورنہ پانی کے چھینٹے مارلے پھر مسجد میں آئے اور خاموش رہے حتیٰ کہ امام نکلے اور نماز پڑھا دے تو اس کی یہ نماز دوسرے جمعے تک کے گناہوں کے لیے کفارہ بن جائے گی جب تک کہ وہ کبیرہ گناہوں سے بچتا رہے اور یہ حکم ساری زندگی کا ہے۔ الکبیر للطبرانی عن سلمان رضی اللہ عنہ

۲۱۲۰۱۔۔۔ اے مسلمانوں کے گروہ! تم میں کسی شخص پر کوئی حرج (اور گناہ) نہیں ہے کہ وہ خاص جمعے کے لیے دو کپڑے (یعنی ایک جوڑا) مختص کرلے جو اس کے کام کے کپڑوں کے سوا ہو۔ اور خوشبو بھی اگر میسر ہو اور تم پر مسواک تو لازم ہے۔

شعب الایمان للبیهقی عن انس رضی اللہ عنہ موقوفاً

۲۱۲۰۲۔۔۔ خطبہ میں حاضر ہو جاؤ اور امام کے قریب رہو۔ بے شک کوئی آدمی مسلسل پیچھے رہتا ہے حتیٰ کہ جنت میں بھی اس کو پیچھے کر دیا جاتا ہے خواہ وہ جنت میں داخل ہو جائے۔ مسند احمد، ابن داؤد، السنن للبیهقی، مستدرک الحاکم عن سمرۃ رضی اللہ عنہ

چوتھی فصل...... جمعہ میں ممنوع باتوں کا بیان

۲۱۲۰۳۔۔۔ جو جمعہ کے دن لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہے اور امام کے نکلنے کے بعد دو آدمیوں کے درمیان (بیٹھ کر) جدائی ڈالتا ہے وہ ایسا ہے جیسے جہنم میں اپنی آنتیں کھینچنے والا شخص۔ مسند احمد، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم عن الارقم

۲۱۲۰۴۔۔۔ بیٹھ جا! تو نے لوگوں کو اذیت دی اور تکلیف پہنچائی ہے۔ آپ ﷺ نے یہ ارشاد اس شخص کو فرمایا جو جمعہ کے دن لوگوں کو پھلانگ رہا تھا۔

مسند احمد، ابو داؤد، النسائی، مستدرک الحاکم، السنن للبیهقی عن عبد اللہ بن بسر، ابن ماجہ عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۱۲۰۵۔۔۔ جمعہ کے دن امام جب نماز کے لیے نکلے تو اس سے دوسروں کی (انفرادی) نمازیں ٹوٹ جاتی ہیں۔ اسی طرح جب امام خطبہ وغیرہ ارشاد کرتا ہے تو دوسروں کی بات چیت ختم ہو جاتی ہے۔ السنن للبیهقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۲۰۶۔۔۔ اس شخص کی مثال جو جمعہ کے دن امام کے خطبہ دیتے وقت بات چیت کرے اس گدھے کی ہے جس نے کتابیں لاد رکھی ہوں۔ اور جو شخص کسی کو کہے: چپ ہو جا اس کا بھی جمعہ نہیں ہے۔ مسند احمد عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۱۲۰۷..... جمعہ کے دن جب امام خطبہ دے رہا ہو اس وقت جو کسی کو چپ کرانے کے لیے بھی کہے چپ ہو جا اس نے بھی لغو کام کیا۔

الترمذی، النسائی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۱۲۰۸..... حضور ﷺ نے امام کے خطبہ دیتے وقت حبوہ باندھ کر بیٹھنے سے منع فرمایا۔

مسند احمد، ابو داؤد، الترمذی، مستدرک الحاکم عن معاذ بن انس رضی الله عنه

فائدہ:..... حبوہ کہتے ہیں اکڑوں بیٹھ کر سرینیں زمین پر رکھ دی جائیں اور ہاتھوں کا حلقہ بنا کر ٹانگوں کے گرد باندھ لیا جائے۔ یا کسی کپڑے کے ساتھ کمر اور ٹانگوں کو باندھ لیا جائے۔

۲۱۲۰۹..... جب تم میں سے کوئی شخص جمعہ کے دن حاضر ہو تو کسی کو بھی اس کی جگہ سے کھڑا کر کے خود وہاں نہ بیٹھے۔

الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن جابر رضی الله عنه

۲۱۲۱۰..... کوئی شخص جمعہ کے روز اپنے بھائی کو اس کی جگہ سے نہ اٹھائے کہ پھر اس جگہ خود بیٹھ جائے، ہاں یہ کہے: تھوڑا تھوڑا سمٹ کر بیٹھ جاؤ۔

مسلم عن جابر رضی الله عنه

الاکمال

۲۱۲۱۱..... جب آدمی جمعے کے روز اپنے ساتھی کو کہے حالانکہ امام خطبہ دے رہا ہو کہ چپ ہو جا تو اس نے لغو کام کیا حتیٰ کہ خطبہ پورا ہو۔

الخطیب عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۱۲۱۲..... جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو اور امام منبر پر ہو تو اس وقت اس کے لیے کوئی نماز درست نہیں اور نہ کسی سے بات چیت کرنا جائز ہے حتیٰ کہ امام فارغ ہو جائے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی الله عنه

۲۱۲۱۳..... جو جمعہ کے دن امام کے خطبہ کے دوران کلام کرے وہ کتابیں اٹھانے والے گدھے کی طرح ہے اور جو اس کو چپ ہونے کا کہے اس کا بھی جمعہ (قبول) نہیں۔ مصنف ابن ابی شیبه عن ابن عباس رضی الله عنه

۲۱۲۱۴..... جمعہ کے دن (دوران خطبہ) کوئی شخص اپنے بھائی سے بات نہ کرے۔ ابو عوانه عن جابر رضی الله عنه

۲۱۲۱۶..... ابی (الدرداء رضی اللہ عنہ) نے سچ کہا۔ پس جب تو امام کو خطبہ دیتے سنے تو چپ ہو جب تک کہ امام فارغ نہ ہو جائے۔

مسند احمد عن ابی الدرداء رضی الله عنه

۲۱۲۱۷..... وہ خاموش شخص جس کو خطبہ کی آواز سنائی نہ دے رہی ہو اس کا اجر اس شخص کا ہے جو خاموشی کے ساتھ سن رہا ہو۔

الجامع لعبدالرزاق عن عبدالرحمن بن اسلم مرسلاً، الجامع لعبدالرزاق عن عثمان بن عفان موقوفاً

۲۱۲۱۸..... امام کے نکلنے کے بعد جو شخص لوگوں کی گردنیں پھلانگے یا دو شخصوں کے درمیان بیٹھے وہ اس شخص کی طرح ہے جو جہنم میں اپنی آنتیں کھینچتا پھر رہا ہو۔ الکبیر للطبرانی عن عثمان بن الازرق

۲۱۲۱۹..... وہ شخص جو جمعہ کے دن لوگوں کی گردنیں پھلانگے اور دو آدمیوں کے درمیان جدائی ڈالے اس شخص کی مانند ہے جو جہنم میں اپنی آنتیں گھسیٹتا پھرے گا۔ ابو نعیم عن الارقم بن الارقم

۲۱۲۲۰..... کوئی شخص پہلے تاخیر کرتا ہے پھر لوگوں کو پھلانگتا ہوا آگے آتا ہے اور ان کو ایذاء دیتا ہے۔ الاوسط للطبرانی عن ابن عباس رضی الله عنه

۲۱۲۲۱..... بیٹھ جا! تو نے لوگوں کو ایذاء دی ہے اور ان کو پیچھے کر کے تکلیف میں مبتلا کیا ہے۔ ابن ماجه عن جابر رضی الله عنه

فائدہ:..... ایک شخص جمعے کے دن مسجد میں داخل ہوا، رسول اللہ ﷺ خطبہ دے رہے تھے۔ وہ لوگوں کی گردنیں پھلانگ کر آگے آنے لگا

تب آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔

مسند احمد، ابو داؤد، النسائی، ابن خزیمہ، ابن حبان، مستدرک الحاکم، البخاری ومسلم، الضیاء عن عبد اللہ بن بسر

۲۱۲۲۲ میں نے تجھے لوگوں کی گردنیں پھلانگتا دیکھا ہے اور یہ تو نے ان کو ایذاء دی ہے۔ جس نے مسلمانوں کو ایذاء دی اس نے مجھے ایذاء دی، جس نے مجھے ایذاء دی اس نے اللہ عزوجل کو ایذاء دی۔ شعب الایمان للبیھقی عن انس رضی اللہ عنہ

خطبہ کے آداب......الاکمال

۲۱۲۲۳ ... بے شک خطبہ کو مختصر کرنا اور نماز کو طول دینا آدمی کے فقیہ ہونے کی علامت ہے۔ پس نماز کو لمبا کرو اور خطبہ کو مختصر کرو۔ اور بعضے بیان جادو انگیز ہوتے ہیں اور تمہارے بعد ایسے لوگ آئیں گے جو خطبوں کو طویل کریں گے اور نماز کو مختصر کریں گے۔

البزار عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

جمعہ کی سنت......الاکمال

۲۱۲۲۴ جو جمعہ کے بعد نماز پڑھنا چاہے وہ چار رکعات پڑھے، اگر کسی کو کسی کام کی جلدی ہو تو وہ دو رکعات ادا کرلے۔

الخطیب عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۲۲۵ جو نفل نماز پڑھنا چاہے وہ جمعہ سے پہلے چار رکعات اور جمعہ کے بعد چار رکعات پڑھ لے۔

ابن النجار عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۲۲۶ جو شخص تم میں سے جمعہ کے بعد نماز پڑھے وہ چار رکعات پڑھے اگر اس کو کوئی کام ہو تو دو رکعت مسجد میں اور دو رکعات گھر میں پڑھ لے۔

ابن حبان عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

پانچویں فصل......جمعہ کے دن غسل کے بارے میں

۲۱۲۲۷ جس نے جمعہ کے دن غسل کیا اور اچھی طرح غسل کیا، پاکی حاصل کی اور اچھی طرح پاکی حاصل کی، اپنے پاس موجود کپڑوں میں سے اچھے کپڑے زیب تن کیے اور گھر میں موجود خوشبو لگائی یا تیل لگایا پھر مسجد میں آیا اور کوئی لغو کام نہ کیا اور نہ دو آدمیوں کے درمیان (بیٹھ کر) جدائی ڈالی تو اللہ پاک اس جمعے اور دوسرے جمعے کے دوران اس کے گناہوں کو معاف فرمادیں گے۔

مسند احمد، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۲۱۲۲۸ جس شخص نے جمعہ کے دن جنابت والا غسل کیا، پھر پہلی گھڑی میں جمعہ کے لیے گیا، گویا اس نے اللہ کی راہ میں اونٹ دیا۔ جو دوسری گھڑی میں گیا گویا اس نے اللہ کی راہ میں گائے دی۔ جو تیسری گھڑی میں گیا گویا اس نے اللہ کی راہ میں سینگوں والے مینڈھا دیا۔ جو چوتھی گھڑی میں گیا اس نے مرغی اللہ کی راہ میں دی۔ اور جو پانچویں گھڑی میں گیا گویا اس نے اللہ کی راہ میں انڈہ ہدیہ کیا۔ پس جب امام آتا ہے تو ملائکہ خطبہ سننے کے لیے اندر حاضر ہو جاتے ہیں۔

البخاری، مسلم، ابو داؤد، الترمذی، النسائی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۲۲۹ جس نے جمعہ کے دن غسل کیا پھر جمعہ کو آیا اور مقدر میں لکھی نماز پڑھی پھر چپ رہا حتیٰ کہ امام خطبہ سے فارغ ہو گیا پھر اس کے ساتھ نماز پڑھی تو اس کے دوسرے جمعے تک اور مزید تین ایام تک کے گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔ مسلم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۲۳۰......جو جمعہ کے دن غسل کرے، مسواک کرے، خوشبو لگائے اگر اس کے پاس موجود ہو اور موجودہ کپڑوں سے عمدہ ترین کپڑے زیب تن کرے۔ پھر گھر سے نکلے اور مسجد میں آئے۔ اور لوگوں کی گردنیں نہ پھلانگے۔ پھر جو اللہ چاہے نماز پڑھے۔ پھر امام نکلے تو خاموش رہے حتی کہ امام نماز سے فارغ ہو جائے تو یہ جمعہ دوسرے جمعہ تک اس کے گناہوں کے لیے کفارہ ثابت ہوگا۔

مسند احمد، ابوداؤد، الصحیح لابن حبان، مستدرک الحاکم عن ابی سعید و ابی هریرة رضی الله عنهما

۲۱۲۳۱...... جس نے جمعہ کے دن غسل کیا، خوشبو لگائی اگر موجود ہو اور اچھے کپڑے زیب تن کیے پھر لوگوں کی گردنوں کو نہ پھاندا اور نہ خطبہ کے وقت کوئی لغو کام کیا تو یہ اس کے دونوں جمعوں کے درمیان گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا۔ اور جس نے لغو بے کار کام کیا اور لوگوں کی گردنوں کو پھلانگا تو اس کے لیے فقط ظہر کی نماز ہوگی۔ ابوداؤد عن ابن عمر رضی الله عنه

۲۱۲۳۲...... جب تم میں سے کوئی شخص جمعہ کو آئے تو غسل کرلے اور پاکی وصفائی حاصل کرلے۔ ابن عساکر عن ابن عمر رضی الله عنه

۲۱۲۳۳...... جب تم میں سے کوئی شخص جمعہ کے لیے جانا چاہے تو غسل کرلے۔ البخاری عن عمر رضی الله عنه

۲۱۲۳۴...... جمعہ کے روز غسل کرو اور اپنے سروں کو دھوؤ خواہ تم کو جنابت نہ پیش آئی ہو اور خوشبو لگاؤ۔

مسند احمد، ابن حبان عن ابن عباس رضی الله عنه

غسل جمعہ کا اہتمام

۲۱۲۳۵......اے لوگو! جب یہ دن ہو تو غسل کرلو اور جس کے پاس جو عمدہ ترین خوشبو یا تیل ہو وہ لگالے۔

ابوداؤد، مستدرک الحاکم عن ابن عباس رضی الله عنه

۲۱۲۳۶...... جمعہ کے دن ہر بالغ شخص پر غسل لازم ہے اسی طرح ہر بالغ عورت پر بھی۔ ابن حبان عن ابن عمر رضی الله عنه

۲۱۲۳۷...... جو جمعہ کو آئے پہلے غسل کرلے۔ مسند احمد، النسائی، ابن ماجه عن عمر رضی الله عنه

۲۱۲۳۸ ... جس نے جمعہ کے دن غسل کرایا اور غسل کیا پھر دوسروں کو جلدی نکالا اور خود بھی جمعہ کے لیے جلدی نکلا اور پیدل چل پڑا، سواری پر سوار نہ ہوا۔ اور امام کے قریب ہو کر بیٹھا اور اس کی طرف توجہ کے ساتھ کان لگائے اور خاموش رہا، کوئی لغو بے کار کام نہ کیا تو اس کو ہر قدم کے بدلے جو وہ گھر سے مسجد تک اٹھائے ایک سال کے روزوں اور نمازوں کا اجر ہے۔

مسند احمد، ابوداؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجه، مستدرک الحاکم، ابن حبان عن اوس بن اوس

۲۱۲۳۹......کوئی شخص جمعہ کے دن غسل کرتا ہے اور وسعت کے بقدر طہارت حاصل کرتا ہے پھر تیل یا خوشبو لگاتا ہے، پھر گھر سے نکل کر مسجد میں دو آدمیوں کے درمیان جدائی نہیں ڈالتا پھر مقدور بھر نماز پڑھتا ہے پھر جب تک امام خطبہ دے خاموش رہتا ہے تو اس کے دوسرے جمعہ تک کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ مسند احمد، البخاری عن سلمان رضی الله عنه

۲۱۲۴۰ ... جمعہ کے دن غسل کرنا ہر بالغ شخص پر واجب ہے۔

مؤطا امام مالک، مسند احمد، ابوداؤد، النسائی، ابن ماجه عن ابی سعید رضی الله عنه

۲۱۲۴۱ ... جمعہ کے دن غسل کرنا جنابت کے غسل کی طرح واجب ہے۔ الرافعی عن ابی سعید رضی الله عنه

۲۱۲۴۲...... جمعہ کے روز غسل کرو، بے شک جس نے جمعہ کے روز غسل کیا اس کے لیے جمعہ سے جمعہ تک اور مزید تین یوم کا کفارہ ہوگا۔

الکبیر للطبرانی عن ابی امامة رضی الله عنه

۲۱۲۴۳...... جمعہ کے دن غسل ضرور کرو خواہ تم کو ایک پیالہ پانی ایک دینار کے عوض ملے۔

الکامل لابن عدی عن انس، مصنف ابن ابی شیبه عن ابی هریرة رضی الله عنه موقوفاً

۲۱۲۴۴ ... جو جمعہ کے دن غسل کرے وہ دوسرے جمعہ تک طہارت میں رہے گا۔مستدرک الحاکم عن ابی قتادہ

۲۱۲۴۵ ... اللہ کا ہر مسلمان بندے پر یہ حق ہے کہ وہ ہر سات دنوں میں سے ایک دن غسل کرلے اور اپنے سر اور جسم کو دھوئے۔
البخاری، مسلم عن ابی هريرة رضی الله عنه

۲۱۲۴۶ ... جمعہ کے دن غسل کرنا گناہوں کو بالوں کی جڑوں تک سے کھینچ کر نکال دیتا ہے۔الکبیر للطبرانی عن ابی امامة رضی الله عنه

۲۱۲۴۷ ... ہر مسلمان بندہ پر ہر سات دنوں میں ایک دن غسل کرنا لازم ہے اور وہ جمعہ کا دن ہے۔
مسند احمد، النسائی، ابن حبان عن جابر رضی الله عنه

۲۱۲۴۸ ... جمعہ کے دن غسل کرنا سنت ہے۔الکبیر للطبرانی، حلیة الاولیاء عن ابن مسعود رضی الله عنه

۲۱۲۴۹ ... ہر مسلمان پر سات دنوں میں اپنے جسم اور بالوں کو دھونا واجب ہے۔الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی الله عنه

۲۱۲۵۰ ... جمعہ کے دن ہر بالغ شخص پر غسل کرنا واجب ہے نیز یہ کہ مسواک کرے اور اگر خوشبو ہو تو وہ بھی لگائے۔
مسند احمد، البخاری، مسلم، ابوداؤد عن ابی سعید رضی الله عنه

۲۱۲۵۱ ... جمعہ کے دن غسل کرنا ہر بالغ شخص پر لازم ہے۔ نیز مسواک کرنا اور خوشبو لگانا اگر میسر ہو خواہ اپنی عورت کی خوشبو ہو تو اس کو زیادہ لگالے۔(کیونکہ خواتین کی خوشبو ہلکی ہوتی ہے)۔النسائی، ابن حبان عن ابی سعید رضی الله عنه

۲۱۲۵۲ ... ان دنوں میں غسل کرنا واجب ہے: جمعہ، عید الفطر، عید الاضحیٰ اور عرفہ کے دنوں میں۔
مسند الفردوس للدیلمی عن ابی هريرة رضی الله عنه

۲۱۲۵۳ ... تین چیزیں ہر مسلمان پر حق ہیں: جمعہ کے دن غسل کرنا مسواک کرنا اور خوشبو لگانا اگر میسر ہو۔ابن ابی شیبه عن رجل

۲۱۲۵۴ ... جس نے جمعہ کے دن وضو پر اکتفاء کیا اچھا کیا اور جس نے غسل کیا یہ زیادہ افضل ہے۔
مسند احمد، ابوداؤد، الترمذی، النسائی، ابن خزیمه عن سمرة رضی الله عنه

الاکمال

۲۱۲۵۵ ... اے گروہ مسلمان! تم میں سے جو شخص جمعہ کو آئے وہ غسل کرلے اور اگر خوشبو میسر ہو تو اس کو لگانے میں کوئی حرج نہیں اور مسواک تو تم پر لازم ہے۔الکبیر للطبرانی عن ابی ایوب رضی الله عنه

۲۱۲۵۶ ... اے مسلمانوں کی جماعت! اس دن کو اللہ نے تمہارے لیے عید کا دن بنایا ہے، لہٰذا اس روز غسل کرلیا کرو اور تم پر مسواک بھی لازم ہے۔
السنن للبیهقی عن ابی هريرة رضی الله عنه

۲۱۲۵۷ ... جب تم میں سے کسی پر جمعہ آئے تو وہ غسل ضرور کرلے۔
ابوداؤد عن عمر رضی الله عنه، ابوداؤد، الترمذی، مستدرک الحاکم عن ابی هريرة رضی الله عنه

۲۱۲۵۸ ... جب کوئی جمعہ میں آنا چاہے تو پہلے غسل کرلے۔مسلم عن ابن عمر رضی الله عنه

۲۱۲۵۹ ... جب تم میں سے کوئی جمعہ کو آئے تو پہلے جنابت والا غسل کرلے۔ابوبکر العاقولی فی فوائده عن عمر رضی الله عنه

۲۱۲۶۰ ... جب تم جمعہ کو آؤ تو پہلے غسل کرلو۔شعب الایمان للبیهقی عن ابن عمر رضی الله عنه

۲۱۲۶۱ ... جمعہ کے دن غسل کرو خواہ ایک پیالہ پانی ایک دینار کے عوض ملے۔
الکامل لابن عدی، الدیلمی عن انس رضی الله عنه، ابن ابی شیبه عن ابی هريرة رضی الله عنه موقوفاً

۲۱۲۶۲ ... مسلمانوں پر یہ حق ہے کہ وہ جمعہ کے دن غسل کریں اور خوشبو لگائیں اگر میسر ہو۔اور اگر خوشبو میسر نہ ہو تو پانی بھی ان کے لیے بمنزلہ

خوشبو ہے۔مسند احمد، الترمذی حسن، ابن ابی شیبه، الطحاوی عن البراء رضی الله عنه

۲۱۲۶۳..... ہر مسلمان پر اللہ تعالیٰ کا یہ حق ہے کہ وہ ہر سات دنوں میں سے ایک دن غسل کرلے۔اور اگر اس کو خوشبو میسر ہو تو وہ بھی لگائے۔

ابن حبان عن ابن عمر رضی الله عنه

۲۱۲۶۴..... ہر مسلمان پر اللہ کا یہ حق ہے کہ وہ سات دنوں میں سے ایک دن ضرور غسل کرلے اور جسم کا ہر حصہ دھوئے،مسواک کرے اور خوشبو میسر ہو تو وہ بھی لگائے۔ابن عساکر عن ابی هريرة رضی الله عنه

۲۱۲۶۵..... یہ عید کا دن ہے، اللہ نے اس کو لوگوں کے لیے عید بنایا ہے پس جو جمعہ کو آئے وہ غسل کرلے، اگر خوشبو میسر ہو تو وہ بھی لگالے اور تم پر مسواک لازم ہے۔مؤطا امام مالك، الشافعی، السنن للبیهقی عن عبید بن السائب مرسلاً، ابونعیم فی كتاب السواك عن عبید بن السباق عن ابن عباس رضی الله عنه، ابن عبدالبر عن ابی هريرة رضی الله عنه وابی سعيد، السنن للبیهقی عن انس رضی الله عنه

۲۱۲۶۶..... مردوں اور عورتوں میں سے جو بھی جمعہ کو آئے وہ غسل کرلے اور جو جمعہ کو نہ آئے مرد ہو یا عورت اس پر غسل نہیں۔

السنن للبیهقی ابن حبان عن ابن عمر رضی الله عنه

۲۱۲۶۷..... جو جمعہ کو آئے اور وضو کرے تو اچھا ہے لیکن جو غسل کرے وہ زیادہ افضل ہے۔

ابن جرير عن ابی مسعود رضی الله عنه وعن ابی هريرة رضی الله عنه وعن انس رضی الله عنه

۲۱۲۶۸..... جو شخص جمعہ کے دن غسل کرتا ہے اللہ پاک اس سے سارے گناہ نکال دیتے ہیں پھر اس کو کہا جاتا ہے، نئے سرے سے عمل کر۔

الديلمی عن ابن عمر رضی الله عنه

۲۱۲۶۹..... جس شخص نے جمعہ کے دن پاکی حاصل کی اور ثواب کی خاطر غسل کیا حالانکہ اس کو جنابت لاحق نہ تھی تو اس کے ہر بال کے بدلے جو سر، داڑھی یا جسم کے کسی حصہ کا ہو اور تر ہو جائے ایک نیکی ہے۔الحاكم فی التاريخ عن ابن عباس رضی الله عنه وابی هريرة رضی الله عنه

۲۱۲۷۰..... تم میں سے جو شخص جمعہ کو آئے وہ غسل کرلے۔

الشيرازی فی الالقاب عن عثمان رضی الله عنه، الكبير للطبرانی، النسائی عن ابن عمر رضی الله عنه

۲۱۲۷۱..... تم میں سے جو جمعہ کو حاضر ہو وہ جنابت کی طرح کا غسل کرلے۔الخطيب عن ابی هريرة رضی الله عنه

۲۱۲۷۲..... جو جمعہ کو آئے وہ غسل کرلے۔ابن حبان عن ابن عمر رضی الله عنه

۲۱۲۷۳..... جمعہ کے دن ہر بالغ پر غسل واجب ہے۔ابن جرير فی تهذيبه عن ابی سعيد وعن ابی هريرة رضی الله عنهما

۲۱۲۷۴..... جمعہ کے حق میں سے مسواک اور غسل ہے۔اور جو خوشبو پائے لگالے۔الكبير للطبرانی عن سهل بن حنيف

۲۱۲۷۵..... تین چیزیں ہر مسلمان پر حق ہیں جمعہ کے دن غسل کرنا، مسواک کرنا اور خوشبو لگانا اگر میسر ہو۔

مصنف ابن ابی شيبه عن رجل من الانصار من الصحابة رضی الله عنهم

۲۱۲۷۶..... ہر مسلمان پر یہ حق ہے کہ جمعہ کے دن غسل کرے، مسواک کرے اور خوشبو لگائے اگر گھر والوں کے پاس میسر ہو۔

مسند احمد، السنن للبیهقی عن رجل من الانصار من الصحابة رضی الله عنهم

۲۱۲۷۷..... ہر مسلمان پر سات دنوں میں سے ایک دن غسل کرنا لازم ہے اور وہ دن جمعہ کا دن ہے۔

(ابن ابی شيبه عن جابر رضی الله عنه وهو صحيح

۲۱۲۷۸..... ہر مسلمان پر حق ہے کہ وہ سات دنوں میں غسل کرلے اور خوشبو میسر ہو تو وہ بھی لگالے۔ابن حبان عن ابی هريرة رضی الله عنه

۲۱۲۷۹..... ہر مسلمان پر اللہ کا یہ حق ہے کہ وہ سات دنوں میں ایک دن ضرور غسل کرے اور اپنے سر اور جسم کو دھوئے۔

البخاری عن ابی هريرة رضی الله عنه

۲۱۲۸۰۔۔۔ ہر سات دنوں میں جمعہ کے دن ہر مسلمان پر غسل کرنا ضروری ہے۔
مسند احمد، عبد بن حمید، الطحاوی، السنن لسعید بن منصور عن جابر رضی اللہ عنہ
۲۱۲۸۱۔۔۔ جمعہ کے دن ہر بالغ پر غسل کرنا ضروری ہے۔مؤطا امام مالک، مسند احمد، مسند الدارمی، الشافعی، ابو داؤد، النسائی، مسلم، ابن الجارود، ابن خزیمہ، الطحاوی، ابن حبان عن ابی سعید رضی اللہ عنہ
۲۱۲۸۲۔۔۔ ہر بالغ پر جمعہ کے دن غسل کرنا جنابت کے غسل کی طرح ضروری ہے۔ابن حبان عن ابی سعید رضی اللہ عنہ
۲۱۲۸۳۔۔۔ جمعہ کا غسل ہر مسلم پر واجب ہے۔البغوی عن ابن الدنیا
۲۱۲۸۴۔۔۔ کاش تم اس دن طہارت حاصل کرتے۔البخاری، ابن حبان عن عائشہ رضی اللہ عنہا
۲۱۲۸۵۔۔۔ اے لوگو! جب تم جمعہ کو آؤ تو غسل کرو اور اگر کسی کے پاس خوشبو میسر ہو تو وہ بھی لگا لے۔مسند احمد عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
۲۱۲۸۶۔۔۔ اے سلمان! جانتا ہے جمعہ کیا ہے؟ اس دن تمہارے باپ آدم کی مٹی جمع کی گئی۔ پس جس نے جمعہ کے دن غسل کیا پھر مسجد میں آیا تو اس کی بخشش کردی جائے گی۔الکبیر للطبرانی عن سلمان رضی اللہ عنہ
۲۱۲۸۷۔۔۔ مسلمان جب جمعہ کے دن غسل کرتا ہے پھر مسجد کی طرف آتا ہے اور کسی کو اذیت نہیں دیتا، اگر امام نہ نکلا ہو تو مقدور بھر نماز پڑھتا ہے اور اگر امام نکل چکا ہو تو بیٹھ جائے اور کان لگا کر خطبہ سنے اور خاموش رہے حتیٰ کہ امام خطبہ اور جمعہ سے فارغ ہو تو اگر اس کے تمام گناہوں کی بخشش نہ ہوئی تب بھی پچھلے جمعے تک کے گناہوں کے لیے کفارہ ہو جائے گا۔مسند احمد عن نبیشۃ
۲۱۲۸۸۔۔۔ جس نے جمعے کے دن غسل کیا وہ دوسرے جمعے تک پاک رہے گا۔ابن حبان عن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ
فائدہ:۔۔۔۔ یعنی اگر اس کو جنابت لاحق نہ ہوئی تو یہ غسل اس کے لیے دوسرے جمعے تک کافی ہے۔
۲۱۲۸۹۔۔۔ جس نے جمعے کے دن غسل کیا، عمدہ کپڑے پہنے، جلدی جمعہ کو گیا اور امام کے قریب رہا یہ عمل دوسرے جمعے تک کے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا۔ابن مندہ، ابو نعیم، ابن عساکر عن یحییٰ بن عبدالرحمن بن حاطب بن ابی بلتعہ عن ابیہ عن جدہ قال ابن مندہ غریب
کلام:۔۔۔۔ ابن مندہ فرماتے ہیں: یہ روایت ضعیف ہے۔
۲۱۲۹۰۔۔۔ جس نے جمعہ کے دن جنابت کی طرح کا غسل کیا، تیل یا خوشبو جو میسر ہو لگائی موجود عمدہ کپڑے پہنے پھر جمعہ کو آیا اور دو آدمیوں کے درمیان (بیٹھ کر ان کے درمیان) افتراق پیدا نہ کیا اور مقدر میں لکھی نماز (نفل) پڑھی۔ پھر جب امام نکلا تو خاموش رہا اور توجہ کے ساتھ خطبہ سنا تو اس کے دوسرے جمعے تک کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔
مسند ابو داؤد الطیالسی، الدارمی، ابن حبان، ابن زنجویہ، الکبیر للطبرانی، السنن للبیھقی عن سلمان رضی اللہ عنہ
۲۱۲۹۲۔۔۔ جس نے جمعہ کے دن غسل کیا، اچھے کپڑے زیب تن کیے اور خوشبو میسر ہو تو لگالے پھر جمعہ کو نکلے اور پروقار رہے، کسی کی گردن نہ پھلانگے اور نہ کسی کو ایذاء دے، پھر جو ہو سکے نماز پڑھے پھر امام کا انتظار کرے حتیٰ کہ امام نماز پوری کرلے تو اس کے دونوں جمعوں کے درمیان کے گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ
۲۱۲۹۳۔۔۔ جس نے جمعے کے دن غسل کیا اور اچھی طرح غسل کیا، اچھے کپڑے زیب تن کیے اور اپنے گھر کی خوشبو یا تیل لگایا تو اس کے دوسرے جمعے تک کے گناہ بخش دیئے جائیں گے مزید اس کے بعد تین دنوں کے گناہ بھی بخش دیئے جائیں گے۔ابن حبان عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ
۲۱۲۹۴۔۔۔ جس نے جمعہ کے دن غسل کیا اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے، پھر وہ جمعہ کے لیے نکلا تو ہر قدم کے بدلے بیس سال کی نیکیاں لکھی جائیں گی پھر جب وہ نماز پڑھ کر لوٹے گا تو دو سو سال کے نیک اعمال کے بقدر ثواب اس کے لیے لکھا جائے گا۔الدارقطنی فی العلل، وقال غیر ثابت، الکبیر للطبرانی، ابن النجار عن ابی بکر وعمران بن حصین معاً، مسند احمد، ابن حبان عن ابن الدرداء رضی اللہ عنہ
کلام:۔۔۔۔ یہ حدیث غیر ثابت ہے۔العلل للدارقطنی
۲۱۲۹۵۔۔۔ جب جمعہ کا دن ہو کوئی سر دھوئے پھر غسل کرے اور جلدی جمعہ کو جائے امام کے قریب رہے اور خاموش ہو کر خطبہ سنے تو اس کو ہر قدم

کے عوض جو وہ جمعہ کے لیے اٹھائے گا ایک سال کے روزہ کا ثواب ہے۔الکبیر للطبرانی عن اوس بن اوس

۲۱۲۹۶.... جس نے غسل کیا اور خوب اچھی طرح غسل کیا، جلدی جمعہ کو گیا، امام کے قریب رہا، خاموشی کے ساتھ خطبہ سنا اور جمعہ کے دن کوئی لغو کام نہ کیا اللہ پاک اس کے ہر قدم کے بدلے جو وہ مسجد کی طرف اٹھائے گا ایک سال کے روزوں اور عبادت کا ثواب لکھے گا۔

الکبیر للطبرانی عن اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحة عن ابیه عن جده

۲۱۲۹۷.... جس نے جمعہ کے دن غسل کیا اور خوب اچھی طرح غسل کیا، پھر جلدی جمعہ کو آیا اور شروع حصہ میں بیٹھا، امام کے قریب ہو کر اور امام کے خطبہ پر خاموش رہا تو اس کے لیے ہر اٹھنے والے قدم کے عوض ایک سال کے روزوں اور عبادت کا ثواب لکھا جائے گا۔ اور یہ اللہ کے لیے آسان ہے۔الکبیر للطبرانی عن اوس بن اوس

۲۱۲۹۸.... جس نے جمعہ کے دن غسل کیا اور خوب اچھی طرح غسل کیا اور سویرے جمعہ میں آیا، امام کے قریب رہا اور توجہ سے خطبہ سنا تو اس کو اجر کے دو گٹھے ملیں گے۔الکبیر للطبرانی عن ابی امامة رضی اللہ عنه

۲۱۲۹۹ جس نے اچھی طرح غسل کیا اور سویرے جمعہ میں آیا اور آگے آکر بیٹھا، خاموش رہ کر خطبہ سنا اس کے دوسرے جمعے تک کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔الخطیب عن ابی هدبه عن انس رضی اللہ عنه

۲۱۳۰۰. جس نے جمعہ کو اچھی طرح غسل کیا اور سویرے جمعہ میں آیا اور خاموش رہ کر خطبہ سنا اس کے دونوں جمعوں کے درمیان اور مزید تین دنوں کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ اور جس نے بچھی ہوئی کنکریوں کو سیدھا کیا اس نے لغو کام کیا۔

مستدرک الحاکم، وتعقب، السنن للبیهقی عن اوس بن اوس

۲۱۳۰۱. اسلام کی فطرت میں سے جمعہ کے دن غسل کرنا، مسواک کرنا، ناک کی صفائی کرنا، مونچھوں کو لینا اور داڑھی کو چھوڑنا ہے۔ کیونکہ مجوسی اپنی مونچھوں کو لمبا چھوڑتے ہیں اور ڈاڑھیوں کو کٹواتے ہیں۔ تم ان کی مخالفت کرو۔ مونچھوں ترشواؤ اور داڑھیاں چھوڑ دو۔

ابن حبان عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۲۱۳۰۲.... جس نے جمعہ کے دن صبح کی اور خوب اچھی طرح غسل کیا، جلدی جمعہ میں نکلا اور سوار نہ ہوا بلکہ پیدل چلا، امام کے قریب رہا اور کوئی لغو کام نہ کیا تو اس کو ہر قدم کے بدلے نیکی کے اعمال نماز اور روزے کا ثواب ہوگا۔الاوسط للطبرانی عن اوس بن اوس

چھٹی فصل...... جمعہ کے دن مبارک ساعت کے تعین کے بارے میں

۲۱۳۰۳.... جمعہ کے دن جس گھڑی میں دعا کی قبولیت کی امید ہوتی ہے اس کو عصر کے بعد سے غروب شمس تک تلاش کرو۔

الترمذی عن انس رضی اللہ عنه

۲۱۳۰۴ جمعہ میں ایک ایسی گھڑی ہے کوئی بندۂ مسلمان نماز میں کھڑا اللہ سے اس گھڑی میں کسی خیر کا سوال نہیں کرتا مگر اللہ پاک اس کو ضرور عطا فرماتے ہیں۔موطا امام مالک، مسند احمد، مسلم، النسائی، ابن ماجه عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۲۱۳۰۵. جمعہ میں ایک ایسی گھڑی ہے کوئی بندہ اس میں اللہ سے بخشش نہیں مانگتا مگر اللہ پاک اس کی بخشش کر دیتے ہیں۔

ابن السنی عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۲۱۳۰۶.... اگر جمعے کے دن مبارک گھڑی میں اس دعا کے ساتھ مشرق و مغرب کے درمیان کی کسی چیز پر دعا کی جائے تو وہ کرنے والے کے لیے قبول ہوگی: وہ دعا یہ ہے:

لا الہ الا انت یا حنان یا منان یا بدیع السموات والارض یا ذالجلال والاکرام.

الخطیب فی التاریخ عن جابر رضی اللہ عنه

۲۱۳۰۷ جمعہ کے دن میں بارہ گھڑیاں ہیں، ایک گھڑی ایسی ہے کہ اس میں کوئی مسلمان بندہ اللہ سے کسی چیز کا سوال نہیں کرتا مگر اللہ پاک اس کو ضرور عطا فرماتا ہے۔ لہٰذا تم اس گھڑی کو عصر کے بعد تلاش کرو۔

ابو داؤد، النسائی، مستدرك الحاكم عن جابر رضي الله عنه

۲۱۳۰۸ جمعہ میں ایک گھڑی ہے، بندہ اس میں اللہ پاک سے کسی خیر کا سوال نہیں کرتا مگر اللہ پاک اس کو ضرور عطا کرتے ہیں۔ لوگوں نے پوچھا: یارسول اللہ! وہ کون سی گھڑی ہے؟ ارشاد فرمایا: نماز قائم ہونے سے فارغ ہونے تک۔ الترمذی، ابن ماجة عن عمرو بن عوف

۲۱۳۰۹ مجھے وہ گھڑی جو جمعہ میں (قبولیت کی گھڑی) ہے بتائی گئی تھی، پھر مجھے وہ گھڑی بھلادی گئی جیسے لیلۃ القدر بھلادی گئی۔

ابن ماجة، ابن خزیمه، مستدرك الحاكم، شعب الایمان للبیهقی عن ابی سعید رضی الله عنه

۲۱۳۱۰ یہ گھڑی امام کے بیٹھنے سے لے کر نماز پوری ہونے تک ہے۔ یعنی قبولیت کی گھڑی ہے۔ مسلم، ابو داؤد عن ابی موسی رضی الله عنه

الاکمال

۲۱۳۱۱ جمعہ میں جس گھڑی کا انتظار ہوتا ہے اس کو عصر سے غروب شمس تک تلاش کرو۔ ساتھ میں آپ ﷺ نے ایک مٹھی کا اشارہ کر کے فرمایا: اس قدر۔ (یعنی تھوڑے وقت تک یہ عرصہ رہتا ہے)۔ الکبیر للطبرانی عن انس رضی الله عنه

۲۱۳۱۲ جس گھڑی کا جمعہ میں انتظار ہوتا ہے اس کو عصر کے بعد سے غروب شمس تک تلاش کرو۔ الترمذی عن انس رضی الله عنه

کلام: ...... حدیث ضعیف اور غریب ہے۔

۲۱۳۱۳ جمعہ میں ایک ایسی گھڑی ہے بندہ اس میں اللہ سے کسی خیر کا سوال نہیں کرتا مگر اللہ پاک اس کو ضرور عطا کرتے ہیں جب کہ آدھا سورج غروب ہوجائے۔ شعب الایمان للبیهقی عن فاطمة الزهرا رضي الله عنها

۲۱۳۱۴ جمعہ میں ایک ایسی گھڑی ہے، اس میں بندہ کھڑا ہوا اللہ سے کسی خیر کا سوال نہیں کرتا مگر اللہ پاک اس کو ضرور عطا کرتے ہیں۔ اور یہ بہت تھوڑا وقت ہے۔ موطا امام مالك، مسند احمد، النسائی، ابن ماجة عن ابی هريرة رضي الله عنه

۲۱۳۱۵ جمعہ میں ایک ایسی گھڑی ہے بندہ اس میں اللہ سے جس چیز کا سوال کرتا ہے اللہ پاک اس کو ضرور عطا کرتے ہیں۔

الخطیب فی المتفق والمفترق عن ابی هريرة رضي الله عنه

۲۱۳۱۶ جمعہ میں ایک ایسی گھڑی ہے کوئی بندۂ مؤمن اس میں اللہ سے کسی چیز کا سوال نہیں کرتا مگر اللہ پاک اس کی دعا قبول کرتا ہے۔ پوچھا گیا: یارسول اللہ! وہ کون سی گھڑی ہے؟ ارشاد فرمایا: نماز عصر سے لے کر غروب شمس تک۔

الحاكم فی الكنی عن ابی رزين العقيلی عن ابی هريرة رضي الله عنه

۲۱۳۱۷ جمعہ میں ایک ایسی گھڑی ہے، کوئی مسلمان بندہ اس میں اللہ سے کسی چیز کا سوال نہیں کرتا مگر اللہ پاک اس کو قبول کرتا ہے۔

ابن ابی شیبه عن ابی هريرة رضي الله عنه

۲۱۳۱۸ جمعہ کے دن میں ایک ایسی گھڑی ہے کوئی بندہ (نماز میں) کھڑا اللہ سے کسی خیر کا سوال نہیں کرتا مگر اللہ پاک اس کو ضرور عطا کرتے ہیں۔

شعب الایمان للبیهقی عن ابی هريرة رضي الله عنه

۲۱۳۱۹ اس دن میں ایک ایسی ساعت ہے بندہ اس میں اپنے رب سے کوئی دعا نہیں کرتا مگر اللہ پاک اس کو قبول کرتے ہیں۔ وہ وقت امام کے کھڑے ہونے کا ہے۔ الکبیر للطبرانی عن میمونة بنت سعد

۲۱۳۲۰ اس میں ایک ایسی ساعت ہے کوئی مسلمان بندہ کھڑا ہوا اللہ سے اس گھڑی میں کسی چیز کا سوال نہیں کرتا مگر اللہ پاک اس کو ضرور عطا کرتا ہے۔ موطا امام مالك، البخاری عن ابی هريرة رضي الله عنه

جمعہ کے بعد کی دعائیں

۲۱۳۲۱ ۔ جس نے جمعہ (کے فرض) کے بعد اپنی جگہ سے اٹھنے سے قبل سوبار کہا:

سبحان الله و بحمده سبحان الله العظيم و بحمده و استغفر الله.

تو اللہ پاک اس کے ایک لاکھ اور اس کے والدین کے چوبیس ہزار گناہ معاف کر دے گا۔

ابن السني، الديلمي عن ابن عباس رضي الله عنه

۲۱۳۲۲ ۔ جس نے جمعہ کے دن سات مرتبہ یہ کلمات کہے پھر اسی دن مرگیا تو جنت میں داخل ہوگا اور اسی طرح جس نے جمعہ کی رات میں یہ کلمات کہے اور پھر اس رات میں مرگیا تو وہ جنت میں داخل ہوگا:

اللهم انت ربي لا اله الا انت خلقتني، وأنا عبدك وابن امتك وفي قبضتك، ناصيتي بيدك، امسيت على عهدك ووعدك مااستطعت، اعوذبك من شرما صنعت ابوء بنعمتك وعلى ابوء بذنبي، فاغفرلي ذنوبي انه لا يغفر الذنوب الا انت.

اے اللہ! تو میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو نے مجھے پیدا کیا ہے، میں تیرا بندہ ہوں اور تیری باندی کا بیٹا ہوں، تیری مٹھی میں ہوں، میری پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے، میں تیرے عہد پر قائم ہوا اور تیرے وعدے پر مقدور بھر۔ اے رب! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اپنے کیے کے شر سے، میں تیری نعمت کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا بھی، میرے گناہوں کو بخش دے۔ بے شک تیرے سوا کوئی گناہوں کو بخشنے والا نہیں۔ شعب الايمان للبيهقي، ابن النجار عن انس رضي الله عنه

۲۱۳۲۳ ۔ جس نے جمعہ کے بعد سورۃ فاتحہ، قل هو الله احد، قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس (چاروں سورتیں) پڑھیں تو اس کی آئندہ جمعہ تک حفاظت کی جائے گی۔ ابن ابي شيبه عن اسماء بنت ابي بكر رضي الله عنه

ساتواں باب...... نفل نمازوں کے بارے میں

اس میں تین فصول ہیں۔

فصل اول...... نوافل سے متعلق ترغیبات اور فضائل

۲۱۳۲۴ ۔ تمہارے اس زمانے میں تمہارے رب کے مبارک جھونکے ہیں، تم ان کو تلاش کرو۔ شاید کوئی جھونکا تم کو چھو جائے تو کبھی اس کے بعد شقی نہ ہوگے۔ الكبير للطبراني عن محمد بن مسلمة

۲۱۳۲۵ ۔ زمانہ بھر خیر کی تلاش میں رہو۔ اللہ کی مبارک گھڑیاں حاصل کرو۔ بے شک اللہ کی رحمت کے لمحات اسی کو حاصل ہوتے ہیں جس کے لیے پروردگار چاہتا ہے۔ اللہ سے سوال کرو کہ تمہارے عیوب پر پردہ ڈالے اور تمہارے خطرات کو امن بخشے۔ ابن ابي الدنيا في الفرج والحكيم، شعب الايمان للبيهقي. حلية الاولياء عن انس رضي الله عنه، شعب الايمان للبيهقي عن ابي هريرة رضي الله عنه

۲۱۳۲۶ ۔ سنت (عمل) دو سنتیں ہیں: ایک سنت فرض میں ہے اور ایک سنت غیر فرض میں۔ وہ سنت جو فرض میں ہے اس کی اصل (دلیل) کتاب اللہ میں ہے، لہٰذا اس کا لینا (اور اس پر عمل کرنا) ہدایت ہے اور اس کو چھوڑنا گمراہی ہے۔ اور وہ سنت (جو غیر فرض میں ہے) اس کی اصل کتاب اللہ میں نہیں ہے، اس کو لینا فضیلت ہے اور اس کو چھوڑنا گناہ نہیں ہے۔ الاوسط للطبراني عن ابي هريرة رضي الله عنه

۲۱۳۲۷ ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: جس نے میرے ولی سے دشمنی مول لی میرا اس کو اعلان جنگ ہے۔ اور کوئی بندہ میرا قرب حاصل نہیں کرتا مگر

اسی چیز کے ساتھ جو میں نے اس پر فرض کی ہے۔اور کوئی بندہ مسلسل نوافل کے ساتھ میرے قریب ہوتا رہتا ہے حتیٰ کہ میں اس کو اپنا محبوب بنا لیتا ہوں۔ جب میں اس کو اپنا محبوب بنالیتا ہوں تو اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے،اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے، اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں،جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔اگر وہ مجھ سے سوال کرتا ہے تو میں اس کو عطا کرتا ہوں۔اگر وہ مجھ سے پناہ مانگتا ہے تو میں اس کو پناہ دیتا ہوں۔اور میں کسی کام کو کرنے میں اتنا تردد کا شکار نہیں ہوتا (کہ کروں یا نہ کروں) جتنا مؤمن کی روح قبض کرنے میں تردد کرتا ہوں کیونکہ وہ موت کو ناپسند کرتا ہے اور میں اس کی اس بات کو ناپسند کرتا ہوں۔

البخاری عن ابی هريرة رضی الله عنه

۲۱۳۲۸ ... دو ہلکی سی نفل نماز کی رکعات جن کو تم کچھ خیال نہیں کرتے جو انسان کے عمل کو بڑھاتی ہیں، یہ میرے نزدیک تمہاری باقی دنیا سے زیادہ محبوب ہیں۔ابن المبارک عن ابی هريرة رضی الله عنه

۲۱۳۲۹ تجھ پر کثرت سجود لازمی ہے۔ بے شک جب بھی تو اللہ کے لیے ایک سجدہ بھی ادا کرتا ہے اللہ پاک تجھے اس کے بدلے ایک درجہ بلند کردیتے ہیں اور ایک خطا مٹادیتے ہیں۔مسند احمد، الترمذی، ابن ماجه، النسائی عن ثوبان و ابی الدرداء رضی الله عنهما

۲۱۳۳۰ ... اللہ پاک نے کسی بندہ کو دو رکعت یا اس سے زیادہ نفل نماز سے بڑھ کر کسی چیز میں مصروف نہیں کیا بندہ جب تک نماز میں رہتا ہے نیکی اس کے سر پر انڈیلی جاتی رہتی ہے اور بندگان خدا اللہ عزوجل کا قرب اس چیز سے زیادہ افضل کسی دوسری شے کے ساتھ حاصل نہیں کرسکتے جو اس سے نکلی ہے یعنی قرآن۔مسند احمد، الترمذی عن ابی امامة رضی الله عنه

۲۱۳۳۱ ... کسی بندے کو دنیا میں اس سے زیادہ افضل کوئی چیز عطا نہیں کی گئی کہ اس کو دو رکعت نماز پڑھنے کی توفیق مل جائے۔

الکبیر للطبرانی عن ابی امامة رضی الله عنه

۲۱۳۳۲ دو ہلکی سی رکعتیں بھی دنیا اور جو کچھ دنیا پر ہے سب سے بہتر ہیں اور اگر تم وہ عمل کرتے جس کا تم کو حکم دیا گیا ہے تو تم بغیر محنت اور بغیر ذلت کے کھاتے پیتے۔سمویه، الکبیر للطبرانی عن ابی امامة رضی الله عنه

۲۱۳۳۳ ... آدمی کا نفل نماز گھر میں پڑھنا ایسی جگہ پڑھنے سے جہاں اس کو لوگ دیکھتے ہوں اس قدر فضیلت رکھتا ہے جس قدر فرض کو نفل پر فضیلت و برتری حاصل ہے۔الکبیر للطبرانی عن صهیب بن النعمان

۲۱۳۳۴ ... فرض مسجد میں اور نفل نماز گھر میں ہو۔مسند ابی یعلی عن عمر رضی الله عنه

۲۱۳۳۵ جس نے دو رکعت (نفل نماز) ایسی تنہائی میں پڑھیں جہاں اس کو اللہ اور ملائکہ کے سوا کوئی نہ دیکھتا ہو تو اس کے لیے جہنم سے نجات لکھ دی جائے گی۔ابن عساکر عن جابر رضی الله عنه

۲۱۳۳۶ ... آدمی کا اپنے گھر میں نفل نماز پڑھنا لوگوں کے پاس نفل نماز پڑھنے سے ایسی فضیلت رکھتا ہے جیسی فرض نماز جماعت کے ساتھ پڑھنا اکیلے فرض کے پڑھنے پر فضیلت رکھتا ہے۔مصنف ابن ابی شیبه عن رجل

۲۱۳۳۷ فرض نماز کے سوا ہر نماز گھر میں پڑھنے کی زیادہ فضیلت اور برتری ہے۔البخاری عن زید بن ثابت رضی الله عنه

۲۱۳۳۸ ... اے لوگو! اپنے گھروں میں نماز پڑھا کرو اور گھروں میں نوافل پڑھنا ہرگز نہ چھوڑو۔

الدارقطنی فی الافراد عن انس رضی الله عنه وجابر رضی الله عنه

نفل نماز گھر میں پڑھنا

۲۱۳۳۹ ... کسی کا گھر میں نماز پڑھنا میری اس مسجد میں نماز پڑھنے سے زیادہ افضل ہے سوائے فرض نماز کے۔

ابوداؤد عن زید بن ثابت، ابن عساکر عن ابن عمر رضی الله عنه

۲۱۳۴۰۔۔۔تمہاری افضل ترین نماز تمہارے گھر میں ہے سوائے فرض نماز کے۔الترمذی عن زید بن ثابت

الاکمال

۲۱۳۴۱۔۔۔اپنے دنوں میں (نفل نمازوں اور دیگر عبادات کے ساتھ) اللہ کی رضاء تلاش کرو۔ بے شک اللہ عزوجل نے کچھ لمحات ایسے رکھے ہیں اگر تم کو ان میں سے ایک لمحہ بھی میسر آ جائے تو کبھی بھی بدبخت نہ ہو۔ابن النجار عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۱۳۴۲۔۔۔تم میں کوئی شخص بھی اپنی (فرض) نماز میں کوئی کمی کوتاہی نہیں کرتا مگر اللہ پاک اس کی نفل نمازوں کے ساتھ اس کے فرض کی کمی کو پورا فرمادیتے ہیں۔مسند احمد عن رجل من الانصار

۲۱۳۴۳۔۔۔جس نے نماز پڑھی اور پوری طرح ادا نہ کی تو اس کی نفل نمازوں سے اس کی کمی کو پورا کیا جاتا ہے۔

الکبیر للطبرانی عن عبد اللہ بن قرط

۲۱۳۴۴۔۔۔اللہ تعالیٰ نے دن کو بارہ ساعتیں (گھنٹے) بنا کر پیدا کیا ہے۔اور ہر ساعت میں دو رکعات نماز رکھی ہیں جو تجھ سے اس ساعت کے گناہ کو دور کردیتی ہیں۔الدیلمی من طریق عبدالملک بن ھارون بن عنترۃ عن ابیہ عن جدہ عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۲۱۳۴۵۔۔۔جس نے خاموشی کے ساتھ (تنہائی میں) دو رکعات نفل نماز پڑھ لیں اللہ پاک اس سے نفاق کا نام دفع کردیں گے۔

ابو الشیخ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۱۳۴۶ نفل نماز ایسی کسی جگہ پڑھنا جہاں پڑھنے والے کوئی کوئی انسان نہ دیکھے ایسی جگہ نفل نماز پڑھنے سے جہاں اس کو کوئی دیکھتا ہو، پچیس درجے زیادہ اجر رکھتا ہے۔ابو الشیخ عن صھیب

۲۱۳۴۷۔۔۔تمہاری بہترین نماز تمہارے گھر کی نماز ہے سوائے فرض نماز کے۔الخطیب فی المتفق والمفترق عن زید بن ثابت

کلام:۔۔۔امام خطیب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کہ ابن جوصا کہتے ہیں: اس حدیث کو مرفوع بیان کرنے میں کسی نے اسماعیل بن ابان بن محمد بن حری کی متابعت نہیں کی ہے۔انتہی۔اس روایت کو اسماعیل نے ابی مسہر عبدالاعلی بن مسہر عن مالک رحمۃ اللہ علیہ کے طریق سے روایت کیا ہے اور یہ مؤطا امام مالک میں موقوف بیان کی گئی ہے اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اسماعیل پر کوئی جرح بھی نہیں فرمائی۔

۲۱۳۴۸۔۔۔تو دیکھتا ہے کہ میرا گھر مسجد کے کس قدر قریب ہے؟ مجھے اپنے گھر میں نماز پڑھنا مسجد میں نماز پڑھنے سے کہیں زیادہ محبوب ہے سوائے فرض نماز کے۔ابن سعد عن عبد اللہ بن سعد

۲۱۳۴۹۔۔۔کوئی شخص اپنے گھر میں نماز پڑھے یہ اس کیلئے میری اس مسجد (نبوی ﷺ) میں نماز پڑھنے سے زیادہ افضل ہے، سوائے فرض نماز کے۔

ابن عساکر عن ابیہ، الکبیر للطبرانی عن زید بن ثابت

۲۱۳۵۰۔۔۔اے لوگو! یہ نمازیں اپنے گھروں میں پڑھو (سوائے فرائض کے)۔السنن للبیھقی عن کعب بن عجرۃ

فائدہ:۔۔۔نبی اکرم ﷺ نے بنی عبدالاشہل کی مسجد میں مغرب کی نماز پڑھی نماز سے فراغت کے بعد لوگوں کو سنت اور نفل نمازیں پڑھتا دیکھا تب آپ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا۔

۲۱۳۵۱ تمہاری افضل ترین نماز تمہارے گھر کی نماز ہے سوائے فرض نماز کے۔الترمذی حسن عن زید بن ثابت رضی اللہ عنہ

۲۱۳۵۲۔۔۔رات اور دن کی نماز دو دو رکعتیں کر کے ہیں۔ابن ابی شیبہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۱۳۵۳۔۔۔رات اور دن کی نمازیں دو دو رکعتیں ہیں اور ہر دو رکعات کے بعد سلام پھیرنا ہے۔ابن جریر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۱۳۵۴۔۔۔ جب تم میں سے کوئی فرض نماز پڑھے پھر وہ کچھ نفل (جس میں ہر طرح کی سنت اور وتر نماز شامل ہے) پڑھنا چاہے تو وہ اپنی جگہ سے تھوڑا سا آگے بڑھ جائے یا دائیں یا بائیں یا پیچھے ہٹ جائے۔الجامع لعبدالرزاق عن عبدالرحمن بن سابط مرسلاً

کلام:.......اس روایت میں لیث بن ابی سلیم (متکلم فیہ) راوی ہے۔

۲۱۳۵۵ کیا تمہارا کوئی بھی شخص اس بات سے عاجز ہے کہ جب وہ فرض نماز پڑھ لے پھر بقیہ نماز پڑھنا چاہے تو آگے پیچھے ہوجائے یا دائیں بائیں ہٹ جائے۔السنن للبیهقی عن ابی هريرة رضی الله عنه

۲۱۳۵۶.......جس نے جمعہ کی رات میں دو رکعتیں پڑھیں اور ان میں فاتحۃ الکتاب اور پندرہ مرتبہ اذازلزلت الارض پڑھی تو اللہ پاک اس کو عذاب قبر اور قیامت کی ہولنا کیوں سے مامون کردے گا۔ ابو سعد الادريسي في تاريخ سمرقند، ابن النجار، الديلمي عن انس رضي الله عنه

۲۱۳۵۷.......دو ہلکی رکعتیں جن کو تم معمولی خیال کرتے ہو اور جو نفل نمازیں ہیں یہ تمہارے عمل میں اضافہ کا سبب بنتی ہیں یہ میرے نزدیک تمہاری بقیہ دنیا سے زیادہ محبوب ہے۔ابن المبارك عن ابی هريرة رضی الله عنه

ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کسی تازہ قبر کے پاس سے گذرے تو آپ ﷺ نے (دنیا کی مذمت اور آخرت کی طرف سبقت کرنے کے لیے) مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۲۱۳۵۸.......نفل نماز کے لیے بہترین وقت وہ ہے جب سورج آسمان کے جگر سے زائل ہو جائے (یعنی زوال شمس ہو جائے) اور یہ برگزیدہ لوگوں کی نماز ہے۔اور اس وقت میں بھی جب شدت کی گرمی کا وقت ہو اس وقت کی نفل نماز سب سے زیادہ افضل ہے۔

الدارقطني في الافراد، الديلمي عن عوف بن مالك

۲۱۳۵۹ آسمان کے دروازے اور جنت کے دروازے اس گھڑی میں کھول دیئے جاتے ہیں یعنی جب سورج زائل ہو جائے پھر اس وقت تک یہ دروازے بند نہیں کیے جاتے جب تک یہ (نفل) نماز نہ پڑھ لی جائے۔پس میں چاہتا ہوں کہ میرا عمل عبادت گذاروں کے عمل میں سب سے آگے ہو۔ابن عساكر عن ابی امامة عن ابی ايوب رضی الله عنه

دوسری فصل......سنن مؤکدہ اور نوافل میں

اس میں تین فروع ہیں۔

فرع اول......سنن کے بارے میں اجمالاً

۲۱۳۶۰.......جس نے بارہ رکعت سنتوں پر مداومت کرلی اللہ پاک اس کے لیے جنت میں گھر بنادے گا۔ظہر سے قبل چار رکعات، دو رکعات ظہر کے بعد، دو رکعت مغرب کے بعد، دو رکعات عشاء کے بعد اور فجر سے قبل دو رکعات۔

الترمذی، النسائی، ابن ماجة عن عائشة رضی الله عنها

۲۱۳۶۱ ....جس نے ہر روز بارہ رکعتیں ادا کیں اللہ پاک اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔ظہر سے قبل چار رکعت، ظہر کے بعد دو رکعت، عصر سے قبل دو رکعت، مغرب کے بعد دو رکعت، اور فجر سے قبل دو رکعت۔

النسائی، ابن حبان، مستدرك الحاكم عن ام حبيبه رضی الله عنها

فائدہ:.......پہلی حدیث میں عشاء کے بعد اور اس حدیث میں عصر سے قبل دو رکعت کا ذکر ہے جبکہ زیادہ تاکید عشاء کے بعد دو رکعت کی آئی ہے نہ کہ عصر سے قبل دو رکعت کی۔اس لیے بارہ رکعات پہلی حدیث کے مطابق پڑھی جائیں اور اگر عصر سے قبل بھی دو یا چار رکعات پڑھ لی جائیں تو بڑی فضیلت کی بات ہے۔

۲۱۳۶۲.......جو بندۂ مسلم وضو کرتا ہے اور اچھی طرح کامل وضو کرتا ہے پھر رضائے الٰہی کی خاطر ہر روز بارہ رکعات نفل (سنن مؤکدہ کی) فرائض کے علاوہ پڑھتا ہے تو اللہ پاک اس کے لیے جنت میں گھر بنا دیتا ہے۔مسلم عن ام حبيبه رضی الله عنها

۲۱۳۶۳ ...... جس نے ایک دن ایک رات میں بارہ رکعات پڑھیں اللہ پاک اس کے لیے جنت میں گھر بنادے گا۔ چار رکعات ظہر سے قبل، دو رکعات ظہر کے بعد، دو رکعات مغرب کے بعد، دو رکعات عشاء کے بعد اور دو رکعات فجر سے قبل۔

الترمذی عن ام حبیبہ رضی اللہ عنہا

۲۱۳۶۴ ...... جس نے ایک دن میں بارہ رکعات پڑھیں اللہ پاک اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا، فجر سے قبل دو رکعتیں، ظہر سے قبل دو رکعتیں، ظہر کے بعد دو رکعتیں، عصر سے قبل دو رکعتیں، مغرب کے بعد دو رکعتیں اور عشاء کے بعد دو رکعتیں۔

مصنف ابن ابی شیبہ، ابن ماجہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۳۶۵ ...... میں تجھے اس شخص کی خبر بتاؤں جو نفع میں رہا؟ عرض کیا: وہ کون ہے یارسول اللہ؟ ارشاد فرمایا: نماز کے بعد دو رکعت پڑھنے والا۔

ابو داؤد عن رجل

فائدہ: ...... یعنی ظہر، مغرب اور عشاء کے بعد دو دو رکعات ادا کرنے والا کامیاب شخص ہے۔

۲۱۳۶۶ ...... ہر دو اذانوں کے درمیان نماز ہے جو چاہے پڑھے۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، ابو داؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجہ عن عبد اللہ بن مغفل

فائدہ: ...... یعنی اذان واقامت کے درمیان سنت نماز ہے۔

۲۱۳۶۷ ...... ہر دو اذانوں کے درمیان نماز ہے سوائے مغرب کے۔ البزار عن بریدۃ رضی اللہ عنہ

فائدہ: ...... مغرب کی اذان کے بعد اگر کہیں نماز دیر سے قائم ہو تو وہاں بھی دو نفل ادا کر لینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ یہاں ممانعت مقصود نہیں بلکہ وقت کی قلت کی وجہ سے ایسا ارشاد فرمایا گیا ہے۔

الاکمال

۲۱۳۶۸ ...... ہر دو اذانوں (یعنی اذان واقامت) کے درمیان دو رکعت ہیں سوائے مغرب کی نماز کے۔

الدارقطنی فی السنن عن عبد اللہ بن بریدہ عن ابیہ او عن ابن بریدہ عن عبد اللہ بن مغفل المزنی

کلام: ...... امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ روایت محفوظ ہے۔

۲۱۳۶۹ ...... ہر دو اذانوں کے درمیان نماز ہے۔ ہر دو اذانوں کے درمیان نماز ہے، ہر دو اذانوں کے درمیان نماز ہے اس شخص کیلئے جو پڑھنا چاہے۔

مسند احمد، البخاری، ابو داؤد، الترمذی، النسائی، عن عبد اللہ بن بریدۃ عن عبد اللہ بن مغفل المزنی

۲۱۳۷۰ ...... جس نے بارہ رکعات سنتوں پر مداومت کی اللہ پاک اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔ چار رکعات ظہر سے قبل، دو رکعت ظہر کے بعد، دو رکعت مغرب کے بعد، دو رکعت عشاء کے بعد، اور دو رکعت فجر سے قبل۔ ابن جریر عن ام حبیبہ رضی اللہ عنہا

۲۱۳۷۱ ...... جس شخص نے دن میں فرائض کے علاوہ بارہ رکعات پڑھیں اس کا اللہ پر یہ حق ہے کہ اس کو جنت میں گھر دے۔

ابن جریر عن ام حبیبہ رضی اللہ عنہا

۲۱۳۷۲ ...... جس نے ایک دن میں بارہ رکعات پڑھیں اللہ پاک اس کا گوشت آگ پر حرام کر دیں گے۔

مسند ابی یعلی، الضیاء عن انس رضی اللہ عنہ

۲۱۳۷۳ ...... دن ورات میں جس نے بارہ رکعات پڑھیں اللہ پاک اس کے لیے جنت میں گھر بنادے گا۔

مسند احمد، ابن ابی شیبہ، ابن زنجویہ، مسلم، النسائی، ابو داؤد، ابن ماجہ، ابن جریر عن ام حبیبہ، النسائی، الضعفاء للعقیلی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ، مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن ام موسیٰ

۲۱۳۷۴ ۔۔۔جس نے دن میں بارہ رکعات سنت پر مداومت کی اللہ پاک اس کا جنت میں گھر بنادے گا۔ابن النجار عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۱۳۷۵ ۔۔۔جس نے دن میں بارہ رکعات سنت ادا کرلیں اللہ پاک جنت میں اس کے لیے گھر بنادے گا اور جس نے اللہ کے لیے مسجد بنائی اللہ پاک اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔الکبیر للطبرانی عن ام حبیبہ رضی اللہ عنہا

۲۱۳۷۶ ۔۔۔جس نے دن کی نمازوں کے ساتھ بارہ رکعات ادا کرلیں اللہ پاک اس کے لیے جنت میں گھر بنادے گا۔(ابن عساکر عن ام حبیبہ) رات سے مراد ہے کہ تہجد رات کے نوافل ہیں،ان کے علاوہ جن بارہ رکعات کا تین نمازوں کے ساتھ ذکر آیا ہے وہ مراد ہیں فجر سے قبل دو رکعت،ظہر سے قبل چار اور اس کے بعد دو،مغرب اور عشاء کے بعد دو دو رکعات۔

۲۱۳۷۷ ۔۔۔کوئی شخص نہیں جو فرائض کے سوا بارہ رکعات سنت کی ادا کرے مگر اللہ پاک اس کے لیے جنت میں گھر بنادے گا۔

ابن حبان عن ام حبیبہ رضی اللہ عنہا

دوسری فرع ۔۔۔۔۔قیام اللیل (تہجد کے نوافل)

۲۱۳۷۸ ۔۔۔۔جب تم میں سے کوئی شخص سوتا ہے تو شیطان اس کے سر کے پیچھے گدی پر تین گرہیں مار دیتا ہے اور ہر گرہ پر اس کو کہتا ہے،رات بہت لمبی پڑی ہے اطمینان سے سوجا،اگر وہ بیدار ہو کر اللہ کا ذکر کرلیتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے،اگر اٹھ کر وضو بھی کرلیتا ہے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے اور اگر نماز ادا کرتا ہے تو تمام گرہیں کھل جاتی ہیں۔پھر وہ صبح کو نشاط انگیز اور خوشگوار موڈ میں رہتا ہے،ورنہ سارا دن بدشکل،سست اور کاہل بنا رہتا ہے۔

مسند احمد، السنن للبیھقی، ابو داؤد، النسائی، ابن ماجہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۳۷۹ ۔۔۔افضل ترین نماز نصف رات کی نماز ہے لیکن اس کو پڑھنے والے بہت تھوڑے ہیں۔شعب الایمان للبیھقی عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۲۱۳۸۰ ۔۔۔افضل ترین نماز درمیانی رات کی نماز ہے۔ابن ابی شیبہ عن الحسن مرسلاً

۲۱۳۸۱ ۔۔۔۔جو رات کو بیدار ہوا اور یہ کلمات پڑھے:

لاالٰہ الااللہ وحدہ لاشریک لہ' لہ الملک ولہ الحمد، یحیی ویمیت بیدہ الخیر وھو علی کل شیءٍ قدیر، سبحان اللہ والحمدللہ ولاالٰہ الااللہ واللہ اکبر ولاحول ولاقوۃ الاباللہ.

پھر اللھم اغفرلی کہے یا کوئی بھی دعا کرے تو اس کی دعا قبول ہوگی۔پھر اگر وہ اٹھے اور وضو کرے اور نماز پڑھے تو اس کی نماز قبول ہوگی۔

مسند احمد، البخاری، ابو داؤد، الترمذی، ابن ماجہ عن عبادۃ بن الصامت

۲۱۳۸۲ ۔۔۔اے اللہ کے بندے!فلاں کی طرح نہ بن،جو پہلے رات کو کھڑا ہوتا تھا لیکن پھر رات کا قیام ترک کردیا۔

مسند احمد، البخاری مسلم، النسائی، ابن ماجہ عن ابن عمرو

۲۱۳۸۳ ۔۔۔۔جب تو بیدار ہو تو نماز پڑھ لیا کر۔مسند احمد، ابو داؤد، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۱۳۸۴ ۔۔۔۔جب اللہ پاک کسی مسلمان بندے کو رات کے وقت اس کی روح واپس لوٹاتے ہیں (اور اس کو بیدار کرتے ہیں) پھر وہ تسبیح کرتا ہے، اللہ کی حمد وثناء کرتا ہے اور اپنے گناہوں کی بخشش مانگتا ہے تو اللہ پاک اس کے پچھلے سب گناہ معاف کردیتا ہے۔اور اگر وہ کھڑا ہو کر وضو کرتا ہے، نماز پڑھتا ہے، ذکر اذکار کرتا ہے،استغفار کرتا ہے اور اللہ سے دعا کرتا ہے تو اللہ پاک اس کی دعا قبول فرماتا ہے۔

ابن السنی والخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۳۸۵ ۔۔۔جب تم میں سے کوئی شخص رات میں کھڑا ہو تو پہلے دو ہلکی رکعتیں پڑھ لیا کرے۔(پھر جتنی چاہے لمبی نماز پڑھے)۔

ابو داؤد عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

تہجد کا اہتمام کرنا

۲۱۳۸۶ ...رات کا قیام فرض ہے حامل قرآن پرخواہ دو رکعتیں ہی پڑھ لے۔ مسند الفردوس عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۱۳۸۷ ...جس نے دس آیات رات کی نماز میں پڑھ لیں اس کو غافلین میں شمار نہیں کیا جائے گا۔ اور جس نے رات کی نماز میں سو آیات پڑھ لیں اس کو قانتین میں لکھا جائے گا اور جو ہزار آیات پڑھ لے اس کو خیر کا خزانہ پا لینے والوں میں لکھا جائے گا۔ ابن ماجه، ابن حبان عن ابن عمرو

۲۱۳۸۸ میرے پاس جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا: اے محمد! جی لے جتنا چاہے، کیونکہ آپ ایک دن مرنے والے ہیں۔ محبت کر لیں جس سے چاہیں کیونکہ ایک دن اس سے جدا ہونے والے ہیں۔ جو چاہے عمل کر لیں کیونکہ آپ کو اس کا بدلہ ملنے والا ہے۔ جان لیں کہ مؤمن کا شرف اور اس کی عزت رات کے قیام میں ہے۔ اور اس کی عزت لوگوں سے امید نہ رکھنے میں ہے۔ الشیرازی فی الالقاب، مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیهقی عن سهل بن سعد، وعن جابر رضی الله عنه، حلیة الاولیاء عن علی رضی الله عنه

۲۱۳۸۹ ...حضرت سلیمان علیہ السلام کی ماں ام سلیمان بن داؤد علیہ السلام نے ایک مرتبہ اپنے بیٹے سلیمان علیہ السلام کو فرمایا: اے بیٹے! رات کو زیادہ نہ سو، کیونکہ رات کو کثرت سے سونا انسان کو قیامت کے دن فقیر بنا دے گا۔ ابن ماجه، شعب الایمان للبیهقی عن جابر رضی الله عنه

۲۱۳۹۰ کوئی بندہ جو رات کو نماز پڑھنے کا عادی ہو پھر کسی دن اس پر نیند غالب آجائے تو اللہ پاک اس کے لیے رات کا اجر لکھ دے گا اور اس کی نینداس پر صدقہ ہوگی۔ ابو داؤد، النسائی عن عائشه رضی الله عنها

۲۱۳۹۱ جو شخص اپنے بستر پر آئے اور یہ نیت کرے کہ رات کو اٹھ کر نماز پڑھے گا لیکن اس پر نیند غالب آجائے حتیٰ کہ وہ صبح کر دے تو اس کو اس کی نیت کا اجر ملے گا اور اس کی نینداس کے رب کی طرف سے اس پر صدقہ ہوگی۔

النسائی، ابن ماجه، ابن حبان. مستدرک الحاکم عن ابی الدرداء رضی الله عنه

۲۱۳۹۲ ...جس نے ایک رات میں سو آیات پڑھیں اس کے لیے رات کی عبادت کا ثواب لکھا جائے گا۔ (مسند احمد، النسائی عن تمیم

۲۱۳۹۳ جس نے ایک رات میں سو آیات پڑھیں اس کو غافلین میں نہیں لکھا جائے گا۔ مستدرک الحاکم عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۱۳۹۴ ...جس نے رات کو نماز کی کثرت رکھی دن میں اس کا چہرہ حسین ہوگا۔ ابن ماجه عن جابر رضی الله عنه

۲۱۳۹۵ ...رات کی نماز نہ چھوڑ ناخواہ تو بکری کے دودھ دوہنے کے وقت کے بقدر ہی پڑھے۔ الاوسط للطبرانی عن جابر رضی الله عنه

۲۱۳۹۶ افضل ترین گھڑیاں رات کا آخری حصہ ہے۔ الکبیر للطبرانی عن عمرو بن عبسه

۲۱۳۹۷ افضل ترین نماز فرض نماز کے بعد رات میں نماز پڑھنا ہے۔ اور رمضان کے بعد افضل ترین روزے اللہ کے محترم ماہ ماہِ محرم کے روزے رکھنا ہے۔ مسلم، ابو داؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجه عن ابی هریرة رضی الله عنه، الرؤیانی فی مسنده، الکبیر للطبرانی عن جندب

۲۱۳۹۸ ...اللہ پاک مہلت دیتا ہے حتیٰ کہ جب رات کا آخری پہر ہوتا ہے تو اللہ پاک آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے اور نداء دیتا ہے: ہے کوئی مغفرت چاہنے والا؟ ہے کوئی توبہ کرنے ولا؟ ہے کوئی سوال کرنے والا؟ ہے کوئی دعا کرنے والا۔ حتیٰ کہ فجر طلوع ہو جاتی ہے۔

مسند احمد، مسلم عن ابی سعید و ابی هریرة رضی الله عنهما

۲۱۳۹۹ صبح کا سونا رزق کو روکتا ہے۔

مسند عبد الله بن احمد بن حنبل، الکامل لابن عدی، شعب الایمان للبیهقی عن عثمان، الصحیح لابن حبان عن انس رضی الله عنه

۲۱۴۰۰ ...آدمی جب رات کو اٹھتا ہے اور اپنے گھر والوں کو بھی اٹھاتا ہے اور دو رکعت نماز پڑھتا ہے تو ان کو ان مردوں میں لکھ دیا جاتا ہے جو کثرت کے ساتھ اللہ کا ذکر کرنے والے ہیں اور ان عورتوں میں لکھ دیا جاتا ہے جو کثرت کے ساتھ اللہ کا ذکر کرنے والی ہیں۔

ابو داؤد، النسائی، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن ابی هریرة رضی الله عنه، و ابی سعید معاً

۲۱۴۰۱ اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کی پسند بنائی ہے، میری پسند رات کو اللہ کی بارگاہ میں کھڑا ہونا ہے۔ رات کو بیدار ہونے کے بعد، لہٰذا کوئی شخص اس وقت میرے پیچھے نماز کے لیے کھڑا نہ ہو (بلکہ اپنی منفرد نماز پڑھ لے اسی طرح اللہ پاک نے ہر نبی کے لیے رزق کا بندوبست کیا ہے اور میرے لیے یہ خمس (مال غنیمت کا پانچواں حصہ) رکھا ہے۔ پس جب میں اس دنیا سے اٹھالیا جاؤں تو یہ خمس میرے بعد حاکم وقت کے لیے ہے۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... مال غنیمت کے پانچویں حصہ واللہ نے رسول کی مرضی پر چھوڑا ہے۔ لہٰذا آپ اس میں سے اپنے گھر والوں کا خرچ نکال کر بقیہ راہ خدا میں رشتہ داروں یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں پر خرچ کردیتے تھے۔ باغ فدک اور خیبر کی غنیمت میں سے کچھ اراضی اسی سلسلے کے لیے وقف تھیں جو بعد میں خلفاء راشدین کے زیر نگرانی آئیں وہ بھی ان میں سے نبی کی ازواج مطہرات کا خرچ نکال کر بقیہ مال انہی امور پر صرف کردیتے تھے جن پر نبی اکرم ﷺ کیا کرتے تھے۔

۲۱۴۰۲ رات کے حصے میں ایک ایسی گھڑی ہے جس میں کوئی مسلمان بندہ اللہ سے دنیا یا آخرت کی کسی خیر کا سوال نہیں کرتا مگر اللہ پاک اس کو عطا کرتے ہیں اور یہ گھڑی تمام رات رہتی ہے۔ مسند احمد، مسلم عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۱۴۰۳ اللہ پاک ایسے بندے پر رحم فرمائے جو رات کو اٹھے، نماز پڑھے اور اپنی بیوی کو بھی اٹھائے وہ بھی نماز پڑھے، اگر وہ انکار کرے تو اس کے منہ پر پانی کے چھینٹے مارے۔ اسی طرح اللہ پاک ایسی بندی پر رحم کرے، جو رات کو اٹھے، نماز پڑھے اور اپنے شوہر کو بھی اٹھائے اور وہ بھی نماز پڑھے اور اگر وہ اٹھنے سے انکار کرے تو اس کو چہرے پر پانی کے چھینٹے مارے۔

مسند احمد، ابو داؤد، النسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۴۰۴ رات میں دو رکعتیں نوافل پڑھنا گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہیں۔ مسند الفردوس عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۱۴۰۵ دو رکعتیں جن کو ابن آدم آخر رات کے حصے میں پڑھے اس کے لیے دنیا و مافیہا سے بہتر ہیں۔ اور اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا خوف دامن گیر نہ ہوتا تو یہ دو رکعت نماز ان پر فرض کردیتا۔ ابن نصر عن حسان بن عطیہ مرسلاً

۲۱۴۰۶ مؤمن کا شرف رات کی نماز میں ہے اور اس کی عزت لوگوں کے ہاتھ میں جو کچھ ہے اس سے ناامید اور بے نیاز ہونے میں ہے۔

الضعفاء للعقیلی، الحطیب عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۴۰۷ رات کو نماز پڑھو خواہ دو یا چار رکعات ہی کیوں نہ پڑھو، کسی گھر میں بھی اگر کوئی رات کو نماز پڑھنے والا ہوتا ہے تو ایک منادی ان کو نداء دیتا ہے: اے اہل بیت اپنی نماز کے لیے اٹھ کھڑے ہو۔ ابن نصر، شعب الایمان للبیھقی عن الحسن مرسلاً

۲۱۴۰۸..... تم پر رات کی نماز ضروری ہے خواہ ایک رکعت ہی کیوں نہ پڑھو۔

الزھد للامام احمد، ابن نصر، الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... تاکید مقصود ہے ورنہ صرف ایک رکعت پڑھنا منقول ہے اور نہ مسنون۔ یعنی بلکہ کم از کم دو رکعت پڑھنے کا حکم ہے۔

۲۱۴۰۹ تم پر رات کو قیام لازم ہے۔ یہ صالحین کا شعار ہے، اللہ تعالیٰ کے ہاں قرب کا ذریعہ ہے، گناہوں سے باز رکھنے کا سبب ہے برائیوں کا کفارہ ہے، جسمانی بیماریوں کو دفعہ کرنے والی ہے۔

مسند احمد، الترمذی، مستدرک الحاکم، السنن للبیھقی عن بلال، الترمذی، مستدرک الحاکم، السنن للبیھقی عن ابی امامۃ، ابن عساکر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ، الکبیر للطبرانی عن سلمان، ابن السنی عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۱۴۱۰ سبحان اللہ! آج رات کیا فتنے نازل ہوئے ہیں اور کیا کیا خزانے کھلے ہیں۔ اے حجروں والیو! اٹھو! پس بہت سی دنیا میں پہننے والی آخرت میں عریاں ہیں۔ مسند احمد، البخاری، الترمذی عن ام سلمہ رضی اللہ عنہا

۲۱۴۱۱ رات کی نفل نماز کی فضیلت دن کی نفل نماز پر ایسی ہے جیسی خفیہ صدقہ کی فضیلت اعلانیہ صدقہ پر ہے۔

ابن المبارک، الکبیر للطبرانی، حلیۃ الاولیاء عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

رات کی نماز دو دو رکعت

۲۱۴۱۲ رات کی نماز دو دو رکعات ہیں۔ پس جب کسی کو صبح کا ڈر ہو تو ایک رکعت پڑھ کر اپنی نماز کو وتر کر لے۔

موطا امام مالک، مسند احمد، البخاری، مسلم، ابوداؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجه عن ابن عمر رضی الله عنه

فائدہ:...... یہ حکم اس شخص کے لیے ہے جو وتر پڑھ کر نہ سویا ہو، وہ آخری دو رکعت میں ایک رکعت ملا کر اس کو وتر بنالے۔

۲۱۴۱۳ ...رات کی نماز دو دو رکعات ہیں۔ پس جب تجھے صبح کا خوف دامن گیر ہو تو ایک رکعت کے ساتھ نماز کو طاق کر لے، بے شک اللہ طاق ہے اور طاق کو پسند کرتا ہے۔ ابن نصر، الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی الله عنه

۲۱۴۱۴ ...رات اور دن کی (نفل) نماز دو دو رکعات ہیں۔ مسند احمد، ابوداؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجه عن ابن عمر رضی الله عنه

۲۱۴۱۵ رات کی نماز دو دو رکعات ہیں۔ اور رات کے درمیانی پہر میں دعا زیادہ قبول ہوتی ہے۔

ابن نصر، الکبیر للطبرانی عن عمرو بن عبسه

۲۱۴۱۶ ...رات کی نماز دو دو رکعات ہیں اور آخر رات میں ایک رکعت کا اضافہ وتر ہے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی الله عنه

۲۱۴۱۷ رات کی نماز دو دو رکعات ہیں۔ وتر ایک رکعت ہے۔ اور ہر دو رکعت کے بعد تشہد ہے۔ اور دعا میں خدا کے آگے گڑگڑانا، مسکنت کا اظہار کرنا اور اللہم اغفرلی اللھم اغفرلی کہنا ہے جو یوں نہ کہے اس کی نماز ادھوری ہے۔

مسند احمد، ابوداؤد، الترمذی، ابن ماجه عن المطلب بن ابی وداعة

۲۱۴۱۸ جب تم میں سے کوئی شخص بیدار ہو تو یہ دعا پڑھے:

الحمدلله الذی رد علی روحی وعافانی فی جسدی واذن لی بذکره.

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھ پر میری روح واپس لوٹائی، میرے جسم کو عافیت بخشی اور مجھے اپنے ذکر کی توفیق نصیب فرمائی۔

ابن السنی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۱۴۱۹ سب سے محبوب ترین کلام جب بندہ رات کو نیند سے اٹھے تو یہ ہے:

سبحان الذی یحیی الموتی وهو علی کل شیء قدیر.

پاک ہے وہ ذات جو مردوں کو زندہ کرتی ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے۔ الخطیب عن ابن عمر رضی الله عنه

۲۱۴۲۰ جب رات کو کوئی بیدار ہو اور (نیند کے غلبہ سے) قرآن اس کی زبان پر نہ ٹھہرے اور اس کو اپنے پڑھے ہوئے قرآن کی سمجھ بھی نہ آئے تو وہ جا کر سو جائے۔ مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، ابن ماجه عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۱۴۲۱ جب رات کو کوئی شخص بیدار ہو تو وہ دو ہلکی سی رکعات سے اپنی نماز کی ابتداء کرے۔ مسند احمد، مسلم، عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۱۴۲۲ جب کوئی نماز پڑھتے ہوئے اونگھ کا شکار ہو رہا ہو تو وہ سو جائے حتیٰ کہ اس کی نیند پوری ہو جائے۔ کیونکہ جب کوئی اونگھتے ہوئے نماز پڑھے گا تو ممکن ہے کہ وہ استغفار کرنا چاہے مگر اس سے اپنے لیے بددعا نکل جائے۔

موطا امام مالک، البخاری، مسلم، ابوداؤد، الترمذی، ابن ماجه عن عائشه رضی الله عنها

۲۱۴۲۳ جب کوئی (نفل) نماز پڑھتے ہوئے اونگھنے لگے تو وہ جا کر سو جائے حتیٰ کہ اس کو معلوم ہو جائے کہ وہ کیا پڑھ رہا ہے۔

مسند احمد، البخاری، النسائی عن انس رضی الله عنه

۲۱۴۲۴ جب کوئی نماز کے دوران اونگھ رہا ہو وہ جا کر سو جائے کیونکہ نہ معلوم وہ اپنے خلاف بددعا نہ کر لے اور اس کو علم ہی نہ ہو۔

النسائی، ابن حبان عن عائشه رضی الله عنها

الاکمال

۲۱۴۲۵۔۔۔ جبرئیل مسلسل مجھے رات کے قیام کی وصیت فرماتے رہے حتیٰ کہ میں نے سمجھ لیا کہ میری امت کے بہترین لوگ رات کو تھوڑا ہی سوئیں گے۔ مسند الفردوس عن انس رضی اللہ عنہ

۲۱۴۲۶۔۔۔ رات کے پیٹ میں دو رکعتیں پڑھنا بھی گناہوں کو دھو دیتا ہے۔ الحاکم فی التاریخ عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۱۴۲۷۔۔۔ رات کی نماز کے بغیر چارہ کار نہیں، خواہ ایک اونٹنی کے دودھ دوہنے کی بقدر ہو، اور خواہ ایک بکری کے دودھ دوہنے کی بقدر ہو اور عشاء کے بعد جو بھی نماز پڑھی جائے وہ رات کی نماز ہے۔ الکبیر للطبرانی، ابونعیم عن ایاس بن معاویہ المزنی

۲۱۴۲۸۔۔۔ تم پر رات کا قیام لازمی ہے۔ کیونکہ یہ تم سے پہلے صالحین کا شعار ہے، رات کا قیام اللہ کے قرب کا ذریعہ ہے، گناہوں سے باز رکھنے کا ذریعہ ہے، گناہوں کا کفارہ ہے، جسم سے برائیوں کو دفعہ کرنے والا ہے۔ مسند احمد، الترمذی، مستدرک الحاکم، السنن للبیھقی، ابن السنی، ابونعیم فی الطب عن ابی ادریس الخولانی عن بلال، وقال الترمذی، غریب لایصح، الترمذی، ابن جریر، ابن خزیمہ، ابونعیم، مستدرک الحاکم، السنن للبیھقی عن ابی ادریس عن ابی امامۃ قال الترمذی وھذا اصح من حدیث ابی ادریس عن بلال، ابن عساکر عن ابی ادریس عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ، ابن السنی عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۱۴۲۹۔۔۔ تم پر رات کا قیام لازمی ہے بے شک یہ تم سے قبل صالحین کا شعار ہے، یہ اللہ کے قرب کا ذریعہ، گناہوں کا کفارہ اور گناہوں سے باز رکھنے والا ہے۔ الاوسط للطبرانی عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۴۳۰۔۔۔ تم پر رات کا قیام لازم ہے کیونکہ یہ تم سے پہلے صالحین کا شعار ہے، اللہ کی قربت کا ذریعہ ہے، پروردگار کی رضامندی، گناہوں کا کفارہ ہے اور ان سے دور رکھنے والا ہے اور جسمانی بیماریوں کے لیے دافع ہے۔

الکبیر للطبرانی، ابن السنی، ابونعیم، شعب الایمان للبیھقی وابن عساکر عن سلمان رضی اللہ عنہ

۲۱۴۳۱۔۔۔ تم پر رات کی نماز لازم ہے خواہ ایک رکعت ہی ہو۔ بے شک رات کی نماز گناہوں سے باز رکھتی ہے، رب تبارک وتعالیٰ کے غصے کو فرو کرتی ہے اور اپنے پڑھنے والے سے جہنم کی آگ کو دفع کرتی ہے۔ اور مخلوق میں سے اللہ کے نزدیک مبغوض ترین (جن پر اللہ کو سخت غصہ آتا ہے) تین اشخاص ہیں: وہ آدمی جو دن میں بھی کثرت سے سوئے اور رات کی نماز (تہجد) میں بھی سے کچھ نہ پڑھے۔ دوسرا وہ شخص جو کھائے تو بہت زیادہ مگر کھانے پر اللہ کا نام تک نہ لے اور نہ کھانے کے بعد اللہ کا شکر کرے اور تیسرا وہ شخص جو بغیر بات کے خوب ہنسے۔ بے شک کثرت کے ساتھ ہنسنا دل کو مردہ کر دیتا ہے اور فقر وفاقہ کو پیدا کرتا ہے۔ الدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۱۴۳۲۔۔۔ فرض نماز کے بعد افضل ترین نماز رات کی نماز (تہجد) ہے۔ ابن جریر عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۴۳۳۔۔۔ فرض نماز کے بعد افضل ترین نماز رات میں نماز پڑھنا ہے۔ ابن جریر عن جندب البجلی

۲۱۴۳۴۔۔۔ فرض نماز کے بعد افضل ترین نماز رات کی نماز ہے اور افضل ترین روزے ماہ رمضان کے بعد اس ماہ کے روزے ہیں جس کو لوگ ماہ محرم کہتے ہیں۔ ابن زنجویہ، حلیۃ الاولیاء عن جندب البجلی

۲۱۴۳۵۔۔۔ دو رکعتیں جن کو ابن آدم اخیر رات میں پڑھتا ہے اس کے لیے دنیا ومافیھا سے بہتر ہیں۔ اور اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا خوف دامن گیر نہ ہوتا تو یہ نماز ان پر فرض کر دیتا۔ آدم فی الثواب وابونصر عن حسان بن عطیہ مرسلاً، الدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۱۴۳۶۔۔۔ رات کا افضل حصہ آخر رات کا حصہ ہے۔ پھر فجر کی نماز تک نماز مقبول ہے۔ پھر طلوع شمس تک کوئی نماز قبول نہیں پھر عصر کی نماز تک نماز قبول ہے، پھر غروب شمس تک کوئی نماز نہیں، پوچھا گیا: یا رسول اللہ! رات کی نماز کیسے ہے؟ ارشاد فرمایا: دو دو رکعت۔ پوچھا گیا: دن کی نماز کیسے ہے؟ ارشاد فرمایا: چار چار رکعت۔ اور جس نے نماز کے بعد نماز پڑھی اللہ پاک اس کے لیے ایک قیراط ثواب لکھیں گے۔ اور قیراط احد پہاڑ

کے برابر ہے۔ بندہ جب کھڑا ہو کر وضو کرتا ہے، پھر اپنی ہتھیلیاں دھوتا ہے تو اس کے گناہ اس کی ہتھیلیوں سے نکل جاتے ہیں، پھر وہ کلی کرتا ہے اور ناک میں پانی ڈالتا ہے تو اس کے گناہ ناک کے نتھنوں سے بھی نکل جاتے ہیں، پھر جب وہ اپنا چہرہ دھوتا ہے تو اس کے گناہ چہرے، کانوں اور آنکھوں سے بھی نکل جاتے ہیں۔ پھر جب وہ اپنے بازو دھوتا ہے تو اس کے گناہ بازوؤں سے بھی نکل جاتے ہیں۔ پھر جب وہ سر کا مسح کرتا ہے تو اس کے گناہ سر سے بھی نکل جاتے ہیں۔ پھر جب وہ اپنے پاؤں دھوتا ہے تو اس کے گناہ پاؤں سے بھی نکل جاتے ہیں اور جب وہ نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو اپنے گناہوں سے یوں نکل جاتا ہے جیسے آج اس کی ماں نے اس کو جنم دیا ہے۔ الجامع لعبدالرزاق عن علی رضی اللہ عنه

۲۱۴۳۷ اللہ پاک ایسے بندے پر رحم فرمائے جو رات کو کھڑا ہو، پھر نماز پڑھے اور اپنے گھر والوں کو جگائے۔ پس نماز پڑھو۔ اللہ ایسی عورت پر رحم کرے جو رات کو کھڑی ہو اور نماز پڑھے پھر اپنے شوہر کو جگائے تو وہ بھی نماز پڑھے۔ ابن ابی شیبه عن الحسن مرسلاً

۲۱۴۳۸ اللہ پاک ایسے شخص پر رحم فرمائے جو رات کو کھڑا ہو اور نماز پڑھے، اور اپنی اہلیہ کو اٹھائے تو وہ بھی نماز پڑھے۔ اگر وہ انکار کردے تو اس کے چہرے پر پانی کے چھینٹے مارے۔ اللہ پاک ایسی عورت پر رحم کرے جو رات کو اٹھے، نماز پڑھے اور اپنے شوہر کو جگائے تو وہ بھی نماز پڑھے، اگر وہ انکار کرے تو اس کے منہ پر پانی کے چھینٹے مارے۔

مسند احمد، ابو داؤد، النسائی، ابن ماجه، ابن جریر، مستدرک الحاکم، السنن للبیهقی، ابن حبان عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۲۱۴۳۹ جو شخص رات کو بیدار ہو اور اپنی بیوی کو بھی بیدار کرے۔ اگر اس پر نیند کا غلبہ ہو تو اس کے چہرے پر پانی کے چھینٹے مارے۔ پھر وہ دونوں اپنے گھر میں کھڑے ہو کر رات کی ایک گھڑی اللہ کا ذکر کریں (نماز پڑھیں) تو ضرور ان کی بخشش کردی جائے گی۔

الکبیر للطبرانی عن ابی مالک الاشعری

گھر والی کو تہجد کے لئے بیدار کرنا

۲۱۴۴۰ جب تم میں سے کوئی رات کو کھڑا ہو تو اپنی اہلیہ کو بیدار کرلے اور اگر وہ بیدار نہ ہو تو اس کے منہ پر پانی کے چھینٹے مارے۔

الدیلمی عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۲۱۴۴۱ کوئی مسلمان مرد یا عورت ایسا نہیں جو سوئے مگر اس پر ایک گرہ لگ جاتی ہے اگر وہ بیدار ہو کر اللہ کا ذکر کرلیتا ہے تو وہ گرہ کھل جاتی ہے اور پھر اگر وہ اٹھ کر وضو کر کے نماز کے لیے کھڑا ہو جاتا ہے تو اس کی صبح نشاط انگیز اور خوشگوار ہوتی ہے اور وہ خیر پاتا ہے اور اس کی تمام گرہیں کھل جاتی ہیں۔ اگر وہ صبح اٹھ کر اللہ کا ذکر نہ کرے تو اس پر گرہ لگی رہتی ہے اور وہ صبح کو بوجھل اور سست روی کا شکار ہو جاتا ہے اور کوئی خیر بھی نہیں پاتا۔

ابن حبان عن جابر رضی اللہ عنه

۲۱۴۴۲ میری امت کے دو شخص ہیں۔ ان میں سے ایک رات کو اٹھتا ہے اور پاکی وطہارت میں مشغول ہو جاتا ہے اور اس پر گرہیں لگی ہوتی ہیں وہ وضو کرتا ہے: جب ہاتھ دھوتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے، جب چہرہ دھوتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے، جب بازو دھوتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے، جب سر کا مسح کرتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے، جب اپنے پیروں کو دھوتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے تب اللہ پاک پردے کے پیچھے فرشتوں سے فرماتا ہے: دیکھو میرا یہ بندہ طہارت وصفائی میں مشغول ہے تاکہ مجھ سے سوال کرے پس یہ جس چیز کا سوال بھی کرے گا وہ اس کے لیے ہے۔ مسند احمد، ابن حبان، الکبیر للطبرانی عن عقبة بن عامر

۲۱۴۴۳ تم پر گرہیں لگی ہوتی ہیں۔ پس جب تم میں سے کوئی ہاتھ دھوتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے، جب پاؤں دھوتا ہے تب بھی ایک گرہ کھل جاتی ہے۔ پس اللہ پاک پردہ کے پیچھے والے فرشتوں سے ارشاد فرماتا ہے: میرے اس بندے کو دیکھو جو پاکی حاصل کرنے میں مشغول ہے تاکہ مجھ سے مانگے۔ پس میرا بندہ جو بھی مانگے گا وہ اس کو عطا ہوگا۔ الکبیر للطبرانی عن عقبة بن عامر

۲۱۴۴۴ تم میں سے کوئی رات کے سمے اٹھتا ہے، پاکی حاصل کرتا ہے تو اس پر گرہیں لگی ہوتی ہیں وہ وضو کرتا ہے اور ہاتھ دھوتا ہے تو ایک گرہ

کھل جاتی ہے، جب وہ چہرہ دھوتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے، جب وہ سر کا مسح کرتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے اور جب وہ پاؤں دھوتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے۔ پس اللہ پاک پردے کے پیچھے فرشتوں کی جماعت سے ارشاد فرماتا ہے۔ میرے اس بندے کو دیکھو جو اپنے نفس کی طہارت میں مشغول ہے تاکہ مجھ سے سوال کرے، پس یہ جو سوال کرے گا وہ اس کو عطا ہوا۔ نصر عن عقبة بن عامر

۲۱۴۴۵...... جب کوئی بندہ سوتا ہے تو اس کے کانوں پر گرہیں لگادی جاتی ہیں۔ پھر وہ اللہ کا ذکر کرتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے، وضو کرتا ہے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے۔ اگر وہ نماز پڑھتا ہے تو سب گرہیں کھل جاتی ہیں۔ اگر وہ بیدار نہ ہوا اور وضو نہ کرے اور نہ صبح کی نماز پڑھے تو اس پر وہ سب گرہیں اسی طرح لگی رہتی ہیں۔ اور شیطان اس کے کانوں میں پیشاب کردیتا ہے۔ ابن النجار عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۱۴۴۶...... کوئی مرد یا عورت ایسی نہیں، سوتے وقت جس کے سر پر تین گرہیں نہ لگ جاتی ہوں۔ اگر وہ بیدار ہو کر اللہ کا ذکر کرتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے، اگر وہ اٹھ کر وضو کرتا ہے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے اور جب وہ نماز کو آتا ہے تو سب گرہیں کھل جاتی ہیں۔

مسند احمد، الشاشی، ابن نصر وابن خزیمہ، السنن لسعید بن منصور عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۱۴۴۷...... اے بیٹی! اٹھ کھڑی ہو، اپنے پروردگار کے رزق کی تقسیم (کے وقت) حاضر رہ، اور غافلین میں سے مت بن۔ بے شک اللہ تعالیٰ طلوع فجر سے طلوع شمس تک رزق تقسیم فرماتا ہے۔ شعب الایمان للبیہقی وضعفہ عن فاطمة رضی اللہ عنہا وعلی رضی اللہ عنہ

۲۱۴۴۸...... جب کوئی سونے لگے اور اس کا ارادہ ہو کہ رات کو اٹھ کر نماز پڑھے گا تو وہ دائیں ہاتھ سے ایک مٹھی مٹی کی بھر کر رکھ لے۔ جب بیدار ہو تو دائیں ہاتھ سے وہ مٹی اٹھا کر بائیں کے ساتھ مل لے۔

ابن حبان فی الضعفاء، الکبیر للطبرانی عن النعمان بن بشیر واوردہ ابن الجوزی فی الموضوعات

کلام:...... یہ روایت موضوع (خودساختہ ہے) دیکھئے الموضوعات لابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ۔

۲۱۴۴۹...... جب کوئی رات کو اٹھے تو ابتداء دو ہلکی رکعات سے کرے۔ ابن حبان عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۲۱۴۵۰...... جب تو رات کو اٹھے اور نماز پڑھنے کا ارادہ ہو تو تھوڑی سی آواز بلند کر لے تاکہ شیطان گھبرا جائے اور تیرے پڑوسی اٹھ جائیں اور رحمٰن تجھ سے راضی ہو جائے۔ مسند الفردوس للدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۱۴۵۱...... جو رات کو اٹھے، پھر وضو کرے، کلی کرے پھر سو بار سبحان اللہ کہے، سو بار الحمد للہ کہے، سو بار اللہ اکبر کہے اور سو بار لا الہ الا اللہ کہے تو اس کے تمام گناہ بخشے جائیں گے سوائے خون اور مال کے۔ کیونکہ یہ باطل نہیں ہوتے۔ الکبیر للطبرانی عن سعد بن جنادة

فائدہ:...... خون اور مال یہ معاف کرنے سے معاف ہو سکتے ہیں یا خون کا قصاص اور مال کا بدل ادا کرنے سے معاف ہو سکتے ہیں۔ ایک صحابی رضی اللہ عنہ عین بھڑکتی جنگ کے وقت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پوچھا: اگر میں اس آگ میں گھس جاؤں تو میرے لیے اس کا کیا صلہ ہے آپ نے ارشاد فرمایا: جنت۔ جب صحابی اس جنگ کی چکی میں پسنے کے لیے آگے بڑھے تو آپ نے ان کو واپس بلایا اور ارشاد فرمایا: میرے پاس ابھی جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے تھے اور وہ فرما گئے ہیں: الا القرض سوائے قرض کے۔ یعنی ہر گناہ معاف ہو جائے گا سوائے قرض کے وہ ادائیگی ہی سے معاف ہوگا۔ الا من شاء اللہ ان یرحمہ.

۲۱۴۵۲...... جس شخص نے کسی رات میں سو آیات تلاوت سے نماز پڑھ لی اس کو غافلین میں سے نہیں لکھا جائے گا اور جس شخص نے دو سو آیات کے ساتھ نماز پڑھ لی اس کو قانتین مخلصین (خالصتاً اللہ کے لیے عبادت کرنے والوں) میں لکھا جائے گا۔

مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیہقی عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۲۱۴۵۳...... جس نے رات کو دس آیات کے ساتھ نماز پڑھ لی اس کو غافلین میں سے نہیں لکھا جائے گا اور جس نے نماز میں سو آیات پڑھ لیں اس کو قانتین میں لکھا جائے گا۔ (یعنی اللہ کے تابعدار اور برگزیدہ لوگ) اور جس نے نماز میں ایک ہزار آیات پڑھ لیں اس کو شاکرین (شکر گزاروں) میں لکھا جائے گا۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۱۴۵۴...... جو دس آیات کے ساتھ رات کا قیام کرلے وہ غافلین میں سے نہیں لکھا جائے گا۔ جو سو آیات کے ساتھ قیام اللیل کرلے اس کو قانتین

میں لکھا جائے گا اور جو شخص دوسو آیات کے ساتھ قیام کرلے وہ کامیاب وکامران لوگوں میں لکھا جائے گا۔

الشیرازی فی الالقاب وابن مردویہ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۱۴۵۵ جس نے کسی رات میں دس آیات تلاوت کی وہ (تہجد کے) نمازیوں میں شمار ہوگا، اور اس کو غافلین میں نہیں لکھا جائے گا۔ جس نے پچاس آیات پڑھ لیں اس کو حافظین میں لکھا جائے گا۔ جس نے سو آیات پڑھ لیں اس کو قانتین میں لکھا جائے گا۔ اور جس نے تین سو آیات پڑھ لیں اس رات قرآن اس سے نہ جھگڑے گا۔ اور پروردگار اسی کے متعلق فرمائے گا: میرا بندہ میرے لیے تھک گیا۔ اور جس نے ایک ہزار آیات پڑھ لیں اس کو ایک قنطار (بہت بڑا ذخیرہ) اجر کا نصیب ہوگا۔ جس میں صرف ایک قیراط بھی دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔ اور جب قیامت کا دن ہوگا اس کو کہا جائے گا: پڑھتا جا اور چڑھتا جا۔ وہ جب بھی ایک آیت پڑھے گا ایک درجہ اوپر چڑھ جائے گا حتیٰ کہ وہ اپنے کو یاد سارا قرآن پڑھ لے۔ پھر پروردگار عزوجل اس کو ارشاد فرمائیں گے: اپنے دائیں ہاتھ میں خلد (ہمیشہ جنت میں رہنا) پکڑ لے اور بائیں ہاتھ میں نعیم (جنت کی نعمتیں) تمام لے۔ محمد بن نصر، شعب الایمان للبیہقی وابن عساکر عن فضالۃ بن عبید وتمیم الداری معاً

۲۱۴۵۶ جس نے کسی رات میں دوسو آیات پڑھیں اس کو قانتین میں لکھا جائے گا۔

ابن مردویہ عن ابی الدرداء، ابن مردویہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا

رات کو تین سو آیات پڑھنا

۲۱۴۵۷ جس نے کسی رات میں تین سو آیات پڑھیں اس کو قانتین میں لکھا جائے گا۔ ابن مردویہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۱۴۵۸ جس نے کسی رات میں دس آیات پڑھیں اس کے لیے ایک قنطار اجر لکھا جائے گا اور قنطار دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔ اور جب قیامت کا دن ہوگا بندہ کو اللہ عزوجل فرمائے گا: پڑھتا جا ہر آیت کے ساتھ ایک درجہ بلند ہوتا جا حتیٰ کہ تجھے یاد قرآن پورا ہو جائے۔ پھر پروردگار فرمائے گا پکڑ لے۔ وہ پکڑ لے گا۔ بندہ عرض کرے گا: اے پروردگار! میں نے جس چیز کو پکڑا ہے اسی کی حقیقت سے آپ ہی زیادہ واقف ہیں۔ پروردگار فرمائے گا: اس دائیں ہاتھ میں خلد یعنی تیرے لیے جنت کا دوام ہے اور اس بائیں ہاتھ میں جنت کی نعمتیں اور آسائشیں ہیں۔

الکبیر للطبرانی عن فضالۃ بن عبید وتمیم الداری معاً

۲۱۴۵۹ جس نے کسی رات میں سو آیات پڑھ لیں اس کو غافلین میں نہیں لکھا جائے گا۔ جس نے سو آیات پڑھ لیں اس کو قانتین میں لکھا جائے گا۔ جس نے پانچ سو سے ہزار آیات تک پڑھ لیں وہ صبح اس حال میں کرے گا کہ اس کو اجر کا ایک قنطار حاصل ہو چکا ہوگا۔ اس میں سے صرف ایک قیراط ہی بہت بڑے ٹیلے کے مثل ہوگا۔

عبد بن حمید فی تفسیرہ، ابن ابی شیبہ، وابن جریر وابن نصر، الکبیر للطبرانی وابن مردویہ عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۲۱۴۶۰ جس نے ایک رات میں دس آیت پڑھیں اس کو غافلین میں نہیں لکھا جائے گا، جس نے سو آیات پڑھیں اس کو رات بھر کی عبادت (کا ثواب) لکھا جائے گا۔ جس نے دوسو آیت پڑھ لیں اس کو قانتین میں لکھا جائے گا، جس نے چار سو آیات پڑھ لیں اس کو عابدین میں لکھا جائے گا اور جس نے پانچ سو آیات پڑھ لیں اس کو حافظین میں لکھا جائے گا، جس نے چھ سو آیات پڑھیں اس کو خاشعین میں لکھا جائے گا، جس نے آٹھ سو آیات پڑھیں اس کو مخبتین (خدا کے برگزیدہ لوگوں) میں لکھا جائے گا۔ جس نے ہزار آیات پڑھیں اس کو ایک قنطار اجر ملے گا۔ اور ایک قنطار میں بارہ سو اوقیہ ہیں۔ ایک اوقیہ آسمان و زمین کے مابین چیزوں سے بہتر ہے۔ یا ارشاد فرمایا کہ ایک اوقیہ ہر اس چیز سے بہتر ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے اور جس نے دو ہزار آیات پڑھ لیں اس کو موجبین، جن کے لیے جنت واجب ہوگئی ان میں لکھا جائے گا۔

الدارمی، الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۴۶۱ ...... جس نے رات میں سوآیات پڑھیں اس کو غافلین میں نہیں لکھا جائے گا۔ جس نے دوسو آیات پڑھیں اس کو قائمین (اللہ کی بارگاہ میں کھڑے نماز پڑھنے والوں) میں لکھا جائے گا اور جس نے چار سو آیات پڑھیں اس کے لیے ایک قیراط ہے اور ایک قیراط احد پہاڑ کے برابر ہے۔

شعب الایمان للبیھقی، الخطیب عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۱۴۶۲ ...... جس نے ہر رات میں سوآیات پڑھیں قرآن اس سے نہ جھگڑے گا۔ ابن نصر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۲۱۴۶۳ ...... جس نے ہر رات میں سوآیات پڑھیں قرآن اس سے نہ جھگڑے گا، جس نے دوسو آیات پڑھیں اس کو پوری رات کی عبادت کا ثواب ہوگا، جس نے پانچ سو سے ہزار آیات تک پڑھیں اس کو جنت میں ایک قنطار حاصل ہوگا اور یہ تم میں سے کسی ایک کی پوری دیت ہے (یعنی خون بہا) اور خیر سے خالی گھر وہ ہیں جن میں قرآن نہ پڑھا جائے۔ ابن الضریس ومحمد بن نصر عن الحسن مرسلاً

۲۱۴۶۴ ...... جس نے رات میں دس آیات پڑھیں اس کو غافلین میں نہیں لکھا جائے گا، جس نے سوآیات پڑھیں اس کے لیے رات کی عبادت لکھی جائے گی، جس نے دوسو آیات پڑھیں اس کو قانتین میں لکھا جائے گا، جس نے چار سو آیات پڑھیں اس کو مخلصین (برگزیدہ لوگوں) میں لکھا جائے گا، جس نے ایک ہزار آیات پڑھیں اس کو ایک قنطار یعنی بارہ سو اوقیہ اجر ہوگا۔ ایک اوقیہ آسمان وزمین کی درمیانی چیزوں سے بہتر ہے۔ اور جس نے دو ہزار آیات پڑھ لیں اس کو موجبین (جنہوں نے اپنے لیے جنت واجب کرلی ان) میں لکھا جائے گا۔

الکبیر للطبرانی، السنن لسعید بن منصور عن عبادۃ بن الصامت

غافلین میں شمار نہ ہونا

۲۱۴۶۵ ...... جس نے ایک رات میں پچاس آیات پڑھیں اس کو غافلین میں نہیں لکھا جائے گا، جس نے سوآیات پڑھیں اس کے لیے رات بھر کی پوری عبادت کا ثواب لکھا جائے گا، جس نے دوسو آیات پڑھیں اور وہ قرآن کا حافظ ہے تو گویا اس نے قرآن کا حق ادا کردیا، جس نے پانچ سو سے زیادہ تک پڑھیں گویا اس نے صبح سے قبل ایک قنطار صدقہ کردیا۔ پوچھا گیا: قنطار کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: ایک ہزار دینار۔

محمد بن نصر وابن السنی فی عمل یوم ولیلۃ عن انس رضی اللہ عنہ

۲۱۴۶۶ ...... جس نے رات میں دس آیات پڑھیں اس کو غافلین میں نہیں لکھا جائے گا اور جس نے سوآیات پڑھیں اس کو قانتین میں لکھا جائے گا۔

مستدرک الحاکم عن ابن عمر، ابن ابی شیبہ عنہ موقوفاً

۲۱۴۶۷ ...... جس نے رات دن میں پچاس آیات پڑھیں اس کو غافلین میں نہیں لکھا جائے گا، جس نے ایک دن میں سوآیات پڑھیں اس کو قانتین میں لکھا جائے گا، جس نے دوسو آیات پڑھیں اس سے قیامت کے روز قرآن نہ جھگڑے گا اور جس نے پانچ سو آیات پڑھیں اس کو اجر کا ایک قنطار ملے گا۔ ابن السنی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۱۴۶۸ ...... جب کوئی بندہ تین سوآیات پڑھتا ہے تو اللہ عزوجل ملائکہ کو فرماتے ہیں: اے ملائکہ! میرا بندہ تھک گیا ہے، اے ملائکہ! میں تم کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اس کی مغفرت کردی۔ ابن السنی عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۱۴۶۹ ...... جو اپنے اوراد و وظائف پڑھنے سے سوگیا پھر فجر اور ظہر کے درمیان ان کو پڑھ لیا تو اللہ پاک اس کے لیے رات میں پڑھنے کا ثواب لکھ دیتے ہیں۔ مسند احمد، مسند الدارمی، وابن زنجویہ، ابوداؤد، الترمذی، النسائی، ابن حبان، مسند ابی یعلی عن عمر رضی اللہ عنہ

۲۱۴۷۰ ...... جس نے رات میں دس آیات پڑھیں اس کو غافلین میں نہیں لکھا جائے گا۔

ابن السنی، شعب الایمان للبیھقی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۴۷۱ ...... جس نے رات کو ہلکا پھلکا کھانا کھایا اور نماز پڑھنے میں مصروف ہوگیا تو حورعین اس کے اردگرد پھریں گی حتی کہ وہ صبح کرے۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۱۴۷۲.....جو اپنے ذکر اذکار پڑھنے سے رہ گیا اور اس کا ارادہ اٹھ کر پڑھنے کا تھا تو اس کی نیند اللہ کی طرف سے اس پر صدقہ ہے اور اس کو ذکر اذکار پڑھنے اور رات کو قیام کرنے کا ثواب ہوگا۔حلیة الاولیاء عن عمر رضی اللہ عنه

۲۱۴۷۳ جس شخص و رات کی کسی گھڑی میں کھڑا ہونا نصیب ہوتا ہو پھر وہ کسی دن سوتا رہ جائے تو اس کو اس کی نماز کا اجر ملے گا اور اس کی نیند اس پر صدقہ ہوگی۔مسند احمد عن عائشه رضی الله عنها

۲۱۴۷۴ جو شخص رات کو اٹھنے کا ارادہ رکھے مگر اس کی نیند اس پر غالب آجائے تو اللہ پاک اس کے لئے رات کی عبادت کا ثواب لکھیں گے اور اس کی نیند اس پر صدقہ فرمادیں گے۔الجامع لعبدالرزاق عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۱۴۷۵ .....جو بندہ اپنے کو رات کو اٹھنے کا پابند کرے پھر رات کو سو جائے تو اس کی نیند اس پر صدقہ ہے اور اس کو اس کی نیت کا اجر ہے۔

ابن حبان عن ابی ذر رضی الله عنه، أو ابی الدرداء رضی الله عنه

۲۱۴۷۶ ..رات کی نماز دو دو رکعات پڑھے۔اور ہر دو رکعت کے بعد تشہد پڑھے اللہ کے آگے گڑگڑائے، مسکنت کا اظہار کرتے ہوئے ہاتھ اٹھائے اور اللهم اغفرلی اللهم اغفرلی کہے اور جو ایسا نہ کرے اس کی نماز ادھوری ہے۔ابن ماجه عن المطلب وداعة

۲۱۴۷۷ قیلولہ (دوپہر کو آرام) کیا کرو۔بے شک شیطان قیلولہ نہیں کرتا۔الاوسط للطبرانی وابونعیم فی الطب عن انس رضی الله عنه

۲۱۴۷۸ حضور اکرم ﷺ نے عشاء سے قبل سونے سے اور عشاء کے بعد گفتگو کرنے سے منع فرمایا ہے۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی الله عنه

۲۱۴۷۹.....عشاء کے بعد قصہ گوئی درست نہیں مگر نمازی یا مسافر کے لیے۔مسند احمد عن ابن مسعود رضی الله عنه

۲۱۴۸۰ چہل پہل ختم ہونے کے بعد قصہ گوئی سے احتراز کرو۔تم کو نہیں معلوم اللہ پاک مخلوق میں کیا چیز بھیجنا چاہتا ہے۔

مستدرک الحاکم عن جابر رضی الله عنه

۲۱۴۸۱ ..جس نے عشاء کے بعد شعر کہا اللہ پاک اس رات اس کی نماز قبول نہ فرمائیں گے حتی کہ صبح ہو جائے۔مسند احمد، عن شداد بن اوس

۲۱۴۸۲ عشاء کے بعد کوئی قصہ گوئی اور کہانی درست نہیں مگر کسی نمازی یا مسافر کے لیے۔

عبدالرزاق، حلیة الاولیاء عن ابن مسعود رضی الله عنه

۲۱۴۸۳ عشاء کے بعد مجلسیں قائم کرنے سے احتراز کرو اور رات کو جب گدھا ہنہنائے تو اللہ پاک کی پناہ مانگو شیطان مردود سے۔

عبدالرزاق عن ابن جریج عن عثمان بن محمد عن رجل من بنی سلمة

۲۱۴۸۴ ..دن کو کچھ سو کر رات کو عبادت کرنے پر مدد حاصل کرو۔اور سحری کے کھانے کے ساتھ دن کے روزے پر مدد حاصل کرو۔

الکبیر للطبرانی، شعب الایمان للبیهقی عن طاؤس مرسلاً

۲۱۴۸۵ دن کو آرام کر کے رات کو عبادت کرنے پر مدد پاؤ اور سحری کے کھانے کے ساتھ دن کے روزوں پر مدد حاصل کرو۔

ابن نصر، الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی الله عنه

تیسری فرع.....چاشت کی نماز

۲۱۴۸۶ .. مجھے چاشت کی دو رکعات پڑھنے کا حکم ملا ہے لیکن تم کو نہیں حکم دیا گیا اور مجھے قربانی کا حکم دیا گیا ہے اور اس کو فرض نہیں کیا گیا۔

مسند احمد عن ابن عباس رضی الله عنه

۲۱۴۸۷ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اے ابن آدم! تو میرے لیے شروع دن میں چار رکعات پڑھ لیا کر میں آخر دن تک تیری کفایت کروں گا۔

مسند احمد عن عقبة بن عامر

۲۱۴۸۸ ..... جو شخص فجر کی نماز پڑھ کر اپنی جگہ بیٹھا رہے پھر چاشت کے نوافل پڑھے اور اس عرصہ میں خیر کی بات کے سوا کوئی بات نہ کرے تو اس کی ساری خطائیں معاف ہو جائیں گی خواہ وہ سمندر کی جھاگ سے زیادہ ہوں۔ ابو داؤد عن معاذ بن انس رضی اللہ عنہ

۲۱۴۸۹ چاشت کی نماز اوابین (برگزیدہ لوگوں) کی نماز ہے۔ الفردوس عن ابی ہریرة رضی اللہ عنه

۲۱۴۹۰ جنت میں ایک دروازہ ہے، جس کو ضحیٰ کہا جاتا ہے، جب قیامت کا دن ہوگا تو ایک منادی ندا دے گا: کہاں ہیں وہ لوگ جو چاشت کی نماز پر دوام اور پابندی کیا کرتے تھے؟ یہ تمہارا دروازہ ہے، اس سے جنت میں اللہ کی رحمت کے ساتھ داخل ہو جاؤ۔

الاوسط للطبرانی عن ابی ہریرة رضی اللہ عنه

۲۱۴۹۱ چاشت کے وقت کی دو رکعات اللہ کے نزدیک مقبول حج اور مقبول عمرہ کے برابر ہیں۔ ابو الشیخ فی الثواب عن انس رضی اللہ عنه

۲۱۴۹۲ میں نے اپنے پروردگار سے سوال کیا کہ میری امت پر چاشت کے نوافل فرض کر دے۔ پروردگار نے ارشاد فرمایا: یہ ملائکہ کی نماز ہے، جو چاہے پڑھ لے اور جو چاہے ترک کر دے اور جو یہ نوافل پڑھنا چاہے وہ اس وقت تک نہ پڑھے جب تک سورج کچھ بلند نہ ہو جائے۔

مسند الفردوس للدیلمی عن عبداللہ بن یزید

۲۱۴۹۳ ..... صبح اور چاشت کی نماز پڑھ بے شک یہ اوابین برگزیدہ لوگوں کی نماز ہے۔ زاهر بن طاهر فی سداسیاته عن انس رضی اللہ عنه

۲۱۴۹۴ ..... چاشت کی دو رکعتیں چاشت کی دو سورتوں کے ساتھ پڑھو والشمس وضحها اور والضحی واللیل اذا سجی۔

مسند الفردوس، شعب الایمان للبیهقی عن عقبة بن عامر

۲۱۴۹۵ ..... ابن آدم کے ہر جوڑ پر ہر روز ایک ایک صدقہ فرض ہے اور چاشت کی دو رکعات ان تمام جوڑوں کا صدقہ ہے۔

الاوسط للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنه

۲۱۴۹۶ ..... تم پر چاشت کی دو رکعتیں لازم ہیں۔ کیونکہ ان میں بڑی ترغیبات ہیں۔ الخطیب فی التاریخ عن انس رضی اللہ عنه

۲۱۴۹۷ ..... انسان میں تین سو ساٹھ جوڑ ہیں پس اس پر ہر جوڑ کی طرف سے صدقہ کرنا لازم ہے۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس کی کون طاقت رکھتا ہے؟ ارشاد فرمایا: مسجد میں ناک کی ریزش کو دفن کرنا صدقہ ہے، راستے سے تکلیف دہ شے کو ہٹانا صدقہ ہے اور اگر ان چیزوں کی ہمت نہ ہو تو چاشت کی دو رکعتیں (سب جوڑوں کی طرف سے) صدقہ ہیں۔

مسند احمد، ابو داؤد، ابن حبان عن بریدة رضی اللہ عنه

۲۱۴۹۸ ..... اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اے ابن آدم! شروع دن میں چار رکعات پڑھنے سے ہرگز عاجز نہ ہو میں تجھے آخر دن تک کفایت کروں گا۔

مسند احمد، ابو داؤد عن نعیم بن همار، الکبیر للطبرانی عن النواس

چاشت کی نماز کی فضیلت

۲۱۴۹۹ ..... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اے ابن آدم! میرے لیے شروع دن میں چار رکعت پڑھ لے میں آخر دن تک تیری کفایت کروں گا۔

مسند احمد عن ابی مرة الطائفی، مسند احمد، الترمذی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنه

۲۱۵۰۰ ..... مجھ پر قربانی فرض کی گئی ہے اور تم پر فرض نہیں کی گئی اور مجھے چاشت کی نماز کا حکم ہوا ہے اور تم کو (بطور فرض) حکم نہیں ہوا۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنه

۲۱۵۰۱ ..... جس نے چاشت کی دو رکعت پر پابندی کی اس کے تمام گناہ معاف ہو جائیں گے خواہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔

مسند احمد، الترمذی، ابن ماجه عن ابی ہریرة رضی اللہ عنه

۲۱۵۰۲ ..... جس نے سال تک پابندی کے ساتھ چاشت کے نفل پڑھے اللہ پاک اس کے لیے جہنم سے برأت لکھ دیں گے۔

سمویه عن سعد رضی اللہ عنه

۲۱۵۰۳ جس نے چاشت کی چار رکعات پڑھیں اور اولی (فجر کی نماز) سے قبل چار رکعت پڑھیں اس کے لیے جنت میں گھر بنایا جائے گا۔

(الاوسط للطبرانی عن ابی موسی رضی اللہ عنہ

۲۱۵۰۴ جس نے چاشت کی بارہ رکعات پڑھیں اللہ پاک جنت میں اس کے لیے سونے کا محل تعمیر فرمادیں گے۔

الترمذی، ابن ماجة عن انس رضی اللہ عنہ

۲۱۵۰۵ منافق چاشت کی نماز پڑھتا ہے اور نہ قل یاایھا الکفرون پڑھتا ہے۔ مسند الفردوس عن عبد اللہ بن جراد

۲۱۵۰۶ اوابین کی نماز (چاشت) کے وقت ہے جب دن گرم ہو جائے۔

مسند احمد، مسلم، عن زید بن ارقم، عبد بن حمید، سمویہ عن عبد اللہ بن ابی اوفی

۲۱۵۰۷ چاشت کی نماز پر صرف اواب (خدا کو یاد کرنے والا) ہی پابندی کرتا ہے اور یہ برگزیدہ لوگوں کی نماز ہے۔

مستدرك الحاكم عن ابی هريرة رضی اللہ عنہ

اشراق کی نماز

۲۱۵۰۸ جس نے فجر کی نماز با جماعت ادا کی پھر اپنی جگہ بیٹھ کر ذکر اللہ کرتا رہا حتیٰ کہ طلوع شمس ہو گیا پھر دو رکعت نماز نفل ادا کی تو اس کو تام تام تام (مکمل) حج وعمرہ کا ثواب ہوگا۔ الترمذی عن انس رضی اللہ عنہ

چاشت کی نماز......الاکمال

۲۱۵۰۹ اگر تو چاشت کی دو رکعت پڑھ لے تو تجھے غافلین میں سے نہیں لکھا جائے گا۔ اگر تو چار رکعات پڑھ لے تو تجھے محسنین میں لکھا جائے گا، اگر تو چھ رکعات پڑھ لے تو تجھے قانتین میں لکھا جائے گا، اگر تو آٹھ رکعات پڑھ لے تو تجھے فائزین (کامیاب لوگوں) میں لکھا جائے گا اگر تو دس رکعات پڑھ لے تو اس دن تیرا کوئی گناہ نہ لکھا جائے گا اور اگر تو بارہ رکعات پڑھ لے تو اللہ پاک تیرے لیے جنت میں گھر بنادے گا۔

ابونعیم، السنن للبیهقی عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۲۱۵۱۰ اگر تو چاشت کی دو رکعتیں پڑھ لے تو تجھے غافلین میں نہیں لکھا جائے گا، اگر تو چار رکعات پڑھ لے تو تجھے عابدین میں لکھا جائے گا، اگر تو چھ رکعات پڑھ لے تو تجھے کوئی گناہ لاحق نہ ہوگا، اگر تو آٹھ رکعات پڑھ لے تو تجھے قانتین میں لکھا جائے گا اور اگر تو بارہ رکعتیں پڑھ لے تو تیرے لیے جنت میں گھر بنایا جائے گا۔ اور کوئی دن اور کوئی گھڑی ایسی نہیں ہے جس میں اللہ پاک اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے صدقہ کا احسان نہ کرے۔ اور اللہ پاک نے کسی بندے پر اپنے ذکر کی توفیق بخشنے سے بڑھ کر کوئی احسان نہیں کیا۔

البزار عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۲۱۵۱۱ جس نے چاشت کی دو رکعتیں پڑھیں اس کو غافلین میں نہیں لکھا جائے گا، جس نے چار رکعات پڑھیں اس کو عابدین میں لکھا جائے گا، جس نے چھ رکعات پڑھیں اس کو اس دن کفایت کی جائے گی، جس نے آٹھ رکعتیں پڑھیں اللہ پاک اس کو قانتین میں لکھ دیں گے اور جس نے بارہ رکعتیں چاشت کی پڑھیں اللہ پاک اس کیلئے جنت میں گھر بنادے گا۔ اور کوئی دن اور کوئی رات ایسی نہیں جس میں اللہ پاک اپنے کسی بندے پر کوئی احسان نہ کرتا ہو اور صدقہ نہ کرتا ہو اور اللہ پاک نے کسی بندے پر اس سے بڑھ کر کوئی احسان نہیں کیا کہ اس کو اپنے ذکر کی توفیق بخش دی۔

الكبير للطبرانی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۲۱۵۱۲ کیا میں تم کو اس لشکر سے زیادہ جلدی واپس لوٹنے والا اور زیادہ مال غنیمت حاصل کر کے آنے والا نہ بتاؤں؟ وہ ایسا شخص ہے جو اپنے گھر میں وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے، پھر مسجد میں جائے اور صبح کی نماز پڑھے پھر چاشت کی نماز پڑھے تو وہ اس لشکر سے زیادہ جلدی

واپس لوٹنے والا اور زیادہ مال غنیمت لے کرآنے والا ہے۔ابن حبان عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۵۱۳ کیا میں تم کو ان سے زیادہ قریب غزوے کی جگہ، زیادہ غنیمت والی اور قابل رشک واپسی کرنے والے کی خبر نہ دوں؟ جس شخص نے وضو کیا پھر مسجد میں گیا اور چاشت کے نوافل پڑھے وہ قریب ترین غزوہ ہے، زیادہ غنیمت ہے اور قابل رشک واپسی ہے۔

مسند احمد. الکبیر للطبرانی عن ابن عمرو رضی اللہ عنھما

۲۱۵۱۴ جو اپنی نماز کی جگہ بیٹھا رہا حتیٰ کہ چاشت کی نماز پڑھی تو اس کے سب گناہ بخش دیئے جائیں گے خواہ وہ سمندر کی جھاگ کے مثل ہوں۔

ابن شاھین عن معاذبن انس رضی اللہ عنہ

۲۱۵۱۵ جس نے چاشت کی نماز پڑھی، مہینہ کے تین روزے رکھے اور سفر میں اور حضر میں وتر کبھی نہ چھوڑے اس کے لیے شہید کا اجر لکھا جائے گا۔الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۱۵۱۶ جس نے چاشت کی چار رکعات پڑھیں اور اولیٰ (فجر) سے پہلے چار رکعات (تہجد کی) پڑھیں اللہ پاک اس کے لیے جنت میں گھر بنادے گا۔الکبیر للطبرانی عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

۲۱۵۱۷ جس نے چاشت کی دس رکعات پڑھیں اس کے لیے جنت میں گھر بنادیا جائے گا۔ابن جریر عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۱۵۱۸ جب سورج بلند ہو تو جو شخص اٹھے، وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر کھڑا ہو کر دو رکعت نماز پڑھے تو اس کی خطائیں معاف کردی جائیں گی یا فرمایا: وہ جس دن اس کی ماں نے اس کو جنم دیا تھا اس دن کی طرح گناہوں سے پاک صاف ہوجائے گا۔

مسند احمد، الدارمی عن عقبۃ بن عامر

دس لاکھ نیکیاں

۲۱۵۱۹ چاشت کی دو رکعتوں میں آدمی کے لیے دس لاکھ نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں۔مستدرک الحاکم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۵۲۰ حضرت داؤد علیہ السلام کی اکثر (نفل) نماز چاشت کی نماز ہوا کرتی تھی۔الدیلمی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۵۲۱ جنت میں ایک دروازہ ہے جس کو ضحیٰ کہا جاتا ہے اور اس دروازے سے صرف چاشت کی نماز پڑھنے والے ہی داخل ہوں گے، چاشت کی نماز اپنے پڑھنے والے کی طرف اس طرح لپکتی اور دم بھرتی ہے جس طرح اونٹنی اپنے چھوٹے بچے کی طرف لپکتی ہے۔

ابن عساکر عن انس رضی اللہ عنہ

کلام: ......اس روایت میں یعقوب بن الجہم متہم راوی ہے۔

۲۱۵۲۲ سورج جب اپنی طلوع گاہ سے طلوع ہوتا ہے اور مغرب سے قبل عصر کے وقت کے بقدر طلوع شمس کے بعد کوئی بندہ دو رکعتیں اور چار سجدے ادا کرتا ہے تو اس کو اس کے سارے دن کی نیکیوں کا ثواب ملتا ہے اور اس دن کے گناہوں کا کفارہ ہوجاتا ہے۔اور اگر وہ اسی دن مرجائے تو جنت میں داخل ہوتا ہے۔الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۵۲۳ مغرب سے قبل عصر کا جتنا وقت طلوع شمس سے اس قدر بعد اگر کوئی بندہ اٹھے اور دو رکعتیں چار سجدے ادا کرے تو اس سارے دن کی نیکیاں اس کے لیے لکھی جاتی ہیں اور اس دن کی تمام خطائیں اس سے مٹائی جاتی ہیں۔ابو الشیخ فی الثواب عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۵۲۴ ابن آدم! شروع دن میں میرے لیے دو رکعتوں کی ضمانت دیدے میں آخر دن تک تیرے کاموں کے لیے کافی ہوجاؤں گا۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۱۵۲۵ اے ام ہانی! یہ اشراق کی نماز ہے۔الکبیر للطبرانی عن ام ھانی

۲۱۵۲۶.....جو شخص چاشت کی نماز پڑھتا ہو پھر وہ اس کو چھوڑ دے تو وہ نماز اللہ پاک کے پاس چڑھتی ہے اور عرض کرتی ہے: اے پروردگار! فلاں شخص میرے حفاظت کرتا ہے تو بھی اس کی حفاظت کر اور فلاں شخص نے مجھے ضائع کر دیا ہے تو بھی اس کو ضائع کر دے۔

ابوبکر الشافعی والدیلمی عن سمج الجنی

زوال شمس کے نوافل.....الاکمال

۲۱۵۲۷.....آسمان اور جنت کے دروازے اس گھڑی میں کھول دیئے جاتے ہیں یعنی جب زوال شمس ہو جائے۔ پھر وہ دروازے بند نہیں ہوتے حتیٰ کہ یہ نماز پڑھ لی جائے پس میں چاہتا ہوں کہ میرا عمل عبادت گذاروں کے عمل میں آگے ہو۔ ابن عساکر عن ابی امامۃ عن ابی ایوب

۲۱۵۲۸ جب سورج زوال کے بعد ٹھہر جائے پھر کوئی وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر کھڑا ہو کر دو رکعات نماز پڑھے تو اس کے گناہ بخشے جائیں گے یا فرمایا وہ اس دن کی طرح گناہوں سے پاک ہو جائے گا جس دن اس کی ماں نے اس کو جنم دیا تھا۔

مسند احمد، الدارمی، مسند ابی یعلی عن عقبہ بن عامر

۲۱۵۲۹.....نفل نماز کے لیے بہترین وقت وہ ہے جب سورج آسمان کے جگر سے زائل ہو جائے۔ اور یہ مخبتین (برگزیدہ لوگوں) کی نماز ہے۔ اور اس کا افضل وقت تخت گرمی کا وقت ہے۔ الافراد للدارقطنی والدیلمی عوف بن مالک

تیسری فصل.....مختلف اسباب اور اوقات کے نوافل

صلوٰۃ الاستخارہ

۲۱۵۳۰.....جب تم میں سے کوئی شخص کسی چیز کا ارادہ کرے تو وہ فرض نماز کے سوا دو رکعت پڑھے پھر یہ دعا پڑھے:

اللھم انی استخیرک بعلمک، واستقدرک بقدرتک، واسألک من فضلک العظیم فانک تقدر ولا اقدر، وتعلم ولا اعلم وانت علام الغیوب اللھم ان کنت تعلم ان ھذا الامر .....خیرلی فی دینی ومعاشی وعاقبۃ امری فاقدرہ لی ویسرہ، ثم بارک لی فیہ، اللھم وان کنت تعلمہ شراً لی فی دینی ومعاشی وعاقبۃ امری فاصرفنی عنہ، واصرفہ عنی واقدرلی الخیر حیث کان ثم ارضنی بہ.

مسند احمد، البخاری، ابوداؤد، الترمذی، النسائی عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۱۵۳۱ جب تو کسی چیز کا ارادہ کرے تو اس معاملے میں اپنے پروردگار سے سات مرتبہ استخارہ کر پھر دیکھ وہ چیز جس کی طرف تیرا دل مائل ہو۔ کیونکہ خیر اسی میں ہے۔ ابن السنی فی عمل یوم ولیلۃ، مسند الفردوس للدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۱۵۳۲.....جس نے استخارہ کیا نا کام نہ ہوا، جس نے مشورہ کیا نادم نہ ہوا اور جس نے میانہ روی اختیار نہ کی وہ تنگدست نہ ہوا۔

الاوسط للطبرانی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۱۵۳۳.....ابن آدم کی سعادت اللہ سے استخارہ کرنے میں ہے، نیز آدمی کی سعادت میں سے یہ بھی ہے کہ اللہ کے فیصلے پر راضی رہے اور آدمی کی شقاوت کے لیے کافی ہے کہ وہ اللہ سے استخارہ نہ کرے اور یہ بھی اس کی شقاوت اور بدبختی ہے کہ اللہ کے فیصلے پر ناراض رہے۔

الترمذی، مستدرک الحاکم عن سعد رضی اللہ عنہ

۲۱۵۳۴.....فی الحال پیغام نکاح نہ دے اور اس کو چھپا۔ پھر وضو کر اور اچھی طرح وضو کر، پھر اللہ نے جو تیرے لیے مقدر کی ہے نماز پڑھ، پھر اپنے رب کی حمد اور بزرگی بیان کر، پھر کہہ۔

اللھم انک تقدر ولا اقدر، وتعلم ولا اعلم وانت علام الغیوب فان رأیت فی فلانۃ (لڑکی کا نام) خیراً فی دینی ودنیای وآخرتی، فاقدرھا لی، وان کان غیرھا خیراً لی منھا فی دینی ودنیای وآخرتی فاقدرھالی. (پھر جو دل میں خیال آئے وہ کرے۔) مسند احمد، ابن حبان، مستدرک الحاکم، السنن للبیھقی عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ

۲۱۵۳۵..... جب تم میں سے کوئی شخص کسی چیز کا ارادہ کرے تو وہ یوں کہے:

اللھم انی استخیرک بعلمک واستقدرک بقدرتک واسألک من فضلک العظیم فانک تقدر ولا اقدر، وتعلم ولا اعلم وانت علام الغیوب اللھم ان کان کذاوکذامن الامر ... لی خیراً فی دینی ومعیشتی وعاقبۃ امری فیسرہ لی والافاصرفہ عنی واصرفنی عنہ ثم قدرلی الخیراینما کان ولا حول ولا قوۃ الا باللہ.

اے اللہ! میں علم کے ساتھ خیر طلب کرتا ہوں، تیری قدرت کے ساتھ قدرت چاہتا ہوں، تیرے عظیم فضل کے ساتھ سوال کرتا ہوں، بے شک تو قادر ہے اور میں قادر نہیں، تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا اور تو غیب کی باتوں کا جاننے والا ہے۔ اے اللہ! اگر یہ کام میرے لیے بہتر ہو میرے دین، روزگار اور آخرت کے بارے میں تو اس کو میرے لیے آسان کردے، ورنہ اس کو مجھ سے پھیر دے، پھر خیر کو میرے لیے مقدر کردے، جہاں کہیں ہو اور ہر طرح کی طاقت وقوت اللہ ہی کی مدد کے ساتھ ممکن ہے۔

مسند ابی یعلی، ابن حبان، شعب الایمان للبیھقی، الضیاء عن ابی سعید، ابن حبان عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

صلوٰۃ الحاجت

۲۱۵۳۶..... جس کو اللہ سے کوئی حاجت ہو یا کسی بنی آدم سے کوئی حاجت ہو تو وہ وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرلے پھر دو رکعتیں پڑھے، پھر اللہ کی حمد وثناء کرے، نبی اکرم ﷺ پر درود پڑھے اور پھر یہ دعا پڑھے:

لاالہ الا اللہ الحلیم الکریم سبحان اللہ رب العرش العظیم الحمدللہ رب العالمین، اسألک موجبات رحمتک وعزائم مغفرتک والغنیمۃ من کل بر والسلامۃ من کل اثم لاتدع لی ذنبا الا غفرتہ ولاھما الافرجتہ، ولا حاجۃ ھی لک رضاً الا قضیتھا یاارحم الراحمین.

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اللہ بردبار اور کریم ہے، پاک ہے اللہ عرش عظیم کا رب تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے، میں تجھ سے تیری رحمت کو لازم کرنے والے اسباب، تیری کامل مغفرت، ہر طرح کی نیکی کا حصول اور ہر گناہ سے حفاظت کا سوال کرتا ہوں، پس میرا کوئی گناہ بخشے بغیر نہ چھوڑ، نہ کوئی رنج دور کیے بغیر چھوڑ اور نہ کوئی حاجت جو تیری رضاء کا سبب ہو پوری کیے بغیر چھوڑ اے ارحم الراحمین! الترمذی، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن عبد اللہ بن ابی اوفی

صلوٰۃ الاستخارہ......الاکمال

۲۱۵۳۷..... اے علی! جس نے استخارہ کیا ناکام نہ ہوا اور جس نے مشورہ کیا وہ نادم نہ ہوا۔ اے علی! تجھ پر رات کی تاریکی لازم ہے۔ بے شک زمین رات کو لپیٹ جاتی ہے جتنا دن میں نہیں لپٹتی۔ اے علی! اللہ کے نام کے ساتھ صبح کو کام میں لگ جا بے شک اللہ نے میری امت کے لیے صبح کے وقت میں برکت رکھی ہے۔ الخطیب عن علی رضی اللہ عنہ

۲۱۵۳۸ ..... جب تم میں کوئی شخص کسی کام کا ارادہ کرلے تو وہ یہ دعا پڑھے:

اللھم انی استخیرک بعلمک واستقدرک بقدرتک واسألک من فضلک العظیم فانک تقدر

ولا اقدر وتعلم ولا اعلم وانت علام الغیوب. اللھم ان کان کذا وکذا خیراً لی فی دینی وخیراً لی فی معیشتی وخیراً لی فی عاقبۃ امری فاقدرہ لی وبارک لی فیہ وان کان غیر ذلک خیراً لی فاقدر لی الخیر حیث ما کان ورضنی بہ بقدرتک۔ابن حبان، المخلص فی امالیہ وابن النجار عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۵۳۹......اے انس! جب تو کسی کام کا ارادہ کرے تو اپنے پروردگار عزوجل سے اس کام کے بارے میں سات بار استخارہ کر پھر دیکھ تیرا دل کس چیز کی طرف جاتا ہے کیونکہ خیر اسی میں ہوگی۔ابن السنی فی عمل الیوم واللیلۃ عن انس رضی اللہ عنہ

تراویح کی نماز

۲۱۵۴۰......امابعد! آج رات مجھے تمہاری حالت کا ڈر نہ تھا بلکہ میں اس بات سے ڈرا کہ کہیں تم پر رات کی (یہ) نماز فرض نہ ہوجائے اور پھر تم اس سے عاجز ہوجاؤ۔مسلم عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۱۵۴۱......اے لوگو! تمہارا یہ طریقہ مسلسل ایسا رہا (کہ تم تراویح مسجد میں پابندی کے ساتھ پڑھتے رہے) حتیٰ کہ میں نے گمان کیا کہ کہیں تم پر یہ نماز فرض نہ ہوجائے۔لہٰذا تم یہ نماز اپنے اپنے گھروں میں پڑھو۔بے شک آدمی کی بہترین نماز اس کے گھر میں ہوتی ہے سوائے فرض نماز کے۔

ابو داؤد عن زید بن ثابت

۲۱۵۴۲ میں نے دیکھا جو تم نے کیا لیکن مجھے تمہارے پاس آنے سے صرف یہ بات مانع رہی کہ کہیں تم پر یہ نماز فرض نہ ہوجائے اور یہ رمضان میں ہے۔مؤطا امام مالک، النسائی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۱۵۴۳ تمہارا یہ طریقہ چلتا رہا حتیٰ کہ مجھے ڈر ہوا کہ کہیں تم پر یہ فرض نہ ہوجائے اور اگر تم پر یہ نماز فرض ہوگئی تو تم اس کو ادا نہ کرسکو گے۔پس اے لوگو! اپنے اپنے گھروں میں یہ نماز پڑھا کرو۔کیونکہ آدمی کی افضل ترین نماز اس کے گھر ہی میں ہوتی ہے سوائے فرض نماز کے۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، النسائی عن زید بن ثابت

الاکمال

۲۱۵۴۴......میں نے تمہارا طریقہ دیکھ لیا، پس میں اس لیے تمہارے پاس نہ آیا کہ کہیں یہ نماز تم پر فرض نہ ہوجائے۔

مؤطا امام مالک، البخاری، مسلم، ابن داؤد عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۱۵۴۵......میں نے تمہارا طریقہ دیکھا اور جان لیا پس تم اپنے گھروں میں یہ نماز پڑھا کرو بے شک آدمی کی افضل ترین نماز اس کے اپنے گھر میں ہوتی ہے سوائے فرض نماز کے۔ابن حبان عن زید بن ثابت

صلوٰۃ التسبیح

۲۱۵۴۶......اے عباس! اے چچا! کیا میں تجھے ایک عطیہ نہ کروں؟ میں تجھے ایک خیر نہ دوں؟ کیا میں آپ کے ساتھ اچھا سلوک نہ کروں؟ کیا میں آپ کو دس فضیلتیں نہ دوں؟ جب آپ اس پر عمل کرلیں گے تو اللہ پاک آپ کے اگلے پچھلے سب گناہ بخش دے گا، پرانے، نئے، بھول کر کیے ہوئے، جان بوجھ کر کیے ہوئے، چھوٹے، بڑے، خفیہ اور اعلانیہ ہر طرح کے گناہ بخش دے گا۔یہ دس کلمات ہیں تو چار رکعات نماز پڑھ ہر رکعت میں فاتحۃ الکتاب اور کوئی سورت پڑھ۔جب پہلی رکعت میں قرأت سے فارغ ہوجائے تو کھڑے کھڑے سبحان اللہ والحمدللہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر پندرہ مرتبہ پڑھ۔پھر رکوع کر، اور رکوع میں (تسبیح کے بعد) یہی کلمات دس مرتبہ پڑھو، پھر سر اٹھا کر جب کھڑا ہو تو (ربنا لک الحمد کے بعد) دس بار پھر کہہ، پھر سجدے میں جا کر (سجدے کی تسبیح کے بعد) دس بار پڑھ۔پھر سجدہ سے اٹھ کر دس

بار پڑھ، پھر سجدے میں جا کر دس بار پھر پڑھ۔ پھر بیٹھ کر دس بار پڑھ۔ یہ ایک رکعت میں پچھتر کی تعداد ہوگئی، اس طرح چاروں رکعات میں پڑھ۔
اگر تیرے گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں گے یا ریت کے ذرات کے برابر ہوں گے تب بھی اللہ تیرے سب گناہ بخش دے گا۔ اگر تجھ سے ہو سکے تو ہر روز ایک بار یہ نماز پڑھ لیا کر، اگر ایسا نہیں کر سکتا تو ہر جمعہ میں ایک بار پڑھ لیا کر، اگر ایسا نہیں کر سکتا تو ہر مہینہ میں ایک بار پڑھ لیا کر اور اگر ایسا بھی نہیں کر سکتا تو ہر سال میں ایک بار پڑھ لیا کر اور اگر ایسا بھی نہیں کر سکتا تو زندگی میں ایک بار ضرور پڑھ لے۔

ابو داؤد، النسائی، ابن ماجہ وابن خزیمہ، مستدرک الحاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۱۵۴۷ ...... اے چچا! کیا میں آپ کو صلہ نہ دوں؟ میں آپ کو خیر کی چیز نہ دوں؟ میں آپ کو ایک نفع دہ چیز نہ دوں؟ انہوں نے عرض کیا: کیوں نہیں یا رسول اللہ! تب آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے چچا! چار رکعات پڑھ، ہر رکعت میں فاتحۃ الکتاب اور کوئی سورت پڑھ، جب قرأت پوری ہو جائے تو پندرہ بار **اللہ اکبر والحمدللہ وسبحان ولا الٰہ الا اللہ** پندرہ بار پڑھ رکوع کرنے سے قبل۔ پھر رکوع کر اور سر اٹھانے سے قبل دس بار پڑھ، پھر سر اٹھا اور سجدہ کرنے سے قبل دس بار پڑھ، پھر سجدہ کر اور دس بار پڑھ، پھر سر اٹھا اور دس بار پڑھ، پھر سجدہ کر اور دس بار پڑھ، پھر سر اٹھا اور کھڑا ہونے سے قبل دس بار پڑھ، یہ ہر رکعت میں پچھتر تسبیحات ہوئیں اور چار رکعت میں تین سو کی تعداد ہو جائے گی۔
پس اگر تیرے گناہ ریت کے ذرات سے زیادہ ہوں گے تب بھی اللہ ان کو بخش دے گا۔ اگر تو ہر روز یہ نماز نہیں پڑھ سکتا تو ہر ماہ میں ایک بار پڑھ لیا کر اور اگر یہ بھی نہیں کر سکتا تو ہر سال میں ایک بار ضرور پڑھ لیا کر۔ **الترمذی، ابن ماجہ عن ابی رافع**

الاکمال

۲۱۵۴۸ ...... اے چچا! کیا میں تجھے ایک صلہ نہ دوں؟ کیا میں تجھے ایک خیر نہ دوں؟ کیا میں تجھے ایک نفع مند شے نہ دوں؟ انہوں نے عرض کیا: کیوں نہیں یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: چار رکعات پڑھ۔ ہر رکعت میں فاتحۃ الکتاب اور کوئی سورت پڑھ۔ پھر قرأت کے بعد پندرہ بار پڑھ: **اللہ اکبر والحمدللہ وسبحان اللہ ولا الٰہ الا اللہ** رکوع سے قبل پھر رکوع کر اور دس بار پڑھ سر اٹھانے سے قبل، پھر سر اٹھا اور دس بار پڑھ سجدہ کرنے سے قبل۔ پھر سجدہ کر اور سر اٹھانے سے قبل دس بار پڑھ۔ پھر سر اٹھا اور دس بار پڑھ، پھر سجدہ کر اور دس بار پڑھ، پھر سر اٹھا اور کھڑا ہونے سے قبل بیٹھ کر دس بار پڑھ۔ یہ رکعت میں پچھتر کی تعداد ہوگئی اور چار رکعات میں تین سو کی تعداد ہوگئی۔
اگر تیرے گناہ ریت کے ذرات سے زیادہ یا فرمایا سمندر کی جھاگ سے زیادہ ہوں گے اللہ پاک ان کو بخش دے گا۔ پوچھا: یا رسول اللہ! یہ نماز ہر روز کون پڑھ سکتا ہے؟ ارشاد فرمایا: اگر ہر روز نہیں پڑھ سکتا تو ہر جمعہ میں ایک بار پڑھا کر، اگر یہ بھی کر سکتا تو ہر ماہ میں ایک بار پڑھا کر اور اگر اس کی بھی ہمت نہیں کر سکتا تو ہر سال میں ایک بار پڑھ لیا کر۔ **الترمذی غریب، ابن ماجہ، الکبیر للطبرانی عن ابی رافع**

کلام: ...... امام ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو موضوعات میں شمار کر کے غلطی کی ہے۔ امام ابن عساکر نے اس کو عن ابی رافع عن العباس کے طریق سے نقل کیا اور فرمایا یہ حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ کی حضور ﷺ سے روایت کردہ حدیث ہے۔

۲۱۵۴۹ ...... اے غلام! کیا میں تجھے ایک چیز نہ بخشوں؟ کیا میں تجھے ایک عطیہ نہ کروں؟ کیا میں تجھے ایک خیر کی شے نہ دوں؟ تو ہر روز دن یا رات میں چار رکعات پڑھ۔ اس میں سورۂ فاتحہ اور سورہ پڑھ۔ پھر پندرہ بار **سبحان اللہ والحمدللہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر** پڑھ۔ پھر رکوع کر اور دس بار یہی کلمات پڑھ، پھر سر اٹھا کر دس بار یہ کلمات پڑھ، اسی طرح ہر رکعت میں پڑھ، پھر تشہد کے بعد اور سلام پھیرنے سے قبل یہ دعا کر:

اللهم انی اسالک توفيق اهل الهدى واعمال اهل اليقين ومناصحة اهل التوبة وعزم اهل الصبر وجد اهل الخشية وطلبة اهل الرغبة وتعبد اهل الورع وعرفان اهل العلم، حتى اخافک. اللهم انی اسالک مخافة تحجزنی بها عن معاصيک وحتى اعمل بطاعتک عملا استحق به رضاک وحتى اناصحک فی التوبة خوفاً منک وحتى اخلص لک النصيحة حبالک، وحتى اتوكل عليک فی

الامور، وحسن الظن بک، سبحان خالق النور.

پس جب اے ابن عباس! تو نے یہ کرلیا تو اللہ پاک تیرے گناہ معاف کردے گا چھوٹے اور بڑے، پرانے اور نئے، خفیہ اور اعلانیہ، جان بوجھ کر کیے ہوئے اور جو بھول چوک سے سرزد ہوئے، سب گناہ معاف کردے گا۔

ترجمہ دعا:...... اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اہل ہدایت کی توفیق کا، اہل یقین کے اعمال کا، اہل توبہ کی سچائی کا، اہل صبر کے عزم کا، اہل خشیت کی کوشش اور محنت کا، اہل رغبت کی طلب کا، متقیوں کی عبادت کا، اہل علم کے عرفان کا تاکہ میں آپ سے خوف کرنے لگوں۔ اے اللہ! میں آپ سے ایسے خوف کا سوال کرتا ہوں، جو مجھے آپ کی نافرمانیوں سے روک دے، نیز تاکہ میں آپ کی اطاعت کرنے لگوں جس سے آپ کی رضا مجھے حاصل ہوجائے، نیز تاکہ میں سچی توبہ کروں آپ سے ڈرتے ہوئے۔ تاکہ آپ سے محبت کرتے ہوئے آپ کی سچی لگن اور نصیحت حاصل کروں، نیز تاکہ امور میں آپ پر پورا بھروسہ کرنے لگوں، اور تجھ سے اچھا گمان رکھنے لگوں اے نوروالے! احلیۃ الاولیاء عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

سورج گرہن، چاند گرہن اور سخت ہوا چلتے وقت کی نماز

۲۱۵۵۰...... جب سورج گرہن ہوجائے تو قریب ترین فرض نماز جو پڑھی ایسی ہی ایک اور نماز بھی پڑھ لو۔ الکبیر للطبرانی عن النعمان بن بشیر

۲۱۵۵۱...... سورج اور چاند اللہ کی آیتوں (نشانیوں) میں سے دو آیات (نشانیاں) ہیں۔ یہ کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے۔ جب تم ایسا معاملہ دیکھو تو اللہ کو پکارو، اللہ اکبر اللہ اکبر پڑھو، لا الٰہ الا اللہ لا الٰہ الا اللہ کہو اور صدقہ خیرات کرو۔ اے امت محمد! اللہ کی قسم کوئی شخص اللہ سے زیادہ غیرت کھانے والا نہیں ہے اس بات پر کہ اس کا کوئی بندہ زنا کرے یا اس کی کوئی بندی زنا کرے اے امت محمد! اللہ کی قسم اگر تم جانتے جو میں جانتا ہوں تو تم تھوڑا ہنستے اور زیادہ روتے۔ اے اللہ کیا میں نے پیغام پہنچا دیا۔

مؤطا امام مالک، مسند احمد، البخاری، مسلم، ابوداؤد، النسائی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۱۵۵۲...... شمس وقمر کسی کی موت کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے، بلکہ یہ خدا کی مخلوق میں سے دو مخلوق ہیں اور اللہ پاک اپنی مخلوق میں جیسا چاہتا ہے تصرف کرتا ہے۔ اللہ پاک جب کسی مخلوق پر تجلی ظاہر کرتے ہیں تو وہ اللہ کے آگے خشوع وخضوع کرتی ہے۔ پس ان میں جو کچھ رونما ہو تم نماز میں مصروف ہوجاؤ حتیٰ کہ وہ گرہن سے کھل جائیں یا اللہ پاک کوئی امر پیدا کردیں۔ النسائی عن قبیصۃ الھلالی

۲۱۵۵۳...... جاہلیت کے لوگ کہا کرتے تھے: شمس وقمر اہل ارض کے کسی عظیم شخص کے انتقال کی وجہ سے گرہن ہوتے ہیں۔ درحقیقت یہ کسی کی موت کی وجہ سے گرہن ہوتے ہیں اور نہ کسی کی زندگی کی وجہ سے گرہن ہوتے ہیں۔ بلکہ یہ دونوں خدا کی مخلوق میں سے دو مخلوق ہیں اور اللہ پاک اپنی مخلوق میں جو چاہتا ہے تصرف کرتا ہے، پس ان دونوں میں جو بھی گرہن ہوجائے تو نماز میں مصروف ہوجاؤ حتیٰ کہ گرہن کھل جائے یا اللہ پاک کوئی اور معاملہ رونما فرمادے۔ النسائی عن النعمان بن بشیر

۲۱۵۵۴...... لوگ گمان کرتے ہیں کہ سورج اور چاند اہل زمین کے کسی عظیم شخص کے انتقال کی بناء پر گرہن ہوتے ہیں، حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ سورج اور چاند کسی کی موت کی وجہ سے گرہن ہوتے ہیں اور نہ کسی کی زندگی کی وجہ سے۔ بلکہ یہ دونوں خدا کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ اللہ پاک اپنی مخلوق میں سے جس پر ظاہر ہوتے ہیں وہ اس کے لیے خشوع کرتی ہے (اور جھک جاتی ہے) پس جب تم ایسی صورت حال دیکھو تو قریب ترین فرض نماز جو پڑھی ہو ایسی ہی (رکعت والی) نماز اور (باجماعت) پڑھو۔ النسائی، ابن ماجہ عن النعمان بن بشیر

۲۱۵۵۵...... یہ نشانیاں جو اللہ پاک بھیجتا ہے کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے متغیر نہیں ہوتیں بلکہ اللہ پاک ان کو متغیر کردیتا ہے بندوں کو ڈرانے کے لیے۔ پس جب تم ایسی کوئی چیز دیکھو تو ذکر اللہ اور دعا واستغفار کی طرف لپکو۔ النسائی، البخاری، مسلم عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

۲۱۵۵۶...... مجھ پر جنت پیش کی گئی حتیٰ کہ اگر میں ہاتھ بڑھاتا تو اس کے پھل حاصل کرلیتا اور مجھ پر جہنم پیش کی گئی حتیٰ کہ میں اس پر پھونک

مار رہا تھا تا کہ اس کی گرمی تم کو نہ جھلسادے۔ میں نے جہنم میں رسول اللہ ﷺ کے اونٹ کے چور کو دیکھا، نیز بستی دعدع کا ایک شخص جہنم میں دیکھا ایک سلائی کی چوری کی وجہ سے جہنم میں تھا، جب اس کو پکڑا جاتا تھا تو وہ کہتا تھا یہ ڈنڈے کا کام ہے۔ (اس میں اٹک گئی ہے) نیز میں نے جہنم میں ایک لمبی حبشی عورت کو دیکھا جس نے ایک بلی کو باندھا تھا مگر اس کو کھلایا پلایا اور نہ ہی اس کو چھوڑا کہ وہ خود گھوم پھر کر زمین کا گھاس کھالیتی حتیٰ کہ وہ مرگئی۔ بے شک یہ شمس وقمر کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے، بلکہ یہ اللہ کی دونشانیاں ہیں۔ پس ان میں سے جب بھی کوئی گرہن ہو جائے تو اللہ عزوجل کے ذکر کی طرف دوڑو۔ النسائی عن ابن عمرو

۲۱۵۵۷...... مجھ پر جنت اور جہنم کو پیش کیا گیا۔ جنت اس قدر قریب کی گئی کہ میں ہاتھ بڑھا کر اس کے پھل کا خوشہ لے سکتا تھا مگر میں نے اپنا ہاتھ روک لیا اور مجھ پر جہنم پیش کی گئی حتیٰ کہ میں اس سے پیچھے ہٹتا رہا کہ کہیں وہ مجھے ڈھانپ نہ لے۔ میں نے جہنم میں ایک حمیری سیاہ فام طویل عورت دیکھی جو ایک بلی کی وجہ سے عذاب میں مبتلا تھی۔ اس نے بلی کو باندھ لیا تھا اس کو کھلاتی تھی اور نہ پلاتی تھی اور نہ اس کو کھلا چھوڑتی تھی تا کہ وہ زمین کا گھاس پھوس کھالیتی۔ میں نے جہنم میں ابوثمامہ عمرو بن مالک کو بھی دیکھا جو جہنم میں اپنی آنتوں کو کھینچتا پھر رہا تھا۔

جاہلیت کے لوگ کہا کرتے تھے کہ شمس وقمر کسی عظیم شخص کی موت کی وجہ سے گرہن ہوتے ہیں لیکن درحقیقت یہ اللہ کی دونشانیاں ہیں جو اللہ تمہیں دکھا رہا ہے۔ پس جب یہ گرہن ہوں تو نماز پڑھو جب تک کہ انکا گرہن ختم نہ ہو جائے۔ مسلم عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۱۵۵۸...... اے لوگو! شمس وقمر اللہ کی نشانیوں میں سے دونشانیاں ہیں۔ یہ دونوں کسی انسان کی موت کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے۔ جب تم ایسی کوئی چیز دیکھو تو نماز میں مشغول ہو جاؤ جب تک کہ گرہن ختم نہ ہو۔ تم سے جس چیز کا بھی وعدہ کیا جاتا ہے اس کو آج میں نے اپنی اس نماز میں دیکھ لیا ہے۔ جب تم نے مجھے پیچھے ہٹتا دیکھا تھا تب میرے سامنے جہنم پیش کی گئی تھی تو میں اس خوف سے پیچھے ہٹتا تھا کہ اس کی لپٹ مجھے نہ جھلسادے۔ حتیٰ کہ میں پکار اٹھا اے پروردگار! اور میں ان میں تھا۔ پھر میں نے ایک ڈنڈے والے کو دیکھا جو حاجیوں کا مال اپنے ڈنڈے سے کھینچ لیتا تھا اگر اس کی حرکت پکڑی جاتی تو کہتا کہ میرے ڈنڈے میں پھنس گیا تھا اور اگر کسی کو پتہ نہ چلتا تو وہ مال لے اڑتا تھا۔ نیز میں نے جہنم میں ایک بلی والی کو دیکھا جس نے بلی کو باندھا اور اس کو کھلایا نہ پلایا اور نہ اس کو کھلا چھوڑا کہ وہ گھاس پھوس کھالیتی حتیٰ کہ وہ بھوک سے مرگئی۔ میرے پاس جنت لائی گئی اور یہ وہ وقت تھا جب تم نے مجھے آگے بڑھتے دیکھا تھا حتیٰ کہ میں اپنی جگہ کھڑا ہوا اور اوپر اپنا ہاتھ آگے بڑھا دیا تا کہ جنت سے کچھ پھل لے لوں تا کہ تم بھی ان کو دیکھو لیکن پھر خیال آیا کہ ایسا نہ کروں۔ مسند احمد، مسلم عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۱۵۵۹...... شمس وقمر کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے، بلکہ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے دونشانیاں ہیں۔ اللہ پاک ان کے ساتھ بندوں کو ڈراتا ہے۔ پس جب تم ایسا دیکھو تو نماز اور دعا میں مشغول ہو جاؤ جب تک کہ یہ کھل نہ جائیں۔ البخاری، النسائی عن ابی بکرة، البخاری، مسلم، النسائی، ابن ماجه عن ابی مسعود، البخاری، مسلم، النسائی عن ابن عمر، البخاری، مسلم عن المغیرة

۲۱۵۶۰...... جب تم کسی نشانی کو دیکھو تو سجدہ میں پڑ جاؤ۔ ابو داؤد، الترمذی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۱۵۶۱...... شمس وقمر میں سے جب کوئی اللہ کی عظمت کا مشاہدہ کر لیتا ہے تو اپنے مدار سے سرک جاتا ہے اور اس کے نتیجے میں گرہن ہو جاتا ہے۔ ابن النجار عن انس رضی اللہ عنہ

الاکمال

۲۱۵۶۲...... جب تم ان آیات میں سے کسی چیز کو دیکھو تو یہ اللہ کی طرف سے ڈرانا اور خوف دلانا ہے پس تم ایسے وقت قریب ترین جو فرض نماز پڑھی ہے ایسی نماز میں مشغول ہو جاؤ۔ مسند احمد عن قبیصة بن مخارق

۲۱۵۶۳...... امابعد! اے لوگو! شمس وقمر اللہ کی آیات میں سے دو آیتیں (نشانیاں) ہیں۔ جو کسی بڑے کی موت کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے اور نہ کسی کی زندگی کی وجہ سے گرہن ہوتے ہیں۔ پس جب تم ایسی صورت حال دیکھو تو مساجد کی طرف گھبرا کر لپکو۔

مسند احمد، وابن سعد عن محمود بن لبید

۲۱۵۶۴ لوگوں کا گمان ہے کہ شمس وقمر یا ایک جب گرہن ہوتے ہیں تو کسی عظیم شخص کی موت (کے صدمے) میں گرہن ہوتے ہیں، حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ بلکہ یہ اللہ کی دو مخلوق ہیں اور اللہ پاک اپنی کسی مخلوق پر جب تجلی فرماتا ہے تو وہ خشوع وعاجزی کی وجہ سے جھک جاتی ہے۔

مسند احمد، عن النعمان بن بشیر

۲۱۵۶۵ شمس وقمر کا گرہن لگنا اللہ کی نشانیوں میں سے ہے۔ جب تم ایسا دیکھو تو جلدی جلدی نماز کی طرف بڑھو۔

ابن ابی شیبہ عن عبدالرحمن بن ابی لیلی قال :حدثنی فلان وفلان

۲۱۵۶۶ اللہ کی نشانیاں بندوں کو ڈرانے کے لیے رونما ہوتی ہیں، پس جب تم ایسا دیکھو تو قریب ترین جو فرض نماز ادا کی ہے اس جیسی دوسری نماز پڑھنا شروع کردو۔ السنن للبیهقی عن قبیصه

۲۱۵۶۷ سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں جو کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے گرہن نہیں ہوا کرتی، جب تم کسی ایک کو گرہن شدہ دیکھو تو اپنی گھبراہٹ اور پریشانی اللہ کی طرف لے جاؤ۔ السنن للبیهقی عن ابن عباس رضی اللہ عنه

۲۱۵۶۸ اے لوگو! آفتاب و ماہتاب خدا کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ جب ان میں سے کسی نشانی کو گرہن لگ جائے تو مساجد کی طرف لپکا کرو۔ ابن حبان عن ابن عمرو

۲۱۵۶۹ اے لوگو! شمس وقمر اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، جو کسی کی موت یا حیات کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے۔ پس جب تم ایسا کچھ دیکھو تو نماز، صدقہ خیرات اور ذکر اللہ کی طرف دوڑو۔ اور میں نے تم سے ستر ہزار افراد ایسے دیکھے ہیں جو چودھویں رات کے چاند کا چہرہ رکھتے ہیں اور بغیر حساب کتاب کے جنت میں داخل ہو رہے ہیں۔ الکبیر للطبرانی عن اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنهما

۲۱۵۷۰ شمس وقمر کسی کی موت اور کسی کی زندگی کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے۔ پس جب تم ایسا دیکھو تو نماز میں مشغول ہو جاؤ جب تک کہ وہ کھل جائیں یا اللہ پاک کوئی چیز رونما کردیں۔ ابن حبان عن ابی بکرة رضی اللہ عنه

۲۱۵۷۱ سورج چاند کو کسی کی موت اور زندگی سے گہن نہیں لگتا، بلکہ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ پس جب تم ایسا ہوا دیکھو تو قریب ترین فرض نماز جیسی نماز پڑھو۔ الکبیر للطبرانی عن بلال رضی اللہ عنه

۲۱۵۷۲ آفتاب و ماہتاب کو کسی کی موت یا زندگی سے گہن نہیں لگتا۔ بلکہ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، جب تم ان کو گہن لگا دیکھو تو نماز میں مصروف ہو جاؤ۔ ابن حبان عن ابن عمر رضی اللہ عنه

۲۱۵۷۳ شمس وقمر اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں جو کسی انسان کی موت کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے۔ پس جب ایسی صورت حال ہو تو نماز پڑھو۔ ابن ابی شیبہ عن ابی بکرة رضی اللہ عنه

۲۱۵۷۴ شمس وقمر اللہ کی آیات میں دو آیتیں ہیں، جو کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے گہن نہیں کھاتے۔ پس جب تم ایسا کچھ دیکھو تو نماز کی طرف لپکو۔ الکبیر للطبرانی عن عقبة بن عامر، مسند احمد عن محمود بن لبید

۲۱۵۷۵ سورج اور چاند کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے۔ بلکہ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں جن کے ساتھ اللہ پاک اپنے بندوں کو ڈراتا ہے پس جب تم ایسا دیکھو تو قریب میں جو فرض نماز ادا کی ہو ایسی ایک نماز میں مشغول ہو جاؤ۔

النسائی عن بلال، مسند احمد، ابو داؤد، النسائی، مستدرک الحاکم عن قبیصة بن مخارق الهلالی

۲۱۵۷۶ شمس وقمر اللہ کی آیتوں میں سے دو آیتیں ہیں۔ جو کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے۔ جب تم ایسا دیکھو تو اللہ کو یاد کرو۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم نے آپ کو دیکھا تھا کہ آپ اپنی اس جگہ پر کھڑے ہوئے آگے سے کچھ لینے کی کوشش فرما رہے تھے۔ پھر آپ پیچھے ہٹنے لگے؟ ارشاد فرمایا: میں نے جنت کو دیکھا اور اس سے پھل کا ایک خوشہ لینے کا ارادہ کیا تاکہ تم رہتی دنیا تک اس سے ہمیشہ کھاتے رہو۔ (لیکن پھر میں نے ارادہ بدل لیا۔) پھر میں نے جہنم کو دیکھا اور ایسا خوفناک گھبرا دینے والا کوئی منظر نہیں دیکھا۔ اہل جہنم میں اکثریت میں نے عورتوں کی دیکھی تھی۔ لوگوں نے پوچھا: وہ کیوں یا رسول اللہ! ارشاد فرمایا: اس لیے کہ وہ کفران کرتی ہیں۔ پوچھا گیا: کیا اللہ کے ساتھ کفر کرتی

ہیں؟ ارشاد فرمایا: وہ شوہر کا کفران (یعنی ناشکری) کرتی ہیں اور احسان کو جھٹلاتی ہیں۔ اگر تو کسی عورت کے ساتھ زندگی بھر احسان کا معاملہ کرے پھر وہ کبھی تیری طرف سے کوئی کمی دیکھے تو کہے گی: اللہ کی قسم! میں نے تجھ سے کبھی کوئی خیر نہیں دیکھی۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، النسائی، ابن حبان، ابن جریر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۱۵۷۷ ... شمس وقمر خدا کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ جو کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتیں۔ جب تم ان کو گرہن دیکھو تو نماز پڑھو جب تک کہ اللہ پاک اس صورت کو کھول دے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنی اس جگہ کھڑے کھڑے ہر وہ چیز دیکھ لی جس کا تم سے وعدہ ہوتا رہا ہے اور جب تم نے مجھے آگے بڑھتے دیکھا تو میں جنت سے پھلوں کا ایک خوشہ لینے کا ارادہ کررہا تھا۔ اور جب تم نے مجھے پیچھے ہٹتا دیکھا تو میں نے جہنم کو دیکھا تھا وہ ایک دوسرے میں گھس رہی تھی اور میں نے جہنم میں عمرو بن لحی کو بھی دیکھا جس نے سوائب کی رسم ڈالی۔ (سوائب سائبہ کی جمع ہے وہ اونٹ جو بت کے نام پر آزاد چھوڑ دیا جائے)۔ البخاری، مسلم عن عائشہ رضی اللہ عنہا

فائدہ:...... ایک مرتبہ حضور ﷺ کسوف شمس (سورج گرہن) ہونے پر نماز پڑھا رہے تھے نماز کے دوران آپ کو جنت، جہنم دکھائی گئی۔ نماز کے بعد آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

گرہن کے وقت اللہ تعالیٰ کو کثرت سے یاد کرنا

۲۱۵۷۸ ... شمس وقمر خدا کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، جب تم کسی ایک کو گہن لگا دیکھو تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے جنت مجھ سے اس قدر قریب کردی گئی تھی اگر میں ہاتھ بڑھاتا تو اس میں سے کوئی خوشہ اٹھالیتا۔ اور جہنم بھی اس قدر قریب ہوگئی تھی کہ میں پیچھے ہٹنے لگا اس ڈر سے کہ تم کو وہ لپیٹ میں نہ لے لے۔ میں نے جہنم میں ایک حمیری سیاہ فام طویل قامت عورت دیکھی جس کو ایک بلی کی وجہ سے عذاب دیا جارہا تھا۔ اس نے بلی کو باندھ دیا تھا نہ اسکو چھوڑا کہ وہ گھوم پھر کر گھانس پھونس کھا کر گذارہ کرلیتی اور نہ اس کو کھلایا پلایا۔ حتیٰ کہ وہ مرگئی۔ میں نے اس کو دیکھا کہ وہ بلی اس عورت کو سامنے سے نوچ رہی ہے اگر عورت منہ پھیرتی ہے تو اس کو پیچھے سر کی طرف سے نوچتی ہے۔ میں نے جہنم میں بنی الدعدع کا ایک شخص بھی دیکھا جو اپنے ٹیڑھے منہ والی لاٹھی سے چوری کرتا تھا۔ میں نے جہنم میں مڑے ہوئے منہ والی لاٹھی سے چوری کرنے والے (ایک دوسرے) شخص کو بھی دیکھا، جو اپنی لاٹھی سے حاجیوں کا سامان چوری کرتا تھا۔ اگر لوگ اس کی حرکت کو دیکھ لیتے تو کہتا میں نے چوری نہیں کی بلکہ میری لاٹھی میں تمہارا سامان پھنس گیا تھا۔ وہ اسی لاٹھی پر ٹیک لگائے ہوئے جہنم میں ہانپ رہا تھا اور کہہ رہا تھا میں لاٹھی کے ساتھ چوری کرتا تھا۔ مسند احمد، النسائی وابن جریر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۱۵۷۹ ... شمس وقمر تم میں سے کسی کی موت یا تمہارے کسی اہم واقعے کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے بلکہ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں، جن کے ساتھ بندے عبرت حاصل کرتے ہیں، اللہ سے ڈرنے والے اور اس کا ذکر کرنے والے اس کا شکر کرتے ہیں۔ پس جب تم اللہ کی کسی نشانی کو دیکھو تو اللہ کے ذکر کی طرف بڑھو، اس کا ذکر کرو اور اس سے ڈرو۔ تم دنیا میں جو چیز بھی دیکھتے ہو یہ درحقیقت آخرت کی چیزوں کا محض ایک رنگ اور نمونہ ہے۔ اور تم کو جنت یا جہنم کی جس چیز کی بھی خبر دی گئی ہے، ابھی مسجد کے سامنے کی دیوار میں مجھے اس کی صورت دکھائی گئی تھی جب میں تم کو نماز پڑھا رہا تھا تو وہ سب چیزیں مسجد کی دیوار میں نظر آرہی تھیں۔ الکبیر للطبرانی عن سمرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۵۸۰ جب تم کسی نشانی کو دیکھو تو سجدہ ریز ہوجاؤ۔ ابن داؤد، الترمذی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

ہوا کا تیز چلنا

۲۱۵۸۱ جب کوئی اہم واقعہ پیش آجائے یا تاریک آندھی زور پکڑے تو تم پر تکبیر اللہ اکبر اللہ اکبر کہنا لازم ہے۔ کیونکہ اس سے آندھی تاریکی چھٹ جاتی ہے۔ ابن السنی عن جابر رضی اللہ عنہ

الاکمال

۲۱۵۸۲..... اللهم انی اعوذبک من شر الریح، ومن شرما تجیء به الریح ومن الریح الشمال فانها ریح العقیم.
اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں بری ہوا سے، ہوا کے شر سے جس کو ہوا لے کر آئے اور بادشمالی سے کیونکہ وہ بیماری کی ہوا ہے۔

مستدرک الحاکم عن جابر رضی اللہ عنه

۲۱۵۸۳..... اللهم انی اعوذبک من شر الریح.(مستدرک الحاکم عن جابر رضی اللہ عنه

۲۱۵۸۴..... ہوا کو گالی مت دو اور اللہ کی پناہ مانگو اس کے شر سے۔الشافعی البیهقی فی المعرفة عن صفوان بن سلیم مرسلاً

۲۱۵۸۵..... ہوا کو گالی نہ دے کیونکہ یہ تو (من جانب اللہ) مامور ہے۔بلکہ یہ دعا پڑھ:

اللهم انی اسألک خیرها وخیر مافیها، وخیر ما امرت به واعوذبک من شرها وشر ما فیها وشر ما امرت به.

اے اللہ! میں تجھ سے اس ہوا کی خیر کا سوال کرتا ہوں اور اس کا خیر کا جو اس میں ہے۔اور اس خیر کا جس کا اس ہوا کو حکم ہوا ہے۔میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس کے شر سے جو اس میں ہے اس کے شر سے اور اس چیز کے شر سے جس کا اس کو حکم ہوا ہے۔

عبد بن حمید عن ابی بن کعب

فائدہ:..... ایک مرتبہ حضور اکرم ﷺ کے زمانے میں سخت آندھی چلی ایک شخص نے ہوا کو گالی دی تو آپ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۲۱۵۸۶..... رات کو اور نہ دن کو گالی دو، نہ سورج، چاند اور ہوا (وغیرہ) کو گالی دو، کیونکہ یہ ایک قوم کیلئے رحمت ہوتی ہیں اور دوسری قوم کیلئے عذاب۔

ابن مردویه عن جابر رضی اللہ عنه

بارش کی طلب اور قحط کے اسباب

۲۱۵۸۷..... تم نے اپنے علاقے کی قحط سالی کا شکوہ کیا ہے اور ایک زمانے سے بارش نہ ہونے کی شکایت کی ہے۔اللہ نے تم کو حکم دیا ہے کہ اس کو پکارو اور اس نے تم سے قبولیت کا وعدہ کیا ہے:

الحمدلله رب العالمین الرحمن الرحیم مالک یوم الدین لااله الااللہ یفعل مایرید اللهم انت اللہ لااله الا انت الغنی ونحن الفقراء انزل علینا الغیث واجعل ماانزلت لناقوة وبلاغا الی خیر.

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو بڑا مہربان اور رحم کرنے والا ہے، قیامت کے دن کا مالک ہے۔اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔اے اللہ! تو ہی معبود ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو غنی ہے اور ہم سب فقیر۔ہم پر بارش برسا اور اس کو ہمارے لیے قوت اور ایک زمانے تک فائدہ مند بنا دے۔ابوداؤد عن عائشه رضی اللہ عنها

۲۱۵۸۸..... قحط سالی یہ نہیں کہ تم پر بارش نہ ہو بلکہ قحط سالی یہ ہے کہ بارش ہو پھر بارش ہو لیکن زمین کچھ نہ اگائے۔

الشافعی، مسند احمد، مسلم عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۲۱۵۸۹..... انبیاء میں سے ایک نبی لوگوں کو لے کر بارش مانگنے کے لیے نکلے۔دیکھا کہ ایک چیونٹی اپنا پاؤں آسمان کی طرف اٹھا کر دعا کر رہی ہے۔نبی نے فرمایا: لوٹ چلو، اس چیونٹی کی وجہ سے تمہارے لیے دعا قبول ہوگئی ہے۔مستدرک الحاکم عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۲۱۵۹۰..... رات اور دن کی ایسی کوئی گھڑی نہیں ہے، جس میں آسمان نہ برستا ہو اور اللہ اس کو جہاں چاہتا ہے پھیر دیتا ہے۔

الشافعی عن المطلب بن حنطب

۲۱۵۹۱......کوئی سال اس سال سے زیادہ بارش والا نہ ہوا اور کوئی جنوبی ہوا نہ چلے مگر وادی بہہ پڑی۔السنن للبیهقی عن ابن مسعود رضی الله عنه
۲۱۵۹۲......کوئی قوم خدا کی رحمت کے بغیر بارش نہ پاسکی۔ اور جب بھی کوئی قوم قحط سالی کا شکار ہوئی تو خدا کی ناراضگی کی وجہ سے۔
ابو الشیخ فی العظمة عن ابی امامة رضی الله عنه
۲۱۵۹۳...... کوئی قوم قحط سالی میں مبتلا نہ ہوئی مگر اللہ پر سرکشی کرنے کی وجہ سے۔الادب المفرد فی رواة مالک عن جابر رضی الله عنه
۲۱۵۹۴...... جب اللہ پاک کسی قوم کو قحط سالی میں مبتلا فرمانا چاہتا ہے تو ایک منادی آسمان سے نداء دیتا ہے:
اے معدو! خوب فراخ ہو جاؤ۔ اور اے چشمو! سیراب نہ کرو اور اے برکت اٹھ جا۔ابن النجار فی التاریخ عن انس رضی الله عنه
۲۱۵۹۵ جب تم مشرقی جانب میں ماہ رمضان کے اندر سرخ ستون دیکھو تو سال بھر کا غلہ ذخیرہ کر لو کیونکہ یہ بھوک کا سال ہے۔
الکبیر للطبرانی عن عبادة بن الصامت
۲۱۵۹۶......اللہ تعالیٰ جب کسی امت پر غصہ فرماتا ہے تو ان پر خسف (دھنسنے) اور مسخ (صورتیں بگڑنے) کا عذاب نازل نہیں کرتا بلکہ ان کے غلے مہنگے کر دیتا ہے، ان کی بارش روک دیتا ہے اور بدترین لوگوں کو ان پر نگران اور حاکم مقرر کر دیتا ہے۔ابن عساکر عن علی رضی الله عنه
۲۱۵۹۷ ...... جب ثریا ستارہ طلوع ہو جائے تو کھیتیاں آفت سے مامون ہو جاتی ہیں۔الصغیر للطبرانی عن ابی هریرة رضی الله عنه
۲۱۵۹۸......ستارہ جب بھی صبح کو طلوع ہوتا ہے اور کوئی آفت نازل ہوتی ہے تو وہ آفت اٹھ جاتی ہے۔یا ہلکی ہو جاتی ہے۔
مسند احمد عن ابی هریرة رضی الله عنه

الاکمال

۲۱۵۹۹...... اللهم صاحت بلادنا، واغبرت ارضنا وهامت دوابنا، اللهم منزل البركات من اماكنها، وناشر الرحمة من معادنها بالغيث المغيث انت المستغفر للآثام فنستغفرك للجمات من ذنوبنا، ونتوب اليك من عظم خطايانا، اللهم ارسل السماء علينا مدرارا، واكفامغزوراً، من تحت عرشك، من حيث ينفعنا غيثا مغيثا دار عاً رائعاً ممرعاً طبقاً غدقاً خصباً تسرع لنابه النبات وتكثر لنا به البركات وتقبل به الخيرات اللهم انت قلت في كتابك (وجعلنا من الماء كل شيء حيّ)(الانبياء: ۳۰) اللهم فلاحياة لشئ خلق من الماء الابالماء، اللهم وقد قنط الناس أومن قد قنط منهم، وساء ظنهم، وهامت بهائمهم وعجت عجيج الثكلى على اولادها اذا حبست عنا قطر السماء فدقت لذلك عظمها، وذهب لحمها وذاب شحمها اللهم ارحم أنين الآنة، وحنين الحانة، ومن لا يحمل رزقه غيرك، اللهم ارحم البهائم الحائمة والانعام السائمة، والاطفال السائمة اللهم ارحم المشايخ الركع والاطفال الرتع والبهائم الرقع، اللهم زدنا قوة الى قوتنا، ولا تردنا محرومين، انك سميع الدعاء برحمتك يا ارحم الراحمين.

ترجمہ:......اے اللہ! ہمارے بلاد چیخ رہے ہیں، ہماری سرزمین غبار آلود ہوگئی ہے، ہمارے چوپائے لاغر و کمزور ہوگئے ہیں۔اے اللہ! شہروں پر برکتیں نازل کرنے والے! موسلا دھار بارش کے ساتھ رحمت بھیجنے والے! آپ ہی سے گناہوں کی مغفرت طلب کی جاتی ہے، پس ہم آپ سے اپنے تمام گناہوں کی مغفرت چاہتے ہیں۔ اور اپنے تمام عظیم گناہوں سے توبہ کرتے ہیں، اے اللہ ہم پر آسمان کو خوب برسا بھر بھر کر برسا اپنے عرش کے نیچے سے، ایسی بارش جو ہم کو نفع پہنچائے، خوب برسنے والی، خوشگوار، سیراب کرنے والی، پے در پے برسنے والی، سرسبزی پیدا کرنے والی، جو ہماری نباتات کو جلدا گائے ہم کو خوب برکات پہنچائے، اور آپ اس سے خیرات کو قبول فرمائیں۔اے اللہ! آپ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے:
اور ہم نے ہر زندہ چیز کو پانی سے پیدا کیا ہے۔الانبیاء: ۳۰

اے اللہ! پس ہر چیز چونکہ پانی سے پیدا ہوئی اس لیے بغیر پانی کے اس کی زندگی نہیں۔ اے اللہ! لوگ مایوس ہو چکے ہیں، ان کی امیدوں پر اوس پڑ چکی ہے، ان کے مویشی لاغر و کمزور ہو گئے ہیں۔ گمشدہ بچے کی ماں کی طرح چیخ و پکار کر رہے ہیں۔ کیونکہ ہم پر آسمان کے قطرے تک ٹپکنا بند ہو گئے ہیں، جانداروں کی ہڈیاں مدقوق ہوئی ہیں، ان کا گوشت اتر گیا ہے، ان کی چربی پگھل گئی ہے، اے اللہ! رونے والے کے رونے پر رحم فرما، سسکنے والے کے سسکنے پر مہربانی کر، جن کے رزق کا مدار آپ کے سوا کسی پر نہیں، اے اللہ پیاس سے بلکنے والے جانوروں پر رحم فرما، تھکے ماندہ جانوروں پر رحم فرما، بھوکے بچوں پر رحم فرما، اے اللہ! جھکے ہوئے بوڑھوں پر رحم فرما، دودھ پینے والے بچوں پر رحم فرما، چرنے کے لیے ترسنے والے جانوروں پر رحم فرما۔ اے اللہ! ہماری قوت میں اپنی قوت شامل فرما، ہم کو محروم و نامراد واپس نہ کر، بے شک تو دعاؤں کا سننے والا ہے اے ارحم الراحمین۔

الخطابي في غريب الحديث وابن عساكر عن ابن عباس رضي الله عنه

۲۱۶۰۰　اے اللہ! ہمارے پہاڑ چیخ رہے ہیں ہماری زمین غبار آلود ہوگئی ہے، ہمارے مویشی لاغر و کمزور ہو گئے ہیں اے خیرات عطا کرنے والے! اے رحمت نازل کرنے والے! اے موسلا دھار بارش کے ساتھ برکتیں بھیجنے والے! تجھ ہی سے مغفرت طلب کی جاتی ہے ہم اپنے تمام گناہوں سے کامل مغفرت چاہتے ہیں اور اپنے تمام گناہوں سے آپ کی جناب میں سچی توبہ کرتے ہیں، اے اللہ آسمان کو ہم پر موسلا دھار برسا، اپنے عرش کے نیچے سے ایسی بارش برسا جو ہم کو نفع دے جو ہم پر خوب پے درپے، سبزہ پیدا کرنے والی بن کر برسے۔

ابن صصري في اماليه عن جعفر بن عمرو بن حريث عن ابيه عن جده

۲۱۶۰۱　اللهم اسقنا غيثا مغيثا هنيأ مريئاعاجلاغير رائث نافعاً غير ضار سقيا رحمة ولا سقيا عذاباً ولا هدم ولا غرق. اللهم اسقنا الغيث وانصرنا على الاعداء.

اے اللہ! ہم پر بارش برسا موسلا دھار، خوشگوار، جلد آنے والی، پراگندہ نہ کرنے والی، نفع دینے والی، نقصان نہ دینے والی، رحمت کی بارش نہ کہ عذاب کی بارش، جس سے کوئی گرے نہ غرق ہو۔ اے اللہ ہم کو بارش پہنچا اور ہمارے دشمنوں پر ہماری مدد فرما۔

ابن شاهين عن يزيد بن رومان

۲۱۶۰۲　اللهم اسقنا غيثا مغيثاً مريعاً طبقاً عاجلاً غير رائث نافعاً غير ضار۔الكبير للطبراني عن ابن عباس رضي الله عنه

۲۱۶۰۳　اللهم اسق بلادك وبها نمك وانشر رحمتك واحي بلدك الميت، اللهم اسقنا غيثا مغيثا مرينا مريعاً طبقاً واسعاً عاجلاً غير آجل نافعاً غير ضار اللهم اسقنا سقيا رحمة ولا سقيا عذاباً ولاهدم ولا غرق ولا محق اللهم اسقنا الغيث وانصرنا على الاعداء۔ابن سعد عن ابي وجزة السعدي اسمه يزيد بن عبيد

۲۱۶۰۴　اللهم اسقنا غيثا مغيثا مرينا طبقا غدقا عاجلا غير آجل نافعاً غير ضار.

عبد بن حميد وابن خزيمة، مستدرك الحاكم السنن للبيهقي، الضياء للمقدسي عن جابر رضي الله عنه، الكبير للطبراني، مستدرك الحاكم. السنن للبيهقي، مسند احمد، ابن ماجه عن كعب بن مره، ابن ماجه، الكبير للطبراني عن ابن عباس رضي الله عنه

۲۱۶۰۵　اللهم جللنا سحابا كثيفا قصيفا دلوقا حلوقا ضحوكا زبرجاً تمطرنا منه رذاذاً قطقطاً سجلاً بعاقاً يا ذالجلال والاكرام.

اے اللہ! ہم کو سیراب کر ایسے بادل سے جو گہرا ہو، گرجدار ہو، پے در پے برسنے والا ہو، گڑھے بھرنے والا ہو، ہنسا دینے والا (سیاہ مائل بہ) سرخ پتلا بادل، جس سے آپ ہم کو خوب پے در پے برسائیں۔ اے بزرگی اور کرم کرنے والے۔

ابن صصري والديلمي عن ابي سعيد رضي الله عنه

۲۱۶۰۶　اللهم بارك لهم في محضها ومخضها ومذقها. واحبس الزمن ببائع الثمر وافجرلهم الثمد وبارك لهم في الولد.

اے اللہ! ان کو برکت دے ان کے برسنے والے اور بھرے ہوئے پانی والے بادلوں میں اور انکو پھلوں سے بھر دے اور ان کے ...

پانی سے خوب بھر دے اوران کی اولاد میں برکت دے۔ابن الجوزی فی الواھیات عن علی رضی اللہ عنہ

۲۱۶۰۷..... جب سمندری ہوائیں چلیں پھر شامی ہوائیں چلیں تو زیادہ بارش کا سبب ہے۔

الشافعی، البیھقی فی المعرفة عن اسحاق بن عبید اللہ مرسلاً

۲۱۶۰۸..... جب سمندری بادل اٹھیں پھر شامی بادل اٹھیں تو یہ خوب برسنے والا سال ہے۔ابو الشیخ فی العظمة عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۱۶۰۹..... جنوب سے کوئی ہوا کسی وادی کی مینگنی کو حرکت نہیں دیتی مگر اس کو پانی سے بھر دیتی ہے۔

الکبیر للطبرانی وابو الشیخ فی العظمة عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۱۶۱۰..... اللہ پاک جب کسی امت پر غضب کرتا ہے تو ان پر عذاب نازل نہیں کرتا بلکہ ان کے نرخ چڑھ جاتے ہیں، ان کی عمریں تھوڑی ہو جاتی ہیں، ان کی تجارت کامیاب اور نفع مند نہیں رہتی، ان سے بارش رک جاتی ہے، ان کی نہریں بہنا کم ہو جاتی ہیں اوران کے بدبختوں کو ان پر مسلط کر دیا جاتا ہے۔الدیلمی وابن النجار عن علی رضی اللہ عنہ

۲۱۶۱۱..... تمہارا پروردگار فرماتا ہے: اگر میرے بندے میری اطاعت کرتے تو میں رات میں ان کو بارش سے سیراب کرتا، دن میں سورج طلوع کرتا اور بجلی کی کڑک کڑک بھی ان کو نہ سناتا۔مستدرک الحاکم عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

۲۱۶۱۲..... اس سال سے زیادہ کوئی سال برسنے والا نہیں۔ابو نعیم عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے بارش کے لیے دعا کی اس سال اس قدر بارش ہوئی جس کے متعلق مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۲۱۶۱۳..... جب ستارہ طلوع ہو جائے تو ہر شہر سے آفت اٹھ جاتی ہے۔مسند احمد عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

اللہ کا شکر ہے کہ کنز العمال حصہ ہفتم اختتام کو پہنچا

محمد اصغر عفا اللہ عنہ